الله
رسول
محمد

المصنف

عبد الرزاق

7

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ و بارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

المصنف
عبد الرزاق

تصنیف ـــــــ الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

مترجم ـــــــ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ـــــــ ورڈز میکر

باہتمام ـــــــ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ـــــــ 2019

سرورق ـــــــ اے ایف ایس ایڈورٹائزر

طباعت ـــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ـــــــ روپے

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر، ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
shabbirborther786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشرواشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ ادارہ اور اس کی انتظامیہ کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ مختلف اسلامی علوم وفنون کے بارے میں عمدہ اور معیاری تحقیق کے ہمراہ کتب' ان کے تراجم' تشریحات وغیرہ شائع کئے جائیں۔

ادارہ کی خدمات میں ایک نمایاں کاوش علمِ حدیث سے متعلق کتب کی نشرواشاعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم کے تحت ادارے کو یہ شرف عطا کیا کہ ہم نے بہت سی ایسی کتابیں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جو اس سے پہلے اُردو زبان میں منتقل نہیں ہوئی تھیں' ان میں چند ایک نمایاں نام مسند امام زید' مسند امام شافعی' سنن دارمی' سنن دارقطنی' صحیح ابن حبان' صحیح ابن خزیمہ' معجم صغیر' معجم اوسط' معجم کبیر' مستدرک حاکم اور دیگر بہت سی کتب شامل ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی علم حدیث کا مشہور بنیادی مآخذ ''مصنف عبدالرزاق'' ہے۔ جس کے فاضل مصنف' امام عبدالرزاق کا شمار اکابر محدثین میں ہوتا ہے۔ ادارہ کی انتظامیہ نے جب اس کتاب کو شائع کیا تو اس کی ترقیم ''مصنف عبدالرزاق'' مطبوعہ: المکتب الاسلامی' بیروت' کے نسخے کے مطابق کی گئی اس کتاب کی تحقیق کی خدمت حبیب الرحمٰن اعظمی نے سرانجام دی ہے۔ یہ گیارہ جلدوں پر مشتمل ہے اور پہلی مرتبہ انہی کی کوششوں سے منصۂ شہود پر آئی۔

ہمارے ادارے کی طرف سے اس کتاب کا ترجمہ شائع ہونے کے چند سال بعد ایک معاصر اشاعتی ادارے نے بھی اس کتاب کا ترجمہ شائع کیا۔ انہوں نے ترقیم کے لئے جو نسخہ منتخب کیا وہ دارالکتب العلمیہ' بیروت سے شائع ہوا تھا۔ اس کتاب کی تحقیق کی خدمت احمد نصر الدین ازہری نے سرانجام دی ہے۔ یہ بارہ جلدوں پر مشتمل ہے' جن میں سے نو جلدیں مصنف عبدالرزاق کی ہیں' دسویں جلد معمر بن راشد کی کتاب ''الجامع'' کی ہے' جسے امام عبدالرزاق نے نقل کیا ہے۔ دارالکتب العلمیہ کے نسخے میں ''مصنف عبدالرزاق'' کے ہمراہ ''الجامع امام معمر بن راشد'' کی ترقیم بھی مسلسل تھی' جس سے یہ شبہ پیدا ہوا کہ شاید ہمارے ادارے کی طرف سے شائع ہونے والا نسخہ مکمل نہیں ہے۔ ذیل میں ہم اس کی وضاحت کر دیتے ہیں:

ہمارے نسخے میں مصنف عبدالرزاق کا اختتام ''کتاب اہل الکتابین'' - ''باب: حضرت عمرو بن العاص t کی وصیت''، رقم الحدیث: 19418 پر ختم ہو رہی ہے جبکہ معاصر ادارہ کی طرف سے شائع ہونے والے نسخے میں یہ باب جلد: 9' صفحہ 732 رقم الحدیث: 19537 پر موجود ہے۔ معاصر ادارے کے مطبوعہ نسخے میں جلد نمبر 9 صفحہ 733 سے صفحہ 744 تک حدیث 19538 سے حدیث: 19587 تک کتاب العقیقہ موجود ہے' جو 11 صفحات پر مشتمل ہے اور دارالکتب العلمیہ کے مطبوعہ نسخے کی ترتیب کے

مطابق ہے جبکہ ہمارے ادارے کی طرف سے شائع ہونے والے ''مصنف عبدالرزاق'' کے نسخے میں یہ باب جلد سوم صفحہ 328 سے لے کر صفحہ 340 یعنی حدیث نمبر: 7953 سے لے کر حدیث: 8002 تک ہے جو 12 صفحات پر مشتمل ہے اور المکتب الاسلامی کے مطبوعہ نسخے کی ترتیب کے مطابق ہے جو مصنف عبدالرزاق کا سب سے پہلی مرتبہ شائع ہونے والا نسخہ ہے۔ اس لئے روایات میں کوئی کمی نہیں ہے صرف ترقیم میں معمولی سا اختلاف ہے جو مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہونے والی کتابوں میں عام پایا جاتا ہے۔ آپ عالمِ عرب کے مختلف اداروں سے شائع ہونے والی حدیث کی کوئی بھی کتاب اٹھا کے دیکھ لیں آپ کو ترقیم میں یہ فرق نظر آ جائے گا۔

اس اعتبار سے الحمدللہ! ہمارے ادارے کی طرف سے شائع ہونے والا ''مصنف عبدالرزاق'' کا یہ نسخہ یہاں تک مکمل ہے لیکن بعض محققین اور قارئین کے اصرار پر ہم ''الجامع'' از امام معمر بن راشد کا ترجمہ ایک جلد میں شائع کر رہے ہیں جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کے ناقل امام عبدالرزاق ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب کی ترقیم کو مسلسل جاری رکھتے ہوئے الجامع کی ترقیم کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول کرے اور اسے ہمارے لئے دینی دنیاوی اخروی کامیابیوں و کامرانیوں کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے فاضل مصنف ناقل مترجم کے ہمراہ ادارہ کی انتظامیہ اور اس کے متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

آپ کا مخلص

ملک شبیر حسین

الجامع لمعمر بن راشد الازدی

بَابُ وُجُوْبِ الِاسْتِئْذَانِ

باب: اجازت لینے کا واجب ہونا

19419 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: ثَلَاثُ آيَاتٍ مُحْكَمَاتٍ لَا يُعْمَلُ بِهِنَّ الْيَوْمَ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ: (يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ) (النور: 58)، وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ (يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ) (الحجرات: 13) فَاَبَيْتُمْ اِلَّا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ، وَفُلَانَ بْنَ فُلَانٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تین محکم آیات ایسی ہیں، جن پر آج عمل نہیں کیا جاتا ہے، لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اے ایمان والو! جو تمہاری ملکیت میں ہیں، اور جو تم میں سے ابھی بلوغت کی عمر تک نہیں پہنچے، اُنہیں چاہیے کہ وہ تین مرتبہ اجازت لیں''۔

اور یہ آیت: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں مذکر اور مؤنث سے پیدا کیا ہے اور تمہارے گروہ اور قبائل بنائے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک، تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے، جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن تم لوگ یہ بات نہیں مانتے ہو، اور تم یہ کہتے ہو: فلاں، فلاں کا بیٹا ہے، فلاں، فلاں کا بیٹا ہے۔

19420 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: الْمَمْلُوكُوْنَ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ يَسْتَاْذِنُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الثَّلَاثِ سَاعَاتٍ: قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَنِصْفِ النَّهَارِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ، (وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ) (النور: 59)

نوٹ: اس جلد میں جو تخریج نقل کی گئی ہے، وہ دارالکتب العلمیہ، بیروت-لبنان سے، شائع ہونے والے ''مصنف عبدالرزاق'' کے نسخے کی آخری جلد، جو دراصل ''جامع معمر بن راشد'' ہے، اس کے حاشیے میں سے، منتخب طور پر، اردو میں نقل کی گئی ہے۔ (مترجم عفی عنہ)

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: مملوک اور جو بچے ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں وہ اِن تین اوقات میں اجازت لیں گے فجر کی نماز سے پہلے نصف النہار کے وقت اور عشاء کے بعد (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور جب تم میں سے بچے بالغ ہو جائیں تو انہیں بھی اجازت لینی چاہیے جیسے وہ لوگ اجازت لیتے ہیں جو ان سے پہلے ہیں''۔

19421 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِیْرٍ، اَنَّ حُذَیْفَةَ، سُئِلَ: اَیَسْتَاْذِنُ الرَّجُلُ عَلٰی وَالِدَتِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّكَ اِنْ لَمْ تَفْعَلْ رَاَیْتَ مِنْهَا مَا تَكْرَهُ

٭٭ مسلم بن نذیر بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کیا آدمی اپنی والدہ کے پاس جانے کے لئے بھی اجازت لے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم اُن کی طرف سے کوئی ایسی چیز دیکھ سکتے ہو جو تمہیں بری لگے۔

بَابُ الِاسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا

باب: تین مرتبہ اجازت لینا

19422 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ: اِذَا سَلَّمْتَ ثَلَاثًا فَلَمْ تُجَبْ، فَانْصَرِفْ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: جب تم تین مرتبہ سلام کرو اور تمہیں جواب نہ ملے تو تم واپس چلے جاؤ۔

19423 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِیْدٍ الْجُرَیْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: سَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَیْسٍ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ، عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ، فَرَجَعَ، فَاَقْبَلَ عُمَرُ فِیْ اَثَرِهٖ، فَقَالَ: لِمَ رَجَعْتَ؟ فَقَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُجَبْ فَلْیَرْجِعْ . فَقَالَ عُمَرُ: لَتَاْتِیَنِّیْ عَلٰی مَا تَقُوْلُ بِبَیِّنَةٍ، اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ كَذَا، غَیْرَ اَنَّهٗ قَدْ اَوْعَدَهٗ، فَجَاءَ نَا اَبُوْ مُوْسٰی مُنْتَقِعًا لَوْنُهٗ، وَاَنَا فِیْ حِلْقَةٍ جَالِسٌ، فَقُلْنَا: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: سَلَّمْتُ عَلٰی عُمَرَ، فَاَخْبَرَنَا خَبَرَهٗ، فَهَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوْا: كُلُّنَا قَدْ سَمِعَهٗ، فَاَرْسَلُوْا مَعَهٗ رَجُلًا مِّنْهُمْ، حَتّٰی اَتٰی عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ ذٰلِكَ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے (ہاں اندر آنے کے لئے اجازت لینے کے لئے) تین مرتبہ سلام کیا اُنہیں اجازت نہیں ملی تو وہ واپس چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے پیچھے آئے اور دریافت کیا: آپ واپس کیوں چلے گئے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم میں سے کوئی ایک شخص (یعنی کسی کے ہاں اندر آنے کی اجازت لینے کے لیے) تین مرتبہ سلام کرے اور

جواب نہ ملے تو اسے واپس چلے جانا چاہیے"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ جو بات بیان کر رہے ہیں' یا' تو اس کا کوئی ثبوت (یعنی گواہ) لے کر آئیں' ورنہ میں آپ کے ساتھ یہ کروں گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حوالے سے اُنہیں وعید بیان کی' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے'' تو اُن کا رنگ فق تھا' میں بھی اس محفل میں بیٹھا ہوا تھا' ہم نے دریافت کیا: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کے ہاں اندر آنے کی اجازت لینے کے لیے) سلام کیا' پھر انہوں نے ہمیں اپنا پورا واقعہ سنایا اور کہا: کیا آپ میں سے کسی ایک نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سن رکھی ہے؟ حاضرین نے کہا: ہم سب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہوئی ہے' پھر ان لوگوں نے اپنے میں سے ایک فرد کو' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا' اور وہ فرد' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا۔*

19424 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، قَالَ: سَلَّمْتُ عَلٰى اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُجِبْنِى اَحَدٌ، فَتَنَحَّيْتُ فِىْ نَاحِيَةِ الدَّارِ، فَاِذَا رَسُوْلٌ قَدْ خَرَجَ اِلَيَّ، فَقَالَ: ادْخُلْ، فَلَمَّا دَخَلْتُ، قَالَ لِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ زِدْتَ لَمْ آذَنْ لَكَ

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت ابوسعید خدری (کے ہاں اندر آنے کی اجازت لینے کے لیے) تین مرتبہ سلام کیا' کسی نے مجھے جواب نہیں دیا' میں گھر کے باہر کونے میں بیٹھ گیا' پھر ایک قاصد باہر نکل کر میرے پاس آیا' اور اس نے کہا: آپ اندر چلے جائیں' جب میں اندر داخل ہوا'' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم (تین مرتبہ سے زیادہ) مزید (سلام) کرتے' تو میں نے تمہیں اجازت نہیں دینی تھی۔

19425 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ (ص:382) الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَلَمْ يَسْمَعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ يُسْمِعْهُ، فَرَجَعَ، وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِىْ اَنْتَ، مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيمَةً اِلَّا وَهِيَ بِاُذُنِى، وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ، وَلَمْ اُسْمِعْكَ، اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ، وَمِنَ الْبَرَكَةِ، ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْبَيْتَ، فَقَرَّبَ اِلَيْهِ زَبِيبًا، فَاَكَلَ مِنْهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ

✵✵ ثابت بنانی نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یا شاید کسی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں' (393/4) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (2690) کے تحت' سعید جریری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2153) کے تحت' ابونضرہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کی اجازت طلب کی' اور فرمایا: السلام علیکم ورحمتہ اللہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وعلیک السلام ورحمتہ اللہ' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کی آواز سنائی نہیں دی (کیونکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پست آواز میں سلام کا جواب دیا تھا) یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ سلام کیا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تینوں مرتبہ (پست آواز میں) آپ کو سلام کا جواب دیا' لیکن آپ نے ان کا جواب نہیں سنا'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مڑ گئے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے آئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ پر قربان ہوں' آپ نے جو بھی سلام کیا' اُس کی آواز میرے کان میں آئی اور میں نے آپ کو اس کا جواب دیا' لیکن میں نے آپ کو وہ سنایا نہیں (یعنی آواز بلند نہیں کی) میں یہ چاہتا تھا کہ آپ کا سلام بکثرت حاصل کروں اور برکت حاصل کروں' پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے اندر لے گئے اور آپ کی خدمت میں کشمش پیش کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھایا' جب آپ فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارا کھانا' نیک لوگوں نے کھایا ہے' فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے رحمت کی ہے اور روزہ داروں نے تمہارے ہاں افطاری کی ہے''۔*

19426 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ثَلَاثًا، فَلَمْ يَاْذَنْ لَهُ، كَانَ عَلٰى حَاجَةٍ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ سَعْدٌ سَرِيعًا فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ تَبِعَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ عَلٰى حَاجَةٍ، فَقُمْتُ فَاغْتَسَلْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

✵✵ عبداللہ بن عقیل بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (کے ہاں اندر آنے کے لیے اجازت طلب کرنے کے لئے) تین مرتبہ سلام کیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کو اجازت پیش نہیں کی' وہ کسی کام میں مصروف تھے (شاید یہ مراد ہے' وہ وظیفہ زوجیت ادا کر رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ تیزی سے اُٹھے' انہوں نے غسل کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کام میں مصروف تھا' میں اُٹھا میں نے غسل کیا (اور آپ کے پیچھے آ گیا)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پانی کی وجہ سے پانی' (یعنی انزال کی وجہ سے غسل) لازم ہوتا ہے''۔

اَلِاسْتِئْذَانُ بَعْدَ السَّلَامِ

باب: سلام کرنے کے بعد' اجازت طلب کرنا

19427 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: اسْتَاْذَنَ اَعْرَابِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (138/3)' اور امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (3854) کے تحت' امام بیہقی نے ''سنن کبریٰ'' میں' (240/4) پر امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَدْخُلُ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ اَهْلِ الْبَيْتِ: مُرُوْهُ فَلْيُسَلِّمْ، فَسَمِعَهُ الْاَعْرَابِيُّ، فَسَلَّمَ، فَاَذِنَ لَهُ

⁂ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے' نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' اس نے کہا: کیا میں اندر آجاؤں؟ اس نے سلام نہیں کیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے کسی سے ارشاد فرمایا: اِسے کہو: کہ سلام کرے' دیہاتی نے یہ بات سن لی' اس نے سلام کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دی۔

19428 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: اَدْخُلُ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا، فَاَمَرَ بَعْضُهُمُ الرَّجُلَ اَنْ يُّسَلِّمَ، فَسَلَّمَ، فَاَذِنَ لَهُ

⁂ معمر بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص نے ان سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور یہ کہا: میں اندر آجاؤں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! حاضرین میں سے کسی نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ سلام کرے' اُس نے سلام کیا'' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے اجازت دی۔

19429 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ قَوْمًا، جَلَسُوا اِلٰى حُذَيْفَةَ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ اسْتَاْذَنَهُمْ

⁂ قتادہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اٹھنے کا ارادہ کیا' تو انہوں نے ان لوگوں سے اجازت مانگی۔

19430 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِدَارٍ، فَاِذَا عَلٰى بَابِهَا امْرَاَةٌ، وَاَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ الدَّارَ، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: اَدْخُلُ؟ فَقَالَتْ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ، فَمَضٰى وَكَرِهَ اَنْ يَّدْخُلَ

⁂ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر' ایک گھر کے پاس سے ہوا جس کے دروازے پر ایک خاتون موجود تھی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اس گھر کے اندر جانے کا ارادہ تھا' انہوں نے اس خاتون سے کہا: کیا میں اندر چلا جاؤں؟ اس خاتون نے کہا: سلامتی کے ہمراہ داخل ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آگے چلے گئے' انہوں نے اندر جانا ناپسند کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَطَّلِعُ فِيْ بَيْتِ الرَّجُلِ

باب: جب کوئی شخص' کسی دوسرے کے گھر میں جھانک کر دیکھے

19431 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُتْرَةِ الْحُجْرَةِ، وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا يَنْظُرُنِيْ حَتّٰى آتِيَهُ، لَطَعَنْتُ بِالْمِدْرٰى فِيْ عَيْنِهِ، وَهَلْ جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ

اِلَّا مِنْ اَجَلِ النَّظَرِ؟

✵✵ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حجرے کے پردے میں سے جھانک کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس وقت کنگھی (یا کھجانے کی چھڑی) موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے یہ پتہ ہوتا کہ کوئی شخص مجھے دیکھ رہا ہے'' تو میں اُس کے پاس جاتا اور کنگھی (یا کھجانے کی چھڑی) اُس کی آنکھ میں چبھو دیتا' اجازت لینے کا حکم اسی لیے مقرر کیا گیا ہے (تا کہ گھر والوں پر) نظر نہ پڑے''۔*

19432 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حُجْرَتِهٖ، فَخَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُوْدٍ فَاَخْطَاَهُ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں جھانک کر دیکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لکڑی ماری' لیکن وہ اسے لگی نہیں۔

19433 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اطَّلَعَ عَلٰى قَوْمٍ فِىْ بَيْتِهِمْ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَئُوْا عَيْنَهٗ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی کے گھر میں' اُن کی اجازت کے بغیر جھانک کر دیکھے' تو ان گھر والوں کے لئے یہ چیز حلال ہے کہ وہ اُس کی آنکھ پھوڑ دیں''۔**

بَابُ: كَيْفَ السَّلَامُ وَالرَّدُّ

باب: سلام کیسے کیا جائے اور (سلام کا) جواب کیسے دیا جائے؟

19434 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، قَالَ: سَلَّمَ اَبُوْ جُرَيٍّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى، وَلٰكِنْ قُلْ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

✵✵ ابوتمیمہ ہجیمی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوجری رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہوئے علیکم السلام کہا' تو

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں' (334/5) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ' اور امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (211/7) پر' اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2156) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (266/2) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2158) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' سہیل بن ابوصالح کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (8/9) پر' حضرت ابوہریرہ t کے حوالے سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "علیکم السلام کہنا مُردوں کو سلام کرنے کا طریقہ ہے تم "سلام علیکم" کہو"۔ *

19435 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ، طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ - وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ - فَاسْتَمِعْ اِلٰى مَا يُجِيْبُوْنَكَ، فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ، وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، قَالَ: فَذَهَبَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَزَادُوْهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، قَالَ: فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے اُن کی لمبائی ساٹھ ذراع تھی جب اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا: تم جاؤ! اور ان (فرشتوں) کو سلام کرو! وہاں فرشتوں کا ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا (جن کو سلام کرنے کا حضرت آدم علیہ السلام کو حکم دیا گیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا:) وہ تمہیں جو جواب دیں گے تم اس کو غور سے سننا کیونکہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام (کا جواب دینے کا طریقہ) ہوگا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام گئے اور انہوں نے کہا: السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ - یعنی فرشتوں نے جواب میں لفظ "رحمۃ اللہ" کا اضافہ کیا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں داخل ہونے والا ہر شخص (قد و قامت کے اعتبار سے) حضرت آدم علیہ السلام جیسا ہوگا یعنی اس کا قد ساٹھ ذراع ہوگا (حضرت آدم علیہ السلام کے بعد) مخلوق (یعنی بنی نوع انسان کا قد و قامت) مسلسل کم ہوتا رہا یہاں تک کہ یہ وقت آ گیا۔**

19436 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ، قَالَ: وَعَلَيْكُمْ وَذُكِرَ، اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ، فَقَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ

قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ اِذَا رَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: وَعَلَيْكُمْ

** معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب انہیں سلام کیا جاتا تھا تو وہ جواب میں "وعلیکم" کہتے تھے۔

یہ بات ذکر کی گئی ہے: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا" تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: "وعلیکم السلام"۔

---

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی "سنن" میں رقم الحدیث: (4084و5209) کے تحت اور امام ترمذی نے اپنی "جامع" میں رقم الحدیث: (2722) کے تحت اس روایت کے ایک راوی ابوتمیمہ ہجیمی کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: انہوں نے طویل واقعہ نقل کیا ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے...... الخ

** یہ روایت امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (159/4) پر امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (2841) کے تحت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (315/2) پر امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

(معمر بیان کرتے ہیں:) حسن بصری سلام کا جواب دیتے ہوئے "وعلیکم" کہتے تھے۔

19437 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا، وَاَنْعِمْ صَبَاحًا، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَيُكْرَهُ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا، وَلَا بَاْسَ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنْعَمَ اللّٰهُ عَيْنَكَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہم زمانہ جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ تم پر ظاہری نعمت کرے اور تم صبح کے وقت اچھی حالت میں ہو جب اسلام آیا' تو ہمیں ایسا کہنے سے منع کر دیا گیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: تو یہ کہنا مکروہ ہے' اللہ تعالیٰ تم پر ظاہری نعمت کرے' البتہ یہ کہنے میں حرج نہیں ہے: اللہ تعالیٰ تم پر نعمت کرے۔

بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب: سلام پھیلانا

19438 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيدِ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ: الْحَسَدُ، وَالْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُوْلُ: تَحْلِقُ الشَّعَرَ، وَلٰكِنَّهَا تَحْلِقُ الدِّيْنَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوا، اَفَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ، اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

٭٭ یعیش بن ولید نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"دوسری اُمتوں کی بیماریاں' تمہارے اندر بھی آ جائیں گی' یعنی حسد اور بغض اور وہ مونڈ دینے والی بیماری ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بالوں کو مونڈ دینے والی ہے' بلکہ وہ دین کو مونڈ دینے والی ہے' اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' تم جنت میں اُس وقت تک داخل نہیں ہو گے' جب تک تم ایمان نہیں لاتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو گے' جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے' کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جب تم وہ کر لو گے' تو تم ایک دوسرے سے محبت رکھنے لگو گے' تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ!"۔

19439 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: الْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ، وَاِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ

٭٭ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"تین چیزیں جس میں ہوں گی' وہ اُن کی وجہ سے ایمان کی حلاوت کو پا لے گا' تنگدست ہونے کے باوجود خرچ کرنا'

''اپنی ذات کے حوالے سے لوگوں کو انصاف فراہم کرنا' اور جہان میں سلام پھیلانا''۔

19440 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا تَحَابُّوْنَ عَلَيْهِ، اَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' تم لوگ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو گے' جب تک ایمان نہیں لے آتے' اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو گے' جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے' کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جس کی وجہ سے تم میں ایک دوسرے سے محبت رکھو گے' اپنے درمیان سلام پھیلاؤ''۔

19441 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ، يَرْوِيهِ عَنْ بَعْضِهِمْ، قَالَ: مَنْ سَلَّمَ عَلٰى سَبْعَةٍ فَهُوَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ

❋❋ معمر نے' ابان کے حوالے سے' کسی صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جو شخص سات آدمیوں کو سلام کر لیتا ہے' تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''۔

19442 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو النَّدْبِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِلَى السُّوْقِ، فَمَا لَقِيَ صَغِيْرًا وَّلَا كَبِيرًا اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ مَرَّ بِعَبْدٍ اَعْمَى، فَجَعَلَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَالْاٰخَرُ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّهٗ اَعْمَى

❋❋ ابوعمرو ندبی بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار کی طرف گیا' اُن کی جس بھی چھوٹے' یا بڑے سے ملاقات ہوئی' انہوں نے اسے سلام کیا' ان کا گزر ایک نابینا غلام کے پاس سے ہوا' وہ اُسے سلام کرنے لگے' لیکن وہ شخص انہیں جواب نہیں دے رہا تھا' تو انہیں بتایا گیا: کہ یہ نابینا ہے (یعنی اسے یہ پتہ نہیں چلا کہ آپ اُسے سلام کر رہے ہیں)۔

بَابُ سَلَامِ الْقَلِيْلِ عَلَى الْكَثِيْرِ

باب: تھوڑے لوگوں کا' زیادہ لوگوں کو سلام کرنا

19443 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ، وَالصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَاِذَا مَرَّ الْقَوْمُ بِالْقَوْمِ فَسَلَّمَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ اَجْزَاَ عَنْهُمْ، وَاِذَا رَدَّ مِنَ الْاٰخَرِيْنَ وَاحِدٌ اَجْزَاَ عَنْهُمْ

❋❋ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سوار شخص' پیدل کو' پیدل چلنے والا' بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا' تھوڑے لوگ' زیادہ لوگوں کو' چھوٹا' بڑے کو سلام کرے گا' جب کچھ لوگ' کچھ دوسرے لوگوں کے پاس سے گزریں' اور ان میں سے کوئی ایک سلام کر دے'' تو ان سب کی طرف سے کفایت کر جائے گا اور جب دوسرے لوگوں میں سے کوئی ایک جواب دیدے' تو ان سب کی طرف سے کفایت کر جائے گا''۔

19444 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ: اَنْ عَلِّمِ النَّاسَ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَمَعَهُمْ، فَقَالَ: اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، فَاِذَا تَعَلَّمْتُمُوْهُ، فَلَا تَغْلُوْا فِيْهِ، وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ، وَلَا تَاْكُلُوْا بِهٖ، وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهٖ

ثُمَّ قَالَ: اِنَّ التُّجَّارَ هُمُ الْفُجَّارُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَيْسَ قَدْ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُمْ يَحْلِفُوْنَ وَيَاْثَمُوْنَ

ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْفُسَّاقَ هُمْ اَهْلُ النَّارِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَنِ الْفُسَّاقُ؟ قَالَ: النِّسَاءُ، قَالُوْا: اَوَلَيْسَ بِاُمَّهَاتِنَا وَبَنَاتِنَا وَاَخَوَاتِنَا؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُنَّ اِذَا اُعْطِيْنَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَاِذَا ابْتُلِيْنَ لَمْ يَصْبِرْنَ

ثُمَّ لِيُسَلِّمِ الرَّاكِبُ عَلَى الرَّاجِلِ، وَالرَّاجِلُ عَلَى الْجَالِسِ، وَالْاَقَلُّ عَلَى الْاَكْثَرِ، مَنْ اَجَابَ السَّلَامَ كَانَ لَهٗ، وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَلَا شَىْءَ لَهٗ

✵✵ زید بن سلام نے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمان بن شبل رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ لوگوں کو اس چیز کی تعلیم دیں' جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تو حضرت عبدالرحمان بن شبل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم قرآن کا علم حاصل کرو! اور جب تم اس کا علم حاصل کر لو'' تو اس کے بارے میں غلو نہ کرو' اور اس کے حوالے سے زیادتی نہ کرو' اور اس کے عوض میں کھاؤ نہیں' اور اس کی وجہ سے (مال کی) کثرت طلب نہ کرو''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تاجر لوگ ہی گناہ گار ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار نہیں دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لیکن جب یہ لوگ قسم اُٹھاتے ہیں (' تو جھوٹی اٹھاتے ہیں اور) گناہ گار ہوتے ہیں''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فاسق لوگ' اہل جہنم ہوں گے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فاسق کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتیں' لوگوں نے عرض کی: کیا وہ ہماری مائیں' ہماری بیٹیاں اور ہماری بہنیں نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جی ہاں! (ایسا ہی ہے) لیکن جب انہیں کچھ دیا جائے ''تو وہ شکر گزار نہیں ہوتی ہیں' اور جب انہیں آزمائش میں مبتلا کیا جائے' تو وہ صبر نہیں کرتی ہیں''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سوار شخص' پیدل کو سلام کرے گا' پیدل چلنے والا' بیٹھے ہوئے کو' تھوڑے لوگ' زیادہ لوگوں کو (سلام کریں گے) جو شخص سلام کا جواب دیدے گا اسے اجر ملے گا' اور جو شخص جواب نہیں دے گا' اُسے کچھ نہیں ملے گا''۔*

19445 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيُسَلِّمِ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

❋❋ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چھوٹا' بڑے کو' گزرنے والا' بیٹھے ہوئے کو' اور تھوڑے لوگ' زیادہ لوگوں کو سلام کریں''۔

19446 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجْتَمِعَيْنِ، فَتُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، ثُمَّ يَجْتَمِعَانِ، فَيُسَلِّمُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے دو افراد اکٹھے تھے' اُن کے درمیان درخت کی وجہ سے جدائی آئی' پھر جب وہ دونوں اکٹھے ہوئے' تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو سلام کیا۔

بَابُ تَسْلِيمِ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهِ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کو سلام کرنا

19447 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، فِيْ قَوْلِهِ: (فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ) (النور: 61) قَالَا: بَيْتُكَ اِذَا دَخَلْتَهُ فَقُلْ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

❋❋ زہری اور قتادہ نے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''''تو تم اپنے آپ کو سلام کرو' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحیت ہے''۔

وہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (اس سے مراد یہ ہے:) جب تم اپنے گھر میں داخل ہو' تو تم یہ کہو: السلام علیکم۔

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (3/444) پر' اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں' رقم الحدیث: (312) کے تحت' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

باب: خواتین کو سلام کرنا

19448 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّهُ يُكْرَهُ اَنْ يُسَلِّمَ الرِّجَالُ عَلَى النِّسَاءِ، وَالنِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: کہ مردوں کے خواتین کو سلام کرنے یا خواتین کے مردوں کو سلام کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

19449 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَمَّا امْرَاَةٌ مِنَ الْقَوَاعِدِ، فَلَا بَاْسَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهَا، وَاَمَّا الشَّابَّةُ فَلَا

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جہاں تک بڑی عمر کی خاتون کا تعلق ہے تو آدمی کے اس کو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جہاں تک نوجوان خاتون کا تعلق ہے تو اُسے (آدمی سلام نہیں کرے گا)۔

بَابُ التَّسْلِيمِ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتٍ

باب: گھر سے نکلتے وقت سلام کرنا

19450 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلٰى اَهْلِهِ، وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوا اَهْلَهُ السَّلَامَ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم گھر میں داخل ہو'' تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب تم باہر جاؤ'' تو گھر والوں کو سلام کر کے رخصت ہو''۔

19451 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَنْ قَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا دَخَلْتَ بَيْتًا لَيْسَ فِيهِ اَحَدٌ فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَرُدُّ عَلَيْكَ

✵✵ مجاہد اور قتادہ بیان کرتے ہیں: جب تم گھر میں داخل ہو اور گھر میں کوئی نہ ہو' تو تم یہ کہو:

''ہم پر' اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو''۔' تو فرشتے تمہیں سلام کا جواب دیں گے۔

بَابُ انْتِهَاءِ السَّلَامِ

باب: سلام کی آخری حد کا بیان

19452 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: حَاءَ

رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشَرَةٌ، فَجَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَقَالَ: عِشْرُوْنَ، فَجَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ: ثَلَاثُوْنَ، يَقُوْلُ: ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' اُس نے سلام کیا' اور کہا: السلام علیکم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس (یعنی اِسے دس نیکیاں ملیں گی) ایک اور شخص آیا اور اس نے سلام کرتے ہوئے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیس (یعنی اسے بیس نیکیاں ملیں گی) پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیس نیکیاں (اِسے ملیں گی)۔

19453 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أخبرنا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَلْقَى ابْنَ عُمَرَ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَمَغْفِرَتُهُ وَمُعَافَاتُهُ، قَالَ: يُكْثِرُ مِنْ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: وَعَلَيْكَ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَئِنْ عُدْتَ اِلٰى هٰذَا لَاَسُوْءَ نَّكَ

✵✵ ایوب نے نافع' یا ایک اور شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی' اس نے انہیں سلام کرتے ہوئے: السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ومعافاتہ (یعنی آپ پر سلامتی نازل ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں' اس کی مغفرت اور اس کا درگزر نازل ہو)' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اِس نے زیادہ ہی کر دیا ہے' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: تم پر بھی 100 مرتبہ (یہ سب کچھ نازل ہو) اگر تم نے دوبارہ یہ حرکت کی'' تو میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الْاُمَرَاءِ

باب: اُمراء (یعنی حکمرانوں) کو سلام کرنا

19454 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَلَّمَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ، وَعِنْدَهُ رَهْطٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ، فَقَالُوْا: مَنْ هٰذَا الْمُنَافِقُ الَّذِيْ قَصَّرَ فِيْ تَحِيَّةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ لِمُعَاوِيَةَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ عَابُوْا عَلَيَّ شَيْئًا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ، اَمَا اِنِّيْ قَدْ حَيَّيْتُ بِهَا اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اِنِّيْ لَا اِخَالُهُ اِلَّا قَدْ كَانَ بَعْضُ مَا يَقُوْلُ، وَلٰكِنَّ اَهْلَ الشَّامِ حِيْنَ وَقَعَتِ الْفِتَنُ قَالُوْا: وَاللّٰهِ لَيُعْرَفَنَّ دِيْنُنَا وَلَا نَنْقُصُ تَحِيَّةَ خَلِيْفَتِنَا، وَاِنِّيْ لَا اِخَالُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ تَقُوْلُوْنَ لِعَامِلِ الصَّدَقَةِ: اَيُّهَا الْاَمِيْرُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے ہوئے یہ کہا: اے امیر! آپ پر سلام ہو' اُس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شام سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے' انہوں نے کہا: یہ منافق

شخص کون ہے؟ جس نے امیرالمومنین کوسلام کرتے ہوئے الفاظ مختصر کر دیے (یعنی انہیں ''امیرالمومنین'' نہیں کہا صرف ''امیر'' کہا ہے) تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ لوگ جس حوالے سے مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں آپ اُس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو انہی کلمات کے ہمراہ سلام کرتا تھا'' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس بارے میں میرا خیال ہے کہ شاید ایسا ہوا کرتا تھا لیکن جب اہل شام آزمائش کا شکار ہوئے'' تو انہوں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! وہ ہمارے دین کے بارے میں ضرور جانتا ہے اور ہم اپنے خلیفہ کو کیے جانے والے سلام میں کمی نہیں کریں گے (پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے کہا:) اے اہل مدینہ! آپ لوگوں کے بارے میں تو میرا خیال ہے آپ تو صدقہ وصول کرنے والے کو بھی ''اے امیر'' کہہ دیتے ہیں۔

19455 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ، يُحَدِّثُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ بِالرُّصَافَةِ، فَقَالَ: دَخَلَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَلِكُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: فَهَلَّا غَيْرَ ذٰلِكَ اَنْتُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَاَنَا اَمِيْرُكُمْ، فَقَالَ سَعْدٌ: نَعَمْ اِنْ كُنَّا اَمَّرْنَاكَ، قَالَ: فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا يَبْلُغُنِي اَنَّ اَحَدًا يَقُوْلُ: اِنَّ سَعْدًا لَيْسَ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا فَعَلْتُ بِهِ، وَفَعَلْتُ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: لَعَمْرِي اِنَّ سَعْدًا لَفِي السِّطَةِ مِنْ قُرَيْشٍ، ثَابِتُ النَّسَبِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے داؤد نامی ایک شخص کو محمد بن علی بن عباس کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا' راوی کہتے ہیں: ہم ''رصافہ'' کے مقام پر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اس شخص نے یہ بتایا: ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے بادشاہ! آپ کو سلام ہو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس کے علاوہ نہیں ہو سکتا؟ تم لوگ مومنین ہو اور میں تمہارا امیر ہوں'' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! (آپ ہمارے امیر ہو سکتے تھے) اگر ہم نے آپ کو امیر بنایا ہوتا' راوی کہتے ہیں: تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ تک اگر یہ روایت پہنچی کہ کوئی شخص یہ کہہ رہا ہے کہ حضرت سعد کا تعلق قریش سے نہیں ہے' تو میں اس کے ساتھ یہ اور یہ کروں گا۔

یہ بات سن کر محمد بن علی نے کہا: میری زندگی کی قسم ہے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ قریش کے اکابرین میں سے ہیں اور ان کا نسب ثابت ہے۔

19456 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَنَّ ابْنَ سِيْرِيْنَ، دَخَلَ عَلٰى ابْنِ هُبَيْرَةَ فَلَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِ بِالْاِمَارَةِ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین' (اس وقت کے گورنر) ابن ہبیرہ کے پاس گئے اور انہیں اس طرح سلام نہیں کیا' جس طرح گورنر کو کیا جاتا ہے' بلکہ صرف یہ کہا:

السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔

بَابُ السَّلَامِ عَلٰى اَهْلِ الشِّرْكِ وَالدُّعَاءِ لَهُمْ

باب: اہل شرک (یعنی غیر مسلموں) کو سلام کرنا اور ان کے لیے دعا کرنا

19457 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْتَدِئُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، وَاِذَا لَقِيتُمُوْهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهَا

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو، جب تم کسی راستے میں اُن سے ملو، تو انہیں راستے کے تنگ حصے کی طرف جانے پر مجبور کرو''۔*

19458 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، سَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيٍّ لَمْ يَعْرِفْهُ، فَاُخْبِرَ، فَرَجَعَ فَقَالَ: رُدَّ عَلَيَّ سَلَامِي، فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک یہودی کو سلام کیا، جس سے وہ واقف نہیں تھے، انہیں اس بارے میں بتایا گیا (کہ وہ ایک یہودی شخص ہے) تو واپس آ گئے اور انہوں نے فرمایا: تم میرا سلام مجھے واپس کرو، تو اس نے کہا: میں نے ایسا کر دیا۔

19459 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: التَّسْلِيمُ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ اِذَا دَخَلْتَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ: السَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: اہل کتاب کو سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب تم ان کے پاس اُن کے گھر جاؤ، تو یہ کہو: اُس شخص پر سلام ہو، جو ہدایت کی پیروی کرے۔

19460 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا، فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے یہ کہا: السام علیکم (یعنی آپ کو موت آئے) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان کی بات سمجھ گئی، میں نے کہا:

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (266/2) پر امام عبد الرزاق کے طریق کے ساتھ، اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں، رقم الحدیث (2167) کے تحت، اس روایت کے ایک راوی، سہیل بن ابو صالح کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

علیکم السام واللعنة (یعنی تمہیں ہی موت آئے اور تم پر لعنت ہو) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! رک جاؤ' بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! انہوں نے جو کہا' وہ آپ نے سنا نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے انہیں کہہ تو دیا تھا: ''علیکم'' (یعنی تمہیں ہی موت آئے)۔

19461 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: اِذَا مَرَرْتَ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ مُسْلِمُوْنَ وَكُفَّارٌ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسی محفل کے پاس سے گزرو' جس میں مسلمان اور کفار موجود ہوں' تو تم انہیں سلام کرو۔

19462 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَلَبَ يَهُوْدِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْجَةً، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ حَتّٰى صَارَ اَشَدَّ سَوَادًا مِّنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ قَتَادَةَ يَذْكُرُ اَنَّهُ عَاشَ نَحْوًا مِّنْ سَبْعِيْنَ سَنَةً لَّمْ يَشِبْ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے' نبی اکرم ﷺ کے لئے بھیڑ کا دودھ دوہ لیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے آراستہ عطا کردے' تو اس شخص کے بال سیاہ ہوگئے' یہاں تک کہ اس کے بال اس' اس (چیز) سے زیادہ شدید سیاہ ہوگئے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے' قتادہ کے علاوہ کسی کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: کہ وہ شخص تقریباً ستر سال تک زندہ رہا' لیکن اس کا کوئی بال سفید نہیں ہوا۔

19463 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، اَخْبَرَهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالْمُشْرِكِيْنَ، وَعَبَدَةِ الْاَوْثَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

✵✵ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک ایسی محفل کے پاس سے ہوا' جس میں مسلمان' یہودی' مشرکین اور بتوں کے پیروں کار' سب ملے جلے لوگ موجود تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

بَابُ رِسَالَةِ السَّلَامِ

باب: سلام بھیجنا

19464 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ فَوَجَدَهُ يَعْجِنُ، فَقَالَ: اَيْنَ الْخَادِمُ؟ فَقَالَ: اَرْسَلْتُهُ فِيْ حَاجَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لِنَجْمَعَ عَلَيْهِ اثْنَتَيْنِ، اَنْ نُرْسِلَهُ وَلَا نَكْفِيَهُ عَمَلَهُ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ: مَتٰى قَدِمْتَ؟ قَالَ: مُنْذُ ثَلَاثٍ

قَالَ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ لَمْ تُؤَدِّهَا كَانَتْ اَمَانَةً عِنْدَكَ

قَالَ: وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَذَّنَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوْقَ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لِلْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: اَلَا تَرٰى اِلٰى هٰذَا الْعَبْدِ كَيْفَ صَعِدَ؟ قَالَ: دَعْهُ فَاِنْ يَّكُنِ اللّٰهُ يَكْرَهُهُ فَسَيُغَيِّرُهُ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اس نے پایا کہ وہ آٹا گوندھ رہے تھے' اس نے دریافت کیا: خادم کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اسے کسی کام سے بھیجا ہے' اور یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم اس کے ذمہ دو کام لگا دیں' اسے بھیج بھی دیں' اور اس کے حصے کا کام بھی نہ کریں' پھر اس شخص نے بتایا: کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے آپ کو سلام کہا ہے' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کب آئے؟ اس نے جواب دیا: تین دن پہلے' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس (سلام) کو نہ پہنچاتے'' تو یہ امانت ہوتی تھی' جو تمہارے پاس رہتی' پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بتایا:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے فتح مکہ کے دن' خانہ کعبہ کے اوپر (یعنی خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر) اذان دی'' تو قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حارث بن ہشام سے کہا: کیا تم نے اس غلام کو دیکھا کہ یہ کیسے چڑھ گیا؟' تو حارث بن ہشام نے جواب دیا: اسے رہنے دو! اگر یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوئی' تو اللہ تعالیٰ عنقریب اسے متغیر کر دے گا''۔

بَابُ الْخَاتَمِ

باب: انگوٹھی کا تذکرہ

19465 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ، فَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تَنْقُشُوْا عَلَيْهِ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اس کے مطابق نقش نہ بنوانا''۔ *

19466 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَاَيْتُ خَاتَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ حِيْنَ اصْطَنَعَهُ لَيْلَةً، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِهٖ حِيْنَ صَلّٰى حَسِبْتُهُ قَالَ: الْعِشَاءَ، قَالَ مَعْمَرٌ: ثُمَّ اُخْبِرْتُ اَنَّهُ وَضَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں' آپ کی انگوٹھی دیکھی' جب آپ نے اسے تیار کروایا تھا' جب آپ نماز پڑھ رہے تھے' اس وقت اس انگوٹھی کی چمک کا منظر گویا آج بھی میری

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (1745) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (161/3) پر' امام بیہقی نے ''سنن کبریٰ'' میں' (128/10) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

نگاہ میں ہے راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب آپ عشاء کی نماز ادا کر رہے تھے۔
معمر بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ بعد میں نبی اکرم ﷺ نے اسے اتار دیا تھا۔

19467 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ لِاَبِیْ خَاتَمٌ، وَكَانَ نَقْشُهُ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ لَا يَلْبَسُهُ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: میرے والد کی ایک انگوٹھی تھی جس پر ''لا الہ الا اللہ'' نقش تھا لیکن وہ اس کو پہنتے نہیں تھے۔

19468 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اصْطَنَعَ خَاتَمًا ثُمَّ وَضَعَهُ فَكَانَ لَا يَلْبَسُهُ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک انگوٹھی بنوائی اور پھر انہوں نے اسے رکھ دیا وہ اس کو پہنتے نہیں تھے۔

19469 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، اَنَّهُ اَخْرَجَ خَاتَمًا، فَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِهِ، فِيْهِ تِمْثَالُ اَسَدٍ "

✲✲ عبداللہ بن محمد بن عقیل کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کہ انہوں نے ایک انگوٹھی نکالی اور یہ بات بیان کی: کہ نبی اکرم ﷺ یہ انگوٹھی پہنتے تھے (یا نبی اکرم ﷺ اس انگوٹھی کو مہر کے طور پر استعمال کرتے تھے) اس میں شیر کی شکل بنی ہوئی تھی۔

19470 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَوْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِهِ كُرْكِيٌّ لَهٗ رَاْسَانِ

✲✲ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُن کی انگوٹھی میں ''کرکی'' (نامی پرندے) کا نقش تھا جس کے دو سر تھے۔

19471 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْجُعْفِيِّ، اَنَّ نَقْشَ خَاتَمِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: اِمَّا شَجَرَةٌ، وَاِمَّا شَيْءٌ مِنْ ذُبَابَيْنِ

✲✲ معمر نے جعفی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں جو نقش تھا وہ یا تو درخت تھا یا پھر کوئی حشرات الارض تھا۔

19472 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ لِمَعْمَرٍ خَاتَمًا، وَكَانَ لَا يَلْبَسُهُ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْتِمَ دَعَا بِهٖ لَا يَدْرِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ نَقْشُهُ

✲✲ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کی انگوٹھی دیکھی ہے وہ اس کو پہنتے نہیں تھے جب انہوں نے مہر لگانی ہوتی تھی تو اسے منگوا لیتے تھے۔

(کتاب کے ناقل بیان کرتے ہیں:) ابوبکر (یعنی امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ) یہ نہیں جانتے کہ اُن (یعنی معمر رحمۃ اللہ علیہ) کی انگوٹھی کا نقش کیا تھا؟

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَوَاتِيمِ

باب: کس قسم کی انگوٹھیوں کا پہننا مکروہ ہے؟

19473 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاَى عَلٰى رَجُلٍ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُّلْقِيَهُ فَقَالَ زِيَادٌ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ: اِنَّ خَاتِمِي مِنْ حَدِيْدٍ، قَالَ: ذٰلِكَ اَنْتَنُ وَاَنْتَنُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا' تو اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ اُسے اُتار دے۔

تو زیاد نے کہا: اے امیر المومنین! میری انگوٹھی لوہے کی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ زیادہ بدبودار ہے' زیادہ بدبودار ہے۔

19474 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ، قَالَ: فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ ذَاتَ يَوْمٍ، قَالَ: اِنِّي صَنَعْتُ خَاتَمًا، وَكُنْتُ اَلْبَسُهُ، قَالَ: فَنَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی' آپ نے اس کا نگینہ اندر (یعنی ہتھیلی) کی طرف رکھا' راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن آپ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے یہ فرمایا:

''میں نے انگوٹھی بنوائی تھی' میں اُسے پہنتا تھا'' - راوی کہتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی کو اُتار دیا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اُتار دیں۔

19475 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

19476 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ

٭٭ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے' قسی (نامی مخصوص قسم کا

کپڑا) پہننے اور رکوع اور سجدے میں تلاوت کرنے اور معصفر (نامی مخصوص قسم کا کپڑا) پہننے سے منع کیا ہے۔

19477 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، فَضَرَبَ اِصْبَعَهُ حَتّٰى رَمٰى بِهِ

قَالَ: وَرَاَى ابْنُ عُمَرَ عَلٰى رَجُلٍ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، فَاَخَذَهُ فَخَذَفَ بِهِ "

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا' تو آپ نے اس کی انگلی پر مارا یہاں تک کہ اس شخص نے اسے اتار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا' تو انہوں نے اسے پکڑ کر اُسے پھینک دیا۔

19478 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَّنْ رَاَى نَقْشَ خَاتَمِ الْحَسَنِ خُطُوطًا مِثْلَ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے ''حسن'' (بصری) کی انگوٹھی میں' اس طرح خطوط (یعنی لکیروں) کا نقش دیکھا تھا' جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کی مانند تھا۔

اَلْقَوْلُ اِذَا رَكِبْتَ

باب: جب آپ سوار ہوں (تو کیا) پڑھیں؟

19479 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا رَكِبَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مِنْ مَّنِّكَ وَفَضْلِكَ عَلَيْنَا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّنَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: (سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا) (الزخرف: 13) الْاٰيَةَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ سوار ہوتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اے اللہ! بے شک یہ ہم پر تیرے احسان اور تیرے فضل کی وجہ سے ہے ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو ہمارا پروردگار ہے''۔

پھر وہ یہ پڑھتے تھے:

''ہر عیب سے پاک ہے' وہ ذات جس نے اِسے ہمارے لیے مسخر کیا''۔

19480 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ، اَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا حِيْنَ رَكِبَ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِيْ

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا) (الزخرف: 13) الْآيَةَ، حَتّٰى (لَمُنْقَلِبُوْنَ) (الزخرف: 14) ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا، وَكَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، (ص:397) ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْنَا: مَا يُضْحِكُكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ، وَقَالَ مِثْلَ مَا قُلْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْنَا: مَا يُضْحِكُكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعَبْدُ - اَوْ قَالَ: عَجِبْتُ لِلْعَبْدِ - اِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا هُوَ "

❊❊ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: وہ اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جب وہ سوار ہوئے' جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا' تو انہوں نے یہ کہا: بسم اللہ' جب وہ سیدھے بیٹھ گئے' تو انہوں نے کہا: الحمد للہ' پھر انہوں نے یہ پڑھا:

''ہر عیب سے پاک ہے' وہ ذات جس نے اِسے ہمارے لیے مسخر کیا''۔ یہ آیت انہوں نے یہاں تک پڑھی: ''لوٹ جانے والے''۔ پھر انہوں نے تین مرتبہ الحمد للہ کہا' تین مرتبہ اللہ اکبر کہا' اور پھر یہ پڑھا:

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تو میری مغفرت کر دے' بے شک گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے''۔

اس کے بعد وہ ہنس پڑے' ہم نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اِسی طرح کیا' جس طرح میں نے کیا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اُس بندے پر۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے اُس بندے پر حیرانگی ہوئی (یا مجھے وہ بندہ پسند آیا) جس نے یہ کہا:

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' تو میری مغفرت کر دے' بے شک گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے''۔

تو وہ بندہ یہ بات جانتا ہے کہ گناہوں کی مغفرت صرف وہی کر سکتا ہے۔

بَابُ رُكُوْبِ الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: تین افراد کا' ایک سواری پر سوار ہونا

19481 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِذَا رَكِبَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ فَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ رَدِفَهُ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ لَهٗ: تَغَنَّ فَاِنْ لَمْ يُحْسِنْ قَالَ لَهٗ: تَمَنَّ

❊❊ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آدمی سواری پر سوار ہو' اور وہ اللہ کا نام ذکر نہ کرے' تو شیطان اس کے پیچھے بیٹھ جاتا ہے اور پھر اس سے یہ کہتا ہے: تم کچھ گنگناؤ! اگر وہ نہ گنگنائے'' تو شیطان سے کہتا ہے: تم کوئی آرزو کرو۔

19482 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّةً، وَحَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ خَلْفَهُ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک سواری پر سوار ہوئے' آپ نے حضرت قثم (بن عباس رضی اللہ عنہما) کو اپنے آگے بٹھالیا' اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

بَابُ التَّمَاثِيْلِ وَمَا جَاءَ فِيْهِ

باب: تصویروں کا بیان اور ان کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

19483 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جس میں' کتا یا تصویریں موجود ہوں''۔

19484 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ مُسْتَتِرَةٌ بِقِرَامٍ فِيْهِ صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ اَهْوٰى اِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ' ان کے ہاں تشریف لائے' انہوں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا' جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا' پھر آپ اس پردے کی طرف بڑھے اور آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اُسے پھاڑ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن' سب سے زیادہ شدید عذاب' اُن لوگوں کو ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں''۔*

19485 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ - يَعْنِي الْكَعْبَةَ - لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى اَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ، وَرَاٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَاِسْمَاعِيْلَ بِاَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، وَاللّٰهِ مَا اسْتَقْسَمَا

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2107) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (199/6) پر امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بِالْاَزْلَامِ قَطُّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ''بیت'' میں (یعنی خانہ کعبہ میں) تصویریں دیکھیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل نہیں ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں حکم دیا' تو اُنہیں مٹا دیا گیا' آپ نے ان تصویروں میں دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے آگے پانسے کے تیر رکھے ہوئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اِن (تصویروں کو بنانے والے) لوگوں کو برباد کرے' اللہ کی قسم! اُن دونوں حضرات نے' تو کبھی بھی تیروں کے ذریعے فال نہیں نکالا''۔

19486 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ، حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ صَنَعَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنَ النَّصَارٰى طَعَامًا، فَقَالَ لِعُمَرَ: اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تَجِيْئَنِيْ فَتُكْرِمَنِيْ اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ - وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الشَّامِ - فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ اَجْلِ الصُّوَرِ الَّتِيْ فِيْهَا يَعْنِيْ التَّمَاثِيْلَ

✵✵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام' اسلم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے'' تو عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُن کے لیے کھانا تیار کیا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور میری عزت افزائی کریں' آپ بھی ہوں' آپ کے ساتھی بھی ہوں' وہ شخص شام کے اکابرین میں سے ایک تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: ہم تمہارے گرجا گھروں میں' اُن تصویروں کی وجہ سے داخل نہیں ہونگے' جو اُن میں موجود ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد' تماثیل تھیں۔

19487 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اِمَامٌ مُضِلٌّ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا، اَوْ رَجُلٌ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ، اَوْ رَجُلٌ مُصَوِّرٌ، يُصَوِّرُ هٰذِهِ التَّمَاثِيْلَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے' ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''قیامت کے دن' سب سے زیادہ سخت عذاب' گمراہ کرنے والے حکمران کو ہوگا' جو علم نہ ہونے کے باوجود' لوگوں کو گمراہ کرے گا' یا اُس شخص کو ہوگا' جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا' یا اُس شخص کو ہوگا' جس کو کسی نبی نے قتل کیا ہوگا' اور وہ مصور شخص جو یہ تماثیل بناتا ہو''۔

19488 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ جِبْرِيْلَ، جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ، فَقَالَ: ادْخُلْ . فَقَالَ: اِنَّ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا فِي الْحَائِطِ، فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَاقْطَعُوْا رُءُوْسَهَا، اَوِ اجْعَلُوْهُ بِسَاطًا، اَوْ وَسَائِدَ فَاَوْطِئُوْهُ، فَاِنَّا لَا

نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آواز پہچان لی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اندر آ جاؤ! تو انہوں نے کہا: گھر میں ایک پردہ موجود ہے' جو دیوار پر لگا ہوا ہے اور اس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں آپ لوگ اُن کے سر کاٹ دیں' یا اس کپڑے کا بچھونا بنالیں' یا اس کے تکیے بنالیں' اور اسے روند دیں' کیونکہ ہم (یعنی فرشتے) ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جس میں تصویریں موجود ہوں۔

19489 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: مَا عُفِّرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ مِثْلَ قَوْلِ عِكْرِمَةَ

✸✸ عکرمہ فرماتے ہیں: (تصویروں میں سے) جسے خاک آلود کردیا جائے' اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے مجاہد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' جو عکرمہ کے قول کی مانند ہے۔

19490 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُصَوِّرُوْنَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' تصویر بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور اُن سے یہ کہا جائے گا: تم نے جو بنایا تھا' اُسے زندہ کرو''۔

19491 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ كَارِهُوْنَ صُبَّ الْاٰنُكُ فِىْ سِمَاخِهٖ، وَمَنْ كَذَبَ فِىْ حُكْمِهٖ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ شَعِيْرَةً - اَوْ قَالَ: بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ -، وَيُعَذَّبُ عَلٰى ذٰلِكَ، وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ

✸✸ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' اور میرے علم کے مطابق انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہوگا' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تصویر بنائے گا کہ قیامت کے دن اُسے اِس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اُس (تصویر) میں روح پھونکے' اور وہ اس میں کبھی روح نہیں پھونک سکے گا' اور جو شخص چھپ کر کچھ لوگوں کی بات سنے' اور وہ لوگ اِس بات کو ناپسند کرتے ہوں'' تو اس کے کانوں میں تارکول ڈالا جائے گا' اور جو شخص فیصلہ دیتے ہوئے جھوٹ بولے' اُسے اِس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ ''جو'' کے دانوں میں گرہ لگائے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ اُسے عذاب دینے کے طور پر یہ کہا جائے گا' اور وہ ایسا نہیں کر پائے گا''۔

19492 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ كَعْبًا، قَالَ: يَطْلُعُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَيَقُوْلُ: اُمِرْتُ اَنْ آخُذَ ثَلَاثَةً: مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا، وَكُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ - قَالَ مَعْمَرٌ: وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ - قَالَ: فَيَأْخُذُهُمْ، قَالَ: ثُمَّ يَطْلُعُ عُنُقٌ آخَرُ، فَيَقُوْلُ: اُمِرْتُ اَنْ آخُذَ ثَلَاثَةً: مَنْ كَذَّبَ اللّٰهَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَي اللّٰهِ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ، فَاَمَّا مَنْ كَذَّبَ اللّٰهَ: فَمَنْ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَبْعَثُهُ، وَاَمَّا مَنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ: فَمَنْ دَعَا لَهُ وَلَدًا، وَاَمَّا مَنْ آذَى اللّٰهَ: فَالَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصُّوَرَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، فَيَلْتَقِطُهُمْ كَمَا يَلْتَقِطُ الطَّائِرُ الْحَبَّ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: کعب احبار نے یہ بات بیان کی ہے:

''قیامت کے دن جہنم میں سے ایک گردن نمودار ہوگی' اور وہ یہ کہے گی: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تین قسم کے لوگوں کو پکڑلوں' وہ شخص' جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا تھا' اور ہر سرکش متکبر۔ معمر کہتے ہیں: تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔

پھر وہ اُن لوگوں کو (یعنی اُن تینوں قسموں کے لوگوں کو) اپنی گرفت میں لے گی۔

کعب احبار کہتے ہیں: پھر ایک اور گردن نمودار ہوگی' اور وہ کہے گی: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تین قسم کے لوگوں کو پکڑلوں' وہ شخص' جو اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے' وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اور وہ شخص' جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے شخص کا معاملہ ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو یہ کہتا ہے: کہ اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا' جہاں تک اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والے شخص کا تعلق ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ تعالیٰ کی اولاد ہونے کا قائل ہو اور جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے'' تو یہ وہ لوگ ہیں' جو تصویریں بناتے ہیں' اُن سے کہا جائے گا: تم نے جو بنایا ہے' اُسے زندہ کرو' پھر وہ گردن اُن لوگوں کو یوں اُٹھالے جائے گی' جس طرح کوئی پرندہ' دانہ اٹھاتا ہے۔

19493 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: يُكْرَهُ مِنَ التَّمَاثِيلِ مَا فِيهِ الرُّوحُ، فَاَمَّا الشَّجَرُ فَلَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ان تصویروں کو ممنوع قرار دیا گیا ہے' جن میں روح ہوتی ہے' جہاں تک درخت کا تعلق ہے' تو اس کی تصویر بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

19494 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ عُثْمَانَ، رَاَى اُتْرُنْجَةً مِنْ جَصٍّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ "

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد کے چونے میں ''اترنجہ'' دیکھا' تو ان کے حکم کے تحت اُسے وہاں سے کاٹ دیا گیا۔

19495 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِهِمْ، اَنَّ رَجُلًا، مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ صَوَّرَ فِي الْاَرْضِ عُصْفُورًا فَضَرَبَ يَدَهُ

✵✵ معمر نے' کسی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک شخص نے کسی کو زمین میں چڑیا کی تصویر بناتے ہوئے دیکھا' تو اُس کے ہاتھ پر مارا۔

19496 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ صُفَّتِهِ تَمَاثِيلُ، فَقِيلَ لَهُ: يَا اَبَا الْخَطَّابِ، مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا شَيْءٌ لَمْ آمُرْ بِهِ، وَلَمْ اَصْنَعْهُ، اَمَرَ بِهِ غَيْرِي، وَشُنِّعَتْ بِهِ

✵✵ معمر نے، قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن کے چبوترے کے دروازے پر تصویریں موجود تھیں' ان سے کہا گیا: اے ابوخطاب! یہ کیا ہے؟' تو انہوں نے کہا: یہ ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں' میں نے حکم نہیں دیا' اور نہ ہی میں نے اسے بنایا ہے' اس کے بارے میں کسی اور نے کہا تھا' اور مجھے اِس کے حوالے سے بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

بَابُ: كَمِ الشَّهْرُ؟

باب: مہینہ کتنا ہوتا ہے؟

19497 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْسَمَ اَلَّا يَدْخُلَ عَلٰى اَزْوَاجِهِ شَهْرًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهُنَّ، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: بَدَاَ بِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَلَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَاِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ اَعُدُّهُنَّ، قَالَ: اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ قسم اُٹھائی کہ آپ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس تشریف نہیں لے جائیں گے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب 29 دن گزر گئے' میں اُنہیں شمار کر رہی تھی'' تو نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے میرے پاس آئے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے تو یہ قسم اُٹھائی تھی کہ آپ ایک ماہ تک؛ ہمارے پاس نہیں آئیں گے اور آپ 29 دن باہر تشریف لے آئے ہیں' میں ان کا شمار کر رہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مہینہ' 29 دن کا بھی ہوتا ہے''۔

19498 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(کبھی) مہینہ' 29 دن کا بھی ہوتا ہے''۔

بَابُ الطِّيَرَةِ

باب: شگون لینا

19499 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اِنَّا لَوَاقِفُوْنَ مَعَ عُمَرَ عَلَى الْجَبَلِ بِعَرَفَةَ، اِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُوْلُ: يَا خَلِيفَةُ، فَقَالَ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ خَلْفِي مِنْ لِهْبٍ:

مَا لِهٰذَا الصَّوْتِ؟ قَطَعَ اللّٰهُ لَهْجَتَهُ، وَاللّٰهِ لَا يَقِفُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ هَاهُنَا بَعْدَ هٰذَا الْعَامِ اَبَدًا، قَالَ: فَشَتَمْتُهُ وَآذَيْتُهُ، قَالَ: فَلَمَّا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ مَعَ عُمَرَ، اَقْبَلَتْ حَصَاةٌ فَاَصَابَتْ رَاْسَهُ، فَفَتَحَتْ عِرْقًا مِّنْ رَاْسِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَشْعَرَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَا وَاللّٰهِ لَا يَقِفُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ هٰذَا الْعَامِ هَاهُنَا اَبَدًا، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ ذٰلِكَ اللِّهْبِيُّ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا حَجَّ عُمَرُ بَعْدَهَا

وَاَنَّ عُمَرَ خَضَبَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ فَرْدًا

✵✵ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد (یعنی حضرت جبیر بن مطعم) رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''ہم لوگ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ' عرفہ میں موجود ایک پہاڑ پر وقوف کیے ہوئے تھے' اسی دوران میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے خلیفہ! میرے پیچھے موجود لہب قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک دیہاتی نے کہا: یہ کیسی آواز ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کے لہجے کو کاٹ دے' اللہ کی قسم! اس سال کے بعد امیر المومنین کبھی یہاں کھڑے نہیں ہوں گے' راوی کہتے ہیں: تو میں نے اُسے برا کہا' اسے اذیت پہنچائی' راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جمرات کو کنکریاں ماریں' تو ایک کنکری اُن کے سر پر لگی اور ان کے سر میں موجود ایک رگ سے خون بہہ نکلا' تو ایک شخص نے کہا: امیر المومنین کو پتہ چل گیا ہے' اللہ کی قسم! اِس سال کے بعد امیر المومنین کبھی یہاں وقوف نہیں کریں گے' راوی کہتے ہیں: میں نے مڑ کر دیکھا'' تو وہی ''لہبی'' شخص موجود تھا''۔

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی حج نہیں کیا' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی پر مہندی کے ذریعے خضاب لگاتے تھے۔

19500 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ، اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ، قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ تَجِدُوْنَهُ فِيْ اَنْفُسِكُمْ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ، قَالَ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ، قَالَ: فَلَا تَاْتُوا كَاهِنًا

✵✵ معاویہ بن حکم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جو شگون لیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارا اپنا خیال ہے' یہ چیز تمہیں (یعنی کوئی کام کرنے سے) ہرگز نہ روکے۔

ایک شخص نے کہا: ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کاہنوں کے پاس نہ جاؤ!۔

19501 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ تَجِدُوْنَهُ فِيْ اَنْفُسِكُمْ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ، قَالَ: قلت: وَمِنَّا رِجَالٌ يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ، قَالَ: فَلَا تَاْتُوهُمْ، قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ، قَالَ: خَطَّ نَبِيٌّ، فَمَنْ وَّافَقَ عِلْمَهُ عَلِمَ

٭٭ حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جو شگون لیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جو تمہارا اپنا خیال ہے' یہ چیز تمہیں کوئی کام کرنے سے ہرگز نہ روکے' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن کے پاس نہ جاؤ' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جو لکیریں لگاتے ہیں (یعنی علم رمل کرتے ہیں)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک نبی لکیریں لگاتے تھے' جس شخص کا طریقہ اُن کے علم کے مطابق ہوتا ہے' وہ علم رکھتا ہے (یا وہ نتیجے کے بارے میں جان لیتا ہے)۔

19502 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَوْفٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ حَيَّانَ، عَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعِيَافَةُ، وَالطَّرْقُ، وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ

٭٭ قطن بن قبیصہ' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شگون لینے کے لیے' پرندے کو اُڑانا' یا کنکریاں پھینکنا' یا ویسے شگون لینا (یعنی فال نکالنا) جادو میں سے ہے''۔

19503 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شگون کی کوئی حیثیت نہیں ہے' اور اِن میں سب سے بہتر فال لینا ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! فال سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اچھی بات' جو تم میں سے کوئی ایک سنتا ہے''۔

19504 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَّا يَعْجِزُهُنَّ ابْنُ آدَمَ: الطِّيَرَةُ، وَسُوءُ الظَّنِّ، وَالْحَسَدُ، قَالَ: فَيُنْجِيكَ مِنَ الطِّيَرَةِ اَلَّا تَعْمَلَ بِهَا، وَيُنْجِيكَ مِنْ سُوءِ الظَّنِّ اَلَّا تَتَكَلَّمَ بِهِ، وَيُنْجِيكَ مِنَ الْحَسَدِ اَلَّا تَبْغِي اَخَاكَ سُوءًا

٭٭ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ایسی ہیں' جنہیں ابن آدم عاجز نہیں کر سکتا' شگون لینا' برا گمان اور حسد''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شگون لینے سے تمہیں یہ چیز نجات دے سکتی ہے کہ تم اس پر عمل نہ کرو' اور برے گمان سے تمہیں یہ چیز نجات دے سکتی ہے کہ تم اس کے حوالے سے کلام نہ کرو' اور حسد سے تمہیں یہ چیز نجات دے سکتی ہے کہ تم اپنے بھائی کی برائی تلاش نہ کرو' (یا تم اپنے بھائی کا برا نہ چاہو)''۔

19505 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنْ مَّضَيْتَ فَمُتَوَكِّلٌ، وَاِنْ نَكَصْتَ فَمُتَطَيِّرٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"(شگون لینے کے بعد بھی) اگر تم کام کو جاری رکھتے ہو' تو تم' توکل کرنے والے ہو گے' اور اگر رُک جاتے ہو' تو شگون لینے والے ہو گے"۔

19506 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ، كَانَ غَازِيًا، فَبَيْنَا هُوَ يَسِيْرُ، اِذْ اَقْبَلَ فِىْ وُجُوْهِهِمْ ظِبَاءٌ يَسْعَيْنَ، فَلَمَّا اقْتَرَبْنَ مِنْهُمْ وَلَّيْنَ مُدْبِرَاتٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: انْزِلْ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مِمَّاذَا تَطَيَّرْتَ؟ اَمِنْ قُرُوْنِهَا حِيْنَ اَقْبَلَتْ؟ اَمْ مِنْ اَذْنَابِهَا حِيْنَ اَدْبَرَتْ؟ اِنَّ هٰذِهِ الطِّيَرَةَ لَبَابٌ مِّنَ الشِّرْكِ، قَالَ: فَلَمْ يَنْزِلْ سَعْدٌ، وَمَضٰى

✵✵ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں حصہ لینے کے لیے گئے' جب وہ سفر کر رہے تھے' تو اسی دوران سامنے کی طرف سے ہرن دوڑتے ہوئے آئے' جب وہ ان لوگوں کے قریب پہنچے تو وہ پیچھے مڑ کر بھاگ گئے ایک شخص نے ان سے کہا: آپ نیچے اتر جائیں' اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے دریافت کیا: تم نے کس بات سے شگون لیا ہے؟ کیا ان کے سینگوں کے ذریعے' جب وہ آ رہے تھے؟ یا اُن کی دموں کے ذریعے' جب وہ واپس جا رہے تھے؟ یہ شگون لینا' شرک کا دروازہ ہے' راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نیچے نہیں اُترے اور چلتے رہے۔

بَابُ الْمَجْذُوْمِ وَالْعَدْوٰى

باب: جذام زدہ شخص اور (بیماری کا) متعدی ہونا

19507 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ قال: فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ: فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِى الرَّمْلِ، كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ؟ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ

قَالَ الزُّهْرِىُّ: وَحَدَّثَنِىْ رَجُلٌ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ: فَرَاجَعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: اَلَيْسَ قَدْ حَدَّثْتَنَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰى (ص:405) وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَمْ اُحَدِّثْكُمُوْهُ، قَالَ الزُّهْرِىُّ: قَالَ لِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ: بَلٰى قَدْ حَدَّثَ بِهٖ، وَمَا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ نَسِىَ حَدِيْثًا قَطُّ غَيْرَهُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"(بیماری کے) متعدی ہونے' صفر (کے مہینے کے منحوس ہونے) اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک دیہاتی نے کہا: پھر اونٹوں کا کیا معاملہ ہے؟ جو ٹیلوں میں یوں چل رہے ہوتے ہیں' جیسے وہ ہرن ہوں' پھر ایک خارش زدہ اونٹ ان سے ملتا ہے اور انہیں بھی خارش کا شکار کر دیتا ہے؟' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پہلے والے کو کس نے خارش کا شکار کیا؟

زہری کہتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بیمار شخص کو' تندرست کے پاس نہ لایا جائے''۔

اُس شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے ہمیں یہ حدیث بیان نہیں کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''(بیماری کے) متعدی ہونے' صفر (کے مہینے کے منحوس ہونے) اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے''۔

'تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ حدیث بیان نہیں کی ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ نے مجھ سے کہا: جی ہاں! انہوں نے یہ حدیث بیان کی ہے' اور میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نہیں سنا کہ وہ اِس کے علاوہ کبھی کوئی اور حدیث بھولے ہوں۔

بَابُ الْمَجْذُومِ

باب: جذام زدہ شخص

19508 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، وَخَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِرُّوا مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكُمْ مِنَ الْاَسَدِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جذام زدہ شخص سے یوں بھاگو' جیسے شیر سے بھاگتے ہو''۔

19509 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَاْكُلُ مَعَ الْاَجْذَمِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جذام زدہ شخص کے ساتھ کھا لیتے تھے۔

19510 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لِمُعَيْقِيبٍ الدَّوْسِيِّ: ادْنُ، فَلَوْ كَانَ غَيْرُكَ مَا قَعَدَ مِنِّي اِلَّا كَقَيْدِ رُمْحٍ، وَكَانَ اَجْذَمَ"

✵✵ ابوزناد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے معیقیب دوسی سے کہا: قریب ہو جاؤ! اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا' تو وہ مجھ سے ایک نیزے کے فاصلے پر بیٹھتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ جذام کے مریض تھے۔

19511 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ رَجُلًا اَجْذَمَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَأَنَّهُ سَائِلٌ، فَلَمْ يُعْجِلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَهَّزَهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى

قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ أَنَّ رَجُلًا أَجْذَمَ جَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَسَأَلَهُ فَقَامَ ابْنُ عُمَرَ فَأَعْطَاهُ دِرْهَمًا، فَوَضَعَهُ فِيْ يَدِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: أَنَا أُعْطِيهِ، فَأَبَى ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَّنَاوِلَهُ الرَّجُلُ الدِّرْهَمَ "

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جذام کا ایک مریض' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ شاید کچھ مانگنے کے لیے آیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اسے فوراً وہ چیز نہیں دی' پھر آپ نے اسے سامان دیا اور ارشاد فرمایا:

''(بیماری کے) متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جذام کا ایک مریض' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' اس نے ان سے مانگا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور انہوں نے اسے ایک درہم دیتے ہوئے' وہ درہم اس کے ہاتھ پر رکھا' حالانکہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہا تھا کہ میں اِسے دے دیتا ہوں'' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نہیں مانی کہ وہ شخص اس درہم کو اس جذام زدہ شخص کو پکڑائے۔

بَابُ الطِّيَرَةِ أَيْضًا

باب: شگون لینے کا مزید بیان

19512 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَصْدَقُ الطِّيَرَةِ الْفَأْلُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَمَنْ رَأَى مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ يَمْضِيْ لِحَاجَتِهِ

٭٭ اعمش بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سب سے زیادہ سچا شگون' فال ہے' اور وہ کسی مسلمان کو واپس نہیں کرتا (یعنی کسی کام سے روکتا نہیں ہے) جو شخص اُس (یعنی بدشگونی کی علامات) میں سے کوئی چیز دیکھے'' تو وہ یہ پڑھ لے:

''اے اللہ! بھلائیاں' صرف' تو ہی لاتا ہے' اور برائیاں صرف' تو ہی دور کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) پھر وہ شخص اپنے کام کے لیے چلا جائے' (یعنی اس کام کے لیے' جس میں اسے بدشگونی محسوس ہوئی تھی)۔

19513 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، أَوْ غَيْرِهِ، أَنَّ رَجُلًا، كَانَ يَسِيْرُ مَعَ طَاوُسٍ، فَسَمِعَ غُرَابًا نَعَبَ، فَقَالَ: خَيْرٌ، فَقَالَ طَاوُسٌ: أَيُّ خَيْرٍ عِنْدَ هٰذَا أَوْ شَرٍّ، لَا تَصْحَبْنِيْ - أَوْ لَا تَسِرْ مَعِيْ - "

٭٭ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے' یا شاید ایک اور شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص' طاؤس کے

ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا' اُس نے ایک کوّے کو سنا' جو آواز نکال رہا تھا'' تو یہ کہا: اچھا ہے' طاؤس نے کہا: اُس کے پاس کیا اچھائی یا برائی ہوگی؟ اب تم میرے ساتھ نہ رہو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تم میرے ساتھ سفر نہ کرو۔

بَابُ الْكَيِّ

باب: (علاج کے طور پر) داغ لگانا

19514 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اكْتَوَى عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ، فَقِيلَ لَهُ: اكْتَوَيْتَ يَا اَبَا نُجَيْدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَنْ يُفْلِحْنَ وَلَنْ يُنْجِحْنَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرَهُ، يَقُولُ: اُمْسِكَ عَنْ عِمْرَانَ التَّسْلِيمُ سَنَةً حِينَ اكْتَوَى، ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِ

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے (بیماری کے دوران' علاج کی خاطر) داغ لگوایا' اُن سے کہا گیا: اے ابونجید! آپ نے داغ لگوایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! وہ فلاح نہیں پائیں اور کامیاب نہیں ہوں۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے علاوہ کسی اور کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے سلامتی (یعنی تندرستی) کو ایک سال کے لیے روک لیا گیا' جب اُنہوں نے داغ لگوایا تھا' پھر وہ (سلامتی یعنی تندرستی) اُن کی طرف واپس آ گئی۔

19515 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ وَبِهِ وَجَعٌ، يُقَالُ لَهُ: الشَّوْكَةُ، فَكَوَاهُ حُورَانُ عَلٰى عُنُقِهِ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ الْمَيِّتُ لِلْيَهُوْدِ، يَقُوْلُوْنَ: قَدْ دَاوَاهُ صَاحِبُهُ، اَفَلَا نَفَعَهُ

✵✵ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم' حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' جنہیں تکلیف تھی' جس کا نام ''شوکتہ'' تھا'' تو حوران نے ان کی گردن پر داغ لگایا' جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودیوں کی میت بری ہوتی ہے' وہ یہ کہیں گے: اس کے آقا نے اِس کا علاج کروایا' تو وہ اس کو نفع نہیں دے سکا؟۔

19516 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ، وَكَوَى ابْنَهُ وَاقِدًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے لقوہ (کی بیماری) کی وجہ سے داغ لگوایا تھا' انہوں نے اپنے صاحبزادے واقد کو داغ لگایا (یا لگوایا) تھا۔

19517 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ صَاحِبًا لَنَا اشْتَكَى اَفَنَكْوِيهِ؟ قَالَ: فَسَكَتَ

سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ فَاكْوُوهُ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوهُ يَعْنِي بِالْحِجَارَةِ

✷✷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ! ہمارا ایک ساتھی بیمار ہے کیا ہم اُسے (علاج کے طور پر) داغ لگوادیں؟ نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اُسے داغ لگوادو اور اگر تم چاہو تو اُسے حرارت پہنچاؤ- راوی کہتے ہیں: یعنی پتھر کے ذریعے۔*

19518 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكِمَادُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْكَيِّ، وَاللَّدُودُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ النَّفْخِ، وَالسَّعُوطُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْعَلَقِ، وَالْفَالُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الطِّيَرَةِ

✷✷ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"گرم کپڑے سے ٹکور کرنا' میرے نزدیک داغ لگوانے سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور زبان موڑ کر دوائی رکھنا' میرے نزدیک پھونک مارنے (یعنی جھاڑ پھونک کرنے) سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور ناک کے ذریعے دوائی چڑھانا' میرے نزدیک جانک لینے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور فال لینا' میرے نزدیک بدشگونی سے زیادہ پسندیدہ ہے"۔

19519 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: اَكْثَرْنَا الْحَدِيثَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ غَدَوْنَا، فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ اللَّيْلَةَ بِاُمَمِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَمُرُّ، وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ، حَتّٰى مَرَّ عَلَيَّ مُوسٰى، وَمَعَهُ كَبْكَبَةٌ مِّنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ، فَاَعْجَبُونِي، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ: هٰذَا اَخُوكَ مُوسٰى، وَمَعَهُ بَنُو اِسْرَائِيلَ، قَالَ: قُلْتُ: فَاَيْنَ اُمَّتِي؟ قَالَ: فَقِيلَ: انْظُرْ عَنْ يَّمِينِكَ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا الظِّرَابُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوهِ الرِّجَالِ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ عَنْ يَّسَارِكَ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا الْاُفُقُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوهِ الرِّجَالِ، فَقِيلَ لِي: اَرَضِيتَ؟ فَقُلْتُ: رَضِيتُ يَا رَبِّ رَضِيتُ يَا رَبِّ قَالَ: فَقِيلَ لِي: مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ اَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَاكُمْ اَبِي وَاُمِّي اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَكُونُوا مِنَ السَّبْعِينَ الْاَلْفًا فَافْعَلُوا، فَاِنْ قَصَّرْتُمْ فَكُونُوا مِنْ اَهْلِ الظِّرَابِ، فَاِنْ قَصَّرْتُمْ فَكُونُوا مِنْ اَهْلِ الْاُفُقِ، فَاِنِّي رَاَيْتُ ثَمَّ نَاسًا يَتَهَاوَشُونَ قَالَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيُّ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنَ السَّبْعِينَ، قَالَ: فَدَعَا لَهُ، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: قَدْ (ص:409) سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ قَالَ: ثُمَّ تَحَدَّثْنَا، فَقُلْنَا: مَنْ تَرَوْنَ هٰؤُلَاءِ السَّبْعِينَ الْاَلْفِ، قَوْمٌ وُلِدُوا فِي الْاِسْلَامِ لَمْ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (423/1) پر امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام حاکم نے اس کو "متدرک" میں (462/4) پر اس روایت کے ایک راوی ابواسحاق کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ روایت شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس کو روایت نہیں کیا۔

يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا حَتّٰى مَاتُوا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ .

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کے وقت خاصی دیر تک بات چیت کرتے رہے اگلے دن صبح جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''گزشتہ رات میرے سامنے انبیاء کرام کو اُن کی امتوں کے ہمراہ پیش کیا گیا' کوئی نبی گزرے اُن کے ساتھ تین افراد تھے' کسی نبی کے ساتھ ایک چھوٹا گروہ تھا' کسی نبی کے ساتھ چند افراد تھے' کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا' یہاں تک کہ میرے سامنے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام گزرے جن کے ساتھ بنی اسرائیل کی ایک بڑی جماعت موجود تھی وہ (یعنی اُن کی کثرت) مجھے اچھی لگی' میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟' تو بتایا گیا: یہ آپ کے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' اوران کے ساتھ بنی اسرائیل ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دریافت کیا: میری امت کہاں ہے؟' تو کہا گیا: آپ اپنے دائیں طرف دیکھیں' میں نے اپنے دائیں طرف دیکھا' تو ایک پہاڑ تھا' جو لوگوں کے چہروں سے بھرا ہوا تھا' پھر مجھ سے کہا گیا: آپ اپنے بائیں طرف دیکھیں' میں نے دیکھا' تو اُفق لوگوں کے چہروں سے بھرا ہوا تھا' مجھ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ راضی ہو گئے ہیں؟ میں نے جواب دیا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں' اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں' تو مجھ سے کہا گیا: اِن لوگوں کے ہمراہ ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں اگر تم سے ہوسکے کہ تم اُن ستر ہزار افراد میں شامل ہو جاؤ'' تو تم ایسا کر لینا' اگر یہ نہ کر پاؤ'' تو پہاڑ والوں میں ہو جانا' اگر یہ بھی نہ کر پاؤ'' تو اُفق والوں میں ہو جانا' کیونکہ میں نے وہاں بھی لوگوں کو دیکھا تھا کہ اُن کا ہجوم بہت زیادہ تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں:' تو حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے یہ دعا کریں کہ وہ مجھے ستر ہزار افراد میں شامل کر دے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے دعا کی' پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے' انہوں نے یہ کہا: یارسول اللہ! آپ میرے لئے یہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن میں شامل کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِس حوالے سے عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگ آپس میں یہ بات چیت کرنے لگے کہ وہ ستر ہزار افراد کون ہوں گے؟ شاید یہ وہ لوگ ہوں گے' جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے موت آنے تک کبھی کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دیا ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ وہ لوگ ہوں گے' جو داغ نہیں لگواتے ہوں گے' جھاڑ پھونک نہیں کرتے ہوں گے' شگون نہیں لیتے ہوں گے' اور اپنے پروردگار پر'' توکل کرتے ہوں گے''۔

بَابُ الْغَيْرَةِ

باب: غیرت کا تذکرہ

19520 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ عُمَرَ غَيُوْرٌ، وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنَّا . قَالَ مَعْمَرٌ: وَزَادَ قَتَادَةُ: وَمِنْ غَيْرَتِهِ، حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک عمر غیور ہے اور میں اُس سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ تعالیٰ ہم سے زیادہ غیور ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اُس کے غیور ہونے کی وجہ سے اس نے ظاہری اور باطنی (یعنی ہر قسم کے) فحش کاموں کو حرام قرار دیا ہے''۔

19521 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْغَيْرَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَاِنَّ الْبَذَاءَ مِنَ النِّفَاقِ وَالْبَذَّاءُ : الدَّيُّوثُ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''غیرت ایمان کا حصہ ہے اور بذاء نفاق کا حصہ ہے''۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) بذاء سے مراد بے غیرتی ہے۔

19522 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَزْرَقِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غَيْرَتَانِ: اِحْدَاهُمَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ، وَالْاُخْرٰى يُبْغِضُهَا، وَمَخِيلَتَانِ: اِحْدَاهُمَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْاُخْرٰى يُبْغِضُهَا اللّٰهُ، (ص:410) الْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ الرِّيبَةِ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ، وَالْمَخِيلَةُ اِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْمَخِيلَةُ فِي الْكِبْرِ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ

وَقَالَ: ثَلَاثٌ تُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُمْ: الْوَالِدُ، وَالْمُسَافِرُ، وَالْمَظْلُوْمُ

وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الْجَنَّةَ ثَلَاثَةً: صَانِعَهُ، وَالْمُمِدَّ بِهِ، وَالرَّامِيَ بِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

٭٭ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو قسم کی غیرت ہوتی ہے اُن دونوں میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے اور دوسری کو وہ ناپسند کرتا ہے اور دو قسم کی خود پسندی (یا اترانا) ہے ان دونوں میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور دوسری کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے جو غیرت "ریبہ" (یعنی کسی حرام کے ارتکاب) کے بارے میں ہو اللہ تعالیٰ اُسے پسند کرتا ہے اور جو غیرت "ریبہ" کے بغیر ہو (یعنی شرعی طور پر کسی حلال کام کے بارے میں ہو) اللہ تعالیٰ اُسے ناپسند کرتا ہے اور جو خود پسندی

(یعنی اترانا) اُس وقت ہو جب آدمی صدقہ کرتا ہے'' تو اس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور جو اِترانا' تکبر کی وجہ سے ہو' اللہ تعالیٰ اُسے ناپسند کرتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تین لوگ ہیں' جن کی دعا مستجاب ہوتی ہے' والد' مسافر اور مظلوم''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے' تین افراد کو جنت میں داخل کر دے گا' اُس کو بنانے والا' اس کو پکڑانے والا' اور اس کو اللہ کی راہ میں پھینکنے والا''۔

19523 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ، فَقَالَ: يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللّٰهِ مَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّرٰى عَبْدَهٗ يُزَانِىْ اَمَتَهٗ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے محمد (ﷺ) کی اُمت! اللہ کی قسم! کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیور نہیں ہے' اُس وقت جب وہ اپنے کسی بندے کو' اپنی کسی کنیز کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھے' اور جو میں جانتا ہوں' اگر وہ تم جان لو' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

19524 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ مَعَهٗ نِسْوَةٌ قَدْ اَلْقَيْنَ لَهٗ وِسَادَةً، فَهُنَّ يُحَدِّثْنَهٗ وَهُوَ يَخْضَعُ لَهُنَّ بِالْقَوْلِ، فَضَرَبَهٗ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهٗ حَتّٰى شَجَّهٗ، فَذَهَبَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَرَّ عَلَىَّ هٰذَا، وَاَنَا مَعَ نِسْوَةٍ لِىْ اُحَدِّثُهُنَّ، فَضَرَبَنِىْ بِعَصًا حَتّٰى شَجَّنِىْ، فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ ضَرَبْتَهٗ؟ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَرَرْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ مَعَ نِسْوَةٍ لا أعرفهن يُحَدِّثْنَهٗ، وَهُوَ يَخْضَعُ لَهُنَّ، فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِىْ، فَقَالَ عُمَرُ: اَمَّا اَنْتَ اَيُّهَا الضَّارِبُ فَيَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَاَمَّا اَنْتَ اَيُّهَا الْمَضْرُوْبُ فَاَصَابَتْكَ عَيْنٌ مِّنْ عُيُوْنِ اللّٰهِ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا گزر' کسی دوسرے شخص کے پاس سے ہوا' جس کے ہمراہ کچھ خواتین بھی موجود تھیں' ان خواتین نے اس کے لئے تکیہ لگایا ہوا تھا اور اس شخص کے ساتھ بات چیت کر رہی تھیں' وہ شخص بھی ان خواتین کے ساتھ نرمی سے بات چیت کر رہا تھا'' تو (گزرنے والے شخص) نے' اُس (باتیں کرنے والے شخص) کو اپنے پاس موجود لاٹھی مار کر اُس کا سر زخمی کر دیا (زخمی ہونے والا) وہ شخص' اُس (مارنے والے) کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور بولا: امیر المومنین! یہ شخص میرے پاس سے گزرا میں اُس وقت اپنی خواتین کے ساتھ بیٹھا ہوا بات چیت کر رہا تھا' اس نے مجھے لاٹھی مار کر زخمی کر دیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے اسے کیوں مارا؟ اس نے کہا: امیر المومنین! میں اس کے پاس سے گزرا' یہ خواتین کے ساتھ موجود تھا' میں ان خواتین سے واقف نہیں تھا' یہ اُن کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا اور یہ ان کے ساتھ نرمی سے بات چیت کر رہا تھا'' تو مجھے خود پر قابو نہیں رہا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مارنے والے! جہاں تک تمہارا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' اور اے وہ شخص! جسے ضرب لگائی گئی' تمہیں اللہ تعالیٰ کی نظروں میں سے ایک نظر لاحق ہوئی ہے۔

19525 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ، وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ، وَمَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ، وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی ایسا نہیں ہے' جس کے نزدیک تعریف ہونا' اللہ تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ ہو' یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی تعریف خود کی ہے' اور کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے' اسی وجہ سے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے''۔

بَابُ الشُّؤْمِ

باب: نحوست کا تذکرہ

19526 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا سَكَنَّا دَارَنَا، وَنَحْنُ كَثِيْرٌ فَهَلَكْنَا، وَحَسَنَ ذَاتُ بَيْنِنَا، فَسَاءَتْ اَخْلَاقُنَا، وَكَثِيْرَةٌ اَمْوَالُنَا فَافْتَقَرْنَا، قَالَ: اَفَلَا تَنْتَقِلُوْنَ عَنْهَا ذَمِيمَةً؟، قَالَتْ: فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَبِيعُوْنَهَا اَوْ تَهَبُوْنَهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنے گھروں میں پورے نہیں آتے تھے' ہماری تعداد اتنی زیادہ تھی' پھر ہم ہلاکت کا شکار ہونے لگے' پہلے ہمارے آپس کے تعلقات اچھے تھے' پھر ہمارے اخلاق برے ہو گئے' پہلے ہمارے اموال زیادہ تھے' پھر ہم غربت کا شکار ہو گئے'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اس قابل مذمت جگہ سے منتقل کیوں نہیں ہو جاتے؟'' اس خاتون نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہم اس جگہ کا کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُسے فروخت کر دو' یا اُسے ہبہ کر دو''۔

19527 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَوْ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَوْ كِلَيْهِمَا، - شَكَّ مَعْمَرٌ -، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْاَةِ، وَالدَّارِ، قَالَ: وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: وَالسَّيْفِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يُّفَسِّرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ يَقُوْلُ: شُؤْمُ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ غَيْرَ وَلُوْدٍ، وَشُؤْمُ الْفَرَسِ اِذَا لَمْ يُغْزَ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَشُؤْمُ الدَّارِ جَارُ السُّوْءِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے' گھوڑا' عورت اور گھر''۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اور تلوار''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عورت کی نحوست یہ ہوگی کہ وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہوگی کہ اس پر اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نہ جایا جائے اور گھر کی نحوست یہ ہوگی کہ پڑوسی برا ہو۔

19528 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَهُوَ فِيمَا بَيْنَ اللَّحْيَيْنِ - يَعْنِيْ اللِّسَانَ - وَمَا شَيْءٌ اَحْوَجُ اِلٰى سِجْنٍ طَوِيلٍ مِّنَ اللِّسَانِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر کسی چیز میں نحوست ہو سکتی ہے تو وہ اس چیز میں ہوگی جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے" - اُن کی مراد زبان تھی (انہوں نے فرمایا:) کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو طویل قید کی زبان سے زیادہ محتاج ہو"۔

بَابُ اللَّعْنِ

باب: لعنت کرنا

19529 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كَانُوْا يَضْرِبُوْنَ رَقِيْقَهُمْ، وَلَا يَلْعَنُوْنَهُمْ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ لوگ اپنے غلاموں کی پٹائی کرتے تھے لیکن اُن پر لعنت نہیں کرتے تھے۔

19530 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ يُرْسِلُ اِلٰى اُمِّ الدَّرْدَاءِ، فَتَبِيتُ عِنْدَ نِسَائِهِ، وَيُسَائِلُهَا عَنِ الشَّيْءِ، قَالَ: فَقَامَ لَيْلَةً فَدَعَا خَادِمَهُ فَاَبْطَاَتْ عَلَيْهِ، فَلَعَنَهَا فَقَالَتْ: لَا تَلْعَنْ، فَاِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان سیّدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر بلوالیتا' وہ خاتون عبدالملک بن مروان کی خواتین کے ہمراہ رات گزارتی تھیں' عبدالملک بن مروان اُس خاتون سے مختلف چیزوں کے بارے میں سوالات کرتا راوی بیان کرتے ہیں: ایک رات وہ اُٹھا اس نے اپنے خادم کو آواز دی' خادم کو اس کے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی' تو عبدالملک بن مروان نے اس پر لعنت کر دی' تو سیّدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لعنت نہ کرو! کیونکہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بہت زیادہ لعنت کرنے والے لوگ' قیامت کے دن' نہ تو شفاعت کرنے والے ہوں گے' اور نہ ہی گواہ ہوں گے"۔

19531 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ - رَفَعَ الْحَدِيْثَ - قَالَ: لَا

تَلاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ، وَلَا بِجَهَنَّمَ

٭٭ حمید بن ہلال نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ کی لعنت' یا اللہ تعالیٰ کے غضب' یا جہنم (کے الفاظ کے ہمراہ) لعنت نہ کرو''۔

19532 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: لَعَنَتِ امْرَاَةٌ نَاقَةً لَهَا، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ فَخَلُّوْا عَنْهَا، قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا تَتْبَعُ الْمَنَازِلَ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ، نَاقَةٌ وَّرْقَاءُ

٭٭ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے' اپنی اونٹنی پر لعنت کر دی'' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (اونٹنی) لعنت یافتہ ہے'' تو اِسے چھوڑ دو!۔

راوی بیان کرتے ہیں:' تو میں نے اُس اونٹنی کو دیکھا' وہ اِدھر اُدھر جا رہی تھی' لیکن کوئی اس سے تعرض نہیں کر رہا تھا' وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی تھی۔

19533 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَّلْعَنَ خَادِمَهُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ الْعَ... فَلَمْ يُتِمَّهَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَا اُحِبُّ اَنْ اَقُوْلَهَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے خادم پر لعنت کرنے کا ارادہ کیا اور یہ کہا: اے اللہ! تو لع- لیکن پھر انہوں نے اس لفظ کو مکمل نہیں کیا' اور بولے: یہ ایسا کلمہ ہے' جسے کہنا میں پسند نہیں کرتا ہوں۔

19534 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: مَا لَعَنَ ابْنُ عُمَرَ خَادِمًا لَهٗ قَطُّ اِلَّا وَاحِدًا، فَاَعْتَقَهٗ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کبھی اپنے کسی خادم پر لعنت نہیں کی' البتہ ایک دفعہ ایسا ہوا تھا'' تو انہوں نے اُس خادم کو آزاد کر دیا تھا۔

19535 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ، اَنَّ حُذَيْفَةَ، قَالَ: مَا تَلَاعَنَ قَوْمٌ قَطُّ اِلَّا حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

٭٭ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی کوئی قوم' ایک دوسرے پر لعنت کرتی ہے'' تو اُن پر قول (یعنی تقدیر کا فیصلہ) لاگو ہو جاتا ہے۔

بَابُ الْمَيْتَةِ

باب: مردار کا تذکرہ

19536 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوْقٍ، قَالَ: مَنِ

اضْطُرَّ اِلَى الْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ، فَلَمْ يَاْكُلْ وَلَمْ يَشْرَبْ، حَتّٰى يَمُوْتَ دَخَلَ النَّارَ

✵✵ مسروق فرماتے ہیں: جو شخص مردار، یا خون، یا خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور ہو جائے، اور وہ اُس کو نہ کھائے اور نہ پئے یہاں تک کہ مر جائے'' تو وہ جہنم میں جائے گا۔

19537 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: يَاْكُلُ مِنَ الْمَيْتَةِ مَا يُبَلِّغُهُ، وَلَا يَتَضَلَّعُ مِنْهَا . قَالَ مَعْمَرٌ: لَيْسَ فِي الْخَمْرِ رُخْصَةٌ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: (اضطراری حالت کا شکار شخص) مردار کو اتنا کھائے گا جو کفایت کر جائے، وہ اُس کو سیر ہو کر نہیں کھائے گا۔

معمر فرماتے ہیں: شراب کے بارے میں رخصت نہیں ہے۔

اَكْلُ الشِّبَعِ فَوْقَ الشِّبَعِ

باب: سیر ہونے کے بعد مزید کھانا

19538 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَائِشَةَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِقَوْمٍ خَيْرًا رَزَقَهُمُ الرِّفْقَ فِيْ مَعِيْشَتِهِمْ، وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ سُوْءًا اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ سَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْخَرَقَ فِيْ مَعِيْشَتِهِمْ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے'' تو ان کی زندگی میں انہی نرمی نصیب کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اُن کے بارے میں بری صورتحال کا، یا اس کے علاوہ کا، ارادہ کرلے، تو اُن پر زندگی میں ٹوٹ پھوٹ مسلط کر دیتا ہے''۔

19539 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ لُقْمَانَ، قَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، لَا تَاْكُلْ شِبَعًا فَوْقَ شِبَعٍ، فَاِنَّكَ اِنْ تَنْبِذْهُ اِلَى الْكَلْبِ خَيْرٌ لَّكَ، وَيَا بُنَيَّ لَا تَكُوْنَنَّ اَعْجَزَ مِنْ هٰذَا الدِّيكِ الَّذِيْ يُصَوِّتُ بِالْاَسْحَارِ وَاَنْتَ نَائِمٌ عَلٰى فِرَاشِكَ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: لقمان نے اپنے بیٹے سے یہ کہا تھا:

''اے میرے بیٹے! تم سیر ہونے کے بعد مزید نہ کھانا، اگر وہ (مزید) کھانا، تم کسی کتے کو ڈال دو'' تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہوگا، اور اے میرے بیٹے! تم اس مرغ سے زیادہ عاجز نہ ہو جانا، جو سحری کے وقت بانگ دیتا ہے، جب تم اپنے بستر پر سو رہے ہوتے ہو (یعنی تم بھی سحری کے وقت اُٹھ جایا کرنا)''۔

19540 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ

يَاْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا، وَمَا هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ، غَيْرَ اَنْ جَزَى اللّٰهُ نِسَاءً مِنَ الْاَنْصَارِ خَيْرًا، كُنَّ رُبَّمَا اَهْدَيْنَ لَنَا الشَّيْءَ مِنَ اللَّبَنِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم پر کوئی مہینہ ایسا بھی آ جاتا تھا کہ اس میں ہم آگ نہیں جلاتے تھے (ہماری خوراک) صرف پانی اور کھجور ہوتے تھے' البتہ اللہ تعالیٰ انصار کی خواتین کو جزائے خیر عطا کرے' وہ بعض اوقات ہمیں دودھ تحفہ کے طور پر بھجوا دیتی تھیں۔

اَلْاَكْلُ بِيَمِيْنِهٖ، وَالْاَكْلُ وشِمَالُهٗ فِي الْاَرْضِ

باب: زمین پر بیٹھ کر دائیں ہاتھ کے ذریعے کھانا یا بائیں ہاتھ کے ذریعے کھانا

19541 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی ایک کچھ کھائے' تو وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے کھائے' کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے''۔

19542 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْتَمِدَ الْاِنْسَانُ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى اِذَا كَانَ يَاْكُلُ

✵✵ یحییٰ بن ابو کثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ انسان جب کچھ کھا رہا ہو' تو اس نے اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائی ہوئی ہو۔

19543 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ احْتَفَزَ، وَقَالَ: آكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ، وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے تھے' تو سمٹ کر بیٹھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:

''میں اُس طرح کھاتا ہوں' جس طرح (کوئی) غلام کھاتا ہے' اور اس طرح بیٹھتا ہوں' جس طرح کوئی غلام بیٹھتا ہے' کیونکہ میں ''عبد'' ہوں''۔

بَابُ الْاَكْلِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

باب: اپنے آگے سے کھانا

19544 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ: اُدْنُ يَا بُنَیَّ، فَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَسَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ

✱✱ وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے میرے بیٹے! قریب ہو جاؤ! اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ' اللہ کا نام لو اور اپنے آگے سے کھاؤ''۔

19545 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قُرِّبَ الثَّرِيْدُ فَكُلُوْا مِنْ نَوَاحِيهَا، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْحَدِرُ مِنْ اَعْلَاهَا

✱✱ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب ثرید سامنے رکھا جائے' تو اس کے اطراف میں سے کھاؤ' کیونکہ اُس کے اوپر والے حصے سے برکت نیچے آتی ہے''۔

19546 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَغَيْرِهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا سَقَطَ مِنْ اَحَدِكُمْ لُقْمَتُهُ، فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى، وَلَا يَتْرُكْهَا لِلشَّيْطَانِ

✱✱ ایوب' اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی کا لقمہ گر جائے' تو وہ' اُسے اٹھائے' اس سے گندگی کو صاف کرے (اور اُس کو کھالے) اور اُسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے''۔

بَابُ الْكِبْرِ

باب: تکبر کا تذکرہ

19547 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَاءُ اللّٰهِ، فَمَنْ نَازَعَ اللّٰهَ رِدَاءَهُ قَصَمَهُ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کبریائی' اللہ تعالیٰ کی چادر ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس کی چادر کے حوالے سے مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے چیر دے گا''۔

19548 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: دَخَلَ ابْنٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَيْهِ، وَقَدْ تَرَجَّلَ، وَلَبِسَ ثِيَابًا حِسَانًا، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ حَتّٰى اَبْكَاهُ، فَقَالَتْ لَهُ حَفْصَةُ: لِمَ يَكُنْ فَاحِشًا، لِمَ ضَرَبْتَهُ؟ فَقَالَ: رَاَيْتُهُ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُصَغِّرَهَا اِلَيْهِ

✱✱ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے اُن کے پاس آئے اس صاحبزادے نے کنگھی کی ہوئی تھی' اور عمدہ لباس پہنا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے درہ مارا' یہاں تک کہ وہ رونے لگا' سیّدہ

حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس نے کوئی بے حیائی کا کام تو نہیں کیا؟ تو آپ نے اسے کیوں مارا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کو دیکھا کہ وہ خود پسندی کا شکار ہو گیا تھا' تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ اس کی خود پسندی کو ختم کروں۔

اَلْاَكْلُ مُتَّكِئًا

باب: ٹیک لگا کر کھانا

19549 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْاَكْلِ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ٹیک لگا کر کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

19550 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِالْاَكْلِ وَالرَّجُلُ مُتَّكِءٌ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین' اِس طرح کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی نے ٹیک لگائی ہوئی ہو۔

19551 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكٌ لَّمْ يَاْتِهٖ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يُخَيِّرُكَ بَيْنَ اَنْ تَكُوْنَ نَبِيًّا مَلِكًا اَوْ نَبِيًّا عَبْدًا، قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهٗ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ: اَنْ تَوَاضَعْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ نَبِيًّا عَبْدًا، فَمَا رُئِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ مُتَّكِئًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک فرشتہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' جو اس سے پہلے کبھی آپ کے پاس نہیں آیا تھا اور نہ اس کے بعد اس نے کبھی آنا تھا' اس نے کہا: آپ کے پروردگار نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے' یا آپ بادشاہ نبی بن جائیں' یا آپ ''عبد نبی'' بن جائیں' نبی اکرم ﷺ نے مشورہ طلب انداز میں' حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا' تو انہوں نے آپ کی طرف اشارہ کیا کہ آپ' تواضع اختیار کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ''عبد نبی'' بننا چاہوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کو ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

19552 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكٌ لَّمْ يَعْرِفْهُ فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يُخَيِّرُكَ بَيْنَ اَنْ تَكُوْنَ نَبِيًّا عَبْدًا اَمْ نَبِيًّا مَلِكًا؟ فَاَشَارَ اِلَيْهِ جِبْرِيلُ اَنْ تَوَاضَعْ، فَقَالَ: بَلْ نَبِيًّا عَبْدًا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی طرف ایک ایسے فرشتے کو بھیجا گیا' جس سے آپ شناسا نہیں تھے' اس فرشتے نے کہا: آپ کے پروردگار نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے کہ یا آپ بادشاہ نبی بن جائیں' یا آپ عبد نبی بن جائیں'' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو اشارہ کیا کہ آپ' تواضع اختیار کریں'' تو نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: میں ’عبد نبی بننا چاہوں گا۔

19553 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ رَّای ابْنَ عَبَّاسٍ يَّاْكُلُ مُتَّكِئًا

✵✵ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے‘ جس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

19554 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ، وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

’’میں اس طرح کھاتا ہوں‘ جس طرح (کوئی) غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں‘ جس طرح (کوئی) غلام بیٹھتا ہے‘ کیونکہ میں ’’عبد‘‘ ہوں‘‘۔

لَعْقُ الْاَصَابِعِ

باب: انگلیاں چاٹ لینا

19555 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ اَصَابِعَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا، فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِهٖ كَانَتِ الْبَرَكَةُ

قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُغْلِقُ دُوْنَهُ الْاَبْوَابَ، وَلَا يَقُوْمُ دُوْنَهُ الْحَجَبَةُ، وَلَا يُغْدٰى عَلَيْهِ بِالْجِفَانِ، وَلَا يُرَاحُ عَلَيْهِ بِهَا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهٗ، كَانَ يَجْلِسُ بِالْاَرْضِ، وَيُوضَعُ طَعَامُهٗ بِالْاَرْضِ، وَيَلْبَسُ الْغَلِيْظَ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَيُرْدِفُ خَلْفَهٗ، وَيَلْعَقُ وَاللّٰهِ يَدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

’’جب کوئی شخص کھانا کھالے‘ تو وہ اپنی انگلیاں (کپڑے کے ساتھ) اس وقت تک نہ پونچھے‘ جب تک اُن کو چاٹ نہیں لیتا‘ کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ اُس کے کھانے کے‘ کون سے حصے میں برکت موجود ہے‘‘۔

حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کو بند نہیں کیا جاتا تھا (یعنی کوئی بھی شخص اجازت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتا تھا) اور نہ آپ کے دروازے کے باہر دربان کھڑا ہوتا تھا‘ نہ آپ کے پاس صبح کے وقت کھانے کا بڑا برتن لایا جاتا تھا اور نہ ہی شام کے وقت وہ لایا جاتا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سامنے تشریف لاتے تھے‘ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا چاہتا تھا‘ وہ آپ سے ملاقات کر سکتا تھا‘ آپ

زمین پر تشریف فرما ہوتے تھے' آپ کا کھانا زمین پر رکھا جاتا تھا' آپ موٹا کپڑا پہنتے تھے' اور گدھے پر سواری کر لیتے تھے' آپ اپنے پیچھے سواری پر کسی کو ساتھ بٹھا لیتے تھے' اور اللہ کی قسم! آپ (کھانا کھانے کے بعد' اپنی انگلیاں) چاٹ لیتے تھے۔

19556 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا يَلْعَقُ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ: الْاِبْهَامَ، وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهَا، يَدْخُلُهُنَّ فِيْ فِيْهِ، وَاحِدَةً وَاحِدَةً

٭٭ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کھانا کھا لیتے تھے' تو آپ اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے تھے' انگوٹھا اور اس کے ساتھ والی دونوں انگلیاں' آپ انہیں ایک' ایک کر کے منہ میں داخل کرتے تھے۔

طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

باب: ایک کا کھانا' دو کے لیے کافی ہو جانا

19557 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک کا کھانا' دو کے لیے کافی ہوتا ہے' دو کا کھانا' چار کے لیے کافی ہوتا ہے' اور چار کا کھانا' آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے''۔

بَابُ: الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

19558 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْكَافِرَ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ، وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے''۔

19559 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَاِنَّ الْكَافِرَ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن' ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔*

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2060) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (145/2) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (92/7) پر' اس روایت کے ایک راوی' نافع کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ اسْمِ اللّٰهِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لینا

19560 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ شَيْطَانَ الْمُؤْمِنِ يَلْقَى شَيْطَانَ الْكَافِرِ، فَيَرَى شَيْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا، اَغْبَرَ مَهْزُوْلًا، فَيَقُوْلُ لَهُ شَيْطَانُ الْكَافِرِ: مَا لَكَ، وَيْحَكَ، قَدْ هَلَكْتَ، فَيَقُوْلُ شَيْطَانُ الْمُؤْمِنِ: لَا وَاللّٰهِ مَا اَصِلُ مَعَهُ اِلٰى شَيْءٍ، اِذَا طَعِمَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، وَاِذَا شَرِبَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، وَاِذَا نَامَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، وَاِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، فَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ: لٰكِنِّي آكُلُ مِنْ طَعَامِهِ، وَاَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهِ، وَاَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَهٰذَا شَاحِبٌ، وَهٰذَا مَهْزُوْلٌ

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مومن کا شیطان، کافر کے شیطان سے ملتا ہے وہ مومن کے شیطان کو دیکھتا ہے کہ وہ کمزور غبار آلود اور لاغر ہے" تو کافر کا شیطان اُس سے کہتا ہے: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تمہارا ستیاناس ہو تم تو ہلاکت کا شکار ہو چکے ہو تو مومن کا شیطان کہتا ہے: جی نہیں! اللہ کی قسم! اِس (مومن) کے ساتھ رہتے ہوئے میں کسی چیز تک نہیں پہنچ سکا جب وہ کچھ کھاتا ہے" تو اللہ کا نام ذکر کر دیتا ہے جب وہ پیتا ہے" تو اللہ کا نام ذکر کر دیتا ہے جب وہ سوتا ہے تو اللہ کا نام ذکر کر دیتا ہے جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے تو اللہ کا نام ذکر کر دیتا ہے" تو دوسرا (یعنی کافر کا شیطان) یہ کہتا ہے: لیکن میں تو اس (یعنی اپنے ساتھی کافر) کے کھانے میں سے کھا لیتا ہوں اس کے مشروب میں سے پی لیتا ہوں اس کے بستر پر سو جاتا ہوں" تو یہ تگڑا ہوتا ہے اور وہ لاغر ہوتا ہے"۔

19561 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جِئْتَ بَابَ حُجْرَتِكَ فَاذْكُرِ اللّٰهَ، يَرْجِعْ قَرِيْنُكَ، وَاِذَا دَخَلْتَ بَيْتَكَ فَاذْكُرِ اللّٰهَ، يَخْرُجْ سَاكِنُهُ، وَاِذَا قُرِّبَ طَعَامُكَ فَاذْكُرِ اللّٰهَ، لَا يُشَارِكُوْكُمْ فِيْ طَعَامِكُمْ، قَالَ: وَحَسِبْتُهُ قَالَ: وَاِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اللّٰهَ لَا يَنَامُوْا عَلٰى فُرُشِكُمْ

✸✸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم اپنے گھر کے دروازے پر جاؤ" تو اللہ کا نام ذکر کر دو" تو تمہارے ساتھ والا (یعنی شیطان) واپس چلا جائے گا جب تم اپنے گھر میں داخل ہو" تو اللہ کا نام ذکر کر دو" تو جو (یعنی شیطان) اس گھر میں موجود ہوگا وہ نکل جائے گا جب تمہارا کھانا سامنے رکھا جائے" تو اللہ کا نام ذکر کر دو وہ (یعنی شیاطین) تمہارے کھانے میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہوں گے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: "جب کوئی شخص لیٹے" تو اللہ کا نام ذکر کر دے" تو وہ (یعنی

شیاطین) تمہارے بستر پر نہیں سوئیں گے"۔

19562 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِذَا غَدَا الْاِنْسَانُ تَبِعَهُ الشَّيْطَانُ، فَاِذَا دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَسَلَّمَ، نَامَ بِالْبَابِ، فَاِذَا اُتِيَ بِطَعَامِهِ فَذَكَرَ اللّٰهَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَقِيلَ وَلَا عَشَاءَ، فَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ حِينَ يَدْخُلُ، وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَلٰى طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: مَقِيلٌ وَغَدَاءٌ، وَكَذٰلِكَ فِي الْعَشَاءِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص صبح کے وقت نکلتا ہے تو شیطان اس کے پیچھے جاتا ہے جب وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرتا ہے" تو شیطان دروازے پر سو جاتا ہے جب اس شخص کا کھانا لایا جاتا ہے اور وہ اللہ کا نام کر دیتا ہے" تو شیطان یہ کہتا ہے: یہاں نہ آرام کی جگہ ملے گی اور نہ کھانا ملے گا لیکن اگر وہ شخص اندر داخل ہو کر اللہ کا نام ذکر نہ کرے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام ذکر نہ کرے" تو شیطان یہ کہتا ہے: رہنے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی مل گیا شام کے وقت بھی اسی طرح ہوتا ہے"۔

19563 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا اِذَا دُعِينَا اِلَى طَعَامٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا، لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَضَعَ يَدَهُ، قَالَ: فَاُتِينَا بِجَفْنَةٍ، فَكَفَّ يَدَهُ، فَكَفَفْنَا اَيْدِيَنَا، فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُطْرَدُ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِيهَا، فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَاَجْلَسَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ فَوَقَعَتْ بِهَا، فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ طَعَامَ الْقَوْمِ اِذَا لَمْ يَذْكُرُوا عَلَيْهِ اسْمَ اللّٰهِ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَّا رَآنَا كَفَفْنَا اَيْدِيَنَا جَاءَ بِهٰذَا الرَّجُلِ وَهٰذِهِ الْجَارِيَةِ يَسْتَحِلُّ بِهِمَا طَعَامَنَا، وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ يَدَهُ لَمَعَ اَيْدِيهِمَا فِي يَدِي

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں جب کھانے کی دعوت دی جاتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ ہوتے تھے تو ہم کھانے کی طرف اس وقت تک ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک نہیں رکھتے تھے ایک مرتبہ ہمارے پاس ایک پیالہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے رکھا" تو ہم نے بھی اپنے ہاتھ پیچھے رکھے ایک دیہاتی آیا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اسے پرے کیا گیا ہے اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں رکھ دیا" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے بٹھایا ایک بچی آئی اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"شیطان لوگوں کا کھانا حلال کر لیتا ہے جب وہ لوگ اس پر اللہ کا نام ذکر نہیں کرتے ہیں جب شیطان نے ہمیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ روک رکھے ہیں تو وہ اس آدمی اور اس بچی کو لے آیا تاکہ ان کے ذریعے ہمارا کھانا اپنے لیے حلال کروالے اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے شیطان کا ہاتھ اُن دونوں کے ہاتھ کے ہمراہ میرے ہاتھ میں تھا"۔

بَابُ الْقَزَعِ

باب: قزع کا تذکرہ

19564 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى غُلَامًا قَدْ حَلَقَ بَعْضَ رَاْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضَهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: احْلِقُوا كُلَّهُ اَوْ ذَرُوْا كُلَّهُ

✴✴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا' جس کے سر کا کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا اوراس کے سر کا کچھ حصہ چھوڑ دیا گیا تھا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کوایسا کرنے سے منع کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا' تو پورے سر کو مونڈ دو'یا پورے کو چھوڑ دو۔

اَكْلُ الْخَادِمِ

باب: خادم کا کھانا

19565 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمُ الْخَادِمُ بِطَعَامِهٖ، قَدْ وَلِيَ حَرَّهٗ وَمَشَقَّتَهٗ، وَدُخَانَهٗ وَمَؤُوْنَتَهٗ، فَلْيُجْلِسْهُ مَعَهٗ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُنَاوِلْهُ اُكْلَةً فِيْ يَدِهٖ

✴✴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جب خادم' تم میں سے کسی ایک کے پاس کھانا لے کر آئے' تو اُس کھانے کی تپش' مشقت' دھواں اور مشکل' اس خادم نے برداشت کی تھی'' تو آدمی کو اسے اپنے ساتھ بٹھانا چاہیے' اگر آدمی ایسا نہیں کرتا'' تو اس کے ہاتھ میں ایک لقمہ ہی رکھ دینا چاہیے''۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَقْرِنُ، اَوْ يَاْكُلُ وَهُوَ قَائِمٌ، اَوْ مَاشٍ

باب: دو چیزیں ایک ساتھ کھانا' یا کھڑے ہو کر' یا چلتے ہوئے کھانا

19566 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: نَهٰى - يَعْنِيْ - رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلَتَيْنِ: اَنْ يَّقْرِنَ بَيْنَ تَمْرَتَيْنِ، وَالْاُخْرٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَهُوَ قَائِمٌ

قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ: وَسَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنِ الرَّجُلِ يَاْكُلُ وَهُوَ مَاشٍ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْحَسَنُ يُرَخِّصُ فِيْهِ لِلْمُسَافِرِ

✴✴ قتادہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) دو قسم کے کھانے سے منع کیا ہے' ایک یہ کہ آدمی دو کھجوریں ملا کر کھائے' اور دوسرا یہ کہ آدمی کھڑا ہو کر کھائے۔

ابوبکر (یعنی امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ) بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو چلتے ہوئے کھاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: حسن بصری نے مسافر شخص کو اس کی رخصت دی ہے۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ

باب: کھانے میں پھونک مارنا

19567 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، قَالَ: ثَلَاثُ نَفَخَاتٍ يُكْرَهْنَ: نَفْخُهُ فِي الطَّعَامِ، وَنَفْخُهُ فِي الشَّرَابِ، وَنَفْخُهُ فِي السُّجُودِ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر فرماتے ہیں:

"تین قسم کے پھونک مارنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' آدمی کا کھانے میں پھونک مارنا' اس کا مشروب میں پھونک مارنا اور اُس کا سجدے میں پھونک مارنا"۔

بَابُ الزَّيْتِ

باب: زیتون کے تیل کا تذکرہ

19568 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ائْتَدِمُوْا بِالزَّيْتِ، وَادَّهِنُوْا بِهِ، فَاِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

✵✵ زید بن اسلم نے' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"زیتون کے تیل کو سالن کے طور پر استعمال کرو' اور اُسے جسم پر ملنے کے لیے استعمال کرو' کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے"۔

بَابُ الْخَلِّ

باب: سرکہ کا تذکرہ

19569 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سرکہ اچھا سالن ہے"۔

19570 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْتٌ مُقْفِرٌ مِّنْ اُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ

✸✸ ابن منکدر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''وہ گھر سالن کے حوالے سے محتاج نہیں ہوگا' جس میں سرکہ موجود ہو''۔

بَابُ الثَّرِيْدِ

باب: ثرید کا تذکرہ

19571 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فِي السَّحُوْرِ وَالثَّرِيْدِ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری اور ثرید میں برکت کی دعا کی ہے۔

19572 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَبَانَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ عَائِشَةَ فِي النِّسَاءِ مَثَلُ الثَّرِيْدِ وَاللَّحْمِ فِي الطَّعَامِ

✸✸ قتادہ اور ابان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''خواتین میں' عائشہ کی مثال یوں ہے' جیسے کھانے میں ثرید اور گوشت ہوتا ہے''۔

شُكْرُ الطَّعَامِ

باب: کھانے کا شکر ادا کرنا

19573 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ غِفَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''(کھانا) کھا کر' شکر ادا کرنے والا' روزہ رکھ کر' صبر کرنے والے کی مانند ہے''۔

19574 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّكْرِ، مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَّا يَحْمَدُهُ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''حمد' شکر کا سر ہے' اس بندے نے' اللہ کا شکر ادا نہیں کیا' جس نے اس کی حمد بیان نہیں کی''۔

19575 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَيْهَا، اِلَّا كَانَ حَمْدُهُ اَعْظَمَ مِنْهَا كَائِنَةً مَا كَانَتْ

✸✸ حسن بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرے اور وہ اس نعمت پر' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو

اس کا حمد بیان کرنا' اُس نعمت سے زیادہ بڑا ہوگا' خواہ وہ کوئی بھی نعمت ہو۔

19576 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: عُرِضَتْ عَلٰى آدَمَ ذُرِّيَّتُهُ، فَرَاٰى فَضْلَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: اَىْ رَبِّ، اَفَهَلَّا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ؟ قَالَ: اِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اُشْكَرَ

✵✵ قتادہ اور حسن بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے' اُن کی ضروریات کو پیش کیا گیا' تو انہوں نے یہ بات دیکھی کہ انہیں ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہے (یعنی فضیلت کے حوالے سے ان میں باہمی طور پر تفاوت پایا جاتا ہے)' تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو نے اِن کو برابر کیوں نہیں بنایا؟' تو پروردگار نے فرمایا: میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میرا شکر کیا جائے۔

19577 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: شُكْرُ الطَّعَامِ اَنْ تُسَمِّیَ اِذَا اَكَلْتَ، وَتَحْمَدَ اِذَا فَرَغْتَ

✵✵ ابراہیم فرماتے ہیں: کھانے کا شکر یہ ہے: کہ جب تم کھانے لگو' تو بسم اللہ پڑھو اور جب (کھا کر) فارغ ہو جاؤ' تو الحمد للہ پڑھو۔

19578 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا الْمُؤْنَةَ، وَاَوْسَعَ لَنَا الرِّزْقَ

✵✵ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب کھانا کھا کر فارغ ہوتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے ضرورت کے حوالے سے' ہماری کفایت کی ہے' اور ہمیں وسیع رزق عطا کیا ہے''۔

19579 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ، وَلَا مَكْفُوْرٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ

✵✵ ابن عجلان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے ہمیں رزق عطا کیا' اور اس نے ہمیں مسلمان بنایا' ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو ایسی نہ ہو کہ اُسے رخصت کیا جائے' یا اس کا انکار کیا جائے' یا اس سے بے نیازی اختیار کی جائے''۔

19580 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ شُكْرِ النِّعْمَةِ اِفْشَاؤُهَا

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”نعمت کے شکر میں یہ بات شامل ہے کہ اُسے پھیلایا جائے“۔

19581 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ، قَالَ: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ، لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: (معمر کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق انہوں نے اِسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

”جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا' اُس نے اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کیا“۔

بَابُ شُرْبِ الْاَيْمَنِ فَالْاَيْمَنِ

باب: دائیں طرف والوں کا درجہ بدرجہ پینا (یعنی پہلے دائیں طرف والوں کو پلانا)

19582 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا، فَحُلِبَتْ لَهُ دَاجِنٌ، فَشَابُوْا لَبَنَهَا بِمَاءِ الدَّارِ، ثُمَّ نَاوَلُوْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ، قَالَ: وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهِ، وَاَعْرَابِيٌّ عَنْ يَّمِيْنِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ عِنْدَكَ، وَخَشِيَ اَنْ يُّعْطِيَهُ الْاَعْرَابِيَّ، فَاَبٰى فَاَعْطَاهُ الْاَعْرَابِيَّ، ثُمَّ قَالَ: الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر میں موجود تھے' آپ کے لئے گھر کی بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' گھر والوں نے اُس کے دودھ میں گھر کا پانی بھی ملا دیا' پھر انہوں نے وہ نبی اکرم ﷺ کو پیش کیا' نبی اکرم ﷺ نے اس کو پی لیا' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُس وقت آپ کے بائیں طرف موجود تھے اور ایک دیہاتی آپ کے دائیں طرف موجود تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا کریں' انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ نبی اکرم ﷺ وہ (بچا ہوا دودھ) دیہاتی کو دے دیں گے' لیکن نبی اکرم ﷺ نے یہ بات نہیں مانی' اور وہ (بچا ہوا دودھ پہلے) دیہاتی کو دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دائیں طرف والے درجہ بدرجہ پہلے ہوں گے“۔

بَابُ: اَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ

باب: کون سا مشروب زیادہ پاکیزہ ہے؟

19583 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ؟ قَالَ: الْحُلْوُ الْبَارِدُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا مشروب زیادہ پاکیزہ ہوتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”میٹھا اور ٹھنڈا“۔

بَابُ النَّفَسِ فِي الْإِنَاءِ

باب: (کچھ پیتے ہوئے) برتن میں سانس لینا

19584 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ

✵✵ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ (کچھ پیتے ہوئے) برتن میں سانس لیا جائے۔

19585 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَا تَشْرَبُوا نَفَسًا وَاحِدًا، فَإِنَّهُ شَرَابُ الشَّيْطَانِ

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: ایک سانس میں نہ پیو کیونکہ یہ شیطان کا پینے کا طریقہ ہے۔

19586 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثَ نَفَسَاتٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ اَيْضًا يَسْتَحِبُّ ذٰلِكَ

✵✵ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ پیتے ہوئے تین سانس میں پینا مستحب قرار دیتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو بھی یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایسا کرنا مستحب ہے۔

19587 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ لَمْ يَرَ بَاْسًا بِالنَّفَسِ الْوَاحِدِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایک سانس میں (پینے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

بَابُ الشَّرَابِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر پینا

19588 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الَّذِي يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ مَا فِي بَطْنِهِ لَاسْتَقَاءَهُ،

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کھڑے ہو کر پینے والے کو اگر یہ پتہ چل جائے کہ اُس کے پیٹ میں (اس کا کیا اثر ہوگا؟)'' تو وہ اس کو قے کردے''۔

19589 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا، فَدَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اِس بات کا پتہ چلا' تو انہوں نے پانی منگوایا اور کھڑے ہو کر اُسے پی لیا۔

19590 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسًا عَنِ الشُّرْبِ، فَاِنَّمَا فَكَرِهَهُ، قُلْتُ: فَالْاَكْلُ؟ قَالَ: هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا' میں نے دریافت کیا: اور کھانا؟ انہوں نے فرمایا: وہ اس سے زیادہ شدید (ناپسندیدہ) ہے۔

19591 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ، وَعَائِشَةَ، كَانَا لَا يَرَيَانِ بِالشُّرْبِ بَاْسًا وَّهُمَا قَائِمَانِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کھڑے ہو کر پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

بَابُ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وعُرْوَتِهِ

باب: پیالے کے سوراخ اور اُس کے دستہ کا تذکرہ

19592 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْرِ الْقَدَحِ اَوْ يَتَوَضَّاَ مِنْهُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی ٹوٹے ہوئے پیالے میں سے پیئے' یا اُس میں سے وضو کرے۔

19593 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ كَرِهَ الشُّرْبَ مِنْ كَسْرِ الْقَدَحِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ٹوٹے ہوئے پیالے میں سے' پینے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

19594 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَمُصَّ مَصًّا، وَلَا يَعُبَّ عَبًّا، فَاِنَّ الْكُبَادَ مِنَ الْعَبِّ

✵✵ ابن ابوحسین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کچھ پیے'' تو چوس کر پیے' اور وہ سانس لیے بغیر نہ پیے' کیونکہ سانس لیے بغیر پینے سے جگر کی بیماری ہوتی ہے''۔

19595 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُشْرَبَ، مِنْ حَذْوِ عُرْوَةِ الْقَدَحِ، اَوْ مِنْ كَسْرِهِ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ کوزے کے پکڑنے کی جگہ سے یا اُس کے ٹوٹے ہوئے مقام سے پیا جائے۔

اَلشُّرْبُ مِنْ فِيِّ السِّقَاءِ

باب: مشکیزہ کے منہ سے (منہ لگا کر) پینا

19596 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَدِيرٍ، فَقَالَ: اشْرَبُوْا وَلَا تَكْرَعُوْا، لِيَغْسِلْ اَحَدُكُمْ يَدَيْهِ، ثُمَّ لِيَشْرَبْ، وَاَيُّ اِنَاءٍ اَنْقَى وأَنْظَفُ مِنْ يَّدَيْهِ اِذَا غَسَلَهُمَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنویں کے پاس سے گزرے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم پی لو! لیکن (پانی کو) منہ لگا کر نہ پینا' آدمی پہلے دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر پیئے' کیونکہ آدمی کے دونوں ہاتھوں سے زیادہ پاک وصاف برتن اور کون سا ہوگا؟ جبکہ وہ ان دونوں کو دھو چکا ہو''۔

19597 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، سُئِلَ عَنِ الشُّرْبِ، مِنْ فِي السِّقَاءِ، قَالَ: يُنْهَى عَنْهُ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ لِعِكْرِمَةَ: فَمِنَ الرَّصَاصَةِ يُجْعَلُ فِي السِّقَاءِ، قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، اِنَّمَا يُمَصُّ مِثْلَ الثَّدْيِ

✵✵ عکرمہ نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے مشکیزے کو منہ لگا کر پینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اس سے منع کیا گیا ہے۔

ایک شخص نے عکرمہ سے کہا: جو رصاصہ (اس سے مراد ٹونٹی نما چیز ہے) مشکیزے میں لگایا جاتا ہے' اُس میں سے (پینے کا حکم کیا ہوگا؟)' تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ اسے پستان کی طرح چوسا جاتا ہے۔

19598 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ، قَالَ هِشَامٌ: فَاِنَّهُ يُنْتِنُهُ ذٰلِكَ

✵✵ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مشکیزے کے منہ سے (منہ لگا کر) پیا جائے۔

ہشام کہتے ہیں: (اس کی وجہ یہ ہے) کہ ایسا کرنا' اُسے بدبودار کر دے گا۔

19599 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَوْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ - مَعْمَرٌ شَكَّ - عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کو منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

19600 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ، اَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ

✵✵ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے اور انہیں یہ بات بھی یاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے گھر میں موجود ڈول میں سے پانی لے کر کلی کی تھی۔

اَلْاَكْلُ رَاكِبًا

باب: سوار ہونے کے عالم میں کھانا

19601 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا بَعَثَ اُمَرَاءَ كَتَبَ اِلَيْهِمْ: اِنِّي بَعَثْتُ (ص:430) اِلَيْكُمْ فُلَانًا فَاَمَرْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا، فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا فَلَمَّا بَعَثَ حُذَيْفَةَ اِلَى الْمَدَائِنِ كَتَبَ اِلَيْهِمْ: اِنِّي بَعَثْتُ اِلَيْكُمْ فُلَانًا فَاَطِيعُوهُ . فَقَالُوا: هٰذَا رَجُلٌ لَهُ شَاْنٌ، فَرَكِبُوا اِلَيْهِ لِيَتَلَقَّوْهُ، فَلَقُوهُ عَلٰى بَغْلٍ تَحْتَهُ اِكَافٌ، وَهُوَ مُعْتَرِضٌ عَلَيْهِ، رِجْلَاهُ مِنْ جَانِبٍ وَاحِدٍ، فَلَمْ يَعْرِفُوهُ، وَاَجَازُوهُ فَلَقِيَهُمُ النَّاسُ فَقَالُوا: اَيْنَ الْاَمِيرُ؟ قَالُوا: هُوَ الَّذِي لَقِيتُمْ . قَالُوا: فَجَعَلُوا يَرْكُضُونَ فِي اَثَرِهِ، وَاَدْرَكُوهُ وَفِي يَدِهِ رَغِيفٌ، وَفِي يَدِهِ الْاُخْرَى عِرْقٌ، وَهُوَ يَاْكُلُ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ، قَالَ: فَنَظَرَ اِلٰى عَظِيمٍ مِنْهُمْ، فَنَاوَلَهُ الْعِرْقَ وَالرَّغِيفَ، قَالَ: فَلَمَّا غَفَلَ حُذَيْفَةُ اَلْقَاهُ، اَوْ اَعْطَاهُ خَادِمَهُ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے مقرر کردہ گورنر کو بھیجتے تھے' تو لوگوں کی طرف خط لکھا کرتے تھے: میں' فلاں شخص کو تمہاری طرف بھیج رہا ہوں اور میں نے اسے اسی بات کا حکم دیا ہے' تو تم نے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی ہے' جب انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو مدائن کی طرف بھیجا'' تو ان لوگوں کو خط لکھا: میں' فلاں کو تمہاری طرف بھیج رہا ہوں' تم اس کی اطاعت کرنا' ان لوگوں نے کہا: ان صاحب کی' تو بڑی شان ہے'' تو وہ لوگ سوار ہو کر (آبادی سے باہر) گئے' تاکہ ان کا استقبال کریں' انہیں سامنے سے ایک شخص نظر آیا' جو ایک خچر پر سوار تھا' اس کے نیچے چادر موجود تھی' اور وہ خچر پر یوں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کی دونوں ٹانگیں ایک طرف تھیں' اُن لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو پہچانا نہیں' اور ان کو چھوڑ کر آگے گزر گئے' پھر ان کی ملاقات کچھ دوسرے لوگوں سے ہوئی (جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ رہے تھے) انہوں نے دریافت کیا: امیر کہاں ہیں؟' تو دوسرے لوگوں نے جواب دیا: وہ (امیر ہی تھے) جو تم سے ملے تھے'' تو وہ لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے آئے' جب وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک ہاتھ میں روٹی تھی اور دوسرے ہاتھ میں (گوشت والی) ہڈی تھی' اور وہ

اس کو کھا رہے تھے' لوگوں نے انہیں سلام کیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان میں ایک شخص نمایاں حیثیت کا مالک محسوس ہو رہا ہے'' تو انہوں نے وہ ہڈی اور روٹی اُس کو پکڑا دی' جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی توجہ ہٹی'' تو اُس نے وہ ایک طرف رکھ دی' یا شاید اپنے خادم کو پکڑا دی۔

بَابُ السِّوَاكِ

باب: مسواک کرنا

19602 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ اُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيتُ اَنْ يُحْفِيَنِي قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ اسْتَنَّ قَبْلَ الْوُضُوْءِ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ وہ میرے دانتوں کو نقصان پہنچائے گی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے'' تو آپ وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

19603 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ فِي السِّوَاكِ: مَطْيَبَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ

✵✵ عبید بن عمیر کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے (شاید یہ مراد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) مسواک کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''یہ منہ کو صاف کرنے کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

19604 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَوَّكُ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ، فَاُوحِيَ اِلَيْهِ اَنْ كَبِّرْ، يَقُوْلُ: اَعْطِهِ اَكْبَرَهُمَا

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے' آپ کے پاس دو آدمی موجود تھے' آپ کی طرف وحی کی گئی: کہ آپ بڑے کو دیں (راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ تھی) کہ آپ یہ مسواک اُس کو دیں' جو اُن دونوں میں بڑی عمر کا ہے۔

19605 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَاَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ "

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر ایسا نہ ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا' اپنی امت کو مشقت کا شکار کرنے کا ارادہ

نہیں تھا'' تو آپ ﷺ نے انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا تھا۔

الصَّحَابَةُ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں ساتھی ہونا

19606 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَرِهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُّسَافِرَ الرَّجُلُ، وَحْدَهُ، وَقَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَّاتَ مَنْ اَسْاَلُ عَنْهُ؟

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی اکیلا سفر کرے وہ یہ فرماتے تھے: اس بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے؟ کہ اگر وہ مرجائے'' تو میں کس سے اُس کے بارے میں دریافت کروں گا؟

19607 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا يُسَافِرَنَّ رَجُلٌ وَّحْدَهُ، وَلَا يَنَامَنَّ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص اکیلا ہرگز سفر نہ کرے اور نہ ہی کوئی گھر میں اکیلا سوئے۔

19608 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُولُ: رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: شَيْطَانٌ ثُمَّ رَاَى رَجُلَيْنِ، فَقَالَ: شَيْطَانَانِ، ثُمَّ رَاَى ثَلَاثَةً، فَصَمَتَ، وَقَالَ: سَفْرٌ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو (تنہا) سفر کرتے ہوئے دیکھا' تو ارشاد فرمایا: ایک شیطان ہے پھر آپ نے دو افراد کو (سفر کرتے ہوئے دیکھا)' تو ارشاد فرمایا: دو شیطان ہیں' پھر آپ نے تین افراد کو دیکھا' تو آپ خاموش رہے اور فرمایا: سفر (یعنی یہ لوگ' صحیح مسافر ہیں)۔

بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ

باب: کتوں کو مار دینا

19609 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے۔

19610 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ بِالْمَدِينَةِ، فَاُخْبِرَ بِامْرَاَةٍ لَهَا كَلْبٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقُتِلَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں موجود کتوں کو مار دینے کا حکم دیا' پھر آپ کو یہ بات بتائی گئی کہ مدینہ منورہ کے کنارے پر موجود ایک خاتون کا کتا بچ گیا ہے' تو آپ نے اس کی طرف بھی کسی کو بھیجا اور اُسے بھی مار دیا گیا۔

19611 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ، اَوْ صَيْدٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جانوروں کی حفاظت' یا شکار والے کتے کے علاوہ کتا رکھتا ہے' اُس کے اجر میں سے' روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔

19612 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ، اَوْ صَيْدٍ، اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جانوروں کی حفاظت' یا شکار والے' یا کھیت کی حفاظت والے کتے کے علاوہ کتا رکھتا ہے' اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے''۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ذکر کیا گیا'' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحم کرے' وہ کھیت کے مالک تھے (یا کاشتکار تھے)۔*

19613 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ دَارًا فِيْهَا كَلْبٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فرشتے' ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جس میں کتا موجود ہو۔

19614 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ هُبَيْرَةَ، يَقُوْلُ: جَاءَ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ خُزَاعَةَ يَعُوْدُوْنَهٗ، فَلَمَّا فَتَحَ الْبَابَ ثَارَتْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ اَكْلُبٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا يُبْقِيْنَ هٰؤُلَاءِ مِنْ عَمَلِ فُلَانٍ، كُلُّ كَلْبٍ مِّنْهَا يُنْقِصُ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطًا

٭٭ ابو ہبیرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ حضرات' خزاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (1575) کے تحت' امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (1490) کے تحت' امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں' (189/7) پر' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (267/2) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔
یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (135/3) اور (158/4) پر' اس روایت کے ایک راوی' ابوسلمہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

والے ایک صاحب کی عیادت کرنے کے لیے اُن کے پاس آئے' جب ان صاحب نے دروازہ کھولا'' تو بہت سے کتے سامنے آ گئے'' تو ان اصحاب نے ایک دوسرے سے کہا: یہ کتے'' تو اس شخص کا کوئی عمل باقی نہیں رہنے دیں گے' ان میں سے ہر ایک کتا' روزانہ ایک قیراط کم کردے گا۔

19615 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ وَاجِمًا، فَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَاَنَّا اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ الْيَوْمَ؟ فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِيلَ وَعَدَنِي اَنْ يَّأْتِيَنِي، وَوَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِي، قَالَتْ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ لَهُمْ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ، فَاَمَرَ بِهِ، فَاُخْرِجَ وَنَضَحَ مَكَانَهُ، فَجَاءَ جِبْرِيلُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ وَعَدْتَنِي اَنْ تَأْتِيَنِي؟ فَقَالَ جِبْرِيلُ: اِنَّ جِرْوَ كَلْبٍ كَانَ فِي الْبَيْتِ، وَاِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ - قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: - ثُمَّ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

★★ زہری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت پریشان تھے' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آج ہمیں آپ کی کیفیت تبدیل محسوس ہورہی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ وہ میرے پاس آئے گا' اللہ کی قسم! اس نے (کبھی) میرے ساتھ وعدہ خلافی نہیں کی' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کتے کے پلے کا خیال آیا' جو ان لوگوں کے سامان کے نیچے موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا' اُسے وہاں سے نکالا گیا اور اس جگہ پر پانی چھڑکا گیا' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا' کہ تم میرے پاس آؤ گے'' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: گھر میں کتے کا پلہ موجود تھا اور ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جس میں کتا موجود ہو۔

معمر کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا۔

بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

باب: سانپ اور بچھو کو مار دینا

19616 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ، وَالْاَبْتَرَ، فَاِنَّهُمَا يُسْقِطَانِ الْحَبَلَ، وَيَطْمِسَانِ الْبَصَرَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرَآنِي اَبُوْ لُبَابَةَ، اَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَاَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً لِاَقْتُلَهَا فَنَهَانِي، فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ، قَالَ: اِنَّهُ قَدْ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَتْلِ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَهُنَّ الْعَوَامِرُ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سانپوں کو ماردو! دو دھاری والے اور دم کٹے سانپوں کو ماردو! کیونکہ یہ دونوں حمل کو ضائع کردیتے ہیں اور بینائی کو ختم کردیتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یا شاید حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا میں اس وقت ایک سانپ کا پیچھا کررہا تھا' تاکہ اُسے ماردوں'' تو انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع کیا' میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ماردینے کا حکم دیا ہے'' تو انہوں نے کہا: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کو ماردینے سے منع کردیا تھا۔

زہری کہتے ہیں: ''عوامر'' سے یہی مراد ہیں۔

19617 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ، اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، وَقَالَ: مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةً اَوْ مَخَافَةَ ثَائِرٍ، فَلَيْسَ مِنَّا

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ الْحَيَّاتِ مَسِيخُ الْجِنِّ، كَمَا مُسِخَتِ الْقِرَدَةُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

✸✸ عکرمہ نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور میرا خیال ہے' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے: کہ وہ (یعنی نبی اکرم) سانپوں کو ماردینے کا حکم دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اُن کے بدلہ لینے کے اندیشے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) خوف کی وجہ سے' اُنہیں چھوڑ دے'' تو وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: سانپ جنات کی مسخ شدہ شکل ہیں' جس طرح بندر' بنی اسرائیل کی مسخ شدہ شکل ہیں۔

19618 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ اَبِي الْعَدَبَّسِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَرِّقُوْا عَنِ الْمَنِيَّةِ وَاجْعَلُوا الرَّاْسَ رَاْسَيْنِ، وَلَا تُلِثُّوْا بِدَارِ مَعْجَزَةٍ، وَاَصْلِحُوْا مَثَاوِيَكُمْ، وَاَخِيْفُوا الْحَيَّاتِ قَبْلَ اَنْ تُخِيْفَكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ: اجْعَلُوا الرَّاْسَ رَاْسَيْنِ اَنْصَافَ عَبْدَيْنِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالْمَثَاوِي الْبُيُوْتُ، وَفَرِّقُوْا عَنِ الْمَنِيَّةِ: فَرِّقُوا الضِّيَاعَ

✸✸ ابوعدبس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''موت سے سے بچ کے رہو! اور ایک سر کو دو سر بنادو' اور ایسے گھر میں قیام نہ کرو' جو عاجز کرنے والا ہو (یعنی تنگ ہو) اور اپنی رہائشی جگہ کو ٹھیک رکھو' اور سانپوں کو خوف کا شکار کرو' اس سے پہلے کہ وہ تمہیں خوف کا شکار کردیں''۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک سر کو دو سر بنادو' سے مراد دو غلاموں کو نصف' نصف کرنا ہے' امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ''مثاوی' سے مراد گھر ہے' اور موت سے بچ کے رہنے سے مراد ضائع ہونے سے بچنا ہے۔

19619 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الْجَانِّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

19620 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: لَدَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَبٌ، فَنَفَضَ يَدَهُ، وَقَالَ: لَعَنَكِ اللّٰهُ، اِنْ لَا تُبَالِيْنَ نَبِيًّا، وَلَا غَيْرَهُ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: ایک بچھو نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈنک مارا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اُسے پرے کیا' اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے' کہ تم نہ' تو نبی کی پروا کرتے ہو' اور نہ کسی اور کی۔

19621 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ الْكُوْفِيِّيْنَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَكَاَنَّمَا قَتَلَ كَافِرًا، وَمَنْ قَتَلَ عَقْرَبًا، فَكَاَنَّمَا قَتَلَ كَافِرًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اُن کو مار دیتا ہے' وہ گویا ایک کافر کو قتل کرتا ہے اور جو شخص بچھو کو مار دیتا ہے' وہ گویا ایک کافر کو قتل کرتا ہے۔

بَابُ حُبِّ الْمَالِ

باب: مال کی محبت کا تذکرہ

19622 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ اِلٰى خَيْرٍ فَاَجِيْبُوْهُ، وَمَنْ صَنَعَ بِكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَادْعُوْا لَهُ، حَتّٰى يَرٰى اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ

✵✵ ابوصالح روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ کے واسطے سے تم سے مانگے' تم اُسے دو' اور جو شخص تمہیں بھلائی کی طرف دعوت دے' تو تم اس کی دعوت قبول کرو' اور جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے' تم اس کو اس کا بدلہ دو' اگر تمہیں (بدلے میں دینے کے لیے کچھ) نہیں ملتا' تو تم اس کے لئے (اتنی) دعا کرو کہ وہ یہ سمجھے کہ تم نے اُسے بدلہ دے دیا ہے"۔

19623 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ، تَمَنّٰى اِلَيْهِمَا وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر ابن آدم کی' مال کی دو وادیاں ہوں" تو وہ ان دونوں کے ہمراہ تیسری وادی ملنے کی آرزو کرے گا' ابن آدم کا پیٹ

صرف مٹی بھر سکتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے' جو توبہ کر لیتا ہے"۔

19624 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ فِيمَا اُنْزِلَ مِنَ الْوَحْيِ: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ، تَمَنَّى اِلَيْهِمَا وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو وحی نازل ہوئی تھی' اس میں ایک یہ بات بھی تھی:

"اگر ابن آدم کی مال کی دو وادیاں ہوں" تو وہ ان دونوں کے ہمراہ تیسری وادی کی بھی آرزو کرے گا' اور ابن آدم کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے' جو توبہ کر لیتا ہے"۔

19625 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ، لَا تَتَّخِذُوا الْاَمْوَالَ بِمَكَّةَ، وَاتَّخِذُوهَا بِالْمَدِينَةِ، فَاِنَّ قَلْبَ الرَّجُلِ مَعَ مَالِهِ

✿✿ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے اہل مدینہ! تم مکہ مکرمہ میں' اپنے اموال نہ رکھو' انہیں مدینہ منورہ میں رکھو' کیونکہ آدمی کا دل اپنے مال کے ساتھ ہوتا ہے"۔

اَلْعِتقُ اَفْضَلُ اَمْ صِلَةُ الرَّحِمِ؟

باب: غلام آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' یا صلہ رحمی کرنا؟

19626 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَعْتَقَتْ مَيْمُونَةُ اَمَةً لَهَا سَوْدَاءَ، فَذَكَرَتْهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَا كُنْتِ اَعْطَيْتِهَا اُخْتَكِ الْاَعْرَابِيَّةَ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: - فَتَرْعَى عَلَيْهَا

✿✿ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سیاہ فام کنیز کو آزاد کر دیا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم نے اُسے (یعنی سیاہ فام کنیز کو) دیہات میں رہنے والی اپنی بہن کو کیوں نہیں دیدیا"۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: "وہ (کنیز) اُس عورت (یعنی دیہات میں رہنے والی تمہاری بہن) کی بکریاں چرا لیتی"۔

19627 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ

✿✿ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسکین کو صدقہ دینا' صرف صدقہ دینا ہے' اور رشتہ دار کو وہ (یعنی صدقہ دینا) دو پہلو رکھتا ہے' صدقہ کرنا اور صلہ رحمی کرنا''۔

19628 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ بَنِي اَبِي سَلَمَةَ فِي حِجْرِي، وَلَيْسَ لَهُمْ اِلَّا مَا اَنْفَقْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ كَذَا وَلَا كَذَا، اَفَلِيَ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتُ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْفِقِي عَلَيْهِمْ فَاِنَّ لَكِ اَجْرَ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

٭٭ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے حوالے سے' سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بچے میرے زیرِ کفالت ہیں' اُن کے پاس کوئی مال نہیں ہے' صرف وہی ہے' جو میں اُن پر خرچ کرتی ہوں' اور میں ابھی اتنے' اتنے عرصے تک انہیں چھوڑ بھی نہیں سکتی'' تو میں اُن پر جو خرچ کرتی ہوں' کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اُن پر خرچ کرو! کیونکہ تم اُن پر جو خرچ کرو گی' تمہیں اس کا اجر ملے گا''۔

19629 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَيْسَ الْوَصْلُ اَنْ تَصِلَ مَنْ وَّصَلَكَ، ذٰلِكَ الْقِصَاصُ، وَلٰكِنَّ الْوَصْلَ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''صلہ رحمی کرنا' یہ نہیں ہے کہ تم اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرو' جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو' یہ تو بدلہ ہوگا' صلہ رحمی یہ ہے کہ تم اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرو' جو تمہارے ساتھ لاتعلقی اختیار کرتا ہو''۔

بَابُ الدُّعَاءِ

باب: دعا کا تذکرہ

19630 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَكْثَرَ مَا تَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ، قَالَ: اِنَّهُ مَنْ غَرِمَ وَعَدَ فَاَخْلَفَ، وَحَدَّثَ فَكَذَبَ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گناہ اور قرض سے پناہ مانگا کرتے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ قرض سے بکثرت پناہ مانگتے ہیں؟' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مقروض ہوتا ہے' وہ وعدہ کرے' تو خلاف ورزی کرتا ہے اور بات کرے' تو غلط بیانی کرتا ہے''۔

19631 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِىْ مِنْ خَطِيْئَتِىْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ خَطِيْئَتِىْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

✽✽ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں جہنم کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں غربت کی آزمائش کے شر سے اور خوشحالی کی آزمائش کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! تو میرے دل کو گناہوں سے یوں صاف رکھنا جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف رکھا ہے اور تو میرے اور گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ رکھنا جتنا فاصلہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھا ہے اے اللہ! میں سستی بڑھاپے گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

19632 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلٰى شُكْرِكَ، وَذِكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّغْلِبَنِىْ دَيْنٌ، اَوْ عَدُوٌّ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے اللہ! اپنے شکر اپنے ذکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں میری مدد فرما! اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر قرض یا دشمن غالب آ جائے اور میں لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

19633 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غِنًى مُبْطِرٍ، وَفَقْرٍ مُلِبٍّ، اَوْ مُرِبٍّ

✽✽ عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں: طاؤس یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں ایسی خوشحالی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو سرکش بنا دے اور ایسی غربت سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو برقرار رہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جو تباہ حال کر دے"۔

19634 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ، وَالْبَرَصِ، وَالْجُذَامِ، وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں جنون (یعنی پاگل پن) برص (یعنی پھلبہری) جذام (یعنی کوڑھ) اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا

ہوں''۔

19635 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَوْلٍ لَا یُسْمَعُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو ڈرنے والا نہ ہو' اور ایسے نفس سے (تیری پناہ مانگتا ہوں) جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے (تیری پناہ مانگتا ہوں) جو نفع نہ دے' اور ایسی بات سے (تیری پناہ مانگتا ہوں) جو سنی نہ جائے' اے اللہ! میں اِن چاروں چیزوں کے شر سے' تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

19636 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ، فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِیْعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ، فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ، قَالَ: وَكَانَ یَكْرَهُ اَنْ یَقُوْلَ الرَّجُلُ: اِنَّهُ كَسْلَانٌ، اَوْ یَقُوْلَ لِصَاحِبِهِ: اِنَّكَ لَكَسْلَانٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں بھوک سے' تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ وہ بری ساتھی ہے' اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ وہ بری عادت ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی یہ کہے: وہ کسل مندی کا شکار ہے' یا وہ اپنے ساتھی سے یہ کہے: تم کسل مندی کا شکار ہو۔

19637 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ فِیْ مَدِیْنَةِ رَسُوْلِكَ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے' تیری راہ میں' اور تیرے رسول کے شہر میں' شہادت کا سوال کرتا ہوں''۔

19638 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِیَةُ اِلَی الْمُغِیْرَةِ اَنِ اكْتُبْ اِلَیَّ بِشَیْءٍ مِنْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ اِلَیْهِ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ ثَلَاثٍ: مِنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ، وَمِنْ وَاْدِ الْبَنَاتِ، وَمِنْ مَنْعٍ وَهَاتِ. وَسَمِعْتُهُ یَنْهٰی عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ قِیْلَ وَقَالَ، وَاِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ. وَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ، وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ، وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

✵✵ وراد' جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب (یعنی سیکرٹری) تھے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ تم میری طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث لکھ کر بھجواؤ! تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا:

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزوں سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنے سے بیٹیوں کو زندہ گاڑ دینے سے اور "منع وہات" سے (یہاں "منع" سے مراد یہ ہے کہ جوادائیگی انسان پر لازم ہو اس کو ادا نہ کرے جیسے زکوٰۃ ادا نہ کرے اور "ہات" سے مراد یہ ہے کہ آدمی جس مال کو وصول کرنے کا مجاز نہ ہو اس کا تقاضا کرے جیسے اگر وہ زکوٰۃ وصول کرنے کا مستحق نہیں ہے تو اس کو لینے کا تقاضا بھی نہ کرے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے قیل وقال (یعنی غیر ضروری کلام) سے مال ضائع کرنے سے اور بکثرت سوال کرنے (یا مانگنے) سے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے:

"اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اُس کے لیے کوئی رکاوٹ بننے والا نہیں ہے اور تو جو فیصلہ دیدے اُسے کوئی مسترد کرنے والا (یا لوٹانے والا) نہیں ہے اور تیرے مقابلے میں کوشش کرنے والے کی کوشش نفع نہیں دیتی ہے"۔

19639 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ، وَمِنْ سَيِّءِ الْاَخْلَاقِ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں نا چاقی منافقت اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

19640 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِسَمْعِىْ وَبَصَرِىْ، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّىْ، اللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَىَّ عَدُوِّىْ، وَاَرِنِىْ مِنْهُ ثَاْرِىْ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے اللہ! تو مجھے میری سماعت اور میری بصارت کے ذریعے نفع دیتے رہنا اور ان دونوں کو میرا وارث بنانا (یعنی یہ دونوں ہمیشہ سلامت رہیں) اے اللہ! تو مجھ پر میرے دشمن کو مسلط نہ کرنا اور مجھے اُس کے حوالے سے میرا انتقام دکھا دینا"۔

19641 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ اِنْ شِئْتَ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ اِنْ شِئْتَ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ اِنْ شِئْتَ، وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ مَسْاَلَتَهُ، اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا شَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی شخص یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے" تو میری مغفرت کر دینا اے اللہ! اگر تو چاہے" تو مجھ پر رحم کرنا اے اللہ! اگر تو چاہے" تو مجھے رزق عطا کرنا - بلکہ آدمی کو دعا مانگتے ہوئے پرعزم رہنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہے وہ

کر سکتا ہے اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کر سکتا"۔

19642 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّسْاَلَ فَلْیَبْدَاْ بِالْمِدْحَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِیَدْعُ بَعْدُ، فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ یَّنْجَحَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب کوئی شخص دعا مانگنے کا ارادہ کرے" تو اُسے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنی چاہیے جو اس کی شان کے لائق ہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے' اور پھر اس کے بعد دعا کرنی چاہیے' وہ (دعا) اس کے زیادہ لائق ہوگی کہ وہ قبول ہو"۔

19643 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ، فَیَقُوْلُ: اِنِّیْ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"آدمی کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے' اور یہ نہ کہے: میں نے دعا کی' لیکن وہ قبول ہی نہیں ہوئی"۔

19644 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، قَالَ مَنْ یُّكْثِرْ قَرْعَ الْبَابِ، بَابِ الْمَلِكِ، یُوْشِكُ اَنْ یُّفْتَحَ لَهُ، وَمَنْ یُّكْثِرِ الدُّعَاءَ یُوْشِكُ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَهُ

✵✵ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جو شخص بکثرت دروازہ کھٹکھٹاتا ہے' (یعنی بادشاہ کا دروازہ) تو عنقریب وہ اس کے لئے کھل جائے گا' اور جو شخص دعا کرتا ہے' تو عنقریب وہ اس کے حق میں قبول ہوگی"۔

19645 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، یَقُوْلُ: دَعْوَةٌ فِی السِّرِّ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ دَعْوَةً فِی الْعَلَانِیَةِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: "پوشیدہ طور پر ایک مرتبہ دعا کرنا' اعلانیہ طور پر ستر مرتبہ دعا کرنے کے برابر ہے"۔

19646 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ: یَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِیْنِكَ، فَقَالَتْ لَهُ اُمُّ سَلَمَةَ مَا اَكْثَرَ مَا تَقُوْلُ: یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اُصْبُعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ یُقَلِّبُهَا

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے دلوں کو ثابت رکھنے والے! تو ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھنا"۔

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ بکثرت یہ پڑھتے ہیں: "اے دلوں کو پھیرنے

والے!......'' - تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک قلوب' اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے' دو انگلیوں کے درمیان ہیں' جنہیں وہ پلٹ بھی دیتا ہے''۔

19647 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا وَاهْدِ بِنَا، وَانْصُرْنَا وَانْصُرْ بِنَا، اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ، اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَشَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے' ایک شخص کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو ایمان کی زینت کے ہمراہ' ہمیں آراستہ کر دے'' تو ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت کا ذریعہ بنا دے' اے اللہ! تو ہمیں ہدایت پر ثابت قدم رکھ' اور ہمارے ذریعے ہدایت نصیب فرما'' تو ہمیں مدد عطا کر' اور ہمارے ذریعے مدد نصیب فرما' اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! تو ہمارے دلوں کو' اپنے دین پر ثابت رکھ' اے اللہ! میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں' جو ختم نہ ہو' اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا (سوال کرتا ہوں) جو منقطع نہ ہو' اور میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت کا سوال کرتا ہوں' اور تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق (کا سوال کرتا ہوں) جو کسی پریشانی اور نقصان اور گمراہ کرنے والے فتنے کے بغیر ہو' اے اللہ! میں' تجھ سے قضاء (یعنی تقدیر کے فیصلے) کے بعد (اس پر راضی رہنے) اور مرنے کے بعد ٹھنڈی (یعنی بہترین) زندگی کا سوال کرتا ہوں''۔

19648 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ اِلَيْهِ يَدَهُ اَنْ يَّرُدَّهَا صِفْرًا حَتّٰى يَجْعَلَ فِيْهَا خَيْرًا

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک تمہارا پروردگار حیاء کرنے والا' مہربان ہے' وہ اس بات سے حیاء کرتا ہے کہ جب بندہ اس کی بارگاہ میں اپنا ہاتھ بلند کرے' تو وہ اُسے نامراد واپس کر دے (اِس لیے) وہ اس میں بھلائی ڈال دیتا ہے''۔

19649 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ، قَالَ: دُعَاءُ الْمُؤْمِنِ عَلٰى ثَلَاثٍ: خَيْرٍ يُّعَجَّلُ، اَوْ ذَنْبٍ يُّغْفَرُ، اَوْ خَيْرٍ يُّدَّخَرُ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: - معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''مومن کی دعا (کا نتیجہ) تین صورتوں میں ہوتا ہے' یا' تو اُسے جلدی بھلائی دے دی جاتی ہے' یا کسی گناہ کی مغفرت ہو جاتی ہے' یا (اُس کے لیے) بھلائی کو ذخیرہ کر لیا جاتا ہے''۔

19650 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ دَاعٍ يَّدْعُو اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ دَعْوَتَهُ، اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِثْلَهَا سُوْءًا، اَوْ حَطَّ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدْرِهَا، مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی دعا مانگنے والا دعا مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے' یا پھر اُس سے اِس کی مانند کوئی برائی دور کر دیتا ہے' یا اُس مقدار کے حساب سے' اُس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے' جبکہ اُس نے کسی گناہ' یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کی ہو''۔

19651 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ثَلَاثٌ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ يُحَفِّظُهُنَّ، ثُمَّ لَا يُنَسِّيهُنَّ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِي، وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِي، وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهَى رِضَائِي

✵✵ حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں: تین باتیں (یعنی دعائیں) ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لے' اُسے (وہ تین باتیں) یاد کروا دیتا ہے اور وہ (تین باتیں) اُسے بھلاتا نہیں ہے (وہ تین دعائیں یہ ہیں:)

''اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں'' تو اپنی رضامندی کے بارے میں' میری کمزوری کو قوت عطا کر دے' اور میری پیشانی پکڑ کر بھلائی کی طرف کر دے' اور اسلام کو میری رضا کی آخری حد بنا دے''۔

بَابُ مُنَادِي السَّحَرِ

باب: سحری کے وقت اعلان کرنے والا

19652 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: اِذَا أَخْفَقَتِ الطَّيْرُ بِاَجْنِحَتِهَا - يَعْنِي السَّحَرَ -، نَادَى مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ، وَيَا فَاعِلَ الشَّرِّ انْتَهِ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُّغْفَرُ لَهُ، هَلْ مِنْ تَائِبٍ يُّتَابُ عَلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ يُنَادِي: اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَاَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا، حَتَّى الصُّبْحِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب پرندہ اپنے پر مارتا ہے (راوی کہتے ہیں:) یعنی جب سحری کا وقت ہوتا ہے'' تو ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے:

''اے بھلائی کے طلبگار! آگے آ جاؤ! اے برائی کرنے والے! باز آ جاؤ! کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے؟ کیا کوئی' توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی' توبہ قبول ہو جائے؟ پھر وہ بلند آواز میں یہ کہتا ہے: اے اللہ!' تو (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو' اُس کی جگہ مزید عطا فرما' اور روک کر رکھنے والے کو (یعنی خرچ نہ کرنے والے کے' مال کو) ضائع کر دے' ایسا صبح ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

19653 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَالْاَغَرُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، صَاحِبَا اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: مَنْ يَّدْعُوْنِىْ؟ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ، مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِىْ؟ فَاَغْفِرَ لَهٗ، مَنْ يَّسْاَلُنِىْ؟ فَاُعْطِيَهٗ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار ہر رات میں' اُس وقت آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' اور وہ یہ فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے مغفرت مانگتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں؟''۔

19654 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِىْ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ نَزَلَ اِلٰى هٰذِهِ السَّمَاءِ، فَيُنَادِىْ فَيَقُوْلُ: هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَيَتُوْبَ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ، هَلْ مِنْ دَاعٍ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ، اِلَى الْفَجْرِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ ٹھہرا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ شروع ہوتا ہے'' تو وہ اِس آسمان کی طرف نزول کرتا ہے' اور اعلان کرتے ہوئے یہ فرماتا ہے: کیا کوئی' توبہ کرنے والا ہے' جو توبہ کرلے؟ (یا اس کی توبہ قبول ہو؟) کیا کوئی مغفرت مانگنے والا ہے' کیا کوئی دعا کرنے والا ہے' کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایسا (یعنی یہ اعلان) صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

اَلْقَوْلُ اِذَا رَاَيْتَ الْمُبْتَلٰى

باب: (کسی بیماری یا تکلیف وغیرہ میں) مبتلا شخص کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

19655 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِذَا اسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا الْبَلَاءِ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ اَبَدًا، كَائِنًا مَا كَانَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ اَيُّوْبَ يَذْكُرُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

✵✵ سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: جب کوئی شخص کسی کو (کسی بیماری یا تکلیف وغیرہ میں) مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد' اُس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے اُس چیز کے حوالے سے عافیت عطا کی ہے' جس میں اُس نے تمہیں مبتلا کیا ہے' اور اس نے مجھے اپنی مخلوق میں سے' بہت سے لوگوں پر بھرپور فضیلت عطا کی ہے''۔

تو وہ (بیماری' تکلیف یا آزمائش) اِس (دعا کو پڑھنے والے) کو کبھی بھی لاحق نہیں ہوگی' خواہ وہ (بیماری' تکلیف' یا آزمائش) جو کوئی بھی ہو۔

معمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کے علاوہ' ایک شخص کو اِس روایت میں یہ الفاظ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' تو وہ آزمائش اُس (دعا کو پڑھنے والے) شخص کو لاحق نہیں ہوگی''۔

اَسْمَاءُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کے اسماء کا تذکرہ

19656 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اسْمًا مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدًا، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَزَادَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں (یعنی) ایک کم' سو' جو شخص انہیں یاد کر لے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

ہمام بن منبہ نے' اپنی روایت میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے''۔

اَسْمَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء کا تذکرہ

19657 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لِىْ اَسْمَاءً اَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا الْمَاحِي: الَّذِىْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ: الَّذِىْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَاَنَا الْعَاقِبُ قَالَ مَعْمَرٌ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِىْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ "

❋❋ محمد بن جبیر بن مطعم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے کچھ مخصوص نام ہیں' میں' احمد ہوں' میں' محمد ہوں' میں' ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹادے گا' میں' حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا' اور میں' عاقب ہوں''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: ''عاقب'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ جس کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو۔

بَابُ هَدِيَّةِ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کا تحفہ

19658 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ مُلَاعِبُ الْاَسِنَّةِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ، فَعَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ، فَاَبٰى اَنْ يُّسْلِمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّيْ لَا اَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ

٭٭ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ملاعب الاسنۃ'' (لقب رکھنے والا' ایک مشرک) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ لے کر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی دعوت دی'' تو اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کسی مشرک کا تحفہ قبول نہیں کرتا ہوں۔

19659 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا آخُذُ مِنْ رَجُلٍ - اَظُنُّهُ قَالَ: - مُشْرِكٍ زَبْدًا يَعْنِيْ رِفْدًا

قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ

٭٭ حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں کسی مشرک شخص سے پنیر بھی نہیں لوں گا'' - (یہاں ایک لفظ ''مشرک'' کے بارے میں راوی کو شک ہے) راوی کہتے ہیں: یعنی وہ جو عطیہ (یا تحفے) کے طور پر ہو۔

بَابُ الْوَلِيمَةِ

باب: ولیمہ کا تذکرہ

19660 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَلِيمَةِ: اَوَّلُ يَوْمٍ حَقٌّ، وَالثَّانِيْ مَعْرُوْفٌ، وَالثَّالِثُ رِيَاءٌ وَسُمْعَةٌ

٭٭ حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''(ولیمہ کرنا) پہلے دن حق ہے' دوسرے دن بھلائی ہے' اور تیسرے دن ریاکاری اور چرچا (یعنی شہرت کے حصول کی خواہش) ہے''۔

19661 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: دُعِيَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ اَوَّلَ يَوْمٍ فَاَجَابَ، وَالْيَوْمَ الثَّانِيْ فَاَجَابَ، وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَحَصَبَهُمْ بِالْبَطْحَاءِ، وَقَالَ: اذْهَبُوْا اَهْلَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ

✵✵ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سعید بن میسّب کی پہلے دن (ولیمہ کی) دعوت کی جاتی ''تو وہ قبول کر لیتے' اگر دوسرے دن کی جاتی' تو وہ قبول کر لیتے اور اگر تیسرے دن کی جاتی'' تو وہ اُس شخص کو کنکریاں مارتے تھے اور یہ کہتے تھے: تم لوگ چلے جاؤ! تم ریاکاری اور شہرت حاصل کرنے والے لوگ ہو۔

19662 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَالْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى اِلَيْهِ الْغَنِيُّ وَيُتْرَكُ الْمِسْكِيْنُ، وَهِيَ حَقٌّ، مَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ عَصَى . وَكَانَ مَعْمَرٌ رُبَّمَا قَالَ: وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے برا کھانا ولیمے کا کھانا ہے' جس میں مالدار کو بلا لیا جاتا ہے اور غریب کو چھوڑ دیا جاتا ہے' اور یہ (یعنی ولیمہ) حق ہے' جو شخص اس کو ترک کرے گا' وہ نافرمانی کا مرتکب ہوگا۔

معمر رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات یہ الفاظ بھی نقل کرتے تھے: جو شخص اس دعوت کو قبول نہ کرے' اس نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

19663 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دُعِيَ يَوْمًا اِلٰى طَعَامٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَمَّا اَنَا فَاعْفِنِيْ مِنْ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: لَا عَافِيَةَ لَكَ مِنْ هٰذَا

✵✵ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک دن کھانے کی دعوت دی گئی'' تو حاضرین میں سے ایک شخص بولا: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں' تو اِس سے بچتا ہوں'' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس شخص سے فرمایا: اس حوالے سے تمہارے لیے عافیت نہیں ہے۔

19664 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، قَالَ: دُعِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى طَعَامٍ، وَهُوَ يُعَالِجُ مِنْ اَمْرِ السِّقَايَةِ شَيْئًا، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: قُوْمُوْا اِلٰى اَخِيكُمْ، وَاَجِيْبُوْا اَخَاكُمْ، فَاقْرَءُوا عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَاَخْبِرُوْهُ اَنِّيْ مَشْغُوْلٌ

✵✵ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کھانے کی دعوت دی گئی' وہ اس وقت ''سقایہ'' (یعنی حاجیوں کو آبِ زمزم پلانے) سے متعلق کسی کام میں مصروف تھے' انہوں نے حاضرین سے کہا: تم لوگ اُٹھ کر اپنے بھائی کے پاس جاؤ' اور اپنے بھائی کی دعوت کا جواب دو' اور اسے سلام کہہ دینا اور اسے یہ بتا دینا کہ میں مصروف ہوں۔

19665 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: تَزَوَّجَ اَبِيْ فَدَعَا النَّاسَ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ، فَدَعَا اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيمَنْ دَعَا، فَجَاءَ يَوْمَئِذٍ، وَهُوَ صَائِمٌ فَصَلّٰى، يَقُوْلُ: دَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ خَرَجَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میرے والد نے شادی کر لی' انہوں نے آٹھ دن تک لوگوں کی دعوت کی' انہوں نے جن

لوگوں کو بلوایا تھا' اُن میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' وہ ایک دن تشریف لائے' انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا'' تو انہوں نے دعا دی' یعنی انہوں نے برکت کی دعا کی اور تشریف لے گئے۔

19666 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَعَا اَحَدَكُمْ اَخُوهُ فَلْيُجِبْ، عُرُسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو اُس کا بھائی دعوت میں بلائے' تو اُسے جانا چاہیے' خواہ وہ (دعوت) شادی کی ہو' یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو''۔

بَابُ الدُّبَّاءِ

باب: کدّو کا تذکرہ

19667 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَّبَ لَهُ ثَرِيْدًا قَدْ صُبَّ عَلَيْهِ لَحْمٌ فِيْهِ دُبَّاءٌ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ الدُّبَّاءَ فَيَاْكُلُهُ، قَالَ: وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ، قَالَ ثَابِتٌ: فَسَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ: فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ بَعْدُ، اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّصْنَعَ فِيْهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جو درزی تھا' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی' اس نے آپ کے سامنے سے ثرید رکھا' جس میں ایسا گوشت ڈالا گیا تھا' جس میں کدو بھی تھے'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کدّو نکال کر کھانے لگے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کدّو کو پسند کرتے تھے۔

ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اُس کے بعد جب بھی میرے لیے کھانا بنایا گیا'' تو اگر میرے لیے ممکن ہو' تو میں اس میں کدّو ضرور ڈلوالیتا ہوں۔

بَابُ الْهَدِيَّةِ

باب: ہدیہ کا تذکرہ

19668 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اُهْدِيَتْ لِيْ كُرَاعٌ لَّقَبِلْتُهَا، وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهَا لَاَجَبْتُ

✵✵ حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے (بکری کا) پایہ بھی تحفہ کے طور پر پیش کیا جائے'' تو میں اُسے قبول کرلوں گا اور اگر مجھے اس کی دعوت میں بلایا

جائے'' تو میں دعوت قبول کرلوں گا''۔

19669 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَحْقِرَنَّ امْرَاَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ، قَالَ زَيْدٌ: الظِّلْفُ

✵✵ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی عورت' پڑوسن کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو' ہرگز حقیر نہ سمجھے' خواہ وہ فرسن ہی کیوں نہ ہو''۔ راوی بیان کرتے ہیں: لفظ ''فرسن'' کا مطلب ''ظلف'' (یعنی بکری کا پاؤں) ہے''۔

19670 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ امْرَاَةً تَخْرُجُ مِنْ عِنْدِ عَائِشَةَ، وَمَعَهَا شَيْءٌ تَحْمِلُهُ، فَقَالَ لَهَا: مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: اَهْدَيْتُهُ لِعَائِشَةَ فَاَبَتْ اَنْ تَقْبَلَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ حِينَ دَخَلَ عَلَيْهَا: هَلَّا قَبِلْتِيهِ مِنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا مُحْتَاجَةٌ، وَهِيَ كَانَتْ اَحْوَجَ اِلَيْهِ مِنِّي، قَالَ: فَهَلَّا قَبِلْتِيهِ مِنْهَا، وأعطَيْتِيهَا خَيْرًا مِّنْهُ

✵✵ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا' ایک خاتون سے ہوا' جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سے باہر نکلی تھی' اور اس کے پاس کوئی چیز تھی' جسے اُس نے اٹھایا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تحفے کے طور پر پیش کیا تھا' لیکن انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے'' تو آپ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم نے اُس سے (وہ تحفہ) قبول کیوں نہیں کیا؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ محتاج عورت تھی اور اس چیز کی مجھ سے زیادہ ضرورت مند تھی'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ کہ وہ اُس سے قبول کرلیتیں' اور اُسے اُس سے زیادہ بہتر چیز دے دیتیں''۔

19671 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اشْتَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا، فَاَرْسَلَ اِلٰى امْرَاَةٍ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا اَعْنَاقًا، فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اُهْدِيَهَا لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلِمَ؟ اَوَ لَيْسَتْ أَقْرَبَهَا اِلَى الْخَيْرَاتِ، وَاَبْعَدَهَا مِنَ الْاَذٰى

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کھانے کی خواہش محسوس ہوئی' آپ نے ایک خاتون کو پیغام بھیجا' تو اس نے جواب دیا: ہمارے پاس صرف گردن کا گوشت بچا ہے' اور مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ وہ میں آپ کو تحفے کے طور پر پیش کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ کیوں؟ کیا وہ (یعنی گردن کا حصہ) بھلائی کے سب سے زیادہ قریب نہیں ہے' اور گندگی سے سب سے زیادہ دور نہیں ہے؟

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا، اَثْنٰى عَلَيْهِ النَّاسُ

باب: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو لوگ اُس کی تعریف کرتے ہیں

19672 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: مُرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَثْنُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا: كَانَ مَا عَلِمْنَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَاَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى، فَقَالَ: اَثْنُوا عَلَيْهِ، فَقَالُوا: بِئْسَ الْمَرْءُ كَانَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ، فَقَالَ: وَجَبَتْ اَنْتُمْ شُهُوْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بارے میں بیان کرو! لوگوں نے کہا: ہمارے علم کے مطابق یہ ایک ایسا شخص تھا' جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا تھا' لوگوں نے بھلائی کے حوالے سے اس کی تعریف کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک اور جنازہ گزرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بارے میں بیان کرو' تو لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں' یہ برا آدمی تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' تم لوگ زمین میں' اللہ کے گواہ ہو۔ *

19673 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا، قَالَ لِجِبْرِيلَ: اِنِّي اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ جِبْرِيلُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ: اِنَّ رَبَّكُمْ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ، قَالَ: فَيُحِبُّوْهُ اَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ، وَاِذَا اَبْغَضَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو وہ جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: بے شک میں' فلاں سے محبت کرتا ہوں' تم بھی اُس سے محبت رکھو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں سے یہ کہتے ہیں: تمہارا پروردگار' فلاں سے محبت کرتا ہے' تم بھی اُس سے محبت رکھو' تو آسمان والے اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں' اور اُس شخص کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے' اور جب وہ (یعنی پروردگار) کسی کو ناپسند کرتا ہے' تو بھی اس کی مانند ہوتا ہے''۔ **

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (197/3) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔
یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (221/3) پر' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (949) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' ثابت کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (267/2) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔
امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2637) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' سہیل بن ابوصالح کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔
یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (173/9) پر اس روایت کے ایک راوی' ابوصالح کے طریق کے ساتھ' اس کی مانند نقل کی ہے۔

19674 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِيَّاكُمْ وَفِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

✸✸ حسن بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے:

''مؤمن کی فراست سے بچو! کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''۔

19675 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، قَالَ: كَتَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلٰى مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ: سَلَامٌ عَلَيْكَ . اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَمِلَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ اَحَبَّهُ اللّٰهُ، فَاِذَا اَحَبَّهُ اللّٰهُ حَبَّبَهُ اِلٰى عِبَادِهٖ، وَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَمِلَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ، فَاِذَا اَبْغَضَهُ بَغَّضَهُ اِلٰى عِبَادِهٖ

✸✸ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن مخلد کو خط لکھا:

''امابعد! جب بندہ' اللہ تعالیٰ کی اطاعت والا عمل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے' تو اسے اپنے بندوں کے نزدیک بھی محبوب بنا دیتا ہے اور جب کوئی بندہ' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق عمل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے اور جب وہ اُسے ناپسند کرتا ہے' تو اپنے بندوں کے نزدیک بھی اسے ناپسندیدہ بنا دیتا ہے''۔

19676 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، اَنَّ كَعْبًا، قَالَ: مَا اسْتَقَرَّ ثَنَاءٌ فِى الْاَرْضِ حَتّٰى يَسْتَقِرَّ فِى السَّمَاءِ

✸✸ کعب (شاید کعب احبار مراد ہیں) فرماتے ہیں: زمین میں' (کسی انسان کی) تعریف اس وقت تک نہیں ٹھہرتی ہے جب تک وہ آسمان میں ٹھہر نہیں جاتی ہے۔

بَابُ الْعُطَاسِ

باب: چھینکنے کا تذکرہ

19677 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، اَمَا يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا يَقُوْلُ اِذَا عَطَسَ؟ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلِ الْقَوْمُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ . وَلْيَقُلْ هُوَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ

✸✸ ابوالعلاء بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود ایک شخص کو چھینک آ گئی' تو اس نے کہا: آپ پر سلام ہو' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر اور تمہاری ماں پر بھی (سلام ہو) کیا کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ جب اُسے چھینک آئے' تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ جب کسی کو چھینک آئے' تو اسے الحمدللہ کہنا چاہیے اور دوسرے لوگوں کو یرحمک اللہ (اللہ تعالیٰ تم پر رحم

کرے) کہنا چاہیے اور اس شخص کو یہ کہنا چاہیے: یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی مغفرت کرے)

وُجُوْبُ التَّشْمِيتِ

باب: چھینک کا جواب دینے کا واجب ہونا

19678 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، اَنَّ اَنَسًا، قَالَ: عَطَسَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ، فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا، وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، شَمَّتَّ فُلَانًا وَّلَمْ تُشَمِّتْنِيْ؟ قَالَ: اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ

* * حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے دو افراد کو چھینک آئی' آپ نے ان دونوں میں سے ایک کو چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا' اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے فلاں کو چھینک کا جواب دیا ہے اور مجھے جواب نہیں دیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی اور تم نے اس کی حمد بیان نہیں کی۔

19679 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ يَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَخِيْهِ: رَدُّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ

* * زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک مسلمان پر' اُس کے بھائی کے حوالے سے پانچ چیزیں لازم ہیں' سلام کا جواب دینا' چھینکنے والے کو جواب دینا' دعوت قبول کرنا' بیمار کی عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا''۔

19680 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، ذَكَرَهٗ عَنْ بَعْضِهِمْ، قَالَ: حَقٌّ عَلَى الرَّجُلِ اِذَا عَطَسَ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ، وَيَرْفَعَ بِذٰلِكَ صَوْتَهٗ فَيُسْمِعَ مَنْ عِنْدَهٗ، وَحَقٌّ عَلَيْهِمْ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ اَنْ يُّشَمِّتُوْهُ

* * یحییٰ بن ابوکثیر نے' بعض حضرات کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں:

''آدمی پر یہ لازم ہے کہ جب اُسے چھینک آئے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور حمد بیان کرتے ہوئے' اپنی آواز کو اتنا بلند رکھے کہ اُس کے پاس موجود فرد اُس کو سن سکیں' اور ان (یعنی پاس موجود) لوگوں پر لازم ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو وہ لوگ اس کو چھینک کا جواب دیں (یعنی ''یرحمک اللہ'' کہیں)''۔

19681 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ اِذَا تَتَابَعَ عَلَيْهِ الْعُطَاسُ ثَلَاثًا، وَقَالَ رَجُلٌ لِمَعْمَرٍ: هَلْ يُشَمِّتُ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ اِذَا عَطَسَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: جب چھینکنے والے کو یکے بعد دیگرے چھینکیں آئیں' تو اُسے (صرف) تین مرتبہ جواب دیا

جائے گا۔

ایک شخص نے معمر سے کہا: کیا عورت کو چھینک آنے پر آدمی اُسے جواب دے سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

19682 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَمِّتْهُ ثَلَاثًا فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ زُكَامٌ

✵✵ عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اُسے (یعنی چھینکنے والے کو) تین مرتبہ جواب دو اُس کے بعد جو (چھینکیں اُسے آئیں گی) وہ زکام ہوگا"۔

حَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی حدیث کا تذکرہ

19683 - قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عَسٰى اَحَدُكُمْ اَنْ يُّكَذِّبَنِي، وَهُوَ مُرْتَفِقٌ، - قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: - يُحَدَّثُ عَنِّيْ بِالْحَدِيْثِ فَيَقُوْلُ: مَا قَالَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عنقریب ایسا ہوگا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص مجھے جھٹلا دے گا اور وہ کہنی سے ٹیک لگائے ہوئے ہوگا (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) اُسے میرے حوالے سے کوئی حدیث بیان کی جائے گی تو وہ یہ کہے گا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے۔

19684 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ عَسٰى اَحَدُكُمْ اَنْ يُّكَذِّبَنِي وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى حَشَايَاهُ يُحَدَّثُ عَنِّيْ بِالْحَدِيْثِ فَيَقُوْلُ: مَا قَالَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَنَا بِذٰلِكَ

✵✵ حسن نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عنقریب کوئی شخص مجھے جھٹلائے گا اور وہ تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہوگا اُسے میرے حوالے سے کوئی حدیث بیان کی جائے گی تو وہ یہ کہے گا: یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی ہے اور کون ہے؟ جو اس حوالے سے ہمارا ساتھ دے (یا ہمارے حق میں ہو)"۔

19685 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اُمُورًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، مِنْ عَتَاقَةٍ، وَصِلَةِ رَحِمٍ، هَلْ لِي فِيهَا مِنْ اَجْرٍ؟ فَقَالَ لَهُ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

✵✵ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان اُمور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو میں زمانہ جاہلیت میں نیکی کے طور پر کرتا تھا' جن کا تعلق غلام آزاد کرنے اور صلہ رحمی کرنے سے ہے' کیا مجھے ان کے حوالے سے کوئی اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم نے جو پہلے بھلائیاں کی تھیں' اُن کی وجہ سے ہی تم نے اسلام قبول کیا ہے۔

19686 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يُحْسِنُ فِي الْاِسْلَامِ، اَيُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو اسلام قبول کرنے کے بعد اچھائی کرتا ہے' کیا اُس کا ان چیزوں کے حوالے سے مواخذہ ہوگا' جو عمل اس نے زمانہ جاہلیت میں کیے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں اچھا عمل کرتا ہے' اُس سے اس عمل کے حوالے سے مواخذہ نہیں ہوگا' جو عمل اُس نے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا' لیکن جو شخص اسلام میں برے کام کرتا ہے' اس سے پہلے والے اور بعد والے (یعنی زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام کے تمام اعمال) کا مواخذہ ہوگا۔

19687 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ اَبِي كَانَ يَكْفُلُ الْاَيْتَامَ، وَيَصِلُ الْاَرْحَامَ، وَيَفْعَلُ كَذَا، فَاَيْنَ مَدْخَلُهُ؟ قَالَ: هَلَكَ اَبُوكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَدْخَلُهُ النَّارُ، قَالَ: فَغَضِبَ الْاَعْرَابِيُّ، وَقَالَ: فَاَيْنَ مَدْخَلُ اَبِيكَ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَيْثُ مَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ كَافِرٍ فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: لَقَدْ كَلَّفَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَبًا، مَا مَرَرْتُ بِقَبْرِ كَافِرٍ اِلَّا بَشَّرْتُهُ بِالنَّارِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے والد یتیموں کی کفالت کرتے تھے' صلہ رحمی کرتے تھے اور فلاں فلاں کام کرتے تھے' تو اُن کا انجام کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے والد زمانہ جاہلیت میں فوت ہوگئے تھے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اُس کا انجام جہنم ہوگا' راوی کہتے ہیں' تو وہ دیہاتی غصے میں آگیا اور اُس نے کہا: آپ کے والد کہاں جائیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا:

''تم جس بھی کافر کی قبر کے پاس سے گزرو تو اُسے جہنم کی اطلاع دے دینا''۔

وہ دیہاتی کہتا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشکل کام کا پابند کردیا تھا' میں جس بھی کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں' اُسے جہنم کی اطلاع دیتا ہوں۔

بَابُ هَدِيَّةِ الْاَعْرَابِ

باب: دیہاتیوں کا تحفہ

19688 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرُ بْنُ حَرَامٍ اَوْ حِزَامٍ، وَكَانَ يُهْدِىْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدِيَّةَ مِنَ الْبَادِيَةِ، فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ زَاهِرًا بَادِيْنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ، قَالَ: وَكَانَ يُحِبُّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ص:455) يَوْمًا وَّهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهٗ، فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ، وَهُوَ لَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ: اَرْسِلْنِي، مَنْ هٰذَا؟ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ لَا يَاْلُو مَا اَلْصَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ يَّشْتَرِى الْعَبْدَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذًا وَّاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ، - اَوْ قَالَ: - لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْتَ غَالٍ

❋❋ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دیہاتی علاقے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' جس کا نام زاہر بن حرام' یا شاید زاہر بن حزام تھا' وہ دیہاتی علاقے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی تحفہ لے کے آیا کرتا تھا' اور جب وہ واپس جانے لگتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کو ساز و سامان دیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''زاہر' ہمارا دیہاتی ہے' اور ہم اُس کے شہری ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے محبت کرتے تھے' وہ ایک عام سی شکل و صورت کا شخص تھا' ایک دن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے' وہ اس وقت اپنا سامان فروخت کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے اُس کو پکڑ لیا' وہ آپ کو نہیں دیکھ پایا' اُس نے کہا: مجھے چھوڑیں کون ہے؟ جب اس نے مڑ کر دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا' تو اس نے اپنی کمر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کے ساتھ لگا لی' جب اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانے لگے: کون اس غلام کو خریدے گا؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! آپ مجھے کھوٹا (یعنی کم قیمت) پائیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم کھوٹے (یعنی کم قیمت) نہیں ہو' (راوی کو شک ہے' یا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:) لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم مہنگے ہو۔

مَا اُصِيبَ مِنْ اَرْضِ الرَّجُلِ

باب: جو چیز کسی مسلمان کی زمین سے لے لی جائے

19689 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحْيَا مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا، فَاِنَّهٗ يُؤْجَرُ مَا اَكَلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّةٌ اَوْ طَائِرٌ، مَا قَامَ عَلٰى اُصُوْلِهٖ

٭٭ زہری' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی زمین کو آباد کرتا ہے (یعنی وہاں کھیتی باڑی کرتا ہے' یا پودا لگاتا ہے) ' تو اس میں سے جو بھی انسان' یا جانور' یا پرندہ جو کچھ کھاتا ہے' اُس کا اجر اس شخص کو ملتا ہے' جب تک وہ (درخت یا کھیت) اپنی جڑوں پر کھڑا رہتا ہے''۔

19690 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ مُبَشِّرٍ وَهِیَ فِیْ نَخْلٍ، فَقَالَ: مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ، مُسْلِمٌ اَوْ كَافِرٌ؟ قَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ، قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ نَخْلًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَائِرٌ، اَوْ دَابَّةٌ، اَوْ اِنْسَانٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' سیّدہ اُم مبشر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے' جو اپنے کھجوروں کے باغ میں موجود تھیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کھجور کے یہ درخت کس نے لگائے ہیں' مسلمان نے یا کافر نے؟ اس خاتون نے جواب دیا: مسلمان نے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو مسلمان' کھجور کا درخت لگاتا ہے' یا کوئی کھیت اُگاتا ہے' تو اُس میں سے جو بھی پرندہ' یا جانور' یا انسان کچھ کھالیتا ہے' تو یہ اُس (درخت' یا کھیت لگانے والے شخص) کے لئے صدقہ ہوتا ہے''۔

بَابُ سَقْيِ الْمَاءِ

باب: پانی پلانا (یا پانی فراہم کرنا)

19691 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، قَالَ: اَخْبَرَنِی كُدَيْرٌ الضَّبِّیُّ، اَنَّ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَخْبِرْنِی بِعَمَلٍ يُقَرِّبُنِی مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدُنِی مِنَ النَّارِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَهُمَا اَعْمَلَتَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: تَقُوْلُ الْعَدْلَ، وَتُعْطِی الْفَضْلَ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَقُوْلَ الْعَدْلَ كُلَّ سَاعَةٍ، وَمَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اُعْطِیَ فَضْلَ مَالِیْ، قَالَ: فَتُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتُفْشِی السَّلَامَ، قَالَ: هٰذِهٖ اَيْضًا شَدِيْدَةٌ، قَالَ: فَهَلْ لَكَ اِبِلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْظُرْ اِلٰی بَعِيْرٍ مِّنْ اِبِلِكَ، وَسِقَاءٍ ثُمَّ انْظُرْ اِلٰی اَهْلِ بَيْتٍ لَا يَشْرَبُوْنَ الْمَاءَ اِلَّا غِبًّا فَاسْقِهِمْ، فَلَعَلَّكَ اَلَّا يَهْلِكَ بَعِيْرُكَ، وَلَا يَنْخَرِقَ سِقَاؤُكَ (ص:457) حَتّٰی تَجِبَ لَكَ الْجَنَّةُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ الْاَعْرَابِیُّ يُكَبِّرُ، فَمَا انْخَرَقَ سِقَاؤُهُ، وَلَا هَلَكَ بَعِيْرُهُ، حَتّٰی قُتِلَ شَهِيْدًا

٭٭ کدیر ضبی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت سے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ تمہارے لئے یہ دونوں کام کرے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عدل کے مطابق بات کہو' اور اضافی چیز دے دو! اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کی استطاعت نہیں رکھتا کہ ہر وقت عدل کے مطابق بات کروں' اور میں اس بات کی بھی استطاعت نہیں رکھتا کہ اپنے اضافی مال کو دے دوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ! اُس نے کہا: یہ بھی مشکل ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تم اپنے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ اور کوئی مشکیزہ لو اور پھر کسی ایسے گھرانے کا جائزہ لو جنہیں پانی ایک دن کے وقفے سے ملتا ہو تو اُنہیں پانی فراہم کرو ہوسکتا ہے تمہارے اونٹ کے مرجانے سے پہلے اور تمہارے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے جنت تمہارے لئے واجب ہوجائے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ دیہاتی 'اللہ اکبر' کہتا ہوا چلا گیا اور ابھی اس کا مشکیزہ پھٹا نہیں تھا اور اس کا اونٹ مرا نہیں تھا' اس سے پہلے وہ شہید ہونے کے عالم میں مارا گیا۔

19692 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ فَقَالَ: اَرَاَيْتَ ضَالَّةً تَرِدُ عَلٰى حَوْضٍ لُطْتُهُ، فَهَلْ لِيْ اَجْرٌ اِنْ سَقَيْتُهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ فِي الْكَبِدِ الْحَارَّةِ اَجْرٌ"

✽✽ عروہ نے' حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں' یہ روایت نقل کی ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی گم شدہ جانور اس حوض پر آجاتا ہے' جسے میں نے تیار کیا ہوتا ہے' تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا' اگر میں اسے پانی پلا دیتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جی ہاں! ہر جاندار کے ساتھ (یعنی بھلائی کرنے کا) اجر ہوتا ہے"۔

نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهِ

باب: آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا

19693 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، قَـالَ: اَخْبَـرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَـالَتْ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَّمَـعَهَـا ابْـنَـتَـانِ لَهَـا تَسْـاَلُنِيْ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا، فَاَخَـذَتْهَـا فَشَقَّتْهَا بَيْنَ بِنْتَيْهَا، وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ هِيَ وَابْنَتَيْهَا، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هَيْئَتِهِ ذٰلِكَ، فَحَدَّثَتْهُ حَدِيْثَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت آئی' اُس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں' اس نے مجھ سے کچھ مانگا' میرے پاس اُس وقت صرف ایک کھجور موجود تھی' وہ میں نے اُسے دیدی' اس نے وہ کھجور پکڑی اور دو حصوں میں تقسیم کرکے اپنی دونوں بیٹیوں کو دیدی' اُس نے اس کھجور میں سے خود کچھ نہیں کھایا' پھر وہ اُٹھ کھڑی ہوئی' اور وہ' اور اس کی دونوں بیٹیاں چلی گئیں' اسی وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے آئے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کے (طرزِ عمل کے) بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اِن بیٹیوں کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا ہو' اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے' تو یہ (بیٹیاں) اُس

کے لیے جہنم سے رکاوٹ (یعنی جہنم سے بچاؤ) کا ذریعہ بن جائیں گی"۔

19694 - اَخبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا دِيْنَارٌ اَفْضَلُ مِنْ دِيْنَارٍ اَنْفَقَهُ رَجُلٌ عَلٰى عِيَالِهِ، اَوْ عَلٰى دَابَّتِهِ، اَوْ عَلٰى اَصْحَابِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

❁❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی دینار اُس دینار سے افضل نہیں ہے' جو آدمی اپنے اہل خانہ پر' یا (اللہ کی راہ میں) اپنے جانور پر' یا اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے"۔

19695 - اَخبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَا اَنْفَقْتَ عَلٰى نَفْسِكَ، اَوْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ فِيْ غَيْرِ سَرَفٍ، وَلَا تَبْذِيْرٍ فَلَكَ، وَمَا تَصَدَّقْتَ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَذٰلِكَ حَظُّ الشَّيْطَانِ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو تم اپنے پر' یا اپنے اہل خانہ پر' فضول خرچی اور اسراف کے بغیر خرچ کرتے ہو' تو اس کا تمہیں اجر ملے گا' اور جو کچھ تم ریاکاری اور شہرت کے حصول کے لیے صدقہ کرتے ہو' تو وہ شیطان کا حصہ ہوگا"۔

19696 - اَخبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَصْنَعُ الشَّيْءَ تَصَدَّقُ بِهٖ، فَقَالَتْ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: لَقَدْ حُلْتَ اَنْتَ وَوَلَدُكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لَهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مَا اُحِبُّ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكِ فِيْ ذٰلِكَ اَجْرٌ اَنْ تَفْعَلِيْ، فَاذْهَبِيْ فَسَلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ لَكِ اَجْرَ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

❁❁ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک خاتون کوئی کام کرتی تھی اور اس کی آمدن صدقہ کر دیا کرتی تھی' اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (یعنی جو اُس کے شوہر تھے) سے کہا: آپ' اور آپ کی اولاد میرے اور میرے صدقہ کے درمیان رکاوٹ بن جاتے ہیں' (یعنی جو رقم میں نے صدقہ کرنے کے لیے کمائی ہوتی ہے' وہ آپ لوگوں پر خرچ کرنے پڑ جاتی ہے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اگر تمہیں اس کا اجر نہیں ملنا' تو تم یہ کام کرو (یعنی ہم پر خرچ کرو)' تو تم جاؤ اور تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرو' وہ خاتون بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم اُن پر (یعنی اپنے شوہر اور بچوں پر) خرچ کرو! کیونکہ تم اُن پر جو خرچ کرو گی' اُس کا تمہیں اجر ملے گا"۔

19697 - اَخبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ، فَكَفَلَهُنَّ، وَآوَاهُنَّ، وَرَحِمَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَالُوْا: اَوِ اثْنَتَيْنِ؟ قَالَ اَوِ

اثْنَتَيْنِ، قَالُوْا: حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُمْ قَالُوْا: اَوْ وَاحِدَةً؟

٭٭ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں' یا تین بہنیں ہوں' اور وہ اُن کی کفالت کرے' اُنہیں پناہ دے' اُن پر رحم کرے' وہ جنت میں داخل ہوگا' لوگوں نے دریافت کیا: اگر دو ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو ہوں (یعنی تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ اگر وہ لوگ یہ پوچھ لیتے کہ اگر ایک ہو؟ (تو نبی اکرم ﷺ نے پھر بھی یہی ارشاد فرمانا تھا: کہ یہی اجر وثواب حاصل ہوگا)''۔

بَابُ الْاَجْرَاسِ

باب: گھنٹیوں کا تذکرہ

19698 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِى الْجَرَّاحِ، مَوْلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ

٭٭ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک فرشتے اُن ساتھیوں (یعنی سفر کرنے والے لوگوں) کے ساتھ نہیں رہتے' جن کے درمیان گھنٹی موجود ہو''۔

19699 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، قَالَ: دَخَلَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى عَائِشَةَ وَفِىْ رِجْلِهَا جَلَاجِلُ فِى الْخَلْخَالِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَخْرِجُوا عَنِّىْ مُفَرِّقَةَ الْمَلَائِكَةِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو' ہشام بن عروہ کو' یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا: وہ کہتا ہے: ایک لڑکی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس لڑکی نے بجنے والی پازیبیں پہنی ہوئی تھیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اِسے میرے پاس سے لے جاؤ! جو فرشتوں کو الگ کروا دیتی ہے۔

19700 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِىْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى اَنْ تُجْعَلَ الْجَلَاجِلُ عَلَى الْخَيْلِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اِس بات سے منع کیا ہے کہ گھوڑے کو گھنگرو پہنائے جائیں۔

بَابُ الْكَبَائِرِ

باب: کبیرہ گناہوں کا تذکرہ

19701 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَالْاَمْنُ مِنْ مَّكْرِ اللّٰهِ، وَالْقُنُوْطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْيَاْسُ مِنْ

رَوْحِ اللّٰهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سب سے بڑے کبیرہ گناہ' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے خود کو محفوظ سمجھنا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ناامید ہونا ہے''۔

19702 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قِيْلَ لابْنِ عَبَّاسٍ: الْكَبَائِرُ سَبْعٌ؟ قَالَ: هِيَ اِلَى السَّبْعِيْنَ اَقْرَبُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا کبیرہ گناہ سات ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ ستر کے لگ بھگ ہیں۔

19703 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَمْرَةَ، قَالَ: مَا عُصِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ كَبِيْرَةٌ وَّقَدْ ذَكَرَ الطَّرْفَةَ، فَقَالَ: (قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ) (النور: 30)

✵✵ ابن سیرین نے' عمرہ نامی خاتون کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جس کام کے ذریعے اللہ کی نافرمانی کی جائے' وہ کبیرہ گناہ شمار ہوگا' یہاں تک کہ انہوں نے نگاہ کا بھی ذکر کیا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم مؤمن مردوں سے کہہ دو: کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کے رکھیں''۔

19704 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: الْكَبَائِرُ: الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: ''کبیرہ گناہ یہ ہیں: کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو قتل کرنا' سود کھانا' پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' یتیم کا مال کھانا' جھوٹی قسم اُٹھانا' اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا''۔

19705 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ اَكُوْنُ مَعَ النَّجَدَاتِ، وَقَالَ: اَصَبْتُ ذُنُوْبًا، وَاُحِبُّ اَنْ تُعَدَّ عَلَيَّ الْكَبَائِرَ، قَالَ: فَعَدَّ عَلَيْهِ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِيًا: الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَالْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: هَلْ لَكَ مِنْ وَّالِدَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَطْعِمْهَا مِنَ الطَّعَامِ، وَاَلِنْ لَهَا الْكَلَامَ، فَوَاللّٰهِ لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ

✵✵ سعید جریری بیان کرتے ہیں: ایک شخص' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں' سازوسامان کے ساتھ ہوتا ہوں' اس نے بتایا: میں نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہوا ہے' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ آپ میرے سامنے کبیرہ گناہ شمار کروا دیں' تو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے سات' یا شاید آٹھ گناہ شمار کروائے' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' اور جھوٹی قسم اُٹھانا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ ہیں؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر اُنہیں کھانا کھلاؤ' اور اُن کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات چیت کرو' اللہ کی قسم! تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

19706 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ، قَالَ: الرِّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوبًا، اَصْغَرُهَا حُوبًا كَمَنْ اَتَى اُمَّهُ فِي الْإِسْلَامِ، وَدِرْهَمٌ مِّنَ الرِّبَا اَشَدُّ مِنْ بِضْعٍ وَثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً، قَالَ: وَيَاْذَنُ اللّٰهُ بِالْقِيَامِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِلَّا لِاٰكِلِ الرِّبَا، فَاِنَّهُ لَا يَقُوْمُ (اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ) (البقرة: 275)

✲✲ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کے بہتّر گناہ ہیں' اور اُن میں سب سے چھوٹا گناہ یوں ہوگا' جیسے کوئی شخص مسلمان ہونے کے باوجود' اپنی ماں کے ساتھ زنا کرلے' اور سود کا ایک درہم' تیس سے زیادہ مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے' انہوں نے یہ بھی فرمایا: قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ہر نیک اور گناہگار شخص کو' کھڑے ہونے کی اجازت دے گا' البتہ سود کھانے والے کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ یوں کھڑا ہوگا' جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے' جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنادیا ہو۔

19707 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ، اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ

✲✲ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں' تمہیں' بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا'

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! اور جھوٹ بولنا' خبردار! اور جھوٹ بولنا''۔

19708 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُوجِبَتَيْنِ، فَقَالَ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَ اللّٰهَ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ وَسُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: هَلْ فِي الْمُصَلِّيْنَ مُشْرِكٌ؟ قَالَ: لَا،

✲✲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے واجب کردینے والی دو چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ اُس کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا' اور جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ اُس کے ساتھ شرک کرتا ہو' تو وہ جہنم میں داخل ہوگا''۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: کیا نمازیوں میں کوئی مشرک بھی ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

19709 اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يُحَدِّثُ

بِمِثْلِهٖ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا

باب: جو شخص خودکشی کرے یا کسی کو قتل کر دے

19710 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَیْءٍ عُذِّبَ بِهٖ، وَمَنْ شَهِدَ عَلٰى مُسْلِمٍ - اَوْ قَالَ: عَلٰى مُؤْمِنٍ - بِكُفْرٍ، فَهُوَ كَقَتْلِهٖ، وَمَنْ لَعَنَهٗ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ، وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا حَلَفَ

✵✵ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا' اُسے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا' جو شخص کسی مسلمان - (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص کسی مومن کے خلاف کفر کی گواہی دے گا' تو یہ اس کو قتل کرنے کی مانند ہے اور جو شخص اس پر (یعنی کسی مسلمان یا مومن پر) لعنت کرے' تو یہ اُسے قتل کرنے کی مانند ہے' اور جو شخص' اسلام کے علاوہ' کسی اور دین کے حوالے سے جھوٹی قسم اُٹھائے' تو وہ ویسا ہو جائے گا' جیسے اُس نے قسم اُٹھائی۔

19711 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ. مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، وَلَمْ يُصِبْ دَمًا فَارْجُ لَهٗ

✵✵ ابراہیم فرماتے ہیں: اہل اسلام میں سے' جو شخص انتقال کر جائے اور اس نے کسی کا خون نہ بہایا ہو (یعنی کوئی قتل نہ کیا ہو) تو تم اُس کے بارے میں امید رکھو! (یعنی اس بات کی امید رکھو کہ اُس کی بخشش ہو جائے گی)۔

19712 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ مِائَةِ عَامٍ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَّقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا، اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، وَرِيْحَهَا اَنْ يَّجِدَهَا، قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ: اَصَمَّ اللّٰهُ اُذُنِیْ اِنْ لَمْ اَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا

✵✵ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت کی خوشبو 100 سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے' لیکن جو شخص کسی ذمی کو ناحق طور پر قتل کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دیدے گا' بلکہ جنت کی خوشبو پانے کو بھی (اس پر حرام قرار دیدے گا)''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے کانوں کو اللہ تعالیٰ بہرہ کر دے' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہو۔

19713 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا، وَاَحْيَا نَفْسًا فَلَعَلَّهُ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: جو شخص کسی کو قتل کردے اور پھر کسی کو زندگی دیدے (یعنی کسی کی جان بچا لے) تو شاید وہ (یعنی اس کو نجات نصیب ہوجائے)۔

19714 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَخِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: ضَرَبَ الْاَمِيْرُ آنِفًا رَجُلًا اَسْوَاطًا فَمَاتَ . فَقَالَ سَالِمٌ: عَاتَبَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى فِيْ نَفْسٍ كَافِرَةٍ قَتَلَهَا

٭٭ عبداللہ بن مسلم جو زہری کے بھائی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے ہمراہ سالم بن عبداللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس شخص نے بتایا: گورنر نے ابھی ایک شخص کو اتنے کوڑے مارے کہ وہ مرگیا' تو سالم نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر' ایک کافر شخص کے حوالے سے' عتاب کیا تھا' جس کو انہوں نے قتل کیا تھا۔

19715 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذْرَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ

وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا، عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَمَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ

وَمَنْ قَالَ لِمُؤْمِنٍ: يَا كَافِرُ، فَهُوَ كَقَتْلِهِ

٭٭ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس چیز کے تم مالک نہیں ہو' اُس کے بارے میں' نذر ماننے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی مانند ہے' جو شخص دنیا میں' جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا' اُسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا' جو شخص اسلام کے علاوہ' کسی اور دین کی جھوٹی قسم اُٹھائے گا' تو وہ ویسا ہی ہوجائے گا' جیسا اس نے کہا ہو' اور جو شخص کسی مومن کو یہ کہے: اے کافر! تو یہ اُسے قتل کرنے کی مانند ہے''۔

19716 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ، فَحَدِيْدَتُهُ يَجَأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِتَرَدٍّ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ، فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص لوہے کے ذریعے خودکشی کرے گا' تو اُس کا وہ لوہا' جہنم کی آگ میں' ہمیشہ اُس کے پیٹ میں گھونپا جاتا رہے گا' اور ایسا ہمیشہ' ہمیشہ ہوگا' اور جو شخص بلندی سے خود کو گرا کر' خودکشی کرے گا' تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ' ہمیشہ بلندی سے گرایا جاتا رہے گا' اور جو شخص زہر کے ذریعے خودکشی کرے گا' تو اس کا زہر اُس کے ہاتھ میں ہوگا' جس کو وہ جہنم کی آگ میں' ہمیشہ' ہمیشہ چاٹتا رہے گا''۔

19717 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں کے درمیان' سب سے پہلے خون (یعنی قتل کے مقدمات) کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔

19718 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلُ نَفْسًا نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلٰى ابْنِ آدَمَ الْقَاتِلِ كِفْلٌ مِّنْ اِثْمِهَا، لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بھی کوئی شخص' کسی کو ظلم کے طور پر قتل کرتا ہے' تو حضرت آدم علیہ السلام کے اُس بیٹے کا' اُس قتل کے گناہ میں حصہ ہوتا ہے' جس نے قتل کیا تھا' کیونکہ وہ پہلا فرد تھا' جس نے قتل کے طریقے کا آغاز کیا''۔

19719 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - اَوْ قَالَهٗ غَيْرِيْ - اَيُّ الذُّنُوْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ، قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ، قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ، قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ: (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ) (الفرقان: 68) الْاٰيَةَ (ص: 465).

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے علاوہ کسی اور نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اُس کا شریک قرار دو' جبکہ اُس نے تمہیں پیدا کیا ہے' اُس شخص نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اِس اندیشے کے تحت قتل کر دو' کہ وہ تمہارے ہمراہ کھائے گی' اُس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اِس کی تصدیق میں' اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کی:

''وہ لوگ' جو اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے ہیں .....''۔

19720 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' ابووائل کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ اللَّعِبِ

باب: کھیل کا تذکرہ

19721 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ، لِاَنْظُرَ اِلٰى لَعِبِهِمْ مِنْ بَيْنِ اُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ، ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ، الْحَرِيْصَةِ لِلَّهْوِ "

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! مجھے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں' یہ بات یاد ہے کہ آپ ﷺ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو گئے تھے' اُس وقت حبشی لوگ مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کے ذریعے مجھے پردے میں کیا ہوا تھا' اور میں' آپ کے کان اور آپ کی گردن کے درمیان میں سے' اُن لوگوں کے کرتب دیکھ رہی تھی' آپ میری وجہ سے وہاں کھڑے رہے تھے' یہاں تک کہ میں ہی واپس پلٹی تھی' (پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حاضرین سے فرمایا:) تو تم لوگ خود اندازہ لگا لو! کہ ایک لڑکی' جس کی عمر بھی کم ہو' اُسے کھیل کود دیکھنے میں کتنی دلچسپی ہوگی؟۔

19722 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ اَلْعَبُ بِاللُّعَبِ، فَتَاْتِيْنِيْ صَوَاحِبِيْ، فَاِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَرْنَ مِنْهُ، فَيَاْخُذُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّهُنَّ اِلَيَّ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں' گڑیا کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی' میری سہیلیاں میرے پاس آ جاتی تھیں' جب نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لاتے تھے' تو وہ آپ کی وجہ سے جانے لگتی تھیں' تو نبی اکرم ﷺ اُنہیں پکڑ کر میری طرف واپس کر دیتے تھے۔

19723 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَ الْحَبَشُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا بِقُدُوْمِهِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو حبشیوں نے آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں' اپنے نیزوں کے ذریعے کرتب دکھائے۔

19724 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ، اِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَاَهْوٰى اِلَى

الْحَصْبَاءِ فَحَصَبَهُمْ بِهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حبشی لوگ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے نیزوں کے ذریعے کرتب دکھا رہے تھے' اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اندر آ گئے' وہ کنکریوں کی طرف بڑھے اور ان لوگوں کو وہ کنکریاں ماریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! انہیں چھوڑ دو! (یعنی انہیں کرنے دو!)۔

بَابُ الْقِمَارِ

باب: جوئے کا تذکرہ

19725 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّلْعَبَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهِ بِهٰذِهِ الْجَهَارْدَةِ الَّتِيْ يَلْعَبُ بِهَا النَّاسُ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ اُن کے اہل خانہ میں سے کوئی ایک اُن چہاردہ (نامی گوٹیوں والا کھیل) کھیلے' جن کے ذریعے دوسرے لوگ کھیلتے تھے۔

19726 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: مَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَالِبٍ - رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ - بِقَوْمٍ يَّلْعَبُوْنَ بِالشِّطْرَنْجِ، فَقَالَ لِلْحَسَنِ: مَرَرْتُ بِقَوْمٍ قَدْ عَكَفُوْا عَلٰى اَصْنَامٍ لَّهُمْ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ الشَّعْبِيَّ كَانَ يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ وَيَلْبَسُ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ، وَيَرْمِيْ بِالْجُلَاهِقِ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ مُتَوَارِيًا مِّنَ الْحَجَّاجِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ' عبداللہ بن غالب' اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس سے گزرے' جو شطرنج کھیل رہے تھے' تو انہوں نے حسن بصری سے یہ کہا: میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزر کے آیا ہوں' جو اپنے بتوں پر اوندھے ہوئے پڑے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: امام شعبی شطرنج کھیلتے تھے' سرخ چادر اوڑھ لیتے تھے' اور غلیل چلایا کرتے تھے' اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ حجاج سے چھپ کر رہ رہے تھے۔

19727 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: اِيَّاكُمْ وَدَحْوًا بِالْكَعْبَيْنِ، فَاِنَّهُمَا مِنَ الْمَيْسِرِ

✵✵ ابواحوص بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تم دو گوٹیاں مارنے والے کھیل سے بچو! کیونکہ وہ دونوں جوئے کی ایک قسم ہیں۔

19728 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: الْمَيْسِرُ الْقِمَارُ كُلُّهٗ، حَتَّى الْجَوْزُ الَّذِيْ يَلْعَبُ بِهِ الصِّبْيَانُ

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: "میسر" مکمل طور پر (یا میسر کی ہر قسم) جوا ہے یہاں تک کہ بچے جو اخروٹ کھیلتے ہیں (وہ بھی اس میں شامل شمار ہوگا)۔

19729 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالْكَعْبَيْنِ عَلَى الْقِمَارِ، فَكَاَنَّمَا اَكَلَ لَحْمَ خِنْزِيرٍ، وَمَنْ لَعِبَ بِهَا عَلٰى غَيْرِ قِمَارٍ، فَكَاَنَّمَا ادَّهَنَ بِشَحْمِ خِنْزِيرٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص جوئے کے ساتھ گوٹیاں مارنے والا کھیل کھیلتا ہے تو وہ گویا خنزیر کا گوشت کھاتا ہے اور جو شخص جوئے کے بغیر یہ کھیل کھیلتا ہے وہ گویا خنزیر کی چربی اپنے اوپر ملتا ہے۔

19730 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالْكِعَابِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

✽✽ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص گوٹیوں کے ساتھ کھیلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے"۔

بَابُ الْكِلَابِ وَالْحَمَامِ

باب: کتوں اور کبوتروں کا تذکرہ

19731 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَطْلَقَ حَمَامًا مِّنَ الْحِرَافِ، فَجَعَلَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانًا

✽✽ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا' جس نے کبوتر چھوڑا' اور وہ اُسی کو دیکھے جارہا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شیطان' دوسرے شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

19732 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِثْلَهٗ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' محمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے منقول ہے۔

19733 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَالْحَمَامِ

✽✽ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کتوں اور کبوتروں کو مار دینے کا حکم دیتے تھے۔

19734 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، قَالَ: يَا اَهْلَ الْبَصْرَةِ، اكْفُوْنِىْ الدَّجَاجَ وَالْكِلَابَ، لَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى يَعْنِىْ اَهْلَ الْبَوَادِى

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے اہل بصرہ! تم مرغیوں اور کتوں کے حوالے سے میری کفایت کرو! اور تم بستیوں والوں میں سے نہ ہو جانا' راوی کہتے ہیں: یعنی وہ لوگ جو ویرانوں میں (چھوٹی آبادیوں میں) رہتے ہیں''۔

بَابُ الْغِنَاءِ وَالدُّفِّ

باب: گانا اور دف کا تذکرہ

19735 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَ عَائِشَةَ قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعٌ، مُسَجًّى ثَوْبُهُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنَعُ هٰذَا؟ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: دَعْهُنَّ يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ،

✸✸ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دو لڑکیاں موجود تھیں' جو گا رہی تھیں' یہ منیٰ کے دنوں (یعنی عید الاضحیٰ کے دنوں) کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے تھے اور آپ نے اپنے چہرے کو چادر سے ڈھانپا ہوا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ کام ہو رہا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے چادر ہٹائی اور پھر ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! انہیں کرنے دو! کیونکہ یہ عید کے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

19736 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعْهَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا

✸✸ یہی روایت' ایک اور سند کے ہمراہ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر! اِسے چھوڑ دو! کیونکہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے۔

19737 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ

✸✸ ابراہیم فرماتے ہیں: گانا' دل میں نفاق کو اُگاتا ہے۔

19738 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتًا، اَوْ دُفًّا قَالَ: مَا هُوَ؟ فَاِذَا قَالُوْا: عُرْسٌ اَوْ خِتَانٌ، صَمَتَ

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کوئی آواز' یا دف سنتے تھے' تو دریافت کرتے تھے: یہ کس وجہ سے ہے؟ اگر لوگ یہ کہتے: شادی ہے' یا ختنے کی رسم ہے' تو وہ خاموش ہو جاتے تھے۔

19739 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

الْحَارِثِ، عَنْ نَوْفَلٍ، قَالَ: رَاَيْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، رَافِعًا اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى، رَافِعًا عَقِيرَتَهُ، قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: يَتَغَنَّى النَّصْبَ "

✵✵ عبداللہ بن حارث نے نوفل کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا' انہوں نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا' اور وہ اونچی آواز میں کچھ پڑھ رہے تھے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ حُدی گنگنا رہے تھے۔

19740 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ، قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلٰى مَكَّةَ، فَكَانَ يُنْشِدُ فِي كُلِّ يَوْمٍ، ثُمَّ قَالَ لِي: اِنَّ الشِّعْرَ كَلَامٌ، وَاِنَّ مِنَ الْكَلَامِ حَقًّا وَبَاطِلًا

✵✵ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ' بصرہ سے مکہ آیا' تو وہ روزانہ اشعار سنایا کرتے تھے' پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: شعر' کلام ہوتا ہے' اور کلام میں کوئی حق ہوتا ہے' اور کوئی باطل ہوتا ہے۔

19741 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، قَالَ: مَا اَعْلَمُ رَجُلًا مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ يَتَرَنَّمُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مہاجرین سے تعلق رکھنے والے' جس بھی فرد کے بارے میں' مجھے علم ہے میں نے اُسے ترنم کے ساتھ (یعنی اشعار پڑھتے ہوئے) سنا ہے۔

19742 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: اسْتَلْقَى الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ عَلٰى ظَهْرِهِ، ثُمَّ تَرَنَّمَ، فَقَالَ لَهُ اَنَسٌ: اذْكُرِ اللّٰهَ اَيْ اَخِي، فَاسْتَوَى جَالِسًا، فَقَالَ: اَيْ اَنَسٌ، اَتُرَانِي اَمُوتُ عَلٰى فِرَاشِي وَقَدْ قَتَلْتُ مِائَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مُبَارَزَةً، سِوَى مَنْ شَارَكْتُ فِي قَتْلِهِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ پیٹ کے بل چت لیٹے ہوئے تھے اور ترنم کے ساتھ کچھ پڑھ رہے تھے' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے میرے بھائی! آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں' تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بولے: اے انس! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں بستر پر مر جاؤں گا؟ جبکہ میں نے باقاعدہ مقابلے کے لئے للکار کر 100 مشرکین کو قتل کیا ہے' اور یہ اُن لوگوں کے علاوہ ہیں' جن کے قتل میں' میں حصہ دار تھا۔

19743 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اِنِّي لَاُبْغِضُ الْغِنَاءَ، وَاُحِبُّ الرَّجَزَ

✵✵ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: میں' غنا کو ناپسند کرتا ہوں اور رجز کو پسند کرتا ہوں۔

19744 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: صَوْتَانِ فَاجِرَانِ فَاحِشَانِ - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ: مَلْعُونَانِ - صَوْتٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ، وَصَوْتٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ، فَاَمَّا الصَّوْتُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

فَخَمْشُ الْوُجُوْهِ، وَشَقُّ الْجُيُوْبِ، وَنَتْفُ الْاَشْعَارِ، وَرَنُّ شَيْطَانٍ، وَاَمَّا الصَّوْتُ عِنْدَ النِّعْمَةِ فَلَهْوٌ وبَاطِلٌ، وَمِزْمَارُ شَيْطَانٍ

✱✱ حسن فرماتے ہیں: دوقسم کی آوازیں بری بھی ہیں اور فحش بھی ہیں' (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' انہوں نے یہ بھی کہا تھا:) وہ دونوں ملعون بھی ہیں' ایک وہ آواز' جو نعمت کے وقت نکالی جائے' اور ایک وہ آواز' جو مصیبت کے وقت نکالی جائے' جہاں تک مصیبت کے وقت والی آواز کا تعلق ہے' تو اُس سے مراد چہرہ نوچنا' گریبان پھاڑنا' بال نوچنا اور شیطان کی طرح رونا پیٹنا ہے' جہاں تک نعمت کے وقت والی آواز کا تعلق ہے' تو وہ آواز جو لہو' باطل اور شیطان کے آلات موسیقی پر مشتمل ہو۔

19745 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

✱✱ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جبرائیل' مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اُسے وارث قرار دیدیں گے''۔

19746 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِيَنَّ جَارَهٗ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص' اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے پڑوسی کو اذیت ہرگز نہ پہنچائے' جو شخص' اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ بھلائی کی بات کرے' یا پھر خاموش رہے''۔

19747 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ

قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ: وَكَيْفَ تَكُوْنُ مُؤْمِنًا وَّلَا يَاْمَنُكَ جَارُكَ؟ وَكَيْفَ تَكُوْنُ مُؤْمِنًا وَّلَا يَاْمَنُكَ النَّاسُ؟

✱✱ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی مومن نہیں ہوتا' جب تک اُس کا پڑوسی' اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو''۔

پھر حسن نے کہا: تم کیسے مومن ہو سکتے ہو؟ جبکہ تمہارا پڑوسی تم سے محفوظ نہ ہو' تم کیسے مومن ہو سکتے ہو؟ جبکہ لوگ تم سے محفوظ نہ ہو۔

19748 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ لَا اَتَّهِمُ مِنَ الْاَنْصَارِ، اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ اَوْ تَنَخَّمَ ابْتَدَرُوْا نُخَامَتَهُ، وَوَضُوءَهُ، فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَجُلُودَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِمَ تَفْعَلُوْنَ هٰذَا؟ قَالُوْا: نَلْتَمِسُ بِهِ الْبَرَكَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلْيَصْدُقِ الْحَدِيْثَ، وَلْيُؤَدِّ الْاَمَانَةَ، وَلَا يُؤْذِ جَارَهُ

** زہری بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے اس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے' جس پر میں' تہمت عائد نہیں کرتا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب وضو کرتے تھے' یا بلغم پھینکتے تھے' تو لوگ آپ کے بلغم کی طرف' یا آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کی طرف لپکتے تھے' اور اس کو اپنے چہروں اور اپنے جسم پر مل لیتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اس کے ذریعے برکت حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ' اس سے محبت رکھیں' تو اُسے سچ بات کہنی چاہیے' امانت ادا کرنی چاہیے' اور اپنے پڑوسی کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے''۔

19749 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَاْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ، وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ اَسَاْتَ

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے دریافت کیا: یارسول اللہ! مجھے اس بات کا کیسے علم ہوگا کہ میں نے اچھا کام کیا ہے؟ یا میں نے برا کام کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھا کام کیا ہے' تو تم نے اچھا کام کیا ہوگا' اور جب تم انہیں یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے برا کام کیا ہے' تو تم نے برا کام کیا ہوگا۔

بَابُ الْحِمَى

باب: چراگاہ کا تذکرہ

19750 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ . قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَدْ كَانَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِمًى، بَلَغَنِيْ اَنَّهُ كَانَ يَحْمِيهِ لِاِبِلِ الصَّدَقَةِ "

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چراگاہ' صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ہوتی ہے''۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ ایک چراگاہ تھی' مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ وہ چراگاہ اُنہوں نے صدقہ کے اونٹوں کے لیے متعین کی تھی۔

19751 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ لِهَانِءِ بْنِ هُنَيٍّ مَوْلًى لَهُ كَانَ يَبْعَثُهُ عَلَى الْحِمَى: اَدْخِلْ صَاحِبَ الْغُنَيْمَةِ وَالصُّرَيْمَةِ، وَاِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ، وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ، فَاِنَّهُمَا اِنْ تَهْلِكْ نَعَمُهُمَا يَرْجِعَانِ اِلَى اَهْلٍ وَمَالٍ، وَاِنَّ تَهْلِكْ نَعَمُ هَؤُلَاءِ يَقُوْلُوْنَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، الْمَاءُ وَالْكَلَاُ اَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ہانی بن ہانی' جس کو اُنہوں نے چراگاہ کی طرف بھیجا تھا' اس سے فرمایا: بکریوں اونٹوں والوں کو اندر داخل ہونے دینا' البتہ عبدالرحمٰن بن عوف' اورعثمان بن عفان کے اونٹوں کو اندر نہ آنے دینا' کیونکہ اگر اِن دونوں کے جانور ہلاک ہو گئے' تو وہ اپنے اہل خانہ اور اموال (یعنی زمینوں) کی طرف چلے جائیں گے' لیکن اگر اِن (یعنی غریب لوگوں) کے جانور مر گئے' تو وہ کہیں گے: امیرالمومنین (یعنی آپ ہماری مدد کیجیے)' تو ان لوگوں کو دینار' یا درہم دینے کے مقابلے میں' پانی اور گھاس فراہم کرنا' میرے لئے زیادہ آسان ہے۔

بَابُ قَطْعِ الْاَرْضِ

باب: زمین کو (یعنی جاگیر یا لیز کے طور پر) دینا

19752 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَطَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَاشْتَرَطَ الْعِمَارَةَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ وَقَطَعَ عُثْمَانُ وَلَمْ يَشْتَرِطْ "

❊❊ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زمین (یعنی لیز کے طور پر دی) اور یہ شرط عائد کی کہ تین سال تک اِسے آباد کیا جائے گا' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زمین اُسی طرح دی' لیکن انہوں نے شرط عائد نہیں کی۔

19753 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَا: قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيْقَ لِرَجُلٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ كَثُرَ عَلَيْهِ فَاَعْطَاهُ بَعْضَهُ، وَقَطَعَ سَائِرَهُ لِلنَّاسِ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے اور اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیق نامی جگہ ایک شخص کو جاگیر کے طور پر دی' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا' تو انہوں نے اس زمین کو زیادہ سمجھا' تو اس کا کچھ حصہ اس شخص کے پاس رہنے دیا اور باقی زمین دوسرے لوگوں میں تقسیم کر دی۔

سَرِقَةُ الْاَرْضِ

باب: زمین چوری کرنا (یعنی کسی کی زمین پر قبضہ کر لینا)

19754 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَاضِيْنَ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی کی ایک بالشت زمین ہتھیا لے گا' تو سات زمینوں کا طوق اسے پہنایا جائے گا۔

19755 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ امْرَاَةً خَاصَمَتْ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اِلٰى مَرْوَانَ فِيْ حُدُوْدِ اَرْضِهِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَنَا اُغَيِّرُ حُدُوْدَهَا، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَقَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَاضِيْنَ قَالَ: فَقَالَ مَرْوَانُ: فَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِذًا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا، وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا، قَالَ: فَعَمِيَتْ، ثُمَّ ذَهَبَتْ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا، فَوَقَعَتْ فِيْ بِئْرٍ لَهَا فَمَاتَتْ، ثُمَّ جَاءَ السَّيْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَسَحَ الْاَرْضَ، فَخَرَجَتِ الْاَعْلَامُ كَمَا قَالَ سَعِيْدٌ

✿✿ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف' مروان کے سامنے مقدمہ پیش کیا' جو ان کی زمین کی حدود کے حوالے سے تھا' تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس کی حدود کو تبدیل کروں گا؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک بالشت زمین چوری کرے گا' اُسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو مروان نے کہا: پھر تو یہ آپ کے حوالے ہے' تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے' تو اس کی بینائی کو ختم کر دے' اور اسے اس کی زمین میں ہی موت دینا' راوی کہتے ہیں: وہ عورت اندھی ہو گئی' ایک مرتبہ وہ اپنی زمین میں چلتی ہوئی جا رہی تھی کہ کنویں میں گر کر مر گئی' پھر اس کے بعد سیلاب آیا' اور اس نے زمین کی سطح کو برابر کر دیا' تو اس کے مطابق نشانات ظاہر ہوئے' جو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا۔

بَابُ قَطْعِ السِّدْرِ

باب: بیری کے درخت کو کاٹ دینا

19756 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ ثَقِيْفٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الَّذِيْ يَقْطَعُ السِّدْرَ، قَالَ: يُصَبُّ عَلَيْهِ

الْعَذَابُ - اَوْ قَالَ: - يُكَوَّسُ رَاْسُهُ فِي النَّارِ قَالَ: فَسَاَلْتُ بَنِيْ عُرْوَةَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عُرْوَةَ قَطَعَ سِدْرَةً كَانَتْ فِيْ حَائِطِهٖ فَجَعَلَ مِنْهَا بَابًا لِلْحَائِطِ

✵✵ عروہ بن زبیر نے' بیری کے درخت کو کاٹنے والے شخص کے بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس شخص پر عذاب انڈیل دیا جائے گا- (راوی کوشک ہے' یا شاید آپ نے یہ فرمایا:) اُس کے سر کو جہنم میں اوندھا کر دیا جائے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد سے اِس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے یہ بتایا: انہوں نے اپنے باغ میں موجود بیری کے درخت کو کاٹ دیا تھا اور اس درخت کی لکڑی کے ذریعے باغ کا دروازہ بنوالیا تھا۔

19757 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ الْمُثَنّٰى، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَبِيْ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِعَلِيٍّ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: اخْرُجْ يَا عَلِيُّ، فَقُلْ: عَنِ اللّٰهِ لَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ "

✵✵ ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' اپنی اس بیماری کے دوران' جس میں آپ کا وصال ہوا' اُس کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا:

''اے علی! تم باہر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے' انہیں یہ کہہ دو: کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو بیری کے درخت کو کاٹتا ہے''۔

19758 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: اَدْرَكْتُ شَيْخًا مِّنْ ثَقِيْفٍ قَدْ اَفْسَدَ السِّدْرُ زَرْعَهٗ، فَقُلْتُ: اَلَا تَقْطَعُهٗ؟ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ: اِلَّا مِنْ زَرْعٍ، فَقَالَ: اَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَطَعَ سِدْرًا، اِلَّا مِنْ زَرْعٍ صُبَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ صَبًّا، فَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ اَقْتَلِعَهٗ مِنَ الزَّرْعِ، اَوْ مِنْ غَيْرِهٖ

✵✵ عمرو بن اوس بیان کرتے ہیں میں نے' ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص کو پایا' جس کے کھیت کو بیری کے درخت نے خراب کر دیا تھا' میں نے کہا: آپ اِس درخت کو کاٹ کیوں نہیں دیتے ہیں؟ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''البتہ کھیت والے کا حکم مختلف ہے'' تو اس بزرگ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیری کے درخت کو کاٹے' البتہ کھیت والے کا حکم مختلف ہے' تو اس شخص پر عذاب انڈیل دیا جائے گا''

اُس بزرگ نے کہا: مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں اس درخت کو کھیت میں سے' یا کھیت کے علاوہ کسی جگہ سے اُکھاڑ دوں۔

بَابُ الْمَعَادِنِ

باب: معادن کا تذکرہ

19759 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: اَحْسَبُهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِطْعَةٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِنِّيْ زَكَاتَهَا، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ بِهَا؟ فَقَالَ: مِنْ مَّعْدِنٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَا نُعْطِيْكَ مِثْلَ مَا جِئْتَ بِهِ، وَلَا تَرْجِعُ اِلَيْهِ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چاندی کا ٹکڑا لے کر حاضر ہوا اور بولا: مجھ سے اس کی زکوۃ وصول کرلیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اِسے کہاں سے لے کر آئے ہو؟ اس نے کہا: معدن سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اگر ہم تمہیں اس کی مانند دیدیں جو تم لے کر آئے ہو' تو تم دوبارہ اس کی طرف نہیں جاؤ گے۔

19760 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ عَنْ رَجُلٍ بِحَمَالَةٍ، فَلَمَّا جَاءَ الْاَجَلُ جَاءَ بِقِطْعَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ بِهَا؟ فَقَالَ: مِنْ مَّعْدِنٍ اسْتَخْرَجَهُ قَوْمِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَضَيْتَ وَمَا تَرَكْتَ، فَارْجِعْ اِلَيْهِمْ فَانْهَهُمْ

٭٭ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لی' جب ادائیگی کا مخصوص وقت آیا' تو وہ شخص چاندی کا ٹکڑا لے کر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم یہ کہاں سے لائے ہو؟ اس نے جواب دیا: ایک معدن سے' اِسے میری قوم نے باہر نکالا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو تم نے ادائیگی کی' اور نہ ہی تم نے چھوڑی' تم لوگوں کے پاس واپس جاؤ اور انہیں ایسا کرنے سے منع کرو!

19761 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَتَظْهَرَنَّ مَعَادِنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ يَخْرُجُ اِلَيْهِ شِرَارُ النَّاسِ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخری زمانے میں' معدنیات ظاہر ہوں گی' لوگوں میں سے بدترین لوگ نکل کر اُس کی طرف جائیں گے۔

بَابُ النَّشْرِ وَمَا جَاءَ فِيْهِ

باب: نشر (یعنی منتر وغیرہ جیسے کلمات' جن کے ذریعے بیمار کا علاج کیا جاتا ہے) اور اُس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

19762 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ مَعْقِلٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّشْرِ، فَقَالَ: مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

✵✵ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نشر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ شیطان کے عمل کا حصہ ہے۔

19763 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا بَاْسَ بِالنُّشْرَةِ الْعَرَبِيَّةِ الَّتِي لَا تَضُرُّ اِذَا وُطِئَتْ، وَالنُّشْرَةُ الْعَرَبِيَّةُ: اَنْ يَخْرُجَ الْاِنْسَانُ فِي مَوْضِعِ عِضَاهٍ، فَيَاْخُذَ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ كُلِّ ثَمَرٍ يَدُقُّهُ وَيَقْرَاُ فِيهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ بِهِ

وَفِي كُتُبِ وَهْبٍ: اَنْ تُؤْخَذَ سَبْعُ وَرَقَاتٍ مِنْ سِدْرٍ اَخْضَرَ فَيَدُقُّهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، ثُمَّ يَضْرِبُهُ فِي الْمَاءِ، وَيَقْرَاُ فِيهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَذَوَاتَ قُلْ، ثُمَّ يَحْسُو مِنْهُ ثَلَاثَ حَسَوَاتٍ، وَيَغْتَسِلُ بِهِ، فَاِنَّهُ يُذْهِبُ عَنْهُ كُلَّ مَا بِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَهُوَ جَيِّدٌ لِلرَّجُلِ، اِذَا حُبِسَ مِنْ اَهْلِهِ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ خَاصَّةً حَتّٰى اَنْكَرَ بَصَرَهُ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: عربی نشر' میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب اسے پاؤں کے نیچے دیا جائے' تو وہ نقصان نہیں دیتا۔

(شاید اگلے کلمات امام عبدالرزاق کے ہیں:) عربی نشرۃ سے مراد یہ ہے کہ انسان نکل کر ایسی جگہ پر جائے جہاں بہت سے کانٹے ہوں پھر اپنے دائیں بائیں سے ہر قسم کا پھل لے کر اس کو کوٹ لے' اس پر پڑھ کر دم کرے اور پھر اس کے ساتھ غسل کر لے۔

وہب کی کتابوں میں یہ بات مذکور ہے: سبز بیری کے سات پتے لیے جائیں' انہیں دو پتھروں کے درمیان کوٹ لیا جائے' پھر اس کو پانی میں ڈالا جائے' پھر آیت الکرسی اور قل سے شروع ہونے والی سورتیں پڑھ کر اس میں دم کیا جائے' پھر اس میں سے تین گھونٹ پی لے اور پھر اس پانی کے ذریعے غسل کر لے' تو اس شخص سے ان شاءاللہ ہر وہ تکلیف دور ہو جائے گی' جو اُسے ہوگی' اور یہ عمل اُس شخص کے لئے' بہت مفید ہے' جس (پر جادو کر کے اُس) کو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے روک دیا گیا ہو۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور خاص سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روک دیا گیا تھا' یہاں تک کہ آپ کی بینائی پر اثر پڑا تھا۔

19764 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ يَهُودَ بَنِي زُرَيْقٍ، سَحَرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلُوهُ فِي بِئْرٍ، حَتّٰى كَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْكِرُ بَصَرَهُ، ثُمَّ دَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى مَا صَنَعُوا، فَاَرْسَلَ اِلَى الْبِئْرِ فَانْتُزِعَتِ الْعُقَدُ الَّتِي فِيهَا السِّحْرُ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيمَا بَلَغَنَا: سَحَرَنِي يَهُودُ بَنِي زُرَيْقٍ

✵✵ سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: بنو زریق سے تعلق رکھنے والے' یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا انہوں نے جادو والی چیز کو ایک کنویں میں رکھ دیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بینائی پر اثر پڑا' پھر اللہ تعالیٰ نے نبی

اکرم ﷺ کو ان لوگوں کے عمل کے بارے میں اطلاع دیدی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کنویں کی طرف لوگوں کو بھیجا اور اس چیز کو نکال لیا گیا' جس پر جادو والی گرہیں لگائی گئی تھیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: ہم تک جو روایات پہنچی ہیں' اُن کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: بنوزریق کے یہودیوں نے مجھ پر جادو کیا ہے۔

19765 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، قَالَ: حُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ سَنَةً، فَبَيْنَا هُوَ نَائِمٌ اَتَاهُ مَلَكَانِ، فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِهِ، وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: سُحِرَ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ الْاٰخَرُ: اَجَلْ، وَسِحْرُهُ فِيْ بِئْرِ اَبِيْ فُلَانٍ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ السِّحْرِ فَاُخْرِجَ مِنْ تِلْكَ الْبِئْرِ، قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ السِّحْرَ يَغْتَسِلُ بِهٖ، اِذَا قَرَاَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ

✵✵ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو ایک سال تک کے لئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روک دیا گیا' ایک مرتبہ آپ ﷺ سو رہے تھے' اسی دوران دو فرشتے آپ کے پاس آئے' اُن میں سے ایک آپ کے سرہانے کے پاس بیٹھ گیا' اور دوسرا آپ کے پائینتی پر بیٹھ گیا' اُن دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: حضرت محمد ﷺ پر جادو کر دیا گیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: جی ہاں! اور ان پر جس چیز کے ذریعے جادو کیا گیا ہے' وہ ابوفلاں کے کنویں میں ہے' جب صبح ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس جادو والی چیز کے بارے میں حکم دیا' تو اس کو اس کنویں میں سے نکال دیا گیا۔

معمر فرماتے ہیں: جس شخص پر جادو کیا گیا ہو' اگر وہ جادو والی چیز کو اکٹھا کر کے' اُس کے ذریعے غسل کرے' اور اس پر قرآن پڑھے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الرُّقٰى، وَالْعَيْنِ، وَالنَّفْثِ

باب: دم کرنا' نظر لگنا اور جھاڑ پھونک (اس کا مطلب بھی دم کرنا ہے)

19766 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ قَالَ: (ص:15) اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، فَعَجِبَ مِنْهُ، فَقَالَ: تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ مُخَبَّاَةً فِيْ خِدْرِهَا، قَالَ: فَلُبِطَ بِهٖ حَتّٰى مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ، قَالَ: فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ تَتَّهِمُوْنَ اَحَدًا؟ فَقَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِلَّا اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَالَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَدَعَاهُ وَدَعَا عَامِرًا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اِذَا رَاٰى مِنْهُ شَيْئًا يُعْجِبُهٗ فَلْيَدْعُ لَهٗ بِالْبَرَكَةِ، قَالَ: ثُمَّ اَمَرَهٗ يَغْسِلُ لَهٗ، فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ، وَمِرْفَقَيْهِ، وَغَسَلَ صَدْرَهٗ، وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَاَطْرَافَ قَدَمَيْهِ، ظَاهِرَهُمَا فِي الْاِنَاءِ، ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ، وَكَفَاَ

الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ - حَسِبْتُهُ قَالَ: وَأَمَرَهُ فَحَسَى مِنْهُ حَسَوَاتٍ - فَقَامَ فَرَاحَ مَعَ الرَّاكِبِ. فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ: مَا كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا اِلَّا جَفَاءً . فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: بَلْ هِيَ السُّنَّةُ

✸✸ حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو غسل کرتے ہوئے دیکھا' تو وہ اس پر حیران ہوئے (یعنی ان کا جسم انہیں بہت خوبصورت لگا) انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے کسی پردہ نشین عورت کا جسم بھی اتنا خوبصورت نہیں دیکھا' تو حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا جسم اسی وقت شل ہو گیا' یہاں تک کہ وہ اپنا سر بھی نہیں اٹھا سکتے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ کسی پر الزام لگاتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! یا رسول اللہ! البتہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں یہ کلمات کہے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں (یعنی حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ) اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: سبحان اللہ! تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کو کیوں مار دینا چاہتا ہے؟ جب اُسے اپنے بھائی کے حوالے سے کوئی چیز ایسی دکھائی دے' جو اسے اچھی لگے' تو اسے اس کے لئے برکت کی دعا کرنی چاہئے' راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے لئے غسل کریں' تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے کو' اپنی ہتھیلیوں کے اوپری حصے کو' اپنی کہنیوں کو' اپنے سینے کو' اپنے تہبند کے اندرونی حصے کو' اپنے دونوں گھٹنوں کو اور اپنے دونوں پاؤں کے کناروں کو (یعنی ان کے اوپری حصے کو) ایک برتن میں دھویا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت' وہ پانی حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے سر پر ڈالا گیا' اُن کی پشت پر ڈالا گیا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا' تو انہوں نے اس میں سے کچھ پانی پی لیا' تو وہ (ٹھیک ہو کر) کھڑے ہو گئے اور دیگر سواروں کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

جعفر بن برقان نے (اس روایت کے ایک راوی زہری سے کہا:) ہم' تو اسے زیادتی شمار کرتے ہیں (کہ جس پانی کے ذریعے تہبند کا اندرونی حصہ دھویا گیا ہو' اُس کو پلایا جائے)' تو زہری نے کہا: جی نہیں! بلکہ یہ سنت ہے۔

19767 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَرْقُوْنَ بِرُقًى يُخَالِطُهَا الشِّرْكُ، فَنَهٰى عَنِ الرُّقٰى، قَالَ: فَلُدِغَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ لَدَغَتْهُ الْحَيَّةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مِنْ رَاقٍ يَّرْقِيْهِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ اِنِّيْ كُنْتُ اَرْقِيْ رُقْيَةً، فَلَمَّا نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى تَرَكْتُهَا، قَالَ: فَاعْرِضْهَا عَلَيَّ، فَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرَ بِهَا بَاْسًا، فَاَمَرَهٗ فَرَقَاهُ

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو وہ لوگ ایسا دم کیا کرتے تھے' جس میں شرکیہ کلمات ہوتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع کر دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو سانپ نے ڈس لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کوئی اس کا دم کرنے والا ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں دم کیا کرتا تھا' لیکن جب آپ نے دم کرنے سے منع کر دیا' تو میں نے اسے ترک کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے اُس کے کلمات پیش کرو! (وہ صاحب کہتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ کلمات پیش کیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میں کوئی حرج نہیں سمجھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

صاحب کو حکم دیا' تو انہوں نے (متاثرہ شخص کو) دم کیا۔

19768 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ: اَلَا تُعَلِّمِينَ هٰذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ - يُرِيْدُ حَفْصَةَ زَوْجَتَهُ -، كَمَا عَلَّمْتِهَا الْكِتَابَةَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا: کیا تم نملہ (نامی پھوڑے' یا زخم) پر کیے جانے والے دم کی تعلیم اس خاتون (یعنی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) کو نہیں دوگی؟ جس طرح تم نے اسے (یعنی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو) کتابت کی تعلیم دی ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

19769 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيَةً بِهَا نَظْرَةٌ، فَقَالَ: اسْتَرْقُوا لَهَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک لڑکی کو دیکھا' جسے نظر لگ گئی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دم کرواؤ!

19770 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَاِذَا اسْتُغْسِلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَغْتَسِلْ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نظر لگنا' حق ہے' اگر کوئی چیز' تقدیر پر سبقت لے جاسکتی' تو نظر لگنا' اُس پر سبقت لے جاتا' جب تم میں سے کسی شخص کو (نظر لگنے سے' متاثرہ شخص کے لئے) غسل کرنے کا کہا جائے' تو اُسے غسل کر لینا چاہیے''۔

19771 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي عُمَرَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا مِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا، وَمِنَ الْحُمَّى هٰذَا الدُّعَاءَ: بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں ہر قسم کی تکالیف کے بارے میں تعلیم دیا کرتے تھے' آپ نے بخار کے بارے میں ہمیں اس دعا کی تعلیم دی تھی:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو کبریائی والا ہے' میں عظیم اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' ہر جوش مارنے والی رگ کے شر سے اور جہنم کی تپش کے شر سے''۔

19772 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ قَالَ: مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً فِيهَا رُقْيَةٌ فَقَدْ سَحَرَ، وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ عَلَّقَ عُلْقَةً وُكِلَ اِلَيْهَا

٭٭ حسن ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جو شخص گرہ لگا کر اُس پر منتر پڑھے' تو اس نے جادو کیا' اور جس نے جادو کیا' تو اس نے کفر کیا' اور جس نے (کسی

نقصان یا تکلیف سے بچنے کے لیے) کوئی چیز لٹکائی' تو اسے اُسی چیز کے سپرد کر دیا جائے گا''۔

19773 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: نُهِيَ عَنِ الرُّقٰى، اِلَّا اَنَّهُ اُرْخِصَ فِيْ ثَلَاثٍ: فِيْ رُقْيَةِ النَّمْلَةِ، وَالْحُمَّةِ - يَعْنِيْ الْعَقْرَبَ - وَالنَّفْسِ يَعْنِيْ الْعَيْنَ

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: دم کرنے سے منع کیا گیا ہے' البتہ تین چیزوں کے بارے میں رخصت دی گئی ہے' نملہ (نامی پھوڑے یا زخم) میں' ''حمہ'' یعنی بچھو کے کاٹنے کی صورت میں' اور نفس' یعنی نظر لگنے کی صورت میں۔

19774 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: اكْتَوَى ابْنُ عُمَرَ مِنَ اللَّقْوَةِ، وَرُقِيَ مِنَ الْعَقْرَبِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے لقوہ کی وجہ سے (علاج کے طور پر) داغ لگوایا تھا اور بچھو کے کاٹنے پر دم کروایا تھا۔

19775 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى ابْنَ عُمَرَ، وَرَجُلٌ بَرْبَرِيٌّ يَرْقِي عَلٰى رِجْلِهِ مِنْ حُمْرَةٍ بِهَا، اَوْ شَبَهِهِ

✵✵ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس وقت دیکھا تھا جب ایک بربری شخص اُن کی ٹانگ پر ''حمرۃ'' (نامی جلد کی بیماری) یا اس کی مانند (کسی تکلیف کی وجہ سے ان کی ٹانگ پر) دم کر رہا تھا۔

19776 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقْرَبُ الرُّقٰى اِلَى الشِّرْكِ رُقْيَةُ الْحَيَّةِ وَالْمَجْنُوْنِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شرک کے سب سے زیادہ قریب وہ دم ہے' جو سانپ کاٹنے پر' یا جنون کے شکار شخص پر کیا جاتا ہے''۔

19777 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اتِّقَاءً نَتَّقِيْهِ، وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ، وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا، اَتُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ مِنَ الْقَدَرِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ ہم جو پرہیز کرتے ہیں' یا جو دوا استعمال کرتے ہیں' یا جو دم کرواتے ہیں' تو کیا یہ چیز تقدیر کے مقابلے میں کسی کام آسکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تقدیر کا حصہ ہے۔

19778 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَيْنُ حَقٌّ، وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''نظر لگنا' حق ہے''۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے سے منع کیا ہے۔

19779 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: الرُّقْيَةُ الَّتِيْ رَقٰى بِهَا جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، وَمَنْ كُلِّ عَيْنٍ وَحَاسِدٍ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دم کیا تھا (اس کے کلمات یہ ہیں:)
''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں آپ کو دم کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے' جو آپ کو اذیت پہنچاتی ہے' اور ہر (لگنے والی) نظر اور حاسد سے آپ کو شفا دے' اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں آپ کو دم کرتا ہوں''۔

19780 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقِي، يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فِيكَ

✵✵ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے:
''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور' جو وہ چاہے ہر اُس چیز پر' اُس کی قدرت' کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اُس چیز کے شر سے' جو میں تمہارے اندر پا رہا ہوں''۔

19781 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَرَ، وَاَسْنَدَهٗ لَنَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقِي فَيَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْكَبِيرِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: ابو عمر نے ہمیں یہ روایت بیان کی ہے اور انہوں نے اس کی سند بھی بیان کی تھی' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے:
''میں عظیم اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' کبریائی والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' ہر جوش مارنے والی رگ کے شر سے اور آگ (یا جہنم) کی تپش کے شر سے''۔

19782 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ بِالْقُرْآنِ عَلٰى كَفَّيْهِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک پڑھ کر' دونوں ہتھیلیوں پر دم کرتے تھے اور پھر اُن دونوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

19783 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهٖ قَالَ: اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، اشْفِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

قَالَتْ: فَلَمَّا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ، اَسْنَدْتُهُ اِلٰى صَدْرِى، ثُمَّ مَسَحْتُ بِيَدِىْ عَلٰى وَجْهِهٖ وَقُلْتُ: اَذْهِبِ الْبَاْسَ كَمَا كَانَ يَقُوْلُ، قَالَتْ: وَاَخَّرَ يَدِىْ عَنْهُ، وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِىْ، وَاجْعَلْنِىْ فِى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى، قَالَتْ: ثُمَّ ثَقُلَ عَلَىَّ وَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تھا' تو آپ یہ پڑھ کر (یعنی دم کرتے تھے:)

''تو تکلیف کو رخصت کردے! اے لوگوں کے پروردگار! اور شفاعطا کردے' تو شفا عطا کرنے والا ہے' تو ایسی شفا عطا کردے جو بیماری کو نہ رہنے دے''۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے کے ساتھ لگا کر ٹیک دی' اور پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کے چہرے پر پھیرا اور یہ پڑھا:

''تو تکلیف کو رخصت کردے......!''۔

جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ' اپنے سے پرے کیا اور یہ فرمایا:

''اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کردے' اور مجھے رفیق اعلیٰ میں شامل کردے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر مجھے زیادہ پریشانی ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔

19784 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ بَغْلَةً، فَنَفَرَتْ بِهٖ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: اقْرَاْ عَلَيْهَا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

✵✵ ابان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار ہوئے' وہ بدکنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: اِس پر سورۂ فلق پڑھ کر (یعنی دم کرو!)۔

19785 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ فِى الْمَرَضِ الَّذِىْ قُبِضَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ - قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَاَلْتُ الزُّهْرِىَّ: كَيْفَ كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ؟ فَقَالَ: كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى يَدَيْهِ، وَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ - قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا ثَقُلَ جَعَلْتُ اَتْفُلُ عَلَيْهِ بِهِنَّ، وَاَمْسَحُهٗ بِيَدِ نَفْسِهٖ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' اپنی اُس بیماری کے دوران جس میں آپ کا وصال ہوا' معوّذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر کیسے دم کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے تھے اور اُن دونوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی' تو میں اُن کلمات کے ہمراہ دم کرتی تھی اور آپ کا ہاتھ آپ پر پھیر دیتی تھی۔

بَابُ مَجَالِسِ الطَّرِيقِ

باب: راستے میں بیٹھ جانا

19786 - قرأنا على عبد الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطَّرِيقِ - وَرُبَّمَا قَالَ: الصُّعُدَاتِ - قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا بُدَّ مِنْ مَّجَالِسِنَا، قَالَ: فَاَدُّوْا حَقَّهَا قَالُوْا: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: رَدُّ السَّلَامِ، وَغَضُّ الْبَصَرِ، وَاِرْشَادُ السَّائِلِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''راستے میں بیٹھنے سے بچو! - راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے اس طرح بیٹھے بنا چارہ نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم اُس کا حق ادا کرو! لوگوں نے دریافت کیا: اُس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سلام کا جواب دینا' نگاہ جھکا کے رکھنا' دریافت کرنے والے کی رہنمائی کرنا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا''۔

19787 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: قَلَّ مَا تَرَى الْمُسْلِمَ اِلَّا فِىْ ثَلَاثٍ: فِىْ مَسْجِدٍ يَعْمُرُهُ، اَوْ بَيْتٍ يَسْكُنُهُ، اَوِ ابْتِغَاءِ رِزْقٍ مِّنْ فَضْلِ رَبِّهِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: مسلمان' آپ کو تین جگہوں کے علاوہ کم ہی نظر آئے گا' مسجد میں' اُسے آباد کرتے ہوئے' گھر میں' رہائش رکھتے ہوئے' یا اپنے پروردگار کے فضل میں سے رزق تلاش کرتے ہوئے۔

19788 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، رَفَعَ الْحَدِيْثَ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ قَطُّ فَيَقُوْمُوْا قَبْلَ اَنْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ اِلَّا كَاَنَّمَا تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةٍ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جب بھی کچھ لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور پھر وہ اللہ کا ذکر کرنے سے پہلے اُٹھ جاتے ہیں' تو وہ گویا مردار کے پاس سے جدا ہوتے ہیں''۔

19789 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا حَدَّثْتَ بِاللَّيْلِ فَاخْفِضْ صَوْتَكَ، وَاِذَا حَدَّثْتَ بِالنَّهَارِ فَانْظُرْ مَّنْ حَوْلَكَ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب تم رات کے وقت بات کرو' تو اپنی آواز کو پست رکھو اور جب تم دن کے وقت بات کرو' تو اپنے

اردگرد کا جائزہ لے لو۔

19790 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: (ص:22) حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ صَنْعَاءَ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَقُوْلُ لِاَبِى: وَجَدْتُ فِىْ حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ: عَلَى الْعَاقِلِ اَنْ لَا يُشْتَغَلَ عَنْ اَرْبَعِ سَاعَاتٍ: سَاعَةٍ يُنَاجِى فِيْهَا رَبَّهُ، وَسَاعَةٍ يُحَاسِبُ فِيْهَا نَفْسَهُ، وَسَاعَةٍ يُفْضِى فِيْهَا اِلٰى اِخْوَانِهِ الَّذِيْنَ يَصْدُقُوْنَهُ عُيُوبَهُ، وينْصَحُونَهُ فِىْ نَفْسِهِ، وَسَاعَةٍ يُخَلِّىْ فِيْهَا بَيْنَ نَفْسِهِ وَبَيْنَ لَذَّتِهَا مِمَّا يَحِلُّ وَيَجْمُلُ، فَاِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ عَوْنٌ لِهٰذِهِ السَّاعَاتِ، واسْتِجْمَامٌ لِلْقُلُوْبِ، وَفَضْلٌ وَّبُلْغَةٌ، وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ لَا يَكُوْنَ ظَاعِنًا اِلَّا فِىْ اِحْدَى ثَلَاثٍ: تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ، اَوْ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ، اَوْ لَذَّةٍ فِىْ غَيْرِ مُحَرَّمٍ، وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ يَكُوْنَ عَالِمًا بِزَمَانِهِ، مُمْسِكًا لِلِسَانِهِ، مُقْبِلًا عَلٰى شَانِهِ "

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: بشر بن رافع نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: صنعاء کے رہنے والوں میں سے ابوعبداللہ نامی ایک بزرگ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: میں نے وہب بن منبہ کو سنا وہ میرے والد کو یہ بتا رہے تھے: میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی حکمت میں یہ بات پائی ہے:

''عقلمند پر یہ بات لازم ہے کہ وہ چار گھڑیوں میں غفلت کا شکار نہ ہو وہ گھڑی جس میں وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے وہ گھڑی جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ گھڑی جس میں وہ اپنے ان دوستوں کے پاس جاتا ہے جو اس کے عیوب کے حوالے سے اُس کے ساتھ سچ بیانی کرتے ہیں اور اس کی ذات کے بارے میں اُس کے ساتھ خیر خواہی رکھتے ہیں اور وہ گھڑی جس میں وہ اپنی ذات اور اس کی لذت کے درمیان اکیلا ہوتا ہے وہ لذت جو حلال ہو اور آراستہ ہو کیونکہ یہ گھڑی اُن دوسری گھڑیوں کے لیے مددگار ہوتی ہے اور دل کے لیے پختگی کا باعث ہے فضیلت اور بھلائی کے حصول کا باعث ہے اور عقلمند پر یہ بات لازم ہے کہ وہ صرف تین صورتوں میں سفر کرے آخرت کے لئے تیاری کرنے میں زندگی کے معاملات سرانجام دینے میں اور ایسی لذت میں جو حرام نہ ہو اور عقلمند پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کے بارے میں علم رکھتا ہو اپنی زبان کو روک کے رکھتا ہو اور اپنے معاملے کی طرف متوجہ رہے''۔

بَابُ الْمَجَالِسِ بِالْاَمَانَةِ

باب: مجالس کا امانت سے متعلق ہونا

19791 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يُجَالِسُ الْمُتَجَالِسُونَ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ، فَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُفْشِىَ عَنْ صَاحِبِهِ مَا يَكْرَهُ

✵✵ حضرت ابوبکر بن محمد بن حزم روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک محفل میں' بیٹھنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کی امانت کے ہمراہ اکٹھے بیٹھتے ہیں' تو اُن میں سے کسی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے حوالے سے کوئی ایسی بات ظاہر کردے' جسے وہ ساتھی ناپسند کرتا ہو''۔

بَابُ الرَّجُلِ اَحَقُّ بِوَجْهِهٖ

باب: آدمی کا' اپنی جگہ کے بارے میں زیادہ حق رکھنا

19792 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّجْلِسِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کر جائے اور پھر وہ اُس جگہ کی طرف واپس آئے' تو وہ اس کے بارے میں زیادہ حق رکھے گا''۔

19793 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ لِابْنِ عُمَرَ مِنْ نَفْسِهٖ، فَمَا يَجْلِسُ فِىْ مَجْلِسِهٖ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص' اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر' خود وہاں نہ بیٹھے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اپنی جگہ سے اُٹھ جاتا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس کی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

19794 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ الْوَرْدِ، عَنْ اَبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِىْ مَجْلِسٍ تَكَبُّرًا عَلَيْهِمَا، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

✵✵ ابان روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بیٹھنے میں' دو آدمیوں کے درمیان علیحدگی کروادے' اُن دونوں پر اپنی برتری کا اظہار کرتے ہوئے' (وہ ایسا کرے) تو اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

19795 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: سَمِعْتُ وُهَيْبًا، يَقُوْلُ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: مَنْ عَدَّ كَلَامَهٗ مِنْ عَمَلِهٖ قَلَّ كَلَامُهٗ

✵✵ وہیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے عمل کے حساب سے اپنے کلام کا شمار کرے گا' اُس کا کلام کم ہوگا''۔

كَفَّارَةُ الْمَجَالِسِ

باب: مجالس کا کفارہ

19796 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ الْفَقِيْرِ، اَنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهٗ يَقُوْلُ: هٰذَا الْقَوْلُ كَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ

✵✵ ابوعثمان فقیر بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے' نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی تعلیم دی تھی کہ جب آپ محفل سے اُٹھیں' تو یہ پڑھ لیا کریں:

''تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے' میں' اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف' تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں' تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور میں' تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے' اُن کے علاوہ' دوسرے راوی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''یہ کلمات محفل کا کفارہ ہیں''۔

19797 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: ابْتَدِئُوا بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَيْنَ الْكَلَامِ

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے:

''کلام کے درمیان' گفتگو کا آغاز' لا الہ الا اللہ کے ذریعے کرو''۔

19798 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَوْ غَيْرِهٖ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ جَالِسًا فِىْ نَفَرٍ، فَاَرَادُوا الْقِيَامَ، فَقَالَ رَجُلٌ: قُوْمُوْا عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ: قُوْمُوْا بِسْمِ اللّٰهِ

✵✵ ایوب نے' نافع کے حوالے سے' یا شاید اُن کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کچھ لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے' اُن لوگوں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا' تو ایک شخص نے کہا: تم لوگ اللہ کے نام پر اُٹھ جاؤ' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات پر اعتراض کیا اور فرمایا: تم لوگ اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اُٹھ جاؤ!

بَابُ الْجُلُوْسِ فِى الظِّلِّ وَالشَّمْسِ

باب: (کچھ) سائے اور (کچھ) دھوپ میں بیٹھ جانا

19799 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِى الْفَىْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ، فَلْيَقُمْ فَاِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سائے میں موجود ہو اور وہ اس سے ہٹ جائے تو اس شخص کو اُٹھ جانا چاہیے کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہوگی۔

19800 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يُكْرَهُ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِنْسَانُ بَعْضُهُ فِى الظِّلِّ، وَبَعْضُهُ فِى الشَّمْسِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ آدمی کا کچھ حصہ سائے میں اور کچھ حصہ دھوپ میں ہو۔

19801 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَكُنْتُ جَالِسًا فِى الظِّلِّ وَبَعْضِىْ فِى الشَّمْسِ، قَالَ: فَقُمْتُ حِيْنَ سَمِعْتُهُ فَقَالَ لِىْ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: اجْلِسْ لَا بَاْسَ عَلَيْكَ، اِنَّكَ هٰكَذَا جَلَسْتَ

✵✵ اسماعیل بن ابراہیم بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے ابن منکدر کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: اسماعیل کہتے ہیں: میں اُس وقت سائے میں بیٹھا ہوا تھا اور میرا کچھ حصہ دھوپ میں بھی تھا جب میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا تو میں اُٹھنے لگا تو ابن منکدر نے مجھ سے کہا: تم بیٹھے رہو! تم پر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ تم پہلے سے اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے۔

بَابُ الضَّجْعَةِ عَلَى الْبَطْنِ

باب: پیٹ کے بل لیٹ جانا

19802 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ: دَعَانِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَنْزِلِهِ، وَرَهْطٌ مَعَهٗ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ، فَدَخَلْنَا مَنْزِلَهٗ، فَقَالَ: اَطْعِمِيْنَا يَا عَائِشَةُ، فَاَتَتْ بِشَىْءٍ فَاَكَلُوْهُ، ثُمَّ قَالَ: زِيْدِيْنَا يَا عَائِشَةُ، فَزَادَتْهُمْ شَيْئًا يَسِيْرًا اَقَلَّ مِنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِيْنَا يَا عَائِشَةُ، فَجَاءَ تْ بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ، فَشَرِبُوْا ثُمَّ قَالَ: زِيْدِيْنَا يَا عَائِشَةُ، فَجَاءَ تْ بِقَعْبٍ مِّنْ لَبَنٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتُمْ رَقَدْتُمْ هَاهُنَا، وَاِنْ شِئْتُمْ فِى الْمَسْجِدِ، قَالُوْا: بَلْ

فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَخَرَجْنَا فَنِمْنَا فِي الْمَسْجِدِ، حَتّٰى إِذَا كَانَ السَّحَرُ كَظَّنِي بَطْنِي، فَنِمْتُ (ص:26) عَلٰى بَطْنِي، فَإِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ وَيَقُولُ: هٰكَذَا، فَإِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے گھر بلوایا اور میرے ہمراہ اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کو بھی بلوایا' ہم آپ کے گھر میں داخل ہوئے' تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لیے کچھ دو! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کوئی چیز لے آئیں' اُن لوگوں نے اسے کھایا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں مزید دو' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن لوگوں کے لیے مزید کوئی چیز دی' جو تھوڑی تھی اور پہلے والی سے کم تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں پینے کے لیے کچھ دو' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دودھ کا پیالہ لے آئیں' اُن لوگوں نے اسے پیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں مزید دو' تو وہ دودھ کا ایک اور برتن لے آئیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو' تو یہاں سو جاؤ! اور اگر چاہو' تو مسجد میں سو جاؤ' اُن لوگوں نے کہا: ہم مسجد میں سو جائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ وہاں سے نکلے اور مسجد میں سو گئے' جب سحری کا وقت ہوا' تو مجھے اپنے پیٹ میں کچھ بے چینی محسوس ہوئی' تو میں پیٹ کے بل (یعنی اُلٹا ہو کر) سو گیا' کسی نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دی اور وہ یہ کہہ رہے تھے: اس طرح؟ یہ تو لیٹنے کا ایسا طریقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے سر اُٹھا کے دیکھا' تو وہ نبی اکرم ﷺ تھے۔*

19803 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّضْطَجِعَ عَلٰى بَطْنِهِ، وَالْمَرْاَةِ عَلٰى قَفَاهَا

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: آدمی کے لئے یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ وہ پیٹ کے بل لیٹے اور عورت کے لیے (یعنی یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے) کہ وہ گدی کے بل لیٹے۔

بَابُ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَالْفَخِذِ

باب: گواہی اور دیگر امور کا تذکرہ اور زانو کا تذکرہ

19804 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فِي الرَّجُلِ يَجِيْءُ مَعَ الْخَصْمِ يَرٰى اَنَّ عِنْدَهُ شَهَادَةً، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ شَهَادَةٌ، قَالَ: هُوَ شَاهِدُ زُورٍ

✵✵ سعید بن مسیّب' ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو مقابل فریق کے ساتھ آتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (5040) کے تحت' امام ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (752و3723) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (429/3) اور (426/5)' یحییٰ بن ابوکثیر کے طریق کے ساتھ' ابوسلمہ کے حوالے سے' یعیش بن طخفہ بن قیس کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کی ہے۔

جبکہ امام ابن ماجہ نے اس کو رقم الحدیث (3723) کے تحت' قیس بن طخفہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے۔

کے پاس گواہی موجود ہے لیکن اس کے پاس گواہی نہیں ہوتی' تو وہ یہ فرماتے ہیں: یہ جھوٹا گواہ ہے۔

19805 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّ قَوْمًا يَحْسِبُوْنَ اَبَا جَادٍ، وَيَنْظُرُوْنَ فِي النُّجُومِ، وَلَا اَرٰى لِمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ خَلَاقٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے:

''کچھ لوگ باپ کو دادا اقرار دیں گے' علم نجوم میں غور وفکر کریں گے' اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ایسا کرے گا' اُس کا (یعنی آخرت) میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

19806 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ اِلَّا بِاِذْنِهِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ،

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم تین افراد ہو' تو دو لوگ تیسرے کو چھوڑ کر' آپس میں سرگوشی میں بات چیت نہ کریں' البتہ اگر اس سے اجازت لیں' تو حکم مختلف ہے' کیونکہ یہ چیز اُسے غمگین کردے گی''۔

19807 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

19808 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جَرْهَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطِّ فَخِذَكَ، فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ

٭٭ ابن جرہد' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر' ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا' جس نے اپنے زانو سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے زانو کو ڈھانپ لو! کیونکہ یہ ستر کا حصہ ہے''۔

قَوْلُ الرَّجُلِ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ

باب: آدمی کا یہ کہنا: جو اللہ چاہے اور جو تم چاہو

19809 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِي الْحَلَالِ الْعَتَكِيِّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اِلٰى عُثْمَانَ فَكَلَّمْتُهُ فِيْ حَاجَةٍ، فَقَالَ لِيْ حِيْنَ كَلَّمْتُهُ: مَا شِئْتَ ثُمَّ قَالَ: بَلِ اللّٰهُ اَمْلَكُ،

بَلِ اللّٰهُ اَمْلَكُ

❊❊ ابوحلال عتکی بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اُن کے ساتھ کسی کام کے سلسلے میں بات چیت کی' تو جب میں نے اُن کے ساتھ بات کی' تو انہوں نے فرمایا: جو تم چاہتے ہو (یعنی وہ ہو جائے گا) پھر انہوں نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ زیادہ مالک ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ زیادہ مالک ہے' (یعنی جو وہ چاہے گا' وہی ہوگا)۔

19810 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا، يَقُوْلُ: مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى، قَالَ: فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْنِيْ حَتّٰى يَقُوْلَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

❊❊ ابراہیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ ہدایت حاصل کرلے گا اور جو اُن دونوں کی نافرمانی کرے گا' وہ گمراہ ہوگا' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی رنگت تبدیل ہوگئی' راوی کہتے ہیں: (یعنی اُس شخص کو یہ کہنا چاہیے تھا:) کہ اللہ اور اس کا رسول (یعنی "اُن دونوں" نہیں کہنا چاہیے تھا)۔

19811 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يَّقُوْلَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِكَ، حَتّٰى يَقُوْلَ: ثُمَّ بِكَ

❊❊ ابراہیم کے بارے میں' یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی یہ کہے: میں' اللہ کی اور تمہاری پناہ لیتا ہوں' آدمی کو یہ کہنا چاہیے: میں' اللہ کی' اور پھر تمہاری پناہ لیتا ہوں۔

19812 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّقُوْلَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ

❊❊ ابراہیم کے بارے میں' یہ بات منقول ہے: کہ وہ یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جو اللہ چاہے اور پھر جو تم چاہو۔

19813 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ رَجُلًا رَاٰى فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ: اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَاَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُمْ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَقَوْمٌ لَّوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ، قَالُوْا: وَاَنْتُمْ لَقَوْمٌ لَّوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، وَمَرَّ بِهٖ قَوْمٌ مِّنَ النَّصَارٰى فَاَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُمْ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَقَوْمٌ لَّوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ، فَقَالُوْا: وَاَنْتُمْ اِنَّكُمْ لَقَوْمٌ لَّوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَشَاءَ مُحَمَّدٌ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُهَا مِنْكُمْ فَتُؤْذِيْنِيْ، فَلَا تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، وَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ "

❊❊ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' ایک شخص نے خواب دیکھا کہ وہ کچھ یہودیوں کے پاس سے گزرا' جن کی ہیئت اُسے اچھی لگی' تو اس نے کہا: تم لوگ اچھے ہوتے' اگر تم یہ نہ کہتے: کہ حضرت عزیر علیہ السلام' اللہ تعالیٰ کے

بیٹے ہیں' تو اُن یہودیوں نے کہا: تم (مسلمان) لوگ بھی اچھے ہوتے' اگر تم یہ نہ کہتے: کہ جو اللہ چاہے' اور جو حضرت محمد ﷺ چاہیں' پھر اُس شخص کا گزر کچھ عیسائیوں کے پاس سے ہوا' اُن کی ہیئت اُسے اچھی لگی' اُس نے کہا: تم لوگ اچھے ہوتے' اگر تم یہ نہ کہتے: کہ حضرت مسیح علیہ السلام' اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں' تو اُن لوگوں نے کہا: تم (مسلمان) بھی اچھے ہوتے' اگر تم یہ نہ کہتے: کہ جو اللہ چاہے اور جو حضرت محمد ﷺ چاہیں۔

اگلے دن' وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں یہ جملہ تم لوگوں سے سنا کرتا تھا' اور تم یوں مجھے اذیت پہنچاتے تھے' تم یہ نہ کہو: جو اللہ چاہے اور جو حضرت محمد ﷺ چاہیں' تم یہ کہو: جو صرف' اللہ چاہے"۔

بَابُ الْحِجَامَةِ، وَمَا جَاءَ فِيْهِ

باب: پچھنے لگوانا اور اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

19814 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ امْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً اَهْدَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَصْلِيَّةً بِخَيْبَرَ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَتْ: هَدِيَّةٌ، وَحَذِرَتْ اَنْ تَقُوْلَ: هِيَ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَلَا يَاْكُلَ، قَالَ: فَاَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكَلَ اَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَمْسِكُوْا، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: هَلْ سَمَّمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتْ: مَنْ اَخْبَرَكَ؟ قَالَ: هٰذَا الْعَظْمُ لِسَاقِهَا وَهُوَ فِيْ يَدِهِ، قَالَتْ: نَعَمْ، (ص:29) قَالَ: لِمَ؟ قَالَتْ: اَرَدْتُ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا اَنْ يَّسْتَرِيْحَ مِنْكَ النَّاسُ، وَاِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ. قَالَ: فَاحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْكَاهِلِ، وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاحْتَجَمُوْا، فَمَاتَ بَعْضُهُمْ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَسْلَمَتْ فَتَرَكَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا النَّاسُ فَيَقُوْلُوْنَ: قَتَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں:

"ایک یہودی عورت نے' خیبر میں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بکری کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ تحفہ ہے' اس نے یہ کہنے سے پرہیز کیا کہ یہ صدقہ ہے' کیونکہ پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے نہیں کھانا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے کھانا شروع کیا' آپ کے اصحاب نے بھی اسے کھانا شروع کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ رُک جاؤ' نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت سے دریافت کیا: کیا تم نے اس میں زہر ملایا ہے؟ اُس نے کہا: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس ہڈی نے' نبی اکرم ﷺ نے بکری کی پنڈلی کے بارے میں یہ فرمایا' جو آپ کے ہاتھ میں تھی' اُس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس عورت نے کہا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ

جھوٹے ہوئے' تو لوگ آپ سے نجات حاصل کر لیں گے اور اگر آپ نبی ہوئے' تو یہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی وجہ سے "کاہل" نامی رگ پر پچھنے لگوائے' آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا' تو انہوں نے بھی پچھنے لگوائے' لیکن ان میں سے بعض کا انتقال ہو گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ عورت مسلمان ہو گئی تھی اور نبی اکرم ﷺ نے اسے چھوڑ دیا تھا۔

معمر کہتے ہیں: دیگر لوگوں کا یہ کہنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو قتل کروا دیا تھا۔

19815 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ اُمَّ مُبَشِّرٍ، قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: مَا تَتَّهِمُ بِنَفْسِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاِنِّي لَا اَتَّهِمُ بِابْنِي اِلَّا الشَّاةَ الْمَشْوِيَّةَ الَّتِي اَكَلَ مَعَكَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا لَا اَتَّهِمُ اِلَّا ذٰلِكَ بِنَفْسِي، هٰذَا اَوَانُ قَطْعِ اَبْهَرِي يَعْنِي عِرْقَ الْوَرِيدِ

** حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم مبشر رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے دوران' جس میں آپ کا وصال ہوا' اس کے دوران آپ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی ذات کے حوالے سے کس پر الزام عائد کرتے ہیں؟ کیونکہ میں' تو اپنے بیٹے کے حوالے سے اسی بھنی ہوئی بکری پر الزام عائد کرتی ہوں' جو اس نے آپ کے ہمراہ خیبر میں کھائی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی ذات کے حوالے سے' میں بھی اسی پر الزام عائد کرتا ہوں اور اب مجھے اپنی شہ رگ کٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: یہاں "ابہر" سے مراد شہ رگ ہے۔

19816 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَيَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهُ وَضَحٌ، فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ

** زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص بدھ کے دن' یا ہفتے کے دن پچھنے لگوائے' اور پھر اُسے "وضاح" (نامی بیماری) لاحق ہو جائے' تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے"۔

19817 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ: الْمُغِيرَةُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: اَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدْتُ بِهَا شَيْخًا يَحْتَجِمُ فِي رَاْسِهِ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ حَجْمَةٌ مُبَارَكَةٌ احْتَجَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنَّهَا تَنْفَعُ مِنَ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ، وَوَجَعِ الْاَضْرَاسِ، وَوَجَعِ الْعَيْنَيْنِ، وَوَجَعِ الرَّاْسِ، وَمِنَ النُّعَاسِ، وَلَا يَمُصُّ اِلَّا ثَلَاثَ مَصَّاتٍ، فَاِنْ كَثُرَ دَمُهَا وَضَعْتَ يَدَكَ عَلَيْهَا يَعْنِي الْبَاْسَ، قَالَ مَعْمَرٌ: احْتَجَمْتُهَا فَخُرِقَ عَلَيَّ، فَقُمْتُ وَمَا اَقْدِرُ مِنَ الْقُرْآنِ عَلٰى حَرْفٍ، حَتّٰى كُنْتُ لِاُصَلِّي فَاٰمُرُ مَنْ يُّلَقِّنُنِي، قَالَ: ثُمَّ اَذْهَبَ اللّٰهُ ذٰلِكَ فَلَمْ اَحْتَجِمْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام مغیرہ بن حبیب تھا' انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ کہتے ہیں: میں' مدینہ منورہ آیا' وہاں میں نے ایک بزرگ کو دیکھا' جو اپنے سر میں پچھنے لگوا رہے تھے' انہوں نے یہ کہا: یہ پچھنے لگوانا' ایک مبارک کام ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بھی پچھنے لگوائے ہیں' اُس بزرگ نے بتایا: یہ جذام' برص' دانتوں کی تکلیف' آنکھوں کی تکلیف' سر کی تکلیف' اونگھ آنے میں' مفید ہوتا ہے' اور اس میں تین مرتبہ خون چوسا جاتا ہے' اگر پھر بھی خون زیادہ نکل رہا ہو' تو تم اپنا ہاتھ اس پر رکھ دو! - راوی کرتے ہیں: یعنی متاثرہ جگہ پر رکھ دو!

معمر کہتے ہیں: میں نے بھی پچھنے لگوائے لیکن مجھے نقصان ہوا' جب میں اُٹھا' تو میں' قرآن کا ایک حرف پڑھنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا تھا' یہاں تک کہ جب میں نماز ادا کرتا تھا' تو کسی کو ہدایت کرتا تھا کہ وہ مجھے لقمہ دیتا رہے۔ معمر کہتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھ سے رخصت کر دی' اور اس کے بعد میں نے پھر کبھی پچھنے نہیں لگوائے۔

19818 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ، وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے اور آپ نے پچھنے لگانے والے کو اس کا معاوضہ دیا تھا' اگر یہ حرام ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو (معاوضہ) نہیں دینا تھا۔

19819 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَدَاوَتِ الْعَرَبُ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ مَصَّةِ حَجَّامٍ، اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' یہ روایت نقل کی ہے' اور میرے علم کے مطابق انہوں نے اسے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''عربوں نے ایسے کسی طریقے سے علاج نہیں کیا' جو پچھنے لگانے والے کے چوسنے' یا شہد کو پینے کی مانند ہو''۔

بَابُ سَتْرِ الْبُيُوْتِ

باب: گھروں میں پردے لٹکانا

19820 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَخَالِدِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: تَزَوَّجَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ، فَدَعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلٰى بَيْتِهِ، وَقَدْ سُتِرَ بِهٰذِهِ الْاُدُمِ الْمَنْقُوْشَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ كُنْتُمْ جَعَلْتُمْ مَكَانَ هٰذَا مُسُوْحًا كَانَ اَحْمَلَ لِلْغُبَارِ مِنْ هٰذَا

✵✵ عکرمہ اور خالد بن صفوان بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی' انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر بلایا' اُن کے گھر میں' منقش چمڑے کے پردے لگے ہوئے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس کی

جگہ' کپڑے کے پردے لگا دیتے' تو اس نے اس کے مقابلے میں غبار کو زیادہ روکنا تھا۔

19821 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: بَلَغَ عُمَرَ، اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهَا: خَضْرَاءُ نَجَّدَتْ بَيْتَهَا، فَكَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْخُضَيْرَاءَ نَجَّدَتْ بَيْتَهَا، فَاِذَا جَاءَ كَ كِتَابِيْ هٰذَا فَاهْتِكْهُ، هَتَكَهُ اللّٰهُ، قَالَ: فَذَهَبَ الْاَشْعَرِيُّ بِنَفَرٍ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلُوا الْبَيْتَ، فَقَامُوْا فِيْ نَوَاحِيْهِ، فَقَالَ: لِيَهْتِكْ كُلُّ امْرِءٍ مِّنْكُمْ مَا يَلِيْهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ، قَالَ: فَهَتَكُوا، ثُمَّ خَرَجُوا

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ اہل بصرہ میں ایک خاتون ہے' جس کا نام خضراء ہے' اس نے اپنے گھر کو آراستہ کیا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

''امابعد! مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ خضیراء نامی عورت نے اپنے گھر کو آراستہ کیا ہے' جب تمہارے پاس میرا یہ مکتوب آئے' تو تم اس کو پھاڑ دینا' اللہ تعالیٰ اُسے پھاڑ دے''۔

راوی بیان کرتے ہیں:' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ کچھ افراد کو لے کر گئے' وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے اور گھر کے مختلف گوشوں میں کھڑے ہو گئے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے قریب موجود پردے کو پھاڑ دے' اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر رحم کرے! راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے اس کو پھاڑ دیا اور پھر باہر چلے گئے۔

19822 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ، اَنَّ صَفِيَّةَ، امْرَاَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَتَرَتْ بُيُوْتَهَا بِقِرَامٍ، اَوْ غَيْرِهٖ اَهْدَاهُ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَذَهَبَ عُمَرُ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّهْتِكَهُ، فَبَلَغَهُمْ فَنَزَعُوْهُ، فَلَمَّا جَاءَ عُمَرُ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّاْتُوْنَنَا بِالْكَذِبِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر میں پردے لٹکائے ہیں' جو کپڑا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں تحفے کے طور پر دیا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے ان کا یہ ارادہ تھا کہ وہ اس کو پھاڑ دیں گے' گھر والوں کو اس بات کا پتہ چل گیا' تو انہوں نے اس پردے کو اتار دیا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' تو انہوں نے ایسی کوئی چیز نہیں پائی' تو وہ بولے: لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ جو ہمارے پاس جھوٹی اطلاعات لے آتے ہیں۔

19823 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلٰى امْرَاَتِهٖ بِنْتِ حُسَيْنٍ، وَجَدَ فِي الْبَيْتِ ثَلَاثَةَ فُرُشٍ، فَقَالَ: هٰذَا لِيْ، وَهٰذَا لَهَا، وَهٰذَا لِلشَّيْطَانِ، اَخْرِجُوْهُ عَنِّيْ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنی اہلیہ بنت حسین کے پاس تشریف لائے' تو انہوں نے اپنے گھر میں تین بچھونے پائے' تو فرمایا: ایک میرے لیے ہے' ایک اس عورت کے لئے ہے اور یہ شیطان کے لئے ہے' اسے میرے پاس سے نکال دو!

19824 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعِيَ اِلٰى طَعَامٍ، فَاِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ مُزَوَّقٌ، فَقَامَ بِالْبَابِ ثُمَّ قَالَ: اَخْضَرُ وَاَحْمَرُ فَعَدَّ اَلْوَانًا، ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ لَوْنًا وَّاحِدًا، ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ يَدْخُلْ

٭٭ محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی کھانے کی دعوت کی گئی' وہ گھر آراستہ و پیراستہ تھا' نبی اکرم ﷺ دروازے پر کھڑے ہو گئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبز اور سرخ' نبی اکرم ﷺ نے متعدد رنگ گنوائے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک ہی رنگ ہوتا' تو مناسب تھا' پھر آپ واپس تشریف لے گئے اور اندر نہیں داخل ہوئے۔

بَابُ الْمِنْدِيْلِ وَالْقُمَامِ

باب: رومال اور کچرے کا تذکرہ

19825 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ تُتْرَكَ الْقُمَامَةُ فِي الْحُجْرَةِ، فَاِنَّهَا مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ، وَاَنْ يُّتْرَكَ الْمِنْدِيْلُ الَّذِيْ يُمْسَحُ بِهٖ مِنَ الطَّعَامِ فِي الْبَيْتِ، وَاَنْ يُّجْلَسَ عَلَى الْوَلَايَا، اَوْ يُضْطَجَعَ عَلَيْهَا

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ گھر میں کچرے کو چھوڑ دیا جائے' کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہوتا ہے' اور آپ نے اس سے بھی منع کیا ہے کہ اس کپڑے کو چھوڑ دیا جائے' جس کے ذریعے گھر میں کھانے کے بعد ہاتھ پونچھا جاتا ہے' اور اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ آدمی ولایا پر بیٹھے یا اس پر لیٹ جائے۔

19826 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، عَنْ سَعِيْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ جَالِسٌ اَوْ مُضْطَجِعٌ عَلٰى طِنْفِسَةِ رَحْلِهٖ

٭٭ سعید بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اپنے پالان کی چادر پر بیٹھے ہوئے تھے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) لیٹے ہوئے تھے۔

اَلْقَوْلُ اِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ

باب: (اُس وقت کی) دعا' جب آدمی اپنے گھر سے نکلے

19827 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: هُدِيْتَ . وَاِذَا قَالَ: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: كُفِيْتَ، وَاِذَا قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. قَالَ الْمَلَكُ: وُقِيْتَ . قَالَ: فَتَتَفَرَّقُ الشَّيَاطِيْنُ فَتَقُوْلُ: لَا سَبِيْلَ لَكُمْ اِلَيْهِ، اِنَّهٗ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ

٭٭ کعب بیان کرتے ہیں: جب آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہے' تو فرشتہ اس سے کہتا ہے تمہیں ہدایت

دے دی گئی' جب بندہ اللہ پر توکل کر لیتا ہے' تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: تمہاری کفایت ہوگی اور جب بندہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ لیتا ہے' تو فرشتہ کہتا ہے: تمہیں بچا لیا گیا' جبکہ شیاطین ادھر ادھر بکھر جاتے ہیں اور کہتے ہیں: تمہیں اس کی طرف کوئی راہ نہیں ملے گی کیونکہ اُسے ہدایت بھی مل گئی' اس کی کفایت بھی ہوگی اور اسے بچا لیا گیا۔

بَابُ الْقَوْلِ حِيْنَ يُمْسِىْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ

باب: شام کے وقت اور صبح کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں

19828 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَتَتْهُ تَسْاَلُهُ خَادِمًا مِّنْ سَبْيٍ اُتِىَ بِهٖ، وَفِىْ يَدِهَا اَثَرُ قُطْبِ الرَّحَى مِنْ كَثْرَةِ الطَّحْنِ، فَقَالَ لَهَا: سَاُخْبِرُكِ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ، اِذَا اَوَيْتِ اِلٰى فِرَاشِكِ فَسَبِّحِى اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَاحْمَدِى اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبِّرِى اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَقُوْلِى: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، تُتِمِّيْنَ بِهَا الْمِائَةَ، فَرَجَعَتْ بِذٰلِكَ، وَلَمْ يُخْدِمْهَا شَيْئًا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَكْحُوْلًا، يُحَدِّثُ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ (ص:34) بِهِنَّ وَلَا لَيْلَةَ الْهَرِيْرِ بِصِفِّيْنَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ (یعنی امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تاکہ آپ سے قیدیوں میں سے کوئی خدمتگار مانگ لیں' جو قیدی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھے' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں' بکثرت آٹا پیسنے کی وجہ سے چکی کے قطب کا نشان موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں' تمہیں اس سے زیادہ بہتر چیز کے بارے میں بتاتا ہوں' جب تم اپنے بستر پر جاؤ' تو 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھو' 33 مرتبہ الحمد للہ پڑھو' 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو اور ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر 100 کی تعداد مکمل کرلو۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اُس کو لے کر واپس آ گئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی خدمت گار نہیں دیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو اس کی مانند حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کلمات کے بارے میں حکم دیا ہے اُس وقت سے لے کر اب تک میں نے کبھی ان کو ترک نہیں کیا' یہاں تک کہ صفین میں بھی ان کو ترک نہیں کیا۔

19829 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْمُرُ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِىْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِىْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ اِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ، وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ،

وَاِنْ اَصْبَحَ اَصْبَحَ وَهُوَ قَدْ اَصَابَ خَيْرًا

✵✵ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کو یہ ہدایت کرتے ہوئے سنا کہ جب وہ رات کے وقت سونے لگے تو یہ پڑھ لے:

''اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کیا' میں نے اپنا رُخ تیری طرف کر لیا' میں نے اپنا معاملہ تجھے تفویض کر دیا' میں نے اپنی پشت تیرے ساتھ لگا لی' تجھ سے ڈرتے ہوئے بھی' اور تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے بھی' تیرے مقابلے میں جائے نجات اور پناہ گاہ' صرف تیری ہی ذات ہے' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا' جو تو نے نازل کی' اور تیرے اس رسول پر ایمان لایا' جسے تو نے بھیجا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر وہ شخص اسی رات انتقال کر جائے' تو وہ فطرت پر فوت ہوگا' اور اگر وہ صبح کے وقت تک زندہ رہا' تو وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ اس نے بھلائی حاصل کر لی ہوگی۔

19830 - أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهِ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِىْ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِى، وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهُ، اَللّٰهُمَّ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لَهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص رات کے وقت اُٹھے اور پھر واپس اپنے بستر کی طرف جائے' تو اسے اپنے تہبند کے اندرونی حصے کے ذریعے بستر کو جھاڑ لینا چاہیے' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس بستر پر اس کے پیچھے کون آیا ہے؟ پھر اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''اے میرے پروردگار! تیرے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں اپنا پہلو رکھتا ہوں' اور تیرے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اِس کو اٹھاتا ہوں' اے اللہ! اگر تو میرے نفس کو روک لے' تو اس کی مغفرت کر دینا' اور اگر تو اس کو چھوڑ دے' تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا' جس طرح' تو نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے''۔

19831 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ وَحْشَةً يَجِدُهَا، فَقَالَ لَهُ: اَلَا اُعَلِّمُكَ مَا عَلَّمَنِى الرُّوحُ الْاَمِيْنُ جِبْرِيلُ قَالَ لِى: اِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ، فَاِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِى الْاَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ يَّطْرُقُ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمَانُ

✵✵ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے نبی

اکرم ﷺ کے سامنے وحشت کی شکایت کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی تعلیم نہ دوں؟ جو روح الامین جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتائی ہے جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ جنات سے تعلق رکھنے والا ایک عفریت آپ کو دھوکا دینا چاہتا ہے' تو جب آپ اپنے بستر پر جائیں' تو آپ یہ پڑھ لیں:

''میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' جن کے دائرے سے کوئی نیک یا گناہگار باہر نہیں ہے اور اس چیز کے شر سے (یعنی بھی پناہ مانگتا ہوں) جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو آسمان کی طرف اوپر جاتی ہے اور اس چیز کے شر سے بھی' جو اس نے زمین میں پیدا کی ہے اور جو زمین میں سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے وقت' آنے والوں کے شر سے اور ہر آنے والے کے شر سے' جو برائی لے کے آئے' البتہ اس آنے والے کا معاملہ مختلف ہے جو بھلائی لے کے آتا ہے' اے رحمٰن!''۔

19832 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، يُحَدِّثُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ بِمَكَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَسْتَقْبِلُ بِهِ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، فَقَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، قَالَ: وَقُلْهُنَّ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ، قَالَ: فَدَعَا عَطَاءٌ بِدَوَاةٍ وَكَتِفٍ فَكَتَبَهُنَّ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو مکہ میں' عطاء خراسانی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: اس نے کہا: عمرو بن ابوسفیان نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجیے' جسے میں رات کے وقت اور دن کے وقت پڑھ لیا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! اے ہر شہر کے پروردگار! اور اس کے مالک' میں' اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اپنی ذات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور میں شیطان کے شر سے اور اس کے شریک ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اس وقت پڑھ لیا کرو' جب تم اپنے بستر پر جاؤ''۔

راوی بیان کرتے ہیں:' تو عطاء نے قلم دوات منگوائی اور ان کلمات کو نوٹ کر لیا۔

19833 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ كَعْبًا، كَانَ يَقُولُ: لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُولُهُنَّ حِينَ اُصْبِحُ وَحِينَ اُمْسِي لَتَرَكَتْنِي الْيَهُودُ اَغْوِي مَعَ الْعَاوِيَاتِ، وَاَنْبَحُ مَعَ النَّابِحَاتِ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، الَّذِي لَا يُخْفَرُ جَارُهُ، الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَذَرَاَ وَبَرَاَ

✵✵ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: کعب یہ کہا کرتے تھے: اگر وہ کلمات نہ ہوتے' جنہیں میں' صبح اور شام کے وقت

پڑھتا ہوں' تو یہودیوں نے (یعنی مجھ پر جادو کر کے) مجھے بھونکنے والوں کے ساتھ بھونکتا ہوا' اور کتوں کی طرح آواز نکالتا ہوا' کر کے چھوڑ دیتا تھا (وہ کلمات یہ ہیں:)

''میں' اللہ تعالیٰ کے اُن مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' جن کے دائرے سے کوئی نیک یا گناہ گار باہر نہیں ہے' وہ اللہ جو پناہ لینے والے کو رسوائی کا شکار نہیں کرتا' جس نے آسمان کو اس سے روکا ہوا ہے کہ وہ زمین پر گر جائے' البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے' جو اس کی اجازت سے ہو' ہر اُس چیز کے شر سے (پناہ مانگتا ہوں)' جسے اُس نے تخلیق کیا پیدا کیا' بنایا (اُن سب کے شر سے اُس کی پناہ مانگتا ہوں)''۔

19834 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، قَالَ: لَدَغَتْ رَجُلًا عَقْرَبٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ قَالَ حِيْنَ اَمْسَى: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّهُ، قَالَ: فَقَالَتْهَا امْرَاَةٌ مِّنْ اَهْلِىْ، فَلَدَغَتْهَا حَيَّةٌ فَلَمْ تَضُرَّهَا

✵✵ سہیل بن ابوصالح نے' اپنے والد کے حوالے سے' اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کو بچھو نے ڈنک مار دیا' نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتا:

''میں' اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' اُس کی مخلوق کے شر سے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تو اُس (یعنی بچھو) نے اس (شخص) کو نقصان نہیں پہنچانا تھا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے گھر کی ایک خاتون میں یہ کلمات پڑھے ہوئے تھی' اُسے ایک سانپ نے ڈس لیا' لیکن اس کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔

19835 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِىْ اَنَّهُ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِىْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ: اَعُوْذُ بِكَ اللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ السَّامَةِ وَالْهَامَةِ، وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ، لَمْ تَضُرَّهُ دَابَّةٌ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جو شخص شام کے وقت اور صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! میں' تیری پناہ مانگتا ہوں' قرابت داروں' اور حشرات الارض اور اس چیز کے شر سے جو' تو نے پیدا کی ہے''۔

تو اُس شخص کو کوئی جانور نقصان نہیں پہنچائے گا۔

19836 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، اَنَّ عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ، كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ دَفْعَ مَا اَكْرَهُ، وَلَا اَمْلِكُ نَفْعَ مَا اَرْجُو، وَاَصْبَحَ الْاَمْرُ بِيَدِ غَيْرِىْ، وَاَصْبَحْتُ مُرْتَهَنًا بِعَمَلِىْ، فَلَا فَقِيْرَ اَفْقَرُ مِنِّىْ، اللّٰهُمَّ لَا تُشَمِّتْ بِىْ عَدُوِّىْ، وَلَا تَسُؤْ بِىْ صَدِيْقِىْ، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتِىْ فِىْ دِيْنِىْ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَىَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِىْ

✵✵ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے کہ میں اس چیز کو پرے کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا' جس کو میں نا پسند کرتا ہوں' اور میں اس کے نفع کا مالک نہیں ہوں' جس کی مجھے امید ہو' معاملہ میرے بجائے کسی اور کے ہاتھ میں ہے' اور میں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے' کہ میں' اپنے عمل کے عوض میں رہن رکھا ہوا ہوں' کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہے' اے اللہ! تو میرے دشمن کو مجھے برا کہنے کا موقع نہ دینا' اور میرے ذریعے میرے دوست کا برا نہ کروانا' اور میرے دین کے بارے میں' مجھے کسی مصیبت کا شکار نہ کرنا' اور مجھ پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ کرنا' جو مجھ پر رحم نہ کرے''۔

بَابُ الطُّهُوْرِ

باب: طہارت کا تذکرہ

19837 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِى السَّلِيلِ، عَنْ اَبِىْ مَرْثَدٍ الْعِجْلِيِّ، قَالَ: مَنْ اَوَى اِلٰى فِرَاشِهِ طَاهِرًا، وَنَامَ ذَاكِرًا، كَانَ فِرَاشُهُ مَسْجِدًا، وَكَانَ فِيْ صَلَاةٍ وَذِكْرٍ حَتّٰى يَسْتَيقِظَ، وَمَنْ اَوَى اِلٰى فِرَاشِهِ غَيْرَ طَاهِرٍ، وَنَامَ غَيْرَ ذَاكِرٍ، كَانَ فِرَاشُهُ قَبْرًا، وَكَانَ جِيفَةً حَتّٰى يَسْتَيقِظَ

✵✵ ابومرثد عجلی فرماتے ہیں: جو شخص باوضو حالت میں بستر پر آئے اور ذکر کرتے ہوئے سو جائے' تو اس کا بستر مسجد ہوتا ہے اور وہ شخص نماز اور ذکر کی حالت میں شمار ہوتا ہے' اس وقت تک' جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا' اور جو شخص بے وضو حالت میں بستر پر آئے اور ذکر کیے بغیر سو جائے' تو اس کا بستر قبر ہوتا ہے' اور وہ مردار ہوتا ہے' جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا۔

19838 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، ذَكَرَهُ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتِّينَ مَفْصِلًا، فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ، عَدَدَهَا فِيْ يَوْمٍ، اَمْسٰى وَقَدْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''انسان میں' تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں' جو شخص روزانہ اتنی تعداد میں اللہ اکبر کہتا ہے' یا الحمد للہ کہتا ہے' یا لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' تو وہ ایسی حالت میں شام کرتا ہے کہ اُسے جہنم سے بچا لیا گیا ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ اللّٰهِ فِي الْمَضَاجِعِ

باب: بستر پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

19839 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِى الْعَاصِ، نَكَحَ امْرَاَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنِّيْ لَمْ اَنْكِحْكِ رَغْبَةً فِى النِّسَاءِ، وَلٰكِنْ نَكَحْتُكِ لِتُخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَنِيعِ عُمَرَ، فَقَالَتْ: كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ عِنْدَهُ اِنَاءً فِيْهِ مَاءٌ، فَاِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَمَسَحَ يَدَهُ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوہ (یا مطلقہ) کے ساتھ شادی کر لی' انہوں نے اس خاتون سے کہا: میں نے تمہارے ساتھ شادی اس لیے نہیں کی ہے کہ میں خواتین میں رغبت رکھتا ہوں' میں نے تمہارے ساتھ شادی اس لیے کی ہے' تا کہ تم مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل (یعنی رات کے وقت اُن کے عبادت کے معاملات) کے بارے میں بتاؤ' تو اس خاتون نے بتایا: وہ جب رات کے وقت بستر پر آتے تھے' تو اپنے پاس ایک برتن رکھ لیتے تھے' جس میں پانی ہوتا تھا' جب وہ رات میں کسی وقت بیدار ہوتے تھے' تو اس پانی کو لے کر اس کے ذریعے اپنے بازوؤں اور چہرے پر مسح کرتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

19840 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَامَ وَفِيْ يَدِهِ اَثَرُ غُمْرٍ فَاَصَابَتْهُ بَلِيَّةٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جو شخص سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی کا اثر موجود ہو اور پھر اسے کوئی آزمائش لاحق ہو جائے (یعنی کوئی چیز کاٹ لے) تو اسے صرف اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہیے''۔

19841 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، قَالَ: وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ رِيْحَ غُمْرٍ، فَقَالَ: هَلَّا غَسَلْتَ هٰذَا الْغُمْرَ عَنْكَ

٭٭ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص سے چکناہٹ کی بو محسوس ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے سے اِس چکناہٹ کو دھو کیوں نہیں لیا؟

19842 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَاَلَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ اَيَنَامُ الرَّجُلُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ؟ فَقَالَ: يُكْرَهُ ذٰلِكَ، وَاِنَّا لَنَفْعَلُهُ

٭٭ معمر نے' اُس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حکم بن عتبہ سے سوال کیا تھا: کیا آدمی بے وضو حالت میں سو سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' لیکن ہم ایسا کر لیتے ہیں۔

19843 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّهُ بَالَ ثُمَّ تَيَمَّمَ بِالْجُدُرِ فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَخَافُ اَنْ يُّدْرِكَنِي الْمَوْتُ قَبْلَ اَنْ اَتَوَضَّاَ

٭٭ معمر نے' اعمش کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ انہوں نے پیشاب کیا اور پھر دیوار کے ساتھ تیمم کر لیا اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میرے وضو کرنے سے پہلے مجھے موت نہ آ جائے۔

19844 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ يَحْيٰى، اَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا، يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تَنَامَنَّ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ، فَاِنَّ الْاَرْوَاحَ تُبْعَثُ عَلٰى مَا قُبِضَتْ عَلَيْهِ

✵✵ ابو یحییٰ بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجاہد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: تم ہمیشہ باوضو حالت میں سونا' کیونکہ ارواح کو اسی حالت پر اٹھایا جاتا ہے' جس حالت پر انہیں قبض کیا گیا ہو۔

مَنْ نَامَ حَتّٰى يُصْبِحَ

باب: جو شخص صبح تک سویا رہے

19845 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا نَامَ عُقِدَ عِنْدَ رَاْسِهِ ثَلَاثُ عُقَدٍ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا اسْتَيْقَظَ وَذَكَرَ اللّٰهَ حُلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا تَوَضَّاَ حُلَّتْ اُخْرٰى، فَاِذَا صَلّٰى حُلَّتِ الثَّالِثَةُ، فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّكُوْنَ زَادَ، قَالَ: وَاِنَّ الْاِنْسَانَ يُوْقَظُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَيُوْقَظُ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى، فَيَجِيْءُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ لَهُ: اِنَّ عَلَيْكَ لَيْلًا فَارْقُدْ، فَاِنْ اَطَاعَ الشَّيْطَانَ رَقَدَ، ثُمَّ يُوْقَظُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُ لَهُ الشَّيْطَانُ: اِنَّ عَلَيْكَ لَيْلًا فَارْقُدْ، فَاِنْ اَطَاعَ الشَّيْطَانَ رَقَدَ، فَتُصْبِحُ عُقَدُهُ كَمَا هِيَ، وَيُصْبِحُ خَبِيْثَ النَّفْسِ - اَوْ قَالَ: ثَقِيْلَ النَّفْسِ - نَادِمًا عَلٰى مَا فَرَّطَ مِنْهُ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَبُوْلُ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنَيْهِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انسان جب سوتا ہے' تو اس کے سر کے پاس شیطان کے عمل سے تین گرہیں لگا دی جاتی ہیں' جب وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ وضو کر لے' تو دوسری کھل جاتی ہے' جب وہ نماز ادا کرے' تو تیسری کھل جاتی ہے' اور آدمی ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کا مزاج خوشگوار ہوتا ہے اور وہ اس بات کا آرزومند ہوتا ہے کہ وہ زیادہ (نیکی کے کام) کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کوئی انسان رات میں تین مرتبہ بیدار ہوتا ہے' جب وہ پہلی مرتبہ بیدار ہوتا ہے' تو شیطان آتا ہے اور اس سے یہ کہتا ہے: ابھی بہت رات ہے' تم سو جاؤ! اگر وہ شیطان کی اطاعت کر لے' تو سو جاتا ہے' پھر جب وہ دوسری مرتبہ بیدار ہوتا ہے' تو شیطان اسے کہتا ہے: ابھی بہت رات ہے' تم سو جاؤ! اگر وہ شیطان کی بات مان لے' تو سو جاتا ہے' پھر وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کی گرہیں ویسے ہی لگی ہوئی ہوتی ہیں' اور وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کا نفس خبیث ہوتا ہے اور اس نے جو کوتاہی کی تھی' اس پر نادم ہوتا ہے' یہ اس وجہ سے ہوتا ہے' کیونکہ شیطان نے اُس کے کانوں میں پیشاب کیا ہوتا ہے''۔

19846 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا رَجُلٌ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ بِعَشْرِ آيَاتٍ، فَيُصْبِحُ قَدْ كُتِبَتْ لَهُ بِهَا مِائَةُ حَسَنَةٍ، اَلَا رَجُلٌ صَالِحٌ يُوْقِظُ امْرَاَتَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَاِنْ قَامَتْ وَاِلَّا نَضَحَ وَجْهَهَا بِالْمَاءِ فَقَامَا لِلّٰهِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"خبردار! جو شخص رات میں اُٹھ کر (اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ جب وہ نیند سے بیدار ہو اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ وہ رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے) دس آیات کی تلاوت کرلیتا ہے تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے لیے ایک سو نیکیاں نوٹ کر لی گئی ہوتی ہیں' خبردار! نیک آدمی' اپنی بیوی کو بھی رات کے وقت (عبادت کرنے کے لئے) بیدار کرتا ہے' اگر وہ عورت بیدار ہوجائے' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتا ہے' اور پھر وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر رات کا کچھ حصہ عبادت کرتے ہیں"۔

19847 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: هَلْ كَانَ اَبُوكَ رُبَّمَا نَامَ حَتّٰى اَصْبَحَ؟ قَالَ: رُبَّمَا اَتٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: کیا آپ کے والد کبھی صبح ہونے تک سوئے رہتے تھے؟ (یعنی ایسا ہوتا ہو کہ انہوں نے رات کو نفل عبادت نہ کی ہو؟)' تو ان صاحب نے جواب دیا: ان کے ساتھ بعض اوقات اس طرح کی صورت حال پیش آجاتی تھی۔

19848 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ الْاَسَدَ حَبَسَ النَّاسَ لَيْلَةً فِيْ طَرِيقِ الْحَجِّ، فَرَّقَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ ذَهَبَ عَنْهُمْ، فَنَزَلَ النَّاسُ يَمِينًا وَّشِمَالًا، فَاَلْقَوْا اَنْفُسَهُمْ فَنَامُوا، وَقَامَ طَاوُسٌ يُصَلِّي، فَقَالَ رَجُلٌ لِطَاوُسٍ: اَلَا تَنَامُ، فَاِنَّكَ قَدْ نَصِبْتَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَقَالَ طَاوُسٌ: وَهَلْ يُنَامُ السَّحَرُ؟

✵✵ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حج کے راستے میں' ایک شیر نے لوگوں کے لئے راستے کو بند کردیا' لوگ ادھر ادھر بکھر گئے' جب سحری کا وقت ہوا' تو شیر انہیں چھوڑ کر چلا گیا' لوگوں نے دائیں بائیں پڑاؤ کرلیا' وہ لیٹ گئے اور سو گئے' لیکن طاؤس کھڑے ہوکر نماز ادا کرتے رہے' ایک شخص نے طاؤس سے کہا: کیا آپ سوئے نہیں؟ آپ ساری رات کے تھکے ہوئے ہیں' تو طاؤس نے جواب دیا: کیا سحری کے وقت سویا جاتا ہے؟

بَابُ الْاَسْمَاءِ وَالْكُنٰى

باب: ناموں اور کنیتوں کا تذکرہ

19849 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ اسْمُهُ الْحُبَابَ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْحُبَابَ اسْمُ الشَّيْطَانِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا نام "حباب" تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھ دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حباب' شیطان کا نام ہے"۔

19850 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِحَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ: كَيْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ يُّسَمَّى بِجِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن ابوسلیمان سے دریافت کیا: آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ جو جبرائیل یا میکائیل نام رکھ لیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

19851 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: حَزْنٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ، قَالَ: لَا اُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ اَبِي، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا حُزُونَةٌ بَعْدُ

زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے اُن کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے: (جو غالباً سعید کے دادا کے بارے میں ہے) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے؟ اُن صاحب نے جواب دیا: حزن (غمگین یا پریشان حال) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم سہل (یعنی آسانی اور سہولت) ہو ان صاحب نے کہا: میں اپنا وہ نام تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد نے میرا نام رکھا ہے۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں: تو اُس کے بعد ہمیشہ ہمارے خاندان میں پریشانی رہی۔

19852 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّى صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ وَهُوَ مُشْرِكٌ، فَقَالَ: انْزِلْ اَبَا وَهْبٍ

معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے صفوان بن امیہ کو اس کی کنیت سے مخاطب کیا تھا حالانکہ وہ مشرک تھا آپ نے فرمایا تھا: اے ابووہب! اُتر جاؤ!

19853 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، اَنَّ عُثْمَانَ، كَنَّى الْفُرَافِصَةَ الْحَنَفِيَّ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ فَقَالَ: نَحْنُ اَحَقُّ بِاَنْ نَتَّقِيَ ذٰلِكَ اَبَا حَسَّانَ

یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے "فرافصہ حنفی" کو کنیت سے مخاطب کیا تھا حالانکہ وہ عیسائی تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: اے ابوحسان! ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم اس سے بچیں۔

19854 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ عِنْدَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُمْ فَاحْلُبْ هٰذِهِ النَّاقَةَ يَا مُرَّةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ يَا مُرَّةُ فَقَالَ الْآخَرُ: قُمْ فَاحْلُبْهَا يَا مُرَّةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ يَا مُرَّةُ، كَاَنَّهُ كَرِهَ الِاسْمَ

عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں (کسی دوسرے شخص سے) کہا: اے مرہ! تم اُٹھو اور اس اونٹنی کا دودھ دوہ لو تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مرہ! تم بیٹھے رہو! پھر ایک اور شخص نے یہ کہا: اے مرہ! تم اُٹھو اور اس کا دودھ دوہ لو! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مرہ! تم بیٹھے رہو (راوی کہتے ہیں:) گویا نبی اکرم ﷺ نے اس نام کو

ناپسند کیا (کیونکہ لفظ "مرۃ" کا لغوی معنیٰ ' کڑوا ہونا ہے)۔

19855 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: اَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كِتَابٌ مِّنْ دِهْقَانٍ يُّقَالُ لَهُ جوانابه فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: تَرْجِمُوْا لِيْ اسْمَهُ؟، فَقَالُوْا: هٰذَا بِالْعَرَبِيَّةِ خَيْرُ الْفِتْيَانِ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ مِنَ الْاَسْمَاءِ اَسْمَاءً لَا يَنْبَغِي اَنْ يُّسَمّٰى بِهَا، اُكْتُبْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى شَرِّ الْفِتْيَانِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دہقان کا خط آیا جس کا نام "جوانابہ" تھا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسے جوابی خط لکھنے لگے' تو انہوں نے فرمایا: اس کے نام کا ترجمہ مجھے بتاؤ' تو لوگوں نے بتایا: عربی میں اس کا مطلب ہے: سب سے بہترین نوجوان' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ نام ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نام رکھنا مناسب نہیں ہوتا' تم یہ لکھو:

"اللہ کے بندے عمر کی طرف سے' جو امیر المومنین ہے (یہ خط) سب سے برے نوجوان کی طرف ہے"۔

19856 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنًا، لِعُمَرَ تَكَنّٰى اَبَا عِيْسٰى فَنَهَاهُ عُمَرُ،

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے' ابوعیسیٰ کنیت اختیار کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے (ایسا کرنے سے) منع کر دیا۔

19857 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ عِيْسٰى لَا اَبَ لَهُ

٭٭ نافع کے حوالے سے' اس کی مانند روایت منقول ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد نہیں تھے۔

19858 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُلُّ نِسَائِكَ لَهَا كُنْيَةٌ غَيْرِي، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتَنِيْ اَنْتِ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ، فَكَانَ يُقَالُ لَهَا: اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَتْ وَلَمْ تَلِدْ قَطُّ

٭٭ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میرے علاوہ' آپ کی تمام ازواج کی کوئی نہ کوئی کنیت ہے؟

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم "ام عبداللہ" کنیت اختیار کر لو!

راوی بیان کرتے ہیں: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے انتقال تک' اُنہیں اُم عبداللہ ہی کہا جاتا رہا (اور یہ کنیت اُن کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی نسبت کی وجہ سے تھی) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنی' تو کوئی اولاد نہیں تھی۔

19859 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا تُسَمُّوا الْحَكَمَ، وَلَا اَبَا الْحَكَمِ، فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَلَا تُسَمُّوا الطَّرِيْقَ السِّكَّةَ

٭٭لیث بن ابوسلیم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ "حکم" یا "ابوالحکم" نام نہ رکھو! کیونکہ اللہ تعالیٰ "حکم" (یعنی فیصلہ دینے والا) ہے اور تم راستے کو "سکۃ" کا نام نہ دو۔

19860 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: اَبْغَضُ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ: مَالِكٌ، وَاَبُو مَالِكٍ

٭٭معمر نے اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ نام "مالک" اور "ابومالک" ہیں"۔

19861 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يُّسَمِّيَ ابْنًا لَهُ الْوَلِيدَ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اِنَّهُ سَيَكُونُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْوَلِيدُ يَعْمَلُ فِي اُمَّتِي كَمَا فَعَلَ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ

٭٭زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے کا نام ولید رکھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے منع کر دیا آپ نے ارشاد فرمایا:

"عنقریب ایک ایسا شخص آئے گا' جس کا نام ولید ہوگا' وہ میری امت کے ساتھ وہی سلوک کرے گا' جو فرعون نے اپنی قوم کے ساتھ کیا تھا"۔

19862 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ مَكَانًا، كَانَ اسْمُهُ بَقِيَّةَ الضَّلَالَةِ، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيَّةَ الْهُدَى

قَالَ: وَمَرَّ بِقَوْمٍ، فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ اَنْتُمْ؟ قَالُوا: بَنُو مُغْوِيَةَ، فَسَمَّاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُو رِشْدَةَ

٭٭ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک جگہ تھی' جس کا نام "بقیۃ الضلالۃ" (یعنی گمراہی کا بقیہ حصہ) تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام "بقیۃ الہدیٰ" (یعنی ہدایت کا بقیہ حصہ) رکھ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' آپ نے دریافت کیا: تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا: بنومغویہ (یعنی بھٹکا دینے والی کے بیٹے) ' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام "بنورشدہ" (یعنی ہدایت یافتہ کے بیٹے) رکھ دیا۔

19863 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، كَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ الْكَعْبَةِ فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: وَكَانَ اسْمُ اَبِي بَكْرٍ: عَتِيقَ بْنَ عُثْمَانَ

٭٭ابن سیرین بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا نام' عبدالکعبہ تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نام "عبدالرحمٰن" رکھ دیا۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق بن عثمان تھا۔

19864 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى عُمَرَ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: جَمْرَةُ، فَقَالَ: ابْنُ مَنْ؟ قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ مِنَ الْحَرْقَةِ. قَالَ: اَيْنَ تَسْكُنُ؟ قَالَ: حَرَّةَ النَّارِ، قَالَ: بِاَيِّهَا؟ قَالَ: بِذَاتِ اللَّظٰى، فَقَالَ عُمَرُ: اَدْرِكْ بِالْحَيِّ لَا يَحْتَرِقُوا

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ایک شخص' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جمرۃ (یعنی انگارہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کس کے بیٹے ہو؟ اس نے جواب دیا: شہاب (یعنی آگ کے گولے) کا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اس نے جواب دیا: حرقۃ (یعنی جلی ہوئی جگہ) سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: حرۃ النار میں (یعنی آگ والی گرم پتھریلی جگہ پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سی والی؟ (یعنی کون سی گرم پتھریلی جگہ؟) اس نے جواب دیا: جو "ذات لظی" میں ہے (یعنی جو آگ کے بھکوں والی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے قبیلے میں جاؤ! وہ لوگ جل نہ گئے ہوں۔

19865 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ - رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ - اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: يُصَفِّي لِلْمَرْءِ وُدَّ اَخِيهِ، اَنْ يَّدْعُوَهٗ بِاَحَبِّ الْاَسْمَاءِ اِلَيْهِ، وَاَنْ يُّوَسِّعَ لَهٗ فِي الْمَجْلِسِ، وَيُسَلِّمَ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ

✵✵ معمر نے' اسحاق بن راشد' جو اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک فرد ہیں' اُن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"آدمی کے لئے' اس کے بھائی کی محبت کو یہ چیزیں نکھارتی ہیں: یہ کہ آدمی اُسے اس نام سے بلائے' جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہو' یہ کہ محفل میں اس کے لیے جگہ کھلی کرے' اور یہ کہ جب وہ اُس سے ملے' تو اسے سلام کرے"۔

اسْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتُهٗ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا تذکرہ

19866 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ

✵✵ ابن سیرین نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"تم لوگ میرے نام کے مطابق نام رکھ لو' لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو' میں "ابوالقاسم" ہوں"۔ *

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (270/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔
یہ روایت امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (226/4) اور (53/8)' جبکہ امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں' رقم الحدیث: (2134) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' ایوب کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

19867 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: وَاللّٰهِ لَا نُكَنِّيكَ بِهِ اَبَدًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى الْاَنْصَارِ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ہاں بیٹا ہوا' اس نے اس بچے کا نام قاسم رکھا' تو انصار نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس بچے کے حوالے سے تمہیں کنیت سے مخاطب نہیں کریں گے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے انصار کی تعریف کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ میرے نام کے مطابق نام رکھ لو' لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو''۔*

بَابُ: لَا يَقُوْلُ اَحَدٌ: رَبِّي، وَلَا رَبَّتِي

باب: کوئی شخص (یعنی غلام' اپنے آقا' یا مالکن کو) یہ نہ کہے: ''میرا رب' میری ربہ''

19868 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: عَبْدِیْ وَاَمَتِي، وَلْيَقُلْ: فَتَایَ وَفَتَاتِي، وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّي، وَلَا رَبَّتِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: سَيِّدِیْ وَسَيِّدَتِي

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص (اپنے غلام' یا کنیز کے بارے میں) یہ نہ کہے: میرا بندہ' میری بندی' بلکہ وہ یہ کہے: میرا جوان' میری لڑکی' اور غلام (اپنے آقا یا مالکن کو) یہ نہ کہے: میرا رب' یا میری ربہ' بلکہ وہ یہ کہے: میرا سردار' میری سردارنی۔

19869 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: اَطْعِمْ رَبَّكَ، اسْقِ رَبَّكَ، وَضِّءْ رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ، وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: عَبْدِیْ وَاَمَتِي، وَلْيَقُلْ: فَتَایَ وَفَتَاتِي، وَغُلَامِي

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص (اپنے غلام سے) یہ نہ کہے: تم اپنے رب کو کھلاؤ! تم اپنے رب کو پلاؤ! تم اپنے رب کو وضو کراؤ! بلکہ وہ یہ کہے: میرا سردار اور میرا آقا اور کوئی (شخص اپنے غلام یا کنیز کے بارے میں) یہ نہ کہے: میرا بندہ' یا میری بندی' بلکہ اسے یہ کہنا چاہیے: میرا نوجوان' میری لڑکی' میرا غلام''۔

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (370/3)' اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1110) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (226/4) پر' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2133) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' منصور کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ مَا يُتَّقٰى مِنَ الْجِنِّ الْقَائِلَةَ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب: قیلولہ کرنے والے جنّ (یعنی شیطان) سے کیسے بچا جائے؟ اور دیگر امور کا تذکرہ

19870 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ الْاَنْصَارِىُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ لَبَنٌ يَحْمِلُهٗ مَكْشُوْفًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا كُنْتَ خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحمید انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لے کر آئے جس میں دودھ موجود تھا' لیکن اس کے اوپر کچھ نہیں رکھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہیں دیا؟ خواہ کوئی لکڑی اس کے اوپر رکھ دیتے۔

19871 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِىْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سوتے وقت تم اپنے گھروں میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو''۔

19872 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَا اُرَاهُ اِلَّا رَفَعَهٗ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْخُرُوْجَ بَعْدَ هَدْاَةِ اللَّيْلِ، فَاِنَّ لِلّٰهِ دَوَابَّ يَبُثُّهَا فِى الْاَرْضِ تَفْعَلُ مَا تُؤْمَرُ بِهٖ، فَاِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمْ نَهِيْقَ حِمَارٍ، اَوْ نُبَاحَ كَلْبٍ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''رات کا ابتدائی ایک تہائی حصہ گزرنے کے بعد باہر نکلنے سے بچو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی (مخلوق میں سے) کچھ جانور ہیں' جنہیں وہ رات کے وقت پھیلا دیتا ہے' اور وہ جانور وہ کام کرتے ہیں' جن کا انہیں حکم دیا جاتا ہے' جب کوئی شخص گدھے کے رینکنے کی' یا کتے کے بھونکنے کی آواز سنے' تو اُسے شیطان (کے شر) سے' اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے' کیونکہ وہ (یعنی گدھے اور کتے) ان چیزوں (یعنی شیاطین) کو دیکھ لیتے ہیں' جنہیں تم نہیں دیکھتے ہو''۔

19873 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ تُجَافَ الْاَبْوَابُ، وَتُطْفَى الْمَصَابِيْحُ، وَتُخَمَّرَ الْاٰنِيَةُ، وَتُوكَى الْاَوْعِيَةُ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا، وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً، وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تَاْتِى الْمِصْبَاحَ فَتَاْخُذُ الْفَتِيْلَةَ فَتُحَرِّقُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ (سوتے ہوئے وقت) دروازوں کو بند کر دیا جائے، چراغوں کو بجھا دیا جائے، برتنوں کو ڈھانپ دیا جائے اور مشکیزوں کا منہ بند کر دیا جائے، کیونکہ شیطان بند دروازہ کھول نہیں سکتا، بند (مشکیزہ) کھول نہیں سکتا اور (ڈھانپے ہوئے برتن سے) چیز کو ہٹا نہیں سکتا، اور (چراغ بجھانے کا حکم اس لیے ہے) بعض اوقات چھوٹا فاسق (یعنی چوہا) چراغ کے پاس آتا ہے اور اس کی بتی پکڑ لیتا ہے اور یوں گھر کو جلا دیتا ہے۔

19874 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَمُرُّ عَلَيْنَا عِنْدَ نِصْفِ النَّهَارِ، اَوْ قُبَيْلَهُ فَيَقُوْلُ: قُوْمُوْا فَقِيْلُوْا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِلشَّيْطَانِ

✵✵ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت، یا اُس سے کچھ پہلے، ہمارے پاس سے گزرے، تو انہوں نے یہ فرمایا: تم لوگ اُٹھ جاؤ اور قیلولہ کرو، کیونکہ جو باقی ہے، وہ شیطان کے لیے ہے۔

19875 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسِيْرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَرْبَعَ لَيَالٍ، وَرَاحِلَتُهُ فِیْ عَقَبَةِ هَرْشَى، فَلَمَّا كَبُرَ سَارَ سِتًّا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، مکہ سے مدینہ منورہ کا سفر چار راتوں میں طے کرتے تھے اور ان کی سواری، ہرشیٰ نامی گھاٹی میں ہوتی تھی، جب اُن کی عمر زیادہ ہوگئی، تو وہ یہ سفر چھ دن میں طے کرتے تھے۔

19876 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ الْاَرْضَ تَعُجُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ نَوْمَةِ الْعَالِمِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

✵✵ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: عالم کے صبح کی نماز کے بعد سونے پر، زمین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بلند آواز میں گڑگڑا کر دعا کرتی ہے۔

بَابُ الْقَبَائِلِ

باب: قبائل کا تذکرہ

19877 - قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمُ، وَغِفَارٌ، وَشَیْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ، وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ تَمِيْمٍ، وَاَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَهَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اسلم، غفار (قبیلے) اور جہینہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ، اور مزینہ (یا جہینہ اور مزینہ دونوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ) قیامت کے دن، اللہ تعالیٰ کے نزدیک، تمیم، اسد بن خزیمہ، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے"۔

19878 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِىْ هَمَّامِ الشَّعْبَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ خَثْعَمٍ، مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَوَقَفَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَاجْتَمَعَ اِلَيْهِ اَصْحَابُهُ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَعْطَانِىَ الْكَنْزَيْنِ، كَنْزَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ، وَاَيَّدَنِىْ بِالْمُلُوكِ، مُلُوكِ حِمْيَرَ، وَلَا مُلْكَ اِلَّا لِلّٰهِ، يَاْتُوْنَ فَيَاْخُذُونَ مَالَ اللّٰهِ، وَيُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✵✵ ابوہمام شعبانی نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ایک رات آپ نے پڑاؤ کیا تو آپ ﷺ کے اصحاب آپ کے پاس اکٹھے ہوگئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے دو خزانے عطا کیے ہیں فارس اور روم کے خزانے اور اس نے بادشاہوں (یعنی) حمیر کے بادشاہوں کے ذریعے میری تائید کی ہے ویسے (حقیقی) بادشاہی اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے وہ لوگ آئیں گے اور اللہ کا مال حاصل کریں گے اور اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے"۔

19879 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَدِمَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهٖ، وَلَمْ يَقْدَمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِىْ تَمِيمٍ عَشَرَةُ رَهْطٍ قَالَ قَتَادَةُ: " وَمَا رَحَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ اَحَدٌ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے اسّی افراد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ بنو تمیم کے دس افراد بھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: بکر بن وائل میں سے کوئی بھی سفر کر کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔

19880 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: مَرَّ الشَّعْبِيُّ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ اَسَدٍ، وَرَجُلٍ مِّنْ قَيْسٍ، فَجَعَلَ الْاَسَدِيُّ يَتَقَلَّبُ مِنْهُ وَلَا يَدَعُهُ الْاٰخَرُ، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى اُعَرِّفَكَ قَوْمَكَ، وَتَعْرِفَ مِمَّنْ اَنْتَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ الشَّعْبِيُّ: دَعِ الرَّجُلَ، قَالَ: لَا، حَتّٰى اُعَرِّفَهُ قَوْمَهُ وَنَفْسَهُ، قَالَ: دَعْهُ فَلَعَمْرِىْ اِنَّهُ لَيَجِدُ مَفْخَرًا لَوْ كَانَ يَعْلَمُ، قَالَ: فَاَبٰى، قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَاجْلِسَا، وَجَلَسَ مَعَهُمَا الشَّعْبِيُّ فَقَالَ: يَا اَخَا قَيْسٍ، (ص:49) اَكَانَ فِيكُمْ اَوَّلُ رَايَةٍ عُقِدَتْ فِى الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ فِىْ بَنِىْ اَسَدٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَتْ فِيكُمْ اَوَّلُ غَنِيمَةٍ كَانَتْ فِى الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ فِىْ بَنِىْ اَسَدٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ سُبُعُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ فِىْ بَنِىْ اَسَدٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ بَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ فِىْ بَنِىْ اَسَدٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَتْ مِنْكُمُ امْرَاَةٌ زَوَّجَهَا اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ، كَانَ الْخَاطِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالسَّفِيرُ جِبْرِيلَ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ فِىْ بَنِىْ اَسَدٍ، خَلِّ عَنِ الرَّجُلِ، فَلَعَمْرِىْ اِنَّهُ لَيَجِدُ مَفْخَرًا، لَوْ كَانَ يَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ

وَتَرَكَهُ

✵✵ معمر ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام شعبی کا گزر بنو اسد (قبیلے) سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور قیس (قبیلے) سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس سے ہوا' اسدی شخص جان چھڑانا چاہتا تھا' اور دوسرا شخص اُسے چھوڑ نہیں رہا تھا' وہ شخص یہ کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! (میں تمہیں اس وقت تک نہیں جانے دوں گا) جب تک میں تمہیں تمہاری قوم کی شناخت نہیں کروا دیتا' اور تم یہ بات جان نہیں لیتے کہ تمہارا تعلق کن لوگوں سے ہے؟ امام شعبی نے اس سے کہا: اس شخص کو جانے دو! اس نے کہا: جی نہیں! جب تک میں اِسے اس کی قوم اور اس کی ذات کی شناخت نہیں کروا دیتا (اُس وقت تک میں اسے نہیں جانے دوں گا) امام شعبی نے کہا: تا اس کو چھوڑ دو! میری زندگی کی قسم' اگر اسے علم ہو' تو یہ (اپنے قبیلے پر) فخر والی بہت سی چیزیں پالے گا' لیکن دوسرے شخص نے یہ بات نہیں مانی' تو امام شعبی نے کہا: تم دونوں بیٹھ جاؤ! پھر امام شعبی بھی ان دونوں کے ساتھ بیٹھ گئے' اور انہوں نے فرمایا: اے قیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص! اسلام میں' جو سب سے پہلا جھنڈا باندھا گیا' کیا وہ تمہارے قبیلے میں تھا؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! امام شعبی نے کہا: وہ بنو اسد میں تھا' پھر امام شعبی نے دریافت کیا: اسلام میں' جو پہلی غنیمت حاصل ہوئی تھی' کیا وہ تم لوگوں میں تھی؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! امام شعبی نے فرمایا: وہ بنو اسد میں تھی' پھر امام شعبی نے دریافت کیا: کیا غزوۂ بدر کے موقع پر' مہاجرین کے حملہ آور افراد تم لوگوں میں سے تھے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! امام شعبی نے فرمایا: وہ بنو اسد میں سے تھے' پھر امام شعبی نے دریافت کیا: کیا وہ صاحب تم لوگوں میں سے ہیں' جنہیں نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! امام شعبی نے فرمایا: وہ بنو اسد میں سے ہیں' پھر امام شعبی نے دریافت کیا: کیا وہ خاتون تم لوگوں میں سے ہیں' جن کی شادی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کروائی تھی؟ شادی کا پیغام دینے والے نبی اکرم ﷺ تھے' اور سفیر حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے' اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! تو امام شعبی نے کہا: وہ بنو اسد سے تعلق رکھتی تھیں۔

(پھر امام شعبی نے اُس شخص سے کہا:) اب تم اسے چھوڑ دو! میری زندگی کی قسم! اِس کو فخر والی بہت سی باتیں مل جائیں گی' اگر یہ علم رکھتا ہو' راوی کہتے ہیں' تو وہ شخص چلا گیا اور اس نے (بنو اسد سے تعلق رکھنے والے دوسرے شخص کو) چھوڑ دیا۔

19881 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ الَّذِیْ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَوَّلِ رَایَةٍ، وَعُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الَّذِیْ بَشَّرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ

✵✵ امام عبدالرزاق (سابقہ روایت کی وضاحت کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ وہ فرد تھے' جنہیں نبی اکرم ﷺ نے پہلا جھنڈا دے کر بھیجا تھا' اور حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ وہ فرد تھے' جنہیں نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی تھی۔

19882 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَخِی اَبِیْ رُهْمٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا رُهْمٍ الْغِفَارِیَّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، الَّذِیْنَ بَایَعُوْهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، یَقُوْلُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، فَلَمَّا سَرٰی لَیْلَةً سِرْتُ قَرِیْبًا مِّنْهُ اِلَیْهِ، وَاُلْقِیَ عَلَیَّ النُّعَاسُ،

فَطَفِقْتُ اَسْتَيْقِظُ، وَقَدْ دَنَتْ رَاحِلَتِي مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَيُفْزِعُنِي دُنُوُّهَا، خَشْيَةَ اَنْ اُصِيبَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَاُؤَخِّرُ رَاحِلَتِي، حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي بَعْضَ (ص:50) اللَّيْلِ، فَزَحَمَتْ رَاحِلَتِي رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَاَصَابَتْ رِجْلَهُ، فَلَمْ اَسْتَيْقِظْ اِلَّا لِقَوْلِهِ: حَسِّ، فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: سِرْ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَخْبِرُنِي عَمَّنْ تَخَلَّفَ مِنْ بَنِي غِفَارٍ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اِذْ هُوَ يَسْاَلُنِي: مَا فَعَلَ الْحُمْرُ الطُّوَالُ الثِّطَاطُ؟، فَحَدَّثْتُهُ بِتَخَلُّفِهِمْ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ النَّفَرُ السُّودُ - اَوْ قَالَ: الْقِصَارُ الْجِعَادُ الْقِطَاطُ - الَّذِينَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَرْخٍ؟، فَتَذَكَّرْتُ فِي بَنِي غِفَارٍ، فَلَمْ اَذْكُرْهُمْ حَتّٰى ذَكَرْتُ رَهْطًا مِّنْ اَسْلَمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اُولٰئِكَ رَهْطٌ مِّنْ اَسْلَمَ، وَقَدْ تَخَلَّفُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا يَمْنَعُ اَحَدُ اُولٰئِكَ حِينَ يَتَخَلَّفُ، اَنْ يَحْمِلَ عَلٰى بَعِيرٍ مِّنْ اِبِلِهِ امْرَاً نَشِيطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَاِنَّ اَعَزَّ اَهْلِي عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِّي الْمُهَاجِرُونَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْاَنْصَارُ، وَغِفَارٌ، وَاَسْلَمُ

✽✽ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابورُہم رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت ابورُہم غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (حضرت ابورُہم رضی اللہ عنہ) جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اصحاب میں سے ہیں' جنہوں نے درخت کے نیچے' آپ کی بیعت کی تھی (یعنی اُنہیں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے) وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے' غزوۂ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی' جب آپ رات کے وقت سفر کر رہے تھے' تو میں بھی آپ کے قریب چل رہا تھا' مجھے اونگھ آ گئی' میں جاگتے رہنے کی کوشش کر رہا تھا' میری سواری آپ کی سواری کے قریب آ گئی' اس کے قریب ہونے پر میں پریشان ہو گیا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں رکاب میں موجود آپ کے پاؤں کو تکلیف نہ پہنچ جائے' میں نے اپنی سواری کو پیچھے کر لیا' پھر رات کے کسی حصے میں میری آنکھ لگ گئی' اور میری سواری رکاب میں موجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے ٹکرا گئی' میری آنکھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہنے پر کھلی: اوہ' میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چلتے رہو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' مجھ سے بنو غفار سے تعلق رکھنے والے اُن لوگوں کے بارے میں دریافت کرنے لگے' جو پیچھے رہ گئے تھے' میں نے آپ کو اس بارے میں بتانا شروع کیا' جب آپ مجھ سے دریافت کر رہے تھے' تو آپ نے فرمایا: سرخ فام (یعنی سفید رنگت والے) طویل قامت اور عمدہ جسامت والے لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ پیچھے رہ گئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: سیاہ رنگت والے گروہ کا کیا معاملہ ہے؟ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) چھوٹے قد والے گھنگریالے بالوں والے' لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ جن کے جانور شبکہ شرخ (نامی جگہ پر) ہیں' میں نے بنو غفار میں ان لوگوں کے بارے میں یاد کرنے کی کوشش کی' لیکن مجھے ایسے کوئی لوگ یاد نہیں آ سکے' پھر مجھے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کا خیال آیا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ لوگ اسلم قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں' وہ بھی پیچھے رہ گئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُن میں سے کسی ایک کے لیے اس بارے میں کیا رکاوٹ

ہے' کہ اگر وہ خود پیچھے رہ جاتا ہے' تو وہ اپنا اونٹ سواری کے لیے کسی ایسے شخص کو دیدے' جو اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) چاق و چوبند ہو' اپنے ساتھیوں میں میرے لئے سب سے زیادہ گراں یہ ہے کہ قریش سے تعلق رکھنے والے مہاجرین' یا انصار' یا غفار' یا اسلم (قبیلے کے لوگوں میں سے کوئی) پیچھے رہ جائے''۔

19883 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ: خَرَجَ مِنْ هَمْدَانَ اَلْفُ اَهْلِ بَيْتٍ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ، فَلَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، قَالَ لَهُمْ عُمَرُ: اَيْنَ تُرِيْدُوْنَ؟، قَالُوْا: الشَّامَ، قَالَ: بَلِ الْعِرَاقَ، قَالُوْا: بَلِ الشَّامَ، فَاِنَّ اِلَيْهَا مُهَاجَرَ اَوَّلِنَا، فَقَالَ عُمَرُ: بَلِ الْعِرَاقَ فَاِنَّ بِهَا جِهَادًا حَسَنًا، وَبِهَا فَتْىٌ وَرِيفٌ، قَالَ: فَجَعَلَ يُرَدِّدُ رِكَابَهُمْ نَحْوَ الْعِرَاقِ، وَهُمْ يَصرِفُوْنَهَا نَحْوَ الشَّامِ، حَتّٰى اَصَابَهُ عُوْدٌ مِّنْ رِحَالِهِمْ، فَدَمِىَ رَاْسُهُ، فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ قَالُوْا: فَحَيْثُ شِئْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: فَالْعِرَاقُ، فَنَزَلُوا الْكُوفَةَ، قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: فَاِنَّهُمْ لَاَكْثَرُ اَهْلِهَا، وَاَعَزُّهُ اِلَى الْيَوْمِ

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہمدان سے ایک ہزار گھرانوں کے لوگ نکلے' جب وہ لوگ مدینہ منورہ آئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: تم لوگ کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: شام کا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عراق چلے جاؤ' انہوں نے کہا: (جی نہیں!) شام جائیں گے کیونکہ ہمارے پہلے مہاجرین بھی اسی کی طرف گئے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ عراق چلے جاؤ' کیونکہ وہاں عمدہ جہاد ہوگا' وہاں نئی صورت حال ہے' اور سبزہ بھی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کی سواریوں کا رُخ عراق کی طرف کرنے لگے اور وہ انہیں پھیر کر شام کی طرف کرنے لگے' یہاں تک کہ ان کے ایک پالان کی لکڑی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لگ گئی' جس کی وجہ سے ان کے سر سے خون بہنے لگا' جب ان لوگوں نے یہ صورت حال دیکھی' تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ جہاں چاہیں گے (ہم وہاں چلے جائیں گے)' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر عراق جاؤ' تو وہ لوگ کوفہ آ گئے۔

ابوقلابہ کہتے ہیں: آج بھی اہل عراق میں اکثریت اور نمایاں حیثیت اُنہی لوگوں کو حاصل ہے۔

19884 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: جَاءَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اُسْلِمُ يَا مُحَمَّدُ وَاَكُوْنُ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَيَكُوْنُ لِي الْوَبَرُ وَلَكَ الْمَدَرُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا تُعْطِيْنِیْ؟، قَالَ: اُعْطِيْكَ اَعِنَّةَ الْخَيْلِ تُقَاتِلُ عَلَيْهَا، فَاِنَّكَ امْرُؤٌ فَارِسٌ، قَالَ: اَوَلَيْسَتْ اَعِنَّةُ الْخَيْلِ بِيَدِیْ؟ وَاللّٰهِ لَاَمْلَاَنَّ عَلَيْكَ بَنِیْ عَامِرٍ خَيْلًا، وَرِجَالًا، ثُمَّ وَلّٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اَهْلِكْ عَامِرًا، قَالَ عِكْرِمَةُ: وَيَزْعُمُ قَوْمُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاَهْلِكْ بَنِیْ عَامِرٍ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ حِيْنَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَكُوْنُ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِكَ: زَخْرِجْ قَدَمَيْكَ لَا اُنْفِذَ الرُّمْحَ حُضْنَيْكَ، فَوَاللّٰهِ لَوْ سَاَلْتَنَا سَيَابَةً مَا اُعْطِيتَهَا، يَعْنِیْ بِالسَّيَابَةِ: بُسْرَةً خَضْرَاءَ لَا يُنْتَفَعُ بِهَا

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: عامر بن طفیل' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! میں اس شرط پر اسلام قبول کروں گا کہ آپ کے بعد' میں' خلیفہ بن جاؤں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اس نے کہا: پھر دیہاتی علاقے میرے زیر نگیں ہوں' اور شہری علاقے آپ کے پاس رہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: پھر آپ مجھے کیا دیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں گھوڑے دوں گا' جن پر سوار ہو کر تم جنگ کرو کہ تم ایک شہسوار ہو' اُس نے کہا: کیا گھوڑے میرے پاس نہیں ہیں؟ اللہ کی قسم! میں' آپ کے خلاف بنو عامر کے شہسواروں اور پیادہ لوگوں کو اکٹھا کرلوں گا' پھر وہ چلا گیا' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو عامر کو ہلاک کردے!

عکرمہ بیان کرتے ہیں: اس کی قوم کے افراد کا یہ کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی کہا تھا: اور' تو بنو عامر کو ہلاک کردے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جس وقت' اُس نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تھا کہ آپ کے بعد' میں' خلیفہ بن جاؤں گا' تو حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: اپنے پاؤں پیچھے کرلو! کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تمہاری پسلیوں میں نیزہ گھونپ دوں' اللہ کی قسم! اگر تم ہم سے ''سیابہ'' بھی مانگو گے' تو وہ بھی تمہیں نہیں دی جائیں گی۔

راوی کہتے ہیں: ''سیابہ'' سے مراد سبز رنگ کی وہ کچی کھجوریں ہیں' جن سے نفع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

19885 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْاِيْمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اونٹوں کے سخت مزاج مالکان میں فخر اور تکبر ہوتا ہے اور بکریوں والے لوگوں میں سکینت (یعنی سکون اور نرمی) ہوتی ہے اور ایمان' یمنی ہے اور حکمت (یعنی دانشمندی) یمنی ہے''۔

19886 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ اِلَّا ثَلَاثَةَ مَسَاجِدَ، مَسْجِدَ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ، وَمَسْجِدَ الْبَحْرَيْنِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوگیا' تو تین مساجد کے علاوہ' باقی سب لوگ مرتد ہوگئے' مسجد حرام' مسجد مدینہ (یعنی مسجد نبوی) اور مسجد بحرین۔

19887 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ اِلٰى هَاهُنَا، وَاَشَارَ بِيَدِهٖ حَذْوَ جُذَامَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى جُذَامَ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایمان' یمنی ہے' اُس طرف ہے''۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے' جذام کی طرف اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی: ''جذام پر' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں''۔

19888 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ قُلُوْبًا، اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ، الْفِقْهُ يَمَانٍ، الْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل یمن' تمہارے پاس آئے ہیں' جو سب سے زیادہ نرم دل والے ہیں' ایمان یمنی ہے' سمجھ بوجھ (یا دین کا علم) یمنی ہے' اور حکمت (یعنی دانشمندی) یمنی ہے''۔

19889 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ وَّهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ، قَالَ: خَرَجْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ الْمُحَارِبِيُّ، حَتّٰى دَخَلْنَا (ص:53) عَلٰى حُذَيْفَةَ، فَاِذَا هُوَ مُحْتَبٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ يُحَدِّثُ النَّاسَ قَالَ: فَغَلَبَنِىْ حَيَاءُ الشَّبَابِ، فَقَعَدْتُ فِىْ اَدْنَاهُمْ، وَتَقَدَّمَ عَمْرٌو مُجْتَنِئًا عَلٰى عُوْدِهٖ حَتّٰى قَعَدَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: حَدِّثْنَا يَا حُذَيْفَةُ، فَقَالَ: عَمَّ اُحَدِّثُكُمْ؟، فَقَالَ: لَوْ اَنِّىْ اُحَدِّثُكُمْ بِكُلِّ مَا اَعْلَمُ قَتَلْتُمُوْنِىْ - اَوْ قَالَ: لَمْ تُصَدِّقُوْنِىْ -، قَالُوْا: وَحَقٌّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوْا: فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِىْ حَقٍّ تُحَدِّثُنَاهُ فَنَقْتُلُكَ عَلَيْهِ، وَلٰكِنْ حَدِّثْنَا بِمَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّكَ، فَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ اَنَّ اُمَّكُمْ تَغْزُوكُمْ، اِذًا صَدَّقْتُمُوْنِىْ؟، قَالُوْا: وَحَقٌّ ذٰلِكَ؟ وَمَعَهَا مُضَرُ مَضَّرَهَا اللّٰهُ فِى النَّارِ، وَاَسَدُ عَمَّانَ، سَلَتَ اللّٰهُ اَقْدَامَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ قَيْسًا لَا تَزَالُ تَبْغِى فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ شَرًّا، حَتّٰى يَرْكَبَهَا اللّٰهُ بِمَلَائِكَةٍ، فَلَا يَمْنَعُوا ذَنَبَ تَلْعَةٍ، قَالَ عَمْرٌو: اَذْهَلْتَ الْقَبَائِلَ اِلَّا قَيْسًا، فَقَالَ: اَمِنْ مُحَارِبِ قَيْسٍ؟ اَمْ مِنْ قَيْسٍ مُحَارِبٍ، اِذَا رَاَيْتَ قَيْسًا تَوَالَتْ عَنِ الشَّامِ فَخُذْ حِذْرَكَ

✵✵ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں' اور عمرو بن صلیع محاربی نکلے' ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ اس وقت اپنے بستر پر ''احتباء'' کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' راوی کہتے ہیں: نوجوانی کی شرم مجھ پر غالب آ گئی' اور میں کنارے پر بیٹھ گیا' لیکن عمرو اپنی لاٹھی کا سہارا لیتے ہوئے آگے بڑھ گئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر بیٹھ گئے' انہوں نے کہا: اے حضرت حذیفہ! آپ ہمیں بیان کیجئے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں کس چیز کے بارے میں بتاؤں؟ پھر انہوں نے فرمایا: اگر میں تمہیں اُن سب چیزوں کے بارے میں بتانا شروع کروں' جن کے بارے میں' میں جانتا ہوں' تو تم لوگ مجھے قتل کر دو گے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تم میری بات کی تصدیق نہیں کرو گے' لوگوں نے دریافت کیا: کیا وہ بات ایسی ہوگی؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں نے کہا: ہمیں ایسے حق میں کوئی دلچسپی نہیں ہے' جو آپ ہمیں بیان کریں' تو اس کی وجہ سے ہم آپ کو شہید کر دیں' آپ ہمیں وہ بات بیان کریں' جس سے ہمیں فائدہ ہو اور آپ کو کوئی نقصان بھی نہ ہو' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اگر میں تمہیں یہ بات بتاؤں کہ تمہاری ماں (شاید یہ مراد ہے کہ تمہارے قبائل کی اصل) تمہارے خلاف لڑائی کرے گی' تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ لوگوں نے دریافت کیا: کیا یہ بات صحیح ہے؟ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں!) اور اس کے ہمراہ مضر (قبیلے کے لوگ) ہوں گے' اللہ تعالیٰ اُنہیں آگ میں جلا دے'

اور اسد عمان (قبیلے کے لوگ) ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کے پاؤں کاٹ دے' پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیس (قبیلے کے لوگ) اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں مسلسل 'شر' تلاش کرتے رہیں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر فرشتوں کو مسلط کر دے گا' تو وہ (پہاڑ کے اوپر سے بارش کے پانی کے نیچے آنے والے) پانی کے راستے کے زیریں حصے میں بھی رکاوٹ نہیں ڈال سکیں گے۔

اس پر عمرو بن صلیع محاربی نے یہ کہا: آپ نے قیس قبیلے کے علاوہ' باقی سب قبائل کو حیران و پریشان کر دیا ہے' پھر انہوں نے فرمایا: قیس کے محارب سے' یا محارب کے قیس سے؟ جب تم قیس (قبیلے کے لوگوں) کو دیکھو کہ وہ شام آنے جانے لگے ہیں' تو اپنا بچاؤ کرو!''۔

19890 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَعُصَيَّةُ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ

✵✵ معمر نے' ایک سے زیادہ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے:

''اسلم (قبیلے والوں کو) اللہ تعالیٰ سلامت رکھے' اور غفار (قبیلے والوں) کی' اللہ تعالیٰ مغفرت کرے' اور عصیہ (قبیلے کے لوگوں) نے' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ''عصیہ'' قبیلہ' بنو سلیم کی ایک شاخ ہے۔

19891 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا فِيْ اَصْحَابِهٖ يَوْمًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِ اَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ، ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً، فَقَالَ: قَدِ اسْتَمَرَّتْ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: قَدْ جَاءُ وا وَيَقُوْدُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ، قَالَ: وَالَّذِيْنَ جَاءُ وا فِي السَّفِيْنَةِ الْاَشْعَرِيُّوْنَ، وَالَّذِيْ قَادَهُمْ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيُّ؛ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟، قَالُوْا: مِنْ زُبَيْدٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ زُبَيْدٍ، قَالُوْا: وَفِيْ رِمَعٍ، قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ زُبَيْدٍ، قَالُوْا: وَفِيْ رِمَعٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: وَفِيْ رِمَعٍ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے' اسی دوران آپ نے فرمایا: اے اللہ! کشتی والوں کو نجات عطا کر دے' پھر کچھ دیر گزری' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ چل پڑی ہے' جب وہ لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ آ گئے ہیں' اور ان کی قیادت ایک نیک شخص کر رہا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: جو لوگ کشتی میں آئے تھے' وہ اشعر قبیلے کے لوگ تھے اور ان کی قیادت حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ کررہے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ''زبید'' سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ' زبید میں برکت دے' اُن لوگوں نے کہا: اور ''رمع'' (نامی جگہ کے بارے میں بھی دعا کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ' زبید میں برکت دے' ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اور ''رمع'' میں بھی (یعنی آپ اس کے لئے بھی برکت کی دعا کریں)' تو تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور ''رمع'' میں (بھی اللہ تعالیٰ برکت دے)۔

19892 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ الْقُرَظِیِّ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَوْمَ الْاَحْزَابِ، کَیْفَ بِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَیْنَا الْیَمَنُ مَعَ هَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کَلَّا اُولٰٓئِکَ قَوْمٌ لَّیْسَ عَلٰی اَهْلِ هٰذَا الدِّیْنِ مِنْهُمْ بَاْسٌ

✵✵ محمد بن کعب قرظی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: غزوۂ احزاب کے موقع پر انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا کیا بنے گا؟ اگر ہوازن اور غطفان کے ہمراہ اہل یمن بھی ہمارے خلاف اکٹھے ہو جائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! وہ ایسے لوگ ہیں کہ اس دین کے ماننے والوں کو اُن کی طرف سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

فَضَائِلُ قُرَیْشٍ

باب: قریش کے فضائل کا تذکرہ

19893 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُعَلِّمُوْا قُرَیْشًا، وَتَعَلَّمُوْا مِنْهَا، وَلَا تَتَقَدَّمُوْا قُرَیْشًا، وَلَا تَتَاَخَّرُوْا عَنْهَا، فَاِنَّ لِلْقُرَشِیِّ قُوَّةَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ غَیْرِهِمْ یَعْنِیْ فِی الرَّاْیِ

✵✵ حضرت سلیمان بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قریش کو نہ سکھاؤ! اُن سے سیکھو' قریش سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو' اور ان سے پیچھے بھی نہ رہو' کیونکہ ایک قریشی شخص کو اُن کے علاوہ دیگر لوگوں سے تعلق رکھنے والے دو افراد جتنی قوت دی گئی ہے''۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی رائے (یعنی دانشمندی) کے حوالے سے (دو آدمیوں جتنی صلاحیت دی گئی ہے)۔

19894 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الْاَنْصَارُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ، وَالنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ، مُؤْمِنُهُمْ تَبَعٌ لِمُؤْمِنِهِمْ، وَفَاجِرُهُمْ تَبَعٌ لِفَاجِرِهِمْ

✵✵ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انصار بھلائی والے' صبر کرنے والے لوگ ہیں' اور لوگ' قریش کے تابع ہیں' اُن (لوگوں) میں سے مومنین' اُن (یعنی قریش) کے مومنین کے تابع ہیں' اور اُن (یعنی لوگوں) میں سے گناہ گار (یعنی غیر مسلم) اُن (یعنی قریش) کے گناہ گاروں (یعنی غیر مسلم افراد کے) تابع ہیں''۔

19895 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ - قَالَ: اَرَاهُمْ یَعْنِی الْاِمَارَةَ - مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَکَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِکَافِرِهِمْ

✵✵ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے:

''اِس معاملے (یعنی حکومت) کے بارے میں' لوگ قریش کے تابع ہیں- (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس سے مراد حکومت کا معاملہ ہے)- اُن (لوگوں) میں سے مسلمان' اُن (یعنی قریش) کے مسلمانوں کے تابع ہیں اور اُن (یعنی لوگوں) میں سے کافر' اُن (یعنی قریش) کے کافروں کے تابع ہیں''۔

19896 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُلْبُ النَّاسِ قُرَيْشٌ، وَهَلْ يَمْشِي الرَّجُلُ بِغَيْرِ صُلْبٍ؟

✵✵ زید بن اسلم روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کی پشت' قریش ہیں' کیا کوئی شخص' پشت کے بغیر چل سکتا ہے؟''۔

19897 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، (ص:56) عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ: اجْمَعْ لِيْ قَوْمَكَ يَعْنِيْ قُرَيْشًا، فَجَمَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ؟، قَالُوْا: لَا، اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ، اَوْ حَلِيْفٌ، اَوْ مَوْلًى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ اُخْتِنَا مِنَّا، وَحُلَفَاؤُنَا مِنَّا، وَمَوَالِيْنَا مِنَّا، ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَاَوْصَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنَّمَا اَوْلِيَائِيْ مِنْكُمُ الْمُتَّقُوْنَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُرَيْشًا اَهْلُ اَمَانَةٍ، فَمَنْ اَرَادَهَا، اَوْ بَغَاهَا الْعَوَاثِرَ كَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ لِمَنْخِرِهِ

✵✵ ابن خثیم نے' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے' اس کے والد سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لئے اپنی قوم کو اکٹھا کرو! نبی اکرم ﷺ کی مراد' قریش تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں مسجد میں اکٹھا کیا' نبی اکرم ﷺ اُن لوگوں کے پاس تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا فرد ہے' جو تمہارے علاوہ ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! البتہ ہمارا ایک بھانجا ہے' یا ایک حلیف ہے' یا ایک غلام ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھانجا' ہم میں سے ہے' اور ہمارے حلیف بھی' ہمارا حصہ ہیں' اور ہمارے غلام بھی' ہمارا حصہ ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا' اور انہیں تلقین کی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خبردار! تم میں سے میرے قریبی ساتھی' صرف پرہیزگار لوگ ہیں''- پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! قریش' اہل امانت ہیں' جو شخص ان کے بارے میں 'شر' کا ارادہ کرے گا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) 'شر' کو چاہے گا' اللہ تعالیٰ اُسے اوندھا کر کے اس کے نتھنوں کے بل جہنم میں ڈال دے گا''۔

19898 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: اَوْزَنُنَا اَحْلَامًا، اِخْوَانُنَا بَنُوْ اُمَيَّةَ، وَاَسْخَانَا اَنْفُسًا عِنْدَ الْمَوْتِ، وَاَجْوَدُنَا بِمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ،

فَنَحْنُ بَنُو هَاشِمٍ، وَرَيْحَانَةُ قُرَيْشٍ الَّتِي تُشَمُّ بَنُو الْمُغِيرَةِ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ: اِلَيْكَ عَنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے قریش کے بارے میں بتایئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمجھ بوجھ کے حوالے سے ہم میں سب سے زیادہ وزنی ہمارے بھائی بنوامیہ ہیں اور موت کے وقت اپنی ذات کے حوالے سے ہم میں سب سے زیادہ سخی اور اپنی زیر ملکیت چیزوں کے بارے میں سب سے زیادہ جواد ہم بنو ہاشم ہیں اور قریش کی خوشبو جسے سونگھا جاتا ہو وہ بنومغیرہ ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: مجھ سے یہ بات ہمیشہ کے لیے حاصل کرلو!۔

19899 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ امْرَاَةً فِي زِيِّهَا، فَقَالَ: تَرَيْنَ قَرَابَتَكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا؟ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهُ لَيَرْجُوْ شَفَاعَتِي صُدَاءٌ، اَوْ سَلْهَبٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي خَلَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ تِلْكَ الْمَرْاَةَ اُمُّ هَانِءٍ، وَقَالَ: اِنَّهُ لَيَرْجُوْ شَفَاعَتِي حَا، وَحَكَمٌ قَبِيلَتَانِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو عمدہ لباس میں دیکھا تو بولے: کیا تم یہ سمجھتی ہو؟ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہاری رشتے داری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے کسی کام آئے گی؟ اس خاتون نے اس واقعے کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''صداء یا سلہب (قبیلے کے افراد بھی) میری شفاعت کی امید رکھیں گے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت منقول ہے جس میں یہ بات مذکور ہے: وہ خاتون سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا تھیں اور اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حا'' اور ''حکم'' میری شفاعت کی امید رکھیں گے''۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ دو قبیلے تھے۔

19900 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ حِيْنَ ذَكَرَ حَدِيْثَ سَارَةَ، وَهَاجَرَ: قَالَ: فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ - يَعْنِي الْعَرَبَ - كَانَتْ اَمَةً لِاُمِّ اِسْحَاقَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے سیّدہ سارہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے متعلق حدیث ذکر کرتے ہوئے یہ بیان کیا:

''اے آسمان کے پانی کے بیٹو! (اُن کی مراد عرب تھے) وہ (یعنی سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا) تمہاری ماں ہیں جو اُم اسحاق (یعنی سیّدہ سارہ رضی اللہ عنہا) کی کنیز تھیں۔

19901 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ: حَدِّثْنِي عَنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: اَمَّا نَحْنُ قُرَيْشٌ: فَاَنْجَادٌ اَمْجَادٌ اَجْوَادٌ، وَاَمَّا بَنُو اُمَيَّةَ: فَقَادَةٌ اَدَبَةٌ ذَادَةٌ، وَرَيْحَانَةُ قُرَيْشٍ الَّتِي تُشَمُّ بَنُو الْمُغِيرَةِ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے قریش کے بارے میں بتایئے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک ہم قریش کا تعلق ہے' تو ہم بلند مرتبے کے مالک' بزرگی والے' سخی لوگ ہیں' جہاں تک بنوامیہ کا تعلق ہے' تو وہ قیادت کرنے والے' آداب والے اور دفاع کرنے والے لوگ ہیں' اور قریش کا وہ پھول' جسے سونگھا جائے' بنومغیرہ ہیں۔

19902 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِیْ عَلٰی قُرَیْشٍ حَقًّا، وَاِنَّ لِقُرَیْشٍ عَلَیْكُمْ حَقًّا، مَا حَكَمُوْا فَعَدَلُوْا، وَاتُمِنُوْا فَاَدَّوْا، وَاسْتُرْحِمُوْا فَرَحِمُوْا، فَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرا قریش پر حق ہے اور قریش کا تم پر حق ہے' جب تک وہ فیصلہ دیتے ہوئے عدل سے کام لیں' امین بنائے جائیں' تو امانت ادا کریں' اُن سے رحم مانگا جائے' تو وہ رحم کریں' اُن میں سے جو شخص ایسا نہیں کرے گا' اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی"۔

19903 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَفَرٍ مِّنْ قُرَیْشٍ، وَوُجُوْهُهُمْ كَاَنَّهَا سَبَائِكُ الذَّهَبِ، فَجَعَلَ یُوْصِیْهِمْ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا بِخَیْرٍ مَا اتَّقَیْتُمُ اللّٰهَ، وَحَفِظْتُمْ اَمْرَهُ، مَنْ تَرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ لَحَاهُ اللّٰهُ كَمَا لَحَا هٰذَا الْعُوْدَ، وَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْحُو عُوْدًا كَانَ فِیْ یَدِهٖ، لَمْ یَتْرُكْ فِیْهِ شَیْئًا

قَالَ: وَقَالَ عَلِیٌّ: اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ، فَمُؤْمِنُ النَّاسِ تَبَعٌ لِمُؤْمِنِهِمْ، وَكَافِرُ النَّاسِ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ

** لیث بن ابوسلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر' قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس سے ہوا' جن کے چہرے یوں تھے' جیسے وہ سونے کے ٹکڑے ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تلقین کرنا شروع کی' آپ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ اُس وقت تک مسلسل بھلائی پر گامزن رہو گے' جب تک اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو گے' اور اس کے حکم کی حفاظت کرتے رہو گے' تم میں سے جو شخص اس چیز کو ترک کردے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے یوں توڑ دے گا' جس طرح اس نے اس چھڑی کو توڑا ہے (یا اس کا چھلکا اتارا ہے)"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لکڑی کو توڑنا (یا اس کا چھلکا اتارنا) شروع کردیا' جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور آپ نے اس میں کچھ بھی نہیں چھوڑا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"امام (یعنی حکمران) قریش میں سے ہوں گے' مومن لوگ' اُن کے (یعنی قریش کے) مومن افراد کے تابع ہوں گے اور کافر لوگ' اُن (یعنی قریش کے) کافروں کے تابع ہوں گے"۔

19904 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ ثَقِیْفٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْعَدَهُ اللّٰهُ، فَاِنَّهُ كَانَ يَبْغَضُ قُرَيْشًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص غزوہ اُحد کے موقع پر قتل ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اِسے دور کرے' کیونکہ وہ قریش سے بغض رکھتا تھا۔

19905 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ يُّهِنْ قُرَيْشًا يُهِنْهُ اللّٰهُ

✵✵ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے' نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص' قریش کی' توہین کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے اہانت کا شکار کرے گا''۔

بَابٌ فِيْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ

باب: انصار کے فضائل کا تذکرہ

19906 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَايِعْنِيْ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْهِجْرَةُ اِلَيْكُمْ، وَلٰكِنِّيْ اُبَايِعُكَ عَلَى الْجِهَادِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاَنْصَارُ مِحْنَةٌ، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ، فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ، فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا' ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ ہجرت پر مجھ سے بیعت لے لیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت تم لوگوں کی طرف ہوئی ہے' البتہ میں جہاد پر تم سے بیعت لے لیتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''انصار محنۃ ہیں (شاید یہ مراد ہے وہ پریشانی کا شکار ہوئے ہیں)' جو شخص' ان سے محبت رکھے گا وہ میرے ساتھ محبت کی وجہ سے' ان سے محبت رکھے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا' وہ میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے' ان سے بغض رکھے گا''۔

19907 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْ يَنْدَفِعُ النَّاسُ فِيْ شُعْبَةٍ - اَوْ وَادٍ - وَالْاَنْصَارُ فِيْ شُعْبَةٍ، انْدَفَعْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ فِيْ شُعْبَتِهِمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر ہجرت نہ ہوتی' تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا' اگر لوگ' ایک گھاٹی (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) وادی میں ہوں' اور انصار' دوسری گھاٹی میں ہوں' تو میں' انصار کے ساتھ' اُن کی گھاٹی میں جاؤں گا''۔

19908 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا يَوْمَ حُنَيْنٍ، حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ اَمْوَالَ هَوَازِنَ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ، كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، قَالَ اَنَسٌ: فَحَدَّثْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ص:60) بِمَقَالَتِهِمْ، فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ، لَمْ يَدَعْ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: اَمَّا ذَوُو رَاْيِنَا، فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا، وَاَمَّا اُنَاسٌ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ، فَقَالُوْا: كَذَا وَكَذَا - لِلَّذِيْ قَالُوْا - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اُعْطِي رِجَالًا حُدَثَاءَ عَهْدٍ بِكُفْرٍ، اَتَاَلَّفُهُمْ - اَوْ قَالَ: اَسْتَاْلِفُهُمْ - اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ، وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمْ، فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ؟، قَالُوْا: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ رَضِيْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَجِدُوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً شَدِيْدَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، فَاِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، قَالَ اَنَسٌ: فَلَمْ يَصْبِرُوْا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوازن کے اموال مال غنیمت کے طور پر عطا کئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کچھ افراد کو ایک ایک سو اونٹ دیئے تو انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے وہ قریش کو عطا کر رہے ہیں اور انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُن کی یہ بات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام بھیجا اور انہیں چمڑے کی ایک خیمے میں اکٹھا ہونے کا حکم دیا آپ نے ان کے ہمراہ ان کے علاوہ کسی اور فرد کو نہیں بلایا جب وہ لوگ اکٹھے ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: وہ بات کیا ہے؟ جو تم لوگوں کے حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے؟ انصار نے کہا: جہاں تک ہمارے سمجھدار لوگوں کا تعلق ہے تو انہوں نے کوئی بات نہیں کی البتہ جہاں تک کچھ کمسن لوگوں کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ بات کہی ہے یعنی وہی بات جو اُن لوگوں نے کہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے کچھ ایسے لوگوں کو عطا کیا ہے جو زمانہ کفر کے قریب ہیں اور میں اُن کی تالیف قلب چاہتا ہوں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن اس کا مفہوم یہی ہے) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو؟ کہ (دوسرے) لوگ اموال لے جائیں اور تم لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رہائشی جگہ کی طرف لے جاؤ اللہ کی قسم! تم لوگ جو ساتھ لے کر جاؤ گے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے جو وہ لوگ ساتھ لے کر جائیں گے''۔

اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ میرے بعد شدید ترجیحی سلوک دیکھو گے تو تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول ﷺ سے جاملو میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لیکن اُن لوگوں نے صبر سے کام نہیں لیا۔

19909 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ لَقِيَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: تَلَقَّانِيَ النَّاسُ كُلُّهُمْ غَيْرَكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، فَمَا مَنَعَكُمْ اَنْ تَلْقَوْنِيْ؟ قَالَ: لَمْ تَكُنْ لَنَا دَوَابُّ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: فَاَيْنَ النَّوَاضِحُ؟ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: عَقَرْنَاهَا فِيْ طَلَبِكَ، وَطَلَبِ اَبِيْكَ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا: اِنَّا لَنَرٰى بَعْدَهُ اَثَرَةً، قَالَ مُعَاوِيَةُ: فَمَا اَمَرَكُمْ؟ قَالَ: اَمَرَنَا اَنْ نَصْبِرَ حَتّٰى نَلْقَاهُ، (ص:61) قَالَ: فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْهُ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَّانَ حِيْنَ بَلَغَهُ ذٰلِكَ:

اَلَا اَبْلِغْ مُعَاوِيَةَ بْنَ حَرْبٍ ۔ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَنَا كَلَامْ

فَاِنَّا صَابِرُوْنَ وَمُنْظِرُوْكُمْ ۔ اِلٰى يَوْمِ التَّغَابُنِ وَالْخِصَامْ

✵✵ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (یعنی اپنے عہد خلافت میں) مدینہ منورہ تشریف لائے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سب لوگ مجھ سے ملنے کے لیے آئے ہیں' سوائے تمہارے' اے انصار کے گروہ! تم لوگ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئے؟ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے پاس سواریاں نہیں ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اونٹنیاں کہاں ہیں؟ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ ہم نے 'غزوۂ بدر کے دن' تمہاری اور تمہارے باپ کی تلاش میں ذبح کردی تھیں' راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے' (یعنی انصار سے) یہ فرمایا تھا: کہ ہم آپ کے بعد ترجیحی سلوک دیکھیں گے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے آپ لوگوں کو کیا حکم دیا؟ تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم صبر سے کام لیں' یہاں تک کہ ہم آپ ﷺ سے جاملیں' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر آپ لوگ اس وقت صبر سے کام لیں' جب تک آپ نبی اکرم ﷺ سے جا نہیں ملتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب عبدالرحمٰن بن حسان کو اِس بات کی اطلاع ملی' تو انہوں نے یہ اشعار کہے:

''خبردار! کوئی معاویہ بن حرب تک یہ پیغام پہنچا دے' جو امیر المؤمنین ہیں' ہماری یہ بات ہے اور وہ یہ کہ ہم صبر کرتے ہیں اور آپ کو مہلت دیتے ہیں' اُس دن تک کے لئے' جو تغابن اور جھگڑے (یعنی مقدمہ بازی) کا دن ہے''۔

19910 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ؟، قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، وَهُمْ رَهْطُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالُوْا: ثُمَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ، قَالُوْا: ثُمَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، قَالُوْا: ثُمَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ:

ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، قَالُوا: ثُمَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: ذَكَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ اَرْبَعَةِ دُورٍ سَمَّاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَاُكَلِّمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَوَمَا تَرْضٰى اَنْ يَّذْكُرَكُمْ آخِرَ اَرْبَعَةِ اَدْوُرٍ، فَوَاللّٰهِ لَمَنْ تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَمْ يَذْكُرْهُ اَكْثَرَ مِمَّنْ ذَكَرَ، فَرَجَعَ سَعْدٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں' تمہیں انصار کے سب سے بہتر گھرانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنوعبدالاشہل' راوی کہتے ہیں: یہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا گھرانہ تھا' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر بنونجار ہیں' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر بنوحارث بن خزرج ہیں' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بنوساعدہ ہیں' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر انصار کے ہر گھرانے میں بھلائی ہے' تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' جن چار گھرانوں کا نام لیا تھا' اُن میں' ہمیں سب سے آخر میں ذکر کیا ہے' میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ضرور بات کروں گا' ایک شخص اُن سے ملا' انہوں نے اس کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو اُس شخص نے ان سے کہا: کیا آپ اِس بات سے راضی نہیں ہیں؟ کہ آپ کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار بہترین گھرانوں کے آخر میں ہی کردیا ہے' اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے جن گھرانوں کو ترک کیا' اوران کا ذکر نہیں کیا' وہ اِن سے زیادہ ہیں' جن کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا ہے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے''۔

19911 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي اَوَيْتُ اِلَيْهَا، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ، فَاِنَّهُمْ قَدْ اَدَّوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انصار' میری پناہ گاہ ہیں' جن کی طرف میں نے پناہ لی ہے' تو تم ان کے بھلائی کرنے والے کی بھلائی کو قبول کرو' اور ان کے برائی کرنے والے سے درگزر کرو' کیونکہ انہوں نے وہ چیز ادا کردی ہے' جو اُن کے ذمہ لازم تھی' اوراب وہ چیز باقی رہ گئی ہے' جو ان کا حق ہے''۔

19912 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ، وَالْعَنْ عَضَلًا وَّالْقَارَهْ وَهُمْ كَلَّفُونَا

نَقْلُ الْحِجَارَةِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: غزوہ خندق کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما' اور عضل اور قارہ (نامی قبیلوں) پر لعنت فرما! کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے ہمیں پتھر منتقل کرنے پر مجبور کیا ہے''۔

19913 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ،

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! انصار کی' انصار کے بیٹوں کی' انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کی مغفرت کردے''۔

19914 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنِ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت' ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

19915 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: كَانَ اَبِىْ، يَقُوْلُ: مَا بَقِىَ مِنْ اَهْلِ الدَّعْوَةِ غَيْرِىْ

٭٭ عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: میرے والد کہا کرتے تھے: میرے علاوہ' اہل دعوت میں کوئی باقی نہیں رہا۔

19916 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَىْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِىْ سَلِمَةَ يَزُوْرُهُمْ، فَلَمَّا رَجَعَ اجْتَمَعَ صِبْيَانٌ مِّنْ صِبْيَانِهِمْ، وَنِسَاءٌ مِنْ نِسَائِهِمْ، يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَتْبَعُوْنَهُ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ اَجْتَمُوْنِىْ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَىَّ

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم' بنوسلمہ کے محلے میں' اُن سے ملنے کے لیے گئے' جب آپ واپس تشریف لائے' تو ان کے بچوں میں سے' کچھ بچے اور ان کی خواتین میں سے کچھ خواتین اکٹھے ہو گئے' تاکہ نبی اکرم ﷺ کی زیارت کریں' وہ آپ کے پیچھے چلنے لگے' نبی اکرم ﷺ نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: اگر تم میری بات کو قبول کرو' تو اللہ کی قسم! تم لوگ (یعنی انصار) میرے نزدیک' سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

19917 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ - وَكَانَ اَبُوْهُ اَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيبَ عَلَيْهِمْ - عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ الَّذِيْنَ

قُتِلُوْا يَوْمَ اُحُدٍ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ تَزِيْدُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ لا يَزِيْدُوْنَ، وَاِنَّ الْاَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي اَوَيْتُ اِلَيْهَا، فَاَكْرِمُوْا كَرِيْمَهُمْ، وَتَجَاوَزُوا مِنْ مُسِيئِهِمْ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان کے والد (یعنی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) اُن تین افراد میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی تھی (یعنی جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر آپ نے اُن شہداء کے لیے دعائے مغفرت کی جو غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے مہاجرین کے گروہ! تم لوگ زیادہ ہوتے چلے جاؤ گے لیکن انصار زیادہ نہیں ہوں گے اور انصار میری پناہ گاہ ہیں جن کی میں نے پناہ حاصل کی تھی تو تم ان کے معزز فرد کی عزت افزائی کرنا اور ان کے برے شخص سے درگزر کرنا''۔

19918 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اجْتَمَعَ نَاسٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا: يُؤْثِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَطَبَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اَلَمْ تَكُوْنُوْا اَذِلَّةً فَاَعَزَّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ؟، قَالُوْا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: اَلَمْ تَكُوْنُوْا ضُلَّالًا، فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ؟، قَالُوْا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: اَلَمْ تَكُوْنُوْا فُقَرَاءَ فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ؟، قَالُوْا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَلا تُجِيْبُوْنِيْ؟ اَلا تَقُوْلُوْا: اَتَيْتَنَا طَرِيْدًا فَاٰوَيْنَاكَ، وَاَتَيْتَنَا خَائِفًا فَاَمَّنَّاكَ، اَلا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيْرِ، وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَدْخُلُوْنَ بِهٖ دُوْرَكُمْ، لَوْ اَنَّكُمْ سَلَكْتُمْ وَادِيًا - اَوْ شِعْبًا - وَالنَّاسُ وَادِيًا - اَوْ شِعْبًا - لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ - اَوْ شِعْبَكُمْ - وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ، وَاِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے لوگوں کو ہم پر ترجیح دے رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے انصار کے گروہ! کیا ایسا نہیں ہے کہ تم لوگ کم تر حیثیت کے مالک تھے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں غلبہ عطا کیا' ان لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ گمراہ نہیں تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت نصیب کی' اُن لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ غریب نہیں تھے' پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں خوش حال کر دیا؟ انہوں نے

کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ مجھے جواب کیوں نہیں دیتے ہو؟ تم یہ کیوں نہیں کہتے ہو: کہ آپ ہمارے پاس اُس وقت آئے' جب آپ کو نکال دیا گیا تھا' تو ہم نے آپ کو پناہ دی' آپ ہمارے پاس اس وقت آئے' جب آپ خوف کا شکار تھے' تو ہم نے آپ کو (یعنی اس خوف سے) امان دی' (پھر نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:) کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ دوسرے لوگ' بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے جائیں' اور تم لوگ' اللہ کے رسول ﷺ کو لے جاؤ' تم انہیں اپنے ساتھ اپنے محلوں میں لے جاؤ' اگر تم لوگ ایک وادی میں چلو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک گھاٹی میں چلو' اور دوسرے لوگ' ایک وادی میں' (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک گھاٹی میں چلو' تو میں تمہاری وادی میں (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ لفظ ہے:) تمہاری گھاٹی میں چلوں گا' اگر ہجرت نہ ہوتی' تو میں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک فرد ہوتا' اور تم لوگ میرے بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے' تو تم صبر سے کام لینا' یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو''۔

19919 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَیْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: النُّقَبَاءُ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ: سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَالْمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ بَنِی سَاعِدَةَ، وَسَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ مِنْ بَنِی عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَسَعْدُ بْنُ زُرَارَةَ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ، وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَاَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَبُو جَابِرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ بَنِی سَلِمَةَ، وَالْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ مِّنْ بَنِی سَلِمَةَ، وَرَافِعُ بْنُ مَالِكٍ الزُّرَقِیُّ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمام نقباء کا تعلق انصار سے ہے' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو ساعدہ سے ہے' حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے ہے' حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو نجار سے ہے' حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوالھیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ (یعنی جو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے والد ہیں) اُن کا تعلق بنو سلمہ سے ہے' اور حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو سلمہ سے ہے اور حضرت رافع بن مالک زرقی رضی اللہ عنہ ہیں۔

فَضَائِلُ قُرَيْشٍ، وَالْاَنْصَارِ، وَثَقِيفٍ

باب: قریش' انصار اور ثقیف کے فضائل کا تذکرہ

19920 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: وَهَبَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً، فَاَثَابَهُ فَلَمْ يَرْضَ، فَزَادَهُ فَلَمْ يَرْضَ - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرْضَ - فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَلَّا اَتَّهِبَ اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ، اَوْ اَنْصَارِیٍّ، اَوْ ثَقَفِیٍّ،

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے' نبی اکرم ﷺ کو ایک اونٹنی

ہبہ کی' نبی اکرم ﷺ نے اُسے بدلے کے طور پر کچھ دیا' تو وہ اس سے راضی نہیں ہوا' نبی اکرم ﷺ نے اسے مزید دیا' لیکن وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: روایت میں یہ الفاظ ہیں: کہ تین مرتبہ ایسا ہوا' لیکن وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آئندہ' میں' صرف کسی قریشی' یا انصاری یا ثقفی سے ہی ہبہ قبول کروں گا''۔

19921 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَوْ دَوْسِيٍّ

✲✲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یا دوسی سے''۔

19922 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتُمَا؟، فَقَالَا: ثَقَفِيَّانِ، فَقَالَ: ثَقِيفٌ مِّنْ اِيَادٍ، وَاِيَادٌ مِّنْ ثَمُودَ، فَكَاَنَّ ذٰلِكَ شَقَّ عَلَى الرَّجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ذٰلِكَ شَقَّ عَلَيْهِمَا، قَالَ: مَا يَشُقُّ عَلَيْكُمَا؟ اِنَّمَا يُجِيْءُ اللّٰهُ مِنْ ثَمُوْدَ صَالِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ، فَاَنْتُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ صَالِحِيْنَ

✲✲ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو افراد' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں کا تعلق کون سے قبیلے سے ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا: (ہم) ثقفی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ثقیف قبیلہ' ایاد سے تعلق رکھتا ہے' اور ایاد' ثمود سے تعلق رکھتے ہیں' یہ بات اُن دونوں افراد پر گراں گزری' جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی کہ یہ بات اُن دونوں پر گراں گزری ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس بات کی پریشانی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود میں' حضرت صالح علیہ السلام اور اُن پر ایمان لانے والوں کو بھی پیدا کیا تھا' تو تم لوگ' نیک لوگوں کی اولاد میں سے ہو۔

بَابُ قَبَائِلِ الْعَجَمِ

باب: عجمی قبائل کا تذکرہ

19923 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَذَهَبَ اِلَيْهِ رَجُلٌ - اَوْ قَالَ: رِجَالٌ - مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلُوْهُ

✲✲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر دین' ثریا (نامی ستارے) کے پاس ہو' تو فارس کے رہنے والوں میں سے' ایک شخص (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کچھ افراد اُس (ایمان' یا ثریا ستارے) کی طرف جائیں گے' یہاں تک کہ اُسے (یعنی ایمان کو) حاصل کرلیں گے''۔ *

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2546) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (308/2) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

19924 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ، رَاَيْتُ كَاَنِّيْ اَنْعِقُ بِغَنَمٍ سُوْدٍ، فَعَارَضَتْهَا غَنَمٌ عُفْرٌ، قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعَرَبُ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنَ الْاَعَاجِمِ

✽✽ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں سورہا تھا' میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں سیاہ فام بکریوں کو ہانک رہا ہوں' اور پھر مٹیالی رنگت کی بکریاں ان کے سامنے آجاتی ہیں' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عرب اور اُن کے ساتھ مل جانے والے' عجمی لوگ (مراد ہیں)''۔

19925 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ، لَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْعَدُ الْعَجَمِ بِالْاِسْلَامِ فَارِسُ، وَاَشْقَى الْعَجَمِ بِالْاِسْلَامِ الرُّوْمُ، وَاَشْقَى الْعَرَبِ بِالْاِسْلَامِ تَغْلِبُ وَالْعِبَادُ

✽✽ معمر نے' اپنے ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کے حوالے سے' عجمیوں میں سب سے زیادہ سعادت مند' اہل فارس ہیں' اور اسلام کے حوالے سے' عجمیوں میں سب سے زیادہ بدنصیب' رومی ہیں' اور اسلام کے حوالے سے' عربوں میں سب سے زیادہ بدنصیب' تغلب اور عباد (نامی قبیلوں کے افراد) ہیں''۔

بَابُ الْحَرِيْرِ، وَالدِّيْبَاجِ، وَآنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: حریر' دیباج (یعنی ریشم کی مختلف قسموں اور) سونے اور چاندی کے برتنوں کا تذکرہ

19926 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْجَرَّاحِ، مَوْلَى اُمِّ حَبِيْبَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

✽✽ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے' نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے' وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے''۔*

19927 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَالَ لِنَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ اَنْ تُرْكَبَ عَلَيْهَا؟ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ نَهَى عَنْ لِبَاسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا؟ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: وَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ؟ فَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: وَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ نَهَى

*یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (146/7) پر اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2065) کے تحت' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے۔

عَنِ الْمُتْعَةِ؟ - يَعْنِىْ مُتْعَةَ الْحَجِّ - قَالُوْا: اللّٰهُمَّ لَا، قَالَ: بَلٰى اِنَّهُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالُوْا: لَا

✵✵ ابو شیخ ہنائی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب سے کہا: آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ چیتے کی کھال پر بیٹھا جائے' ان حضرات نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ جانتا ہے' ایسا ہی ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع کیا ہے' البتہ اس کا حکم مختلف ہے' جو ٹکڑوں کی شکل میں ہو' اُن لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے' ایسا ہی ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے' جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے سے منع کیا ہے (راوی کہتے ہیں:) اُن کی مراد حج تمتع تھا' اُن حضرات نے کہا: اللہ جانتا ہے' جی نہیں! (یعنی ایسا نہیں ہے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! (یعنی ایسا ہی ہے) اور یہ حدیث میں مذکور ہے' اُن حضرات نے کہا: جی نہیں! (یعنی یہ حدیث میں مذکور نہیں ہے)۔

19928 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى، فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَحَذَفَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّىْ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُهُ قَبْلَ هٰذِهِ الْمَرَّةِ، ثُمَّ اَتَانِىْ بِهِ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ، وَالدِّيْبَاجِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِىْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: دَعُوهُنَّ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا، وَهُنَّ لَكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پینے کے لئے مانگا' تو ایک دہقان' چاندی کے برتن میں ان کے پاس (مشروب) لے کر آیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے گرا دیا اور پھر یہ فرمایا: میں اس شخص کو اس سے پہلے بھی ایسا کرنے سے منع کر چکا ہوں' یہ پھر میرے پاس اِس (یعنی چاندی کے برتن) کو لے آیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج (یہ بھی ریشم کی ایک قسم ہے) پہننے سے' اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تم لوگ اِن کو چھوڑ دو! یہ اُن (غیر مسلموں) کے لیے دنیا میں ہیں' اور یہ تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

19929 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُطَارِدًا يَبِيعُ حُلَّةً مِنْ دِيْبَاجٍ، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ رَاَيْتُ عُطَارِدًا يَبِيعُ حُلَّةً مِنْ دِيْبَاجٍ، فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا وَلَبِسْتَهَا لِلْوَفْدِ، وَالْعِيْدِ وَالْجُمُعَةِ، فَقَالَ: يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ - حَسِبْتُهُ قَالَ: فِى الْاٰخِرَةِ - قَالَ: ثُمَّ اُهْدِىَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَلٌ سِيَرَاءُ مِنْ حَرِيْرٍ، فَاَعْطٰى عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ حُلَّةً، وَاَعْطٰى اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حُلَّةً، وَبَعَثَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِحُلَّةٍ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: شَقِّقْهَا بَيْنَ النِّسَاءِ خُمُرًا، قَالَ: وَجَاءَ عُمَرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ، ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَىَّ بِحُلَّةٍ، قَالَ: اِنِّىْ لَمْ اُرْسِلْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، وَلٰكِنْ لِتَبِيعَهَا، قَالَ: وَاَمَّا اُسَامَةُ فَلَبِسَهَا فَرَاحَ فِيْهَا، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَلَمَّا رَآهُ اُسَامَةُ يُحِدُّ اِلَيْهِ

الطَّرَفَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَسَوْتَنِيهَا؟ قَالَ: شَقِّقْهَا بَيْنَ النِّسَاءِ خُمُرًا اَوْ كَالَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عطارد (نامی شخص کو) دیباج سے بنا ہوا حلہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے عطارد کو دیباج سے بنا ہوا حلہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا ہے' اگر آپ اسے خرید لیں' اور کسی وفد سے ملاقات کے وقت' یا عید اور جمعہ کے موقع پر پہن لیا کریں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم کو وہ پہنے گا' جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: آخرت میں (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کے بنے ہوئے سیرانی حلے تحفہ کے طور پر دیے گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو ایک حلہ دیا' حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک حلہ دیا' اور ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھجوادیا' آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس کو کٹوا کر' خواتین کی اوڑھنیاں بنوادو!

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو اس (یعنی ریشمی لباس) کے بارے میں' ایک بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اور پھر آپ نے میری طرف یہ حلہ بھجوادیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ میں نے تمہاری طرف اس لیے نہیں بھجوایا ہے کہ تم اس کو پہن لو' بلکہ تم اس کو فروخت کر دو (راوی کہتے ہیں:) حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ پہن لیا' وہ اس کو پہن کر شام کے وقت آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ان کی طرف دیکھنے لگے' جب حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اُن کی طرف مسلسل دیکھ رہے ہیں' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ نے مجھے پہننے کے لیے دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِسے کٹوا کر' خواتین کی اوڑھنیاں بنوا دو! (راوی کہتے ہیں:) یا جس طرح بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

19930 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِي، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُورِهَا

✵✵ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں' اپنی امت کی خواتین کے لیے' سونے اور ریشم کو حلال قرار دیتا ہوں' اور ان کو اس (اُمت کے) مردوں پر' حرام قرار دیا گیا ہے''۔

19931 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى، قَالَ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيرًا بِيَمِينِهِ، وَذَهَبًا بِشِمَالِهِ، وَقَالَ: اُحِلَّ لِاِنَاثِ اُمَّتِي، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُورِهَا

✵✵ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں ریشم کو اور بائیں ہاتھ میں سونے کو پکڑ

کر بلند کیا اور ارشاد فرمایا:

''میں (ان دونوں کو) اپنی امت کی خواتین کے لئے حلال قرار دیتا ہوں' اور اس (امت) کے مردوں پر یہ حرام قرار دیا گیا ہے''۔

19932 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يُحَلِّي بَنَاتِهِ الذَّهَبَ، وَيَكْسُو نِسَاءَهُ الْإِبْرَيْسَمَ، وَالسِّيهُ سِرٌّ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' اپنی صاحبزادیوں کو سونے کا زیور پہناتے تھے اور اپنی بیویوں کو ابریشم (کا کپڑا) پہناتے تھے' اور سیہ' سر ہے (یہ جملہ مجہول ہے' شاید نسخہ نقل کرنے والے کو سہو ہوا ہے)۔

19933 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ بِنْتِ اَبِيْ عَمْرٍو، قَالَتْ: سَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنِ الْحُلِيِّ، وَالْاَقْدَاحِ الْمُفَضَّضَةِ، فَنَهَتْنَا عَنْهُ، قَالَتْ: فَاَكْثَرْنَا عَلَيْهَا، فَرَخَّصَتْ لَنَا فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحُلِيِّ، وَلَمْ تُرَخِّصْ لَنَا فِي الْاَقْدَاحِ الْمُفَضَّضَةِ

✵✵ ابن سیرین نے' ابوعمرو کی صاحبزادی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیورات' اور ایسے پیالوں کے بارے میں دریافت کیا' جن پر چاندی لگی ہوتی ہے' تو انہوں نے ہمیں اس سے منع کر دیا' وہ خاتون کہتی ہیں: ہم نے اس کے بارے میں بکثرت پوچھا' تو انہوں نے ہمیں کچھ زیور کی اجازت دی' لیکن انہوں نے چاندی لگے ہوئے پیالوں کے بارے میں ہمیں اجازت نہیں دی۔

19934 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ وَهُوَ يُعَاتِبُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فِيْ قَمِيصٍ مِّنْ حَرِيرٍ تَحْتَ ثِيَابِهٖ، وَمَعَهُ الزُّبَيْرُ، وَعَلَيْهِ اَيْضًا قَمِيصٌ مِّنْ حَرِيرٍ، فَقَالَ: اَلْقِ عَنْكَ هٰذَا، قَالَ: فَجَعَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَضْحَكُ، وَيَقُوْلُ: لَوْ اَطَعْتَنَا لَبِسْتَ مِثْلَهُ، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلٰى قَمِيصِ عُمَرَ فَرَاَيْتُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ اَرْبَعَ رِقَاعٍ مَا يُشْبِهُ بَعْضُهَا بَعْضًا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر غصے کا اظہار کر رہے تھے' جو ریشم کی ایک قمیص کی وجہ سے تھا' جو انہوں نے اپنے لباس کے نیچے پہنی ہوئی تھی' ان کے ساتھ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے' انہوں نے بھی ریشم کی قمیص پہنی ہوئی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے اتار دو' تو حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے اور بولے: اگر آپ ہماری بات مانیں' تو آپ بھی اس کی مانند پہن لیں' راوی کہتے ہیں: میں نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قمیص کی طرف دیکھا' تو میں نے ان کے دونوں کندھوں کے درمیان چار پیوند لگے ہوئے دیکھے' جو ایک دوسرے کی مانند نہیں تھے (یعنی چاروں مختلف قسم کے کپڑوں کے لگے ہوئے تھے)۔

19935 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ لِابْنَتِهٖ: قُوْلِيْ يَا اَبِيْ اِنْ تُحَلِّيْنِيْ الذَّهَبَ تَخْشَ عَلَيَّ حَرَّ اللَّهَبِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنی صاحبزادی سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

''تم یہ کہو: اے ابا جان! اگر آپ نے مجھے سونے کا زیور پہنایا' تو میرے بارے میں یہ اندیشہ ہوگا کہ (جہنم میں) انگارے کی تپش (مجھے لاحق ہو جائے گی)''۔

19936 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ الْمُفَضَّضَ، وَإِنْ سُقِيَ فِيْهِ شَرِبَ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُقِيَ فِيْهِ كَسَرَهُ "

٭٭ قتادہ نے' حسن کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ چاندی لگے ہوئے برتن کو مکروہ قرار دیتے تھے' لیکن اگر ایسے کسی برتن میں اُنہیں پانی پینے کے لئے دے دیا جاتا' تو وہ پی لیتے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب ایسے برتن میں مشروب دیا جاتا تھا' تو وہ اُس کو توڑ دیتے تھے۔

19937 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَتَاهُ ابْنٌ لَّهُ، وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ مِّنْ حَرِيرٍ، وَالْغُلامُ مُعْجَبٌ بِقَمِيصِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ خَرَقَهُ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَقُلْ لَهَا فَلْتُلْبِسْكَ قَمِيصًا غَيْرَ هٰذَا

٭٭ عبدالرحمٰن بن یزید نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کا بیٹا' ان کے پاس آیا' اس بچے کے جسم پر ریشم کی قمیص تھی' اور وہ بچہ اس قمیص (کو پہننے) پر خوش ہو رہا تھا' جب وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قریب آیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس (قمیص) کو پھاڑ دیا' پھر انہوں نے فرمایا: تم اپنی ماں کے پاس جاؤ! اور اُس کو کہو کہ وہ تمہیں اس (یعنی ریشمی کپڑے کی قمیص) کے علاوہ کوئی اور قمیص پہنا دے۔

19938 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يَقُوْلُ لِابْنَتِهِ: لَا تَلْبَسِي الذَّهَبَ، فَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكِ حَرَّ اللَّهَبِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' اپنی صاحبزادی سے یہ فرماتے تھے:

''تم سونا نہ پہننا! کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں (جہنم کے) انگارے کی تپش کا اندیشہ ہوگا''۔

19939 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: اُهْدِیَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مِّنْ حَرِيرٍ فَكَرِهَ اَنْ يَّلْبَسَهَا، وَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ، فَلَبِسْتُهَا، فَرَآهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِیْ شَيْئًا اِلَّا اَنَا اَكْرَهُهُ لَكَ فَخَرِّقْهَا بَيْنَ النِّسَاءِ، قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی حلہ تحفے کے طور پر دیا گیا' آپ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ آپ اس کو پہن لیں' وہ آپ نے مجھے بھجوا دیا' میں نے وہ پہن لیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم پر اس کو دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں' اپنی ذات کے لیے' جس چیز کو ناپسند کرتا ہوں' اس کو تمہارے لئے بھی ناپسند کرتا ہوں' تم اِس کو ٹکڑے کر کے' خواتین کے

درمیان تقسیم کردو!

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے ایسا ہی کیا۔

19940 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو، اَنَّ عَلِيًّا، اُتِیَ بِبِرْذَوْنٍ عَلَيْهِ صِفَةُ دِيبَاجٍ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ، وَاَخَذَ بِالسَّرْجِ زَلَّتْ يَدُهُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟، قَالُوْا: دِيبَاجٌ . قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَرْكَبُهُ

✵✵ عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خچر لایا گیا' جس پر ریشمی بچھونا موجود تھا' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا اور زین پر ہاتھ رکھا' تو ان کا ہاتھ پھسل گیا' انہوں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: دیباج ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس پر سوار نہیں ہوؤں گا۔

19941 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، شَكَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ، فَرَخَّصَ لَهُ فِيْ قَمِيصٍ مِّنْ حَرِيرٍ تَحْتَ الثِّيَابِ

✵✵ معمر نے' قتادہ یا شاید اُن کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کپڑوں کے نیچے ریشمی قمیص پہننے کی رخصت دے دی۔

19942 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّلْبَسُ رَايَتَيْنِ مِنْ دِيبَاجٍ فِيْ فَزْعَةٍ فَزِعَهَا النَّاسُ

✵✵ ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مرتبہ لوگوں کے گھبراہٹ کا شکار ہونے کے موقع پر' دیباج کے بنے ہوئے دو کپڑے پہن لیے تھے۔

19943 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ اَوْ سُنْدُسٍ حَرِيرٍ يَّلْبَسُهُ فِي الْحَرْبِ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: دیباج' یا شاید سندس کی بنی ہوئی' ایک ریشمی قباء تھی' جسے وہ جنگ کے موقع پر پہنا کرتے تھے۔

19944 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَلَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهَا، حَتّٰى اَلْقَتْهُمَا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ مُّلَوَّنَيْنِ بِذَهَبٍ، فَاَمَرَهَا اَنْ تُلْقِيَهُمَا وَتَجْعَلَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ وَّتُصَفِّرَهُمَا بِزَعْفَرَانٍ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو سونے کی دو بالیاں پہنے ہوئے دیکھا' تو آپ نے ان

کی طرف اس وقت تک نظر نہیں کی' جب تک انہوں نے ان دونوں کو اتار نہیں دیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ عائشہ ؓ کو چاندی کے بنے ہوئے کنگن پہنے دیکھا' جن پر سونا چڑھا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان دونوں کو اتار کر اور پھر چاندی کے دو کنگن لے کر اُن پر زعفران لگا کر اُنہیں زرد کریں۔

19945 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّهُ رَاٰی عَلٰی زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ اَوْ قَالَ: قَمِيصًا سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک ؓ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیّدہ زینب ؓ کو ریشم کی بنی ہوئی سیرانی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا ہے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ریشم کی بنی ہوئی سیرانی قمیص پہنے دیکھا ہے۔

19946 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا كَرِهَتِ الشَّرَابَ فِي الْاِنَاءِ الْمُفَضَّضِ، قَالَ اَيُّوْبُ: وَرَاَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ ثَوْبًا فِيهِ عَلَمٌ يَعْنِيْ حَرِيرًا

✵✵ قاسم بن محمد' سیّدہ عائشہ ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایسے برتن میں مشروب پینے کو مکروہ قرار دیتی تھیں' جس پر چاندی لگی ہوئی ہو۔

19947 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَهْلَكَهُنَّ الْاَحْمَرَانِ: الذَّهَبُ وَالزَّعْفَرَانُ يَعْنِی النِّسَاءَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: اُن کو دو سرخ چیزوں سونے اور زعفران نے ہلاکت کا شکار کر دیا ہے (راوی کہتے ہیں:) ان کی مراد یہ تھی: کہ خواتین کو۔

19948 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَرُّوشَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَتَعَبَّدُ، فَجَاءَهُ الشَّيْطَانُ لِيَفْتِنَهُ، فَازْدَادَ عِبَادَةً، فَتَمَثَّلَ لَهُ بِرَجُلٍ، فَقَالَ: اَصْحَبُكَ؟ فَقَالَ الْعَابِدُ: نَعَمْ، قَالَ: فَصَحِبَهُ، فَكَانَ يَتَخَلَّفُ عَنْهُ وَيُطِيفُ بِهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَلَكًا، فَلَمَّا رَآهُ الشَّيْطَانُ عَرَفَهُ، وَلَمْ يَعْرِفْهُ الْاِنْسَانُ، فَكَانَ اِذَا مَشَى تَخَلَّفَ الشَّيْطَانُ، فَمَدَّ الْمَلَكُ يَدَهُ نَحْوَ الشَّيْطَانِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ، قَتَلْتَهُ وَهُوَ مِنْ حَالِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَا حَتّٰى نَزَلَا قَرْيَةً، فَاَنْزَلُوْهُمَا وَضَيَّفُوْهُمَا، فَاَخَذَ الْمَلَكُ مِنْهُمْ اِنَاءً مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ انْطَلَقَا (ص:73) حَتّٰى اَمْسَيَا فَنَزَلَا قَرْيَةً اُخْرٰى فَلَمْ يُبَيِّتُوْهُمَا، وَلَمْ يُضَيِّفُوْهُمَا، فَاَعْطَاهُمُ الْمَلَكُ الْاِنَاءَ، فَقَالَ لَهُ: اَمَّا مَنْ اَضَافَنَا فَاَخَذْتَ اِنَاءَهُمْ، وَاَمَّا مَنْ لَمْ يُضَيِّفْنَا فَاَعْطَيْتَهُمْ اِنَاءَ الْاٰخَرِيْنَ، فَلَنْ تَصْحَبَنِی، فَقَالَ: اَمَّا الَّذِیْ قَتَلْتُ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ اَرَادَ اَنْ يَّفْتِنَكَ، وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَخَذْتُ مِنْهُمُ الْاِنَاءَ، فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ صَالِحُونَ، فَلَمْ يَكُنْ يَّنْبَغِی لَهُمْ، وَكَانَ هٰؤُلَاءِ قَوْمًا فَاسِقِيْنَ، فَكَانُوْا اَحَقَّ بِهِ، ثُمَّ عُرِجَ بِهِ اِلَى السَّمَاءِ، وَالرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

✷✷ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ایک شخص عبادت کیا کرتا تھا' شیطان اس کے پاس آیا' تا کہ اسے آزمائش کا شکار کر دے' اس نے عبادت میں اضافہ کر دیا' شیطان اس کے پاس ایک شخص کی شکل میں آیا اور اس سے کہا: میں تمہارے ساتھ رہوں؟ اس عبادت گزار نے کہا: ٹھیک ہے' شیطان اس کے ساتھ رہنے لگا' شیطان اس سے پیچھے رہتا تھا اور اس کے گرد چکر لگاتا رہتا تھا' اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ نازل کیا' جب شیطان نے اسے دیکھا' تو پہچان لیا' لیکن انسان (یعنی عبادت گزار شخص) اس (فرشتے) کو نہیں پہچان سکا' جب وہ چلتا تھا' تو شیطان پیچھے ہو جاتا تھا' فرشتے نے اپنا ہاتھ' شیطان کی طرف بڑھایا اور اسے قتل کر دیا' اُس شخص نے کہا: میں نے آج کی طرح کی صورتحال کبھی نہیں دیکھی' تم نے اسے قتل کر دیا ہے' جبکہ اس کی یہ حالت تھی' پھر وہ دونوں چل پڑے' یہاں تک کہ ان دونوں نے ایک بستی میں پڑاؤ کیا' بستی والوں نے ان دونوں کو ٹھہرایا اور ان کو مہمان بنا لیا' فرشتے نے ان لوگوں سے چاندی کا برتن لے لیا' پھر وہ دونوں روانہ ہوئے' یہاں تک کہ شام ہوئی' تو ان دونوں نے ایک اور بستی میں پڑاؤ کر لیا' لیکن اس بستی والوں نے ان دونوں کو رات ٹھہرنے کی جگہ بھی نہیں دی' اور ان کی مہمان نوازی بھی نہیں کی' تو فرشتے نے ان لوگوں کو وہ (چاندی کا) برتن دے دیا' اُس عبادت گزار شخص نے کہا: جن لوگوں نے ہماری مہمان نوازی کی تھی' ان سے تم نے برتن لے لیا تھا' اور جنہوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی ہے' اُنہیں تم نے برتن دے دیا ہے' تو اب تم میرے ساتھ نہیں رہو گے' تو فرشتے نے کہا: جس کو میں نے قتل کیا تھا' وہ شیطان تھا' وہ تمہیں آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتا تھا' جن لوگوں سے میں نے برتن لیا تھا' وہ نیک لوگ تھے' یہ برتن ان کے لئے مناسب نہیں تھا اور یہ لوگ گناہ گار ہیں' یہ اِس برتن کے زیادہ حق دار ہیں' پھر وہ فرشتہ آسمان کی طرف اوپر چلا گیا اور وہ شخص اس کی طرف دیکھتا رہا۔

19949 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ فُلَانَةَ بِنْتَ الْقَاسِمِ، وَصَاحِبَةً لَهَا جَاءَ تَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِىْ اَيْدِيهِمَا خَوَاتِمُ، تَدْعُوهَا الْعَرَبُ: الْفَتَخَ، فَسَاَلَتَاهُ عَنْ شَىْءٍ، فَاَخْرَجَتْ اِحْدَاهُمَا يَدَهَا، فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ تِلْكَ الْخَوَاتِمِ، فَضَرَبَ يَدَهَا بِعَسِيبٍ مَعَهُ مِنْ عِنْدِ الْخَاتَمِ اِلٰى مِنْكَبِهَا، ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهُمَا، فَقَالَتَا: مَا شَاْنُكَ تُعْرِضُ عَنَّا؟ فَقَالَ: وَمَا لِىْ لَا اُعْرِضُ عَنْكُمَا، وَقَدْ مَلَاْتُمَا اَيْدِيَكُمَا جَمْرًا، ثُمَّ جِئْتُمَا تَجْلِسَانِ اَمَامِى، فَقَامَتَا فَدَخَلَتَا عَلٰى فَاطِمَةَ، فَشَكَتَا اِلَيْهَا ضَرْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْرَجَتْ اِلَيْهِمَا فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَتْ: اَهْدَاهَا لِىْ اَبُوْ حَسَنٍ، فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِى وَاَنَا مَعَهُ، وَلَمْ تَفْطِنْ فَاطِمَةُ لِذٰلِكَ، فَسَلَّمَ مِنْ جَانِبِ الْبَابِ، وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ (ص:74) يَاْتِى الْبَابَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَهُ، وَاَلْقَتْ لَهُ فَاطِمَةُ ثَوْبًا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، وَفِىْ يَدِهَا اَوْ عُنُقِهَا تِلْكَ السِّلْسِلَةُ، فَقَالَ: اَيَغُرَّنَّكِ اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ: اِنَّكِ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِىْ يَدِكِ - اَوْ عُنُقِكِ - طَبَقٌ مِّنْ نَارٍ، وَعَرَمَهَا بِلِسَانِهِ، فَهَمَلَتْ عَيْنَاهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْلِسْ، فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ اِنْسَانًا مِّنْ اَهْلِهَا، فَقَالَتْ: بِعْهَا بِمَا اُعْطِيتَ، فَبَاعَهَا بِوَصِيفٍ، فَجَاءَ بِهِ اِلَيْهَا، فَاَعْتَقَتْهُ، فَاَرْسَلُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرُوْهُ خَبَرَ

الطَّوْقِ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْجَی فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ

٭٭ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فلانہ بنت قاسم اور اس کی ایک سہیلی وہ دونوں خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُن دونوں کے ہاتھ میں انگوٹھیاں تھیں جنہیں عرب ''فتخ'' کہتے تھے ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا ان دونوں میں سے ایک خاتون نے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک انگوٹھی دیکھ لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود چھڑی اس کی انگوٹھی کے پاس والی جگہ سے لے کر اس کے کندھے تک ماری اور پھر اس سے منہ پھیر لیا اُن دونوں خواتین نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے؟ آپ نے ہم سے منہ کیوں پھیر لیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم سے منہ کیوں نہ پھیروں؟ جبکہ تم دونوں نے اپنے ہاتھوں میں انگارے بھرے ہوئے ہیں اور پھر تم دونوں آ کر میرے سامنے بیٹھ گئی ہو وہ دونوں خواتین وہاں سے اُٹھیں اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئیں انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (چھڑی کے ذریعے) مارنے کی شکایت کی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں سونے کی زنجیر نکال کر دکھائی اور بتایا: یہ حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) مجھے تحفے کے طور پر دی ہے (آگے کے الفاظ شاید راوی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کا پتہ نہیں چلا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے ایک طرف ہو کر سلام کیا اس سے پہلے آپ (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے) دروازے کے سامنے کھڑے ہوتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت طلب کی آپ کو اجازت پیش کی گئی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے لئے کپڑا بچھا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں یا شاید اُن کی گردن میں وہ (سونے کی ہار نما) زنجیر تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ غلط فہمی ہے کہ لوگ یہ کہیں: کہ تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہو اور تمہارے ہاتھ میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہاری گردن میں آگ کا بنا ہوا طبق ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانی طور پر اُن پر سختی کی تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے آپ وہاں تشریف فرما نہیں ہوئے پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاندان کے کسی فرد کو بھیجا اور فرمایا: جتنے کے عوض میں بھی ہو اسے فروخت کر دو تو اُس فرد نے ایک غلام کے عوض میں اُسے فروخت کر دیا اور اس غلام کو ساتھ لے کر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس غلام کو آزاد کر دیا لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچائی کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس زنجیر کے ساتھ یہ کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے فاطمہ کو آگ (یا جہنم) سے نجات دیدی''۔

بَابُ عَلَمِ الثَّوْبِ

باب: کپڑے کے نقش ونگار کا تذکرہ

19950 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: رَخَّصَ فِیْ مَوْضِعِ اِصْبَعٍ، وَاِصْبَعَیْنِ، وَثَلَاثٍ، وَاَرْبَعٍ، مِنْ اَعْلَامِ الْحَرِیْرِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دو تین یا چار انگلیوں تک ریشم کے نقش و نگار (یعنی کڑھائی وغیرہ) کی رخصت دی ہے۔

19951 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَوْلَا اَنَّ عُمَرَ كَرِهَ السِّرَّ لَمْ اَرَ بِهٖ بَاْسًا، يَعْنِىْ سِرَّ الْحَرِيرِ فِي الثَّوْبِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ "عمر" پوشیدہ چیز کو ناپسند کرتا ہے تو میں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی کپڑے کے اندرونی حصے میں ریشم کو۔

19952 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَدِمَ عَلٰى (ص:75) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدٌ مِّنْ كِنْدَةَ، وَعَلَيْهِمْ جِبَابٌ يَمَانِيَةٌ، قَدْ كُفُّوا اَكْمَامَهَا وَجُيُوبَهَا بِالْحَرِيرِ، فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَسْتُمْ مُسْلِمِيْنَ؟، قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَمَا شَاْنُ هٰذَا الْحَرِيرِ؟، قَالَ: فَنَزَعُوْهُ حِيْنَئِذٍ مِّنْ اَكْمَامِهِمْ، وَجُيُوبِهِمْ، ثُمَّ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتُمْ بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ مِّنَّا، اَنْتُمْ بَنِىْ آكِلِ الْمِرَارِ - حَيٌّ مِّنْ كِنْدَةَ، كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ خُلْطَةٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوْا اِلٰى عَبَّاسٍ، وَاَبِىْ سُفْيَانَ يُنَاسِبُوكُمْ، قَالُوْا: لَا، بَلْ اَنْتَ، قَالَ: فَنَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ، لَا نَقْفُو اُمَّنَا، وَلَا نَدَّعِىْ لِغَيْرِ اَبِينَا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: کندہ کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُن لوگوں نے یمنی جبے پہنے ہوئے تھے اور ان جبوں کی آستینوں اور گریبانوں پر ریشم لگا یا ہوا تھا' اُن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی ہم مسلمان ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس ریشم کا کیا معاملہ ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو ان لوگوں نے اسی وقت اپنی آستینوں اور گریبانوں سے ریشم اتار دیا' پھر ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ لوگ' یعنی بنوعبد مناف' ہم میں سے ہیں' آپ لوگ "آکل مرار" کی اولاد ہیں (راوی کہتے ہیں:) یہ کندہ کا ایک قبیلہ ہے' زمانہ جاہلیت میں اس قبیلے کے لوگوں اور بنوعبد مناف کے درمیان قریبی تعلق تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا: تم لوگ حضرت عباس اور ابوسفیان کے پاس جاؤ' وہ تمہارے سامنے نسب کی وضاحت کر دیں گے' تو انہوں نے کہا: جی نہیں! بلکہ آپ ہی کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم' نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں' ہم (نسب کے معاملے میں) اپنی ماں کے (آباؤ اجداد یا خاندانی پس منظر کے) پیچھے نہیں جاتے' اور نہ ہی خود کو اپنے باپ کے علاوہ' کسی اور کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

19953 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ اَعْلَامَ الْحَرِيرِ الَّتِىْ فِى الْبَابِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دروازے پر لٹکے ہوئے پردے پر نقش و نگار کو ناپسند کرتے تھے۔

بَابُ الْخَزِّ، وَالْعُصْفُرِ

باب: خز اور عصفر (نامی کپڑوں) کا تذکرہ

19954 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ مُوَرَّدَيْنِ قَدْ مَسَّهُمَا الْعُصْفُرُ

✵✵ عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو گلابی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ہے' جن پر عصفر لگا ہوا تھا۔

19955 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ اَبِىْ يَلْبَسُ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ، صُبِغَتْ بِالْعُصْفُرِ حَتّٰى مَاتَ

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میرے والد سرخ چادر اوڑھا کرتے تھے' جس پر عصفر (نامی بوٹی کے ذریعے) رنگ کیا گیا تھا' یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا (یعنی وہ اپنے وصال تک ایسا کرتے رہے)۔

19956 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: رَاَيْتُ سِتًّا مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسْنَ الْمُعَصْفَرَ

✵✵ عائشہ بنت سعد بیان کرتی ہیں: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ ازواج کو دیکھا ہے' وہ معصفر (کپڑا) پہنتی تھیں۔

19957 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ دَفِرَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ: اَنَّهَا كَرِهَتِ الثِّيَابَ الْمُصَلَّبَةَ، يَعْنِىْ الَّتِىْ تُصَوَّرُ فِيْهَا الصُّلُبُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِىْ مَنْ رَاٰى عَلَى الْحَسَنِ كِسَاءً مُصَلَّبًا "

✵✵ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ صلیب والے کپڑے کو مکروہ سمجھتی تھیں' یعنی وہ کپڑا جس میں صلیب کی تصویر ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن (بصری) کو صلیب کے نشان والی چادر اوڑھے دیکھا ہے۔

19958 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ كِسَاءَ خَزٍّ اَغْبَرَ، كَسَاهُ اِيَّاهُ مَرْوَانُ

✵✵ محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غبار والی (شاید یہ مراد ہے' خاکی رنگت کی) خز کی چادر اوڑھے دیکھا ہے' وہ چادر' مروان نے انہیں پہننے کے لئے دی تھی۔

19959 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

جُبَّةَ خَزٍّ، وَكِسَاءَ خَزٍّ، وَاَنَا اَطُوفُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِالْبَيْتِ فَقَالَ سَعِيدٌ: لَوْ اَدْرَكَهُ السَّلَفُ لَاَوْجَعُوهُ

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو خز کا جبہ اور خز کی چادر پہنے ہوئے دیکھا ہے' میں اس وقت سعید بن جبیر کے ہمراہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا' تو سعید نے کہا: اگر اسلاف اِن کو پا لیتے' تو انہیں تکلیف پہنچاتے۔

19960 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلٰى شُرَيْحٍ مِطْرَفًا مِّنْ خَزٍّ اَخْضَرَ، وَهُوَ يَقْضِي

✵✵ حکم بن عتبہ بیان کرتے ہیں: میں نے' قاضی شریح کے جسم پر خز کی سبز چادر دیکھی ہے' وہ اس وقت فیصلہ دے رہے تھے (یعنی عدالت میں قاضی کے طور پر موجود تھے)۔

19961 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِطْرَفًا مِّنْ خَزٍّ اَخْضَرَ، كَسَتْهُ اِيَّاهُ عَائِشَةُ

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے جسم پر خز کی سبز چادر دیکھی ہے' وہ چادر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پہننے کے لئے دی تھی۔

19962 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى بَنِيهِ يَلْبَسُونَ الْخَزَّ، فَلَا يَعِيبُ عَلَيْهِمْ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹوں کو دیکھتے تھے کہ انہوں نے خز پہنا ہوا ہے' تو وہ اُن پر کوئی اعتراض نہیں کرتے تھے۔

19963 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: رَاَيْتُ خَمْسَةً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُونَ الْخَزَّ: سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَابْنُ عُمَرَ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُو سَعِيدٍ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ، وَاَنَسٌ

✵✵ وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے پانچ حضرات کو خز پہنے ہوئے دیکھا ہے' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ۔

19964 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ

✵✵ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے معصفر پہننے سے منع کیا ہے۔

19965 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ: اُمُّكَ اَلْبَسَتْكَ هٰذَيْنِ؟، فَقَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ

اللّٰہِ، اَلا اُلْقِیهِمَا؟ قَالَ: بَلْ حَرِّقْهُمَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِی یَحْیَی بْنُ اَبِی کَثِیرٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدَّ اِلَیْهِ النَّظَرَ حِینَ رَآهُمَا عَلَیْهِ، وَقَالَ: اِنَّ الْحُمْرَةَ مِنْ زِینَةِ الشَّیْطَانِ، وَاِنَّ الشَّیْطَانَ یُحِبُّ الْحُمْرَةَ

✿✿ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے جسم پر دو معصفر کپڑے دیکھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری ماں نے تمہیں پہننے کے لئے دیئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! کیا میں اِن دونوں کو اتار دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم اِن دونوں کو جلا دو!

معمر بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے جب اُن دونوں کپڑوں کو ان کے جسم پر دیکھا' تو اُن کی طرف تیز نظر سے دیکھا ارشاد فرمایا:

''سرخ رنگ' شیطان کی زینت کا حصہ ہے' شیطان' سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے''۔

19966 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِی کَثِیرٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، کَانَ یَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ بَیْنَ نِسَائِهِ

✿✿ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بیویوں کے درمیان (موجود رہنے کے دوران) معصفر (کپڑا) پہن لیتے تھے۔

19967 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ، قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی مِلْحَفَةٍ مُوَرَّسَةٍ

✿✿ امام محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے' جو آخری نماز پڑھی تھی' وہ آپ نے ورس لگی ہوئی چادر میں ادا کی تھی۔

19968 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَاْمُرُ بِشَیْءٍ مِنْ زَعْفَرَانٍ وَمِشْقٍ، فَیَصْبُغُ بِهِ ثَوْبَهُ، فَیَلْبَسُهُ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرُبَّمَا رَاَیْتُ مَعْمَرًا یَلْبَسُهُ "

✿✿ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' زعفران اور مشک کے بارے میں حکم دیتے تھے' اُس کے ذریعے ان کے کپڑے کو رنگ دیا جاتا تھا اور پھر وہ اس کپڑے کو پہن لیتے تھے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے بعض اوقات معمر کو بھی ایسا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

19969 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَشْعَرِیِّینَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ یَرْفَعُهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: لَا یَبِیتَنَّ الرَّجُلُ وَحْدَهُ فِی الْبَیْتِ، وَعَلَیْهِ مَجَاسِدُ، فَاِنَّ اِبْلِیسَ اَسْرَعُ شَیْءٍ اِلَی الْحُمْرَةِ، وَاِنَّهُمْ یُحِبُّونَ الْحُمْرَةَ

✿✿ معمر نے' اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا ہے:

”آدمی گھر میں اکیلا رات نہ گزارے، جبکہ اس کے جسم پر مجاسد (مخصوص قسم کا سرخ کپڑا) ہو کیونکہ ابلیس سب سے زیادہ تیزی سے سرخ رنگ کی طرف آتا ہے اور وہ لوگ (شاید شیاطین مراد ہیں) سرخ رنگ کو پسند کرتے ہیں“۔

19970 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاٰی عَلٰی رَجُلٍ ثَوْبًا مُعَصْفَرًا، فَقَالَ: دَعُوا هٰذِهِ الْبَرَّاقَاتِ لِلنِّسَاءِ

✴✴ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے جسم پر معصفر کپڑا دیکھا تو بولے: اس عورتوں کی چمک دمک (یعنی آرائش وزیبائش والے کپڑے) کو چھوڑ دو!

19971 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يُعَصْفِرُ لِبَعْضِ نِسَائِهِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ

✴✴ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی کسی اہلیہ کے لیے معصفر لباس بنوالیتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا معصفر پہن لیتی تھیں۔

19972 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ٥، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: رَاٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی رَجُلٍ ثَوْبَيْنِ مُمَصَّرَيْنِ، فَقَالَ: اَلْقِ هٰذَيْنِ عَنْكَ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَمَا اِنِّي لَمْ اَلْبَسْهُمَا قَبْلَ يَوْمِي هٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ رَاَيْتُهُمَا عَلَيْكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: نَسِيتُ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَعَلَّكَ اَنْ تُوَهِّنَ مِنْ عَمَلِكَ مَا هُوَ اَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْ هٰذَا

✴✴ سلیمان بن صرد خزاعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے جسم پر دو ممصر (یعنی ہلکے سرخ رنگ کے) کپڑے دیکھے تو فرمایا: انہیں اتار دو! اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے آج کے دن سے پہلے انہیں نہیں پہنا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تو یہ فلاں اور فلاں دن بھی تم پر دیکھے تھے، تو اس شخص نے کہا: میں بھول گیا' میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم اپنے کسی عمل کو یوں کمزور کر دو گے' کہ وہ تمہارے لیے اس سے زیادہ سخت ہوگا۔

19973 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، صَلّٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ، قَالَ: وَكَانَ يُصَلِّي بِنَا عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ يَعْنِي رَيْطَةً

✴✴ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں ان کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی' وہ شخص کہتا ہے: انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی' اس وقت ان کے جسم پر زرد رنگ کی چادر تھی (راوی کہتے

ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ "ملیة" سے مراد) چادر ہے۔

19974 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدَّ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو النَّظَرَ حِيْنَ رَآهُمَا عَلَيْهِ، وَقَالَ لَهُ: اَلْقِ هٰذَيْنِ، فَاِنَّهُمَا مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی طرف تیز نظروں سے دیکھا' جب آپ نے ان کے جسم پر وہ دونوں کپڑے ملاحظہ فرمائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اِن دونوں کو اتار دو! کیونکہ یہ دونوں کفار کے کپڑوں (یعنی کفار کے مخصوص لباس) میں سے ہیں۔

19975 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْحُمْرَةُ مِنْ زِيْنَةِ الشَّيْطَانِ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"سرخ رنگ' شیطان کی زینت کا حصہ ہے اور شیطان' سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے"۔

بَابُ شُهْرَةِ الثِّيَابِ

باب: شہرت کے لباس کا تذکرہ

19976 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ، اَوْ رَكِبَ مَرْكَبَ شُهْرَةٍ، اَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيْمًا

٭٭ شہر بن حوشب فرماتے ہیں: جو شخص' شہرت کا لباس پہنے' یا شہرت کی سواری پر سوار ہو (یعنی ایسا معیاری لباس پہنے' یا ایسی عمدہ سواری پر سوار ہو' جس کی وجہ سے وہ مشہور ہو جائے) 'تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا' اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہی کیوں نہ ہو۔

19977 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ يَتَلَالَا، فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ فَمُزِّقَ عَلَيْهِ، فَتَطَايَرَ فِىْ اَيْدِى النَّاسِ قَالَ مَعْمَرٌ: اَحْسِبُهُ حَرِيْرًا

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے جسم پر ایسا کپڑا تھا' جو چمک رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اس کپڑے کو پھاڑ دیا گیا اور اس کے ٹکڑے لوگوں کے ہاتھوں میں آ گئے' معمر کہتے ہیں: میرا خیال ہے وہ ریشمی کپڑا تھا۔

19978 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، فِى الَّذِىْ يَلْوِى الْعِمَامَةَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَلَا يَجْعَلُهَا تَحْتَ ذَقْنِهٖ، قَالَ: تِلْكَ عِمَّةُ الشَّيْطَانِ

✸✸ طاؤس' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو عمامہ سر پر لپیٹ لیتا ہے اور اسے تھوڑی کے نیچے نہیں رکھتا ہے' تو طاؤس کہتے ہیں: یہ شیطان کا عمامہ ہے۔

19979 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ذُلًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص' دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے ذلت کا لباس پہنائے گا۔

بَابُ اِسْبَالِ الْاِزَارِ

باب: تہبند کو لٹکا لینا

19980 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ

قَالَ زَيْدٌ: وَقَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحَدِّثُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَعَلَيْهِ اِزَارٌ يَتَقَعْقَعُ - يَعْنِي جَدِيْدًا - قَالَ: مَنْ هٰذَا؟، قُلْتُ: عَبْدُ اللّٰهِ . قَالَ: اِنْ كُنْتَ عَبْدَ اللّٰهِ فَارْفَعْ اِزَارَكَ، قَالَ: فَرَفَعْتُهُ، قَالَ: زِدْ، قَالَ: فَرَفَعْتُهُ حَتّٰى بَلَغَ نِصْفَ السَّاقِ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِي اَحْيَانًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتَ مِنْهُمْ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تکبر کے طور پر' اپنے تہبند کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کرے گا''۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا' اُن کے جسم پر ایسا تہبند تھا جو حرکت کر رہا تھا (راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نیا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: عبداللہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ کے بندے ہو' تو اپنا تہبند اونچا رکھو! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اُسے اونچا کر لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزید کرو! میں نے اسے اور اونچا کر لیا' یہاں تک کہ وہ نصف پنڈلی تک پہنچ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تکبر کے طور پر' اپنے کپڑے کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اُس کی طرف نظر نہیں کرے گا''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بعض اوقات میرا تہبند (پنڈلی' یا ٹخنے سے) نیچے ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن میں سے نہیں ہو (یعنی جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں)۔

19981 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْمُسْبِلِ يَعْنِي إِزَارَهُ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ لٹکانے والے کی طرف نظر نہیں کرے گا''۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی اپنے تہبند کو۔

19982 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيًّا تَدْعُو؟ فَقَالَ: اَدْعُوكَ اِلَى الَّذِي اِذَا يَبِسَتْ اَرْضُكَ وَاَجْدَبَتْ، دَعَوْتَهُ فَاَنْبَتَ لَكَ، وَاَدْعُوكَ اِلَى الَّذِي اِذَا نَزَلَ بِكَ الضُّرُّ دَعَوْتَهُ فَكَشَفَ عَنْكَ، وَاَدْعُوكَ اِلَى الَّذِي اِذَا اَضْلَلْتَ ضَالَّةً وَاَنْتَ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَعَوْتَهُ فَرَدَّ عَلَيْكَ ضَالَّتَكَ، قَالَ: فَبِمَ تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: لَا تَسُبَّ اَحَدًا، وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَاِذَا كَلَّمْتَ اَخَاكَ فَكَلِّمْهُ وَوَجْهُكَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ، وَاِذَا اسْتَسْقَاكَ مِنْ دَلْوِكَ، فَاَصْبُبْ لَهُ، وَاِذَا اتَّزَرْتَ فَلْيَكُنْ اِزَارُكَ اِلَى نِصْفِ السَّاقِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ، فَاِنَّ اِسْبَالَ الْاِزَارِ مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ

* * حضرت ابوتمیمہ تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے کہا: آپ کس بات کی طرف دعوت دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں' تمہیں اس (اللہ پر ایمان رکھنے) کی دعوت دیتا ہوں کہ جب تمہاری زمین خشک اور بنجر ہو جائے' اور تم اس ذات سے دعا کرو' تو وہ تمہارے لئے (اس بنجر زمین پر) نباتات اُگا دے گا' اور میں تمہیں اُس (اللہ پر ایمان رکھنے) کی دعوت دیتا ہوں کہ جب تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہو اور تم اس سے دعا کرو' تو وہ تمہاری پریشانی ختم کر دے گا' اور میں تمہیں اُس (اللہ پر ایمان رکھنے) کی دعوت دیتا ہوں کہ جب تمہاری سواری گم ہو جائے اور تم اس وقت کسی ویرانے میں موجود ہو' تو تم اس سے دعا کرو' تو وہ تمہاری کھوئی ہوئی سواری واپس ملا دے گا' اس نے دریافت کیا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم کسی کو برا نہ کہو' تم نیکی میں سے کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھو' جب تم اپنے بھائی کے ساتھ بات چیت کرو' تو اس کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ کلام کرو' اور جب وہ تمہارے ڈول میں سے' تم سے پانی مانگے' تو تم اسے پانی دے دو' اور جب تم تہبند باندھو' تو تمہارا تہبند' نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں کے درمیان تک ہونا چاہیے' تم تہبند لٹکانے سے بچو' کیونکہ تہبند لٹکانا تکبر کا حصہ ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا ہے''۔

19983 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ، مُعْجَبًا بِجُمَّتِهِ، قَدْ اَسْبَلَ اِزَارَهُ، خُسِفَتْ بِهِ الْاَرْضُ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ - اَوْ قَالَ: يَهْوِي - فِيهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ ایک شخص اپنے حلے میں اِترا کر چل رہا تھا اور اپنی زلفوں پر خوش ہو رہا تھا' اس نے اپنا تہبند لٹکایا ہوا تھا'

اسے زمین میں دھنسا دیا گیا' اور وہ قیامت کے دن تک اس میں دھنستا رہے گا''۔ (یہاں عربی کے ایک لفظ کے بارے میں' راوی کو شک ہے لیکن اس کا مفہوم یہی ہے)۔

19984 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِذُيُوْلِهِنَّ؟ قَالَ: يُرْخِيْنَ شِبْرًا . قَالَتْ: اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ . قَالَ: فَيُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا، وَلَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر نہیں کرے گا' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر خواتین' اپنی چادروں کے کناروں کے ساتھ کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ انہیں ایک بالشت لٹکالیں' انہوں نے عرض کی: ایسی صورت میں اُن کے پاؤں کھلے رہ جائیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ ایک ذراع لٹکالیں' لیکن اس سے زیادہ نہیں۔

19985 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزَّرَ فَاطِمَةَ فَاَرْخَاهُ شِبْرًا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَاهُ شِبْرًا، ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ سُنَّةٌ لِلنِّسَاءِ فِيْ ذُيُوْلِهِنَّ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چادر دی اور اُسے ایک بالشت لٹکا کر پھر یہ فرمایا: اس طرح ہونا چاہیے۔

معمر بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک بالشت لٹکایا تھا' پھر یہ ارشاد فرمایا تھا: خواتین کیلئے' اُن کی چادر کے کناروں کے بارے میں' یہ سنت ہے۔

19986 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خُرَيْمٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا اَنَّ فِيْكَ اثْنَتَيْنِ كُنْتَ اَنْتَ اَنْتَ، قَالَ: اِنَّ وَاحِدَةً لَتَكْفِيْنِيْ، قَالَ: تُسْبِلُ اِزَارَكَ، وَتُوَفِّرُ شَعْرَكَ، قَالَ: لَا جَرَمَ، وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ

✵✵ بنو اسد سے تعلق رکھنے والے حضرت خریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم میں دو چیزیں نہ ہوتیں' تو تم' تم ہی ہوتے (یعنی تم ایک بے مثال شخص ہوتے) انہوں نے عرض کی: ایک بھی میرے لیے کافی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے تہبند کو لٹکاتے ہو' اور تم اپنے بال بڑھا کے رکھتے ہو' تو حضرت خریم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بلاشبہ' اللہ کی قسم! اب میں ایسا نہیں کروں گا۔

19987 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا

تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تہبند کا ٹخنوں سے نیچے والا حصہ جہنم میں ہوگا۔

19988 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: الْإِزَارُ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ، وَالْقَمِيصُ فَوْقَ الْإِزَارِ، وَالرِّدَاءُ فَوْقَ الْقَمِيصِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: تہبند ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہیے اور قمیص تہبند سے اوپر ہونی چاہیے اور چادر قمیص کے اوپر ہونی چاہیے۔

19989 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَخِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اِزَارُهُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَالْقَمِيصُ فَوْقَ الْإِزَارِ، وَالرِّدَاءُ فَوْقَ الْقَمِيصِ

✵✵ عبداللہ بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اُن کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا اور ان کی قمیص تہبند سے اوپر تھی اور چادر قمیص کے اوپر تھی۔

19990 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: ارْفَعُوا اُزُرَكُمْ ارْفَعُوا ارْفَعُوا، قَالَ: فَرَفَعُوهَا اِلٰى رُكَبِهِمْ، ثُمَّ: قَالَ: اخْفِضُوا، اخْفِضُوا، اخْفِضُوا فَخَفَضُوهَا اِلٰى اَنْصَافِ سُوقِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ الْمَلَائِكَةَ وَلِبَاسُهُمْ هٰكَذَا - اَوْ اُزُرُهُمْ هٰكَذَا -

✵✵ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا: اپنے تہبند اونچے رکھو! اونچے رکھو! راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے گھٹنوں تک اونچے کر لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیچے کرو، نیچے کرو، نیچے کرو تو انہوں نے نصف پنڈلیوں تک نیچے کر لیے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے اُن کا لباس اِسی طرح ہوتا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے تہبند اسی طرح ہوتے ہیں''۔

19991 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَيْضًا قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَرَاَيْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ، اَمِنَ الْإِزَارِ اَمْ مِنَ الْقَدَمِ؟ قَالَ: وَمَا ذَنْبُ الْإِزَارِ؟

✵✵ عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا' وہ جہنم میں ہوگا''۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تہبند (جہنم میں ہوگا) یا پاؤں؟ تو نافع نے کہا: تہبند کا کیا گناہ ہے؟

19992 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ: كَانَتِ الشُّهْرَةُ فِيمَا مَضٰى فِي تَذْيِيلِهَا،

وَالشُّهْرَةُ الْيَوْمَ فِيْ تَقْصِيرِهَا

✻✻ ایوب فرماتے ہیں: پہلے زمانے میں اِسے لٹکانے میں شہرت (یعنی تکبر کا اظہار) ہوتا تھا اور آج کل شہرت (یعنی دکھاوا یا تکبر کا اظہار) اِسے چھوٹا رکھنے میں ہوتا ہے۔

التَّنَعُّمُ وَالسِّمَنُ

باب: نعمتیں اختیار کرنا اور موٹاپے کا تذکرہ

19993 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: جَلَسَ اِلَيْنَا رَجُلٌ، وَنَحْنُ غِلْمَانٌ، فَقَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ زَمَنَ كَذَا وَكَذَا: اَنِ اتَّزِرُوا، وَارْتَدُوا، وَانْتَعِلُوا، وَقَابِلُوا النِّعَالَ، وَعَلَيْكُمْ بِعَيْشِ مَعَدٍّ، وَذَرُوا التَّنَعُّمَ، وَزِيَّ الْاَعَاجِمِ، وَقَابِلُوا النِّعَالَ يَعْنِىْ زِمَامَيْنِ

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک صاحب ہمارے پاس بیٹھے ہم اُس وقت کمسن لڑکے تھے ان صاحب نے بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فلاں فلاں زمانے میں ہم لوگوں کی طرف خط لکھا (جس میں یہ تحریر تھا:)

''تہبند باندھو اور اسے اونچا رکھو جوتے پہنو اور برابر کے پہنو تم پر لازم ہے کہ جفاکشی کی زندگی اختیار کرو اور ناز و نعمت والی زندگی اور عجمیوں کے رہن سہن سے پرہیز کرو اور جوتے برابر رکھو'' - (راوی کہتے ہیں:) یعنی ان کے تسمے برابر رکھو۔

19994 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَتَبَ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى: اَمَّا بَعْدُ، فَاتَّزِرُوا، وَارْتَدُوا، وَاَلْقُوا السَّرَاوِيلَاتِ، وَاَلْقُوا الْخِفَافَ، وَاحْتَفُوا، وَانْتَعِلُوا، وَقَابِلُوْا بَيْنَهُمَا، وَاخْشَنُوا، وَاخْشَوْشِنُوا، وَاخْلَوْلِقُوا، وَتَمَعْدَدُوا، فَاِنَّكُمْ مَعَدٌّ، وَارْتَمُوا الْاَغْرَاضَ، وَاقْطَعُوا الرُّكُبَ، وَانْزُوا عَلٰى ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَزْوًا، وَاسْتَقْبِلُوْا بِوُجُوْهِكُمُ الشَّمْسَ، فَاِنَّهَا حَمَّامَاتُ الْعَرَبِ، وَاِيَّاكُمْ وَزِيَّ الْاَعَاجِمِ، وَتَنَعُّمَهُمْ، وَعَلَيْكُمْ بِلِبْسَةِ اَبِيْكُمْ اِسْمَاعِيلَ

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

''امابعد! تم لوگ تہبند باندھو اور اُنہیں اونچا رکھو اور شلواریں نہ پہنو اور موزے نہ پہنو ننگے پاؤں رہو اگر جوتے پہنتے ہو تو برابر کے پہنو موٹا لباس پہنو سخت جانی اختیار کرو پرانا لباس پہنو مضبوطی اختیار کرو تم لوگ معد (یعنی مضبوط) ہو نشانوں پر تیراندازی کرو زینیں کاٹ دو گھوڑوں کی پشتوں پر اُچھل کر چڑھو اپنے رُخ دھوپ کی طرف رکھو کیونکہ وہ عربوں کا حمام ہے اور تم عجمیوں کا رہن سہن اختیار کرنے اور ناز و نعمت میں رہنے سے بچو اور اپنے جدِ امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کا لباس (یا رہن سہن) اختیار کرو!''۔

19995 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَزِيدَ

بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ کَاشِفًا عَنْ بَطْنِہٖ، فَرَاٰی جِلْدَۃً نَقِیَّۃً، فَرَفَعَ عَلَیْہِ الدِّرَّۃَ، وَقَالَ: اَجِلْدَۃُ کَافِرٍ؟، فَقِیْلَ لَہٗ: اِنَّ اَرْضَ الشَّامِ اَرْضٌ طَیِّبَۃُ الْعَیْشِ، فَسَکَتَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کی جلد بہت صاف ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے اپنا دُرہ اُٹھایا اور بولے: کیا یہ کسی کافر کی جلد ہے؟ اُن سے کہا گیا: شام کی سرزمین' آب وہوا کے حوالے سے بہت موزوں ہے' تو وہ خاموش ہو گئے۔

19996 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَۃَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: خَیْرُ اُمَّتِی الْقَرْنُ الَّذِیْنَ بُعِثْتُ فِیْہِمْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ، ثُمَّ یَظْہَرُ الْکَذِبُ فَیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ، وَیَشْہَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْہَدُوْنَ، وَیَنْذُرُوْنَ وَلَا یفُوْنَ، وَیَفْشُو فِیْہِمُ السِّمَنُ

٭٭ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں' سب سے بہتر زمانہ (اُن لوگوں کا) ہے' جن میں مجھے مبعوث کیا گیا' پھر ان کے بعد والوں کا ہے' پھر ان کے بعد والوں کا ہے' پھر جھوٹ ظاہر ہو جائے گا' لوگ حلف اٹھائیں گے' حالانکہ ان سے حلف نہیں مانگا گیا ہوگا' لوگ گواہی دیں گے' حالانکہ اُن سے گواہی نہیں طلب کی گئی ہوگی' لوگ نذر مانیں گے' لیکن اسے پورا نہیں کریں گے' اور ان لوگوں کے درمیان موٹاپا پھیل جائے گا''۔

19997 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَّیْمُوْنِ بْنِ مِہْرَانَ، قَالَ: دُعِیَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَقُرِّبَ لَہٗ ثَرِیْدٌ فَاَکَلَ، ثُمَّ قُرِّبَ لَہٗ شِوَاءٌ فَاَکَلَ، ثُمَّ قُرِّبَ لَہٗ فَاکِہَۃٌ فَاَکَلَ، ثُمَّ قُرِّبَ لَہٗ دالحرح، فَقَالَ: قَرَّبْتُمْ لَنَا ثَرِیْدًا فَاَکَلْنَا، ثُمَّ قَرَّبْتُمْ لَنَا شِوَاءً فَاَکَلْنَا، ثُمَّ قَرَّبْتُمْ فَاکِہَۃً فَاَکَلْنَا، ثُمَّ اَتَیْتُمْ بِہٰذَا، اَہْلَ رِیَاءٍ، فَلَمْ یَاْکُلْہُ

٭٭ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایک دعوت میں بلایا گیا' اُن کے سامنے ثرید رکھا گیا انہوں نے اسے کھالیا' پھر ان کے سامنے بھونا ہوا گوشت رکھا گیا' انہوں نے وہ بھی کھالیا' پھر ان کے سامنے پھل رکھے گئے' انہوں نے وہ بھی کھالیے' پھر ان کے سامنے ''دالحرح'' رکھا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم نے ہمارے سامنے ثرید رکھا ہم نے کھالیا' پھر تم نے ہمارے سامنے بھنا ہوا گوشت رکھا' ہم نے کھالیا' پھر تم نے پھل رکھے' ہم نے کھالیے' اب تم یہ لے آئے ہو' تم ریاکاری کرنے والے ہو' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نہیں کھایا۔

19998 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، اَوْ غَیْرِہٖ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ہِلَالٍ، قَالَ: دَخَلَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَلٰی اَخِیْہِ عَبْدِ اللّٰہِ، فَقَرَّبَ لَہٗ ثَرِیْدًا عَلَیْہِ لَحْمٌ، فَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ: مَا اَنَا بِاٰکِلِہٖ حَتّٰی تَجْعَلُوْا فِیْہِ سَمْنًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اَبَاکَ قَدْ نَہٰی عَنْ ذٰلِکَ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: اَطْعِمْ اَخَاکَ، قَالَ: فَصَنَعَ فِیْہِ سَمْنًا، فَبَیْنَا ہُمْ عَلٰی ذٰلِکَ دَخَلَ عُمَرُ، فَاَہْوٰی بِیَدِہٖ، فَاَکَلَ لُقْمَۃً، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَنَظَرَ فِیْ وُجُوْہِ الْقَوْمِ، ثُمَّ رَفَعَ الدِّرَّۃَ

فَضَرَبَ عُبَيْدَ اللّٰهِ، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّضْرِبَ الْجَارِيَةَ، فَقَالَتْ: مَا ذَنْبِيْ اَنَا مَاْمُوْرَةٌ، فَخَرَجَ وَلَمْ يَقُلْ لِعَبْدِ اللّٰهِ شَيْئًا

✸✸ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: عبید اللہ بن عمر اپنے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کے سامنے ثرید رکھا، جس پر گوشت موجود تھا، عبید اللہ نے کہا: میں اس کو اس وقت تک نہیں کھاؤں گا، جب تک تم اس میں گھی نہیں ڈالتے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ تمہارے والد اس سے منع کرتے ہیں، حاضرین نے کہا: آپ اپنے بھائی کو کھلا دیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس میں گھی ڈلوا دیا، ابھی وہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آ گئے، انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ایک لقمہ کھایا، پھر انہوں نے اپنا سر اُٹھا کر حاضرین کے چہروں کی طرف دیکھا، پھر انہوں نے درہ اُٹھا کر عبید اللہ کو مارا، پھر انہوں نے کنیز کو مارنے کا ارادہ کیا، تو اس نے کہا: میرا کیا گناہ ہے؟ میں تو حکم کی پابند تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے، انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں کہا۔

بَابُ الرِّيْحِ وَالْغَيْثِ

باب: ہوا اور بادل کا تذکرہ

19999 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْغَيْثَ قَالَ: اللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل دیکھتے تھے، تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! موسلا دھار اور برکت والی (بارش نازل) ہو''۔

20000 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْغَيْثَ قَالَ: اللّٰهُمَّ صَيِّبًا سَيْبًا هَنِيئًا

✸✸ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل دیکھتے تھے، تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! موسلا دھار، جاری رہنے والی، اور برکت والی (بارش نازل) ہو''۔

20001 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى مَخِيلَةً تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ، فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ كُلَّهُ لَهُ: فَقَالَ: مَا اٰمَنْتُ اَنْ تَكُوْنَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ: (فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ) (الأحقاف: 24) اِلٰى قَوْلِهٖ (فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ) (الأحقاف: 24) "

✸✸ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آندھی دیکھتے تھے، تو آپ کا چہرہ تبدیل ہو جاتا تھا، کبھی باہر تشریف لے جاتے تھے، کبھی اندر آ جاتے تھے، کبھی جاتے تھے، کبھی آتے تھے، جب بارش شروع ہو جاتی تھی، تو آپ کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی تھی میں نے اس بات کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ یہ ویسا نہ ہو' جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اُن لوگوں نے اُس کو (یعنی بادل کو) دیکھا کہ وہ اُن کی وادیوں کی طرف آ رہا ہے'' - یہ آیت یہاں تک ہے: ''اس میں دردناک عذاب ہے''۔

20002 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''صبا (نامی ہوا) کے ذریعے میری مدد کی گئی' اور دبور (نامی ہوا) کے ذریعے قوم ثمود کو ہلاک کیا گیا''۔

20003 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَبْسِيِّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا رَاحَتْ جَنُوبٌ قَطُّ اِلَّا سَالَ فِيْ وَادٍ رَاَيْتُمُوْهُ اَوْ لَمْ تَرَوْهُ.

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب بھی ''جنوب'' (نامی ہوا) چلتی ہے' تو وہ کسی وادی میں بہتی ہے (یعنی بارش نازل کرتی ہے) خواہ تم اُس کو دیکھو' یا اُس کو نہ دیکھو۔

20004 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَخَذَتِ النَّاسَ رِيحٌ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَاجٌّ، فَاشْتَدَّتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الرِّيحِ، فَلَمْ يَرْجِعُوا اِلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ: فَبَلَغَنِي الَّذِي سَالَ عَنْهُ عُمَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَاسْتَحْثَثْتُ رَاحِلَتِي حَتّٰى اَدْرَكْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّكَ سَاَلْتَ عَنِ الرِّيحِ، وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرِّيحُ مِنْ رُوحِ اللّٰهِ، تَاْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَاْتِي بِالْعَذَابِ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيذُوا بِهِ مِنْ شَرِّهَا

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مکہ کے راستے میں' لوگوں کو ہوا نے گرفت میں لے لیا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حج کے لیے جا رہے تھے' یہ ہوا لوگوں کے لیے پریشانی کا باعث ہوئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آس پاس لوگوں سے فرمایا: کون شخص ہمیں ہوا کے بارے میں بتائے گا؟ تو لوگوں نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا' راوی کہتے ہیں: مجھے یہ اطلاع ملی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں دریافت کیا ہے' تو میں نے اپنی سواری کو تیز کیا' یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گیا' میں نے کہا: امیر المومنین! آپ نے ہوا کے بارے میں دریافت کیا ہے؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے' یہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے' جب تم اس کو دیکھو' تو اُسے برا نہ کہو' اور اللہ تعالیٰ سے اُس کی بھلائی مانگو اور اُس کے شر سے' اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو''۔

بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

باب: جب آدمی بجلی کی آواز سنے تو کیا پڑھا جائے؟

20005 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ، قَالَ: سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحْتَ لَهٗ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ بجلی کی آواز سنتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی تم بیان کرتے ہو''۔

20006 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، عَنْ حُذَيْفَةَ، اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا سَخَطَكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ بجلی کی آواز سنتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو اپنی ناراضگی کو ہم پر مسلط نہ کرنا اور اپنے عذاب کے ذریعے ہمیں ہلاکت کا شکار نہ کرنا اور اس سے پہلے ہمیں عافیت عطا کرنا''۔

بَابُ اتْبَاعِ الْبَصَرِ النَّجْمَ

باب: ستارے کے پیچھے نگاہ لے جانا

20007 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: تَعَشَّى اَبُوْ قَتَادَةَ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا، فَرُمِيَ بِنَجْمٍ فَنَظَرْنَا اِلَيْهِ، فَقَالَ: لَا تُتْبِعُوْهُ اَبْصَارَكُمْ، فَاِنَّا قَدْ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے گھر کی چھت پر رات کا کھانا کھایا، اسی دوران کوئی ستارہ ٹوٹا تو ہم اسے دیکھنے لگے تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی نگاہیں اس کے پیچھے نہ لے جاؤ! کیونکہ ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَابُ مَسْاَلَةِ النَّاسِ

باب: لوگوں سے مانگنا

20008 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ، اِذْ جَاءَهٗ نَفَرٌ مِّنْ قَوْمِهٖ يَسْتَعِيْنُوْنَهٗ فِيْ نِكَاحِ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، فَاَبٰى اَنْ يُّعْطِيَهُمْ شَيْئًا، فَانْطَلَقُوْا مِنْ عِنْدِهٖ، قَالَ كِنَانَةُ: فَقُلْتُ لَهٗ: اَنْتَ سَيِّدٌ وَّاَتَوْكَ يَسْاَلُوْنَكَ، فَلَمْ تُعْطِهِمْ شَيْئًا، قَالَ: اَمَّا فِيْ هٰذَا فَلَا، وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ: اِنِّيْ تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فِيْ قَوْمِيْ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فِیْ قَوْمِیْ، وَاَتَیْتُكَ لِتُعِیْنَنِیْ فِیْهَا، قَالَ: بَلْ نَحْمِلُهُ عَنْكَ یَا قَبِیْصَةُ، وَنُؤَدِّیْهَا اِلَیْهِمْ مِنَ (ص:91) الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ: یَا قَبِیْصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ حُرِّمَتْ اِلَّا فِیْ اِحْدَی ثَلَاثٍ: فِیْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَیَسْاَلُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشِهٖ ثُمَّ یُمْسِكُ، وَفِیْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتّٰی شَهِدَ لَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِهٖ، اَنَّ الْمَسْاَلَةَ قَدْ حَلَّتْ لَهُ، فَیَسْاَلُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنَ الْعَیْشِ ثُمَّ یُمْسِكُ، وَفِیْ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَیَسْاَلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَمْسَكَ، وَمَا كَانَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ سُحْتٌ، یَاْكُلُهُ صَاحِبُهُ سُحْتًا

✵✵ کنانہ عدوی بیان کرتے ہیں: میں قبیصہ بن مخارق کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران اُن کی قوم کے کچھ افراد آئے اور انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کے نکاح کے بارے میں' اُن سے مدد مانگی' تو قبیصہ نے انہیں کچھ دینے سے انکار کر دیا' انہوں نے کہا: اس کام کے لیے نہیں دوں گا' میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں' ایک مرتبہ اپنی قوم کے بارے میں ایک ادائیگی میرے ذمہ آ گئی' میں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اپنی قوم کے بارے میں ایک ادائیگی میرے ذمہ آ گئی ہے' میں' آپ کے پاس آیا ہوں' تاکہ آپ اس بارے میں میری مدد کریں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! تمہاری طرف سے وہ ادائیگی ہم اپنے ذمہ لیتے ہیں' اور صدقہ میں سے وہ ادائیگی کر دیں گے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے قبیصہ! مانگنا' حرام ہے' البتہ تین صورتوں میں سے کسی ایک کا حکم مختلف ہے' کسی شخص کو کوئی آفت لاحق ہو جائے' جو اس کے مال کو تباہ کر دے' تو وہ مانگے گا' یہاں تک کہ اس کی بنیادی ضروریات پوری ہو جائیں' تو وہ مانگنے سے رُک جائے گا' کسی شخص کو حاجت (یعنی فقر و فاقہ) لاحق ہو جائے' یہاں تک کہ اس کی قوم سے تعلق رکھنے والے تین سمجھدار لوگ اُس کے حق میں گواہی دیں کہ اب اس کے لئے مانگنا جائز ہو گیا ہے' تو وہ مانگے گا' یہاں تک کہ اس کی بنیادی ضروریات پوری ہو جائیں' تو وہ مانگنے سے رُک جائے گا' اور وہ شخص کے ذمہ کوئی ادائیگی آ گئی ہو' تو وہ مانگے گا' یہاں تک کہ جب وہ ادائیگی پوری ہو جائے' تو وہ رُک جائے گا' جو شخص اِس کے علاوہ مانگے گا' تو یہ حرام ہو گا' اور اُس کو کھانے والا' حرام کھائے گا''۔

20009 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَیْمَانَ، عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ، عَنْ ثَوْبَانَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ یَّتَكَفَّلُ لِیْ اَلَّا یَسْاَلَ شَیْئًا، وَاَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟، قَالَ ثَوْبَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا، قَالَ: فَكَانَ یَعْلَمُ اَنَّ ثَوْبَانَ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِیْ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ: تَعَاهَدُوا ثَوْبَانَ، فَاِنَّهُ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا، قَالَ: وَكَانَتْ تَسْقُطُ مِنْهُ الْعَصَا، اَوِ السَّوْطُ فَمَا یَسْاَلُ اَحَدًا اَنْ یُّنَاوِلَهُ اِیَّاهُ، حَتّٰی یَنْزِلَ فَیَاْخُذَهُ.

✵✵ حضرت ثوبان ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مجھے یہ ضمانت دے' کہ وہ (کسی سے) کچھ نہیں مانگے گا' میں اُسے جنت کی ضمانت دوں گا''۔

نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ایسا کرتا ہوں' راوی بیان کرتے ہیں: تو یہ بات معلوم شدہ ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: ثوبان کا دھیان رکھا کرو' کیونکہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگے گا' راوی بیان کرتے ہیں: اگر اُن کی لاٹھی' یا کوڑا بھی گر جاتا تھا' تو وہ کسی سے یہ نہیں کہتے تھے: کہ وہ اس کو پکڑا دے' یہاں تک کہ وہ خود سواری سے اُتر کر اس کو پکڑتے تھے۔ *

20010 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ، خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی ایک شخص' رسی لے کر' لکڑیاں اکٹھی کر کے' اپنی پشت پر لاد کر لائے (یعنی اور انہیں فروخت کر دے) یہ اُس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے' اور لوگ اُسے دیں یا نہ دیں''۔

20011 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَوْ عِنْدَهٗ اُوقِيَّةٌ اَوْ عَدْلُهَا، ثُمَّ سَاَلَ فَقَدْ سَاَلَهُمْ اِلْحَافًا

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے پاس' ایک اوقیہ' یا اِس کے برابر رقم موجود ہو' اور پھر بھی وہ مانگے' تو وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگنے والا شمار ہوگا''۔

20012 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِاَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ، وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حمزہ' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی ایک شخص مسلسل مانگتا رہے گا' یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا''۔ **

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (1643) کے تحت' اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (275/5 و 276) پر اس روایت کے ایک راوی' عاصم بن سلیمان کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (88/2) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (826) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (1040) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (153/2) پر اس روایت کے ایک راوی' حمزہ بن عبداللہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20013 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلًا فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ، خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ، اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ، فَاِنَّ مَسْاَلَةَ الْغَنِيِّ خُدُوْشٌ فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی ایک شخص رسی لے کر اپنی پشت پر لکڑیاں لاد کر لائے (یعنی اور انہیں فروخت کردے) تو یہ اُس کے لیے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے اور وہ لوگ اُسے کچھ دیں یا نہ دیں''۔

20014 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ، قَالَ: فَجَعَلَ لَا يَسْاَلُهٗ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا اَعْطَاهُ، حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ حِيْنَ اَنْفَقَ كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ: مَا يَكُنْ عِنْدَنَا مِنْ خَيْرٍ، فَلَنْ نَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ، وَاِنَّهٗ مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا، وَاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مانگا' نبی اکرم ﷺ نے انہیں عطا کیا' راوی بیان کرتے ہیں: اُن میں سے جس نے بھی نبی اکرم ﷺ سے مانگا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے عطا کردیا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جو کچھ موجود تھا وہ سب ختم ہوگیا' جب نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود ساری چیزیں ختم ہوگئیں تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں سے فرمایا:

''ہمارے پاس' جو بھی بھلائی موجود ہوگی' ہم تم سے چھپا کر' اُسے سنبھال کے نہیں رکھیں گے' جو شخص مانگنے سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے مانگنے سے بچاتا ہے' جو شخص بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے بے نیاز رکھتا ہے' جو شخص صبر سے کام لیتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے صبر عطا کرتا ہے اور تمہیں کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی ہے' جو صبر سے زیادہ بہتر اور زیادہ گنجائش والی ہو''۔

20015 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْطَاهُ، فَقِيْلَ: اِنَّهٗ غَنِيٌّ، فَقَالَ: مَا اَخَذَ اِلَّا قِطْعَةً مِنَ النَّارِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَتَقْطَعُ لَنَا النَّارَ، وَاَنْتَ تَعْلَمُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْصِيَ رَبِّيْ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے مانگا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے عطا کردیا' آپ کو بتایا گیا: یہ شخص خوشحال ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے آگ کا ٹکڑا حاصل کیا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں آگ کے ٹکڑے بھی دیتے ہیں؟ جبکہ آپ کو اس کا علم بھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''یہ (یعنی اِس طرح دیدینا) میرے نزدیک' اِس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں''۔

20016 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَرْوِيهِ قَالَ: مَسْاَلَةُ الْغَنِيِّ شَيْنٌ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حسن کا یہ قول نقل کیا ہے:

''خوشحال شخص کا مانگنا' قیامت کے دن' اُس کے چہرے پر بے عزتی کا نشان ہوگا''۔

20017 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعْطُوا السَّائِلَ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مانگنے والے کو دو! اگرچہ وہ گھوڑے پر آئے''۔

20018 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَتَسَاءَلُ اَمْوَالَنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ: نَعَمْ، يَسْاَلُ الرَّجُلُ فِي الْفِتَنِ تَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ، فَاِذَا بَلَغَ اَوْ كَرَبَ اَمْسَكَ

٭٭ بہز بن حکیم' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپس میں' ایک دوسرے سے اموال مانگ سکتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! آدمی' آزمائش کی صورت میں مانگ سکتا ہے' جبکہ وہ اُس کے اور اس کی قوم کے درمیان ہو' اور جب ضرورت پوری ہو جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)' تو وہ رُک جائے۔

20019 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنِ اُمِّهِ، قَالَ: كَانَتْ لَا تَرُدُّ سَائِلًا بِمَا كَانَ، فَكَانَتْ تُعْطِيهِ مِنْ سَوِيقِهَا، وَمِمَّا كَانَ مَعَهَا، فَقُلْتُ لَهَا: لَمْ تَتَكَلَّفِينَ هٰذَا اِذَا لَمْ تَكُنْ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَرُدُّوْا السَّائِلَ، وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ

٭٭ زید بن اسلم نے' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے' اُس کی والدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ خاتون کسی مانگنے والے کو خالی نہیں لوٹاتی تھیں' خواہ وہ جو کوئی بھی ہو' وہ اسے ستو دے دیتی تھیں' یا جو بھی چیز پاس ہوتی تھی' وہ دے دیتی تھیں' راوی کہتے ہیں: میں نے اُس خاتون سے کہا: آپ اِس کی تکلیف کیوں برداشت کرتی ہیں؟ جب آپ کے پاس نہیں ہوتا' اس خاتون نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مانگنے والے کو خالی واپس نہ کرو (یعنی اُسے کچھ نہ کچھ دو!) خواہ اُسے جلا ہوا پایا ہی دیدو''۔

20020 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرُدُّوْا السَّائِلَ، وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْتَرِقَةٍ

٭٭ مطلب بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مانگنے والے کو خالی نہ لوٹاؤ' خواہ جلا ہوا پایا ہی دے دو''۔

20021 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ بَلَغَنِي اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى اَبِي ذَرٍّ، فَسَاَلَهُ، فَاَعْطَاهُ شَيْئًا، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّهُ غَنِيٌّ، قَالَ: اِنَّهُ سَاَلَ، وَاِنَّ لِلسَّائِلِ، وَاِنْ يَّكُنْ مَّا تَقُوْلُوْنَ حَقًّا، فَلَيَتَمَنَّيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّ فِي يَدِهِ رَضْفَةً مَكَانَهَا

** معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک شخص' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے مانگا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُسے کچھ دیدیا' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا: یہ شخص خوشحال ہے' انہوں نے فرمایا: اُس نے مانگا تھا اور مانگنے والے کا حق ہوتا ہے' اور جو تم لوگوں نے بیان کیا ہے' اگر وہ حق ہے' تو قیامت کے دن یہ شخص ضرور یہ آرزو کرے گا کہ اُس کی جگہ اس کے ہاتھ میں گرم پتھر ہوتا۔

20022 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَّيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهُ، فَقَالَ لَهَا: اِنْ كَانَ عِنْدَكِ عَدْلُ اُوْقِيَّةٍ فَلَا تَحِلُّ لَكِ الصَّدَقَةُ، فَقَالَتْ: بَعِيْرِي هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اُوْقِيَّةٍ، قَالَ: فَلَا اَدْرِي اَعْطَاهَا اَمْ لَا

** میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جو اُس وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' جب ایک خاتون' ان کے پاس آئی اور اس نے ان سے مانگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے فرمایا: اگر تمہارے پاس ایسی چیز موجود ہے' جو ایک اوقیہ کے برابر ہو' تو پھر تمہارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے' خاتون نے کہا: میرا یہ اونٹ' تو ایک اوقیہ سے بہتر ہے' راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو کچھ دیا' یا نہیں دیا۔

20023 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُوْلُ: اِذَا جَاءَكَ سَائِلٌ، فَاَمَرْتَ لَهُ بِكِسْرَةٍ، فَسَبَقَكَ فَذَهَبَ، فَاعْزِلْهَا لَا تَاْكُلْهَا، حَتّٰى تَصَدَّقَ بِهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ ابْنَ طَاوُسٍ، اِلَّا قَدْ اَخْبَرَنِي عَنْ اَبِيْهِ، مِثْلَ ذٰلِكَ

** عکرمہ فرماتے ہیں: جب مانگنے والا' تمہارے پاس آئے' تو تم اُس کے لیے روٹی کا ٹکڑا دینے کا حکم دو' اگر وہ اس کو لینے سے پہلے ہی چلا جائے' تو تم اُس کو پکڑ کر الگ کر دو' اور تم اُس کو نہ کھانا' بلکہ اُسے صدقہ کر دینا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق' طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' مجھے اس کی مانند بات بتائی ہے۔

20024 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَوْصٰى قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ بَنِيهِ فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِجَمْعِ هٰذَا الْمَالِ، وَاصْطِنَاعِهِ، فَاِنَّهُ مَنْبَهَةٌ لِلْكَرِيْمِ، وَيُسْتَغْنٰى بِهِ عَنِ اللَّئِيْمِ، اِذَا اَنَا مِتُّ فَسَوِّدُوا اَكْبَرَكُمْ، فَاِنَّ الْقَوْمَ اِذَا سَوَّدُوا اَكْبَرَهُمْ خَلَفُوْا اَبَاهُمْ، وَاِذَا سَوَّدُوا اَصْغَرَهُمْ اَزْرٰى ذٰلِكَ بِاَحْسَابِهِمْ، وَاِيَّاكُمْ وَالْمَسْاَلَةَ، فَاِنَّهَا آخِرُ كَسْبِ الْمَرْءِ، اِذَا اَنَا مِتُّ فَغَيِّبُوْا قَبْرِي مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، فَاِنِّي كُنْتُ اُهَاوِشُهُمْ - اَوْ قَالَ: اُنَاوِشُهُمْ - فِي

الْجَاهِلِيَّةِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ اس مال اور اِسے حاصل کرنے کے طریقوں کو کو جمع رکھو' کیونکہ یہ معزز شخص کے لئے تنبیہ کا باعث ہے اور اس کے ذریعے کمینے شخص سے بے نیاز رہا جا سکتا ہے' جب میں مرجاؤں' تو اپنے میں سے سب سے بڑے کو سردار بنا لینا' کیونکہ جب لوگ اپنے بڑے کو سردار بناتے ہیں' تو وہ لوگ اپنے باپ کے صحیح جانشین ہوتے ہیں' لیکن اگر وہ اپنے میں سے چھوٹے کو سردار بنالیں' تو یہ چیز اُن کے حسب میں کمی کر دیتی ہے' اور تم مانگنے سے بچنا' کیونکہ یہ آدمی کی آخری کمائی ہوتی ہے' جب میں مرجاؤں' تو میری قبر کو یوں پوشیدہ رکھنا کہ بکر بن وائل کو پتہ نہ چلے' کیونکہ زمانہ جاہلیت سے اُن لوگوں کے ساتھ میری دشمنی چلی آ رہی ہے۔

20025 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خُلَيْدٍ الْعَصَرِيِّ، قَالَ: تَلْقَى الْمُؤْمِنَ عَفِيفًا سَؤُلًا، وَتَلْقَاهُ ذَلِيلًا عَزِيْزًا، اَحْسَنُ النَّاسِ مَعُوْنَةً، وَاَهْوَنُ النَّاسِ مُؤْنَةً

٭٭ حضرت خلید عصری فرماتے ہیں: تم مؤمن کو ملو گے کہ وہ پاکدامن ہوگا' اور سوال کرنے والا ہوگا' اور تم اس سے ملو گے کہ وہ عاجز ہوگا' اور عزت والا ہوگا' ساتھ دینے کے حوالے سے' لوگوں میں سب سے عمدہ رویہ رکھنے والا ہوگا' اور اور زحمت دینے کے حوالے سے لوگوں میں سب سے آسان ہوگا۔

20026 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَهَا، فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ، قَالَتْ: فَعِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْعِدَةَ عَطِيَّةٌ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ اسے کچھ دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے پاس کچھ نہیں ہے' اس خاتون نے کہا: یارسول اللہ! آپ میرے ساتھ وعدہ کرلیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وعدہ بھی عطیہ ہے۔

20027 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَالْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَسْاَلُ، وَلَا يُعْلَمُ مَكَانُهُ، فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذٰلِكَ الْمَحْرُوْمُ

٭٭ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مسکین وہ نہیں ہوتا' جو ایک کھجور یا دو کھجوریں لے کر' ایک لقمہ' یا دو لقمے لے کر واپس چلا جائے' بلکہ مسکین وہ ہوتا ہے' جو مانگتا نہیں ہے' اس کی حالت کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ اُسے صدقہ دے دیا جائے"۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری کہتے ہیں: وہ شخص' محروم ہوتا ہے۔

بَابُ اَصْحَابِ الْاَمْوَالِ

باب: مالدار لوگوں کا تذکرہ

20028 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ قَالَ: اِنَّ مِمَّا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ اِذَا فُتِحَتْ لَكُمْ زَهَرَاتُ الدُّنْيَا، وَزِينَتُهَا، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسَهَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتُهْلِكُكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ كَالْاَعْرَابِيِّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَهَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ اُوحِيَ اِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ وَهُوَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ عَنْ جَبِينِهِ: اَيْنَ السَّائِلُ؟ اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِي اِلَّا بِالْخَيْرِ، وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ، اِلَّا آكِلَةَ الْخَضْرَاءِ، اَكَلَتْ حَتّٰى انْتَفَخَتْ خَاصِرَتَاهَا، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَبَالَتْ وَثَلَطَتْ، وَنِعْمَ الصَّاحِبُ الْمَالُ، لِمَنْ اَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْفَقِيرَ، وَذَا الْقُرْبٰى، اَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں کے بارے میں' مجھے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے کہ جب دنیا کی چمک دمک اور اس کی زیب و زینت تمہارے لیے کشادہ کر دی جائے گی' تو تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے' جس طرح تم سے پہلے کے لوگ اس کی طرف راغب ہو گئے تھے اور وہ تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گی' جس طرح اُس نے اُنہیں (یعنی تم سے پہلے کے لوگوں کو) ہلاکت کا شکار کر دیا تھا''۔

ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا' وہ دیہاتی لگ رہا تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا بھلائی' خرابی لے کر آتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل ہو رہی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ بھلائی صرف' بھلائی لے کر آتی ہے' بہار جو کچھ اُگاتی ہے' وہ مار دیتا ہے' یا تکلیف پہنچاتا ہے' البتہ سبزہ کھانے والے جانور کا حکم مختلف ہے' وہ سبزہ کھاتا ہے' یہاں تک کہ اس کے پہلو پھول جاتے ہیں' پھر وہ دھوپ میں آ جاتا ہے' وہ پیشاب کرتا ہے' گوبر کرتا ہے' وہ مالدار شخص بہتر ہے' جو اُس (مال) میں سے مسکین' غریب اور رشتہ دار کو دیتا ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) یا جس طرح بھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

20029 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ اَنَّ اَبَا (ص:97) الدَّرْدَاءِ، كَتَبَ اِلٰى سَلْمَانَ: اَنْ

يَا اَخِي اغْتَنِمْ صِحَّتَكَ وَفَرَاغَكَ، قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ بِكَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَسْتَطِيعُ الْعِبَادُ رَدَّهُ، وَاغْتَنِمْ دَعْوَةَ الْمُبْتَلَى، وَيَا اَخِي لِيَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَكَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ الْمَسْجِدَ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ، وَقَدْ ضَمِنَ اللّٰهُ لِمَنْ كَانَتِ الْمَسَاجِدُ بُيُوتَهُمْ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ اِلٰى رِضْوَانِ اللّٰهِ وَيَا اَخِي ارْحَمِ الْيَتِيمَ، وَاَدْنِهِ مِنْكَ، وَامْسَحْ بِرَاْسِهِ، وَاَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ يَشْكُو قَسْوَةَ قَلْبِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحِبُّ اَنْ يَلِينَ قَلْبُكَ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَدْنِ الْيَتِيمَ اِلَيْكَ، وَامْسَحْ بِرَاْسِهِ، وَاَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُلَيِّنُ قَلْبَكَ، وَتَقْدِرُ عَلٰى حَاجَتِكَ

وَيَا اَخِي لَا تَجْمَعْ مَا لَا تَسْتَطِيعُ شُكْرَهُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُجَاءُ بِصَاحِبِ الدُّنْيَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الَّذِي اَطَاعَ اللّٰهَ فِيهَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْ مَالِهِ، وَمَالُهُ خَلْفَهُ، فَكُلَّمَا تَكَفَّاَ بِهِ الصِّرَاطُ قَالَ لَهُ: امْضِ، فَقَدْ اَدَّيْتَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكَ، قَالَ: وَيُجَاءُ بِالْاٰخَرِ الَّذِي لَمْ يُطِعِ اللّٰهَ فِيهِ، وَمَالُهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَيُعْثِرُهُ مَالُهُ، وَيَقُولُ: وَيْلَكَ، هَلَّا عَمِلْتَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ فِي مَالِكَ؟ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ يَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ

وَيَا اَخِي اِنِّي حُدِّثْتُ اَنَّكَ اشْتَرَيْتَ خَادِمًا، وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مِنْهُ مَا لَمْ يُخْدَمْ، فَاِذَا خُدِمَ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْحِسَابُ، وَاِنَّ اُمَّ الدَّرْدَاءِ سَاَلَتْنِي خَادِمًا، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُوسِرٌ، فَكَرِهْتُ ذٰلِكَ لَهَا، خَشِيتُ مِنَ الْحِسَابِ، وَيَا اَخِي مَنْ لِي وَلَكَ بِاَنْ نُوَافِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا نَخَافَ حِسَابًا، وَيَا اَخِي لَا تَغْتَرَّنَّ (ص:98) بِصَحَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّا قَدْ عِشْنَا بَعْدَهُ دَهْرًا طَوِيلًا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالَّذِي اَصَبْنَا بَعْدَهُ

✵✵ معمر نے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا (جس میں یہ تحریر تھا:)

"اے میرے بھائی! تم اپنی صحت اور فراغت کو غنیمت سمجھو اس سے پہلے کہ تم پر کوئی ایسی آزمائش آ جائے جس کو ختم کرنے کی استطاعت بندے نہ رکھتے ہوں اور تم آزمائش کے شکار شخص کی دعا کو غنیمت سمجھو۔

اے میرے بھائی! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک مسجد ہر پرہیزگار شخص کا گھر ہے اور مسجدیں جن لوگوں کا گھر ہوتی ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ نے مہربانی رحمت اور پل صراط سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طرف جانے کی ضمانت دی ہے"۔

اے میرے بھائی! تم یتیم پر رحم کرو اور اسے اپنے قریب رکھو اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرو اور اُسے اپنے کھانے میں سے کھلاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے: ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُس نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو؟ کہ تمہارا دل نرم ہو جائے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم یتیم کو اپنے قریب رکھو! اُس کے سر پر ہاتھ پھیرو! اُسے اپنے کھانے میں سے کھلاؤ' یہ چیز تمہارے دل کو نرم کر دے گی' اور تم اپنی حاجت پر قدرت حاصل کر لو گے''۔

اے میرے بھائی! تم وہ چیز جمع نہ کرنا' جس کا شکر ادا کرنے کی تم استطاعت نہ رکھو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' دنیاوی چیزوں کے مالک ایک شخص کو لایا جائے گا' جس نے دنیا کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوگی' وہ اپنے مال کے آگے ہوگا اور اُس کا مال اس کے پیچھے ہوگا' جب پل صراط اس کو گرانے لگے گا (یا اُس کو ہلائے گا) تو وہ مال اس شخص یہ کہے گا: تم چلتے رہو! کیونکہ تم نے اس حق کو ادا کر دیا تھا' جو تمہارے ذمہ لازم تھا' آپ ﷺ فرماتے ہیں: پھر ایک اور شخص کو لایا جائے گا' جس نے اُس (مال) کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہیں کی ہوگی' اُس کا مال اس کے دونوں کندھوں کے درمیان ہوگا' اُس کا مال اُسے گرائے گا اور کہے گا: تمہارا ستیاناس ہو! تم نے اپنے مال کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیوں نہیں کی تھی؟ پھر مسلسل اسی طرح ہوتا رہے گا' اور وہ بربادی اور تباہی پکارتا رہے گا''۔

اے میرے بھائی! مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: کہ تم نے خادم خرید لیا ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور وہ اُس کی طرف سے مسلسل (ٹھیک) رہتے ہیں' جب تک بندے کی خدمت نہیں کی جاتی جب اُس کی خدمت کی جائے' تو اس پر حساب واجب ہو جاتا ہے''۔

(ایک مرتبہ) اُم درداء نے مجھ سے خادم مانگا' میں اُن دنوں خوشحال تھا' لیکن حساب کے ڈر کی وجہ سے' میں نے اس کے لئے خادم کو ناپسند کیا۔

اے میرے بھائی! کون میرے اور تمہارے کام آئے گا؟ اِس بارے میں کہ قیامت کے دن ہم پورا (حساب دیں) اور ہمیں حساب کے حوالے سے خوف نہ ہو۔

اے میرے بھائی! نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہونا' تمہیں غلط فہمی کا شکار ہرگز نہ کرے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بعد بھی' ہم ایک طویل عرصے سے زندگی گزار رہے ہیں اور آپ کے بعد ہم نے جس صورتحال کا سامنا کیا ہے' اُس کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

20030 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يَّتَذَاكَرُوْنَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُمْ تَذَاكَرُوْنَ؟، قَالُوْا: كُنَّا نَتَذَاكَرُ الدُّنْيَا وَهُمُوْمَهَا، وَنَخْشَى الْفَقْرَ، فَقَالَ: لَاَنَا لِلْغِنٰى اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ مِنِّىْ لِلْفَقْرِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَهَلْ يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَخَيْرٌ هُوَ؟

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو آپس میں گفتگو کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہو؟ اُن لوگوں نے عرض کی: ہم دنیا اور اس کی پریشانیوں کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے ہمیں غربت کا اندیشہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے تم لوگوں کے بارے میں غربت کی بہ نسبت خوشحالی کے حوالے سے زیادہ اندیشہ ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا بھلائی خرابی لے کر آتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ (یعنی خوشحالی) بھلائی ہے''۔

20031 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: يُجَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْمَالِ وَصَاحِبِهِ، فَيَتَحَاجَّانِ، فَيَقُوْلُ صَاحِبُ الْمَالِ: اَلَيْسَ قَدْ جَمَعْتُكَ فِيْ يَوْمِ كَذَا، وَفِيْ سَاعَةِ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ لَهُ الْمَالُ: قَدْ قَضَيْتَ بِيْ حَاجَةَ كَذَا، وَاَنْفَقْتَنِيْ فِيْ كَذَا، فَيَقُوْلُ صَاحِبُ الْمَالِ: اِنَّ هٰذَا الَّذِيْ تُعَدِّدُ عَلَيَّ حِبَالٌ اُوَثَّقُ بِهَا، فَيَقُوْلُ الْمَالُ: فَاَنَا حُلْتُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَنْ تَصْنَعَ بِيْ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ؟

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن مال اور اُس کے مالک کو لایا جائے گا وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بحث کریں گے مال کا مالک شخص یہ کہے گا: کیا میں نے تمہیں فلاں دن میں اور فلاں گھڑی میں جمع نہیں کیا تھا؟ تو مال اُس سے کہے گا: تم نے میرے ذریعے فلاں حاجت پوری کر لی تھی اور مجھے فلاں معاملے میں خرچ کیا تھا تو مال کا مالک شخص یہ کہے گا: تم نے مجھ پر رسیاں ڈال دی ہیں جن کے ذریعے مجھے باندھ دیا گیا ہے تو مال کہے گا: میں تمہارے اور اس بات کے درمیان حائل ہو گیا تھا کہ تم میرے بارے میں وہ کرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا۔

20032 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْطَى فَضْلَ مَالِهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ، وَمَنْ مَّنَعَ ذٰلِكَ فَهُوَ شَرٌّ لَّهُ، وَلَا يَلُوْمُ اللّٰهُ عَلَى الْكَفَافِ

٭٭ ابوقلابہ نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اضافی مال کو دیدے گا تو یہ اس کے حق میں بہتر ہو گا اور جو شخص اس کو نہیں دے گا تو یہ اس کے حق میں برا ہو گا اور اللہ تعالیٰ بقدر ضرورت (مال خرچ کرنے پر) ملامت نہیں فرمائے گا''۔

بَابُ جَوَامِعِ الْكَلَامِ وَغَيْرِهِ

باب: جوامع الکلم اور دیگر کا تذکرہ

20033 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلَامِ، وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ جِيْءَ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے' مجھے ''جوامع الکلم'' عطا کیے گئے ہیں' میں سو رہا تھا' اسی دوران زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں' اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 'تو (دنیا سے) رخصت ہو گئے اور تم اُن (خزانوں) کو نکال رہے ہو۔

20034 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلَامِ، وَاُعْطِيتُ الْخَزَائِنَ، وَخُيِّرْتُ بَيْنَ اَنْ اَبْقَى حَتّٰى اَرٰى مَا يُفْتَحُ عَلٰى اُمَّتِي وَبَيْنَ التَّعْجِيلِ فَاخْتَرْتُ التَّعْجِيلَ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' مجھے ''جوامع الکلم'' عطا کیے گئے' مجھے خزانے عطا کیے گئے اور مجھے اس بات کے درمیان اختیار دیا گیا کہ میں (دنیا میں) رہوں' یہاں تک کہ میں یہ دیکھ لوں' کہ میری اُمت کے لیے کیا کچھ کشادہ کیا گیا ہے' یا جلدی (دنیا سے رخصت ہو جاؤں)' تو میں نے جلدی (دنیا سے رخصت ہونے) کو اختیار کر لیا''۔

20035 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ عِنْدِي مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَا يَمُرَّ بِي ثَلَاثٌ وَّعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ تین دن گزرنے سے پہلے' اس میں سے کچھ بھی میرے پاس باقی نہ رہے (یعنی وہ سب میں اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں) البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے' جو میں نے قرض کی ادائیگی کے لیے رکھا ہو''۔

بَابُ الدِّيْوَانِ

باب: دیوان (یعنی سرکاری دستاویز' یا رجسٹر) کا تذکرہ

20036 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ اِبْرَاهِيْمَ (ص:100) بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: لَمَّا اُتِيَ عُمَرُ بِكُنُوزِ كِسْرٰى، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيُّ: اَلَا تَجْعَلُهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ حَتّٰى تَقْسِمَهَا؟ قَالَ: لَا يُظِلُّهَا سَقْفٌ حَتّٰى اُمْضِيَهَا، فَاَمَرَ بِهَا، فَوُضِعَتْ فِي صَرْحِ الْمَسْجِدِ، فَبَاتُوا يَحْرُسُونَهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَمَرَ بِهَا فَكُشِفَ عَنْهَا، فَرَاٰى فِيهَا مِنَ الْحَمْرَاءِ وَالْبَيْضَاءِ مَا يَكَادُ يَتَلَاْلَاُ مِنْهُ الْبَصَرُ، قَالَ: فَبَكٰى عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: مَا يُبْكِيكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَوَاللّٰهِ اِنْ كَانَ هٰذَا لَيَوْمَ شُكْرٍ، وَيَوْمَ سُرُورٍ، وَيَوْمَ فَرَحٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَلَّا، اِنَّ هٰذَا لَمْ يُعْطَهُ قَوْمٌ اِلَّا اُلْقِيَ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ، ثُمَّ قَالَ: اَنَكِيلُ

لَهُمْ بِالصَّاعِ اَمْ نَحْثُوْ؟، فَقَالَ عَلِيٌّ: بَلِ احْثُوْا لَهُمْ، ثُمَّ دَعَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَوَّلَ النَّاسِ فَحَثَا لَهُ، ثُمَّ دَعَا حُسَيْنًا ثُمَّ اَعْطَى النَّاسَ، وَدَوَّنَ الدَّوَاوِينَ، وَفَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ خَمْسَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ، وَلِلْاَنْصَارِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَفَرَضَ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ، اِلَّا صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ، فَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ

✵✵ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابراہیم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کے خزانے لائے گئے، تو عبداللہ بن ارقم زہری نے اُن سے کہا: آپ اسے بیت المال میں نہیں رکھوائیں گے، تا کہ اسے تقسیم کر دیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے کسی چھت کے سائے میں آنے سے پہلے، میں ان کے بارے میں حکم جاری کر دوں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں حکم دیا، انہیں (یعنی مال واسباب کو) مسجد کے صحن میں رکھا گیا، لوگ رات بھر اس کی حفاظت کرتے رہے، اگلے دن صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا، اس سے کپڑا ہٹایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ساز وسامان میں سونا اور چاندی دیکھے، جو آنکھوں کو جھلملا رہے تھے، راوی کہتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے امیر المومنین! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! یہ تو شکر کا دن ہے اور خوشی کا دن ہے اور فرح کا دن ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے، یہ (یعنی مال واسباب، اور سونا چاندی وغیرہ) جس بھی قوم کو دیا گیا، تو ان کے درمیان دشمنی اور بغض رکھ دیا گیا، پھر انہوں نے دریافت کیا: کیا ہم اس کو صاع کے ذریعے ماپ کر دیں، یا مٹھیاں بھر بھر کے دیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ آپ ان کو مٹھیاں بھر کر دیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں سب سے پہلے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور اُنہیں دونوں ہاتھ بھر کر دیا، پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا پھر (اس کے بعد) انہوں نے دوسرے لوگوں کو عطا کیا، پھر انہوں نے رجسٹر تیار کروائے، اور مہاجرین کے ہر فرد کے لیے سالانہ پانچ ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا، انصار کے ہر فرد کے لئے چار ہزار درہم مقرر کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے، ہر خاتون کے لیے بارہ ہزار درہم مقرر کیا، صرف سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ مختلف تھا، اُن دونوں میں سے ہر ایک کے لیے چھ ہزار درہم (سالانہ وظیفہ) مقرر کیا۔

20037 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: فَرَضَ عُمَرُ لِاَهْلِ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ

✵✵ معمر نے، زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے مہاجرین میں سے ہر ایک فرد کے لیے چھ ہزار درہم مقرر کیے تھے۔

20038 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: انْكَسَرَتْ قَلُوْصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَجَفَنَهَا عُمَرُ، وَدَعَا النَّاسَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: لَوْ كُنْتَ تَصْنَعُ بِنَا هٰكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا لِهٰذَا الْمَالِ سَبِيْلًا، اِلَّا اَنْ يُّؤْخَذَ مِنْ حَقٍّ وَيُوضَعَ فِيْ حَقٍّ، وَلَا يُمْنَعَ مِنْ حَقٍّ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی قربان کی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا گوشت پیالوں

میں ڈلوایا اور لوگوں کو اس کی دعوت دی' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر آپ ہمارے ساتھ اس طرح کر لیتے ('تو یہ مناسب ہوتا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے اس مال کے لیے کوئی راہ نہیں پائی' سوائے اس کے کہ اسے حق (طریقے) سے وصول کیا جائے' حق (کی راہ) میں خرچ کیا جائے اور حق (کی ادائیگی) سے نہ روکا جائے۔

20039 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُوْلُ: مَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُسْلِمٌ اِلَّا لَهُ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ حَقٌّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

✵✵ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روئے زمین پر' جو بھی مسلمان موجود ہے' اس کا اس مالِ فے میں حق ہوگا' البتہ ان کا معاملہ مختلف ہے' جو تمہاری ملکیت میں ہوں (یعنی غلاموں اور کنیزوں کا حکم مختلف ہے)''۔

20040 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: قَرَاَ عُمَرُ: (اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبة: 60) حَتّٰى بَلَغَ (عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ) (التوبة: 60) ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَاَ: (وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41) حَتّٰى بَلَغَ (وَابْنِ السَّبِيْلِ) (البقرة: 177)، ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَرَاَ: (مَا اَفَاءَ) (الحشر: 7) اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى حَتّٰى بَلَغَ (وَالَّذِيْنَ جَاءُ وا مِنْ بَعْدِهِمْ) ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً، فَلَئِنْ عِشْتُ لَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيْبُهُ مِنْهَا، لَمْ يَعْرَقْ فِيْهَا جَبِيْنُهُ

✵✵ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بیشک صدقات' فقراء کے لیے ہیں''-انہوں نے اسے یہاں تک پڑھا: ''علم والا حکمت والا''۔

پھر انہوں نے فرمایا: یہ اُن لوگوں کے لیے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ یہ بات جان لو! کہ تم جو بھی چیز غنیمت کے طور پر حاصل کرتے ہو' اُس کا خمس (یعنی پانچواں حصہ) اللہ تعالیٰ کے لیے ہے''-یہ انہوں نے یہاں تک تلاوت کی: ''مسافر''۔

پھر انہوں نے فرمایا: یہ اُن لوگوں کے لیے ہے' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اللہ تعالیٰ نے مختلف بستی والوں سے' اپنے رسول کو جو مال فئے کے طور پر عطا کیا ہے''-یہ آیت انہوں نے یہاں تک پڑھی: ''اور وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے''۔

پھر انہوں نے فرمایا: یہ (حکم) تمام مسلمانوں کے لئے عمومی طور پر ہے' اگر میں زندہ رہ گیا (تو یہ عالم ہوگا) کہ کوئی چرواہا آئے گا' جو (یمن میں) ''حمیر'' کی بالائی وادی میں رہتا ہوگا' اُس کا بھی اِس مال میں سے حصہ ہوگا' حالانکہ اِس مال کے بارے میں' اُس کی پیشانی نے پسینہ نہیں بہایا ہوگا۔

20041 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ دُوْنَ مَا اَعْطَى اَصْحَابَهُ، فَقَالَ حَكِيمٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ تَقْصُرَ بِيْ دُوْنَ اَحَدٍ، فَزَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَزَادَهُ فَزَادَهُ، حَتّٰى رَضِيَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ عَطِيَّتِكَ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْاُوْلٰى، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَكِيمُ بْنَ حِزَامٍ، اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ، وَحُسْنِ اُكْلَةٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ، وَسُوْءِ اُكْلَةٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، قَالَ: وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَمِنِّيْ، قَالَ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ بَعْدَكَ اَحَدًا شَيْئًا، فَلَمْ يَقْبَلْ عَطَاءً، وَلَا دِيْوَانًا حَتّٰى مَاتَ فَكَانَ عُمَرُ يَدْعُوْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِيَاْخُذَ مِنْهُ فَيَاْبٰى، فَيَقُوْلُ (ص:103) عُمَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ عَلٰى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اَنِّيْ اَدْعُوْهُ اِلٰى حَقِّهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ فَيَاْبٰى، وَاِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُ، فَقَالَ حَكِيمٌ: وَاللّٰهِ وَلَا اَرْزَاُكَ وَلَا غَيْرَكَ شَيْئًا اَبَدًا، قَالَ: فَمَاتَ حِيْنَ مَاتَ، وَاِنَّهُ لَمِنْ اَكْثَرِ قُرَيْشٍ مَالًا

✸ زہری نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب کے حوالے سے جبکہ ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو اس سے کم دیا' جتنا آپ نے اُن کے دوسرے ساتھیوں کو دیا تھا' تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ مجھے کسی دوسرے سے کم سمجھیں گے (یا مجھے کسی دوسرے سے کم دیں گے)' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں مزید دے دیا' انہوں نے آپ سے مزید مانگا' تو نبی اکرم ﷺ نے مزید دے دیا' یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کون سا عطیہ بہتر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے والا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے حکیم بن حزام! یہ مال' سرسبز اور میٹھا ہے' جو شخص نفس کی سخاوت کے ہمراہ اِس کو حاصل کرتا ہے اور اچھے طریقے سے استعمال کرتا ہے' اُس کے لیے اِس میں برکت رکھی جاتی ہے' اور جو شخص نفس کے لالچ کے ہمراہ اس کو حاصل کرتا ہے' اور برے طریقے سے استعمال کرتا ہے' اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی ہے' اور وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا ہے' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے''۔

حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ سے بھی (کچھ لینے کا یہی حکم ہوگا؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بھی (یعنی کچھ لینے کا یہی حکم ہوگا) تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں' آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے اس کے بعد مرتے دم تک کوئی عطیہ (یا تنخواہ) یا سرکاری ادائیگی وصول نہیں کی۔

نبی اکرم ﷺ کے بعد (اپنے عہد خلافت میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں بلاتے تھے' تاکہ وہ ان سے وصولی کریں' لیکن حضرت حکیم رضی اللہ عنہ انکار کر دیتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: اے اللہ! میں' تجھے حکیم بن حزام کے بارے میں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے

اِس مال میں سے اُس کے حق کی طرف اسے بلایا' لیکن اس نے انکار کر دیا' تو اب میں اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بری الذمہ ہونے کا اظہار کرتا ہوں' تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں' آپ سے اور آپ کے علاوہ کسی سے بھی' کبھی کوئی چیز نہیں لوں گا' راوی کہتے ہیں: (اس کے باوجود) جب اُن کا انتقال ہوا' تو وہ قریش کے مالدار ترین فرد تھے۔

20042 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: دَعَانِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ اِلٰی اَنْ یَّکْتُبَنِیْ فِی الدِّیْوَانِ، فَاَبَیْتُ، فَقَالَ لِیْ: اَمَا تَکْرَهُ اَنْ لَا یَکُوْنَ لَکَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ سَهْمٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّ لِیْ فِی الْمُسْلِمِیْنَ سَهْمًا، وَاِنْ لَمْ اَکُنْ فِی الدِّیْوَانِ، قَالَ: فَهَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ السَّلَفِ لَمْ یَکُنْ فِی الدِّیْوَانِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ هُوَ؟ قُلْتُ: حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ

* * میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: محمد بن مروان نے مجھے بلوایا' تا کہ میرا نام دیوان (یعنی سرکاری رجسٹر) میں نوٹ کر لے' تو میں نے انکار کر دیا' اُس نے مجھ سے کہا: کیا تم اس بات کو ناپسند کرتے ہو کہ مسلمانوں کے ہمراہ تمہارا بھی حصہ ہو؟' تو میں نے کہا: مسلمانوں کے ہمراہ' میرا بھی حصہ ہوگا' اگرچہ میرا نام دیوان (یعنی سرکاری رجسٹر) میں نہ بھی ہو' اس نے کہا: کیا تم اسلاف میں سے کسی ایسے شخص کو جانتے ہو' جس کا نام دیوان میں نہ ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: وہ کون تھے؟ میں نے کہا: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ۔

20043 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: مَحَا الزُّبَیْرُ نَفْسَهُ مِنَ الدِّیْوَانِ حِیْنَ قُتِلَ عُمَرُ، وَمَحَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ نَفْسَهُ حِیْنَ قُتِلَ عُثْمَانُ

* * ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا نام دیوان (یعنی سرکاری رجسٹر) سے نکلوا دیا تھا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنا نام (دیوان' یعنی سرکاری رجسٹر سے) مٹا دیا تھا۔

20044 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰی عُمَرَ بِشَیْءٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَیْسَ قَدْ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ خَیْرًا لِاَحَدِنَا اَلَّا یَاْخُذَ لِاَحَدٍ شَیْئًا؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ذٰلِکَ عَنْ مَّسْاَلَةٍ، وَاَمَّا مَا کَانَ عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَةٍ، فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَکَهُ اللّٰهُ، قَالَ: وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا، وَلَا یَاْتِیْنِیْ مِنْ غَیْرِ مَسْاَلَةٍ اِلَّا اَخَذْتُهُ

* * عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف کوئی چیز بھیجی' تو وہ انہوں نے واپس کر دی' اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں یہ نہیں بتایا ہے؟ کہ ہم میں سے ہر ایک کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ کسی سے کوئی چیز نہ لے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (حکم) مانگنے کے حوالے سے ہے' جو مانگے بغیر (مل رہا) ہو وہ ایسا رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہوگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا' اور جو چیز مانگے' بغیر میرے پاس آئے گی' اُسے میں وصول کر لوں گا۔

20045 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ، فَقَالَ: اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِي الْعَمَلَ مِنْ اَعْمَالِ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ تُعْطَى عُمَالَتَكَ فَلَا تَقْبَلُهَا؟ قَالَ: اِنِّي بِخَيْرٍ، وَلِي رَقِيقٌ وَّاَفْرَاسٌ، وَاَنَا غَنِيٌّ عَنْهَا، وَاُحِبُّ اَنْ يَّكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِينِي الْعَطَايَا فَاَقُولُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِهِ غَيْرِي، حَتّٰى اَعْطَانِي مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِهِ غَيْرِي، فَقَالَ: خُذْهُ يَا عُمَرُ، فَاِمَّا اِنْ تَتَمَوَّلَهُ، وَاِمَّا اَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ، وَمَا آتَاكَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ، وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

✵✵ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات عبداللہ بن سعدی سے ہوئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ تم نے مسلمانوں کے امور سے متعلق (سرکاری ذمہ داریاں) ادا کیں اور پھر تمہیں تنخواہ دی گئی' تو تم نے وہ قبول نہیں کی' تو عبداللہ بن سعدی نے کہا: میں (مالی اعتبار سے) بہتر ہوں' میرے پاس غلام اور گھوڑے ہیں' میں اُس (یعنی سرکاری تنخواہ) سے بے نیاز ہوں' اور مجھے یہ پسند ہے کہ میری تنخواہ مسلمانوں کے لیے صدقہ ہو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معاوضہ عطا کرتے' تو میں نے عرض کرتا: اے اللہ کے نبی! آپ یہ (رقم) میرے علاوہ کسی اور کو دے دیں' ایک مرتبہ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (معاوضہ) عطا کیا' تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ یہ (رقم) میرے علاوہ کسی اور کو دے دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عمر! اسے لے لو! کیونکہ اس کے ذریعے یا' تو تم اپنے مال میں اضافہ کرلو گے' یا تم اسے صدقہ کردو گے' اس مال میں سے جو کچھ بھی' اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے' اور تمہیں اس کا لالچ نہ ہو اور تم مانگنے والے نہ ہو' تو اُسے لے لو' اور جو (مال) ایسا نہ ہو' تو تم اپنے نفس کو اس کے پیچھے نہ لے جاؤ''۔

20046 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عُمَرَ فَخَرَجَتْ عَلَيْنَا جَارِيَةٌ، فَقُلْنَا: هٰذِهٖ سُرِّيَّةُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا اَنَا بِسُرِّيَّةٍ، وَمَا اَحِلُّ لَهٗ، وَاِنِّي لَمِنْ مَّالِ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ فَقَالَ: مَا تَرَوْنَهٗ يَحِلُّ لِي مِنْ مَّالِ اللّٰهِ؟ - اَوْ قَالَ: مِنْ هٰذَا الْمَالِ؟ -، قَالَ: قُلْنَا: اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنَّا، - قَالَ: حَسِبْتُهٗ قَالَ: ثُمَّ سَاَلَنَا فَقُلْنَا لَهٗ مِثْلَ قَوْلِنَا الْاَوَّلِ - فَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ اَخْبَرْتُكُمْ مَا (ص:105) اَسْتَحِلُّ مِنْهُ: مَا اَحُجُّ وَاَعْتَمِرُ عَلَيْهِ مِنَ الظَّهْرِ، وَحُلَّتِي فِي الشِّتَاءِ، وَحُلَّتِي فِي الصَّيْفِ، وَقُوتُ عِيَالِي شِبَعُهُمْ، وَسَهْمِي فِي الْمُسْلِمِينَ، فَاِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِي يَحُجُّ عَلَيْهِ وَيَعْتَمِرُ بَعِيرًا وَّاحِدًا

✵✵ احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: ہم لوگ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' کنیز باہر آئی' تو ہم نے کہا: یہ تو امیر المومنین کی کنیز ہے' اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں کنیز نہیں ہوں' اور میں ان کے لیے حلال بھی نہیں ہوں' میں' اللہ تعالیٰ کے مال کا حصہ ہوں' راوی کہتے ہیں: پھر وہ اندر چلی گئی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے' انہوں نے فرمایا: تمہارے خیال میں'

اللہ تعالیٰ کے مال میں سے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اس مال میں سے میرے لئے کیا حلال ہے؟ ہم نے جواب دیا: اس بارے میں امیر المؤمنین ہم سے زیادہ بہتر جانتے ہیں' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے پھر ہم سے یہی سوال کیا' اور ہم نے پہلے والا جواب دُہرا دیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو' تو میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ اس میں سے میرے لئے کیا حلال ہے؟ وہ سواری' جس پر میں' حج یا عمرہ کے لیے جاسکوں' سردی کے موسم کا ایک لباس' اور گرمی کے موسم کا ایک لباس' میرے گھر والوں کے لئے بنیادی خوراک' اور مسلمانوں (کے ایک فرد کے طور پر) میرا ایک حصہ' کیونکہ میں بھی مسلمانوں کا ایک فرد ہوں۔

معمر بیان کرتے ہیں: جس پر وہ حج یا عمرہ کے لئے جاتے تھے' وہ ایک ہی اونٹ تھا۔

20047 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَا قَرَابَةٍ لَهُ، فَعَرَضَ لِعُمَرَ اَنْ يُّعْطِيَهُ مِنَ الْمَالِ، فَانْتَهَرَهُ عُمَرُ وَزَبَرَهُ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ، ثُمَّ لَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدُ، فَقَالَ لَهُ: اَجِئْتَنِي لِاُعْطِيَكَ مَالَ اللّٰهِ؟ مَاذَا اَقُوْلُ لِلّٰهِ اِذَا لَقِيْتُهُ مَلِكًا خَائِنًا؟ اَفَلَا كُنْتَ سَاَلْتَنِيْ مِنْ مَّالِيْ، فَاَعْطَاهُ مِنْ مَالِهِ مَالًا كَثِيْرًا، قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات' اپنے ایک رشتہ دار سے ہوئی' اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ درخواست کی کہ وہ مال (یعنی بیت المال) میں سے اُسے کچھ عطا کریں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ڈانٹا اور جھڑکا' وہ شخص چلا گیا' پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس سے ملاقات ہوئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تم اس لیے میرے پاس آئے تھے؟ تاکہ میں اللہ کے مال میں سے تمہیں دے دوں؟ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا جواب دیتا؟ جب میں خیانت کرنے والے حکمران کے طور پر اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتا' تم میرے مال میں سے مجھ سے مانگ نہیں سکتے تھے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اپنے مال میں سے بہت سا مال دیا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: اُسے دس ہزار درہم دیے۔

20048 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: قَدْ عَلِمَ قَوْمِي اَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ لِتَعْجِزَ عَنْ مَّئُوْنَةِ اَهْلِيْ، وَقَدْ شُغِلْتُ فِيْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَسَاَتَحَرَّفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اُمُوْرٍ، وَسَيَاْكُلُ آلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ

زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میری قوم یہ بات جانتی ہے' کہ میرا کاروبار ایسا نہیں ہے' کہ میرے گھر والوں کا خرچ پورا نہ کر پائے' لیکن میں مسلمانوں کے امور میں مصروف ہو گیا ہوں' اور اب میں مسلمانوں کے اُمور ہی کی نگرانی کروں گا' اور ابوبکر کے گھر والے اِس مال (یعنی بیت المال) میں سے کھائیں گے۔

20049 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ، تَبِعَهُ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهُ، فَاَلْجَئُوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ، فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فَقَالَ: رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَائِيْ، اَتَخْشَوْنَ عَلَيَّ

الْبُخلَ، فَوَاللّٰهِ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيلًا، وَلَا جَبَانًا، وَلَا كَذَّابًا

✲✲ محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے تو کچھ دیہاتی آپ کے پاس آئے اور آپ سے مانگنے لگے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ببول کے درخت کی طرف جانے پر مجبور کردیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچ لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری چادر مجھے واپس کردو! کیا تمہیں میرے بارے میں بخل کا اندیشہ ہے؟ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس ان کانٹے دار درختوں (یا جھاڑیوں) کی تعداد میں نعمتیں ہوں تو میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کردوں گا اور پھر تم مجھے بخیل یا بزدل یا جھوٹا نہیں پاؤ گے''۔

بَابُ الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ کا تذکرہ

20050 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَصَدَّقَ بِطَيِّبٍ تَقَبَّلَهَا اللّٰهُ مِنْهُ، وَاَخَذَهَا بيمينه ورباها كَمَا يُرَبِّى اَحَدُكُمْ مُهْرَهُ، اَوْ فَصِيلَهُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَصَدَّقُ بِاللُّقْمَةِ، فَتَرْبُوْ فِيْ يَدِ اللّٰهِ - اَوْ قَالَ: فِيْ كَفِّ اللّٰهِ - حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ، فَتَصَدَّقُوا

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بندہ پاکیزہ (یعنی حلال) چیز صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس بندے سے قبول کرلیتا ہے اور اس چیز کو اپنے دائیں ہاتھ میں رکھتا ہے اور اسے پالنا پوسنا (یا بڑھانا) شروع کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے (شاید راوی کو شک ہے یا شاید متن کے الفاظ ہی اسی طرح ہیں) یا اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے آدمی ایک لقمہ صدقہ کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے:) اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں یوں بڑھنا شروع ہوتا ہے کہ وہ پہاڑ کی مانند ہوجاتا ہے تو تم لوگ صدقہ کیا کرو''۔

20051 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: كَانَتْ لِيْ مِائَةُ اُوقِيَّةٍ، فَاَنْفَقْتُ مِنْهَا عَشْرَ اَوَاقٍ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: كَانَتْ لِيْ مِائَةُ دِيْنَارٍ، فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: كَانَتْ لِيْ عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِدِيْنَارٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتُمْ فِي الْاَجْرِ سَوَاءٌ، كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ تَصَدَّقَ بِعُشْرِ مَالِهِ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن میں سے ایک نے کہا: میرے پاس (چاندی کے) ایک سو اوقیہ تھے' میں نے اس میں سے دس اوقیہ صدقہ کر دیئے' دوسرے نے کہا: میرے پاس (سونے کے) ایک سو دینار تھے' میں نے اُن میں سے دس دینار صدقہ کر دیئے' تیسرے نے کہا: میرے پاس دس دینار تھے' میں نے ان میں سے ایک دینار صدقہ کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اجر کے حوالے سے' تم لوگ برابر ہو' تم میں سے' ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کیا ہے''۔

بَابُ النَّفَقَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

باب: اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

20052 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ مِنْ مَّالِهٖ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَالْجَنَّةُ اَبْوَابٌ، فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ ضَرُوْرَةٍ اَنْ یَّدْخُلَ مِنْ اَیِّهَا دُعِیَ، فَهَلْ یُدْعٰی مِنْهَا کُلِّهَا اَحَدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص' اپنے مال میں سے (کسی چیز کا) جوڑا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے گا' اُسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا' جنت کے کئی دروازے ہیں' جو نمازی ہیں' اُنہیں نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو جہاد کرنے والے ہیں' اُنہیں جہاد والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو روزہ دار ہوں گے' اُنہیں ''باب ریان'' سے بلایا جائے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! یہ تو طے شدہ ہے کہ جس شخص کو جس دروازے سے بلایا جائے گا' وہ اس دروازے میں سے داخل ہو جائے گا' لیکن یارسول اللہ! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا' جسے اِن تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم اُن میں سے ایک ہو گے''۔

20053 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، یَقُوْلُ: مَا شَیْءٌ اَجْهَدُ عَلَی الرَّجُلِ مِنْ مَّالٍ اَنْفَقَهٗ فِیْ حَقٍّ اَوْ صَلَاةٍ مِّنْ جَوْفِ اللَّیْلِ

✵✵ حسن فرماتے ہیں: آدمی کے لیے کوئی چیز اس سے زیادہ مشقت کا باعث نہیں ہے کہ وہ اپنے مال کو حق طور پر خرچ کرے' یا نصف رات کے وقت نماز ادا کرے۔

20054 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهٗ اُبْدِعَ بِیْ، فَاحْمِلْنِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عِنْدِىْ شَىْءٌ، وَلٰكِنِ ائْتِ فُلَانًا، فَاسْاَلْهُ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّحْمِلَكَ، فَذَهَبَ اِلَيْهِ، فَحَمَلَهُ ثُمَّ مَرَّ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدْ حَمَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ

✵✵ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: مجھے سواری کی ضرورت پیش آ گئی ہے' آپ مجھے کوئی سواری دیدیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے' لیکن تم فلاں کے پاس جاؤ' اور اس سے مانگو' ہوسکتا ہے' وہ تمہیں سواری فراہم کردے' وہ شخص اُس کے پاس گیا' اس شخص نے اُسے سواری فراہم کردی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا کہ دوسرے شخص نے اُسے سواری فراہم کردی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرتا ہے' اُسے اس (بھلائی) کو کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

20055 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْيَدُ الْمُنْطِيَةُ خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

✵✵ عروہ بن محمد' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دینے والا ہاتھ' نیچے والے (یعنی لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے''۔

بَابُ اِحْصَاءِ الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ (کے طور پر دی جانے والی چیز) کو شمار کرنا

20056 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَالِىْ شَىْءٌ اِلَّا مَا يُدْخِلُ عَلَىَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُنْفِقُ مِنْهُ؟ قَالَ: اَنْفِقِىْ، وَلَا تُوْكِىْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ

✵✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس صرف وہ چیز ہوتی ہے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو کیا میں اُس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم خرچ کرو! اور تم (رقم کی تھیلی کو) باندھ کے نہ رکھو ورنہ تم پر بھی بندش کردی جائے گی''۔

وَصِيَّةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

باب: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وصیت کا تذکرہ

20057 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، فَسَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ، وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيْنَا، فَقَالَ عُمَرُ: هٰذَا تُعْطِي مَا عِنْدَكَ، وَلَا تَتَكَلَّفُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: اَنْفِقْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' اس نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ مانگا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے' لیکن تم ہماری ذمہ داری پر کچھ خرید لو (بعد میں ادائیگی ہم کر دیں گے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جو آپ کے پاس ہے' آپ وہ عطا کر دیا کریں' لیکن جو آپ کے پاس نہیں ہے' آپ اُس کے حوالے سے تکلیف برداشت نہ کیا کریں' تو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ خرچ کریں! اور عرش والی ذات کی طرف سے کسی کمی کا اندیشہ نہ رکھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے بھی' مجھے اِسی بات کا حکم دیا ہے۔

20058 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، حِيْنَ طُعِنَ قَالَ: اُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ خَيْرًا، وَاُوْصِيهِ بِالْمُهَاجِرِيْنَ خَيْرًا، اَنْ يَّعْرِفَ حُقُوْقَهُمْ، وَاَنْ يُّنْزِلَهُمْ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ، وَاُوْصِيهِ بِالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلُ خَيْرًا، اَنْ يَّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزَ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ، وَاُوْصِيهِ بِاَهْلِ الْاَمْصَارِ خَيْرًا، فَاِنَّهُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ، وَغَيْظُ الْعَدُوِّ، وَبَيْتُ الْمَالِ، وَلَا يَرْفَعُ فَضْلَ صَدَقَاتِهِمْ اِلَّا بِطِيْبِ اَنْفُسِهِمْ، وَاُوْصِيهِ بِاَعْرَابِ الْبَادِيَةِ، فَاِنَّهُمْ اَصْلُ الْعَرَبِ، وَمَادَّةُ الْاِسْلَامِ، اَنْ تُؤْخَذَ صَدَقَاتُهُمْ مِنْ حَوَاشِي اَمْوَالِهِمْ، وَتُرَدَّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، وَاُوْصِيهِ بِاَهْلِ الذِّمَّةِ خَيْرًا، اَلَّا يُكَلِّفَهُمْ اِلَّا طَاقَتَهُمْ، وَاَنْ يُّقَاتِلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ، وَاَنْ يَّفِيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا:

''میں' اپنے بعد والے خلیفہ کو بھلائی کی وصیت کرتا ہوں' میں اُسے مہاجرین کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق کو پہچانے' اور ان کی قدر و منزلت کا خیال رکھے' اور میں' اُسے انصار کے بارے میں' جنہوں نے اس سے پہلے جگہ اور ایمان کو ٹھکانہ بنایا' بھلائی کی تلقین کرتا ہوں' یہ کہ وہ اُن کے اچھے فرد کی اچھائی کو قبول کرے' اور اُن کے برے فرد سے درگزر کرے' اور میں اُسے مختلف علاقوں کے رہنے والے لوگوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں' کیونکہ وہ اسلام کے مددگار ہیں اور دشمن پر غصہ کرنے والے ہیں اور بیت المال ہیں' ان لوگوں کے اضافی صدقہ کو ان کی رضامندی کے بغیر نہ لیا جائے' میں اسے ویرانوں میں رہنے والے دیہاتیوں کے بارے میں تلقین کرتا ہوں' کیونکہ وہ عربوں کی اصل اور اسلام کا مادہ ہیں' یہ کہ ان کے اموال میں سے' اُن کی زکوۃ کو وصول کیا جائے اور وہ اُنہی کے غریب لوگوں کو لوٹا دی جائے' اور میں اُسے ذمیوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں کہ انہیں صرف ان کی طاقت کے مطابق کام کا پابند کیا جائے' اُن کی خاطر لڑائی کی جائے' اور ان کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کیا جائے''۔

بَابُ حَدِيثِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کی حدیث کا تذکرہ

20059 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّ اَبَاهُ اَبَا نَمْلَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَكَلَّمُ هٰذِهِ الْجَنَازَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: اِنَّهَا تَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ، وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُوْلُوْا: آمَنَّا . اِلٰى (وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ) (البقرة: 285)، فَاِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُ، وَاِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوهُ

✵✵ حضرت ابونملہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران یہودیوں سے تعلق رکھنے والا' ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اسی دوران وہاں سے ایک جنازہ گزرا' تو اس یہودی نے کہا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ جنازہ کلام کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے' یہودی نے کہا: یہ کلام کرتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلمانوں کو مخاطب کرکے) ارشاد فرمایا:

''اہل کتاب تمہیں جو بات بتائیں' تم (اُس بات کے حوالے سے) اُن کی تصدیق نہ کرو' اور ان کی تکذیب بھی نہ کرو' اور تم یہ کہو: ہم ایمان رکھتے ہیں...... (یہ کلمات یہاں تک ہیں:) اُس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر- (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر وہ بات (جو اہل کتاب نے بیان کی ہو) جھوٹ ہوگی' تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی ہوگی' اور اگر وہ سچ ہوگی' تو تم نے اس کی تکذیب نہیں کی ہوگی''۔

20060 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَيْفَ تَسَاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ، وَهُوَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ، وَقَدْ اَخْبَرَكُمُ اللّٰهُ عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَنَّهُمْ كَتَبُوْا كِتَابًا بِاَيْدِيهِمْ؟ فَقَالُوْا: هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَبَدَّلُوهَا، وَحَرَّفُوهَا عَنْ مَوَاضِعِهَا، وَاشْتَرَوْا بِهَا ثَمَنًا قَلِيلًا، اَفَمَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ عَنْ مَسَاَلَتِهِمْ، فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا اَحَدًا مِّنْهُمْ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الدِّيْنِ الَّذِیْ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم کیسے اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتے ہو؟ جبکہ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے جو خالص ہے' اس میں ملاوٹ نہیں ہوئی' اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی سب سے بعد والی خبر ہے' اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں' اہل کتاب کے بارے میں یہ بتادیا ہے' کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے تحریریں لکھی تھیں' اور یہ کہہ دیا

تھا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' انہوں نے اس کو تبدیل کر دیا تھا' اس کے مختلف مقامات پر تحریف کر دی تھی' اور اس کے عوض میں تھوڑا معاوضہ وصول کر لیا تھا' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے' جو چیز تم لوگوں کے پاس آئی ہے' کیا وہ تمہیں اُن سے سوال کرنے سے روکتی نہیں ہے؟ اللہ کی قسم! ہم نے' تو اُن میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ تم سے اُس دین کے بارے میں سوال کرتے ہوں' جو تمہاری طرف نازل ہوا ہے''۔

20061 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ حَفْصَةَ، جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ مِّنْ قَصَصِ يُوسُفَ فِيْ كَتِفٍ، فَجَعَلَتْ تَقْرَؤُهُ عَلَيْهِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَوَّنُ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوْ اَتَاكُمْ يُوسُفُ وَاَنَا بَيْنَكُمْ فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے پاس' حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات سے متعلق تحریر لے کر آئیں جو (کسی جانور کے) کندھے (کی ہڈی پر) لکھی ہوئی تھیں' انہوں نے وہ تحریر نبی اکرم ﷺ کے سامنے پڑھنی شروع کی' نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہونا شروع ہوا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر حضرت یوسف علیہ السلام تمہارے پاس آ جائیں' اور میں' تمہارے درمیان موجود ہوؤں' اور تم لوگ اُن کی پیروی کر لو' اور مجھے چھوڑ دو' تو تم گمراہ ہو گے''۔

20062 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقْرَاُ كِتَابًا، فَاسْتَمَعَهُ سَاعَةً، فَاسْتَحْسَنَهُ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: اَتَكْتُبُ لِيْ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاشْتَرٰى اَدِيمًا فَهَيَّاَهُ، ثُمَّ جَاءَ بِهٖ اِلَيْهِ فَنَسَخَهُ لَهُ فِيْ ظَهْرِهٖ وَبَطْنِهٖ، ثُمَّ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقْرَؤُهُ عَلَيْهِ، وَجَعَلَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَوَّنُ، فَضَرَبَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِيَدِهِ الْكِتَابَ، وَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، اَلَا تَرٰى وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ الْيَوْمِ وَاَنْتَ تَقْرَاُ عَلَيْهِ هٰذَا الْكِتَابَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اِنَّمَا بُعِثْتُ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا، وَاُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلَامِ وَفَوَاتِحَهُ، فَلَا يُهْلِكَنَّكُمُ الْمُشْرِكُوْنَ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر' ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو ایک تحریر پڑھ رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھڑی بھر کے لیے اُسے' توجہ سے سنا' تو انہیں وہ بات اچھی لگی' انہوں نے اس شخص سے یہ کہا: کیا تم میرے لئے اس تحریر کو نوٹ کر دو گے؟ اس شخص نے کہا: ٹھیک ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چمڑا خریدا' اُسے صاف کیا' پھر وہ اس چمڑے کو لے کر اس شخص کے پاس آئے' تو شخص نے اس کے دونوں طرف انہیں وہ تحریر نقل کر دی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے اسے پڑھنے لگے' نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہونے لگا' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنا ہاتھ اس تحریر پر مارا' اور بولا: اے ابن خطاب! تمہاری ماں تمہیں روئے' کیا تم نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک (کی بدلتی کیفیت) کو دیکھ نہیں رہے ہو؟ تم مسلسل آپ کے سامنے یہ تحریر پڑھے جا رہے ہو' تو اس وقت نبی اکرم ﷺ نے یہ

ارشاد فرمایا:

''مجھے فاتح (یعنی اسرار و معارف کو کھولنے والا) اور خاتم (یعنی انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا) بنا کر مبعوث کیا گیا ہے' اور مجھے ''جوامع الکلم'' اور ان کے ''فواتح'' عطا کئے گئے ہیں' تو مشرکین تم لوگوں کو ہلاکت کا شکار ہرگز نہ کریں''۔

بَابُ الْقَدَرِ

باب: تقدیر کا تذکرہ

20063 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ مَا نَعْمَلُ اَلِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، اَمْ لِاَمْرٍ نَسْتَقْبِلُهُ اسْتِقْبَالًا؟ قَالَ: بَلْ لِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلٌّ لَّا يُنَالُ اِلَّا بِالْعَمَلِ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّا نَجْتَهِدُ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا ہم کوئی ایسا عمل کرتے ہیں' جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے؟ یا یہ ایسا معاملہ ہے' جو نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ ایسی چیز ہے' جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز عمل کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

20064 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيْلَ: فِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ اَفِيْ شَيْءٍ نَاْتَنِفُهُ؟ اَمْ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ قَالَ: فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، قَالُوْا: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: اِنَّهُ كُلٌّ مُيَسَّرٌ قَالُوْا: الْاٰنَ نَجْتَهِدُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! عمل کس صورت میں ہوتا ہے؟ کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے' جسے ہم نئے سرے سے شروع کرتے ہیں؟ یا ایسی صورت ہے' جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسی صورت ہے' جس کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہے' لوگوں نے دریافت کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیونکہ ہر ایک کے لئے' وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے (جس کے لئے اُسے پیدا کیا گیا ہو) لوگوں نے کہا: اب ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

20065 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ عُقْبَةَ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ - اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ غُشِيَ عَلَيْهِ غَشْيَةً، ظَنُّوا اَنَّ نَفْسَهُ فِيهَا، فَخَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ تَسْتَعِينُ بِمَا اُمِرَتْ اَنْ تَسْتَعِينَ بِهِ مِنَ الصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ، فَلَمَّا اَفَاقَ، قَالَ: اَغُشِيَ عَلَيَّ؟،

قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقْتُمْ، اِنَّهُ اَتَانِیْ مَلَكَانِ فِیْ غَشْيَتِیْ هٰذِهٖ، فَقَالَا: اَلَا تَنْطَلِقُ فَنُحَاكِمَكَ اِلَی الْعَزِيْزِ الْاَمِيْنِ، فَقَالَ مَلَكٌ آخَرُ: اَرْجِعَاهُ فَاِنَّ هٰذَا مِمَّنْ كُتِبَتْ لَهُ السَّعَادَةُ، وَهُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِهِمْ، وَسَيُمَتِّعُ اللّٰهُ بِهٖ بَنِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: فَعَاشَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَ

✴✴ حمید بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ سیّدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو ابتداء میں ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں وہ بیان کرتی ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوگئی لوگوں نے یہ سمجھا کہ شاید ان کا انتقال ہوگیا ہے وہ خاتون اُٹھ کر مسجد (یا جائے نماز) کی طرف گئیں تاکہ مدد حاصل کریں کیونکہ صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا مجھ پر غشی طاری ہوگئی تھی؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے ٹھیک کہا ہے میری بے ہوشی کے دوران میرے پاس دو فرشتے آئے اُن دونوں نے کہا: کیا تم چلتے نہیں ہو؟ تاکہ ہم تمہیں ''عزیز'' و ''امین'' کے پاس فیصلے کے لئے لے کر جائیں تو ایک اور فرشتے نے کہا: تم دونوں اِسے واپس لے جاؤ! کیونکہ یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کے لئے اس وقت سعادت نوٹ کر لی گئی تھی جب یہ اپنی ماؤں کے پیٹ میں تھے جب تک اللہ کو منظور ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے بچوں کو نفع دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اُس کے بعد وہ (یعنی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) ایک ماہ زندہ رہے تھے اور پھر اُن کا انتقال ہوا تھا۔

20066 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ ابْنُ هُبَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: اِذَا خَلَقَ اللّٰهُ النَّسَمَةَ، قَالَ مَلَكُ الْاَرْحَامِ مُعْرِضًا: اَیْ رَبِّ، اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰی؟ فَيَقْضِی اللّٰهُ اِلَيْهِ اَمْرَهُ فِیْ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ، اَشَقِیٌّ اَمْ سَعِيْدٌ؟ فَيَقْضِی اللّٰهُ اِلَيْهِ اَمْرَهُ فِیْ ذٰلِكَ

✴✴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی جان کو پیدا کرتا ہے تو رحمت سے متعلق فرشتہ متوجہ ہو کر دریافت کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ مذکر ہوگا یا مونث؟ تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں اپنا فیصلہ اسے بتاتا ہے پھر فرشتہ دریافت کرتا ہے: کہ اے میرے پروردگار! یہ بدنصیب ہوگا یا خوش نصیب؟ تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں اپنا فیصلہ اسے بتاتا ہے۔

20067 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰی، فَقَالَ مُوْسٰی لِاٰدَمَ: اَنْتَ آدَمُ الَّذِیْ اَدْخَلْتَ ذُرِّيَّتَكَ النَّارَ؟ فَقَالَ آدَمُ: يَا مُوْسٰی، اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ، وَبِكَلَامِهٖ، وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ، فَهَلْ وَجَدْتَ اَنِّیْ اَهْبِطُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَجَّهُ آدَمُ

✴✴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا: آپ وہ

حضرت آدم علیہ السلام ہیں' جنہوں نے اپنی اولاد کو آگ (یعنی جہنم) میں داخل کروا دیا ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی رسالت اور اپنے کلام کے حوالے سے منتخب کیا ہے' اس نے تم پر' تورات نازل کی ہے' کیا تم نے ('تورات میں) یہ بات پائی ہے کہ میں (جنت سے' زمین کی طرف) اُتارا جاؤں گا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یوں حضرت آدم علیہ السلام اُن پر غالب آ گئے۔

20068 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى، فَقَالَ مُوْسٰى: اَنْتَ الَّذِىْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: اَنْتَ الَّذِىْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَىْءٍ، وَاصْطَفَاكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَفَتَلُوْمُنِىْ عَلٰى اَمْرٍ كَانَ قَدْ كُتِبَ قَبْلَ اَنْ اَفْعَلَهُ - اَوْ قَالَ: مِنْ قَبْلِ اَنْ اُخْلَقَ - قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى.

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ فرد ہیں' جنہوں نے لوگوں کو بھٹکا دیا اور انہیں جنت سے نکلوا کر زمین پر لے آئے' حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے کہا: تم وہ ہو کہ جسے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا کیا تھا' اور جسے اپنی رسالت کے لیے تمام لوگوں میں سے منتخب کیا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم ایک ایسے معاملے کے حوالے سے مجھے ملامت کر رہے ہو؟ جو میرے انجام دینے سے پہلے ہی لکھا جا چکا تھا؟ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) میری تخلیق سے پہلے ہی لکھا جا چکا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے''۔

20069 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، نَحْوَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

20070 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَا: لَقِىَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِبْلِيْسَ فَقَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُكَ اِلَّا مَا قُدِّرَ لَكَ؟ فَقَالَ اِبْلِيْسُ: فَاَوْفِ بِذِرْوَةِ هٰذَا الْجَبَلِ، فَتَرَدَّ مِنْهُ، فَانْظُرْ اَتَعِيْشُ اَمْ لَا؟ - قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: عَنْ اَبِيْهِ - فَقَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ قَالَ: لَا يُجَرِّبُنِىْ عَبْدِىْ، فَاِنِّىْ اَفْعَلُ مَا شِئْتُ، قَالَ: - وَقَالَ الزُّهْرِىُّ: قَالَ: - اِنَّ الْعَبْدَ لَا يَبْتَلِىْ رَبَّهُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَبْتَلِىْ عَبْدَهُ، قَالَ: فَخَصَمَهُ

❋❋ معمر نے' زہری کے حوالے سے' اور طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ دونوں بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ابلیس سے ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے ہو؟ کہ تمہیں صرف وہی چیز لاحق ہوگی' جو تمہارے نصیب میں لکھی ہوگی' تو ابلیس نے کہا: پھر آپ ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائیں اور اس سے خود کو گرا لیں اور پھر اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا آپ زندہ رہتے ہیں' یا نہیں؟

طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں

جانتے ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: میرا بندہ مجھے نہ آزمائے میں جو چاہتا ہوں وہ کر لیتا ہوں۔

زہری نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:) بندہ اپنے پروردگار کو نہیں آزمائے گا' بلکہ پروردگار اپنے بندے کو آزمائے گا۔ (راوی کہتے ہیں:) یوں وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اُس (شیطان) پر غالب آ گئے۔

20071 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّهُمْ وَجَدُوا فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ ثَلَاثَةَ صُفُوحٍ فِيْ كُلِّ صَفْحٍ مِّنْهَا كِتَابٌ، وَفِي الصَّفْحِ الْاَوَّلِ: اَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ صُغْتُهَا يَوْمَ صُغْتُ الشَّمْسَ، وَحَفَفْتُهَا بِسَبْعَةِ اَمْلَاكٍ حفًّا، وَبَارَكْتُ لِاَهْلِهَا فِي اللَّحْمِ وَاللَّبَنِ، وَفِي الصَّفْحِ الثَّانِي: اَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَّشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِّنِ اسْمِي، فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتُّهُ، وَفِي الثَّالِثِ: اَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ، فَطُوبٰى لِمَنْ كَانَ الْخَيْرُ عَلٰى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ كَانَ الشَّرُّ عَلٰى يَدَيْهِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: لوگوں کو "مقام ابراہیم" میں' تین تختیاں ملی تھیں' اُن میں سے ہر ایک تختی پر کچھ نہ کچھ تحریر تھا' پہلی تختی پر یہ تحریر تھا:

"میں' اللہ تعالیٰ ہوں' جو مکہ والا (یعنی اس کا خالق و مالک) ہے' میں نے اس کو اس دن بنایا' جس دن میں نے سورج کو بنایا اور میں نے اسے سات املاک کے لیے ڈھانپ دیا' اور میں نے یہاں کے رہنے والوں کے لیے گوشت اور دودھ میں برکت رکھ دی"۔

دوسری تختی پر یہ تحریر تھا: "میں' اللہ تعالیٰ ہوں' جو مکہ والا (یعنی اس کا خالق و مالک) ہے' میں نے رحم (یعنی رشتہ داری کے تعلق) کو پیدا کیا ہے' اور میں نے اُس کے لیے وہ نام تجویز کیا ہے' جو میرے نام کے ساتھ نسبت رکھتا ہے' جو شخص اس (یعنی رحم یعنی رشتہ داری کے تعلق) کو ملائے گا' میں اُسے ملا کے رکھوں گا' اور جو شخص اُسے کاٹ دے گا' میں اُس کے ٹکڑے کر دوں گا"۔

تیسری تختی میں یہ تحریر تھا: "میں' اللہ تعالیٰ ہوں' جو مکہ والا (یعنی اس کا خالق و مالک) ہے' میں نے خیر و شر کو پیدا کیا ہے' تو اس شخص کے لیے مبارکباد ہے' جس کے ذریعے بھلائی ہو اور اس شخص کے لئے بربادی ہے' جس کے ذریعے شر ہو"۔

20072 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: اِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ بِقَدَرٍ، وَنَاسٌ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ لَيْسَ بِقَدَرٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِذَا رَجَعْتَ اِلَيْهِمْ فَقُلْ لَهُمْ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَكُمْ: اِنَّهُ مِنْكُمْ بَرِيْءٌ وَاَنْتُمْ مِنْهُ بُرَاءٌ

✵✵ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہمارے علاقے میں کچھ لوگ ہیں' جو یہ کہتے ہیں: خیر اور شر' تقدیر کے مطابق ہیں' اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: خیر اور شر' تقدیر کے مطابق نہیں ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم اُن لوگوں کے پاس واپس آ جاؤ' تو اُن سے یہ کہہ دینا: کہ وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) تم لوگوں سے لاتعلق ہیں' اور تم لوگ اُن سے لاتعلق ہو۔

20073 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ نَاسًا

يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّرَّ لَيْسَ بِقَدَرٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَبَيْنَنَا وَبَيْنَ اَهْلِ الْقَدَرِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (سَيَقُولُ الَّذِينَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكْنَا) (الأنعام: 148) حَتّٰى (فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنَ) (الأنعام: 149)

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: شر تقدیر سے متعلق نہیں ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے اور تقدیر کے منکرین کے درمیان فیصلہ کن چیز یہ آیت ہے:

''جن لوگوں نے شرک کیا' عنقریب وہ یہ کہیں گے: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا' تو ہم شرک نہ کرتے''۔

(یہ آیت یہاں تک ہے:) ''اگر وہ چاہتا' تو تم سب کو ہدایت دے دیتا''۔

20074 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: خَرَجْنَا عَلٰى جِنَازَةٍ، فَبَيْنَا نَحْنُ فِي الْبَقِيْعِ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِيَدِهِ مِخْصَرَةٌ، فَجَاءَ فَجَلَسَ، ثُمَّ نَكَتَ بِهَا فِي الْاَرْضِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ اَوِ النَّارِ، وَاِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: اَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ اعْمَلُوْا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، اَمَّا اَهْلُ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاءِ، وَاَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى) (الليل: 6)

✵✵ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنازہ میں گئے جب ہم ''بقیع'' میں موجود تھے' تو اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے' آپ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور تشریف فرما ہو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس چھڑی کے ذریعے کچھ دیر زمین کو کریدتے رہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو بھی جان پیدا ہوتی ہے اس کا جنت یا جہنم کا مخصوص ٹھکانہ نوٹ کر لیا جاتا ہے' اور یہ نوٹ کر لیا جاتا ہے کہ وہ بدنصیب ہو گی' یا خوش نصیب ہو گی؟ راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے بارے میں لکھے ہوئے پر تکیہ نہ کر لیں؟ اور عمل کو ترک کر دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جی نہیں! بلکہ تم عمل کرو! کیونکہ ہر کسی کو آسانی فراہم کی جاتی ہے' جو بدنصیب لوگ ہیں' اُن کے لیے بدنصیبوں کے عمل کو آسان کر دیا جاتا ہے' اور جو خوش نصیب لوگ ہیں' ان کے لیے خوش نصیبوں کے عمل کو آسان کر دیا جاتا ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''پس وہ شخص' جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا' اور پرہیزگاری اختیار کی' اور اچھی بات کی تصدیق کی' تو ہم اس کے لیے سہولت کو آسان کر دیں گے' اور جس نے بخل سے کام لیا اور بے نیازی اختیار کی' اور اچھی بات کو جھٹلایا' ہم اس کے

لیے تنگی کو آسان کر دیں گے'۔

20075 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اجْتَنِبُوا الْكَلَامَ فِي الْقَدَرِ، فَاِنَّ الْمُتَكَلِّمِيْنَ فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

''تقدیر کے بارے میں کلام کرنے سے اجتناب کرو! کیونکہ اس کے بارے میں کلام کرنے والے لوگ علم کے بغیر بات کرتے ہیں''۔

20076 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ: الْهُدٰى وَالْكَلَامُ، فَاَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ، وَاَحْسَنُ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلَا اِيَّاكُمْ وَالْمُحَرَّمَاتِ وَالْبِدَعَ، فَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ ضَلَالَةٌ. اَلَا لَا يَطُوْلُ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُكُمْ، اَلَا كُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيْبٌ، اَلَا اِنَّ الْبَعِيْدَ مَا لَيْسَ بِآتٍ. اَلَا اِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ، وَاِنَّ السَّعِيْدَ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، اَلَا وَاِنَّ شَرَّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ، اَلَا وَاِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ فِيْ جِدٍّ وَلَا هَزْلٍ، وَلَا اَنْ يَّعِدَ الرَّجُلُ صَبِيَّهُ ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهُ، اَلَا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ: صَدَقَ وَبَرَّ، وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ: كَذَبَ وَفَجَرَ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا، وَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا ثُمَّ قَالَ: (ص:117) اِيَّاكُمْ وَالْعِضَةَ، اَتَدْرُوْنَ مَا الْعِضَةُ؟ النَّمِيْمَةُ، وَنَقْلُ الْاَحَادِيْثِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دو چیزیں ہیں' ہدایت اور کلام' سب سے خوبصورت کلام' اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب سے خوبصورت ہدایت' حضرت محمد ﷺ کی ہدایت ہے۔

خبردار! حرام قرار دی ہوئی چیزوں اور بدعتوں سے بچ کے رہو! کیونکہ اُمور میں سب سے برا وہ ہے' جو نیا پیدا شدہ ہو' اور ہر نئی پیدا شدہ چیز گمراہی ہے۔

خبردار! تمہاری امیدیں طویل نہ ہوں' ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔

خبردار! ہر وہ چیز جو آنے والی ہو' وہ قریب ہے۔

خبردار! ہر وہ چیز دور ہے' جو آنے والی نہ ہو۔

خبردار! بدنصیب وہ ہے' جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدنصیب ہو' اور سعادت مند وہ ہے' جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے اور نقل کی جانے والی سب سے بری بات وہ ہے' جو جھوٹی بات ہو۔

خبردار! جھوٹ بولنا سنجیدگی یا مذاق (کسی بھی صورت میں) درست نہیں ہے اور یہ بھی درست نہیں ہے کہ آدمی اپنے بچے کے ساتھ کوئی وعدہ کرے اور پھر اسے پورا نہ کرے۔

خبردار! جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے سچے شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے: اس نے سچ بولا اور نیکی کی اور جھوٹے کے بارے میں کہا جاتا ہے: اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اُسے ''کذاب'' نوٹ کرلیا جاتا ہے اور (یا) وہ سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اُسے ''صدیق'' نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تم ''عضہ'' سے بچ کے رہنا! کیا تم جانتے ہو عضہ کیا ہے؟ چغلی کرنا اور باتیں منتقل کرنا۔

20077 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو انہوں نے عمل کرنے تھے''۔

20078 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو انہوں نے عمل کرنا تھا''۔

20079 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ سَلْمَانَ، قَالَ: اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ خَدَمٌ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ الْحَسَنُ: مَا يُعْجَبُوْنَ اَكْرَمَهُمُ اللّٰهُ وَاَكْرِمْ بِهِمْ

✵✵ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مشرکین کی اولاد اہل جنت کی خدمت گزار ہوں گے۔

حسن فرماتے ہیں: حیرانگی کس بات کی ہے؟ اللہ تعالیٰ (اس طرح سے) انہیں عزت عطا کرے گا اور ان کے ذریعے (اہل جنت کو) عزت عطا کرے گا۔

20080 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَلْعَجْزُ وَالْكَيْسُ بِقَدَرٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عاجز ہونا (یا بیوقوف ہونا) اور عقل مند ہونا بھی تقدیر میں طے شدہ ہے۔

20081 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ: لَنْ يَّجِدَ رَجُلٌ طَعْمَ الْاِيْمَانِ، وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، وَيَعْلَمَ اَنَّهٗ مَيِّتٌ وَّاَنَّهٗ مَبْعُوثٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص ایمان کا ذائقہ نہیں پائے گا - انہوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر یہ بات کہی - جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا' اور یہ بات جان نہیں لیتا کہ وہ مر جائے گا' اور اُسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

20082 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَجِدُ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ: تَرْكُ الْمِرَاءِ فِي الْحَقِّ، وَالْكَذِبُ فِي الْمُزَاحَةِ، وَيَعْلَمُ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ، وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهٗ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں' جس شخص میں ہوں گی' وہ اُن کی وجہ سے ایمان کی حلاوت پالے گا' حق کے بارے میں بحث کو ترک کر دینا' مذاق کے طور پر جھوٹ کو ترک کر دینا' اور یہ بات جان لینا کہ اسے جو چیز لاحق ہونی تھی' وہ اسے لاحق ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی تھی' اور جو چیز اُسے لاحق نہیں ہونی تھی' وہ اُسے لاحق نہیں ہو سکتی۔

20083 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَجَّاجِ - رَجُلٌ مِّنَ الْاَسْدِ - قَالَ: سَاَلْتُ سَلْمَانَ: كَيْفَ الْاِيْمَانُ بِالْقَدَرِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْ يَّعْلَمَ الرَّجُلُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ، وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهٗ، فَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ بِالْقَدَرِ

✵✵ ابو اسحاق نے' بنو اسد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص حجاج کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: اے ابوعبداللہ! تقدیر پر ایمان رکھنے کی کیفیت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

''آدمی' ذہن میں یہ بات جان لے (یعنی اس پر یقین رکھے) کہ جو چیز اُسے لاحق ہونی ہے' وہ اسے لاحق ہوئے بغیر نہیں رہے گی' اور جو اُسے لاحق نہیں ہونی' وہ اُسے لاحق نہیں ہو سکتی' یہی تقدیر پر ایمان ہے''۔

20084 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: لَمَّا رُمِيَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجَمَلِ جَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ صَدْرِهٖ، وَهُوَ يَقُوْلُ: (وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُوْرًا) (الأحزاب: 38)

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: جنگ جمل کے موقع پر' جب حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا' تو انہوں نے اپنے سینے سے خون پونچھنا شروع کیا اور وہ یہ کہا (یعنی وہ یہ آیت پڑھ رہے تھے:)

''اور اللہ کا امر (یعنی حکم) طے شدہ تقدیر ہے''۔

20085 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَنْ كَذَّبَ بِالْقَدَرِ فَقَدْ كَذَّبَ بِالْقُرْاٰنِ

✵✵ حسن فرماتے ہیں: جو شخص' تقدیر کو جھٹلاتا ہے' وہ قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔

20086 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: الْاٰجَالُ،

وَالْاَرْزَاقُ، وَالْبَلَاءُ، وَالْمَصَائِبُ، وَالْحَسَنَاتُ بِقَدَرٍ مِّنَ اللّٰهِ، وَالسَّيِّئَاتُ مِنْ اَنْفُسِنَا وَمِنَ الشَّيْطَانِ

✱✱ حسن فرماتے ہیں: ''آجال'' (یعنی زندگی کی آخری حد یعنی موت کا وقت) رزق آزمائش مصیبتیں اور نیکیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (مقرر کی ہوئی) تقدیر کے مطابق ہوتی ہیں اور برائیاں ہماری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں۔

20087 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ، هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ، قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُ وا اِنْ شِئْتُمْ: (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا) (الروم: 30)، قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: كَيْفَ تُحَدِّثُ بِهٰذَا وَاَنْتَ عَلٰى غَيْرِهِ؟ قَالَ: نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا

✱✱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' پھر اس کے ماں باپ اُسے یہودی' یا عیسائی' یا مجوسی بنا دیتے ہیں' جیسے بڑا جانور' بچے کو جنم دیتا ہے' تو کیا تمہیں اُس میں کوئی ایسا ملتا ہے' جس کا کوئی عضو کٹا ہوا ہو (یہ تو لوگ بعد میں اُس کا کوئی عضو کاٹ دیتے ہیں)''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ فطرت ہے' جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے کہا: آپ اسے کیسے روایت کرتے ہیں' جبکہ آپ کا موقف دوسرا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم وہ چیز بیان کر دیتے ہیں' جو ہم نے سنی ہے۔

20088 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا، وَاَنَّهُ قَالَ: اِنَّ كُلَّ مَالٍ نَحَلْتُ عِيَالِيْ فَهُوَ لَهُمْ حَلَالٌ، وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ كُلَّهُمْ حُنَفَاءَ، فَاَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ، وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا، وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: (ص:121) يَا رَبِّ، اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِيْ حَتّٰى يَدَعُوْهُ خُبْزَةً، فَقَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ، وَقَدْ اَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَؤُهُ فِي الْمَنَامِ وَالْيَقَظَةِ، وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَاَنْفِقْ يُنْفَقْ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نُمِدَّكَ بِخَمْسَةِ اَمْثَالِهِمْ، وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ، ثُمَّ قَالَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: اِمَامٌ مُقْسِطٌ وَّرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ غَنِيٌّ عَفِيْفٌ مُتَصَدِّقٌ، وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهُ، الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَّا يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا، وَرَجُلٌ اِنْ

اَصْبَحَ اَصْبَحَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَرَجُلٌ لَّا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا ذَهَبَ بِهٖ، وَالشِّنْظِيرُ الْفَاحِشُ. قَالَ: وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ

✽✽ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اُن امور کی تعلیم دوں' جن سے تم ناواقف ہو' جن کے بارے میں اس نے مجھے آج علم عطا کیا ہے' اس نے یہ فرمایا ہے: ہر وہ مال' جو میں اپنے عیال کو عطیے کے طور پر دوں' وہ ان کے لیے حلال ہوگا' میں اپنے بندوں کو پیدا کرتا ہوں' تو وہ سب لوگ سیدھے راستے پر ہوتے ہیں' پھر شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور ان کے دین کے حوالے سے انہیں بھٹکا دیتے ہیں' اور وہ (شیاطین) اُن کے لیے وہ چیزیں حرام کر دیتے ہیں' جو میں نے حلال قرار دی ہیں' شیاطین اُنہیں یہ ہدایت کرتے ہیں' کہ وہ کسی کو میرا شریک سمجھیں' حالانکہ میں نے اس کے بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف نظر کی' تو اس نے ان پر ناراضگی کی' عربوں پر بھی اور عجمیوں پر بھی' البتہ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے کچھ بچے ہوئے افراد کا معاملہ مختلف ہے' اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں قریش کو جلا دوں' میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! ایسی صورت میں' وہ میرا سر توڑ دیں گے' یہاں تک کہ اس کی روٹی بنا دیں گے' تو پروردگار نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے مبعوث کیا ہے' تاکہ تمہیں آزمائش کا شکار کروں' اور تمہارے حوالے سے (دوسرے لوگوں کو) آزمائش کا شکار کروں' میں نے تم پر ایسی کتاب نازل کی ہے' جس کو پانی نہیں دھوئے گا (یعنی وہ نہیں مٹے گی) تم اسے نیند اور بیداری کے عالم میں پڑھو گے' تم ان کے ساتھ جنگ کرو' ہم تمہاری مدد کریں گے' تم خرچ کرو' تم پر خرچ کیا جائے گا' تم لشکر بھیجو' ہم اس جیسے پانچ گنا (یعنی فرشتوں کے لشکروں) کے ذریعے تمہاری مدد کریں گے' جو تمہاری فرمانبرداری کرتے ہیں' انہیں ساتھ لے کر تم اُن سے لڑائی کرو جو تمہاری نافرمانی کرتے ہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت تین قسم کے لوگ ہیں' عادل حکمران' وہ مہربان شخص' جو اپنے ہر رشتہ دار اور مسلمانوں کے لئے نرم دل ہو' اور ایسا خوشحال شخص' جو پاکدامن ہو اور صدقہ کرنے والا ہو' اور اہل جہنم' پانچ قسم کے لوگ ہیں' وہ کمزور شخص' جس کی کوئی رائے نہ ہو' جو لوگ تمہارے درمیان تابع ہو کر رہیں' اور وہ اس کے ذریعے اہل یا مال نہ چاہتے ہوں' اور وہ شخص جو ایسی حالت میں صبح کرے کہ وہ تمہارے اہل خانہ اور تمہارے مال کے حوالے سے تمہیں دھوکہ دینے والا ہو' اور وہ شخص' جس کا لالچ پوشیدہ نہ ہو' کوئی چیز کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو' وہ اُس کو لے جائے' اور برے اخلاق کا مالک' بدزبان شخص''۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخل اور جھوٹ کا بھی ذکر کیا۔

20089 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكِلِ النَّاسَ اِلَى الْقَدَرِ وَاِلَيْهِ يَعُوْدُوْنَ

✽✽ مطرف بن عبداللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تقدیر کے سپرد نہیں کیا ہے اور اسی کی طرف انہوں نے لوٹنا ہے۔

20090 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَاَفْضَى بِهِمُ الْقَتْلُ اِلَى الذُّرِّيَّةِ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى قَتْلِ الذُّرِّيَّةِ؟، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَيْسُوا اَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ: اِنَّ كُلَّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعْرِبَ عَنْهُ لِسَانُهُ

✵✵ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگی مہم روانہ کی' ان لوگوں نے جنگ کے دوران (دشمن کے کچھ) بچوں کو بھی قتل کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے دریافت کیا: تم لوگوں نے بچوں کو کیوں قتل کیا؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ لوگ مشرکین کی اولاد نہیں تھے؟ پھر نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' جب تک وہ پوری طرح بولنے کے قابل نہیں ہوتا''۔

20091 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ: اَمَّا بَعْدُ، اِنَّ اسْتِعْمَالَكَ سَعْدَ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَلٰى عُمَانَ كَانَ مِنَ الْخَطَايَا الَّتِيْ قَدَّرَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، وَقَدَّرَ اَنْ تُبْتَلٰى بِهَا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے' عدی بن ارطاۃ کو خط لکھا:

''امابعد! تم نے عمان پر سعد بن مسعود کو گورنر مقرر کیا ہے' یہ ان غلطیوں میں سے ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں تقدیر میں طے کی تھیں' اور اس نے تقدیر میں یہ طے کیا تھا کہ تمہیں اس حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے''۔

20092 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبِيْ، اَنَّ اَبَا الْمِقْدَامِ، قَالَ لِوَهْبٍ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ قَدْ جَالَسْتُكَ، وَقُلْتَ فِي الْقَدِيمِ: جَالَسْتُ عَطَاءً، وَمُجَاهِدًا فَخَالَفُوكَ، قَالَ: كُلٌّ مُصِيبٌ، هٰؤُلَاءِ نَزَّهُوا اللّٰهَ، وَهٰؤُلَاءِ غَضِبُوْا لِلّٰهِ، وأَخْطَأُوا فِي التَّفْسِيرِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بتایا: ابومقدام نے وہب سے کہا: اے ابومحمد! میں آپ کے ساتھ بیٹھتا رہا ہوں' قدیم (شاید یہاں لفظ تقدیر ہونا چاہیے) کے بارے میں' آپ کا ایک موقف ہے' میں' عطاء اور مجاہد کے ساتھ بیٹھتا رہا ہوں' تو ان کی رائے آپ کے برخلاف ہے' تو وہب نے کہا: سب ٹھیک ہیں' کچھ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ کو بیان کیا' اور کچھ نہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر غصے کا اظہار کیا' اور وضاحت کرتے ہوئے غلطی کی۔

20093 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَلَكَ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَقُوْلُ: اُكْتُبْ اَجَلَهُ وَعَمَلَهُ، وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَكُوْنَ وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ الَّذِيْ سَبَقَ، فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى

يَكُوْنَ وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ الَّذِىْ سَبَقَ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' جو صادق و مصدوق ہیں' انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی ہے:

''تم میں سے کسی ایک شخص کو' اُس کی ماں کے پیٹ میں' چالیس راتوں تک (نطفے کی شکل میں) رکھا جاتا ہے' پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے' پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ چار کلمات (یعنی امور) کے ہمراہ' ایک فرشتے کو بھیجتا ہے' اور فرماتا ہے: اس کی (زندگی کی) آخری حد (یعنی موت کا متعین وقت) اور اس کا عمل نوٹ کرلو!''

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) کوئی شخص' اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان' صرف ایک ذراع کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے' پھر (تقدیر کا) لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے' جو پہلے سے طے شدہ ہے' اور اس کا اہل جہنم کے عمل کے ہمراہ خاتمہ ہوتا ہے' اور کوئی شخص' اہل جہنم کا سا عمل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس (شخص) کے اور اس (جہنم) کے درمیان ایک ذراع کا فاصلہ رہ جاتا ہے' تو اس کے بارے میں پہلے سے طے شدہ (تقدیر کا) لکھا غالب آ جاتا ہے' اور وہ اہل جنت کا عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے''۔ *

20094 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، وَكَانُوْا قَبْضَتَيْنِ، فَقَالَ لِمَنْ فِىْ يَمِيْنِهِ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ، وَقَالَ لِمَنْ فِى الْاُخْرٰى: ادْخُلُوا النَّارَ وَلَا اُبَالِىْ، فَذَهَبَتْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✵✵ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو وہ دو مٹھیوں میں تھی' اس نے دائیں مٹھی میں موجود لوگوں سے کہا: تم لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ' اور اُس نے دوسری والی میں' موجود لوگوں سے کہا: تم جہنم میں داخل ہو جاؤ! مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے' تو قیامت کے دن تک (یہی حکم پورا ہوتا) رہے گا''۔

20095 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، طُوْبٰى لِهٰذَا، لَمْ يَعْمَلْ سُوْءًا، وَلَمْ يَدْرِهِ، عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ، اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا، وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِىْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ

---

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (4708) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' سفیان ثوری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (135/4 و 161) پر' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2643) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' اعمش کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✽✽ ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس انصار کے ایک بچے (کی میت) کو لایا گیا' نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: اس کے لیے مبارکباد ہے' اس نے کوئی برائی نہیں کی' اس کو اس (برائی) کا پتہ ہی نہیں تھا' یہ جنت کی ایک چڑیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا:

''اے عائشہ! اس کے علاوہ بھی' تو ہو سکتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے' اور اُس کے لیے اس کے اہل کو پیدا کیا ہے' اور اُس نے جہنم کو پیدا کیا ہے اور اس کے لیے اس کے اہل کو پیدا کیا ہے' اس نے انہیں اس کے لیے اس وقت پیدا کیا' جب وہ اپنے باپ دادا کی پشتوں میں تھے''۔

20096 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ: لَوْ حَرَسْنَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّهُ مُحَارِبٌ وَّلَا نَاْمَنُ اَنْ يُّغْتَالَ، قَالَ: فَبَيْنَا نَحْنُ نَحْرُسُهُ عِنْدَ بَابِ حُجْرَتِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ؟، قُلْنَا: حَرَسْنَاكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّكَ مُحَارِبٌ وَّخَشِيْنَا اَنْ تُغْتَالَ فَحَرَسْنَاكَ، فَقَالَ: اَمِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ تَحْرُسُونِيْ اَمْ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ؟، قُلْنَا: لَا، بَلْ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَكَيْفَ نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَحْرُسَكَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ: فَاِنَّهُ لَا يَكُوْنُ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى يُقَدَّرَ فِي السَّمَاءِ، وَلَيْسَ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَدْفَعَانِ عَنْهُ، وَيَكْلَآنِهٖ حَتّٰى يَجِيْءَ قَدَرُهُ، فَاِذَا جَاءَ قَدَرُهُ خَلَّيَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَدَرِهٖ

✽✽ یعلیٰ بن مرہ بیان کرتے ہیں: ہم' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھی اکٹھے ہوئے' میں نے کہا: اگر ہم امیر المومنین کا پہرہ دیں' تو یہ مناسب ہوگا' کیونکہ وہ جنگ کر رہے ہیں اور ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ ان پر دھوکے سے حملہ ہو سکتا ہے' راوی کہتے ہیں: ہم ان کے حجرے کے دروازے کے پاس پہرہ دیتے رہے' یہاں تک کہ وہ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے' انہوں نے دریافت کیا: تم لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ ہم نے کہا: اے امیر المومنین! ہم آپ کے لئے پہرہ دے رہے تھے' کیونکہ آپ جنگ کر رہے ہیں' تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ پر دھوکے سے حملہ نہ ہو جائے' تو ہم آپ کی پہریداری کر رہے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آسمان والوں سے بچاؤ کے لئے' تم میری پہریداری کر رہے تھے؟ یا زمین والوں سے بچاؤ کے لئے کر رہے تھے؟ ہم نے کہا: جی نہیں! بلکہ زمین والوں سے بچاؤ کے لیے کر رہے تھے' آسمان والوں سے بچاؤ کے لئے' ہم آپ کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''زمین میں کوئی بھی چیز اُس وقت تک رونما نہیں ہوتی ہے' جب تک وہ آسمان میں تقدیر میں طے نہ ہوئی ہو' اور ہر شخص کے ہمراہ دو فرشتے متعین ہوتے ہیں' جو اُس سے (تکالیف و مشکلات وغیرہ کو) پرے کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ وہ چیز آ جائے' جو اس شخص کی تقدیر میں ہو' جب اس کی تقدیر (میں' طے شدہ کا کوئی معاملہ) آ جائے' تو وہ دونوں فرشتے اُس شخص اور اس کی تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں''۔

20097 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ لِاَبِيْ مُوْسٰى: وَدِدْتُ

اِنِّیْ اَجِدُ مَنْ اُخَاصِمُ اِلَیْهِ رَبِّی، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى: اَنَا، فَقَالَ عَمْرٌو: اَيُقَدِّرُ عَلَيَّ شَيْئًا وَّيُعَذِّبُنِيْ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى: نَعَمْ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّهٗ لَا يَظْلِمُهٗ، فَقَالَ: صَدَقْتَ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا: میری یہ خواہش ہے کہ میں کسی ایسے شخص کو پالوں، جس کے سامنے میں اپنے پروردگار کے حوالے سے معاملہ پیش کرسکوں، تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا کر دیتا ہوں، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا پروردگار نے (خود ہی) ہمارے بارے میں تقدیر میں کچھ طے کیا ہے، اور پھر وہ اس کی وجہ سے ہمیں عذاب دے گا؟ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیوں؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیونکہ وہ بندے پر ظلم نہیں کرے گا، تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

20098 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعَقِيْلِيِّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، قَالَ: ابْنَ آدَمَ، لَمْ تُوَكَّلْ اِلَى الْقَدَرِ وَاِلَيْهِ تَصِيْرُ

❋❋ مطرف بن عبداللہ بن شخیر فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تمہیں، تقدیر کے سپرد نہیں کیا گیا اور تم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

20099 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ طَاوُسٍ، وَعِنْدَهٗ ابْنٌ لَّهٗ، اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ: صَالِحٌ، يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ فَتَكَلَّمَ بِشَيْءٍ فَتَنَبَّهَ، فَاَدْخَلَ ابْنُ طَاوُسٍ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ، وَقَالَ لِابْنِهٖ: اَدْخِلْ اَصَابِعَكَ فِيْ اُذُنَيْكَ وَاشْدُدْ، فَلَا تَسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ شَيْئًا فَاِنَّ الْقَلْبَ ضَعِيْفٌ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: میں طاؤس کے صاحبزادے کے پاس موجود تھا، اُن کے پاس ان کا ایک بیٹا بھی موجود تھا، اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا، جس کا نام صالح تھا، اس نے کسی چیز کے بارے میں گفتگو شروع کی، تو طاؤس کے صاحبزادے متنبہ ہوئے، انہوں نے اپنی دو انگلیاں دونوں کانوں میں ڈال لیں اور انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: تم بھی اپنی انگلیاں، اپنے دونوں کانوں میں ڈال لو، اور اچھی طرح ڈالنا کہ تم اس کی بات میں سے کچھ بھی نہ سن سکو، کیونکہ دل، کمزور ہوتے ہیں۔

20100 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ، صَاحِبٍ لَّهٗ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ شَيْئًا يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ عَنِ النَّارِ اِلَّا قَدْ بَيَّنْتُهٗ لَكُمْ، وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِيْ رَوْعِيْ، وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهَا لَا تَمُوْتُ نَفْسٌ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ اَقْصٰى رِزْقِهَا، وَاِنْ اَبْطَاَ عَنْهَا، فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّ اَحَدَكُمْ اسْتِبْطَاءُ رِزْقِهٖ اَنْ يَّخْرُجَ اِلٰى مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاِنَّهٗ لَا يُدْرِكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ

❋❋ معمر نے، عمر نامی راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اس کے ایک ساتھی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے' جو تمہیں جنت کے قریب کر سکتی ہو' اور جہنم سے دور کر سکتی ہو' مگر یہ کہ میں نے اُسے تمہارے سامنے بیان کر دیا ہے' روح القدس نے میرے من میں یہ بات ڈالی ہے اور اس نے مجھے یہ بتایا ہے: کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا' جب تک وہ اپنا پورا رزق وصول نہیں کر لے گا' خواہ اس رزق کو آنے میں تاخیر ہو' (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تو اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' اور رزق کے حصول میں احتیاط کرو' کسی کے رزق میں تاخیر' اُسے اِس بات پر نہ ابھارے کہ وہ نکل کر اس چیز کی طرف چلا جائے' جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دی ہے' کیونکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہے' اُسے اس کی فرمانبرداری کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے''۔

20101 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيّبِ عَنِ الْقَدَرِ، فَقَالَ: مَا قَدَّرَ اللّٰهُ فَقَدْ قَدَّرَهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں' جو بھی طے کیا ہے' وہ طے کیا ہے (یا وہی تقدیر ہے)۔

20102 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، عَـنْ مَّـعْـمَـرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ هَوَانَا عَلٰى سِوَاكَ، فَقَالَ: اِنَّ الْهَوٰى كُلَّهٗ ضَلَالَةٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے ہماری نفسانی خواہشات کو آپ کے مطابق بنایا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نفسانی خواہشات' مکمل طور پر گمراہی ہیں۔

20103 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ عُصِمَ مِنَ الْهَوٰى، وَالْغَضَبِ، وَالطَّمَعِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہو گیا' جس کو نفسانی خواہش' غضب اور لالچ سے بچا لیا گیا۔

بَابُ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ

باب: ایمان اور اسلام کا تذکرہ

20104 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ، عَـنْ اَبِـیْ اُمَـامَةَ، قَـالَ: قَـالَ رَجُلٌ: مَا الْاِثْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِكَ فَدَعْهُ، قَالَ: فَمَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: مَنْ سَاءَ تْهُ سَيِّئَاتُهٗ، وَسَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ

٭٭ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! گناہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

''جو چیز تمہارے سینے میں کھٹکے' تم اُسے چھوڑ دو!'' اُس نے دریافت کیا: ایمان کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جس کو اپنی برائیاں بری لگیں' اور اچھائیاں اچھی لگیں' وہ مومن ہے''۔

20105 - اَخْبَرَنَا عبد الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاِيْمَانُ بِضْعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ - اَوْ قَالَ: بِضْعَةٌ وَّسِتُّوْنَ - بَابًا، اَفْضَلُهَا شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَصْغَرُهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایمان کے ستر سے کچھ زیادہ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ساٹھ سے کچھ زیادہ دروازے ہیں' اُن میں سب سے زیادہ فضیلت والا (عمل) اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اس میں سب سے چھوٹا (عمل) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور حیاء' ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

20106 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِىْ سَفَرٍ، فَلَقِىَ رَكْبًا فَقُلْنَا: مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: نَحْنُ الْمُؤْمِنُوْنَ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: فَهَلَّا قَالُوْا: نَحْنُ اَهْلُ الْجَنَّةِ

✵✵ شقیق بیان کرتے ہیں: ہم لوگ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے' ان کی ملاقات کچھ مسافروں سے ہوئی' ہم نے دریافت کیا: آپ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: ہم مومن ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے یہ کیوں نہیں کہا: ہم جنتی ہیں۔

20107 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: اَنْ يُّسْلِمَ قَلْبُكَ لِلّٰهِ، وَاَنْ يَّسْلَمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ، قَالَ: فَاَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْاِيْمَانُ، قَالَ: وَمَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، قَالَ: فَاَىُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْهِجْرَةُ، قَالَ: وَمَا الْهِجْرَةُ؟ قَالَ: اَنْ تَهْجُرَ السُّوْءَ، قَالَ: فَاَىُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْجِهَادُ، قَالَ: وَمَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: اَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ اِذَا لَقِيْتَهُمْ، قَالَ: فَاَىُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيْقَ دَمُهُ، قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عَمَلَانِ هُمَا مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِهِمَا: حَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ، اَوْ عُمْرَةٌ

✵✵ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تمہارا دل' اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو' اور مسلمان' تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ سے سلامت (یعنی محفوظ) رہیں' اُس نے دریافت کیا: کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان' اس نے دریافت کیا: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور مرنے کے بعد دوبارہ

زندہ کیے جانے پر ایمان رکھو' اُس نے دریافت کیا: کون سا ایمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہجرت' اس نے دریافت کیا: ہجرت سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم برائی سے لاتعلق ہو جاؤ' اُس نے دریافت کیا: کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد' اس نے دریافت کیا: جہاد سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم کافروں کے ساتھ لڑائی کرو' جب تمہارا اُن سے (میدان جنگ میں) سامنا ہو' اُس نے دریافت کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس (شخص) کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں اور اُس کا خون بہا دیا جائے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پھر دو عمل ہیں' جو تمام اعمال سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اِن دونوں کی مانند عمل کیا ہو' مبرور حج اور عمرہ''۔

20108 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: كَانَ اَبِیْ اِذَا قِيْلَ لَهُ: اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ؟ قَالَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، لَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ

** معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میرے والد سے جب یہ دریافت کیا جاتا تھا: کیا آپ مومن ہیں؟ تو وہ یہ فرماتے تھے: میں' اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں' وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے تھے۔

20109 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: جَاءَ اِلٰى اَبِیْ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنْتَ اَخِی، قَالَ: اَمِنْ بَيْنَ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُسْلِمِيْنَ

** معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص میرے والد کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ میرے بھائی ہیں' تو طاؤس نے جواب دیا: کیا اللہ تعالیٰ کے تمام مسلمان بندوں میں سے (صرف میں ہی تمہارا بھائی ہوں؟)۔

20110 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِيْمَانِ، فَقَرَاَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (لَيْسَ الْبِرَّ) (البقرة: 177) اَنْ تُوَلُّوا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَةَ "

** مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق کی طرف' یا مغرب کی طرف پھیرلو''- نبی اکرم ﷺ نے یہ پوری آیت تلاوت کی تھی۔

20111 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ، قَالَ: قُلْتُ:

حَدِّثْنِیْ بِحَدِیْثٍ اَنْتَفِعُ بِهٖ؟ قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ: قُلْتُ: مَا اَخْوَفُ مَا تَتَخَوَّفُ عَلَیَّ؟ قَالَ: فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے، جس کے ذریعے میں نفع حاصل کروں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم یہ کہو: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، اور پھر تم استقامت اختیار کرو"۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ کو میرے بارے میں، سب سے زیادہ اندیشہ کس چیز کے حوالے سے ہے؟ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور پھر فرمایا: یہ (یعنی اِس سے ہے)۔

20112 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمَانَ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ لَّمْ یُهَاجِرْ فَقَدْ هَلَكَ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ، وَآتِ الزَّکَاةَ، وَحِجَّ الْبَیْتَ، وَصُمْ شَهْرَ رَمَضَانَ، وانْزِلْ مِنْ قَوْمِكَ حَیْثُ اَحْبَبْتَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: بنوسلیمان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: یارسول اللہ! مجھے یہ پتہ چلا ہے، جس شخص نے ہجرت نہیں کی، وہ ہلاکت کا شکار ہوگیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم نماز ادا کرو، تم زکوٰۃ دو، بیت اللہ کا حج کرو، رمضان کے مہینے کے روزے رکھو اور اپنی قوم کے علاقے میں جہاں چاہو ٹھہرے رہو"۔

20113 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَاَکَلَ ذَبِیحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ، لَهٗ مَا لِلْمُسْلِمِ، وَعَلَیْهِ مَا عَلَی الْمُسْلِمِ، وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرتا ہو، اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو، وہ مسلمان ہوگا، اُسے وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے، جو کسی مسلمان کو حاصل ہوتے ہیں، اور اس پر وہ تمام فرائض عائد ہوں گے، جو کسی مسلمان پر عائد ہوتے ہیں اور اس کا حساب، اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا"۔

20114 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مِسْمَارٍ، وَجَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ: مَا اَنْتَ یَا حَارِثُ بْنَ مَالِكٍ؟، قَالَ: مُؤْمِنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا؟، قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا، قَالَ: فَاِنَّ لِکُلِّ حَقٍّ حَقِیْقَةً، فَمَا حَقِیْقَةُ ذٰلِكَ؟، قَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِیْ مِنَ الدُّنْیَا، وَاَسْهَرْتُ لَیْلِیْ، وَاَظْمَاْتُ نَهَارِیْ، وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّیْ حِیْنَ یُجَاءُ بِهٖ، وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْهَا، وَکَاَنِّیْ اَسْمَعُ عُوَاءَ اَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مُؤْمِنٌ نُوِّرَ قَلْبُهٗ

✵✵ معمر نے، صالح بن مسمار اور جعفر بن برقان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن

مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: حارث بن مالک تم کیا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! مومن ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: واقعی مومن ہو؟ انہوں نے عرض کی: واقعی مومن ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تو اس کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اپنے آپ کو دنیا سے لاتعلق کرلیا ہے، میں رات بھر جاگتا رہتا ہوں (یعنی نوافل پڑھتا رہتا ہوں) اور دن کو پیاسا رہتا ہوں (یعنی نفلی روزہ رکھتا ہوں) اور یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے میں اپنے پروردگار کے عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں، جب اس کے پاس لایا جائے گا اور یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے مل رہے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے میں، اہل جہنم کی چیخ و پکار سن رہا ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (تم ایک ایسے) مومن ہو، جس کے دل کو نورانی کردیا گیا ہے۔

20115 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ بِعَدَدِ اَصَابِعِي هٰذِهِ اَلَّا اَتَّبِعَكَ وَلَا اَتَّبِعَ دِيْنَكَ، وَاِنِّي اَتَيْتُ امْرَاً لَا اَعْقِلُ شَيْئًا اِلَّا مَا عَلَّمَنِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، وَاِنِّي اَسْاَلُكَ بِاللّٰهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ اِلَيْنَا؟ فَقَالَ: اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ: بِالْاِسْلَامِ ثُمَّ بِالْاِسْلَامِ، فَقُلْتُ: مَا آيَةُ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُهُ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتُفَارِقُ الشِّرْكَ، وَاَنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ مُّحَرَّمٌ، اَخَوَانِ نَصِيرَانِ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُشْرِكٍ اَشْرَكَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ عَمَلًا، اِنَّ رَبِّي دَاعِيَّ وَسَائِلِي: هَلْ بَلَّغْتُ عِبَادَهُ، فَلْيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ، وَاِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ مُفَدَّمٌ عَلٰى اَفْوَاهِكُمْ بِالْفِدَامِ، فَاَوَّلُ مَا يُنْبِءُ عَنِ اَحَدِكُمْ فَخِذُهُ وَكَفُّهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَهٰذَا دِيْنُنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَيْنَمَا تُحْسِنْ يَكْفِكَ، وَاِنَّكُمْ (ص:131) تُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ وَعَلٰى اَقْدَامِكُمْ وَرُكْبَانًا

⁕⁕ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا علیہ الرحمہ بیان نقل کرتے ہیں: میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپ کے پاس اس وقت تک نہیں آیا، جب تک میں نے اپنی ان انگلیوں کی تعداد میں، یہ قسم نہیں اٹھالی کہ میں نہ تو آپ کی پیروی کروں گا، اور نہ ہی آپ کے دین کی پیروی کروں گا، میں آیا ہوں، ایسی حالت میں کہ مجھے کسی چیز کا شعور نہیں ہے، سوائے اُس کے، جس کے بارے میں اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تعلیم دیں، اور میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو کس چیز کے ہمراہ، ہماری طرف بھیجا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کے ہمراہ، اور صرف اسلام کے ہمراہ'' میں نے دریافت کیا: اسلام کی نشانی کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ کہ تم اس بات کی گواہی دو، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول ہیں، اور تم نماز قائم کرو، اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم شرک سے لاتعلق ہو جاؤ، اور ہر مسلمان، دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہے وہ دونوں بھائی ہیں، جو ایک دوسرے کے مددگار رہوں گے، اللہ تعالیٰ ایسے مشرک کا عمل قبول نہیں کرے گا، جو مسلمان

ہونے کے بعد مشرک ہوگیا ہو میرا پروردگار مجھے بلائے گا اور مجھ سے دریافت کرے گا: کیا میں نے اس کے بندوں کو تبلیغ کردی تھی؟' تو تم میں سے موجود افراد غیر موجود افراد تک تبلیغ کردیں تمہیں ایسی حالت میں لایا جائے گا کہ تمہارے منہ پر بندش ہوگی اور تم میں سے کسی ایک کے بارے میں سب سے پہلے اُس کا زانو اور اُس کی ہتھیلی خبر دیں گے راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارا دین ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم جہاں کہیں بھی بھلائی کرو گے وہ تمہارے لیے کفایت کرے گی اور حشر کے دن تمہیں تمہارے چہروں کے بل اور قدموں کے بل اور سواری پر (میدان محشر میں لایا) جائے گا''۔

20116 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَا اَحَدٌ اَقَرَّ عَيْنًا مِّنْ مُؤْمِنٍ مُّتَبَيِّنِ الْاِيْمَانِ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص اس مومن سے زیادہ ٹھنڈی آنکھوں والا نہیں ہے جس کا ایمان واضح ہو''۔

20117 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ فَاَفْشُوْهُ بَيْنَكُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک ''سلام'' اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے تم اِسے اپنے درمیان پھیلاؤ''۔

بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

باب: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

20118 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ - وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُسْنُ الْمَلَكَةِ نَمَاءٌ، وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ، وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ، وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ

✵✵ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جنہیں حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''(زیر ملکیت غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ) اچھا سلوک کرنا (مال و جان میں) اضافے کا باعث ہے اور برے اخلاق نحوست ہیں اور نیکی (یا صلہ رحمی) عمر میں اضافے کا باعث ہے اور صدقہ بری موت کو روک دیتا ہے''۔

20119 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِمْتُ فَرَايْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ، فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِءٍ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذٰلِكَ الْبِرُّ. قَالَ: وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهِ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں سویا' تو میں نے (خواب میں) خود کو جنت میں دیکھا' میں نے ایک تلاوت کرنے والے کی آواز سنی' تو دریافت کیا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی (یا صلہ رحمی) اسی طرح ہوتی ہے۔

(شاید راوی نے یہ بات بیان کی ہے:) وہ سب لوگوں سے زیادہ' اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے تھے۔

20120 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ مُوْسٰى، قَالَ: يَا رَبِّ، بِمَاذَا اَبَرُّكَ؟ قَالَ: بَرَّ وَالِدَيْكَ " حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں کس کے ساتھ اچھا سلوک کروں' تو پروردگار نے فرمایا: تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو' یہاں تک کہ اس نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔

20121 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: اُمَّكَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: اَبَاكَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ

✵✵ بہز بن حکیم بن معاویہ' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں' یہاں تک کہ آپ نے تین مرتبہ (یعنی سوال کا جواب دیتے ہوئے) یہ بات ارشاد فرمائی' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا باپ' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر درجہ بدرجہ قریبی عزیز۔

20122 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ رَجُلٌ: اَوْصِنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ حُرِّقْتَ اَوْ نُصِّفْتَ، قَالَ: زِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: بَرَّ وَالِدَيْكَ، وَلَا تَرْفَعْ عِنْدَهُمَا صَوْتَكَ، وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ دُنْيَاكَ فَاخْرُجْ لَهُمَا، قَالَ: زِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ، قَالَ: زِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَدِّبْ اَهْلَكَ، وَاَنْفِقْ عَلَيْهِمْ مِنْ طَوْلِكَ، وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ، اَخِفْهُمْ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: يَعْنِيْ بِالْعَصَا: اللِّسَانَ بِقَوْلِ بَعْضِهِمْ

✵✵ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے (کوئی) تلقین کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' اگرچہ تمہیں جلا دیا جائے' یا تمہارے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں' اُس نے عرض کی: یارسول

اللہ! مجھے مزید (نصیحت) کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اُن کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کرنا' اور اگر وہ تمہیں یہ ہدایت کریں کہ تم اپنی دنیا (کے مال واسباب سے) لاتعلق ہو جاؤ' تو تم ان دونوں کے لئے اس سے لاتعلق ہو جانا' اُس نے کہا: یارسول اللہ! مجھے مزید (نصیحت) کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے اہل خانہ (یعنی بال بچوں) کی تربیت کرنا اور اپنی حیثیت کے مطابق اُن پر خرچ کرنا اور اُن سے اپنی لاٹھی اُٹھا کے نہ رکھنا' اور اللہ کی ذات کے بارے میں انہیں ڈراتے رہنا۔

معمر کہتے ہیں: بعض حضرات کے قول کے مطابق یہاں ''عصا'' سے مراد زبان ہے۔

20123 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: عَلِّقُوا السَّوْطَ حَيْثُ يَرَاهَا

✵✵ داؤد بن علی' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوڑا (یعنی چابک' یا چھڑی) ایسی جگہ لٹکاؤ' جہاں وہ نظر آئے''۔

20124 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ، وَاَبُوْ عَامِرٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَبَايَعُوْهُ وَاَسْلَمُوْا قَالَ: مَا فَعَلَتِ امْرَاَةٌ مِّنْكُمْ تُدْعَى كَذَا وَكَذَا؟، قَالُوْا: تَرَكْنَاهَا فِيْ اَهْلِهَا، قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَهَا، قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِبِرِّهَا وَالِدَتَهَا، قَالَ: كَانَتْ لَهَا اُمٌّ عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ، فَجَاءَهُمُ النَّذِيْرُ اَنَّ الْعَدُوَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّغِيْرُوْا عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ، فَارْتَحِلُوْا لِتَلْحَقُوْا بِعَظِيْمِ قَوْمِهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهَا مَا تَحْتَمِلُ عَلَيْهِ فَعَمَدَتْ اِلٰى اُمِّهَا، فَجَعَلَتْ تَحْمِلُهَا عَلٰى ظَهْرِهَا، فَاِذَا اَعْيَتْ وَضَعَتْهَا، ثُمَّ اَلْزَقَتْ بَطْنَهَا بِبَطْنِ (ص:134) اُمِّهَا وَجَعَلَتْ رِجْلَيْهَا تَحْتَ رِجْلَيْ اُمِّهَا مِنَ الرَّمْضَاءِ حَتّٰى نَجَتْ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ کی بیعت کی' اور اسلام قبول کرلیا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس خاتون کا کیا حال ہے؟ جسے یہ کہا جاتا ہے' اُن حضرات نے بتایا: ہم نے اس خاتون کو اس کے اہل خانہ میں چھوڑا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی مغفرت ہو چکی ہے' اُن حضرات نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کس وجہ سے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس خاتون کے اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وجہ سے' راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کی ایک بوڑھی عمر رسیدہ والدہ تھیں' تو ایک ڈرانے والا یہ اطلاع لے کر آیا کہ آج رات دشمن تم لوگوں پر حملہ کردے گا' تو وہ لوگ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے' تاکہ اپنی قوم کے بڑے (سردار یا حصے) سے جا کے مل جائیں' اُس بوڑھی عورت کے ساتھ کوئی ایسا فرد نہیں تھا' جو اُسے اُٹھا سکے' تو وہ عورت (یعنی اُس بوڑھی عورت کی بیٹی) اپنی ماں کے پاس آئی اور اس نے اپنی ماں کو' اپنی پشت پر اُٹھالیا' جب وہ تھک جاتی تھی' تو اسے (کچھ دیر کے لیے کمر سے) اتار دیتی تھی' وہ اپنا پیٹ' اپنی ماں کے پیٹ کے ساتھ لگا لیتی تھی' اور اپنے پاؤں' اپنی ماں کے پاؤں کے نیچے رکھ دیتی تھی' تاکہ

وہ گرم ریت سے بچی رہے' یہاں تک کہ اس نے نجات پالی۔

20125 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَدَّ رَجُلًا مِنَ الطَّرِيقِ اَرَادَ الْغَزْوَ بِغَيْرِ اِذْنِ اَبَوَيْهِ قَالَ: وَكَانَ اَبُوهُ حِيْنَ خَرَجَ قَدْ قَالَ قَوْلًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ قَالَ:

تَرَكْتَ اَبَاكَ مُرْعِشَةً يَدَاهُ ... وَاُمَّكَ مَا تُسِيغُ لَهَا شَرَابَا

اَتَاهُ مُهَاجِرَانِ تَكَنَّفَاهُ ... لِيَتْرُكَ شِيخَةً خَطِئَا وَخَابَا

اِذَا يَبْكِي الْحَمَامُ بِبَطْنِ وَجٍّ ... عَلٰى بَيْضَاتِهِ دَعَيَا كِلَابَا

٭٭ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے راستے سے' ایک شخص کو واپس بھجوادیا' جو اپنے ماں باپ سے اجازت لئے بغیر جنگ میں حصہ لینا چاہتا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ شخص گھر سے نکلا تھا' تو اس کے باپ نے اس کے بارے میں ایک بات کہی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع مل گئی (تو انہوں نے اسے واپس بھجوادیا' اگلے اشعار' شاید اُس شخص کے باپ کے ہیں:)

''تم نے اپنے باپ کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ اس کے ہاتھوں پر رعشہ طاری ہے' اور اپنی ماں کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ وہ اپنے پینے کے لئے پانی بھی خود نہیں لے سکتی' دو مہاجر (یعنی اُس شخص کے ماں باپ) اس کے پاس آئے' تا کہ اس کی پناہ حاصل کریں (وہ اس لئے نہیں آئے تھے) کہ وہ اُن بوڑھوں کو یوں چھوڑ جائے کہ اُن سے غلطی ہوئی ہو' اور وہ شرمندہ ہوں' 'وج' کے نشیبی حصے میں کبوتری' اپنے انڈوں پر روتی ہے' جب کتوں کو بلایا گیا ہو۔

20126 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: وَجٌّ وَادٍ مُقَدَّسٌ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ

٭٭ سعید بن مسیب کہتے ہیں: ''وج'' ایک مقدس وادی ہے' یہ الفاظ حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت میں ہیں۔

20127 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ سِيرِيْنَ، (ص:135) يُحَدِّثُ اَنَّ فَتًى يُقَالُ لَهُ: جُرَيْجٌ كَانَ فِيْ صَوْمَعَةٍ يَتَرَهَّبُ فِيهَا، فَجَاءَتْهُ اُمُّهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ اَحَقُّ وَالصَّلَاةُ آثَرُ، فَلَمْ يُجِبْهَا، ثُمَّ جَاءَتْهُ الثَّانِيَةَ فَكَذٰلِكَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَغَضِبَتْ، فَقَالَتْ: لَا اَمَاتَنِيَ اللّٰهُ حَتّٰى اَرَاكَ مَعَ الْمُومِسَاتِ - تَعْنِيْ مَعَ الزُّنَاةِ - فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَجَاءَ رَاعِيْ غَنَمٍ يَوْمًا فَاسْتَظَلَّ فِيْ صَوْمَعَتِهِ، ثُمَّ مَرَّتْ جَارِيَةٌ هِنْدِيَّةٌ فَقَامَ اِلَيْهَا الرَّاعِيْ فَوَطِئَهَا، فَحَمَلَتْ، فَسَاَلُوهَا فَقَالَتْ: مِنَ الرَّاهِبِ، فَذَهَبُوْا اِلَيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ، فَاَرَادُوا اَنْ يَهْدِمُوْا صَوْمَعَتَهُ فَكَلَّمَهُمْ، وَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُفَرِّجَ عَنْهُ، فَقَالُوْا: يَا مُرَائِي، هٰذِهِ الْجَارِيَةُ قَدْ حَمَلَتْ مِنْكَ، فَعَرَفَ اَنَّهَا دَعْوَةُ اُمِّهِ، فَقَالَ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ، قَالَ: فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُفَرِّجَ عَنْهُ، فَقَامَ اِلَيْهَا، فَمَسَحَ بِيَدِهِ عَلٰى بَطْنِهَا وَاِنَّهُمْ لَوَاقِفُوْنَ، فَقَالَ: مَنْ اَبُوكَ؟ قَالَ: رَاعِيْ آلِ فُلَانٍ، قَالَ: فَنَجَا

٭٭ معمر نے' اُس شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جس نے ابن سیرین کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا

ہے: ایک نوجوان تھا' جس کا نام جریج تھا' وہ اپنے عبادت خانے میں رہبانیت کی زندگی گزار رہا تھا' اس کی ماں اس کے پاس آئی' اس (کی ماں) نے اسے سلام کیا (وہ اس وقت نماز پڑھ رہا تھا) اس نے سوچا نماز کا حق زیادہ ہے اور اسے ترجیح حاصل ہے' تو اس نے اپنی ماں کو جواب نہیں دیا' پھر اُس کی ماں دوسری مرتبہ اس کے پاس آئی' تو پھر ایسا ہی ہوا' پھر تیسری مرتبہ ایسا ہی ہوا' تو اس کی ماں کو غصہ آ گیا' اُس کی ماں نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے اس وقت تک موت نہ دے' جب تک میں تمہیں ایسی حالت میں نہ دیکھ لوں کہ تم کسی گناہ گار عورت کے ساتھ ہو' اس کی مراد زنا کرنے والی عورت تھی' جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا' اتنا عرصہ گزر گیا' ایک دن بکریوں کا ایک چرواہا آیا' اور اس کے عبادت خانے کے سائے میں ٹھہر گیا' پھر وہاں سے ایک خوبصورت لڑکی گزری' وہ چرواہا اُس لڑکی کے پاس آیا' اس نے اس لڑکی کے ساتھ زنا کیا (جس کے نتیجے میں) وہ لڑکی حاملہ ہوگئی' لوگوں نے اس لڑکی سے دریافت کیا' تو اس نے بتایا: کہ میں' راہب (یعنی جریج سے حاملہ ہوئی ہوں) لوگ جریج کے پاس آئے اور اس کے ساتھ بات کرنا چاہی' لیکن جریج نے ان لوگوں کے ساتھ کوئی بات نہیں کی' لوگوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ عبادت خانہ منہدم کر دیتے ہیں' تو جریج نے ان لوگوں کے ساتھ بات چیت کی' اُس نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ اُسے اِس معاملے سے نجات عطا کر دے' لوگوں نے کہا: اے دکھاوا کرنے والے شخص! یہ لڑکی تم سے حاملہ ہوئی ہے' جریج کو اندازہ ہو گیا کہ اُس کی ماں کی بددعا کی وجہ سے اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے' اس نے کہا: تم لوگ مجھے موقع دو! کہ میں دو نفل پڑھ لوں' پھر اس نے دو نفل پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسے کشادگی عطا کر دے' پھر وہ اُٹھ کر اس لڑکی کے پاس آیا اس نے اپنا ہاتھ اس کے پیٹ پر پھیرا' لوگ کھڑے ہوئے تھے' جریج نے (بچے سے) دریافت کیا: تمہارا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: آلِ فلاں کا چرواہا' تو جریج کو نجات نصیب ہوئی۔

20128 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَّكُوْنُ لَهُ وَالِدَانِ اَوْ وَاحِدٌ فَيَبِيْتَانِ عَلَيْهِ سَاخِطَيْنِ اِلَّا فُتِحَ لَهُ بَابَانِ مِنَ النَّارِ، وَاِنْ كَانَ وَاحِدٌ فَوَاحِدٌ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَاِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: وَاِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ: وَاِنْ كَانَ صَبَاحًا فَكَذٰلِكَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے ماں باپ ہوں' یا اُن دونوں میں سے کوئی ایک ہو' اور وہ دونوں اُس شخص (یعنی اپنے بیٹے) پر ناراضگی کے عالم میں' رات بسر کریں' تو اس شخص کے لئے جہنم کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اگر (اُن دونوں' یعنی اس کے ماں باپ میں سے) ایک ہو' تو ایک (یعنی اُس شخص کے لئے جہنم کا' ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے)''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے دریافت کیا: اگرچہ اُن دونوں (ماں باپ نے) اس شخص کے ساتھ زیادتی کی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگرچہ اُن دونوں نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہو۔

آپ نے فرمایا: اور اگر صبح کے وقت ایسا ہو (یعنی اُس کے ماں باپ' یا دونوں میں سے کوئی ایک' دن بھر اُس سے ناراض رہے)' تو بھی اسی طرح ہوگا''۔

بَابُ عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ

باب: والدین کی نافرمانی کرنا

20129 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، يَرْوِيهِ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا مَنْ اَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ، وَلَا مُرْتَدٌّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَةٍ

✵✵ مجاہد روایت کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''(ماں باپ کا) نافرمان' احسان جتانے والا' باقاعدگی سے شراب پینے والا' محرم کے ساتھ زنا کرنے والا' اور ہجرت کے بعد مرتد ہو کر (یا پلٹ کر) واپس جانے والا دیہاتی' جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

20130 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ اَبَاهُ، مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ اُمَّهُ، مَلْعُوْنٌ مَنْ نَزَعَ تُخُومَ الْاَرْضِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ صَدَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ ضَالَّ سَائِلًا

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''تورات میں یہ لکھا ہوا ہے: وہ شخص ملعون ہے' جو اپنے باپ کو برا کہتا ہے' وہ شخص ملعون ہے' جو اپنی ماں کو برا کہتا ہے' وہ شخص ملعون ہے' جو زمین کی حد بندی کے نشان خراب کر دیتا ہے' وہ شخص ملعون ہے' جو اللہ کی راہ سے روکتا ہے' یا جو کسی سوال کرنے والے (شاید یہ مراد ہے' راستہ دریافت کرنے والے) کو بھٹکا دیتا ہے''۔

20131 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ كَعْبًا عَنِ الْعُقُوقِ، مَا تَجِدُوْنَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ عُقُوقِ الْوَالِدِ؟ قَالَ: اِذَا اَقْسَمَ عَلَيْهِ لَمْ يُبِرَّهُ، وَاِنْ سَاَلَهُ لَمْ يُعْطِهِ، وَاِذَا ائْتَمَنَهُ خَانَهُ، فَذٰلِكَ الْعُقُوقُ

✵✵ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کعب احبار سے (والدین کی) نافرمانی کے بارے میں دریافت کیا: کہ والد کی نافرمانی کے بارے میں' آپ لوگ اللہ کی کتاب (یعنی' تورات) میں کیا پاتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

''جب وہ (اُس کا باپ) اُسے قسم دے' تو وہ اس قسم کو پورا نہ کرے' اگر وہ (اس کا باپ) اس سے کچھ مانگے' تو وہ اُس کو نہ دے' جب وہ (اس کا باپ) اُسے امین بنائے' تو وہ اُس کے ساتھ خیانت کرے' یہ (سب) چیزیں' نافرمانی شمار ہوں گی''۔

20132 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ، يَعْنِي الْاَعْلَامَ

✵✵ ابو ہاشم واسطی' نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ہے:)

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے' جو غیر اللہ کے نام پر (جانور کو) ذبح کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے' جو زمین کے (حد بندی کے) نشانات تبدیل کرتا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''منار'' سے مراد' اعلام (یعنی نشانات) ہیں۔

بَابُ مَنْ يُّوَقَّرُ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

باب: کس کی تعظیم کی جائے؟ اور اس کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

20133 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّوَقَّرَ اَرْبَعَةٌ: الْعَالِمُ، وَذُو الشَّيْبَةِ، وَالسُّلْطَانُ، وَالْوَالِدُ، قَالَ: وَيُقَالُ: اِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ يَّدْعُوَ الرَّجُلُ وَالِدَهُ بِاسْمِهِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''سنت میں یہ بات شامل ہے کہ چار افراد کی تعظیم کی جائے' عالم' بوڑھا شخص' حکمران اور والد''۔

وہ کہتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: یہ چیز' بدتمیزی شمار ہوگی کہ آدمی اپنے باپ کو اُس کے نام کے ساتھ بلائے۔

20134 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَاٰى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ يَدَىْ رَجُلٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا مِنْكَ؟، قَالَ: اَبِي، قَالَ: فَلَا تَمْشِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا تَجْلِسْ حَتّٰى يَجْلِسَ، وَلَا تَدْعُهُ بِاسْمِهِ، وَلَا تَسْتَسِبَّ لَهُ

✵✵ ہشام بن عروہ' ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایک اور شخص کے آگے چلتے ہوئے دیکھا' تو دریافت کیا: اس کا تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ دوسرے شخص نے جواب دیا: یہ میرے والد ہیں' تو حضرت ابوہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اِن کے آگے نہ چلو' اور تم اس وقت تک نہ بیٹھو' جب تک وہ نہ بیٹھ جائیں' اور تم انہیں ان کے نام کے ساتھ نہ بلانا' اور انہیں برا نہ کہلوانا'' (یعنی تم کسی دوسرے کے باپ کو برا نہ کہنا کہ وہ جواب میں تمہارے باپ کو برا کہے)۔

20135 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، لَا تَرْغَبْ فِيْ وُدِّ الْجَاهِلِ، فَيَرٰى اَنَّكَ تَرْضٰى عَمَلَهُ، وَلَا تَتَهَاوَنْ بِمَقْتِ الْحَكِيمِ فَيَزْهَدُ فِيكَ

✵✵ ابوعثمان نے' اہل بصرہ کے ایک بزرگ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا:

''اے میرے بیٹے! تم جاہل شخص کی محبت میں رغبت نہ رکھنا' ورنہ وہ سمجھے گا کہ تم اس کے عمل سے راضی ہو' اور تم کسی دانشور کی ناراضگی کو ہلکا نہ لینا' ورنہ وہ تم سے لاتعلقی اختیار کرلے گا''۔

20136 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَسْنَدَ الْحَدِيثَ قَالَ: مِنْ تَعْظِيمِ جَلَالِ اللّٰهِ اَنْ يُّوَقَّرَ ذُو الشَّيْبَةِ فِى الْاِسْلَامِ

✸✸ امام عبدالرزاق نے' یہ روایت سند کے ساتھ بیان کی ہے' آپ ﷺ (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ کی عظمت کی تعظیم میں' یہ بات شامل ہے کہ بوڑھے مسلمان کا احترام کیا جائے''۔

بَابُ مَنْ مَّاتَ لَهُ وَلَدٌ

باب: جس کی اولاد فوت ہو جائے

20137 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَ تِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا شَاكٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ لَهُ، فَاِنَّهُ آخِرُ ثَلَاثَةٍ دَفَنْتُهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُنَّةٌ حَصِينَةٌ

✸✸ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت' اپنے بیمار بیٹے کو ساتھ لے کر' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ! آپ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں' کیونکہ یہ تین میں سے آخری ہے' باقی کو میں دفن کر چکی ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مضبوط ڈھال (یعنی تمہارے فوت شدہ بچے تمہارے لئے جہنم سے بچاؤ کے لیے مضبوط رکاوٹ ہیں)''۔

20138 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: جَاءَ الزُّبَيْرُ بِابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُؤْمِنَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُونَ: وَآبَاؤُنَا؟ فَيُقَالُ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ: وَآبَاؤُكُمْ

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جن بھی دو مومن (یعنی میاں بیوی) کے تین بچے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا اور اُن سے فرمائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ' تو بچے کہیں گے: اور ہمارے ماں باپ؟ تو تیسری مرتبہ میں' اُن سے کہا جائے گا: اور تمہارے ماں باپ بھی (یعنی وہ بھی جنت میں داخل ہو جائیں)''۔

20139 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جس شخص کے تین ایسے بچے فوت ہو جائیں' جو بلوغت تک نہ پہنچے ہوں' تو اس شخص کو آگ صرف قسم پوری کرنے کے لیے چھوئے گی''۔

20140 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ مِّنْ اَبِي طَلْحَةَ ابْنٌ،

فَمَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ مِنْهُ، فَلَمَّا مَاتَ غَطَّتْهُ أُمُّهُ بِثَوْبٍ، فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: كَيْفَ أَمْسَى ابْنِي الْيَوْمَ؟ قَالَتْ: أَمْسَى هَادِئًا، فَتَعَشَّى، ثُمَّ قَالَتْ لَهُ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَعَارَكَ عَارِيَةً ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْكَ، إِذًا جَزِعْتَ، قَالَ: (ص:140) لَا، قَالَتْ: فَإِنَّ اللَّهَ أَعَارَكَ عَارِيَةً فَأَخَذَهَا مِنْكَ، قَالَ: فَغَدَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا وَقَدْ كَانَ أَصَابَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ: فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ، فَذُكِرَ أَنَّهُ كَانَ خَيْرَ أَهْلِ زَمَانِهِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے بیٹا تھا' وہ اس بیماری میں مبتلا ہوا' جس میں بعد میں اس کا انتقال ہوگیا' جب اس کا انتقال ہوگیا' تو اس کی والدہ نے اسے کپڑے کے ذریعے ڈھانپ دیا' جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر آئے' تو انہوں نے دریافت کیا: آج میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ تو سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وہ پرسکون ہے' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا کھایا' رات کو کسی وقت سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے اُن سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی شخص آپ کو کوئی چیز عاریت کے طور پر دے اور پھر وہ چیز واپس لے' تو کیا آپ آہ وفغاں کریں گے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں' تو سیّدہ اُمّ سلیم نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک چیز عاریت کے طور پر دی تھی' وہ اُس نے آپ سے واپس لے لی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے قول کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' اُس رات وہ اس سے پہلے سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کر چکے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تم دونوں کے لیے' تمہاری گزشتہ رات میں برکت رکھے''۔

راوی کہتے ہیں: تو سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک بچے کو جنم دیا' جس کا نام عبداللہ تھا' یہ بات بھی کی گئی ہے: کہ وہ اپنے زمانے کا بہترین فرد تھا۔

20141 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِدَاوُدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَزِعَ عَلَيْهِ جَزَعًا شَدِيدًا، فَقِيلَ لَهُ: مَا كَانَ يَعْدِلُ عِنْدَكَ؟ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَهَبًا، قِيلَ: فَإِنَّ لَكَ مِنَ الْأَجْرِ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ، أَوْ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام کا بیٹا فوت ہوگیا' اُنہوں نے اس پر بہت آہ وزاری کی' ان سے کہا گیا: آپ کے نزدیک وہ کتنا قیمتی تھا؟ حضرت داؤد علیہ السلام نے جواب دیا: وہ میرے نزدیک' اس سے زیادہ محبوب تھا کہ ساری زمین سونے کی ہو (یعنی اور اس کے بدلے میں مجھے مل جائے) تو ان سے کہا گیا: آپ کو اسی حساب سے اجر مل گیا۔ یہاں کچھ الفاظ کے بارے میں راوی کو کوئی شک ہے۔

20142 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ: مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ؟، قَالُوْا: الَّذِىْ لَا وَلَدَ لَهُ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ الَّذِىْ لَا فَرَطَ لَهُ، قَالَ: فَمَا تَعُدُّوْنَ الْعَائِلَ فِيكُمْ؟، قَالُوْا: الَّذِىْ لَا مَالَ لَهُ، قَالَ: لَا وَلٰكِنَّهُ الَّذِىْ لَمْ يُقَدِّمْ لِنَفْسِهِ خَيْرًا

✵✵ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد سے دریافت کیا: تم اپنے درمیان کسے ''رقوب'' شمار کرتے ہو؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: وہ شخص جس کی کوئی اولاد نہ ہو' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ وہ (یعنی رقوب) وہ ہوتا ہے' جس کا کوئی پیش رو نہ ہو (یعنی جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو) پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ اپنے درمیان کسے تنگدست شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: جس کے پاس مال نہ ہو' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ وہ شخص ہوتا ہے' جس نے اپنے لئے کوئی بھلائی آگے نہ بھیجی ہو۔

20143 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَسَنًا، وَحُسَيْنًا، فَجَعَلَ هٰذَا عَلٰى هٰذَا الْفَخِذِ، وَهٰذَا عَلٰى هٰذَا الْفَخِذِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْحَسَنِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْحُسَيْنِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا

ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْوَلَدَ مَجْبَنَةٌ مَبْخَلَةٌ مَجْهَلَةٌ

✵✵ عبداللہ بن عثمان نے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں' یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے' حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑا' ایک کو ایک زانو پر بٹھالیا' دوسرے کو دوسرے زانو پر بٹھالیا' آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف رُخ کیا اور انہیں بوسہ دیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف رُخ کیا اور انہیں بوسہ دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! بے شک میں' اِن دونوں سے محبت کرتا ہوں' تو بھی اِن دونوں سے محبت کرنا''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''بے شک اولاد (انسان کو) بزدل' کنجوس اور لاپرواہ بنادیتی ہے''۔

بَابُ الْحَيَاءِ وَالْفُحْشِ

باب: حیاء اور فحاشی کا تذکرہ

20144 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اَتَى رَجُلٌ فَاسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ، وَابْنُ الْعَشِيرَةِ هٰذَا وَقَالَتْ: فَلَمَّا دَخَلَ اَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَحَدَّثَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَقْبَلْتَ عَلَيْهِ بِوَجْهِكَ وَحَدِيثِكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اتَّقَاهُ النَّاسُ لِشَرِّهِ - اَوْ قَالَ: لِفُحْشِهِ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص آیا' اُس نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اپنی قوم کا برا بھائی (یعنی فرد) ہے اور اپنے خاندان کا برا بیٹا (یعنی فرد) ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ شخص اندر آیا' تو نبی اکرم ﷺ اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہوئے اور اس کے ساتھ بات چیت کرتے رہے' جب وہ شخص چلا گیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پہلے آپ نے اس شخص کے بارے میں ایک بات ارشاد فرمائی' پھر آپ اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہو کر گفتگو کرتے رہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' قدر ومنزلت کے اعتبار سے' سب سے زیادہ برا شخص وہ ہوگا' جس کے شر سے لوگ بچنے کی کوشش کرتے ہوں گے'' (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کی بدزبانی سے (لوگ بچنے کی کوشش کرتے ہوں گے)''۔

20145 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهُ، وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَلِيمَ الْمُتَعَفِّفَ، وَيَبْغَضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''فحاشی (یعنی بدتمیزی' یا بے حیائی) جس بھی چیز میں ہوگی' اُسے معیوب کر دے گی' اور حیاء جس چیز میں بھی ہوگی' اُسے آراستہ کر دے گی''۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ' حیاء کرنے والے' بردبار اور پاکدامن شخص کو پسند کرتا ہے' اور وہ بے حیا' بدزبان اور لپٹ کر مانگنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے''۔

20146 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ مِنَ الْحَيَاءِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا:

''اسے رہنے دو! کیونکہ حیاء' ایمان کا حصہ ہے''۔

20147 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قُرَّةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ثَلَاثٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ: الْحَيَاءُ، وَالْعَفَافُ، وَالْعِيُّ: عِيُّ اللِّسَانِ لَا عِيُّ الْقَلْبِ، وَلَا عِيُّ الْعَمَلِ، وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الْاٰخِرَةِ، وَيَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا، وَمَا يَزِدْنَ فِي الْاٰخِرَةِ اَكْثَرُ مِمَّا يَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا، وَثَلَاثٌ مِمَّا يَنْقُصْنَ مِنَ الْاٰخِرَةِ وَيَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا: الْفُحْشُ، وَالشُّحُّ وَالْبَذَاءُ، وَمَا يَنْقُصْنَ مِنَ الْاٰخِرَةِ اَكْثَرُ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا

✸✸ عون بن عبداللہ فرماتے ہیں: تین چیزیں ایمان کا حصہ ہیں' حیاء' پاکدامنی اور عاجزی' یعنی وہ عاجزی جو زبان کی ہو' وہ نہیں جو دل کی ہو' یا عمل کی ہو' یہ (تینوں) چیزیں آخرت میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا میں کمی کرتی ہیں' لیکن یہ آخرت میں جو اضافہ کرتی ہیں' وہ اُس سے زیادہ ہوتا ہے' جو یہ دنیا میں کمی کرتی ہیں' اور تین چیزیں ایسی ہیں' جو آخرت میں کمی کرتی ہیں' اور دنیا میں اضافہ کرتی ہیں' بے حیائی' کنجوسی اور بدزبانی' اور یہ آخرت میں جو کمی کرتی ہیں' وہ اُس سے زیادہ ہوتی ہے' جو یہ دنیا میں اضافہ کرتی ہیں۔

20148 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ حَيِيًّا، وَمَا فَتَاةٌ فِي خِدْرِهَا بِاَشَدَّ حَيَاءً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْاُمُورِ

✸✸ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حیاء والے تھے' اور بعض امور میں' کوئی پردہ نشین لڑکی بھی نبی اکرم ﷺ سے زیادہ حیاء والی نہیں تھی۔

20149 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنَ النُّبُوَّةِ الْاُولٰى اِلَّا قَوْلَ الرَّجُلِ: اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

✸✸ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں نے پہلی نبوت (کی تعلیمات اور اقوال) میں سے صرف کسی کا یہ قول پایا ہے:

''جب تم میں حیاء نہ ہو' تو تم جو چاہو کرو''۔

بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب: اچھے اخلاق کا تذکرہ

20150 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ كَرِيزٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ وَمَعَالِيَ الْاَخْلَاقِ، وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ الصَّائِمِ

✸✸ حضرت طلحہ بن کریز خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کرم کرنے والا ہے' وہ کرم کرنے کو اور اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے' اور وہ برے اخلاق کو ناپسند کرتا ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: وہ فرماتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ اچھے اخلاق کی وجہ سے نفل نمازیں پڑھنے والے اور نفلی روزے رکھنے والے کا درجہ عطا کرتا

ہے"۔

20151 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَفْضَلُ مَا اُوتِیَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: الْخُلُقُ الْحَسَنُ، قَالَ: فَمَا شَرُّ مَا اُوتِیَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: اِذَا كَرِهْتَ اَنْ يُّرٰى عَلَيْكَ شَیْءٌ فِیْ نَادِی الْقَوْمِ فَلَا تَفْعَلْهُ اِذَا خَلَوْتَ

✵✵ ابواسحاق نے'مزینہ قبیلے کے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:عرض کی گئی:یارسول اللہ!مسلمان کو جو کچھ دیا جاتا ہے'اُس میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:اچھے اخلاق'اُس شخص نے سوال کیا :مسلمان شخص کو جو کچھ دیا جاتا ہے'اُس میں سب سے زیادہ بری چیز کون سی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:جب تم اس بات کو ناپسند کرو کہ لوگوں کی محفل میں کوئی چیز تمہارے حوالے سے ظاہر ہو'تو وہ کام اس وقت بھی نہ کرو'جب تم خلوت میں ہو(یعنی تنہا ہو)۔

20152 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: خَالِطُوا النَّاسَ بِمَا يُحِبُّوْنَ، وَزَايِلُوهُمْ بِاَعْمَالِكُمْ، وَجِدُّوْا مَعَ الْعَامَّةِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں:حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لوگوں کے ساتھ'اُس کے مطابق مل جل کر رہو'جسے وہ پسند کرتے ہوں'اور اپنے اعمال کے حوالے سے'اُن سے الگ تھلگ رہو'اور عام لوگوں کے ساتھ کوشش کرو"۔

20153 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَحَبِّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّی؟، قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا الْمُوَطَّئُوْنَ اَكْنَافُهُمْ، الَّذِيْنَ يَاْلَفُوْنَ وَيُؤْلَفُوْنَ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَبْغَضِكُمْ اِلَیَّ وَاَبعدِكُمْ مِنِّی؟، قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْنَا الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ، فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: الْمُتَكَبِّرُوْنَ

✵✵ حضرت ہارون بن رئاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا میں تمہیں اُن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں اور میرے سب سے زیادہ قریبی ہوں؟ لوگوں نے عرض کی:جی ہاں!یارسول اللہ!نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:جن کے اخلاق تم میں سب سے زیادہ اچھے ہوں'اور جن کے کندھے جھکے ہوئے ہوں(یعنی اُن میں عاجزی پائی جاتی ہو)وہ(لوگوں سے)محبت رکھتے ہوں اور اُن کے ساتھ محبت رکھی جاتی ہو'پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:کیا میں تمہیں اُن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہوں' اور مجھ سے سب سے زیادہ دور ہوں؟ لوگوں نے عرض کی:جی ہاں!یا رسول اللہ!نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:بناوٹی کلام کرنے والے'منہ بنا کر بات کرنے والے اور"متفیھقون" لوگوں نے عرض کی:یارسول اللہ!"ثرثارون" اور"متشدقون" کا مطلب

تو ہمیں پتا ہے "متفیھقون" سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکبر کرنے والے۔

20154 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَحَبِّكُمْ اِلَيَّ؟ حَتّٰى ظَنُّوا اَنَّهُ سَيُسَمِّي رَجُلًا، قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَحَبُّكُمْ اِلَيَّ اَحَبُّكُمْ اِلَى النَّاسِ، اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ؟ حَتّٰى ظَنُّوا اَنَّهُ سَيُسَمِّي رَجُلًا قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَبْغَضُكُمْ اِلَيَّ اَبْغَضُكُمْ اِلَى النَّاسِ

✵✵ خلاد بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے گمان کیا کہ شاید آپ کسی متعین شخص کا نام لیں گے انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے؟ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ کسی متعین شخص کا نام لیں گے انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ ہے جو لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو"۔

20155 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ذِي عَكَرٍ مِّنَ الْاِبِلِ - وَهِيَ سِتُّونَ اَوْ سَبْعُوْنَ اَوْ تِسْعُوْنَ اِلٰى مِائَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَبَقَرٍ وَغَنَمٍ -، فَلَمْ يُنْزِلْهُ وَلَمْ يُضِفْهُ، وَمَرَّ عَلَى امْرَاَةٍ بِشُوَيْهَاتٍ، فَاَنْزَلَتْهُ وَذَبَحَتْ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الَّذِي لَهُ عَكَرٌ مِّنْ اِبِلٍ وَبَقَرٍ وَغَنَمٍ، مَرَرْنَا بِهٖ فَلَمْ يُنْزِلْنَا وَلَمْ يُضِفْنَا، وَانْظُرُوْا اِلٰى هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اِنَّمَا لَهَا شُوَيْهَاتٌ اَنْزَلَتْنَا وَذَبَحَتْ لَنَا، اِنَّمَا هٰذِهِ الْاَخْلَاقُ بِيَدِ اللّٰهِ، فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَّمْنَحَهُ مِنْهَا خُلُقًا حَسَنًا مَنَحَهُ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے شخص کے پاس پڑاؤ کرنا چاہا جس کے پاس اونٹوں کا "عکر" (یعنی ریوڑ) تھا (راوی کہتے ہیں:) لفظ "عکر" ساٹھ یا ستر یا نوے سے لے کر ایک سو تک اونٹوں گایوں اور بکریوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اُس شخص نے نبی اکرم ﷺ کو ٹھہرنے کے لئے جگہ بھی نہیں دی اور آپ کی مہمان نوازی بھی نہیں کی پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک خاتون کے پاس سے ہوا جس کے پاس چند بکریاں تھیں اُس نے نبی اکرم ﷺ کو پڑاؤ کی جگہ بھی دی اور آپ کے لیے (ایک بکری بھی) ذبح کی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ اس شخص کا جائزہ لو! جس کے پاس اونٹوں گائے اور بکریوں کا "عکر" (یعنی ریوڑ) تھا ہم اُس کے پاس سے گزرے لیکن اُس نے نہ تو ہمیں ٹھہرنے کی جگہ دی اور نہ ہماری مہمان نوازی کی اور تم اس عورت کا جائزہ لو جس کے پاس تھوڑی سی بکریاں تھیں اس نے ہمیں ٹھہرنے کی جگہ بھی دی اور ہمارے لیے (بکری) ذبح بھی کی یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں وہ جس کو ان میں سے اچھے اخلاق عطا کرنا چاہتا ہے اُسے عطا کر دیتا ہے"۔

20156 - قَالَ: وَقَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ: اِنَّمَا يَهْدِي اِلَى اَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ اللّٰهُ، وَاِنَّمَا يَصْرِفُ مِنْ اَسْوَئِهَا هُوَ

٭٭ طاؤس روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ اس وقت منبر پر موجود تھے:

''اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور برے اخلاق کو (آدمی سے) وہی دور کرتا ہے''۔

20157 - قَالَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَيْضًا، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَثْقَلَ شَيْءٍ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ يَبْغَضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ

٭٭ سیدہ اُم درداء ﷺ روایت کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن، مومن کے میزان میں، سب سے زیادہ وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے اور اللہ تعالیٰ بے حیاء (اور) بدزبان شخص کو ناپسند کرتا ہے''۔

بَابُ الْوَبَاءِ وَالطَّاعُوْنِ

باب: وباء اور طاعون کا تذکرہ

20158 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا الْوَبَاءَ رِجْزٌ اَهْلَكَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ، وَقَدْ بَقِيَ مِنْهُ فِي الْاَرْضِ شَيْءٌ يَجِيءُ اَحْيَانًا وَيَذْهَبُ اَحْيَانًا، فَاِذَا وَقَعَ وَاَنْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا، وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي اَرْضٍ فَلَا تَاْتُوهَا

٭٭ حضرت اسامہ بن زید ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ وبا (یعنی طاعون) ایک عذاب ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے کی کچھ امتوں کو ہلاک کر دیا، اس میں سے کچھ زمین میں باقی رہ گیا ہے، جو کبھی آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، تو جب یہ (کسی علاقے میں) واقع ہو اور تم اس علاقے میں موجود ہو، تو تم وہاں سے نکلو نہیں، اور جب تم اس کے بارے میں سنو کہ یہ کسی علاقے میں ہے، تو تم وہاں جاؤ نہیں''۔

20159 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُرِيْدُ الشَّامَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ لَقِيَهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ، فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَاسْتَشَارَ النَّاسَ فَاَشَارَ عَلَيْهِ الْمُهَاجِرُوْنَ، وَالْاَنْصَارُ اَنْ يَمْضِيَ، وَقَالُوْا: قَدْ خَرَجْنَا لِاَمْرٍ

وَلا نَرٰی اَنْ نَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا يَوْمَ الْفَتْحِ: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَرٰی هٰذَا الرَّاْیَ اَنْ نَخْتَارَ دَارَ الْبَلَاءِ عَلٰی دَارِ الْعَافِيَةِ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ غَائِبًا، فَجَاءَ فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِیْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ فِیْ اَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ، قَالَ: فَنَادٰی عُمَرُ فِی النَّاسِ، فَقَالَ: اِنِّیْ مُصْبِحٌ عَلٰی ظَهْرٍ، فَاَصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ، نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰی قَدَرِ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ، اِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ، وَالْاُخْرٰی جَدْبَةٌ، اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَقَالَ لَهٗ: اَرَاَيْتَ لَوْ رَعَی الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصِبَةَ اَكَانَتْ مُعَجِّزَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَسِرْ اِذًا، قال: (ص:148) فَسَارَ حَتّٰی اَتَی الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ: هٰذَا الْمَحَلُّ وَهٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ الزُّهْرِیُّ: فَاَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَجَعَ بِالنَّاسِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ سَرْغٍ

✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام جانے کے ارادے سے نکلے' راستے میں کسی جگہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ شام کی سرزمین پر وبا پھیل چکی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ لیا' تو مہاجرین اور انصار نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ وہ چلتے رہیں ان لوگوں کا یہ کہنا تھا ہم ایک ارادے کے تحت نکلے ہیں' تو ہم یہ نہیں سمجھتے کہ ہم واپس چلے جائیں' جن لوگوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا تھا' انہوں نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ ہمارا ابھی یہی موقف ہو کہ ہم عافیت والی جگہ کے مقابلے میں' آزمائش والی جگہ کو چن لیں' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اُس وقت وہاں (گفتگو میں) موجود نہیں تھے' وہ تشریف لائے' تو انہوں نے بتایا: اس بارے میں' میرے پاس علم ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم اس کے بارے میں سنو کہ یہ کسی علاقے میں ہے' تو تم وہاں نہ جاؤ' اور جب یہ کسی ایسے علاقے میں واقع ہو جائے جہاں تم موجود ہو' تو تم فرار اختیار کرتے ہوئے' وہاں سے نہ نکلو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا: میں' سواری پر صبح کروں گا اور تم لوگ بھی اس پر صبح کرنا (یعنی کل صبح میں واپسی کے لیے روانہ ہو جاؤں گا اور تم لوگ بھی کل صبح روانہ ہو جانا)' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! اگر تمہارے علاوہ کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی (تو اتنا افسوس نہ ہوتا) جی ہاں! ہم' اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر سے بھاگ کر' اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ تقدیر کی طرف جا رہے ہیں' اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر تمہارے پاس اونٹ ہو' اور تم کسی ایسی جگہ پر پہنچ جاؤ' جس کے دو کنارے ہوں' ان دونوں میں سے ایک طرف والا حصہ سرسبز و شاداب ہو' اور دوسری طرف والا حصہ خشک (یا بنجر) ہو' تو کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر تم سرسبز خطے میں اپنی جانور کو چراؤ گے' تو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کے مطابق اسے چراؤ گے' اور اگر تم بنجر

حصے میں اسے چراؤ گے' تو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کے مطابق اسے چراؤ گے' حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی ایسا ہی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ شخص بنجر جگہ پر اسے چراتا ہے اور سرسبز جگہ کو چھوڑ دیتا ہے' تو کیا وہ (بنجر جگہ) اُسے عاجز کرنے والی ہوگی' حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی ایسا ہی ہے)' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم روانہ ہو جاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ مدینہ منورہ آ گئے' تو انہوں نے فرمایا: انشاء اللہ یہی جگہ اور یہی ٹھکانا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن میسب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اس موقع پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ''سرغ'' کے مقام سے لوگوں سمیت واپس آئے تھے۔

20160 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا مَاتَ فِيْ بَعْضِ الْاَرْيَافِ مِنَ الطَّاعُوْنِ، فَفَزِعَ لَهُ النَّاسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَلَغَهُ ذٰلِكَ: فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَلَّا تَطْلُعَ اِلَيْنَا بَقَايَاهَا

* * زہری بیان کرتے ہیں: ایک سرسبز وشاداب جگہ پر' ایک شخص طاعون کی وجہ سے مر گیا' لوگ اس کی وجہ سے پریشان ہو گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ اس (طاعون) کا بقایا' ہماری طرف نہیں آئے گا۔

20161 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، كَانَ اِذَا بَعَثَ جُيُوْشًا اِلَى الشَّامِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُمُ الشَّهَادَةَ طَعْنًا وَّطَاعُوْنًا

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب شام کی طرف لشکر بھیجتے تھے' تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! انہیں طعن (یعنی جنگ میں مارے جانے) یا طاعون کی شکل میں شہادت نصیب کرنا''۔

20162 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَيْسَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَرْضًا عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا: اَبْيَنُ، هِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا، وَهِيَ وَبِئَةٌ - اَوْ قَالَ: وَبَاؤُهَا شَدِيْدٌ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا عَنْكَ، فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ

* * حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہماری طرف ایک علاقہ ہے' جس کا نام ابین ہے وہ سرسبز وشاداب علاقہ ہے' لیکن وہ وبا کی لپیٹ میں ہے' راوی کو شک ہے' یا شاید یہ لفظ ہیں: وہاں کی وباء شدید ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اُسے چھوڑ دو! کیونکہ وبا کی وجہ سے (جانی) نقصان (ہوسکتا) ہے''۔

20163 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: عَجِبْتُ لِتَاجِرِ هَجَرَ، وَرَاكِبِ الْبَحْرِ

* * حسن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''مجھے اُس تاجر پر جو اپنے علاقے سے نکل جاتا ہے اور سمندری سفر کرنے والے پر تعجب ہوتا ہے''۔

20164 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: وَقَعَ طَاعُوْنٌ بِالشَّامِ فِي عَهْدِ عُمَرَ، فَكَانَ الرَّجُلُ لَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ بِنَاقَتِهِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - وَهُوَ اَمِيْرُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ -: تَفَرَّقُوْا مِنْ هٰذَا الرِّجْزِ فِي هٰذِهِ الْجِبَالِ وَهٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ، وَقَالَ شُرَحْبِيْلُ ابْنُ حَسَنَةَ: بَلْ رَحْمَةُ رَبِّكُمْ، وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ، وَمَوْتُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، لَقَدْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ هٰذَا لَاَضَلُّ مِنْ حِمَارِ اَهْلِهِ. فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَسَمِعَهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلٰى آلِ مُعَاذٍ نَصِيْبَهُمْ مِنْ هٰذَا الْبَلَاءِ، قَالَ: فَطُعِنَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَمَاتَتَا، ثُمَّ طُعِنَ ابْنٌ لَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: (اَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ) (البقرة: 147) فَقَالَ: (سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ) (الصافات: 102)، قَالَ: ثُمَّ مَاتَ ابْنُهُ ذٰلِكَ، (ص 150) فَدَفَنَهُ ثُمَّ طُعِنَ مُعَاذٌ فَجَعَلَ يُغْشٰى عَلَيْهِ فَاِذَا اَفَاقَ قَالَ: رَبِّ غُمَّنِيْ غَمَّكَ، فَوَعِزَّتِكَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ اَنِّيْ اُحِبُّكَ. قَالَ: ثُمَّ يُغْشٰى عَلَيْهِ، فَاِذَا اَفَاقَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَاَفَاقَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَبْكِيْ عِنْدَهُ، قَالَ: مَا يُبْكِيْكَ؟ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَبْكِيْ عَلٰى دُنْيَا اَطْمَعُ اَنْ اُصِيْبَهَا مِنْكَ، وَلٰكِنِّيْ اَبْكِيْ عَلَى الْعِلْمِ الَّذِيْ اُصِيْبُ مِنْكَ، قَالَ: فَلَا تَبْكِ، فَاِنَّ الْعِلْمَ لَا يَذْهَبُ وَالْتَمِسْهُ مِنْ حَيْثُ الْتَمَسَهُ خَلِيْلُ اللّٰهِ اِبْرَاهِيْمُ، فَاِذَا اَنَا مِتُّ فَالْتَمِسِ الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَلْمَانَ، وَعُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ، فَاِنْ اَعْيَوْكَ فَالنَّاسُ اَعْيٰى، قَالَ: ثُمَّ مَاتَ

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں شام میں طاعون پھیل گیا (اور یہ صورتحال ہوگئی) کہ کوئی شخص اپنی اونٹنی لے کر واپس نہیں آتا تھا (یہ صورت حال دیکھ کر) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جو اس وقت شام کے گورنر تھے انہوں نے یہ فرمایا: تم لوگ اس وبا سے بچنے کے لئے اِدھر اُدھر پہاڑوں میں اور وادیوں میں پھیل جاؤ' تو حضرت شرحبیل بن حسنہ نے یہ کہا: (جی نہیں! بلکہ یہ طاعون) تمہارے پروردگار کی رحمت' تمہارے نبی کی دعا' اور تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی موت (کا باعث) ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا ہے اور یہ اپنے گدھے سے زیادہ گمراہ ہے (یعنی بیوقوف ہے)۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی' تو انہوں نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! معاذ کے گھر والوں پر اس آزمائش میں سے' اُن کا حصہ داخل کر دے''۔

تو اُن کی دو بیویاں اس بیماری میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئیں' پھر ان کے صاحبزادے کو یہ لاحق ہوا' حضرت معاذ بن جبل اپنے صاحبزادے کے پاس تشریف لائے' تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے آنے والا حق ہے' تو تم شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہونا''۔

تو ان کے صاحبزادے نے (جواب میں) یہ آیت پڑھ دی:

''اگر اللہ نے چاہا' تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے''۔

پھر اُن کے اس صاحبزادے کا بھی انتقال ہو گیا' انہوں نے اسے دفن کیا' پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھی طاعون ہو گیا' اُن پر بیہوشی طاری ہو گئی' جب انہیں ہوش آیا' تو انہوں نے یہ کہا: اے میرے پروردگار! تو مجھے ڈھانپ لے' تیری عزت کی قسم ہے! تو یہ جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں' راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُن پر بیہوشی طاری ہو گئی' جب انہیں ہوش آیا' تو انہوں نے پھر یہی بات کہی' راوی بیان کرتے ہیں: جب انہیں ہوش آیا' تو وہاں ایک شخص تھا' جو اُن کے پاس بیٹھا ہوا رو رہا تھا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہے ہو؟ اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں دنیا کی وجہ سے نہیں رو رہا' جس کے بارے میں مجھے یہ لالچ ہوتا کہ میں آپ سے وہ حاصل کر لیتا' بلکہ میں اُس علم کی وجہ سے رو رہا ہوں' جو مجھے آپ سے مل سکتا تھا' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نہ روؤ! کیونکہ علم رخصت نہیں ہوتا ہے' تم اسے اُسی طرح تلاش کرو' جیسے اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس کو تلاش کیا تھا' جب میں مر جاؤں' تو تم چار افراد کے پاس علم تلاش کرنا' عبداللہ بن سلام' عبداللہ بن مسعود' سلمان' اور عویمر ابودرداء' اگر یہ بھی تمہیں تھکا دیں (یعنی مطمئن نہ کر سکیں) تو باقی لوگ' تو اور زیادہ تھکا دیں گے' راوی کہتے ہیں: پھر اُن کا انتقال ہو گیا۔

20165 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: مَرَّ شُرَيْحٌ بِقَوْمٍ قَدْ خَرَجُوا مِنَ الْقَرْيَةِ، فَضَرَبُوا فَسَاطِيطَهُمْ فَقَالَ: مَا شَاْنُهُمْ؟، فَقَالُوا: فَرُّوا مِنَ الطَّاعُوْنِ، فَقَالَ: اِنَّا وَاِيَّاهُمْ لَعَلَى بِسَاطٍ وَاحِدٍ، وَاَنَا وَاِيَّاهُمْ مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ لَقَرِيبٌ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو بستی سے نکل گئے تھے اور انہوں نے خیمے لگا لیے تھے' قاضی صاحب نے دریافت کیا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ طاعون سے فرار ہوئے ہیں' تو قاضی صاحب نے فرمایا: میں اور وہ لوگ ایک ہی بچھونے پر تھے' اور میں اور وہ لوگ' حاجت مند کے قریب ہیں۔

20166 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: بَيْتٌ بِرُكْبَةَ اِنَّمَا مِنْ خَمْسِينَ بَيْتًا بِالشَّامِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سواروں میں ایک گھر' شام میں' پچاس گھروں (کی مانند) ہے''۔

20167 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ حِيْنَ وَقَعَ الطَّاعُوْنُ بِالشَّامِ مَرَّةً، فَاَلَمَّ اَنْ يُفْنِيَهُمْ، حَتّٰى قَالَ النَّاسُ: هٰذَا الطُّوفَانُ، فَاَذَّنَ مُعَاذٌ بِالنَّاسِ: اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعُوا اِلَيْهِ، فَقَالَ: لَا تَجْعَلُوا رَحْمَةَ رَبِّكُمْ، وَدَعْوَةَ نَبِيِّكُمْ كَعَذَابٍ عُذِّبَ بِهٖ قَوْمٌ، اَمَا اِنِّي سَاُخْبِرُكُمْ بِحَدِيْثٍ لَوْ ظَنَنْتُ اَنِّي اَبْقٰى فِيكُمْ مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ خَمْسٌ مَنْ اَدْرَكَهُنَّ مِنْكُمْ وَاسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ فَلْيَمُتْ: اَنْ يَّكْفُرَ امْرُؤٌ بَعْدَ اِيْمَانِهٖ، اَوْ يَسْفِكَ دَمًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ، اَوْ يُعْطَى الْمَرْءُ مَالَ اللّٰهِ عَلٰى اَنْ يَّكْذِبَ وَيَفْجُرَ، وَاَنْ يَّظْهَرَ الْمُلَاعِنُ، وَاَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ: لَا اَدْرِیْ مَا اَنَا اِنْ مِتُّ وَاِنْ اَنَا حَيِيتُ، يَعْنِي: الْمُلَاعِنَ اَنْ يُّلَاعِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جب شام

میں طاعون پھیل گیا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ وہ لوگوں کو فنا کر دے گا' تو کچھ لوگوں نے کہا: یہ طوفان ہے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کروایا کہ سب لوگ اکٹھے ہو جائیں' لوگ ان کے پاس اکٹھے ہو گئے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے پروردگار کی رحمت اور اپنے نبی کی دعا کو' اُس عذاب کی مانند قرار نہ دو' جس کے ذریعے ایک قوم کو عذاب دیا گیا' میں تمہیں ایک حدیث کے بارے میں بتاتا ہوں' اگر مجھے یہ گمان ہوتا کہ میں تمہارے درمیان باقی رہ جاؤں گا' تو میں نے تمہیں اس کے بارے میں نہیں بتانا تھا

''پانچ چیزیں ایسی ہیں تم میں سے کوئی ایک اگر اُن کا زمانہ پالے' تو اس وقت اگر اس کے لئے ممکن ہو کہ وہ مرجائے' تو اُسے مرجانا چاہیے' یہ کہ آدمی ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے' یا ناحق طور پر خون بہائے' یا آدمی کو اللہ کا مال اس لیے دیا جائے' تاکہ وہ جھوٹ بولے' یا گناہ کا مرتکب ہو' یا ملاعن ظاہر ہو' اور یہ کہ آدمی یہ کہے: مجھے سمجھ نہیں آرہی' اگر میں مر جاؤں' تو میرا کیا ہوگا اور اگر زندہ رہوں' تو کیا ہوگا؟

راوی بیان کرتے ہیں: ملاعن سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی پر لعنت کرے۔

مَا وُصِفَ مِنَ الدَّوَاءِ

باب: دوا کی جو صفات بیان کی گئی ہے

20168 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ، اُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ، قَالَتْ: جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَامَ تَدْغَرْنَ (ص:152) اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْعِلَاقِ، عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ، - يَعْنِي الْقُسْطَ - فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ ثُمَّ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيَّهَا، فَوَضَعَهُ فِيْ حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَكُنِ الصَّبِيُّ بَلَغَ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ بِذٰلِكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَيُسْعَطُ لِلْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ لِذَاتِ الْجَنْبِ

٭٭ سیّدہ اُم قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا' جو حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: وہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' وہ کہتی ہیں: اس بچے کو گلے میں تکلیف تھی' جس کی وجہ سے میں نے اس کا گلا ملا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عورتیں اس طرح مل کر' کیوں اپنے بچوں کو تکلیف دیتی ہوں؟ تم پر عود ہندی استعمال کرنا لازم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قسط تھی' کیونکہ اس میں سات (بیماریوں کی) شفا ہے' جن میں سے ایک ذات الجنب ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے بچے کو پکڑا' اور اسے اپنی گود میں بٹھالیا' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا' وہ بچہ ابھی کچھ کھانے کی عمر تک نہیں پہنچا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

زہری کہتے ہیں: گلے کی تکلیف میں اُس دوائی کو ناک کے ذریعے ڈالا جائے گا' اور ذات الجنب کی بیماری میں اُسے منہ میں ٹپکایا جائے گا۔

20169 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلشُّوْنِيزِ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَاِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ، يُرِيْدُ الْمَوْتَ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کلونجی کے بارے میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم پر سیاہ دانہ استعمال کرنا لازم ہے' کیونکہ اس میں ''سام'' کے علاوہ' ہر بیماری کی شفا ہے''۔ (راوی بیان کرتے ہیں: لفظ ''سام'' کے ذریعے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) مراد' موت تھی۔

20170 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا قِلَابَةَ كَتَبَ كِتَابًا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ، وَسَقَاهُ رَجُلًا كَانَ بِهِ وَجَعٌ "يَعْنِي الْجُنُوْنَ

❊❊ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے ابوقلابہ کو دیکھا' انہوں نے قرآن کا کچھ حصہ لکھا' پھر اُسے پانی کے ذریعے دھویا اور پھر ایک شخص کو پلا دیا' جسے تکلیف لاحق تھی' راوی کہتے ہیں: یعنی جنون لاحق تھا۔

20171 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ، وَالْكَمَاةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْكَمَاةُ شَحْمَةُ الْاَرْضِ

❊❊ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عجوہ' جنت میں سے ہے اور اس میں زہر کے لیے شفاء ہے' اور کھنبی' من کا حصہ ہے' اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور کھنبی' زمین کی چربی ہے''۔

20172 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ التِّرْيَاقِ، فَقَالَ: لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے' زہری سے تریاق کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم یہ کیا ہے؟

20173 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ اَخُوْهُ اشْتَكَى بَطْنَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ اَخَاكَ عَسَلًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ: مَا زَادَ اِلَّا شِدَّةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ اَخَاكَ عَسَلًا، فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰى، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ الْقُرْآنُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ، قَالَ: فَسَقَاهُ عَسَلًا

فَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بھائی کو پیٹ میں تکلیف تھی (شاید یہ مراد ہے اُسے پیچش کی شکایت تھی) نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تم اپنے بھائی کو شہد پلاؤ! وہ شخص پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا: اس کی تکلیف میں اضافہ ہوگیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کو شہد پلاؤ! اس شخص نے پھر پہلی بات کی مانند بات کہی حتی کہ ایسا تین مرتبہ ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن نے سچ کہا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے راوی کہتے ہیں: اس شخص نے پھر اُس کو شہد پلایا تو وہ شخص یوں ٹھیک ہوگیا جیسے اُس کی رسیاں کھول دی گئی ہوں۔

صِبَاغٌ وَنَتْفُ الشَّعْرِ

باب: (بالوں کو) رنگنا اور بال اُکھیڑنا

20174 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرَ هٰذَا الشَّعْرَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم جن چیزوں کے ذریعے اِن بالوں کی رنگت تبدیل کرتے ہو اُن میں سب سے بہتر مہندی اور کتم (نامی بوٹی) ہے''۔

20175 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْهُمْ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہودی اور عیسائی (سفید بالوں کو) رنگتے نہیں ہیں تو تم اُن کے برخلاف کرو''۔

20176 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَصْبَاغِ، فَاَحْلَكُهَا اَحَبُّ اِلَيْنَا يَعْنِي اَسْوَدَهَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بال رنگنے کا حکم دیا ہے تو رنگ میں سیاہ رنگ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے (لفظ ''احلک'' سے مراد) سیاہ رنگ ہے۔

20177 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، كَانَ يَخْضِبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم (نامی بوٹی) لگاتے تھے۔

20178 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، عَنِ اَنَسٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ خَضَبَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، وَاَنَّ عُمَرَ خَضَبَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی پر مہندی اور کتم لگاتے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی پر خضاب کے طور پر صرف مہندی لگاتے تھے۔

20179 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اُتِىَ بِاَبِى قُحَافَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، كَاَنَّ رَاْسَهُ ثَغَامَةٌ بَيْضَاءُ، فَقَالَ: غَيِّرُوْهُ وَجَنِّبُوْهُ السَّوَادَ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' ان کا سر "ثغامہ" نامی پھول کی طرح سفید تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (ان بالوں کی رنگت) تبدیل کردو' اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔

20180 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلُ: يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى نُوْرٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ فِىْ وَجْهِهٖ فَيُطْفِئُهُ قَالَ اَيُّوْبُ: وَذٰلِكَ اَنِّىْ سَاَلْتُهُ عَنِ الْوَسْمَةِ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی ایک' اس نور کی طرف جاتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے چہرے میں رکھا ہوتا ہے' اور پھر اُسے بجھا دیتا ہے۔

ایوب کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اُن سے وسمہ کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

20181 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ الْعَبْدِىِّ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىُّ لَا يَخْضِبُ، كَانَتْ لِحْيَتُهُ بَيْضَاءَ خُصَلًا

✵✵ ابوہارون عبدی کہتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ خضاب نہیں لگاتے تھے' اُن کی داڑھی بالکل سفید تھی۔

20182 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: رُخِّصَ فِىْ صِبَاغِ الشَّعْرِ بِالسَّوَادِ لِلنِّسَاءِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: عورتوں کو سیاہ خضاب لگانے کی رخصت دی گئی ہے۔

20183 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: يَكُوْنُ فِىْ آخِرِ الزَّمَنِ قَوْمٌ يَصْبُغُوْنَ بِالسَّوَادِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ - اَوْ قَالَ: لَا خَلَاقَ لَهُمْ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: آخری زمانے میں' ایسے لوگ ہوں گے' جو سیاہ خضاب لگائیں گے' اللہ تعالیٰ اُن کی طرف نظر نہیں کرے گا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس کے ذریعے تم بالوں کی رنگت تبدیل کرتے ہو' اُس میں سب سے بہتر مہندی اور کتم ہیں"۔

20184 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، قَالَ: كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِىٍّ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ

قَالَ مَعْمَرٌ: رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يُغَلِّفُ بِالسَّوَادِ وَكَانَ قَصِيرًا

** زہری بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ سیاہ خضاب لگایا کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ خضاب لگاتے تھے اور وہ چھوٹے قد کے تھے۔

20185 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: مَا عَدَدْتُ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں صرف 14 سفید بال شمار کئے ہیں۔ *

20186 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، فَاِنَّهُ نُوْرُ الْمُسْلِمِ

** امام ابوجعفر (شاید امام باقر رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں) روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سفید بال نہ اکھیڑو! کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہیں''۔

20187 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، اَنَّ حَجَّامًا اَخَذَ مِنْ شَارِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَتْ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ، فَاَرَادَ اَنْ يَاْخُذَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا كَاَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَسْتَاْصِلَهَا

** امام ابوجعفر (شاید امام باقر رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں) بیان کرتے ہیں: ایک حجام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مونچھوں کو تراش رہا تھا' اُن میں ایک سفید بال تھا' اس نے اس کو نوچنا چاہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو! (راوی بیان کرتے ہیں:) شاید وہ اُسے جڑ سے اکھیڑنا چاہتا تھا۔

20188 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ اَبْيَضَ اللِّحْيَةِ، وَالرَّاْسِ، عَلَيْهِ اِزَارٌ وَرِدَاءٌ

** ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا ہے' اُن کی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے اور ان کے جسم پر ایک تہبند اور ایک چادر تھی۔

20189 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ فَرْقَدًا السَّبَخِيَّ، عَنِ الصِّبَاغِ بِالسَّوَادِ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ يَشْتَعِلُ فِيْ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ نَارٌ يَعْنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

** معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے فرقد سبخی سے سیاہ خضاب لگانے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایسا شخص اپنے سر اور داڑھی میں آگ سلگائے گا' یعنی وہ قیامت کے دن ایسا کرے گا۔

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (165/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1241) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی

20190 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سیاہ خضاب لگایا کرتے تھے۔

بَابُ الْاَمَانَةِ وَمَا جَاءَ فِيْهَا

باب: امانت اور اس کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

20191 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ فِي الْمُنَافِقِ: وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ: اِنْ حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِنِ اؤْتُمِنَ خَانَ، وَاِنْ وَّعَدَ اَخْلَفَ

٭٭ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین چیزیں منافق میں ہوتی ہیں' خواہ وہ نماز پڑھتا ہو' اور روزہ رکھتا ہو' اور یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے' جب وہ بات کرے' تو جھوٹ بولے' جب اُسے امین بنایا جائے' تو وہ خیانت کرے' اور جب وہ وعدہ کرے' تو خلاف ورزی کرے''۔

20192 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغُرَّنَّ صَلَاةُ امْرِءٍ، وَلَا صِيَامُهُ، مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ صَلّٰى، وَلٰكِنْ لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ

٭٭ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی شخص کی نماز' یا اُس کا روزہ رکھنا' ہرگز غلط فہمی کا شکار نہ کرے' جو شخص چاہے' وہ روزہ رکھ لے اور جو چاہے' وہ نماز ادا کرے' لیکن اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کی امانت نہ ہو''۔

20193 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَدَعُ عَبْدٌ لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَيَجِدُ فَقْدَهُ

٭٭ ابن سیرین نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں ایک شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ کے بندے! تم اس چیز کو چھوڑ دو' جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے اور اس کی طرف جاؤ' جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے' اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی بندہ اس طرح کی کوئی چیز' اللہ تعالیٰ کی خاطر چھوڑ دے' اور پھر اُسے اس کی غیر موجودگی محسوس ہو''۔

20194 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَالَ: رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ، حَدَّثَنَا: اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ، فَقَرَءُ وا الْقُرْاٰنَ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهِمَا، فَقَالَ: تُرْفَعُ

الْاَمَانَةُ فَيَنَامُ الرَّجُلُ، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ وَقَدْ رُفِعَتِ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ، وَيَبْقٰى اَثَرُهَا كَالْوَكْتِ - اَوْ قَالَ: كَالْمَجْلِ - اَوْ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَهُوَ يَرٰى اَنَّ فِيْهِ شَيْئًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ، وَتُرْفَعُ (ص:158) الْاَمَانَةُ حَتّٰى يُقَالَ: اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا، وَاِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا، وَلَقَدْ رَاَسٰى حَدِيْثًا وَّمَا اُبَالِيْ اَيَّكُمْ اُبَايِعُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ اِسْلَامُهٗ، وَاِنْ كَانَ مُعَاهَدًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيهِ، وَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنِّيْ لَمْ اَكُنْ لِاُبَايِعَ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائی تھیں' اُن میں سے ایک میں نے دیکھ لی ہے اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں' آپ نے ہمیں یہ بات بتائی تھی: کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری تھی' پھر قرآن نازل ہوا' لوگوں نے قرآن کا علم حاصل کیا' انہوں نے سنت کا علم حاصل کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اُٹھائے جانے کے بارے میں ہمیں بتایا اور ارشاد فرمایا: امانت کو اٹھالیا جائے گا' ایک شخص سوئے گا' جب وہ بیدار ہوگا' تو اس کے دل سے امانت کو اٹھایا جا چکا ہوگا' اور اس امانت کا نشان رہ گیا ہوگا' جو داغ کی مانند ہوگا' یا اس نگارے کی مانند ہوگا' جسے تم اپنے پاؤں پر ڈالتے ہو (تو چھالہ بن جاتا ہے) آدمی کو لگتا ہے کہ اُس میں کچھ ہے' حالانکہ اس میں کچھ نہیں ہوتا' امانت کو اُٹھالیا جائے گا' یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا: بنو فلاں میں' ایک امین شخص موجود ہے۔

(پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) پہلے یہ عالم تھا کہ میں خرید و فروخت کرتے ہوئے اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس کے ساتھ خرید و فروخت کر رہا ہوں؟ (کیونکہ میں یہ سمجھتا تھا) دوسرا شخص اگر مسلمان ہوگا' تو اُس کا اسلام اسے (دھوکہ دہی سے) باز رکھے گا' اور دوسرا شخص اگر کوئی ذمی ہوگا' تو کوتوال (کا خوف اُسے دھوکہ دہی سے) روک کے رکھے گا' لیکن آج' تو یہ صورتحال ہے کہ میں تم لوگوں میں سے صرف فلاں اور فلاں شخص کے ساتھ ہی خرید و فروخت کرتا ہوں۔

بَابُ الْكَذِبِ وَالصِّدْقِ وَخُطْبَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

باب: جھوٹ اور سچ کا تذکرہ' اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا خطبہ

20195 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا كَانَ خُلُقٌ اَبْغَضَ اِلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَكْذِبُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَذْبَةَ، فَمَا تَزَالُ فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهٗ اَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ بری عادت اور کوئی نہیں تھی' کوئی شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی جھوٹ بول دیتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اس سے ناراض رہتے تھے' جب تک آپ کو یہ پتا نہیں چل جاتا تھا کہ اُس شخص نے اُس (یعنی جھوٹ بولنے سے واقعی) توبہ کر لی ہے۔

20196 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ كُلْثُوْمٍ

ابنة عقبة - وكانت من المهاجرات الاول - قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ليس بالكاذب من اصلح بين الناس، فقال خيرا او نمى خيرا

٭٭ حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ سیدہ اُمِ کلثوم بنت عقبہ ﷞ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: جو ابتداء میں ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا' جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے' اور بھلائی کی بات کہتا ہے' یا بھلائی کو بڑھاتا ہے''۔

20197 - اخبرنا عبد الرزاق، قال: اخبرنا معمر، عن موسى بن ابي شيبة، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابطل شهادة رجل في كذبة... ، ولا ادري ما كانت تلك الكذبة، اكذب على الله ام كذب على رسوله صلى الله عليه وسلم

٭٭ موسیٰ بن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جھوٹ کی وجہ سے ایک شخص کی گواہی کو کالعدم قرار دیا تھا (راوی بیان کرتے ہیں:) مجھے نہیں معلوم کہ وہ جھوٹ کیا تھا؟ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی تھی؟ یا اُس نے اللہ کے رسول ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی تھی۔

20198 - اخبرنا عبد الرزاق، عن معمر، عن جعفر بن برقان، قال: قال ابن مسعود: كل ما هو آت قريب، الا ان البعيد ليس بآت، لا يعجل الله لعجلة احد، ولا يخف لامر الناس ما شاء الله لامل الناس، يريد الله امرا، ويريد الناس امرا، ما شاء الله كان ولو كره الناس، لا مقرب لما باعد الله، ولا مبعد لما قرب الله، ولا يكون شيء الا باذن الله، اصدق الحديث كتاب الله، واحسن الهدى هدى محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم، وشر الامور محدثاتها، وكل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة

قال معمر: قال غير جعفر: عن ابن مسعود: وخير ما القي في القلب اليقين، وخير الغنى غنى النفس، وخير العلم ما نفع، وخير الهدى ما اتبع، وما قل وكفى خير مما كثر والهى، وانما يصير احدكم الى موضع اربع اذرع فلا تملوا الناس ولا تسئموهم، فان لكل نفس نشاطا واقبالا، وان لها سآمة وادبارا، الا وشر الروايا روايا الكذب، الا وان الكذب يعود الى الفجور، والفجور يعود الى النار، الا وعليكم بالصدق، فان الصدق يعود الى البر، وان البر (ص:160) يعود الى الجنة، واعتبروا في ذلك انهما الفان، يقال للصادق: يصدق حتى يكتب صديقا، ولا يزال يكذب حتى يكتب كاذبا، الا وان الكذب لا يحل في جد ولا هزل، ولا ان يعد الرجل منكم صبيه ثم لا ينجز له، الا ولا تسالوا اهل الكتاب عن شيء فانهم قد طال عليهم الامد فقست قلوبهم، وابتدعوا في دينهم، فان كنتم لا محالة بسائليهم فما وافق كتابكم فخذوه، وما خالفه فاهدوا عنه واسكتوا، الا وان اصغر البيوت البيت الذي ليس فيه من كتاب الله شيء، خرب كخرب البيت الذي لا عامر له، الا وان الشيطان يخرج من البيت الذي يسمع فيه سورة البقرة تقرا فيه

✵✵ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہر وہ چیز جو آنے والی ہو وہ قریب ہے' خبردار! دور وہ چیز ہے' جو آنے والی نہ ہو' کسی کی جلد بازی کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ جلدی نہیں کرتا ہے' اللہ تعالیٰ ایک معاملہ کا ارادہ کرتا ہے' اور لوگ دوسرے معاملے کا ارادہ کرتے ہیں' تو جو اللہ چاہتا ہے' وہ ہوتا ہے' خواہ لوگوں کو یہ ناپسند ہو' جسے اللہ تعالیٰ دور کر دے' اُسے کوئی قریب کرنے والا نہیں ہے' اور جس کو اللہ تعالیٰ قریب کر دے' اُسے کوئی دور کرنے والا نہیں ہے' اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت ہی ہوتی ہے' سب سے زیادہ سچی بات' اللہ کی کتاب ہے اور سب سے عمدہ ہدایت' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے' اور اُمور میں سب سے برے' نئے پیدا شدہ امور ہیں' اور ہر نئی پیدا شدہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: جعفر کے علاوہ (دیگر راویوں) نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''دل میں جو کچھ القاء کیا جاتا ہے' اُس میں سب سے بہتر چیز یقین ہے' سب سے بہتر خوشحالی' نفس (یعنی دل) کی بے نیازی ہے' سب سے بہتر علم وہ ہے' جو نفع دے' سب سے بہترین ہدایت وہ ہے' جس کی پیروی کی جائے' جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے وہ اُس سے بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے' تم میں سے ہر ایک نے آخر کار' چار ذراع جگہ (یعنی قبر) کی طرف جانا ہے' تو تم لوگوں کو اکتاہٹ اور بددلی کا شکار نہ کرو' کیونکہ ہر نفس کسی وقت چاک و چوبند اور متوجہ ہوتا ہے اور پھر اسے اُکتاہٹ اور عدم توجہ بھی لاحق ہو جاتی ہے' خبردار! سب سے برے خواب' جھوٹے خواب ہیں' بے شک جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ' جہنم کی طرف لے جاتا ہے' خبردار! تم پر سچائی کو اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ سچائی' نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی' جنت کی طرف لے جاتی ہے' اور تم اس بارے میں یہ نصیحت حاصل کر لو کہ ان دونوں میں دلچسپی ہوتی ہے' سچے شخص کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: وہ سچ بولتا ہے' یہاں تک کہ اُسے صدیق نوٹ کر لیا جاتا ہے اور کوئی مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اُسے جھوٹا نوٹ کر لیا جاتا ہے' خبردار! سنجیدگی یا مذاق (کسی بھی صورت میں) جھوٹ جائز نہیں ہے' اور ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی ایک شخص' اپنے بچے کے ساتھ' کوئی (یعنی جھوٹا) وعدہ کرے' اور پھر وہ اُس کو پورا نہ کرے' خبردار! تم کسی چیز کے بارے میں' اہل کتاب سے سوال نہ کرنا' کیونکہ (ان کی آسمانی کتابیں نازل ہوئے) طویل عرصہ گزر چکا ہے اور ان کے دل سخت ہو چکے ہیں' اور انہوں نے اپنے دین میں بدعت اختیار کی ہے' اگر تم نے ان سے ضرور کچھ پوچھنا ہی ہو' تو اگر وہ (یعنی اُن کی بتائی ہوئی بات) تمہاری کتاب کے مطابق ہو' تو تم اس کو حاصل کر لو' اور جو اس (یعنی تمہاری کتاب) کے برخلاف ہو' تو اس سے روگردانی کرو' اور خاموش رہو' خبردار! سب سے چھوٹا گھر وہ ہے' جس میں اللہ کی کتاب میں سے کوئی چیز نہ ہو' وہ یوں ویران ہوتا ہے' جیسے کوئی ایسا ویران گھر ہو' جسے آباد کرنے والا کوئی نہ ہو' اور شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے' جس میں وہ سورۂ بقرہ کی تلاوت ہوتے ہوئے سنتا ہے''۔

20199 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ، يَقُوْلُ: اَنْتُمْ

اَكْثَرُ صَلَاةً وَصِيَامًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَلٰكِنَّ الْكَذِبَ قَدْ جَرٰى عَلٰى اَلْسِنَتِكُمْ

✵✵ عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے ابوالعالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے مقابلے میں' زیادہ (نفل) نمازیں پڑھتے ہو اور زیادہ (نفلی) روزے رکھتے ہو' لیکن جھوٹ تمہاری زبانوں پر جاری ہوتا ہے''۔

20200 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّبَيْرِ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ضَمِنَ لِیْ سِتًّا ضَمِنْتُ لَهُ الْجَنَّةَ، قَالُوْا: مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِذَا حَدَّثَ صَدَقَ، وَاِذَا وَعَدَ اَنْجَزَ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ اَدّٰى، وَمَنْ غَضَّ بَصَرَهُ، وَحَفِظَ فَرْجَهُ، وَكَفَّ يَدَهُ - اَوْ قَالَ: لِسَانَهُ

✵✵ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص' مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے گا' میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی بولے' تو سچ بولے' جب وہ وعدہ کرے' تو اس کو پورا کرے' جب اسے امین بنایا جائے' تو امانت ادا کردے (یعنی واپس کردے) وہ اپنی نگاہ جھکا کے رکھے' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے' اور اپنے ہاتھ کو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنی زبان کو روک کر رکھے (یعنی قابو میں رکھے)''۔

20201 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، اَوْ: عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، قَالَ: كُلُّ خُلُقٍ يَطْوِی عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُ اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: مؤمن ہر (بری) عادت میں مبتلا ہوسکتا ہے' سوائے خیانت اور جھوٹ کے''۔

20202 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَثَلُ الْاِسْلَامِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ، فَاَصْلُهَا الشَّهَادَةُ، وَسَاقُهَا كَذَا - شَيْئًا سَمَّاهُ - وَثَمَرُهَا الْوَرَعُ، وَلَا خَيْرَ فِیْ شَجَرَةٍ لَا ثَمَرَ لَهَا، وَلَا خَيْرَ فِیْ اِنْسَانٍ لَا وَرَعَ لَهُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا:

''اسلام کی مثال' درخت کی مانند ہے' اس کی جڑ گواہی دینا ہے' اس کا تنا' فلاں چیز ہے (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے کسی چیز کا نام لیا تھا (لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہا) اس کا پھل' پرہیزگاری ہے' اور اس درخت میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی' جس میں پھل نہ ہو' اور ایسے انسان میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی' جس میں پرہیزگاری نہ ہو''۔

20203 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ، قَالَ: يَصْدُقُ الْمُسْلِمُ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ مَا خَلَا بِضَاعَتَهُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اپنے سامان کے علاوہ' مسلمان ہر چیز کے بارے میں سچ بولتا ہے''۔

20204 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَدْ

اَفْلَحَ مَنْ عُصِمَ مِنَ الْهَوٰى وَالطَّمَعِ وَالْغَضَبِ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الصِّدْقِ مِنَ الْحَدِيْثِ خَيْرٌ

✵✵ قتادہ اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تحقیق وہ شخص کامیاب ہوگیا' جس کو نفسانی خواہش کی پیروی' لالچ اور غضب سے بچالیا گیا' اور سچائی کے علاوہ کسی بات میں بھلائی نہیں ہے''۔

20205 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ اَنَّهُ كَذِبٌ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الزَّوْجِ لِامْرَاَتِهِ، وَالْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا فِي الْمَوَدَّةِ، وَالْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ، وَفِي الْحَرْبِ فَاِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: لوگ جس چیز کو جھوٹ قرار دیتے ہیں' اس میں سے کسی بھی چیز کے بارے میں رخصت نہیں دی گئی ہے' البتہ تین صورتوں کا حکم مختلف ہے' آدمی کا اپنی بیوی' یا بیوی کا اپنے شوہر کو محبت کے بارے میں (غلط بیانی کرنا) لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے (غلط بیانی کرنا) اور جنگ کے دوران (غلط بیانی کرنا) کیونکہ جنگ' دھوکے کا نام ہے۔

بَابُ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ

باب: نکاح کے خطبہ کا تذکرہ

20206 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَخْطُبَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ فَلْيَبْدَاْ وَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِي اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ: (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) (آل عمران: 102)، (اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ (ص:163) بِهِ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) (النساء: 1)، (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا) (الأحزاب: 70)،

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص خطبہ حاجت (یعنی نکاح کا خطبہ) پڑھنے لگے' تو اُسے آغاز میں یوں پڑھنا چاہیے:

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ہم اُس کی حمد بیان کرتے ہیں' اور ہم اس سے مدد مانگتے ہیں' اور ہم اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں' اور ہم اپنے نفوس کے شر سے' اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کردے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ کردے' اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

پھر آدمی کو ان آیات کی تلاوت کرنی چاہیے:

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو! جو اُس سے ڈرنے کا حق ہے' اور تم مرتے وقت' صرف مسلمان ہی ہونا''۔

''تم اس اللہ سے ڈرو' جس کے نام پر تم مانگتے ہو' اور رشتہ داری (کے حقوق کا خیال رکھو) بے شک' وہ تمہارا نگہبان ہے''۔

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اور سیدھی (یعنی سچ) بات کہو''۔

20207 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، مِثْلَهٗ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

تَشْقِیْقُ الْكَلَامِ

باب: بناوٹی کلام کا تذکرہ

20208 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ، مِنَ الْاَنْصَارِ رَفَعَ الْحَدِیْثَ، قَالَ: كُلُّ حَدِیْثٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَاُ فِیْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مرفوع حدیث کے طور پر' مجھے یہ بات بیان کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''ہر اہم بات' جس کے آغاز میں' اللہ کا (نام) ذکر نہ کیا جائے' تو وہ ناقص ہوتی ہے''۔

20209 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ بُدَیْلٍ الْعُقَیْلِیِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ، ثُمَّ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَخَطَبَ خُطْبَةً دُوْنَ خُطْبَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَخَطَبَ خُطْبَةً دُوْنَ خُطْبَةِ اَبِیْ بَكْرٍ، ثُمَّ قَامَ شَابٌّ فَتِیٌّ، فَاسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخُطْبَةِ، فَاَذِنَ لَهٗ، فَطَوَّلَ الْخُطْبَةَ، فَلَمْ یَزَلْ یَخْطُبُ حَتّٰی قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هِیهِ قَطِ الْاٰنَ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا اِلَّا مُبَلِّغًا، وَاِنَّ تَشْقِیْقَ الْكَلَامِ مِنَ الشَّیْطَانِ، وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا - اَوْ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرٌ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی معاملے کے بارے میں خطبہ دیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے خطبہ دیا' لیکن ان کا خطبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے سے مختصر تھا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے خطبہ دیا' لیکن وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خطبہ سے مختصر تھا' پھر ایک نوجوان کھڑا ہوا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ دینے کی اجازت مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دی' تو اس نے طویل خطبہ دیا' وہ مسلسل خطبہ دیتا رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''ارے اب بس بھی کردو!'' - یا جس طرح بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے' ہر نبی کو صرف مبلغ طور پر بھیجا ہے' اور بناوٹی گفتگو کرنا' شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' اور کچھ

بیان، جادو ہوتے ہیں"۔ (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے)۔

بَابُ الِاسْتِخَارَةِ

باب: استخارہ کا تذکرہ

20210 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، كَانَ يَقُولُ فِي الِاسْتِخَارَةِ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ خَيْرًا لِي فِي دُنْيَايَ، وَخَيْرًا لِي فِي مَعِيشَتِي، وَخَيْرًا لِي فِي عَاقِبَةِ اَمْرِي، فَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِي، فَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، وَاَرْضِنِي بِهِ يَا رَحْمَانُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ استخارہ میں یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں، تیرے علم کے مطابق، تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے مطابق تجھ سے طاقت مانگتا ہوں، میں، تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں، تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا ہوں، تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے، اگر یہ معاملہ میری دنیا کے بارے میں میرے حق میں بہتر ہے اور میری زندگی کے بارے میں، میرے حق میں بہتر ہے اور میرے انجام (یعنی آخرت) کے حوالے سے میرے حق میں بہتر ہے، تو اس کو میرے لئے آسان کردے اور اگر اس کے علاوہ (کسی اور صورت میں) میرے حق میں بہتری ہے، تو بھلائی کو میرا مقدر کردے، خواہ وہ جہاں بھی ہو اور مجھے اُس سے راضی کردے! اے رحمان!"۔

20211 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: فَرِحَ.. بِالْغُلَامِ حِينَ وُلِدَ لَهُمَا، وَجَزِعَا عَلَيْهِ حِينَ مَاتَ، وَلَوْ عَاشَ كَانَ فِيهِ هَلَكَتُهُمَا، فَرَضِيَ امْرُؤٌ بِقَضَاءِ اللّٰهِ، فَاِنَّ خِيرَةَ اللّٰهِ لِلْمُؤْمِنِ فِيمَا يَكْرَهُ اَكْثَرُ مِنْ خِيرَتِهِ فِيمَا يُحِبُّ

✵✵ قتادہ کہتے ہیں: (ماں باپ) جب بچہ پیدا ہوتا ہے، تو وہ اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر وہ مر جائے، تو وہ آہ وزاری کرتے ہیں، حالانکہ اگر وہ بچہ زندہ رہتا، تو ایسی صورت میں ان دونوں کی ہلاکت تھی، تو آدمی کو اللہ تعالیٰ کے تقدیر کے فیصلے پر راضی رہنا چاہیے، کیونکہ مومن جو چیز ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا مومن کے لیے اس چیز کو اختیار کرنا، اس سے بہتر ہوگا، جو بھلائی مومن کی پسند میں ہوتی۔

20212 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْصِنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ، فَاِنْ رَاَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَامْضِ، وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: امور کو تدبیر کے ساتھ سرانجام دو اگر تمہیں اس کے انجام میں بھلائی نظر آئے تو اس کو جاری رکھو (یا اس کو سرانجام دو) اور اگر تمہیں گمراہی کا اندیشہ ہو تو باز آجاؤ۔

20213 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ الرِّفْقُ فِي قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا نَفَعَهُمْ، وَلَا كَانَ الْخُرْقُ فِي قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا ضَرَّهُمْ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''نرمی جس بھی قوم میں ہوتی ہے تو انہیں نفع ہی دیتی ہے اور سختی جس بھی قوم میں ہوتی ہے تو انہیں نقصان ہی پہنچاتی ہے''۔

20214 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: كَتَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فِي الْاَنَاةِ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ التَّفَهُّمَ فِي الْخَيْرِ زِيَادَةٌ وَّرُشْدٌ، وَاِنَّ الرَّشِيدَ مَنْ رَشَدَ عَنِ الْعَجَلَةِ، وَاِنَّ الْخَائِبَ مَنْ خَابَ عَنِ الْاَنَاةِ، وَاِنَّ الْمُتَثَبِّتَ مُصِيبٌ، اَوْ كَادَ اَنْ يَّكُوْنَ مُصِيبًا، وَاِنَّ الْمُعَجِّلَ مُخْطِءٌ، اَوْ كَادَ اَنْ يَّكُوْنَ مُخْطِئًا، وَاِنَّهُ مَنْ لَا يَنْفَعُهُ الرِّفْقُ يَضُرُّهُ الْخُرْقُ وَمَنْ لَا تَنْفَعُهُ التَّجَارِبُ لَا يُدْرِكُ الْمَعَالِيَ، وَلَنْ يَّبْلُغَ الرَّجُلُ مَبْلَغَ الرَّاْيِ حَتّٰى يَغْلِبَ حِلْمُهُ جَهْلَهُ وَشَهْوَتَهُ

❀❀ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بردباری کے بارے میں خط لکھا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا:

''امابعد! بھلائی کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا (بھلائی میں) اضافے اور ہدایت کا باعث ہوتا ہے اور سمجھدار وہ ہے' جو جلد بازی کے حوالے سے سمجھداری اختیار کرے' اور خسارہ پانے والا وہ ہے' جو بردباری کے حوالے سے خسارہ پائے' ثابت قدمی اختیار کرنے والا (یعنی دیکھ بھال کر' آرام سے کام کرنے والا' منزل تک) پہنچ جاتا ہے' یا پہنچنے کے قریب ہوجاتا ہے اور جلد بازی کرنے والا بھٹک جاتا ہے' یا بھٹکنے کے قریب ہوجاتا ہے' اور جس شخص کو نرمی نفع نہیں دیتی ہے اسے سختی نقصان دے گی' اور جسے تجربات نفع نہیں دیتے ہیں' وہ بلند مراتب تک نہیں پہنچ سکتا' اور آدمی اس وقت تک صاحب رائے (یعنی تجربہ کار' یا سمجھدار) نہیں بن سکتا' جب تک اس کی بردباری' اس کی جہالت پر' اور اس کی نفسانی خواہش پر غالب نہ آجائے''۔

بَابُ الْمَاشِي فِي النَّعْلِ

باب: ایک جوتا پہن کر چلنے والا

20215 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ، وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُسْرٰى، وَلْيَنْعَلْهُمَا اَوْ

لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی ایک جوتا پہنے' تو پہلے دایاں پہنے اور جب اُتارے' تو پہلے بایاں اتارے' اور وہ دونوں (جوتوں) کو پہن لے' یا دونوں کو اتار دے''۔

20216 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِىْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَهُمَا

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم میں سے کسی ایک کا تسمہ ٹوٹ جائے' تو وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے' جب تک تک اُن دونوں کو ٹھیک نہیں کر لیتا''۔

20217 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ رَاَى عَلِيًّا يَمْشِىْ فِىْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَسَطِ السِّمَاطِ

✽✽ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''سماط'' کے وسط میں ایک جوتا پہن کر چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

20218 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: اِنَّمَا يُكْرَهُ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا مِّنْ اَجْلِ الْعَنَتِ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر کہتے ہیں: کھڑے ہو کر جوتا پہننے کو مشقت کی وجہ سے مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

20219 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

✽✽ ایوب نے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہن لے۔

20220 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِىْ فِىْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ اَذْرُعًا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَرَاَيْتُ الثَّوْرِيَّ يَمْشِىْ فِىْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

✽✽ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو چند ذراع (یعنی گز) تک ایک جوتا پہن کر چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابوبکر (شاید امام عبدالرزاق مراد) کہتے ہیں: میں نے ثوری کو ایک جوتا پہن کر چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

وَضْعُ اِحْدَی الرِّجْلَيْنِ عَلَی الْاُخْرٰی

باب: ایک ٹانگ دوسری پر رکھ لینا

20221 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كَانَ ذٰلِكَ مِنْ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا مَا لَا يُحْصٰى مِنْهُمَا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَجَاءَ النَّاسُ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ

✵✵ عباد بن تمیم نے اپنے چچا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ مسجد میں چت لیٹے ہوئے تھے اور آپ نے ایک ٹانگ' دوسری پر رکھی ہوئی تھی۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بے شمار مرتبہ ایسا کرنا منقول ہے۔

زہری کہتے ہیں: لوگ ایک عظیم چیز لائے ہیں۔

اَلْمُهَاجَرَةُ وَالْحَسَدُ

باب: لاتعلقی اختیار کرنے اور حسد کا تذکرہ

20222 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار نہ کرو' اللہ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کے رہو (یا' اے اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن کے رہو!) کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کیے رکھے"۔

20223 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ

✵✵ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلقی اختیار کرے، یعنی یوں کہ جب وہ دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو وہ اُدھر منہ پھیر لے اور یہ اِدھر منہ پھیر لے ان دونوں میں بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا''۔

20224 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: اَخْبَرنا سعد بن ابی وقاص، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِتَالُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَّسِبَابُهُ فُسُوقٌ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

** حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے اور اسے برا کہنا فسق ہے اور مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلقی اختیار کیے رکھے''۔

20225 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ) (فصلت: 34) قَالَ: هُوَ السَّلَامُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيتَهُ

** مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''تم اُس کے ہمراہ یہ کرو جو زیادہ بہتر ہو''۔

مجاہد کہتے ہیں: اس سے مراد سلام کرنا ہے کہ جب تم اس سے ملو تو اسے سلام کرو۔

20226 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ، وَقَالَ غَيْرُ سُهَيْلٍ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ كُلَّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، اِلَّا الْمُتَشَاحِنَيْنِ يَقُولُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ: دَعُوهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں- (سہیل نامی راوی کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر بندے کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو البتہ آپس میں ناراضگی رکھنے والے دو افراد کا معاملہ مختلف ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے یہ فرماتا ہے: ان دونوں کو رہنے دو! جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرتے''۔

20227 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعِنْ اَخَاكَ ظَالِمًا مَظْلُومًا

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اپنے بھائی کی مدد کرو! خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو"۔

بَابُ الظَّنِّ

باب: گمان کا تذکرہ

20228 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"گمان (یعنی بدگمانی) سے بچو! کیونکہ گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے"۔

بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ

باب: صلہ رحمی کا تذکرہ

20229 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِی اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَدَّادًا اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

✽✽ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قطع رحمی کرنے والا (یعنی رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا) جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

20230 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّحِمَ شُعْبَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ، تَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا اَجْنِحَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ، تَكَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلْقٍ ذَلْقٍ، تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ صِلْ مَنْ وَّصَلَنِی، وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِی

✽✽ طاوس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بیشک رحم (یعنی رشتہ داری کا تعلق) رحمان (کے فضل) کا ایک شعبہ ہے وہ قیامت کے دن آئے گا اس کے پر ہوں گے وہ عرش کے نیچے آئے گا اور فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کرے گا اور یہ کہے گا: اے اللہ! تو اسے ملا کے رکھنا' جس نے مجھے ملایا تھا' اور اسے کاٹ دینا' جس نے مجھے کاٹا تھا"۔

20231 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِی كَثِيْرٍ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ رَاَى وَبَالَهُنَّ قَبْلَ مَوْتِهِ: مَنْ قَطَعَ رَحِمًا اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا اَنْ تُوصَلَ، وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ، وَمَنْ دَعَا دَعْوَةً يَتَكَثَّرُ بِهَا فَاِنَّهُ لَا يَزْدَادُ اِلَّا قِلَّةً، وَمَا مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ شَیْءٌ اَعْجَلُ ثَوَابًا مِنْ

صِلَةِ الرَّحِمِ، وَمِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ شَيْءٌ اَعْجَلُ عُقُوبَةً مِنْ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ، وَاِنَّ الْقَوْمَ لَيَتَوَاصَلُوْنَ وَهُمْ فَجَرَةٌ فَتَكْثُرُ اَمْوَالُهُمْ وَيَكْثُرُ عَدَدُهُمْ، وَاِنَّهُمْ (ص:171) لَيَتَقَاطَعُوْنَ فَتَقِلُّ اَمْوَالُهُمْ وَيَقِلُّ عَدَدُهُمْ، وَالْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدَّارَ بَلَاقِعَ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر' مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تین چیزیں ایسی ہیں' جو شخص ان میں مبتلا ہوگا وہ مرنے سے پہلے اُن کا وبال دیکھ لے گا' جو شخص قطعہ رحمی کرے گا اس کے بارے میں' جس کو اللہ تعالیٰ نے ملا کے رکھنے کا حکم دیا تھا' اور جو شخص جھوٹی قسم اٹھائے گا' تا کہ اس کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہتھیا لے' اور جو مانگے گا' تا کہ اس کے ذریعے کثرت حاصل کرے' تو اس کی قلت میں ہی اضافہ ہوگا' اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے تعلق رکھنے والا کوئی کام ایسا نہیں ہے' جس کا ثواب' صلہ رحمی سے زیادہ جلدی ملتا ہو' اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق کوئی کام ایسا نہیں ہے جس کی سزا' قطع رحمی سے زیادہ جلدی ملتی ہو' کچھ لوگ آپس میں صلہ رحمی کرتے رہتے ہیں' وہ گناہ گار ہوتے ہیں' لیکن ان کے اموال زیادہ ہو جاتے ہیں' اور ان کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے' اور کچھ لوگ آپس میں قطع رحمی کرتے ہیں' تو اُن کے اموال کم ہو جاتے ہیں اور ان کی تعداد کم ہو جاتی ہے' اور جھوٹی قسم' گھر کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے''۔

20232 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَيْسَ الْوَصْلُ اَنْ تَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ، ذٰلِكَ الْقِصَاصُ، وَلٰكِنَّ الْوَصْلَ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ تم اُس کے ساتھ صلہ رحمی کرو' جو تمہارے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہو' یہ تو بدلہ ہوگا' بلکہ صلہ رحمی یہ ہے کہ تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو' جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرتا ہو''۔

20233 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّ الرَّحِمَ تُقْطَعُ، وَاِنَّ النِّعْمَةَ تُكْفَرُ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا قَارَبَ بَيْنَ الْقُلُوْبِ لَمْ يُزَحْزِحْهَا شَيْءٌ اَبَدًا قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا) (الأنفال: 63) الْاٰيَةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''رحم (یعنی رشتہ داری کے تعلق) کو کاٹ دیا جاتا ہے' اور نعمت کا کفران کیا جاتا ہے' اور جب اللہ تعالیٰ دلوں کے درمیان قربت پیدا کر دیتا ہے' تو انہیں کوئی چیز کبھی دور نہیں کر سکتی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''زمین میں جو کچھ بھی ہے' اگر تم وہ سب خرچ کر دیتے......''۔

20234 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَدَّادًا اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهُ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ، فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهٗ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں میں رحمان ہوں میں نے رحم (یعنی رشتہ داری کے تعلق) کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کے لیے اپنے اسم (یعنی رحمان) سے نام تجویز کیا ہے جو شخص اس کو ملائے گا میں اسے ملا کے رکھوں گا اور جو شخص اس کو کاٹ دے گا میں اس کے ٹکڑے کردوں گا''۔

20235 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ النَّسَاُ فِى الْاَجَلِ، وَالزِّيَادَةُ فِى الرِّزْقِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ

❁❁ ابواسحاق ہمدانی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی اجل (یعنی موت) موخر ہو جائے (یعنی اس کی عمر طویل ہو) اور رزق میں اضافہ ہو اُسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور صلہ رحمی کرنی چاہیے''۔

20236 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ، يَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، وَيَعْنِىْ بِالنَّسَا: يُوَفَّقُ لَهٗ فَيَقُوْمَ اللَّيْلَ فَهُوَ النَّسَاُ لَيْسَ الزِّيَادَةَ فِى الْاَجَلِ

❁❁ عطاء خراسانی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔
روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''نسا'' سے مراد یہ ہے کہ اسے توفیق عطا کی جاتی ہے اور وہ رات کو نوافل پڑھتا ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ اس کی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

20237 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ حَسَنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى خَيْرِ اَخْلَاقِ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتُعْطِىَ مَنْ حَرَمَكَ، وَتَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ

❁❁ ابواسحاق ہمدانی نے ابن ابوحسن کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''کیا میں تمہاری رہنمائی اہل دنیا اور اہل آخرت کے سب سے بہتر اخلاق کی طرف نہ کروں؟ یہ کہ تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے اور تم اسے دو جو تمہیں محروم رکھے اور تم اُس سے درگزر کرو جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے''۔

20238 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

❁❁ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قطع رحمی کرنے والا' جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

20239 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّحِمَ شُعْبَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَتَكَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلْقٍ ذَلْقٍ، فَمَنْ اَشَارَتْ اِلَيْهِ بِوَصْلٍ وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَشَارَتْ اِلَيْهِ بِقَطْعٍ قَطَعَهُ اللّٰهُ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رحم' رحمان (کے خاص فضل) کا ایک شعبہ ہے' وہ قیامت کے دن آئے گا اور فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کرے گا' جس شخص کی طرف وہ ملا کے رکھنے کا اشارہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے ملا کے رکھے گا' اور جس کی طرف وہ قطع رحمی کا اشارہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا''۔

20240 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ . . ، قَالَ: تَجِيْءُ الرَّحِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا حُجْنَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ تَكَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلْقٍ ذَلْقٍ، تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ صِلْ مَنْ وَّصَلَنِي، وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي

✱✱ قتادہ روایت کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''قیامت کے دن' رحم' آئے گا' عرش کے نیچے اس کے لئے ایک مخصوص جگہ ہوگی' وہ فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کرے گا اور کہے گا: اے اللہ! تو اسے ملا دے' جس نے مجھے ملایا اور اسے کاٹ دے' جس نے مجھے کاٹا''۔

20241 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ

✱✱ شہر بن حوشب روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قطع رحمی کرنے والا اور باقاعدگی سے شراب پینے والا' جنت میں داخل نہیں ہونگے''۔

20242 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا بَعْدَ الصُّبْحِ فِيْ حَلْقَةٍ، فَقَالَ: اَنْشُدُ اللّٰهَ قَاطِعَ رَحِمٍ اِلَّا مَا قَامَ عَنَّا، فَاِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَدْعُوَ رَبَّنَا، وَاِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ مُرْتَجَةٌ دُوْنَ قَاطِعِ الرَّحِمِ

✱✱ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے بعد' ایک حلقے میں تشریف فرما ہوئے' انہوں نے فرمایا:

''میں' قطع رحمی کرنے والے شخص کو' اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ وہ ہمارے پاس سے اٹھ جائے' کیونکہ ہم اپنے پروردگار سے دعا کرنا چاہتے ہیں' اور آسمان کے دروازے' قطع رحمی کرنے والے کے لئے بند رہتے ہیں''۔

بَابُ الْفِطْرَةِ وَالْخِتَانِ

باب: فطرت (یعنی فطری امور) اور ختنہ کرنے کا تذکرہ

20243 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: اِلاسْتِحْدَادُ، وَالْخِتَانُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الْاِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"پانچ کام فطرت میں سے ہیں' زیرناف بال صاف کرنا' ختنہ کرنا' مونچھ تراشنا' بغل کے بال اُکھیڑنا اور ناخن تراشنا"۔

20244 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ فِي الْخِتَانِ: هُوَ لِلرِّجَالِ سُنَّةٌ، وَلِلنِّسَاءِ طُهْرَةٌ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: عمرو نے ختنہ کے بارے میں یہ کہا ہے:

"یہ مردوں کے لیے سنت ہے' اور عورتوں کے لیے طہارت ہے"۔

20245 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اِبْرَاهِيمُ اَوَّلُ مَنِ اخْتَتَنَ، وَاَوَّلُ مَنْ قَرَى الضَّيْفَ، وَاَوَّلُ مَنْ رَاَى الشَّيْبَ، قَالَ: فَلَمَّا رَاَى الشَّيْبَ قَالَ: اَيْ رَبِّ مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا وَقَارٌ وَحِلْمٌ قَالَ: اَيْ رَبِّ، زِدْنِي وَقَارًا قَالَ: وَاخْتَتَنَ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ مِائَتَيْ سَنَةٍ . قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ اسْمٌ، هٰكَذَا اَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ لَا شَكَّ

✱✱ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنے کیے تھے اور سب سے پہلے انہوں نے مہمان نوازی کی تھی اور سب سے پہلے ان کے سفید بال آئے تھے' جب انہوں نے سفید بال دیکھے' تو دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کیا ہے؟' تو پروردگار نے فرمایا: یہ وقار اور حلم ہے' تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میرے وقار میں اضافہ کردے۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ۱۲۰ سال کی عمر میں ختنے کیے تھے اور ان کا انتقال ۲۰۰ سال کی عمر میں ہوا تھا۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: انہوں نے "قدوم" میں ختنے کیے تھے' یہ اسم ہے (یعنی ایک جگہ کا نام ہے) معمر نے اسی طرح ہمیں کسی شک کے بغیر بتایا ہے۔

20246 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَرِهَ ذَبِيحَةَ الْاَرْغَلِ، وَقَالَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاتُهُ وَلَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ

✱✱ قتادہ نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ "ارغل"

(یعنی جس کے ختنے نہ ہوئے ہوں) کے ذبیحہ کو مکروہ قرار دیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اس کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

20247 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ حَمَّادَ بْنَ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَبِيحَتِهٖ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے امام حماد بن ابوسلیمان سے ایسے شخص کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

20248 - اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ يَحْيَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ رَجُلٍ لَمْ يَخْتَتِنْ

✵✵ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جس شخص کے ختنے نہ ہوئے ہوں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی''۔

20249 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اِذَا اَسْلَمَ الرَّجُلُ فَخَشِیَ عَلٰی نَفْسِهِ الْعَنَتَ اِنِ اخْتَتَنَ، لَمْ يَخْتَتِنْ، وَتُؤْكَلُ ذَبِيحَتُهُ، وَتُقْبَلُ صَلَاتُهُ، وَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ

✵✵ حسن (بصری) کہتے ہیں: جب کوئی شخص اسلام قبول کر لے اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے ختنے کروائے تو اسے نقصان ہوسکتا ہے تو وہ ختنے نہ کروائے تو ایسے شخص کے ذبیحہ کو کھالیا جائے گا اور اس کی نماز قبول ہوگی اور اس کی گواہی درست ہوگی۔

بَابُ الْاِغْتِيَابِ وَالشَّتْمِ

باب: غیبت کرنا اور برا کہنا

20250 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلَى الْاَذَى مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَدْعُوْنَ لَهٗ وَلَدًا وَّهُوَ يَعْفُو عَنْهُمْ، وَيَدْعُوْنَ لَهٗ صَاحِبَةً وَشَرِيكًا وَّهُوَ يَرْزُقُهُمْ وَيَدْفَعُ عَنْهُمْ

✵✵ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی ناپسندیدہ چیز کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے لوگ اس کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ ان لوگوں سے درگزر کرتا ہے لوگ اس کے لیے بیوی یا شریک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ انہیں رزق دیتا ہے اور ان سے (تکلیف دہ امور کو) پرے کرتا ہے''۔

20251 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ، وَغَيْرِهٖ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، فَرَفَعَ صَوْتَهٗ حَتّٰى اَسْمَعَ الْعَوَاتِقَ فِیْ خُدُوْرِهِنَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ اَعْطَى الْاِسْلَامَ بِلِسَانِهٖ، وَلَمْ يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ قَلْبَهٗ، لَا تُؤْذُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ تَتَبَّعَ اللّٰهُ

عَوْرَتَهُ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِيْ بَيْتِهِ

✵✵ معمر نے ابان اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد اتنی بلند آواز میں ارشاد فرمایا کہ آپ کی آواز پردہ نشین خواتین تک پہنچ گئی' آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے وہ گروہ! جو زبانی طور پر اسلام کا دعویٰ کرتا ہے اور ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا' تم لوگ اہل ایمان کو اذیت نہ پہنچاؤ' اور ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو' کیونکہ جو شخص اہل ایمان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملے کی طرف' توجہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے پوشیدہ معاملے کی طرف' توجہ کرے گا اسے اس کے گھر میں موجود رہنے کے دوران' رسوائی کا شکار کر دے گا''۔

20252 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، يَرْوِيهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرْبَى الرِّبَا شَتْمُ الْاَعْرَاضِ، وَاَشَدُّ الشَّتْمِ الْهِجَاءُ وَالرَّاوِيَةُ اَحَدُ الشَّاتِمِيْنَ

✵✵ محمد بن عبداللہ بن عمرو نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ عزت پر حملہ کیا جائے اور سب سے زیادہ برا کہنا یہ ہے کہ ہجو کی جائے' اور روایت کرنے والا بھی' برا کہنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے''۔

20253 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الْمَرْءِ فِيْ عِرْضِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ

✵✵ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: سب سے بری بات یہ ہے کہ آدمی' اپنے مسلمان بھائی کی عزت پر حملہ کرے

20254 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَجْهَلُ، وَاِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ حَلُمَ، وَاِنْ ظُلِمَ غَفَرَ، وَاِنْ حُرِمَ صَبَرَ

قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: الْغِيبَةُ اَنْ تَذْكُرَهُ بِمَا فِيْهِ، فَاِذَا ذَكَرْتَهُ بِمَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حسن بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''مومن' جہالت کا مظاہرہ نہیں کرتا ہے اور اگر اس کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے' تو وہ بردباری سے کام لیتا ہے' اگر اس کے ساتھ زیادتی کی جائے' تو وہ معاف کر دیتا ہے' اور اگر اسے محروم رکھا جائے' تو وہ صبر سے کام لیتا ہے''۔

حسن کہتے ہیں: غیبت یہ ہے کہ تم کسی شخص کا ذکر اُس چیز کے حوالے سے کرو' جو اس میں پائی جاتی ہے' اگر تم اس کا ذکر کسی ایسی چیز کے حوالے سے کرتے ہو' جو اس میں نہیں پائی جاتی' تو یہ تم نے اس پر بہتان لگایا۔

20255 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَشْتِمُ اَبَا بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَلَمَّا ذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ لِيَنْتَصِرَ مِنْهُ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ

بَكْرٍ: شَتَمَنِي، فَلَمَّا ذَهَبْتُ لَاَرُدَّ عَلَيْهِ قُمْتَ، قَالَ: اِنَّ الْمَلَكَ كَانَ مَعَكَ، فَلَمَّا ذَهَبْتَ لِتَرُدَّ عَلَيْهِ قَامَ فَقُمْتُ

✵✵ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا کہنے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُسے جواب دینے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اس نے مجھے برا کہا' جب میں اسے جواب دینے لگا' تو آپ اُٹھنے لگے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک فرشتہ تمہارے ساتھ تھا' جب تم اسے جواب دینے لگے' تو وہ اُٹھ کھڑا ہوا' تو میں بھی اُٹھ گیا''۔

20256 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عِيَاضَ بْنَ حِمَارٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ شَتَمَنِيْ رَجُلٌ هُوَ اَوْضَعُ مِنِّيْ هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُتَشَاتِمَانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ

قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُتَشَاتِمَانِ مَا قَالَا عَلَى الْاَوَّلِ حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک شخص مجھے برا کہتا ہے' وہ مجھ سے کم تر حیثیت کا مالک ہے' کیا مجھ پر گناہ ہوگا' اگر میں اسے جواب دیتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک دوسرے کو برا کہنے والے' دوافراد' دو شیطان ہوتے ہیں' جو ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں اور ایک دوسرے کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک دوسرے کو برا کہنے والے' دوافراد' جو بھی کہتے ہیں' اُس کا گناہ پہلے کے ذمہ ہوتا ہے' جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہیں کرتا''۔

20257 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَجُلًا هَجَا قَوْمًا فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَاسْتَاْدَى عَلَيْهِ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَكُمْ لِسَانُهُ، ثُمَّ دَعَا الرَّجُلَ فَقَالَ: اِيَّاكُمْ اَنْ تُعْرِضُوا لَهُ بِالَّذِيْ قُلْتُ، فَاِنِّيْ اِنَّمَا قُلْتُ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّاسِ كَيْمَا لَا يَعُوْدَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں' ایک شخص نے ایک قوم کی ہجو بیان کی' اُن لوگوں میں سے ایک شخص آیا اور اس شخص کے خلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی زبان تمہاری ہوئی (یعنی تم اس کی زبان کاٹ سکتے ہو) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو بلا کر اس سے فرمایا: تم اس بات سے بچنا' کہ تم اس کے ساتھ وہی کرو جو میں نے کہا ہے' میں نے لوگوں کی موجودگی میں یہ بات اس لئے کی تھی' تاکہ وہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔

20258 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ اَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَنَصَرَهُ، نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جس شخص کی موجودگی میں اُس کے مسلمان بھائی کی غیبت ہو اور وہ اس کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس شخص کی مدد کرے گا' اور اگر وہ شخص اُس (یعنی غیر موجود مسلمان بھائی) کی مدد نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کی گرفت کرے گا''۔

20259 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: اِنَّمَا الْغِيبَةُ لِمَنْ لَمْ يُعْلِنْ بِالْمَعَاصِي

✵✵ زید بن اسلم فرماتے ہیں: غیبت' اُس شخص کی ہوتی ہے' جو اعلانیہ طور پر گناہ نہ کرتا ہو (یعنی جو شخص اعلانیہ طور پر [illegible] ہو اُس کی برائی بیان کرنا' غیبت شمار نہیں ہوگا)۔

20260 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بَعْضِ الْمَكِّيِّينَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ بَيْتُ اللّٰهِ، وَاَنَّ اللّٰهَ عَظَّمَ حُرْمَتَكَ، وَاَنَّ حُرْمَةَ الْمُسْلِمِ اَعْظَمُ مِنْ حُرْمَتِكَ

✵✵ معمر نے' بعض اہل مکہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:
''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ' تو اللہ کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیری حرمت کو عظیم قرار دیا ہے' لیکن مسلمان کی حرمت تیری حرمت سے زیادہ ہے''۔

20261 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: مَا شَاْنُكُمْ اِذَا سَمِعْتُمُ الرَّجُلَ يُمَزِّقُ عِرْضَ اَخِيهِ لَمْ تَرُدُّوهُ؟، قَالُوْا: نَخَافُ لِسَانَهُ، قَالَ: ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ

✵✵ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ جب تم لوگ کسی شخص کو سنتے ہو جو تمہارے بھائی کی عزت کو پارہ پارہ کر رہا ہوتا ہے' تو تم اس کو روکتے کیوں نہیں ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: ہمیں اس کی زبان کے حوالے سے خوف ہوتا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چیز (یعنی تمہارا یہ طرز عمل) اس بات کے لائق ہے کہ تم لوگ گواہ نہ بنو (یعنی عدالتی فیصلوں میں تمہاری گواہی قبول نہ کی جائے)۔

20262 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبِرُّ لَا يَبْلَى، وَالْاِثْمُ لَا يُنْسٰى، وَالدَّيَّانُ لَا يَمُوْتُ، فَكُنْ كَمَا شِئْتَ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ

✵✵ ابوقلابہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''نیکی' بوسیدہ نہیں ہوتی' گناہ' بھلایا نہیں جاتا' فیصلہ کرنے والا (قاضی) مرتا نہیں ہے' تو تم جیسے چاہو ویسے ہو جاؤ' تم جیسا کرو گے' ویسا بھرو گے''۔

20263 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ: اِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَا عَابَ شَيْئًا قَطُّ . فَمَرَّ هُوَ وَاَصْحَابُهُ عَلٰى كَلْبٍ مَيِّتٍ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ: مَا اَنْتَنَ رِيحَهُ فَقَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: مَا اَبْيَضَ اَسْنَانَهُ

✵✵ ابان بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کبھی کسی چیز میں عیب بیان نہیں کیا' ایک مرتبہ وہ اور ان کے ساتھی

ایک مردہ کتے کے پاس سے گزرے تو ان لوگوں میں سے کسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا: یہ کتنا بدبودار ہے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اس کے دانت کتنے سفید ہیں۔

20264 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: نِعِمَّا لِلْعَبْدِ اَنْ تَكُوْنَ عَفْلَتُهُ فِيمَا اَحَلَّ اللّٰهُ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: بندے کے لئے یہ بات اچھی ہے کہ اس کی خواہش اس چیز کے بارے میں ہو جو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دی ہے۔

20265 - اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ اَبِي سَبْرَةَ، قَالَا: تَشَاتَمَ رَجُلَانِ عِنْدَ اَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَقُلْ لَهُمَا شَيْئًا وَتَشَاتَمَ رَجُلَانِ عِنْدَ عُمَرَ فَاَدَّبَهُمَا

✸✸ ابن جریج اور ابن ابوسبرہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک دوسرے کو برا کہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کچھ نہیں کہا دو آدمیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک دوسرے کو برا کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی تادیب کی۔

بَابُ سِبَابِ الْمُذْنِبِ

باب: گناہگار کو برا کہنا

20266 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمْ اَخَاكُمْ قَارَفَ ذَنْبًا فَلَا تَكُوْنُوْا اَعْوَانًا لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ، تَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ اَخْزِهِ، اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، وَلٰكِنْ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِنَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ كُنَّا لَا نَقُوْلُ فِي اَحَدٍ شَيْئًا حَتّٰى نَعْلَمَ عَلٰى مَا يَمُوْتُ، فَاِنْ خُتِمَ لَهُ بِخَيْرٍ عَلِمْنَا اَنَّهُ قَدْ اَصَابَ خَيْرًا، وَاِنْ خُتِمَ لَهُ بِشَرٍّ خِفْنَا عَلَيْهِ عَمَلَهُ

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب تم اپنے (کسی) بھائی کو دیکھو کہ اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ کہ تم یہ کہو: اے اللہ! تو اس کو رسوا کر دے اے اللہ! تو اس پر لعنت کر دے بلکہ تم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو ہم یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کسی کے بارے میں بھی کچھ نہیں کہتے تھے جب تک ہمیں اس بات کا علم نہیں ہو جاتا تھا کہ اس کا انتقال کی صورت حال پر ہوا ہے؟ اگر اس کا خاتمہ بالخیر ہوا ہوتا تو ہمیں علم ہو جاتا کہ اس نے بھلائی کا ارتکاب کیا تھا اگر اس کا خاتمہ بالشر ہوا ہوتا تو ہمیں اس کے حوالے سے اس کے عمل کے بارے میں خوف ہوتا تھا (کہ کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے)"۔

20267 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَصَابَ ذَنْبًا، فَكَانُوْا يَسُبُّوْنَهُ، فَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَجَدْتُمُوْهُ فِي قَلِيبٍ اَلَمْ تَكُوْنُوْا مُسْتَخْرِجِيهِ؟، قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَلَا تَسُبُّوْا اَخَاكُمْ

وَاحْمَدُوا اللّٰهَ الَّذِیْ عَافَاكُمْ، قَالُوْا: اَفَلَا تَبْغَضُهٗ؟ قَالَ: اِنَّمَا اَبْغَضُ عَمَلَهٗ، فَاِذَا تَرَكَهٗ فَهُوَ اَخِیْ، قَالَ: وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: ادْعُ اللّٰهَ فِیْ يَوْمِ سَرَّائِكَ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ فِیْ يَوْمِ ضَرَّائِكَ

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا تھا اور لوگ اسے برا کہہ رہے تھے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے' اگر تم اس کو کسی گڑھے میں پاتے' تو کیا تم اسے اس میں سے نہ نکالتے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں (ہم اس کو نکال دیتے) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو تم اپنے بھائی کو برا نہ کہو اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو' جس نے تمہیں عافیت عطا کی ہے' لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ اس کو ناپسند نہیں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہوں' جب یہ اس کو چھوڑ دے گا' تو یہ میرا بھائی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تم خوشحالی میں' اللہ سے دعا کرو' تا کہ وہ تمہاری تنگدستی کے دوران تمہاری دعا کو قبول کرے''۔

20268 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَبَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَظَلَمَكَ بِشَیْءٍ؟، قَالَ: نَعَمْ، ظَلَمَنِیْ بِكَذَا وَكَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَهَلَّا تَرَكْتَ مَظْلَمَتَكَ حَتّٰى تَقْدَمَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِیَ وَافِرَةٌ

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی موجودگی میں' ایک شخص نے حجاج بن یوسف کو برا کہا' حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دریافت کیا: کیا اس نے تم پر کوئی ظلم کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے مجھ پر یہ یہ ظلم کیا ہے' حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا:

''تم نے اپنے اوپر ہونے والے ظلم کو چھوڑ کیوں نہیں دیا؟ تا کہ جب وہ قیامت کے دن آتا' تو وہ وافر (یعنی زیادہ بڑا ہو کر) آتا''۔

بَابُ الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

باب: محبت اور بغض کا تذکرہ

20269 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ لِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا اَسْلَمُ لَا يَكُنْ حُبُّكَ كَلَفًا، وَلَا يَكُنْ بُغْضُكَ تَلَفًا، قُلْتُ: وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِذَا اَحْبَبْتَ فَلَا تَكَلَّفْ كَمَا يَكْلَفُ الصَّبِیُّ بِالشَّیْءِ يُحِبُّهٗ، وَاِذَا اَبْغَضْتَ فَلَا تَبْغَضْ بُغْضًا تُحِبُّ اَنْ يَّتْلَفَ صَاحِبُكَ وَيَهْلِكَ

زید بن اسلم' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے اسلم! تمہاری محبت تکلف والی نہ ہو اور تمہارا بغض ضائع کر دینے والا نہ ہو' میں نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم محبت رکھو تو یوں تکلف نہ کرو' جس طرح بچہ تکلف کرتا ہے' جب وہ کسی چیز سے محبت کرتا ہے' اور جب تم بغض رکھو' تو ایسا بغض نہ رکھو کہ تم یہ چاہو کہ

تمہارا متعلقہ (یعنی ناپسندیدہ) فرد تلف ہو جائے اور ہلاکت کا شکار ہو جائے۔

20270 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اَحِبُّوا هَوْنًا، وَاَبْغِضُوا هَوْنًا، فَقَدْ اَفْرَطَ اَقْوَامٌ فِيْ حُبِّ اَقْوَامٍ فَهَلَكُوا، وَاَفْرَطَ اَقْوَامٌ فِيْ بُغْضِ اَقْوَامٍ فَهَلَكُوا، لَا تُفْرِطْ فِيْ حُبِّكَ وَلَا تُفْرِطْ فِيْ بُغْضِكَ، مَنْ وَّجَدَ دُوْنَ اَخِيْهِ سِتْرًا فَلَا يَكْشِفْهُ، لَا تَجَسَّسْ اَخَاكَ فَقَدْ نُهِيتَ اَنْ تَجَسَّسَهُ، لَا تَحْقِرْ عَلَيْهِ، وَلَا تَنْفِرْ عَنْهُ

✱✱ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جس نے حسن بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''محبت' مناسب حد تک رکھو' اور بغض مناسب حد تک رکھو' کیونکہ کچھ لوگوں نے کچھ لوگوں کی محبت کے بارے میں افراط سے کام لیا اور کچھ لوگوں نے کچھ لوگوں سے بغض کے بارے میں افراط سے کام لیا' تو وہ ہلاکت کا شکار ہو گئے' تم اپنی محبت میں افراط نہ کرو اور اپنے بغض میں افراط نہ کرو' جو شخص اپنے بھائی کا پردہ پاتا' ہے وہ اُسے ہٹائے نہیں' تم اپنے بھائی کی جاسوسی نہ کرو' کیونکہ تمہیں اس کی جاسوسی کرنے سے منع کیا گیا ہے' تم اسے حقیر نہ سمجھو اور اس سے روگردانی نہ کرو''۔

بَابُ الذُّنُوْبِ

باب: گناہوں کا تذکرہ

20271 - قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم لوگ گناہ نہ کرو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گا اور اس قوم کو لے آئے گا' جو گناہ کریں گے اور مغفرت طلب کریں گے اور وہ اُن کی مغفرت کر دے گا''۔

20272 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: يَا عِبَادِيْ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ، وَجَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا الْعِبَادَ، يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ فَاِنِّيْ اَغْفِرُ لَكُمُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا اُبَالِيْ، يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَجِنَّكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَصَغِيْرَكُمْ وَكَبِيْرَكُمْ، كَانُوْا عَلٰى قَلْبِ اَفْجَرِكُمْ لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا، وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَجِنَّكُمْ وَاِنْسَكُمْ، وَصَغِيْرَكُمْ وَكَبِيْرَكُمْ، سَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ مَسْاَلَتَهُ لَمْ يَنْقُصْ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ شَيْئًا، كَرَاْسِ الْمِخْيَطِ يُغْمَسُ فِي الْبَحْرِ

✸✸ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تم پر بھی حرام قرار دیا ہے تو تم بندوں پر ظلم نہ کرو اے میرے بندو! تم رات میں اور دن میں خطائیں کرتے ہو تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہارے تمام گناہوں کی مغفرت کردوں گا اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور بعد والے تمہارے جنات اور تمہارے انسان تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے (سب مل کر) تم میں سے سب سے زیادہ گناہگار بندے کے دل کے مطابق (گناہگار) ہو جائیں تو وہ میری بادشاہی میں کوئی کمی نہیں کریں گے اور اگر تمہارے پہلے والے اور بعد والے تمہارے جنات اور تمہارے انسان تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے (وہ سب مل کر) مجھ سے مانگیں تو میں اُن میں سے ہر ایک فرد کو اس کے مانگنے کے مطابق عطا کروں گا اور یہ چیز اس میں جو کچھ میرے پاس ہے اتنی بھی کمی نہیں کرے گی کہ کسی سوئی کا کنارہ سمندر میں ڈبو دیا جائے (تو اس کے پانی میں جتنی کمی ہوتی ہے)''۔

20273 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلَى الْاَذَى مِنَ اللّٰهِ، يَدْعُوْنَ لَهٗ وَلَدًا وَّهُوَ يَعْفُو عَنْهُمْ، وَيَدْعُوْنَ لَهٗ صَاحِبًا وَّشَرِيكًا وَّهُوَ يَرْزُقُهُمْ وَيَدْفَعُ عَنْهُمْ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا؟ قَالَ: اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✸✸ سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

''کوئی بھی اذیت (یا ناپسندیدہ چیز) پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے لوگ اس کی اولاد کے قائل ہیں اور وہ ان سے درگزر کرتا ہے لوگ اس کی بیوی اور شریک کے قائل ہیں اور وہ پھر بھی انہیں رزق دیتا ہے اور ان سے (تکالیف ومصائب وغیرہ) کو پرے کرتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

20274 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ اِذَا اَذْنَبَ اَصْبَحَ عَلٰى بَابِهٖ مَكْتُوْبٌ: اَذْنَبْتَ كَذَا وَكَذَا، وَكَفَّارَتُهٗ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْعَمَلِ، فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَتَكَاثَرَ اَنْ يَعْمَلَهٗ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: "مَا اُحِبُّ اَنَّ اللّٰهَ اَعْطَانَا ذٰلِكَ مَكَانَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا) (النساء: 110)

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد جب کوئی گناہ کرتا تھا تو اگلی صبح اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوتا تھا: تم نے

فلاں فلاں گناہ کیا ہے اور اس کا کفارہ یہ یہ عمل ہے تا کہ وہ شخص اس عمل کو زیادہ کرے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ لی اس (درج ذیل) آیت کی جگہ یہ چیز (یعنی یہ صورت حال) ہمیں بھی عطا کر دیتا (وہ آیت یہ ہے:)

''جو شخص برا عمل کرلے یا اپنے اوپر ظلم کرلے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا پائے گا''۔

20275 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ سَاجِدٌ فَوَطِءَ عَلٰی رَقَبَتِهٖ، فَقَالَ: اَتَطَؤُ عَلٰی رَقَبَتِیْ وَاَنَا سَاجِدٌ، لَا وَاللّٰهِ، لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ هٰذَا اَبَدًا، قَالَ: فَقَالَ اللّٰهُ: اَتَتَاَلّٰی عَلَیَّ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص دوسرے شخص کے پاس سے گزرا، دوسرا شخص سجدے میں تھا پہلے شخص نے اس کی گردن پر پاؤں دے دیا، تو دوسرے شخص نے کہا: جب میں سجدے کی حالت میں تھا، تو تم نے اس وقت میری گردن پر پاؤں دے دیا؟ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل کی کبھی مغفرت نہیں کرے گا' راوی کہتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تم نے میرے بارے میں یہ قسم اٹھائی ہے؟ (یا تم نے میری طرف ایک بات منسوب کی ہے) میں نے اُس کی مغفرت کردی ہے۔

20276 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوِ الْحَسَنِ اَوْ كِلَیْهِمَا، قَالَ: اَلظُّلْمُ ثَلَاثَةٌ: ظُلْمٌ لَّا یُغْفَرُ، وَظُلْمٌ لَّا یُتْرَكُ، وَظُلْمٌ یُغْفَرُ، فَاَمَّا الظُّلْمُ الَّذِیْ لَا یُغْفَرُ: فَالشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَاَمَّا الظُّلْمُ الَّذِیْ لَا یُتْرَكُ: فَظُلْمُ النَّاسِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا، وَاَمَّا الظُّلْمُ الَّذِیْ یُغْفَرُ: فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهٗ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ رَبِّهٖ

✸✸ معمر نے قتادہ یا شاید حسن یا شاید دونوں کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:

''ظلم تین قسم کا ہوتا ہے ایک وہ ظلم ہے، جس کی مغفرت نہیں ہوگی ایک وہ ظلم ہے، جس کو چھوڑا نہیں جائے گا (یعنی اس کا بدلہ دینا ہوگا) اور ایک وہ ظلم ہے، جس کی مغفرت ہو جائے گی جہاں تک اس ظلم کا تعلق ہے، جس کی مغفرت نہیں ہوگی، تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے جہاں تک اس ظلم کا تعلق ہے، جس کو چھوڑا نہیں جائے گا، تو وہ لوگوں کا ایک دوسرے پر کیا ہوا ظلم ہے جہاں تک اس ظلم کا تعلق ہے، جس کی مغفرت ہو جائے گی، تو یہ بندے کا اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملے کے حوالے سے اپنے اوپر ظلم کرنا ہے (یعنی عبادات وغیرہ میں کوتاہی کرنا ہے)''۔

20277 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ فِیْ صَحِیْفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: مُوْجِبَتَانِ، وَمُضْعِفَتَانِ، وَمِثْلًا بِمِثْلٍ، فَاَمَّا الْمُوْجِبَتَانِ: فَمَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا یُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِیَ اللّٰهَ یُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ، قَالَ: وَاَمَّا الْمُضْعِفَتَانِ: فَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً كُتِبَتْ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَاَمَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً كُتِبَتْ عَلَیْهِ مِثْلُهَا

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے صحیفے میں یہ بات تحریر ہے: انہوں نے فرمایا ہے:

''دو چیزیں' واجب کرنے والی ہیں' دو چیزیں دوگنا (یا کئی گنا) کرنے والی ہیں' ایک چیز برابر' برابر کی ہے' جہاں تک واجب کرنے والی دو چیزوں کا تعلق ہے' تو جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اس کا شریک نہ سمجھتا ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگا' اور جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' کہ وہ کسی کو اس کا شریک قرار دیتا ہو' تو وہ جہنم میں داخل ہوگا' جہاں تک دوگنا (یا کئی گنا) کرنے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو جو شخص ایک نیکی کرے گا' اس کے لئے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک (نیکیاں) نوٹ کی جائیں گی' جہاں تک برابر' برابر کی چیز کا تعلق ہے' تو جو شخص ایک گناہ کرے گا' تو اسے ایک گناہ ہی نوٹ کیا جائے گا''۔

بَابُ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

باب: حقیر گناہوں کا تذکرہ

20278 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: مَثَلُ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ كَمَثَلِ قَوْمٍ سَفْرٍ نَزَلُوْا بِاَرْضٍ قَفْرٍ مَعَهُمْ طَعَامٌ لَّا يُصْلِحُهُمْ اِلَّا النَّارُ، فَتَفَرَّقُوا فَجَعَلَ هٰذَا يَجِيْءُ بِالرَّوْثَةِ، وَيَجِيْءُ هٰذَا بِالْعَظْمِ، وَيَجِيْءُ هٰذَا بِالْعُوْدِ حَتّٰى جَمَعُوا مِنْ ذٰلِكَ مَا اَصْلَحُوا بِهِ طَعَامَهُمْ، فَكَذٰلِكَ صَاحِبُ الْمُحَقَّرَاتِ، يَكْذِبُ الْكَذْبَةَ، وَيُذْنِبُ الذَّنْبَ، وَيَجْمَعُ مِنْ ذٰلِكَ مَا لَعَلَّهُ اَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حقیر گناہوں کی مثال یوں ہے' جیسے کچھ لوگ سفر کر رہے ہوں اور وہ کسی ویرانے میں پڑاؤ کریں' ان کے پاس کھانے کے لیے ایسی چیز ہو' جو آگ کے بغیر تیار نہ ہو سکتی ہو' تو وہ ادھر ادھر بکھر جائیں' کوئی مینگنی لے آئے' کوئی ہڈی لے آئے' کوئی لکڑی لے آئے' یہاں تک کہ وہ ان سب چیزوں کو اکٹھا کر دیں' تا کہ اس کے ذریعے (آگ جلا کر) اپنا کھانا تیار کر سکیں' تو حقیر گناہ کرنے والے فرد کی مثال بھی اسی طرح ہے' وہ جھوٹ بولتا ہے' وہ کسی (اور) گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' لیکن جب وہ سب اکٹھے ہو جائیں گے' تو ہو سکتا ہے' اُن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل اوندھا کر کے جہنم کی آگ میں ڈال دے''۔

20279 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَّلْقَى اللّٰهَ اِلَّا اَذْنَبَ اِلَّا يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَاِنَّهٗ لَمْ يُذْنِبْ وَلَمْ يَهُمَّ بِامْرَاَةٍ

✽✽ معمر' ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جس نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی شخص ایسا نہیں ہے' کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اس نے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو' صرف حضرت یحییٰ علیہ السلام کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ انہوں نے نہ' تو گناہ کا ارتکاب کیا' اور نہ ہی کسی عورت کی خواہش کی''۔

بَابُ مَنْ يَّضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِ

باب: جس پر اللہ تعالیٰ ہنس دیتا ہے

20280 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، قَالُوْا: وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: يَقْتُلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ، ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ دو افراد پر ہنس دیتا ہے' ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوتا ہے' لیکن وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص اُس (دوسرے کو) قتل کرے گا' اور وہ (دوسرا شخص جو شہید ہوا ہے' وہ) جنت میں داخل ہو جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ پہلے شخص کو توفیق دے گا' اور اسے اسلام کی ہدایت نصیب کرے گا' پھر وہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائے گا''۔

20281 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: رَجُلَانِ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا: رَجُلٌ تَحْتَهُ فَرَسٌ مِنْ اَمْثَلِ خَيْلِ اَصْحَابِهِ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوا، وَثَبَتَ اِلٰى اَنْ قُتِلَ شَهِيْدًا، فَذٰلِكَ يَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ لَا يَرَاهُ اَحَدٌ غَيْرِيْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دو آدمی ہیں' جن پر اللہ تعالیٰ ہنس دیتا ہے' ایک وہ شخص جس کے نیچے اس کے ساتھیوں (کے گھوڑوں) میں سے سب سے عمدہ قسم کا گھوڑا ہو' وہ لوگ دشمن کا سامنا کریں اور پسپا ہو جائیں' لیکن وہ شخص ثابت قدم رہے (حالانکہ وہ سب سے عمدہ قسم کے گھوڑے پر تھا اور فرار ہو سکتا تھا) یہاں تک کہ وہ شخص شہید ہو جائے' تو ایسے شخص پر (یا ایسے شخص کی طرف دیکھ کر) اللہ تعالیٰ ہنس دے گا' اور (فرشتوں سے) فرمائے گا: میرے بندے کی طرف دیکھو! اسے میرے علاوہ کوئی نہیں دیکھ رہا تھا (لیکن یہ پھر بھی ثابت قدم رہا ہے)''۔

20282 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ يَسْتَبْشِرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَتَرَكَ فِرَاشَهُ وَدِفَاءَهُ، ثُمَّ قَامَ يَتَوَضَّاُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ: مَا حَمَلَ عَبْدِيْ عَلٰى هٰذَا اَوْ عَلٰى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ اَعْلَمُ، فَيَقُوْلُ: اَنَا اَعْلَمُ وَلٰكِنْ اَخْبِرُوْنِيْ، فَيَقُوْلُوْنَ: خَوَّفْتَهُ شَيْئًا فَخَافَهُ، (ص 186) وَرَجَّيْتَهُ شَيْئًا فَرَجَاهُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اٰمَنْتُهُ مِمَّا خَافَ، وَاَعْطَيْتُهُ مَا رَجَا، وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ، وَثَبَتَ حَتّٰى قُتِلَ اَوْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ: مَا حَمَلَ عَبْدِيْ عَلٰى هٰذَا

اَوْ عَلٰى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ، فَيَقُوْلُ: اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ، وَلٰكِنْ اَخْبِرُوْنِىْ، فَيَقُوْلُوْنَ: خَوَّفْتَهٗ شَيْئًا فَخَافَهٗ، وَرَجَّيْتَهٗ شَيْئًا فَرَجَاهُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اٰمَنْتُهٗ مِمَّا خَافَ. وَاَعْطَيْتُهٗ مَا رَجَا، وَرَجُلٌ اَسْرٰى لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا كَانَ فِىْ آخِرِ اللَّيْلِ نَزَلَ . . فَنَامَ اَصْحَابُهٗ، فَقَامَ هُوَ يُصَلِّىْ، قَالَ: فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ: مَا حَمَلَ عَبْدِىْ عَلٰى هٰذَا، اَوْ عَلٰى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ، فَيَقُوْلُ: اَنَا اَعْلَمُ وَلٰكِنْ اَخْبِرُوْنِىْ، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: خَوَّفْتَهٗ شَيْئًا فَخَافَهٗ، وَرَجَّيْتَهٗ شَيْئًا فَرَجَاهُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاِنِّىْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ اٰمَنْتُهٗ مِمَّا خَافَ وَاَعْطَيْتُهٗ مَا رَجَا

✸✸ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نور عطا کرے گا' ایک وہ شخص' جو رات کے وقت اٹھے' وہ اپنا بستر اور اپنا لحاف چھوڑ دے' پھر وہ اُٹھ کر وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ نماز کے لیے کھڑا ہو' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے ایسا کیوں کیا ہے؟ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن اس کا مفہوم یہی ہے) فرشتے جواب دیتے ہیں' تو زیادہ بہتر جانتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بہتر جانتا ہوں' لیکن تم مجھے بتاؤ! فرشتے کہتے ہیں: تو نے اس کو ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب' یا جہنم) کا خوف دلایا' تو یہ اس سے ڈر گیا' تو نے اسے ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت یا جنت) کی امید دلائی' تو اس نے اس کی امید رکھی' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں' تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ جس چیز سے ڈرتا ہے' اس کے حوالے سے' میں نے اس کو امان دی اور یہ جس کی امید رکھتا ہے' وہ چیز میں نے اسے عطا کر دی' ایک وہ شخص جو کسی جنگی مہم پر ہو' وہ دشمن کا سامنا کرے' اس کے ساتھی پسپا ہو جائیں' لیکن وہ ثابت قدم رہے یہاں تک کہ وہ قتل ہو جائے' یا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو فتح نصیب کر دے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے ایسا کیوں کیا ہے؟ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن اس کا مفہوم یہی ہے) فرشتے جواب دیتے ہیں' تو زیادہ بہتر جانتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں' بہتر جانتا ہوں لیکن تم مجھے بتاؤ' فرشتے کہتے ہیں: تو نے اس کو ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب یا جہنم) کا خوف دلایا' تو یہ اس سے ڈر گیا' تو نے اسے ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت یا جنت) کی امید دلائی' تو اس نے اس کی امید رکھی' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں' تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ جس چیز سے ڈرتا ہے' اس کے حوالے سے میں نے اس کو امان دی' اور یہ جس کی امید رکھتا ہے' وہ چیز میں نے اسے عطا کر دی' اور ایک وہ شخص' جو رات بھر سفر کرتا رہے' یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آئے' تو وہ پڑاؤ کرے' اس کے ساتھی سو جائیں' لیکن وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے ایسا کیوں کیا ہے؟ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن اس کا مفہوم یہی ہے) فرشتے جواب دیتے ہیں' تو زیادہ بہتر جانتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں جانتا ہوں لیکن تم مجھے بتاؤ' فرشتے کہتے ہیں: تو نے اس کو ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب یا جہنم) کا خوف دلایا' تو یہ اس سے ڈر گیا' تو نے اسے ایک چیز (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت یا جنت) کی امید دلائی' تو اس نے اس کی امید رکھی' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں' تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ جس چیز سے ڈرتا ہے' اس کے حوالے سے میں نے اس کو امان دی' اور یہ جس کی امید رکھتا ہے' وہ چیز میں نے اسے عطا کر دی''۔

20283 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ مِنْكُمْ - اَوْ لِمَنْ يَقُوْلُ -: مايس لعوب العب منكم، قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَاهِلَةَ: اِنَّ اللّٰهَ يَضْحَكُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ "، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَا عَدِمْنَا الْخَيْرَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ

✵✵ اسماعیل بن امیہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے ہنس پڑتا ہے (اس سے آگے کا جملہ مجہول ہے، جس کو نقل کرتے ہوئے، شاید ناسخ سے سہو ہوا ہے' آگے کے الفاظ یہ ہیں:) راوی بیان کرتے ہیں:' تو باہلہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ ہنستا بھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں!' تو اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ایسے پروردگار سے بھلائی پانے سے محروم نہیں رہیں گے' جو ہنستا بھی ہو''۔

بَابُ مَنْ لَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ

باب: اُس شخص کا بیان' جس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا

20284 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: شَيْخٌ زَانٍ، وَغَنِيٌّ ظَلُوْمٌ، وَفَقِيْرٌ مُخْتَالٌ

✵✵ ابواسحاق کہتے ہیں:

''تین لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا (یعنی انہیں پسند نہیں کرتا) بوڑھا زانی' ظالم مالدار' اور متکبر غریب''۔

20285 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ يَشْنَاُ بِهِمُ اللّٰهُ: شَيْخٌ زَانٍ، وَفَقِيْرٌ مُخْتَالٌ، وَذُوْ سُلْطَانٍ كَذَّابٌ - اَوْ غَنِيٌّ ظَلُوْمٌ شَكَّ مَعْمَرٌ

✵✵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تین لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' بوڑھا زانی' متکبر غریب اور جھوٹا حکمران (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ظالم مالدار''۔ یہ شک' معمر کو ہے۔

اَلْغَضَبُ وَالْغَيْظُ وَمَا جَاءَ فِيْهِ

باب: غضب اور غصے کا تذکرہ اور اس بارے میں جو منقول ہے

20286 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَوْصِنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ، قَالَ الرَّجُلُ: فَفَكَّرْتُ حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، فَاِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ

** حمید بن عبدالرحمٰن' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا' وہ شخص کہتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا تھا' میں اس میں کچھ دیر غور کرتا رہا (تو یہ بات سامنے آئی) کہ غصہ ہر قسم کے شر کو جمع کر لیتا ہے۔*

20287 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، قَالُوْا: مَنِ الشَّدِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''طاقتور' وہ نہیں ہوتا' جو پچھاڑ دیتا ہے' لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! طاقتور کون ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو غصہ کے وقت' خود پر قابو رکھے''۔

20288 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْغَضَبَ طُغْيَانٌ فِىْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ تَدِرُّ اَوْدَاجُهُ وَتَحْمَرُّ عَيْنَاهُ

** زید بن اسلم روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''غصہ' انسان کے دل میں ایک طغیانی ہوتی ہے' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ کہ کیسے اس کی رگیں پھول جاتی ہیں' اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں''۔

20289 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ تُوقَدُ فِىْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، اَلَمْ تَرَوْا اِلَى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهِ وَاِلَى احْمِرَارِ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ، فَاِنْ كَانَ قَائِمًا فَلْيَقْعُدْ، وَاِنْ كَانَ قَاعِدًا فَلْيَتَّكِئْ

قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جُرْعَةٌ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَتَمَهَا رَجُلٌ، اَوْ جُرْعَةِ صَبْرٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ، وَمَا قَطْرَةٌ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَةِ دَمْعٍ مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةِ دَمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

** حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''غصہ ایک انگارہ ہے جو انسان کے دل میں جل اٹھتا ہے' کیا تم نے اس کی رگوں کے پھول جانے' اور آنکھوں کے سرخ ہو جانے کو نہیں دیکھا ہے' جب تم میں سے کوئی ایک اس (غصہ) کو پائے' تو اگر وہ کھڑا ہوا ہو' تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہوا ہو' تو ٹیک لگا لے (یا لیٹ جائے)''۔

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (373/5) پر' اور امام بیہقی نے ''سنن کبریٰ'' میں (105/10) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ہیثمی نے ''مجمع الزوائد'' میں (69/8) نقل کی ہے' اور یہ کہا ہے: یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی گھونٹ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصے کے اس گھونٹ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے' جسے آدمی چھپا لیتا ہے (یعنی غصے کو پی لیتا ہے) اور مصیبت کے وقت' صبر کے گھونٹ سے (زیادہ پسندیدہ نہیں ہے) اور کوئی قطرہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے (نکلنے والے) آنسو کے قطرے' اور اللہ کی راہ میں (بہہ جانے والے) خون کے قطرے سے' زیادہ پسندیدہ نہیں ہے''۔

20290 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَبْعٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ: شِدَّةُ الْغَضَبِ، وَشِدَّةُ الْعُطَاسِ، وَشِدَّةُ التَّثَاؤُبِ، وَالْقَيْءُ، وَالرُّعَافُ. . .، وَالنَّوْمُ عِنْدَ الذِّكْرِ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سات چیزیں' شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں' شدید غصہ' شدید پیاس' شدید جماہی' قے' نکسیر......اور ذکر کے وقت نیند''۔

20291 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: اِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ تُزِلُّهُ الشَّيَاطِيْنُ، كَمَا يُزِلُّ اَحَدُكُمُ الْقَعُوْدَ مِنَ الْاِبِلِ تَكُوْنُ لَهُ

** مسیب بن رافع فرماتے ہیں: کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں' جنہیں شیاطین یوں پھسلا دیتے ہیں' جیسے تم میں سے کوئی ایک اونٹ پر بیٹھتے ہوئے پھسل جاتا ہے۔

20292 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اغْرَوْرَقَتْ عَيْنٌ بِمَائِهَا اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْجَسَدَ عَلَى النَّارِ، وَلَا سَالَتْ عَلٰى خَدِّهَا فَيَرْهَقُ ذٰلِكَ الْوَجْهَ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ، وَلَوْ اَنَّ بَاكِيًا بَكٰى فِيْ اُمَّةٍ مِّنَ الْاُمَمِ لَرُحِمُوا، وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا لَهُ مِقْدَارٌ وَّمِيزَانٌ اِلَّا الدَّمْعَةَ فَاِنَّهُ يُطْفَاُ بِهَا بِحَارٌ مِّنْ نَارٍ

** مسلم بن یسار روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو آنکھ (اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے) تر ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اس جسم کو جہنم پر حرام قرار دے دیتا ہے' اور اگر وہ (آنسو) بہہ کر رخسار پر آ جائے' تو اس چہرے کو کبھی ذلت یا رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا' اگر کوئی رونے والا' کسی گروہ کے درمیان رو پڑتا ہے' تو ان لوگوں پر بھی رحم کر دیا جاتا ہے' ہر چیز کی مخصوص مقدار اور وزن ہوتا ہے' صرف آنسو کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ اس کے ذریعے آگ کے سمندر بجھائے جا سکتے ہیں''۔

مَنْ دَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جس کے لیے نبی اکرم ﷺ نے دعاءِ ضرر کی ہو

20293 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَهُ لَا تُخْلِفُهُ، اَيُّمَا عَبْدٍ مِّنْ

الْمُسْلِمِيْنَ ضَرَبْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ - قَالَ مَعْمَرٌ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: - اَوْ لَعَنْتُهُ، فَاجْعَلْهُ قُرْبَةً لَهُ اِلَيْكَ يَوْمَ يَلْقَاكَ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! میں نے تجھ سے عہد لیا ہے' جس کی' تو خلاف ورزی نہیں کرے گا اور' تو عہد کی خلاف ورزی کرتا بھی نہیں ہے' (میں نے یہ عہد لیا ہے) کہ میں' جس مسلمان شخص کو ماروں' یا اس کو برا کہوں' -معمر کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: یا میں اس پر لعنت کروں' تو' تو اس کو اس شخص کے لیے اس دن اپنی بارگاہ میں قربت کا باعث بنا دینا' جب وہ تیری بارگاہ میں حاضر ہوگا''۔

20294 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَهُ، اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ آذَيْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَّكَفَّارَةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! میں نے تجھ سے یہ عہد لیا ہے' جس کی' تو خلاف ورزی نہیں کرے گا کہ میں ایک بشر ہوں' جس بھی مومن کو میں نے کوئی اذیت دی ہو' یا اسے برا کہا ہو' یا اُسے مارا ہو' یا اُس پر لعنت کی ہو' تو تو اس کو اس شخص کے لئے' رحمت' کفارے اور قربت کا باعث بنا دینا' جو تو اس کو قیامت کے دن عطا کرے گا''۔

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ

باب: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

20295 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ لِوَقْتِهِنَّ، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: میں نے کہا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کو اُن کے مخصوص وقت پر ادا کرنا' والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

20296 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ اَوْ عُمْرَةٌ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اس نے کہا! یا رسول اللہ! کون سا

عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر مبرور حج یا عمرہ۔

20297 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَسْلَمُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، قَالَ: فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْمَلُ اِيْمَانًا؟ قَالَ: اَحْسَنُهُمْ اَخْلَاقًا، قَالَ: فَاَيُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ، قَالَ: فَاَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: طُوْلُ الْقُنُوْتِ، قَالَ: فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جُهْدُ الْمُقِلِّ، قَالَ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ اُهَرِيقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: اور کہا: کون سا مسلمان زیادہ سلامتی والا ہے (یا زیادہ اچھا مسلمان ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں' اس نے دریافت کیا: اہل ایمان میں کون زیادہ کامل ایمان والا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں' اس نے دریافت کیا: کون سا ایمان (یعنی عمل) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر اور نرمی' اس نے دریافت کیا: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: طویل قیام والی' اس نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تنگدست شخص کا (دیا ہوا صدقہ) اس نے دریافت کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میں آدمی کا خون بہا دیا جائے' اور اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں۔

20298 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَبِيْبٍ، مَوْلٰى عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: فَاَيُّ الْعَتَاقِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْفَسُهَا، قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيُعِيْنُ الصَّانِعَ، وَيَصْنَعُ لِلْاَخْرَقِ، قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَسْتَطِعْ؟ قَالَ: فَدَعِ النَّاسَ مِنْ شَرِّكَ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ يَعْنِيْ اَخْرَقَ: اَحْمَقَ،

✵✵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا: اس نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' اس نے دریافت کیا: کون سے غلام کو آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو زیادہ عمدہ ہو' اس نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر آدمی اس کو نہ پائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کام کرنے والے کی مدد کرے' اور معذور کو کوئی کام کر دے' اس نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اس کی استطاعت نہ رکھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو اپنے شر سے بچا کے رکھو! کیونکہ یہ بھی صدقہ ہوگا' جو تم اپنے اوپر کرو گے"۔

راوی کہتے ہیں: لفظ "اخرق" سے مراد احمق ہے۔

20299 اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، نَحْوَهُ

٭٭ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

اَلْمَفْرُوْضُ مِنَ الْاَعْمَالِ وَالنَّوَافِلِ

باب: اعمال میں سے فرائض اور نوافل کا تذکرہ

20300 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، اَنَّ سَعْدًا الضَّحَّاكَ مَرَّ بِهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوْصُوْنِي، فَجَعَلُوْا يُوْصُوْنَهُ، وَكَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَمَرَّ بِهِ فَقَالَ: اَوْصِنِي يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، قَالَ: اِنَّ الْقَوْمَ قَدْ اَوْصَوْكَ وَلَمْ يَأْلُوْكَ، وَاِنِّي سَاَجْمَعُ لَكَ اَمْرَكَ فِي كَلِمَاتٍ: اعْلَمْ اَنَّهُ لَا غِنًى بِكَ عَنْ نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا فَنَظِّمْهُ لَكَ انْتِظَامًا، ثُمَّ يَزُوْلُ مَعَكَ اَيْنَمَا زُلْتَ

٭٭ ابوقلابہ نے ایک سے زیادہ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب' سعد ضحاک کے پاس سے گزرے' سعد نے کہا: آپ حضرات مجھے کوئی تلقین کیجئے' اُن حضرات نے انہیں تلقین کرنا شروع کی' ان میں سب سے آخر میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے' وہ سعد کے پاس سے گزرے' تو سعد نے کہا: آپ بھی مجھے کوئی تلقین کیجئے' اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے' تو انہوں نے کہا: لوگوں نے تمہیں تلقین کی ہے اور انہوں نے اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے' اور میں تمہارے لئے تمام معاملے کو چند کلمات میں جمع کر دیتا ہوں' تم یہ بات جان لو! دنیا میں سے جو تمہارا حصہ ہے' اس کے بنا کوئی چارہ نہیں ہے' تو تم اس کے لیے انتظام رکھو اور پھر تم جہاں بھی ہوگے' وہ تمہارے ساتھ ہوگا۔

20301 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: مَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي بِمِثْلِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ، فَاَكُوْنَ عَيْنَيْهِ اللَّتَيْنِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَاُذُنَيْهِ اللَّتَيْنِ يَسْمَعُ بِهِمَا، وَيَدَيْهِ اللَّتَيْنِ يَبْطِشُ بِهِمَا، وَرِجْلَيْهِ اللَّتَيْنِ يَمْشِي بِهِمَا، فَاِذَا دَعَانِي اَجَبْتُهُ، وَاِذَا سَاَلَنِي اَعْطَيْتُهُ، وَاِنِ اسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرا بندہ کسی ایسی چیز کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کرتا' جو اس کی مانند ہو جو میں نے اس پر فرض قرار دی ہے' اور میرا بندہ' نوافل کے ذریعے مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں' جن کی مدد سے وہ دیکھتا ہے' اور اس کے کہ کان بن جاتا ہوں' جن کی مدد سے وہ سنتا ہے' اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن کی مدد سے وہ پکڑتا ہے' اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں' جن کی مدد سے وہ چلتا ہے' جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے' تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں' جب وہ مجھ سے مانگتا ہے' تو میں اسے عطا کرتا ہوں'

اگر وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے' تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں''۔

20302 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِقَوْمٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اِنِّي لَاَبْغَضُ هٰذَا لِلّٰهِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: وَاللّٰهِ لَا بِرَّ لَهَا، اذْهَبْ يَا فُلَانُ فَبَلِّغْهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ الَّذِيْ قَالَ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ اَنَّهُ يَبْغَضُنِيْ فِي اللّٰهِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَلَامَ تَبْغَضُ هٰذَا؟، قَالَ: هُوَ لِيْ جَارٌ وَّاَنَا اَعْلَمُ شَيْءٍ بِهِ، وَاَخْبَرُ شَيْءٍ بِهِ، وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً قَطُّ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ الَّتِيْ يُصَلِّيْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، قَالَ: سَلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ رَآنِيْ اَخَّرْتُهَا عَنْ وَّقْتِهَا، اَوْ اَسَاْتُ فِيْ وُضُوْئِهَا، اَوْ رُكُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: وَلَا رَاَيْتُهُ صَامَ يَوْمًا قَطُّ اِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ الَّذِيْ يَصُوْمُهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، قَالَ: سَلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ رَآنِيْ اَفْطَرْتُ مِنْهُ يَوْمًا، اَوِ اسْتَخْفَفْتُ بِحَقِّهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: وَلَا رَاَيْتُهُ تَصَدَّقَ بِشَيْءٍ قَطُّ اِلَّا هٰذِهِ الزَّكَاةَ الَّتِيْ يُؤَدِّيْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، قَالَ: سَلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ كَتَمْتُهَا، اَوْ اَخَّرْتُهَا - اَوْ قَالَ: مَنَعْتُهَا -؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا مِّنْكَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا' ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں' اللہ تعالیٰ کی خاطر اس شخص سے بغض رکھتا ہوں' حاضرین نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے لیے کوئی نیکی نہیں ہے' اے فلاں! تم جاؤ اور اس تک (یہ بات) پہنچا دو' راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص اس کے پاس گیا اور اسے یہ بات کہہ دی' دوسرا شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا اور بولا: فلاں شخص کا یہ گمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر مجھ سے بغض رکھتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے پہلے شخص کو بلایا اور فرمایا: تم کس وجہ سے اس سے بغض رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: یہ میرا پڑوسی ہے اور میں اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوں' اور اس کے بارے میں زیادہ بہتر خبر رکھتا ہوں' اللہ کی قسم! میں نے اسے کبھی کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ اس فرض نماز کا معاملہ مختلف ہے' جسے ہر نیک اور گنہگار شخص پڑھتا ہے' دوسرے شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ اس سے پوچھئے' کیا اس نے مجھے دیکھا ہے کہ میں نے نماز کو اس کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا کیا ہو؟ یا وضو کرتے ہوئے' یا رکوع میں' یا سجدے میں کوئی کوتاہی کی ہو؟ پہلے شخص نے جواب دیا: جی نہیں! پھر اس نے کہا: میں نے اسے ایک دن بھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ اس مہینے کے روزوں کا معاملہ مختلف ہے' جس کے روزے ہر نیک اور گنہگار شخص رکھتا ہے' دوسرے شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ اس سے پوچھئے: کیا اس نے مجھے دیکھا ہے کہ میں نے اس مہینے کے کسی ایک دن کا روزہ چھوڑا ہو؟ یا میں نے اس کے حق کو کم سمجھا ہو؟ پہلے شخص نے جواب دیا: جی نہیں! پھر اس نے کہا: میں نے اسے کبھی کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ اس زکوۃ کا معاملہ مختلف ہے' جسے ہر نیک اور گناہ گار شخص ادا کرتا ہے' دوسرے شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ اس سے پوچھیے: کیا میں نے اس (زکوۃ) کو چھپایا ہے یا اسے مؤخر کیا ہے؟ (راوی کہتے ہیں: یا شاید اس نے یہ کہا:) میں نے اُسے دینے سے انکار کیا ہو؟ پہلے شخص نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے (پہلے شخص سے) فرمایا: تم اسے چھوڑ دو! شاید یہ تم سے بہتر ہے۔

20303 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُودِ، عَنْ اَبِی وَائِلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ، فَاَصْبَحْتُ قَرِيبًا مِّنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تُخْبِرُنِی بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِی مِنَ النَّارِ، قَالَ: لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ، وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِیءُ الْخَطِيئَةَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَرَاَ: (تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) (السجدة: 16)- حَتّٰى - (جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) (السجدة: 17) ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُودِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ؟، فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟، قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى يَا نَبِیَّ اللّٰهِ، فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ: اكْفُفْ عَلَيْكَ هٰذَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَوَاِنَّا لَمَاْخُوذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ؟ قَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ، وَهَلْ يُكِبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ - اَوْ قَالَ: عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ - اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ "

✲✲ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا' میں آپ کے قریب ہوا' ہم چل رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں نہیں بتائیں گے؟ جو مجھے جنت میں داخل کروادے' اور مجھے جہنم سے دور کر دے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک بڑی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے' اور یہ اُس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ اس کو آسان کر دے' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ! تم نماز قائم کرو' تم زکوۃ ادا کرو' تم رمضان کے مہینے کے روزے رکھو' اور تم بیت اللہ کا حج کرو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھلائی کے دروازوں کے بارے میں تمہاری رہنمائی کرتا ہوں' روزہ' ڈھال ہے' اور صدقہ' گناہ کو بجھا دیتا ہے' اور آدمی کا نصف رات کے وقت نفل نماز ادا کرنا' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اُن کے پہلو' بستروں سے الگ رہتے ہیں'' یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک پڑھی: ''اُس کی جزا ہوگی' جو وہ عمل کرتے تھے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں معاملے کے سرے' اُس کے ستون' اور اُس کی کوہان کی چوٹی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاملے کا سرا' اسلام ہے' اور اس کا ستون' نماز ہے' اور اس کی کوہان کی چوٹی' جہاد ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان سب کے مجموعہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اِس کو سنبھال کے رکھنا!

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہمارا اُن چیزوں کے حوالے سے مواخذہ ہوگا' جو ہم کلام کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے' لوگوں کو اُن کی زبانوں کی کھیتیوں کی وجہ سے' اُن کے چہروں کے بل (راوی کو شک

ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے نتھنوں کے بل اوندھا کر کے جہنم میں ڈالا جائے گا''۔

20304 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ

✴✴ عمر بن عبدالعزیز اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: درست راستے پر رہتے ہوئے نرمی اختیار کرنا''۔

20305 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ يَّرْفَعُ الْحَدِيْثَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَا قَلْبَكَ غِنًى، وَاَسُدُّ عَلَيْكَ فَقْرَكَ، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ مَلَاْتُ قَلْبَكَ شُغْلًا وَّلَمْ اَسُدَّ عَلَيْكَ فَقْرَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ، فَاِنِّيْ اَغْفِرُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ، وَحَقٌّ عَلَيَّ اَلَّا اُضِلَّ عَبْدِيْ وَهُوَ يَسْاَلُنِيْ الْهُدٰى، وَاَنَا الْحَكَمُ

✴✴ معمر نے لیث کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ! میں تمہارے دل کو خوشحالی (یا بے نیازی) سے بھر دوں گا اور تم پر غربت کو بند کر دوں گا اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو میں تمہارے دل کو مصروفیت (یعنی پریشانیوں) سے بھر دوں گا اور تم پر غربت کو بند نہیں کروں گا اے ابن آدم! تم جب تک مجھ سے دعا کرتے رہو گے اور مجھ سے امید رکھو گے تو میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا خواہ جو بھی صورتحال ہو اور مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ میں اپنے ایسے بندے کو گمراہ نہ کروں جو مجھ سے ہدایت مانگتا ہو جبکہ میں حاکم ہوں''۔

اَلْمَرَضُ وَمَا يُصِيبُ الرَّجُلَ

باب: بیماری اور آدمی کو جو مصیبت لاحق ہوتی ہے اُس کا تذکرہ

20306 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ الْخُزَاعِيَّةُ - وَكَانَتْ قَدْ اَدْرَكَتْ عَامَّةَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ وَجِعَةٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ؟، فَقَالَتْ: بِخَيْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَقَدْ بَرَّحَتْ بِيْ اُمُّ مِلْدَمٍ - تُرِيْدُ الْحُمّٰى - فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرِيْ فَاِنَّهَا تُذْهِبُ مِنْ خَبَثِ الْاِنْسَانِ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ مِنْ خَبَثِ الْحَدِيْدِ

✴✴ فاطمہ خزاعیہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زیادہ تر اصحاب کا زمانہ پایا ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے وہ خاتون بیمار تھی نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم کیسا محسوس کر رہی ہو؟ اس خاتون نے جواب دیا: یارسول اللہ! ٹھیک ہے مجھے ''اُم ملدم لاحق ہوا ہے'' اس کی مراد بخار تھا نبی اکرم ﷺ

نے اس خاتون سے فرمایا:

''تم صبر سے کام لو! کیونکہ یہ بیماری انسان کے میل کو یوں ختم کر دیتی ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے میل (یعنی زنگ) کو ختم کر دیتی ہے''۔

20307 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ، لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُفَيِّئُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاؤُهُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ، تُقِيمُ حَتّٰى تَتَحَصَّدَ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن کی مثال کھیت کی طرح ہے' جسے ہوا لہراتی رہتی ہے' مومن کو بھی مسلسل آزمائشیں لاحق ہوتی رہتی ہیں' اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے' وہ اپنی جگہ کھڑا رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے''۔

20308 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ عَلٰى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِّنَ الْعِبَادَةِ، ثُمَّ مَرِضَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهٖ: اكْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذْ كَانَ طَلِيقًا حَتّٰى اُطْلِقَهٗ اَوْ اَكْفِتَهٗ اِلَيَّ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن' جب تک عبادت کرتے ہوئے اچھے طریقے پر گامزن رہے' تو پھر اگر وہ بیمار بھی ہو جائے' تو اس سے متعلق فرشتے سے کہا جاتا ہے: تم اِس کے اُس عمل کی مانند عمل نوٹ کرو' جب یہ ٹھیک ہوا کرتا تھا' یہاں تک کہ میں اِسے ٹھیک کر دوں' یا اسے اپنی طرف بلا لوں''۔

20309 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يَّعُوْدُهٗ، فَقَالَ: اصْبِرْ فَاِنَّهَا طَهُوْرٌ - يَعْنِي الْحُمّٰى -، قَالَ: كَلَّا، بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ، عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُوْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَهُوَ كَذٰلِكَ فَمَاتَ الرَّجُلُ

✽✽ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس' اُس کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: یہ بیماری' طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بخار تھا- اُس شخص نے کہا: ہرگز نہیں! بلکہ یہ تو بخار ہے' جو ایک بوڑھے آدمی پر جوش مار رہا ہے' اور یہ اُسے قبر تک پہنچا دے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! ایسا ہی ہوگا' راوی بیان کرتے ہیں: تو اس شخص کا (اسی بیماری کے دوران) انتقال ہو گیا۔

20310 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ، فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ حَتّٰى يُؤْجَرَ فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِهٖ.

✵✵ عمر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے مومن کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے (یا شاید یہ مطلب ہوگا: مجھے مومن کا معاملہ اچھا لگتا ہے) اگر اسے بھلائی لاحق ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور شکر کرتا ہے' اور اگر اسے مصیبت لاحق ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور صبر کرتا ہے' مومن کو اس کے ہر معاملے کے حوالے سے اجر دیا جائے گا' یہاں تک کہ اسے اس لقمے کا بھی اجر دیا جائے گا' جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے''۔

20311 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، يَرْوِيهِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ

✵✵ معمر نے' حسن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ روایت کرتے ہیں: (شاید یہ مراد ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے' تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے''۔

20312 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَّرَضٍ اَوْ وَجَعٍ يُّصِيبُ الْمُؤْمِنَ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِّذُنُوبِهٖ، حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اَوِ النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بیماری' یا تکلیف مومن کو لاحق ہوتی ہے' تو یہ اُس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے' یہاں تک کہ اس کو جو کانٹا لگتا ہے' یا جو تکلیف لاحق ہوتی ہے''۔

20313 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الرَّبَابِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَبِى الدَّرْدَاءِ نَعُوْدُهٗ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَا لِاَمِيْرِكُمْ - وَاَبُو الدَّرْدَاءِ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرٌ - قَالَ: قُلْنَا: هُوَ شَاكٍ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اشْتَكَيْتُ قَطُّ - اَوْ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا صُدِعْتُ قَطُّ - قَالَ: فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اَخْرِجُوْهُ عَنِّىْ لِيَمُتْ بِخَطَايَاهُ، مَا اُحِبُّ اَنَّ لِىْ بِكُلِّ وَصَبٍ وَصِبْتُهٗ، حُمْرَ النَّعَمِ اِنَّ وَصَبَ الْمُؤْمِنِ يُكَفِّرُ خَطَايَاهُ

✵✵ رُباب قشیری بیان کرتے ہیں: ہم' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے' اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے' ایک دیہاتی بھی' اُن کے پاس آیا' اس نے دریافت کیا: تمہارے امیر کا کیا معاملہ ہے؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اُن دنوں امیر تھے' ہم نے بتایا: یہ بیمار ہیں' اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں' تو کبھی بیمار نہیں ہوا' (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ کی قسم! مجھے کبھی درد لاحق نہیں ہوا' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میرے پاس سے باہر لے جاؤ! تاکہ یہ اپنے گناہوں سمیت مر جائے' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے جو تکلیف لاحق ہوئی ہے' اس کے بدلے میں' مجھے سرخ اونٹ مل جاتے' کیونکہ مومن کو لاحق ہونے والی

تکلیف اس کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔

20314 - أخبرنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ مُصَحَّحٌ - اَوْ قَالَ: ظَاهِرُ الصِّحَّةِ - قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ شَكَيْتَ قَطُّ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: هَلْ ضَرَبَ عَلَيْكَ هٰذَانِ قَطُّ؟ - وَاَشَارَ اِلٰى صُدْغَيْهِ - قَالَ: لَا، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا

✸✸ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں موجود تھے' اسی دوران ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا' جو تندرست تھا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ظاہری طور پر تندرست لگ رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کبھی بیمار ہوئے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کبھی ان دونوں (رگوں) نے تم پر ضرب لگائی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اپنی کنپٹی کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا' اُس نے جواب دیا: جی نہیں! جب وہ واپس چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ کسی جہنمی کو دیکھے' اُسے اِس شخص کو دیکھ لینا چاہیے۔

20315 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ كِيرِ جَهَنَّمَ، فَاَمِيتُوهَا بِالْمَاءِ الْبَارِدِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَرَ اَصْحَابَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ اَنْ يَّصُبُّوا عَلَيْهَا الْمَاءَ بِالسَّحَرِ فَلَمْ يَضُرَّهُمْ، وَقَدْ كَانُوْا وَجَدُوا مِنْهَا شَيْئًا "

✸✸ حسن فرماتے ہیں: بخار' جہنم کی بھٹی کا حصہ ہے' تو تم اسے ٹھنڈے پانی کے ذریعے ماردو!۔

معمر کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: غزوۂ خیبر کے موقع پر' نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ سحری کے وقت اس (بخار) پر پانی بہائیں' تو وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا' اُن لوگوں کو اس (بخار) میں سے کچھ محسوس ہوا تھا۔

20316 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اشْتَكٰى، فَكَاَنَّهُ جَزِعَ مِنْهَا، فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: جَاءَ الْاَمْرُ اِنَّهٗ اَحْرٰى وَاَقْرَبُ بِيْ مِنَ الْغَفْلَةِ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے' انہیں تکلیف محسوس ہوئی (یا انہوں نے اس پر آہ وزاری کی) اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی' تو انہوں نے فرمایا: اَمر آ گیا ہے اور وہ غفلت کے مقابلے میں' میرے لئے زیادہ مناسب اور میرے زیادہ قریب ہے۔

بَابُ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب: آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھتا ہو

20317 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيرٍ اَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي، اِلَّا اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس کے حوالے سے کوئی بڑی تیاری' تو نہیں کی ہے کہ جس کی وجہ سے میں اپنی تعریف کروں' البتہ میں' اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اُس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو''۔

20318 - أخبرنا معمر عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: ثَلَاثٌ اَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ، وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ لَبَرَرْتُ: لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْاِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ، وَلَا يَتَوَلَّى اللّٰهَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا فَوَلَّاهُ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا جَاءَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَالرَّابِعَةُ الَّتِي لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا لَبَرَرْتُ: لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ

✵✵ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تین چیزیں ہیں' جن پر میں قسم اٹھا سکتا ہوں' اور ایک چوتھی چیز بھی ہے کہ اگر میں اس پر قسم اٹھالوں' تو میری قسم سچی ہو گی' (پہلی بات) جس شخص کا اسلام میں حصہ ہو' اللہ تعالیٰ نے اُسے اس شخص کی مانند نہیں بنایا ہے' جس کا (اسلام میں) کوئی حصہ نہ ہو اور (دوسری بات) جب کوئی بندہ' دنیا میں' اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے' تو قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اسے کسی اور کے سپرد نہیں کرے گا' اور (تیسری بات) جو شخص' جس قوم سے محبت رکھتا ہے' وہ قیامت کے دن اُن کے ساتھ آئے گا' اور چوتھی بات کہ اگر میں اس پر حلف اٹھالوں' تو میں سچا ہوؤں گا' وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا میں' کسی بندے کی پردہ پوشی کرے' تو آخرت میں بھی اُس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

20319 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: اِنِّي لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْلَمْتَهُ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَقُمْ اِلَيْهِ فَاَعْلِمْهُ، فَقَامَ اِلَيْهِ فَاَعْلَمَهُ، فَقَالَ: اَحَبَّكَ الَّذِي اَحْبَبْتَنِي لَهُ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا' اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ افراد موجود تھے' آپ کے پاس موجود افراد میں سے ایک شخص نے کہا: میں' اللہ تعالیٰ کی خاطر اِس شخص سے محبت کرتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اُس کو بتایا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُٹھ کر اس

کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ' وہ شخص اُٹھ کر دوسرے شخص کے پاس گیا' اور اُسے اِس بارے میں بتایا' تو اس نے کہا: وہ ذات بھی تم سے محبت رکھے' جس کی وجہ سے تم مجھ سے محبت رکھتے ہو' راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آیا اور دوسرے شخص نے اُسے جو کہا تھا' اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اُس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو' اور تم نے جو ثواب کی امید رکھی ہے' وہ تمہیں ملے گا''۔

20320 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: مَنْ يَّكُنِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ يُّحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ اِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ بِهٖ فِي النَّارِ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں' جس شخص میں ہوں گی' وہ اِن کی وجہ سے' ایمان کی حلاوت کو پالے گا' جس کے نزدیک' اللہ اور اس کا رسول' اُن دونوں کے علاوہ' ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب ہوں' اور جو شخص کسی فرد سے محبت کرتا ہو' اور وہ اُس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہو' اور جو شخص کفر کی طرف لوٹ جانے کو اُسی طرح ناپسند کرتا ہو' جس طرح وہ اِس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اُسے آگ میں ڈال دیا جائے''۔

20321 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ، وَوَالِدَيْهِ، وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی ایک' اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا' جب تک ''میں'' اُس کے نزدیک' اُس کی اولاد' اُس کے والدین اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہو جاتا''۔

بَابٌ فِي الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ

باب: اللہ تعالیٰ کی خاطر' ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کا تذکرہ

20322 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ سَلْمَانَ، قَالَ: التَّاجِرُ الصَّادِقُ مَعَ السَّبْعَةِ فِيْ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَالسَّبْعَةُ: اِمَامٌ مُّقْسِطٌ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَمِيسَمٍ اِلٰى نَفْسِهَا فَقَالَ: اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَرَجُلٌ ذُكِرَ اللّٰهُ عِنْدَهُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ مِنْ حُبِّهٖ اِيَّاهَا، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ كَادَتْ يَمِيْنُهُ تُخْفِيْ مِنْ شِمَالِهٖ، وَرَجُلٌ لَقِيَ اَخَاهُ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّكَ لِلّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ: وَاَنَا اُحِبُّكَ لِلّٰهِ حَتّٰى تَصَادَرَا عَلٰى ذٰلِكَ، وَرَجُلٌ نَشَاَ فِي الْخَيْرِ مُنْذُ هُوَ غُلَامٌ

✵✵ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سچا تاجر' قیامت کے دن' سات افراد کے ساتھ' اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے

میں ہوگا' وہ سات افراد یہ ہیں: عادل حکمران' وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت اپنی ذات کی طرف بلائے اور وہ شخص یہ کہے: میں' اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اور وہ شخص' جس کے سامنے اللہ کا ذکر ہو' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں' اور وہ شخص' کہ مسجدوں سے محبت کی وجہ سے' اُس کا دل مساجد کے ساتھ متعلق رہے' اور وہ شخص' جو کہ صدقہ دے' یوں کہ دایاں ہاتھ' اُسے بائیں سے چھپا کے رکھے' اور وہ شخص' جو اپنے بھائی سے ملے اور یہ کہے: میں' اللہ تعالیٰ کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں' اور دوسرا شخص یہ کہے: میں بھی' اللہ تعالیٰ کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں' یہاں تک کہ وہ اسی صورتحال پر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں' اور ایک وہ شخص' جس کی بچپن سے ہی نشوونما بھلائی میں ہوئی ہو۔

20323 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ مِنَ الْاِیْمَانِ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ لَا یُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَفِیْهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایمان میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی اپنے بھائی سے محبت رکھے' وہ اُس کے ساتھ' صرف اللہ تعالیٰ کے لیے' اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر محبت رکھے''۔

20324 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ (ص:202) الْاٰیَةُ: (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْیَاۤءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) (المائدۃ: 101)، قَالُوْا: فَنَحْنُ نَسْاَلُهُ اِذًا، قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَیْسُوا بِاَنْبِیَاۤءَ، وَلَا شُهَدَاۤءَ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاۤءُ بِقُرْبِهِمْ وَمَقْعَدِهِمْ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، قَالَ: وَفِیْ نَاحِیَةِ الْقَوْمِ اَعْرَابِیٌّ، فَقَامَ فَحَثٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَرَمٰى بِیَدَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: حَدِّثْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْهُمْ مَّنْ هُمْ؟ قَالَ: فَرَاَیْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشَرَ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ عِبَادٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، مِنْ بُلْدَانٍ شَتّٰى، وَقَبَائِلَ شَتّٰى مِنْ شُعُوْبِ الْقَبَائِلِ، لَمْ یَكُنْ بَیْنَهُمْ اَرْحَامٌ یَتَوَاصَلُوْنَ بِهَا، وَلَا دُنْیَا یَتَبَاذَلُوْنَ بِهَا، یَتَحَابُّوْنَ بِرُوْحِ اللّٰهِ، یَجْعَلُ اللّٰهُ وُجُوْهَهُمْ نُوْرًا، وَیَجْعَلُ لَهُمْ مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ قُدَّامَ الرَّحْمٰنِ، یَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا یَفْزَعُوْنَ، وَیَخَافُ النَّاسُ وَلَا یَخَافُوْنَ

✵✵ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اسی دوران یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کر دی جائیں' تو تمہیں برا لگے''۔

تو (کچھ) لوگوں نے کہا: پھر' تو ہم آپ سے سوال کریں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں' جو نہ انبیاء ہیں' اور نہ شہداء ہیں' لیکن قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کی قربت اور ان کے بیٹھنے کے مقام کے حوالے سے' انبیاء اور شہداء' اُن پر رشک کریں گے' راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے آخر میں' ایک دیہاتی موجود تھا' وہ کھڑا ہوا' اس نے

اپنے چہرے سے ہاتھوں کے ذریعے مٹی جھاڑی' پھر اُس نے کہا: یارسول اللہ! آپ ہمیں اُن لوگوں کے بارے میں بتائیے کہ وہ کون ہوں گے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے' نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا کہ وہ کھل اُٹھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ کے بندوں میں سے' کچھ بندے ہوں گے' جو مختلف شہروں سے تعلق رکھتے ہوں گے' مختلف قبائل سے اور قبائل کی مختلف ذیلی شاخوں سے تعلق رکھتے ہوں گے' ان کے درمیان رشتہ داری کا کوئی تعلق نہیں ہوگا' جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کریں' اور کوئی دنیاوی تعلق بھی نہیں ہوگا' جس کی وجہ سے' وہ ایک دوسرے پر خرچ کریں' وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر' ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور بنادے گا' اور اُن کے لیے موتیوں سے بنے ہوئے منبر بنائے گا' جو ''رحمان'' کے سامنے ہوں گے' (دوسرے) لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے' لیکن یہ (لوگ) گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوں گے' (دوسرے) لوگ خوفزدہ ہوں گے' لیکن یہ (لوگ) خوفزدہ نہیں ہوں گے''۔

20325 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: قِيلَ: مَنْ اَهْلُكَ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُكَ يَا رَبِّ؟ قَالَ: الْمُتَحَابُّوْنَ فِيَّ، الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرُوْا بِي، وَاِذَا ذُكِرُوْا ذُكِرْتُ بِهِمْ، الَّذِيْنَ يُنِيْبُوْنَ اِلٰى طَاعَتِيْ كَمَا تُنِيْبُ السِّنَّوْرُ اِلٰى وُكُوْرِهَا، الَّذِيْنَ اِذَا اسْتُحِلَّتْ مَحَارِمِي غَضِبُوْا كَمَا يَغْضَبُ النَّمِرُ اِذَا حُرِبَ

✵✵ معمر نے' قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں:

''یہ بات کہی گئی: اے پروردگار! وہ اہل کون ہیں؟ جو تیرے اہل ہیں؟ (یعنی جو ''اللہ والے'' ہیں) پروردگار نے فرمایا: میری خاطر' ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ' جب میرا ذکر ہوگا' تو میرے ساتھ اُن کا بھی ذکر ہوگا' اور جب اُن کا ذکر ہوگا' تو اُن کے ہمراہ' میرا بھی ذکر ہوگا' وہ میری فرمانبرداری کی طرف یوں آتے ہیں' جس طرح کوئی بلا اپنے ٹھکانے کی طرف لوٹتا ہے' جب میری حرام قرار دی ہوئی چیزوں پر عمل ہوتا ہے' تو وہ یوں غصہ کرتے ہیں' جس طرح کوئی چیتا غصہ کرتا ہے' جب اس کے ساتھ لڑائی ہو''۔

20326 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: - وَكَانَ عُمَرُ لَا يَرْفَعُهُ - يَقُوْلُ: كَثِيْرًا يُقَالُ: مَا تَحَابَّ اثْنَانِ فِي اللّٰهِ اِلَّا كَانَ اَعْظَمُهُمَا اَجْرًا اَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (عمر نامی راوی سے مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کرتے ہیں' وہ عام طور پر یہی کہتے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے' جبکہ قتادہ نے یہ کہا ہے کہ یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے:

''جب بھی دو افراد اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' تو ان دونوں میں زیادہ اجر اسے ملتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو''۔

20327 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَ اَخَاهُ صُبَابَةً اِلَيْهِ، وَحَدَاثَةَ عَهْدٍ بِهِ، بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا فَنَادَى: طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ، قَالَ: ثُمَّ

يَقُولُ اللّٰهُ: بِرُوْحِي زَارَ عَبْدِي، وَعَلَيَّ قِرَاهُ

✿✿ ابوقلابہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ محبت کی وجہ سے اور اس کے ساتھ نئے تعلق کی وجہ سے اس سے ملنے کے لئے جائے' تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے تم پاکیزہ ہوئے اور جنت تمہارے لئے پاکیزہ ہوگی' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رضا کی خاطر اس نے میرے بندے سے ملاقات کی ہے' تو اس کی مہمان نوازی میرے ذمہ ہے''۔

20328 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَجُلٌ يَزُوْرُ اَخًا لَهُ، وَكَانَ نَائِيًا عَنْهُ، فَاَتَاهُ مَلَكٌ فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ فَقَالَ: اَخٌ لِي اَرَدْتُ اَنْ اَزُوْرَهُ، فَقَالَ: اَبَيْنَكُمَا دُنْيَا تَعَاطَيَانِهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَرَحِمٌ تَصِلُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَنِعْمَةٌ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَاذَا؟ قَالَ: اَخٌ لِي اُحِبُّهُ لِلّٰهِ، قَالَ: فَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّكَ حِيْنَ اَحْبَبْتَهُ، قَالَ: ثُمَّ عَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ وَالرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

✿✿ معمر نے اس شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جس نے حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے جانے کے لیے نکلا' ابھی وہ اس سے دور تھا کہ فرشتہ اس کے پاس آیا' فرشتے نے دریافت کیا تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا میں اپنے بھائی سے ملنے جانے کا ارادہ رکھتا ہوں' فرشتے نے دریافت کیا کیا تم دونوں کے درمیان کوئی دنیاوی تعلق ہے کہ جس کی وجہ سے تم ایک دوسرے سے لین دین کرو' اس شخص نے جواب دیا جی نہیں فرشتے نے دریافت کیا' تو کیا کوئی رشتہ داری کا تعلق ہے جس کی وجہ سے تم صلہ رحمی کرو گے اس نے جواب دیا جی نہیں فرشتے نے دریافت کیا کوئی نعمت ہے' جو تم کرنا چاہتے ہو' اس شخص نے جواب دیا جی نہیں فرشتے نے دریافت کیا پھر کیا وجہ ہے اس شخص نے کہا وہ میرا بھائی ہے میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اس سے محبت رکھتا ہوں فرشتے نے کہا' تو میں تمہاری طرف اللہ کا قاصد ہوں (یعنی اور یہ پیغام لے کر آیا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت رکھتا ہے' جیسے تم اس سے محبت رکھتے ہو' پھر وہ فرشتہ آسمان کی طرف بلند ہو گیا اور وہ شخص اس کی طرف دیکھتا رہا''۔

20329 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ - رَجَعَ الْحَدِيْثُ - قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِيْ اِلَيَّ الَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ فِيَّ، وَالَّذِيْنَ يَعْمُرُوْنَ مَسَاجِدِي، وَالَّذِيْنَ يَسْتَغْفِرُوْنَ بِالْاَسْحَارِ، فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اِذَا اَرَدْتُ بِخَلْقِي عَذَابًا ذَكَرْتُهُمْ، فَصَرَفْتُ عَذَابِيْ عَنْ خَلْقِي

✿✿ معمر نے' قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرے بندوں میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں' جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور جو میری مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اور جو سحری کے وقت دعائے مغفرت کرتے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اپنی مخلوق کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں' تو مجھے ان کا خیال آجاتا ہے' تو میں اپنی مخلوق سے عذاب کو پھیر دیتا ہوں''۔

بَابٌ فِي الْمَجْذُومِ

باب: جذام زدہ (یعنی کوڑھی) کا تذکرہ

20330 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَاْكُلُ مَعَ الْاَجْذَمِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جذام زدہ شخص کے ساتھ کھا لیتے تھے۔

20331 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِرُّوا مِنَ الْاَجْذَمِ كَمَا تَفِرُّوْنَ مِنَ الْاَسَدِ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جذام زدہ شخص سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو"۔

20332 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِرُّوا مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّوْنَ مِنَ الْاَسَدِ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جذام زدہ شخص سے یوں بھاگو جیسے تم لوگ شیر سے بھاگتے ہو"۔

20333 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لِمُعَيْقِيبٍ الدَّوْسِيِّ: اُدْنُهُ، فَلَوْ كَانَ غَيْرُكَ مَا قَعَدَ مِنِّيْ اِلَّا كَقِيْدِ الرُّمْحِ وَّكَانَ اَجْذَمَ

٭٭ ابوزناد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے معیقیب دوسی سے کہا: تم قریب آ جاؤ! اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا' تو وہ مجھ سے ایک نیزے کے فاصلے جتنا دور بیٹھتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ جذام زدہ تھے۔

20334 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ اللَّيْثِيُّ: اِنَّ رَجُلًا اَجْذَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَاَنَّهُ جَاءَ سَائِلًا فَلَمْ يُعْجِلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بَعَّدَهُ، وَقَالَ: لَا عَدْوَى

٭٭ معمر نے لیثی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مجذوم زدہ شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ شاید کچھ مانگنے کے لیے آیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اسے جلدی واپس کیا' اور نہ ہی اسے دور کیا' آپ نے ارشاد فرمایا: بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

20335 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهُ، فَقَامَ ابْنُ عُمَرَ فَاَعْطَاهُ دِرْهَمًا، فَوَضَعَهُ فِيْ يَدِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ حِيْنَ قَامَ يُعْطِيْهِ: اَنَا اُنَاوِلُهُ، فَاَبَى ابْنُ عُمَرَ اَنْ يُّنَاوِلَهُ الرَّجُلُ الدِّرْهَمَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے کچھ مانگا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس شخص کو ایک درہم دیا' انہوں نے وہ درہم خود اس کے ہاتھ میں رکھا' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسے دینے کے لیے کھڑے ہوئے تھے' تو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں اسے پکڑا دیتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نہیں مانی کہ وہ دوسرا شخص اسے درہم پکڑائے۔

بَابُ: ایتِ اِلَی النَّاسِ مَا تُحِبُّ اَنْ یُّؤْتٰی اِلَیْكَ

باب: لوگوں کے ساتھ' وہی طرز عمل اختیار کرو جس کے بارے میں تم یہ پسند کرتے ہو کہ ویسا تمہارے ساتھ کیا جائے

20336 - حَدَّثَنَا اَبُوْ یَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِیرَةِ، (ص:206) عَنْ اَبِیهِ، قَالَ: انْتَهَیْتُ اِلٰی رَجُلٍ یُّحَدِّثُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ، فَقَالَ: وُصِفَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِمِنًی غَادِیًا اِلٰی عَرَفَاتٍ، فَجَعَلْتُ اُسْرِفُ بِالرِّکَابِ، کُلَّمَا دُفِعْتُ اِلٰی جَمَاعَةٍ انْدَفَعْتُ اِلَیْهِمْ، حَتّٰی رَاَیْتُ جَمَاعَةً مِنْ رَکْبٍ فَانْطَلَقْتُ فَقَدَمْتُهُمْ، ثُمَّ تَذَکَّرْتُ فَعَرَفْتُهُ بِالصِّفَةِ، ثُمَّ تَقَدَّمْتُ بَیْنَ یَدَیِ الرِّکَابِ، فَلَمَّا دَنَوْتُ، قَالَ بَعْضُهُمْ: خَلِّ عَنْ وُجُوهِ الرِّکَابِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ فَاَرَبٌ مَا لَهُ، فَاَخَذْتُ بِالزِّمَامِ - اَوْ قَالَ: بِالْخِطَامِ - فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَدِّثْنِیْ بِعَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلَی الْجَنَّةِ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ، قَالَ: اَوَهُمَا عَمَلُكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: تُقِیمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِی الزَّکَاةَ، وَتَحُجُّ الْبَیْتَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ اَنْ یُّؤْتٰی اِلَیْكَ، وَتَکْرَهُ لَهُمْ مَا تَکْرَهُ اَنْ یُّؤْتٰی اِلَیْكَ، خَلِّ عَنْ وُجُوهِ الرِّکَابِ

✵✵ مغیرہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں' ایک شخص کے پاس آیا' جو لوگوں کو بتا رہا تھا' میں اس کے پاس بیٹھ گیا' وہ شخص کہہ رہا تھا میرے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا' میں اس وقت منیٰ میں تھا' اور عرفات کی طرف جا رہا تھا' میں مختلف سواروں کے پاس سے ہو کر گزرنے لگا' جب بھی میں کسی جماعت کے پاس آتا' تو اس سے آگے گزر جاتا' یہاں تک کہ میں سواروں کی ایک جماعت کے پاس پہنچا' میں ان سے آگے بڑھنے لگا تھا کہ پھر مجھے یاد آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے حوالے سے میں نے آپ کو پہچان لیا' پھر میں کچھ سواروں سے آگے آیا' جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا' تو ان میں سے کسی نے کہا: اے اللہ کے بندے! تم لوگوں سے ایک طرف ہو جاؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو' ہو سکتا ہے اسے کوئی کام ہو' راوی کہتے ہیں' تو میں نے لگام پکڑ لی' یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارا متعلقہ عمل' یہ دونوں کام کرے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' تم بیت اللہ کا حج کرو' تم روزے رکھو اور تم لوگوں کے لیے اسی چیز کو پسند کرو' جس کے

بارے میں تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہارے ساتھ ویسا کیا جائے' اور تم لوگوں کے لیے اس چیز کو ناپسند کرو' جس کے بارے میں تم یہ ناپسند کرتے ہو کہ تمہارے ساتھ ویسا کیا جائے' اوراب سواریوں کے آگے سے ہٹ جاؤ''۔

20337 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: اِنَّ مُوْسٰى سَاَلَ رَبَّهٗ جِمَاعًا مِّنَ الْخَيْرِ، فَقَالَ لَهٗ: اَصْحَبِ النَّاسَ بِمَا تُحِبُّ اَنْ اَصْحَبَكَ

❊❊ معمر نے' اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:
''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے بھلائی کے مجموعہ کے بارے میں دریافت کیا' تو پروردگار نے ان سے فرمایا: تم لوگوں کے ساتھ اس کے مطابق رہو' جس کے بارے میں تم یہ پسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ اس طرح رہیں''۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب: پہلی کا چاند دیکھنے پر پڑھی جانے والی دعا

20338 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ كَبَّرَ ثَلَاثًا، وَهَلَّلَ ثُمَّ قَالَ: هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے' تو آپ تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے' تین مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور پھر یہ کہتے تھے: یہ بھلائی اور ہدایت والا چاند ہو' ایسا آپ تین مرتبہ کرتے تھے پھر آپ یہ پڑھتے تھے: میں' اس ذات پر ایمان لایا' جس نے تجھے پیدا کیا ہے' یہ بھی آپ تین مرتبہ پڑھتے تھے' پھر آپ یہ پڑھتے تھے: ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو فلاں مہینے کو لے گیا ہے اور اس مہینے کو لے آیا ہے۔

20339 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ

❊❊ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:
''میں' اُس ذات پر ایمان لایا جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں درست اور بالکل ٹھیک پیدا کیا ہے''۔

20340 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، اَنَّ رَجُلًا، اَخْبَرَهٗ هُوَ نَفْسُهٗ، قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ رَاَيْتُ الْهِلَالَ فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ وَلَا اَرَاهُ: اَللّٰهُمَّ اَطْلِعْهُ عَلَيْنَا بِالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، وَالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، فَمَا زَالَ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى حَفِظْتُهَا

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: کہ ایک شخص نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ میں سفر کر رہا تھا' اسی دوران میں نے کسی شخص کو کچھ پڑھتے ہوئے سنا' میں نے اس شخص کو دیکھا نہیں' (یعنی وہ یہ پڑھ رہا تھا:)

"اے اللہ! تو سلامتی اور اسلام اور امن اور ایمان اور نیکی اور تقویٰ کے ہمراہ اس کو ہم پر طلوع کرنا' جیسا کہ تو پسند کرے اور تو راضی ہو"۔

وہ شخص مسلسل اس کو دہراتا رہا' یہاں تک کہ میں نے ان کلمات کو یاد کرلیا۔

اَلْاُخْذَةُ وَالتَّمَائِمُ

باب: اخذہ' اور تعویذوں کا تذکرہ

20341 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْاُخْذَةِ، فَقَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا سِحْرًا قَالَ: فَقِيْلَ: فَاِنَّهَا تَاْخُذُ الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ، قَالَ: لِفَافٌ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اخذہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میں اس کے بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جادو ہے' راوی بیان کرتے ہیں: انہیں بتایا گیا کہ اس میں پاخانہ اور پیشاب روک لیا جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: لفاف (یعنی لپیٹ دینے والا)۔

20342 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمِيمَةَ مِنْ قِلَادَةِ الصَّبِيِّ يَعْنِى الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَهِىَ الَّتِىْ تُخْرَزُ فِىْ عُنُقِ الصَّبِيِّ مِنَ الْعَيْنِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کی گردن سے ہار کاٹ دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یعنی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایسا کیا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: یہ وہ ہار ہے' جو نظر سے بچاؤ کے لئے بچے کی گردن میں ڈالا جاتا ہے۔

20343 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَوْ: عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ - شَكَّ مَعْمَرٌ - قَالَ: رَاٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِىْ عُنُقِ امْرَاَتِهٖ خَرَزًا قَدْ تَعَلَّقَتْهُ مِنَ الْحُمْرَةِ فَقَطَعَهُ، وَقَالَ: اِنَّ آلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَاَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ

✵✵ زیادہ بن ابومریم' یا شاید ابوعبیدہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: یہ شک معمر کو ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کی گردن میں ہار دیکھا' جسے اس خاتون نے "حمرہ" (نامی بیماری سے بچنے کے لیے) ڈالا ہوا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا: عبداللہ کے گھر والے شرک سے بے نیاز ہیں۔

20344 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ، نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ فِىْ يَدِهٖ فَتَخٌ مِّنْ صُفْرٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا فِىْ يَدِكَ؟، قَالَ: صَنَعْتُهُ مِنَ الْوَاهِنَةِ، فَقَالَ عِمْرَانُ: فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُكَ اِلَّا وَهْنًا

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا' تو دریافت کیا: یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ میں نے کمزوری سے بچنے کے لئے پہنا ہے' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ

تمہاری کمزوری میں اضافہ ہی کرے گا۔

20345 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَلَّقَ عُلْقَةً وُكِلَ اِلَيْهَا

٭٭ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے' اُسے اس کے سپرد کر دیا جاتا ہے''۔

بَابُ الْكَاهِنِ

باب: کاہن کا تذکرہ

20346 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلُوْا بِاَهْلِ مَاءٍ، وَفِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ، فَانْطَلَقَ النُّعَيْمَانُ فَجَعَلَ يَخُطُّ لَهُمْ - اَوْ قَالَ: يَتَكَهَّنُ لَهُمْ - وَيَقُوْلُ: يَكُوْنُ كَذَا وَكَذَا، وَجَعَلُوْا يَاْتُوْنَهُ بِالطَّعَامِ وَاللَّبَنِ، وَجَعَلَ يُرْسِلُ اِلٰى اَصْحَابِهِ، فَقِيْلَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: اَتَعْلَمُ مَا هٰذَا؟ اِنَّ مَا يُرْسِلُ بِهِ النُّعَيْمَانُ يَخُطُّ - اَوْ قَالَ: يَتَكَهَّنُ -، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَلَا اُرَانِيْ كُنْتُ آكُلُ كَهَانَةَ النُّعَيْمَانِ مُنْذُ الْيَوْمِ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ حَلْقِهِ فَاسْتَقَاءَهُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب نے ایک پانی کے پاس رہنے والے لوگوں کے پاس پڑاؤ کیا اُن حضرات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے' حضرت نعیمان گئے اور انہوں نے وہاں کے لوگوں کے لیے لکیریں لگائیں' راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں: ان کے لئے کہانت کی' وہ بتاتے رہے' اس طرح ہوگا اور وہاں کے لوگ ان کے پاس کھانا اور دودھ لاتے رہے حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ وہ چیزیں اپنے ساتھیوں کی طرف بھجواتے رہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ جانتے ہیں؟ یہ کیا ہیں؟ یہ چیزیں' جو حضرت نعیمان نے بھجوائی ہیں' یہ لکیریں لگانے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کہانت کرنے کا معاوضہ ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ آج میں نعیمان کی کہانت کا معاوضہ کھاتا رہا ہوں' پھر انہوں نے اپنا ہاتھ حلق میں داخل کیا اور قے کر دی۔

20347 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: لَيْسُوا بِشَيْءٍ، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّهُمْ يُخْبِرُوْنَا بِاَشْيَاءَ تَكُوْنُ حَقًّا؟ قَالَ: تِلْكَ كَلِمَةُ حَقٍّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ، فَيَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ

٭٭ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: وہ ہمیں کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں بھی بتاتے ہیں' جو سچ ثابت ہوتی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ ایسی حق بات ہوتی ہے' جسے کوئی جن اُچک لیتا ہے اور وہ اپنے ساتھی کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس میں اپنی طرف سے مزید 100 جھوٹ ملا دیتا ہے''۔

20348 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَسَاَلَهٗ وَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جو شخص کاہن کے پاس جا کر' اس سے سوال کرے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے' تو اس نے اس چیز کا کفر کیا' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے''۔

20349 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ يَرْوِيهِ عَنْ بَعْضِهِمْ قَالَ: مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهٗ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً

✸✸ قتادہ نے' بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: جو شخص کاہن کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے' اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی۔

20350 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ كَعْبًا، قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: لَيْسَ مِنْ عِبَادِيْ مَنْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَهٗ، اَوْ كَهَنَ اَوْ كُهِنَ لَهٗ، اَوْ تَطَيَّرَ اَوْ تُطِيِّرَ لَهٗ، وَلٰكِنَّ عِبَادِيْ مَنْ آمَنَ بِيْ وَتَوَكَّلَ عَلَيَّ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: کعب احبار کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وہ شخص میرے بندوں میں سے نہیں ہے' جو جادو کرے' یا اس کی خاطر جادو کیا جائے' جو کہانت کرے' یا اس کی خاطر کہانت کی جائے' جو فال نکالے' یا اس کی خاطر فال نکالی جائے' بلکہ میرا بندہ وہ ہوتا ہے' جو مجھ پر ایمان رکھے اور مجھ پر توکل کرے''۔

20351 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِهِمْ، قَالَ: دَخَلَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: هَلْ عَلَيَّ اَنْ اُقَيِّدَ جَمَلِي؟ قَالَتْ: قَيِّدِيْ جَمَلَكِ، قَالَتْ: اَخْشٰى عَلٰى زَوْجِي، قَالَتْ عَائِشَةُ: اَخْرِجُوا عَنِّي السَّاحِرَةَ فَاَخْرَجُوْهَا

✸✸ معمر نے' بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بولی: کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ اگر میں اپنے اونٹ کو باندھ لوں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اپنے اونٹ کو باندھ دو' اس خاتون نے کہا: مجھے اپنے شوہر کے حوالے سے اندیشہ ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس جادوگرنی کو میرے پاس سے باہر نکال دو' تو لوگوں نے اسے باہر نکال دیا''۔

بَابُ الرُّؤْيَا

باب: خوابوں کا تذکرہ

20352 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ، وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَّلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آخری زمانے میں' مومن کے خواب کم ہی جھوٹے ہوں گے اور ان میں سب سے زیادہ سچے خواب' اس شخص کے ہوں گے جو سب سے زیادہ سچ بولتا ہوگا' خواب تین قسم کے ہوتے ہیں' اچھے خواب' اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی بشارت ہوتے ہیں' کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں' جن میں آدمی اپنے آپ کے ساتھ بات چیت کرتا ہے' اور کچھ خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنے کے لیے ہوتے ہیں' جب تم میں سے کوئی ایک شخص' کوئی ایسا خواب دیکھے' جسے وہ ناپسند کرتا ہو' تو وہ اس کے بارے میں کسی کو نہ بتائے' اور اُٹھ کر نماز ادا کرلے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے خواب میں بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق دیکھنا ناپسند ہے' کیونکہ بیڑی کا مطلب' دین میں ثابت قدمی ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کا خواب' نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے''۔*

20353 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الرُّؤْيَا شِدَّةً غَيْرَ اَنِّىْ لَا اُزَمَّلُ حَتّٰى حَدَّثَنِىْ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهٖ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّهٗ

✸✸ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: مجھے خوابوں کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا' لیکن میں اسے چھپاتا نہیں تھا' یہاں تک کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2263) کے تحت' امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں رقم الحدیث: (2291) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں اس کو (47/9) پر اس روایت کے ایک راوی' ابن سیرین کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

''خواب' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور پریشان خواب' شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں' جب کوئی شخص کوئی ایسا پریشان خواب دیکھے' جو اسے اچھا نہ لگے' تو وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگ لے' تو وہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا''۔*

20354 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا تَقَعُ عَلٰى مَا يُعَبَّرُ، وَمَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ رَفَعَ رِجْلَهُ فَهُوَ يَنْتَظِرُ مَتٰى يَضَعُهَا، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا نَاصِحًا اَوْ عَالِمًا

✽✽ ابوقلابہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواب کی جس طرح تعبیر بیان کی جاتی ہے' وہ اس کے مطابق واقع ہو جاتے ہیں' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو اپنی ٹانگ اٹھاتا ہے اور پھر اس بات کا منتظر ہوتا ہے کہ وہ کب اس کو رکھے گا' جب تم میں سے کوئی ایک کوئی خواب دیکھے' تو وہ اس خواب کے بارے میں کسی کو نہ بتائے' البتہ کسی خیر خواہ' یا عالم (یعنی خوابوں کی تعبیر کے عالم) کو بتا سکتا ہے''۔

20355 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن کے خواب' نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہیں''۔**

20356 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّىْ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِمَا اَمَرَكُمْ بِهِ الْقُرْآنُ، وَاَنْهَاكُمْ عَمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآمُرُكُمْ بِاتِّبَاعِ الْفِقْهِ وَالسُّنَّةِ، وَالتَّفَهُّمِ فِى الْعَرَبِيَّةِ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا فَقَصَّهَا عَلٰى اَخِيْهِ، فَلْيَقُلْ: خَيْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ لِاَعْدَائِنَا

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو خط لکھا:

''امابعد! میں' تم لوگوں کو اسی بات کا حکم دیتا ہوں' جو حکم قرآن نے تمہیں دیا ہے اور میں تم لوگوں کو اس چیز سے منع کرتا

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2261) کے تحت' یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (304/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں اس کو (45/9) پر اس روایت کے ایک راوی' ابن شہاب کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2263) کے تحت' یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (3894) کے تحت معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں اس کو (39/9) پر اس روایت کے ایک راوی' ابن شہاب زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

ہوں جس سے حضرت محمد ﷺ نے تم لوگوں کو منع کیا ہے میں تم لوگوں کو (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنے اور سنت کی پیروی کرنے کا حکم دیتا ہوں اور عربی زبان کا فہم حاصل کرنے کا حکم دیتا ہوں جب تم میں سے کوئی ایک شخص کوئی خواب دیکھے تو وہ خواب اپنے بھائی کے سامنے بیان کردے اور اسے یہ کہنا چاہیے کہ یہ ہمارے حق میں بہتر ہے اور ہمارے دشمنوں کے حق میں برا ہے''۔

20357 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَاِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ لَجُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَاِنَّ السَّمُوْمَ الْحَارَّ الَّتِیْ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهَا الْجَانَّ لَجُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مومنین کے خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہیں اور تم لوگوں کی یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور وہ گرم آگ جس سے اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کیا ہے وہ جہنم کی تپش کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے''۔

20358 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: رَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ رُؤْيَا فَقَصَّهَا عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ: اِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ، فَاِنَّكَ سَتُقْتَلُ فِیْ اَمْرٍ ذِیْ لَبْسٍ، فَقُتِلَ يَوْمَ صِفِّيْنَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن بدیل نے خواب دیکھا انہوں نے وہ خواب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچ ثابت ہوا تو تم ایک مشکوک صورتحال میں قتل ہو گے۔

راوی کہتے ہیں: تو وہ جنگ صفین میں قتل ہوئے تھے۔

20359 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ وَرُسُلُهٗ مِنْ شَرِّ رُؤْيَایَ اللَّيْلَةَ، اَنْ تَضُرَّنِیْ فِیْ دِيْنِیْ اَوْ دُنْيَایَ يَا رَحْمٰنُ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے ابراہیم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم میں سے کوئی ایک شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرے تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''میں اُس ذات کی پناہ مانگتا ہوں جس کی پناہ اللہ کے فرشتے اور اس کے رسولوں نے مانگی تھی آج رات کو میں نے جو خواب دیکھا ہے اس کے شر سے (یعنی میں پناہ مانگتا ہوں) کہ وہ خواب میرے دین یا میری دنیا میں مجھے کوئی نقصان پہنچائے اے رحمٰن!''۔

20360 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ اَرَى اللَّيْلَةَ الظُّلَّةَ يُنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ، فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِاَيْدِيْهِمْ، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَاَرٰى سَبَبًا وَّاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ، فَاَرَاكَ يَا

ہوں جس سے حضرت محمد ﷺ نے تم لوگوں کو منع کیا ہے' میں تم لوگوں کو (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنے اور سنت کی پیروی کرنے کا حکم دیتا ہوں اور عربی زبان کا فہم حاصل کرنے کا حکم دیتا ہوں' جب تم میں سے کوئی ایک شخص کوئی خواب دیکھے' تو وہ خواب اپنے بھائی کے سامنے بیان کر دے اور اسے یہ کہنا چاہیے کہ یہ ہمارے حق میں بہتر ہے اور ہمارے دشمنوں کے حق میں برا ہے''۔

20357 - اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَاِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ لَجُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَاِنَّ السَّمُوْمَ الْحَارَّ الَّتِیْ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهَا الْجَانَّ لَجُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مومنین کے خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہیں' اور تم لوگوں کی یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے' اور وہ گرم آگ' جس سے اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کیا ہے' وہ جہنم کی تپش کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے''۔

20358 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: رَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ رُؤْيَا فَقَصَّهَا عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ: اِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ، فَاِنَّكَ سَتُقْتَلُ فِیْ اَمْرٍ ذِیْ لَبْسٍ، فَقُتِلَ يَوْمَ صِفِّيْنَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن بدیل نے خواب دیکھا' انہوں نے وہ خواب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچ ثابت ہوا' تو تم ایک مشکوک صورتحال میں قتل ہو گے۔

راوی کہتے ہیں: تو وہ جنگ صفین میں قتل ہوئے تھے۔

20359 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ وَرُسُلُهُ مِنْ شَرِّ رُؤْيَایَ اللَّيْلَةَ، اَنْ تَضُرَّنِیْ فِیْ دِيْنِیْ اَوْ دُنْيَایَ يَا رَحْمٰنُ

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے ابراہیم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم میں سے کوئی ایک شخص کوئی ایسا خواب دیکھے' جسے وہ ناپسند کرے' تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''میں اُس ذات کی پناہ مانگتا ہوں' جس کی پناہ' اللہ کے فرشتے اور اس کے رسولوں نے مانگی تھی' آج رات کو میں نے جو خواب دیکھا ہے اس کے شر سے (یعنی میں پناہ مانگتا ہوں) کہ وہ خواب میرے دین' یا میری دنیا میں' مجھے کوئی نقصان پہنچائے' اے رحمٰن!''۔

20360 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ اَرَى اللَّيْلَةَ الظُّلَّةَ يُنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ، فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِاَيْدِيهِمْ، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَاَرٰى سَبَبًا وَّاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ، فَاَرَاكَ يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا، ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا، ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهٖ، ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّيْ فَلَاَعْبُرَنَّهَا، فَقَالَ: اعْبُرْهَا فَقَالَ: اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ، وَاَمَّا مَا يُنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِيْنُهٗ وَحَلَاوَتُهٗ، وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ، وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ، وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ، تَاْخُذُ بِهٖ (ص:215) فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَكَ فَيَعْلُوْ بِهٖ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ، ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ، اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَتُحَدِّثُنِيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ؟ قَالَ: اَصَبْتَ بَعْضًا، وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ: اَقْسَمْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَتُخْبِرَنِّيْ بِالَّذِيْ اَخْطَاْتُ قَالَ: لَا تُقْسِمْ

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: میں نے گزشتہ رات (یعنی خواب میں) ایک بادل دیکھا' جس سے گھی اور شہد برس رہا تھا' اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس میں سے اپنے ہاتھوں میں لے رہے تھے' کوئی زیادہ لے رہا تھا' کوئی کم لے رہا تھا' اور میں نے ایک رسی دیکھی' جو آسمان سے زمین کی طرف آ رہی تھی' یارسول اللہ! پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس رسی کو پکڑا اور آپ اوپر چلے گئے' پھر ایک اور شخص نے اس کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا' پھر ایک اور نے اس کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا' پھر ایک اور شخص نے اس کو پکڑا' تو وہ رسی ٹوٹ گئی' پھر اسے ملا دیا گیا' پھر وہ شخص بھی اوپر چلا گیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اللہ کی قسم! آپ مجھے موقع دیں کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی تعبیر بیان کرو! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک بادل کا تعلق ہے' تو وہ اسلام کا بادل ہے جہاں تک اس سے ٹپکنے والے گھی اور شہد کا تعلق ہے' تو وہ قرآن ہے' اس کی نرمی اور حلاوت مراد ہے' جہاں تک زیادہ یا تھوڑا حاصل کرنے والے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد' قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والا' یا اس کو تھوڑا حاصل کرنے والا ہے' جہاں تک آسمان سے زمین تک آنے والی رسی کا تعلق ہے' تو یہ وہ حق ہے' جس پر آپ گامزن ہیں' آپ نے اس کو تھاما اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلندی عطا کی پھر آپ کے بعد ایک شخص اس کو تھام لے گا اور اس کے ذریعے وہ بھی بلندی حاصل کرے گا' پھر اس کے بعد ایک اور شخص کو تھام لے گا وہ بھی' اس کے ذریعہ بلندی حاصل کرے گا' پھر اس کے بعد ایک اور شخص اس کو تھام لے گا' لیکن وہ ٹوٹ جائے گی' پھر اُسے جوڑ دیا جائے گا اور وہ شخص بھی اس کے ذریعہ بلندی حاصل کرے گا' یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے کہ میں نے ٹھیک بیان کیا ہے؟ یا غلط کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کچھ ٹھیک بیان کیا ہے اور کچھ غلطی کی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے اس بارے میں بتایئے' جو میں نے غلطی کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قسم نہ دو!

20361 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ بَعْضِ عُلَمَائِهِمْ، قَالَ: لَا تَقُصَّ رُؤْيَاكَ عَلٰى امْرَاَةٍ وَلَا تُخْبِرْ بِهَا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✵✵ سعید بن عبدالرحمٰن نے اپنے بعض علماء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں:

''تم اپنا خواب کسی عورت کے سامنے بیان نہ کرو اور اس کے بارے میں نہ بتاؤ جب تک سورج نکل نہیں آتا''۔

20362 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنِّیْ رَاَیْتُ کَاَنَّ الْاَرْضَ اَعْشَبَتْ، ثُمَّ اَجْدَبَتْ، ثُمَّ اَعْشَبَتْ، ثُمَّ اَجْدَبَتْ، فَقَالَ عُمَرُ: اَنْتَ رَجُلٌ تُؤْمِنُ ثُمَّ تَکْفُرُ، ثُمَّ تُؤْمِنُ ثُمَّ تَکْفُرُ، ثُمَّ تَمُوْتُ کَافِرًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَمْ اَرَ شَیْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: (قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیَانِ) (یوسف: 41)، قَدْ قُضِیَ لَکَ مَا قُضِیَ لِصَاحِبِ یُوْسُفَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے خواب میں دیکھا کہ زمین سرسبز ہوگئی ہے پھر وہ خشک ہوگئی ہے پھر سرسبز ہوگئی ہے پھر خشک ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک ایسے شخص ہو جو ایمان لے آئے ہو پھر تم کفر کرو گے پھر تم ایمان لے آؤ گے پھر تم کفر کرو گے اور تم کافر ہونے کے عالم میں مرو گے اس شخص نے کہا: میں نے تو کچھ نہیں دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''فیصلہ ہوگیا تھا جس کے بارے میں تم دونوں نے دریافت کیا ہے''۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے حق میں بھی اسی کے مطابق فیصلہ ہوگیا ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق فرد کے بارے میں فیصلہ ہوا تھا۔

20363 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَهُوَ الْحَقُّ.

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی اُس نے درحقیقت مجھے ہی دیکھا)''۔

20364 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، قَالَ: وَزَادَ: فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّتَمَثَّلَ بِیْ

✵✵ قتادہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''کیونکہ شیطان یہ استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ میری شکل اختیار کرے''۔

20365 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: رَاَیْتُ اَبَا جَهْلٍ فِی النَّوْمِ اَتَانِیْ فَبَایَعَنِیْ، فَلَمَّا اَسْلَمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ هٰذَا الَّذِیْ رَاَیْتَ فِیْ اَبِیْ جَهْلٍ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا، فَلَمَّا جَاءَ عِکْرِمَةُ بْنُ اَبِیْ جَهْلٍ فَاَسْلَمَ قَالَ: هُوَ هٰذَا

✵✵ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے' خواب میں ابوجہل کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آیا اور اس نے میری بیعت کر لی' جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یہ وہ فرد ہے' جنہیں آپ نے ابوجہل کی شکل میں دیکھا تھا' کیونکہ یہ اس کے چچازاد ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! جب عکرمہ بن ابوجہل آئے اور انہوں نے اسلام قبول کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے مراد یہ تھا''۔

20366 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ وَرُسُلُهُ مِنْ شَرِّ رُؤْيَايَ الَّتِيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ، اَنْ تَضُرَّنِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ يَا رَحْمٰنُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی ایک شخص' کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرے' تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''میں اُس ذات کی پناہ مانگتا ہوں' جس کی پناہ' اللہ کے فرشتوں اور اس کے رسولوں نے مانگی ہے' اپنے اس خواب کے شر سے' جو میں نے گزشتہ رات دیکھا ہے کہ وہ خواب میرے دین' یا میری دنیا میں مجھے کوئی نقصان پہنچائے' اے رحمان!''۔

بَابُ الْخُصُوْمَةِ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنے کا تذکرہ

20367 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَءُوْنَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا، ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ، وَاِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا، فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ، فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْهُ، وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ

✵✵ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قرآن کے بارے میں بحث کرتے ہوئے دیکھا' تو ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' وہ اللہ کی کتاب کے ایک حصے کو دوسرے کے مقابلے میں پیش کرتے تھے' حالانکہ اللہ کی کتاب اس طرح نازل ہوئی ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کی تصدیق کرتا ہے' تو تم اس کے ایک حصہ کے ذریعے' دوسرے حصے کی تکذیب نہ کرو' تمہیں اس میں سے جس کا علم ہے' اس کے مطابق بیان کرو' اور اس میں سے جس سے تم ناواقف ہو' اُس کا معاملہ اس کے عالم کے سپرد کر دو''۔ *

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (185/2) پر' اور امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں (2995) پر' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20368 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَجُلٌ، فَجَعَلَ عُمَرُ يَسْاَلُهُ عَنِ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ قَرَاَ مِنْهُمُ الْقُرْآنَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنْ يَتَسَارَعُوا يَوْمَهُمْ هٰذَا فِي الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْمُسَارَعَةِ، قَالَ: فَزَبَرَنِي عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: مَهْ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَهْلِي مُكْتَئِبًا حَزِينًا، فَقُلْتُ: قَدْ كُنْتُ نَزَلْتُ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ مَنْزِلَةً، فَلَا اُرَانِي اِلَّا قَدْ سَقَطْتُ مِنْ نَفْسِهِ، قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى مَنْزِلِي، فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي حَتّٰى عَادَنِي نِسْوَةُ اَهْلِي وَمَا بِي وَجَعٌ، وَمَا هُوَ اِلَّا الَّذِي تَقَبَّلَنِي بِهِ عُمَرُ، قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا عَلٰى ذٰلِكَ اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ: اَجِبْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: خَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ يَنْتَظِرُنِي، قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ خَلَا بِي، فَقَالَ: مَا الَّذِي كَرِهْتَ مِمَّا قَالَ الرَّجُلُ آنِفًا؟، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنْ كُنْتُ اَسَاْتُ، فَاِنِّي اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ، وَاَنْزِلُ حَيْثُ اَحْبَبْتَ، قَالَ: لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي كَرِهْتَ مِمَّا قَالَ الرَّجُلُ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَتٰى مَا تَسَارَعُوا هٰذِهِ الْمُسَارَعَةَ يَحِيفُوا، وَمَتٰى مَا يَحِيفُوا (ص:218) يَخْتَصِمُوا، وَمَتٰى مَا يَخْتَصِمُوا يَخْتَلِفُوا، وَمَتٰى مَا يَخْتَلِفُوا يَقْتَتِلُوا، فَقَالَ عُمَرُ: لِلّٰهِ اَبُوكَ، لَقَدْ كُنْتُ اُكَاتِمُهَا النَّاسَ حَتّٰى جِئْتَ بِهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے لوگوں کے بارے میں دریافت کرنا شروع کیا' تو اس نے بتایا: اے امیر المومنین! ان لوگوں میں سے کچھ نے قرآن کو اتنا اور اتنا پڑھ لیا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ اتنی تیزی کے ساتھ اس قرآن کو سیکھ لیں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور بولے: رُک جاؤ! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں اپنے گھر پریشان اور غمگین واپس آیا' میں نے سوچا' پہلے ان صاحب کے پاس میری ایک قدر و منزلت ہوتی تھی' اب اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ میں اُن کی نظر سے گر گیا ہوں' میں' اپنے گھر واپس آیا اور اپنے بستر پر لیٹ گیا' میری یہ حالت تھی کہ میرے گھر کی خواتین نے آ کر میری عیادت کی' حالانکہ مجھے کوئی تکلیف نہیں تھی' میری پریشانی کی وجہ صرف وہ رویہ تھا' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ اختیار کیا تھا' ابھی میں اسی حالت میں تھا کہ اسی دوران ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے کہا: امیر المومنین کو جواب دو! (یعنی امیر المومنین تمہیں بلا رہے ہیں) میں' گھر سے نکلا' تو میں نے پایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے میرا انتظار کر رہے تھے' انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے تنہائی میں لے گئے' انہوں نے فرمایا: اس شخص نے ابھی تھوڑی دیر پہلے جو بات کی تھی' اُس کے حوالے سے تمہاری ناپسندیدگی کی وجہ کیا ہے؟ میں نے کہا: امیر المومنین! اگر میں نے غلطی کی ہے' تو میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور آپ جیسے کہیں گے' میں ویسا ہی ہو جاؤں گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس شخص نے جو کہا تھا' اس میں کس بات کو تم نے ناپسند کیا؟ میں نے کہا: اے امیر المومنین! جب وہ لوگ اتنی تیزی کے ساتھ اس کو سیکھیں گے' تو اس میں غلطی کریں گے اور جب وہ غلطی کریں گے' تو جھگڑا کریں گے جب وہ جھگڑا کریں گے' تو ان میں اختلاف ہو جائے گا اور جب ان میں اختلاف آئے گا' تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کریں گے' تو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تمہارے باپ کا بھلا کرے، میں اس بات کو لوگوں سے چھپا کے رکھتا تھا، یہاں تک کہ تم نے اس کو ظاہر کر دیا۔

بَابُ: عَلٰى كَمْ اُنْزِلَ الْقُرْآنُ مِنْ حَرْفٍ

باب: قرآن کتنے حروف پر نازل ہوا ہے؟

20369 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُوْلُ: مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَ تَهٗ، فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُ عَلٰى حُرُوفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكِدْتُ اَنْ اُسَاوِرَهٗ فِي الصَّلَاةِ، فَنَظَرْتُهٗ حَتّٰى سَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ، فَقُلْتُ: مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ اَسْمَعُكَ تَقْرَؤُهَا؟ قَالَ: اَقْرَاَنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: كَذَبْتَ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ اَقْرَاَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ تَقْرَؤُهَا، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ، اقْرَاْ يَا هِشَامُ، فَقَرَاَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ: اقْرَاْ يَا عُمَرُ، (ص:219) فَقَرَاْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ اَقْرَاَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوْا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ "

✵✵ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

"انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ میں، ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا، جو سورۂ فرقان کی تلاوت کر رہے تھے، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی بات ہے، میں نے غور سے اُن کی تلاوت سنی، تو وہ کئی مقامات پر یوں تلاوت کر رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا تھا، پہلے تو میں ان کی نماز کے دوران ہی ان پر حملہ کرنے لگا، لیکن پھر میں نے انہیں مہلت دی، یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیر دیا، جب انہوں نے سلام پھیر دیا، تو میں نے انہیں چادر سے پکڑا اور میں نے کہا: میں نے ابھی آپ کو جو سورت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے، یہ آپ کو کس نے پڑھنا سکھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، یہ مجھے پڑھنا سکھائی ہے، میں نے کہا: آپ جھوٹ بول رہے ہیں، اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورت پڑھنا سکھائی ہے، جس کو تم تلاوت کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں: پھر میں اُن کو کھینچ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گیا' میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے اس کو سورہ فرقان اس' اس طرح سے تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا ہے' حالانکہ آپ نے خود مجھے سورۂ فرقان پڑھنا سکھائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اِسے چھوڑ دو! اے ہشام! تم تلاوت کرو' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اُسی طرح تلاوت کی' جس طرح میں نے تلاوت سنی تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم تلاوت کرو' میں نے اس سورت کو اسی طرح پڑھا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے' تو تم اس میں سے جو آسان لگے' اُس کو تلاوت کرلو''۔*

20370 - اَخبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ، فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاِنَّمَا هٰذِهِ الْاَحْرُفُ فِي الْاَمْرِ الْوَاحِدِ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ حَلَالٌ وَّلَا حَرَامٌ

** حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جبرائیل نے' مجھے ایک طریقہ کے مطابق تلاوت پڑھائی' میں نے اسے مزید کے لیے کہا' پھر میں مسلسل اسے مزید کے لئے کہتا رہا' اور وہ مجھے مزید طریقہ بتاتے رہے' یہاں تک کہ وہ سات حروف تک پہنچ گئے''۔

زہری کہتے ہیں: یہ حروف ایک ہی معاملے کے بارے میں ہیں' ان میں حلال یا حرام نہیں ہے (یعنی حلال یا حرام کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے)۔**

20371 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ لِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: اخْتَلَفْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ فِيْ آيَةٍ، فَتَرَافَعْنَا فِيْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَاْ يَا اُبَيُّ، فَقَرَاْتُ، ثُمَّ قَالَ لِلْاٰخَرِ: اقْرَاْ، فَقَرَاَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ مُجْمِلٌ، فَقُلْتُ: مَا كِلَانَا مُحْسِنٌ مُجْمِلٌ، قَالَ: فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِيْ، فَقَالَ لِيْ: اِنَّ الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلَيَّ، فَقِيْلَ لِيْ: عَلٰى

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (818) کے تحت' امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (2943) کے تحت' امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (42/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (227/6 و 194/9) پر اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (819) کے تحت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (313/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (137/4 و 227/6) پر اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

حَرْفٍ اَوْ عَلٰى حَرْفَيْنِ؟ قُلْتُ: بَلْ عَلٰى حَرْفَيْنِ، ثُمَّ قِيْلَ لِي: عَلٰى حَرْفَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ؟ فَقُلْتُ: بَلْ عَلٰى (ص:220) ثَلَاثَةٍ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ، مَا لَمْ تُخْلَطْ آيَةُ رَحْمَةٍ بِآيَةِ عَذَابٍ، اَوْ آيَةُ عَذَابٍ بِآيَةِ رَحْمَةٍ، فَاِذَا كَانَتْ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ فَقُلْتَ: سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: میرے اور میرے ایک ساتھی کے درمیان ایک آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا' ہم نے اپنا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُبی! تم تلاوت کرو! میں نے تلاوت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے شخص سے فرمایا: تم تلاوت کرو' اس نے تلاوت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں ٹھیک ہو' آراستہ ہو' میں نے کہا ہم دونوں ٹھیک اور آراستہ کیسے ہو سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' آپ نے مجھ سے فرمایا:

"یہ قرآن مجھ پر نازل ہوا ہے' اور مجھے کہا گیا کہ یہ ایک حرف کے مطابق ہو' یا دو حرف کے مطابق ہو' تو میں نے کہا: دو حرف کے مطابق ہو' پھر مجھ سے دریافت کیا گیا: یہ دو حرف کے مطابق ہو' یا تین حرف کے مطابق ہو؟ میں نے کہا: بلکہ تین حرف کے مطابق ہو' یہاں تک کہ بات سات حروف تک پہنچ گئی' وہ سب شافی و کافی ہیں' جب تک رحمت کے مضمون والی آیت کو' عذاب کے مضمون والی آیت کے ساتھ' یا عذاب کے مضمون والی آیت کو' رحمت کے مضمون والی آیت کے ساتھ ملا نہ دیا جائے' اگر "عزیز حکیم" ہو اور تم اس کی جگہ "سمیع علیم" پڑھ لو' تو بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا' علم رکھنے والا ہے"۔

بَابُ مَسْاَلَةِ النَّاسِ

باب: لوگوں کے سوال کرنے کا تذکرہ

20372 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتْرُكُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَاعْمَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم مجھے یوں ہی رہنے دو' جب تک میں تم لوگوں کو ترک کیے رکھوں' کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ' اپنے انبیاء سے بکثرت (یعنی غیر ضروری) سوالات کرنے' اور ان سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے' میں تمہیں جس چیز سے منع کر دوں' اس سے اجتناب کرو اور میں تمہیں جس چیز کے بارے میں حکم دوں' تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو"۔ *

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں' رقم الحدیث: (13373) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' ابن شہاب کے حوالے سے' ابوسلمہ اور سعید بن مسیب سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

20376 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الْاِنْسَانِ مُضْغَةٌ اِذَا صَحَّتْ صَحَّ سَائِرُ جَسَدِهِ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ جَسَدِهِ يَعْنِي الْقَلْبَ

✸✸ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انسان میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو تو پورا جسم ٹھیک ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہو تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے"۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد دل ہے۔

بَابُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا تذکرہ

20377 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ اَصْحَابِي فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ: هَيْهَاتَ ذَهَبَ مِلْحُ الْقَوْمِ

✸✸ معمر نے اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"لوگوں میں میرے اصحاب کی مثال یوں ہے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے"۔

پھر حسن نے کہا: ہائے افسوس! قوم کا نمک رخصت ہو گیا۔

20378 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اَوْشَكَ اَنْ يَخْرُجَ الْبَعْثُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيْهِمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثُ فَيُسْتَنْصَرُ بِهِمْ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْجَيْشُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيْهِمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ؟ فَلَا يُوْجَدُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيْهِمْ مَنْ صَحِبَ صَحَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ حَتّٰى لَوْ كَانَ اَحَدُهُمْ مِنْ وَّرَاءِ الْبَحْرِ لَرَكِبُوْا اِلَيْهِ يَتَفَقَّهُوْنَ مِنْهُ

✸✸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عنقریب ایسا ہوگا کہ کوئی لشکر نکلے گا' تو دریافت کیا جائے گا: کہ ان کے درمیان' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ہے؟ تو ایک' یا دو' یا تین افراد ایسے پائے جائیں گے' تو اُن کے وسیلہ سے مدد کی اُمید رکھی جائے گی' پھر ایک لشکر نکلے گا' تو دریافت کیا جائے گا: اِن کے درمیان' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد ہے؟ تو ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا' تو دریافت کیا جائے گا: کیا ان کے درمیان کوئی ایسا فرد ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ رہا ہو' تو ایک یا دو ایسے افراد مل جائیں گے' یہاں تک کہ اگر اُن میں سے کوئی ایک فرد' سمندر کے پار موجود ہو' تو لوگ سفر کر کے اس کے پاس جائیں گے' تاکہ اُس سے دین کا علم حاصل کریں۔

20379 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ، بَنِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُمَرَ فِي سَفَرٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَنَزَلْنَا فِي الْقَائِلَةِ فَنِمْنَا، فَرَاَيْتُ كَاَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِي، فَرَكَضَ اُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ عُقْبَةَ بِرِجْلِهِ، ثُمَّ مَضٰى فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ فَاَدْرَكْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا اَدْرَكْتُكَ حَتّٰى حُسِرْتُ، وَمَا اَرَى النَّاسَ يُدْرِكُوكَ حَتّٰى يُحْسَرُوْا، فَقَالَ عُمَرُ: مَا اَحْسِبُنِي اَسْرَعْتُ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَاَرَاهُ عَمِلَهُ - اَوْ اِنَّهُ لَيَعْمَلُهُ

✵✵ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مکہ کے راستے میں' ایک سفر کے دوران' میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' ہم نے آرام کرنے کے لئے پڑاؤ کیا' ہم لوگ سو گئے' مجھے یوں محسوس ہوا جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے ہیں' انہوں نے پاؤں کے ذریعے اُم کلثوم بنت عقبہ کو ٹھوکا دیا' پھر وہ چلے گئے' میں نے اپنی چادر سے سمیٹی اور اُن کے پیچھے گیا' میں ان تک پہنچ گیا' میں نے کہا: امیر المومنین میں آپ کے پاس اس وقت پہنچا ہوں' جب مجھے حسرت لاحق ہو گئی اور لوگوں کے بارے میں بھی مجھے یہی توقع ہے کہ وہ اس وقت آپ کے پاس پہنچیں گے' جب انہیں حسرت لاحق ہو جائے گی' یا جب وہ تھک جائیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے بارے میں میرا یہ گمان نہیں تھا کہ میں اتنی تیزی سے سفر کر رہا ہوں' حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' ان کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے یہ عمل کیا تھا- یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

20380 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھتے تھے کہ "سکینہ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر بات کرتی ہے۔

20381 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ حَفْصَةَ، وَابْنَ مُطِيعٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَلَّمُوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالُوْا: لَوْ اَكَلْتَ طَعَامًا طَيِّبًا كَانَ اَقْوٰى لَكَ عَلَى الْحَقِّ؟ قَالَ: اَكُلُّكُمْ عَلٰى هٰذَا الرَّاْيِ؟، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ اِلَّا نَاصِحٌ، وَلٰكِنِّي تَرَكْتُ صَاحِبَيَّ عَلَى الْجَادَّةِ، فَاِنْ تَرَكْتُ جَادَّتَهُمْ لَمْ اُدْرِكْهُمَا فِي الْمَنْزِلِ قَالَ: وَاَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ، فَمَا اَكَلَ عَامَئِذٍ سَمْنًا وَّلَا سَمِينًا حَتّٰى اُحْيِيَ النَّاسُ

✵✵ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کی انہوں نے کہا: اگر آپ اچھا کھانا کھائیں گے' تو حق کے معاملے میں' یہ آپ کے لیے زیادہ قوت کا باعث ہوگا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم سب کی یہی رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ بات جانتا ہوں کہ تم لوگوں کی طرف سے یہ چیز خیر خواہی کے طور پر ہے' لیکن میں نے اپنے دو پیشرو حضرات کو ایک راستے پر چھوڑا ہے' اگر میں ان کے راستے کو ترک کر دیتا ہوں' تو منزل کے حوالے سے' میں ان دونوں تک نہیں پہنچ سکوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ لوگوں کو قحط سالی لاحق ہوگئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سال گھی، یا صحت مند کرنے والی کوئی چیز نہیں کھائی، جب تک لوگوں کی قحط سالی ختم نہیں ہوگئی۔

20382 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عُمَرَ قَمِيصًا اَبْيَضَ فَقَالَ: اَجَدِيْدٌ قَمِيصُكَ هٰذَا اَمْ غَسِيلٌ؟، قَالَ: بَلْ غَسِيلٌ، فَقَالَ: الْبَسْ جَدِيْدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيْدًا، وَيَرْزُقُكَ اللّٰهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، قَالَ: وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسم پر سفید قمیص دیکھی، تو فرمایا: تمہاری یہ قمیص، نئی ہے، یا دھلی ہوئی ہے؟ انہوں نے عرض کی: بلکہ دھلی ہوئی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نیا لباس پہنو! قابل تعریف زندگی بسر کرو، اور شہید ہونے کے عالم میں مرجانا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں تمہیں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب کرے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو بھی۔*

20383 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ اَنِّي فِي الْجَنَّةِ، فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَوَضَّاُ فِيْ قَصْرِهَا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ وَقَالَ: اَوَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں سو رہا تھا، میں نے دیکھا کہ میں جنت میں ہوں، وہاں میں نے ایک خاتون کو دیکھا، جو اپنے محل میں وضو کررہی تھی، میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: عمر کا ہے، تو مجھے اس کے مزاج کی تیزی کا خیال آگیا، تو میں وہاں سے واپس مڑ گیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی، تو وہ رو پڑے اور انہوں نے کہا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے لئے مزاج کی تیزی دکھاؤں گا؟''

20384 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا نُحَدَّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيتُ بِقَدَحٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ اَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِي، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ، قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ

✵✵ سالم نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: ہمیں یہ حدیث بتائی گئی ہے: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی: ''ایک مرتبہ میں سو رہا تھا، میں نے (خواب میں) خود کو دیکھا کہ میرے پاس ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اُس میں سے پی لیا، یہاں تک کہ میں نے اس کی سیرابی کو دیکھا کہ وہ میرے ناخنوں میں سے نکل رہی تھی، پھر میں نے بچا ہوا (مشروب) ''عمر'' کو دے

* یہ روایت امام ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں رقم الحدیث: (3558) کے تحت، امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (88/2) امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (721) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

دیا' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم"۔*

20385 - قَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ، اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدَى، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ، قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الدِّيْنَ

✸✸ ابوامامہ بن سہل بن حنیف' نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں' سو رہا تھا' میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سامنے پیش کیا گیا' ان کے جسموں پر قمیصیں تھیں' ان میں سے کسی کی قمیص سینے تک آ رہی تھی' کسی کی اس سے نیچے تھی' پھر میرے سامنے "عمر" کو پیش کیا گیا' تو اس کے جسم پر ایسی قمیص تھی جسے وہ گھسیٹ رہا تھا' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دین"۔**

20386 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَعْبٌ: لَوْ دَعَا عُمَرُ لَاُخِّرَ فِيْ اَجَلِهِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ)؟ قَالَ: وَقَدْ قَالَ: (وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ) (فاطر: 11) قَالَ الزُّهْرِيُّ: يَرَوْنَ اَنَّهُ اِذَا حَضَرَ اَجَلُهُ فَلَا يَسْتَاْخِرُ سَاعَةً وَلَا يَتَقَدَّمُ، فَمَا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ وَيُقَدِّمُ مَا يَشَاءُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَيْسَ اَحَدٌ اِلَّا لَهُ اَجَلٌ وَّعُمْرٌ مَكْتُوبٌ

✸✸ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا' تو کعب احبار نے کہا: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا کرتے' تو ان کی موت مؤخر ہو سکتی تھی' لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

"جب اُن کی موت آ جاتی ہے' تو پھر نہ وہ ایک گھڑی تاخیر سے ہوتی ہے' اور نہ پہلے ہوتی ہے"۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

"جس بھی معمر شخص کو زندگی دی جاتی ہے' یا جس کی بھی عمر کم ہوتی ہے' تو یہ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں نوٹ ہے"۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جب کسی شخص کا موت کا متعین وقت آ جائے' تو وہ نہ گھڑی بھر کے لیے مؤخر ہو

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (130/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام ترمذی نے اپنی "جامع" میں' رقم الحدیث: (2285) کے تحت' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں' (45/9) پر' امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں' رقم الحدیث: (2390) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' ابن شہاب کے حوالے سے' ابوامامہ بن سہل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری t سے نقل کی ہے۔

سکتا ہے اور نہ پہلے ہو سکتا ہے لیکن جب اس کی موت کا مخصوص وقت نہ آیا ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہے اُسے موخر کر دیتا ہے اور جس کو چاہے اُسے مقدم کر دیتا ہے۔

زہری کہتے ہیں: ہر شخص کی موت کا وقت اور اس کی عمر نوٹ شدہ (یعنی طے شدہ) ہے۔

20387 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَقْوَاهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَمِيْنُ اُمَّتِيْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَاَعْلَمُ اُمَّتِيْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذٌ، وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيٌّ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدٌ، قَالَ قَتَادَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ: وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کے بارے میں میری امت میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابوبکر ہے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ان میں سب سے زیادہ قوی عمر ہے حیاء کے اعتبار سے اُن میں سب سے زیادہ سچا عثمان ہے اور میری اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے اور میری امت میں حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ ہے اور اُن میں قرآن کا سب سے بڑا قاری اُبی ہے اور ان میں وراثت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا زید ہے''۔

قتادہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: ''ان میں سب سے بہتر فیصلہ دینے والا علی ہے''۔

20388 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اِلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ بُرَيْدَةُ الْاَسْلَمِيُّ مَعَهُ، فَعَتَبَ عَلٰى عَلِيٍّ فِيْ بَعْضِ الشَّيْءِ، فَشَكَاهُ بُرَيْدَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَاِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کے ساتھ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی چلے گئے وہاں کسی معاملے میں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے (بعد میں مدینہ منورہ آ کر) انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس کا میں مولا (یعنی محبوب) ہوں تو بیشک علی بھی اُس کا مولا (یعنی محبوب) ہے''۔

20389 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ ثَقِيْفٍ حِيْنَ جَاءُ وا: لَتُسْلِمُنَّ اَوْ لَنَبْعَثَنَّ رَجُلًا مِّنِّيْ - اَوْ قَالَ: مِثْلَ نَفْسِيْ - فَلَيَضْرِبَنَّ اَعْنَاقَكُمْ، وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّكُمْ، وَلَيَاْخُذَنَّ اَمْوَالَكُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا تَمَنَّيْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ، جَعَلْتُ اَنْصِبُ صَدْرِيْ رَجَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ هُوَ هٰذَا، قَالَ: فَالْتَفَتَ اِلٰى عَلِيٍّ فَاَخَذَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: هُوَ هٰذَا هُوَ هٰذَا

✵✵ حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلے کے وفد سے ارشاد فرمایا جب

وہ لوگ آپ کے پاس آئے:

''یا' تو تم لوگ اسلام قبول کرلو' یا ہم اپنے میں سے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے جیسا فرد بھیجیں گے' جو تمہاری گردنوں پر ضربیں لگائے گا اور تمہارے بال بچوں کو قید کرلے گا' اور تمہارے اموال کو حاصل کرلے گا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے صرف اُس دن امیر ہونے کی آرزو کی' میں نے اپنے آپ کو آگے کیا' اس امید پر کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیں گے کہ وہ یہ شخص ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے' آپ نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور یہ فرمایا: ''وہ' یہ ہے' وہ' یہ ہے''۔

20390 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَلِيّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، حَدِيْثًا عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى سَعْدٍ فَقُلْتُ: حُدِّثْنَا حَدِيْثًا عَنْكَ، حَدَّثْتَهُ حِيْنَ اسْتَخْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُخْبِرَ بِابْنِهِ، فَيَغْضَبَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ تَخْرُجَ مَخْرَجًا اِلَّا وَاَنَا مَعَكَ فِيْهِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

❋❋ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے مجھے ایک حدیث بیان کی: سعید کہتے ہیں: میں' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: ہمیں آپ کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی گئی ہے' جو اس بارے میں ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا تھا' سعید کہتے ہیں: تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور انہوں نے فرمایا: تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں یہ بتاؤں کہ ان کے صاحبزادے نے یہ بیان کی ہے' ورنہ وہ اس پر غصے ہوں گے' پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' کہ آپ کسی مہم پر تشریف لے جائیں (اور میں آپ کے ساتھ نہ جاؤں' میری یہ خواہش ہے کہ ہر جنگی مہم میں) میں' آپ کے ساتھ ہوؤں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:

''کیا تم اِس سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو' جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔ *

20391 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَغَيْرِهِ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ بَعْدَ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (177/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

خَدِيجَةَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ، اَوْ سِتَّ عَشْرَةَ

✵✵ قتادہ نے حسن اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں:

''سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا' اُس وقت اُن کی عمر 15 سال یا شاید 16 سال تھی''۔

20392 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا۔

20393 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا عَلِمْنَا اَحَدًا اَسْلَمَ قَبْلَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَهُ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ہمیں ایسے کسی فرد کا علم نہیں ہے جس نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا ہو۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: مجھے ایسے کسی فرد کا علم نہیں ہے جس نے یہ بات ذکر کی ہو (کہ سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا)۔

20394 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اخْتَصَمَ فِيْ بِنْتِ حَمْزَةَ عَلِيٌّ وَّجَعْفَرٌ وَّزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَخْرَجْتُهَا مِنْ مَّكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَاَنَا ابْنُ عَمِّهَا، وَقَالَ جَعْفَرٌ: اَنَا ابْنُ عَمِّهَا، وَخَالَتُهَا عِنْدِي، وَقَالَ زَيْدٌ: اَنَا عَمُّهَا، فَاٰخَى بَيْنَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ، وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: اَشْبَهَ خَلْقُكَ خَلْقِي، وَخُلُقُكَ خُلُقِي، وَقَالَ لِزَيْدٍ: اَنْتَ مَوْلَايَ، وَاَحَبُّ الْقَوْمِ اِلَيَّ، ادْفَعُوهَا اِلٰى خَالَتِهَا، فَدُفِعَتْ اِلٰى جَعْفَرٍ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی شہادت کے بعد اُن کی) صاحبزادی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے مکہ سے مشرکین کے پاس سے لے کے آیا ہوں' اور میں اس کا چچازاد بھی ہوں' حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا چچازاد ہوں' اور اس کی خالہ میری بیوی ہے' حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا چچا ہوں (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان مواخات قائم کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے ہو' اور میں تم سے ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری ظاہری تخلیق (یعنی نین نقش اور جسامت وغیرہ) میری تخلیق کے ساتھ اور تمہارے اخلاق' میرے اخلاق کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے ساتھ نسبت ولاء رکھتے ہو' اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو' تم لوگ اس بچی کو اس کی خالہ کے سپرد کر دو' تو وہ بچی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی گئی۔

20395 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَاَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ اِلٰى رَجُلٍ يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ - اَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَدَفَعَهَا اِلٰى عَلِيٍّ، وَاِنَّهُ لَاَرْمَدُ مَا يُبْصِرُ مَوْضِعَ قَدَمَيْهِ، فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَكَانَ الْفَتْحُ

✻✻ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں جھنڈا' ایک ایسے شخص کو دوں گا' جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ اور اس کا رسول ﷺ اُس سے محبت کرتے ہیں''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے' وہ جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا' حالانکہ انہیں آشوب چشم کی تکلیف تھی اور وہ اپنے پاؤں کو بھی دیکھ نہیں سکتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور پھر (وہ گئے' تو) انہیں فتح نصیب ہوگئی۔

20396 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَمَّا زَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ: مَا اَلَوْتُ اَنْ اُنْكِحَكِ اَحَبَّ اَهْلِيْ اِلَيَّ

✻✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ) شادی کی' تو آپ نے (ان سے) فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے کہ میں تمہاری شادی' اپنے خاندان میں سے' اپنے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ فرد کے ساتھ کروں۔

20397 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَالُ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْفَعُ لِيْ مِنْ مَّالِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ فِيْ مَالِ اَبِيْ بَكْرٍ كَمَا يَقْضِيْ فِيْ مَالِ نَفْسِهِ

✻✻ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مسلمانوں میں سے کسی بھی شخص کے مال نے' ابوبکر کے مال سے زیادہ مجھے نفع نہیں پہنچایا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم' حضرت ابوبکر کے مال کو اسی طرح استعمال کر لیتے تھے' جس طرح آپ اپنا مال استعمال کرتے تھے۔

20398 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا اَحَدًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا' تو میں ابوقحافہ کے بیٹے کو خلیل بناتا''۔*

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (408/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20399 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشٍ، وَكَانَ يُقَالُ لَهَا: غَزْوَةُ ذَاتُ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قَالَ: قُلْتُ: لَسْتُ اَعْنِيْ النِّسَاءَ، قَالَ: فَاَبُوْهَا اِذًا

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا' اس جنگ کو غزوہ ذات السلاسل کہا جاتا ہے' وہ (یعنی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عائشہ' میں نے عرض کی: میں خواتین (یعنی آپ کی ازواج) مراد نہیں لے رہا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اُس کا باپ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔

20400 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَتْ بُقْعَةٌ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّشْتَرِيْهَا وَيُوَسِّعُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَلَهُ مِثْلُهَا فِي الْجَنَّةِ؟، فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ فَوَسَّعَهَا فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: مسجد کے ایک پہلو میں (زمین کا) ایک ٹکڑا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون اِس کو خرید کر اس کے ذریعہ مسجد میں توسیع کرے گا' اس کو جنت میں اس کی مانند (جگہ) مل جائے گی؟ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُس زمین کو خرید کر اس کے ذریعے مسجد میں توسیع کروائی۔

20401 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: نَاشَدَ عُثْمَانُ النَّاسَ يَوْمًا فَقَالَ: اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَاَنَا، فَارْتَجَّ اُحُدٌ وَّعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُثْبُتْ اُحُدُ مَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيْقٌ، وَشَهِيْدَانِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِمِثْلِهِ

✵✵ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے (اپنے محاصرے کے دوران) ایک دن' لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کیا اور فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میں' اُحد پہاڑ پر چڑھ گئے' اُحد پہاڑ ہلنے لگا (راوی کہتے ہیں: اُس وقت) اس پر نبی اکرم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اُحد! تم اپنی جگہ پر جمے رہو' تم پر ایک نبی' ایک صدیق' اور دو شہید موجود ہیں''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو اس کی مانند روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔*

20402 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (331/5) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (447) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي الْحَائِطِ - فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَاْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ، قُلْتُ: ادْخُلْ وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَمَا زَالَ يَحْمَدُ اللّٰهَ حَتّٰى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَاْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَمَا زَالَ يَحْمَدُ اللّٰهَ حَتّٰى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَاْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلْوٰى شَدِيْدَةٍ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى شَدِيْدَةٍ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ صَبْرًا حَتّٰى جَلَسَ

✸✸ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں موجود تھا' ایک شخص (باغ کے دروازے پر آیا اور اس نے اندر آنے کے لئے اجازت لینے کے لئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تم جاؤ' اسے اجازت دو' اور اسے جنت کی خوشخبری دے دو' راوی کہتے ہیں: میں گیا (تو میں نے دیکھا) وہ حضرت ابوبکر تھے' میں نے کہا: آپ اندر آجائیں اور جنت کی خوشخبری قبول کریں' وہ اس بات پر مسلسل اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہے' یہاں تک کہ آ کر بیٹھ گئے' پھر ایک اور صاحب آئے' انہوں نے بھی سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اسے اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو' راوی کہتے ہیں: میں گیا' تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے' میں نے کہا آپ اندر آجائیں اور جنت کی خوشخبری قبول کریں' تو وہ بھی آ کر بیٹھنے تک مسلسل اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہے' پھر ایک اور صاحب آئے' انہوں نے سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اسے اجازت دو' اسے جنت کی خوشخبری دو' جو ایک شدید آزمائش کے بعد ہوگی' راوی کہتے ہیں: میں گیا' تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے' میں نے کہا: آپ اندر آجائیں اور ایک شدید آزمائش کے بعد' جنت کی خوشخبری قبول کریں' تو وہ بیٹھنے تک یہ کہتے رہے: اے اللہ! صبر (کا تجھ سے سوال ہے)"۔*

20403 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: اِنِّيْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا، وَلٰكِنِّيْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّيْ اُؤْمِنُ بِذٰلِكَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ

✸✸ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک مرتبہ ایک شخص' ایک گائے کو ہانک کر لے جا رہا تھا' جس پر اس نے سامان لادا ہوا تھا' اسی دوران گائے نے مڑ

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (393/4) اور امام عبد بن حمید نے اپنی "مسند" میں (553) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (16/5 و 59/8) اور امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (2403) کے تحت اس روایت کے ایک راوی' ابوعثمان نہدی کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

کر اس شخص کی طرف دیکھا اور بولی: مجھے اِس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہے' مجھے کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے'

تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں' ابوبکر اور عمر' اس بات پر ایمان رکھتے ہیں (کہ گائے' انسانوں کی طرح کلام کرسکتی ہے)''۔

20404 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا رَاعٍ يَّرْعَى غَنَمًا لَهُ فَجَاءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَ شَاةً، فَتَبِعَهُ الرَّاعِيْ حَتّٰى اسْتَنْقَذَ الشَّاةَ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ - يَعْنِيْ مَكَانًا - لَيْسَ لَهَا بِهَا رَاعٍ غَيْرِيْ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهُ يَتَكَلَّمُ الذِّئْبُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّيْ اُؤْمِنُ بِذٰلِكَ كُلِّهِ وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ

✿✿ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ' ایک چرواہا' اپنی بکریاں چرا رہا تھا' اسی دوران ایک بھیڑیا آیا' اور اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا' چرواہا اس کے پیچھے گیا اور اس نے بکری کو چھڑا لیا' بھیڑیے نے اس کی طرف متوجہ ہوکر کہا: ''یوم سبع'' کے دن اسے کون بچائے گا' جب میرے علاوہ ان کی دیکھ بھال کرنے والا اور کوئی نہیں ہوگا؟ تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا بھی بات چیت کرسکتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں' ابوبکر اور عمر' اس ساری بات پر ایمان رکھتے ہیں''۔

20405 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سُئِلَ حُذَيْفَةُ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ: اِنَّمَا يُفْتِيْ اَحَدُ ثَلَاثَةٍ: مَنْ عَرَفَ النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوْخَ، قَالُوْا: وَمَنْ يَّعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ: عُمَرُ، اَوْ رَجُلٌ وَّلِيَ سُلْطَانًا فَلَا يَجِدُ بُدًّا مِّنْ ذٰلِكَ، اَوْ مُتَكَلِّفٌ

✿✿ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تین میں سے کوئی ایک فرد' فتویٰ دے سکتا ہے' جو شخص ناسخ اور منسوخ کا علم رکھتا ہو' لوگوں نے کہا: کون اس کا علم رکھتا ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' یا وہ شخص' جو حکومتی عہدے پر فائز ہو' اور اس کے لیے اس کے علاوہ (یعنی عدالتی فیصلہ' یا سرکاری حکم دینے کے علاوہ) کوئی چارہ نہ ہو' یا وہ شخص جو تکلف کے ساتھ فتویٰ دے)۔

20406 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَدْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ هُوَ، قَالَ: تُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: ذَاكَ الْاَوَّاهُ عِنْدَ كُلِّ خَيْرٍ يُّبْغَى، قَالَ: تُوُفِّيَ عُمَرُ فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: اِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّهَلًا بِعُمَرَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ کے رسول ﷺ کا انتقال ہوچکا ہے' تو وہ کہاں ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ جنت میں ہیں۔

انہوں نے دریافت کیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہو چکا ہے وہ کہاں ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہر وہ بھلائی جس کو تلاش کیا جاتا ہے وہ اس کے پاس ہوتے تھے حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہو چکا ہے وہ کہاں ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب نیک لوگوں کا ذکر ہوگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر ضرور ہوگا۔

20407 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ سَمِعَهُمَا يَقُوْلَانِ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ حِصْنًا حَصِينًا لِلْاِسْلَامِ، يَدْخُلُ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ فُثِلِمَ مِنَ الْحِصْنِ ثُلْمَةٌ فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيهِ، وَكَانَ اِذَا سَلَكَ طَرِيقًا وَّجَدْنَاهُ سَهْلًا، فَاِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَلَا بِعُمَرَ، فَصْلًا مَا بَيْنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اَخْدُمُ مِثْلَهُ حَتّٰى اَمُوْتَ

✱✱ قتادہ اور حماد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسلام کا مضبوط قلعہ تھے' لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے' اس میں سے نکلتے نہیں تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو اس قلعے میں شگاف پڑ گیا' جس میں سے لوگ باہر چلے جاتے ہیں' اُس میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جب وہ ایک راستے پر چلتے تھے' تو ہم اس راستے کو سہل پاتے تھے' اور جب صالحین کا ذکر ہوگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر ضرور ہوگا' وہ اضافے اور کمی کے درمیان حد فاصل تھے' اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ مرتے دم تک میں' اُن جیسے فرد کی خدمت کرتا رہتا''۔

20408 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عِرَارٍ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ، قَالَ: اَمَّا عَلِيٌّ فَهٰذَا مَنْزِلُهُ لَا اُحَدِّثُكَ عَنْهُ بِغَيْرِهِ، وَاَمَّا عُثْمَانُ فَاَذْنَبَ يَوْمَ اُحُدٍ ذَنْبًا عَظِيمًا، فَعَفَا اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَذْنَبَ فِيكُمْ ذَنْبًا صَغِيرًا، فَقَتَلْتُمُوْهُ

✱✱ علاء بن عرار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے' تو یہ ان کی منزلت ہے' میں ان کے بارے میں تمہیں اس کے علاوہ کوئی بات بیان نہیں کروں گا' جہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے' تو غزوہ اُحد کے موقع پر انہوں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کیا تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کیا' پھر انہوں نے تم لوگوں کے بارے میں ایک چھوٹے گناہ کا ارتکاب کیا' تو تم لوگوں نے انہیں شہید کر دیا۔

20409 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا مَعَهُ فِيْ مِرْطٍ وَاحِدٍ، قَالَتْ: فَاَذِنَ لَهُ، فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ وَهُوَ مَعِيْ فِي الْمِرْطِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَاَذِنَ لَهُ، فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ وَهُوَ مَعِيْ فِي الْمِرْطِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ، فَاَصْلَحَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ وَجَلَسَ، فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ، قَالَتْ عَائِشَةُ:

(ص:233) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَضٰى اِلَيْكَ حَاجَتَهٗ عَلٰى حَالِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَقَضٰى اِلَيْكَ حَاجَتَهٗ عَلٰى حَالِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَكَاَنَّكَ احْتَفَظْتَ، فَقَالَ: اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَلَوْ اَنِّيْ اَذِنْتُ لَهٗ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَشِيتُ اَنْ لَا يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ اِلَيَّ . قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَيْسَ كَمَا يَقُوْلُ الْكَذَّابُوْنَ: اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ

✸✸ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' میں اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی چادر میں تھی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ چادر میں موجود رہنے کے دوران اُن کی ضرورت کو پورا کیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت پوری کی' لیکن آپ اس دوران میرے ساتھ لحاف میں موجود رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لباس درست کیا اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' آپ نے ان کی ضرورت پوری کی' پھر وہ تشریف لے گئے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اجازت مانگی' آپ جس حالت میں تھے آپ نے اسی حالت میں ان کی ضرورت پوری کی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی' تو آپ نے ان کی ضرورت پوری کی' لیکن اپنی حالت پر برقرار رہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی' تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عثمان' بہت زیادہ حیاء کرنے والا شخص ہے' اگر میں اُسی حالت میں رہنے کے دوران' اُسے اجازت دے دیتا' تو مجھے یہ اندیشہ تھا کہ اس نے اپنے معاملے کو میرے سامنے بیان نہیں کرنا تھا''۔

زہری کہتے ہیں: ویسا نہیں ہے' جس طرح جھوٹے لوگ بیان کرتے ہیں: یعنی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ''کیا میں ایسے شخص سے حیاء نہ کروں' جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں''۔*

20410 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رَهْطًا فِيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَلَمْ يُعْطِهِ مَعَهُمْ شَيْئًا، فَخَرَجَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَبْكِيْ، فَلَقِيَهٗ عُمَرُ قَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّلَمْ يُعْطِنِيْ مَعَهُمْ، فَاَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَا مَنَعَهٗ مِنْ جَرِيْمَةٍ وَجَدَهَا عَلَيَّ، قَالَ: فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهٗ خَبَرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِيْ سَخْطَةٌ عَلَيْهِ، وَلٰكِنِّيْ وَكَلْتُهٗ اِلٰى اِيْمَانِهٖ

✸✸ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو عطیات دیئے' جن کے درمیان حضرت

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (167/6) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کے ہمراہ ہونے کے باوجود کچھ نہیں دیا' حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ وہاں سے روتے ہوئے نکلے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان کی ملاقات ہوئی' تو انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہے ہو؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو عطیات دیئے اور ان کے ہمراہ ہونے کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ نہیں دیا' تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ناراضگی کی وجہ سے' مجھے نہیں دیا' جو آپ کو میرے بارے میں محسوس ہو رہی تھی' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے واقعے کے بارے میں آپ کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اُس سے ناراض نہیں ہوں' لیکن میں نے اُسے اس کے ایمان کے سپرد کر دیا ہے''۔

20411 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: اَمَرَنِي رَبِّي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ، فَقَالَ اُبَيٌّ: وَسَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: وَسَمَّاكَ لِي، قَالَ: فَبَكَى اُبَيٌّ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا اَبَانُ بْنُ اَبِي عَيَّاشٍ فَاَخْبَرَنِي، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اَوَذُكِرْتُ فِيمَا هُنَالِكَ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَ: فَبَكَى اُبَيٌّ

✸✸ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں' حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اس نے میرے سامنے تمہارا نام لیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

ابان بن ابوعیاش نامی راوی نے' اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یعنی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہاں میرا ذکر ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔*

20412 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَذَكَرَ بِلَالًا فَقَالَ: كَانَ شَحِيحًا عَلَى دِينِهِ، وَكَانَ يُعَذَّبُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَانَ يُعَذَّبُ عَلَى دِينِهِ، فَاِذَا اَرَادَ الْمُشْرِكُونَ اَنْ يُقَارِبَهُمْ قَالَ: اللّٰهَ اللّٰهَ، قَالَ: فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: لَوْ كَانَ عِنْدَنَا شَيْءٌ اشْتَرَيْنَا بِلَالًا، فَلَقِيَ اَبُو بَكْرٍ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اشْتَرِ لِي بِلَالًا، قَالَ: فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ لِسَيِّدِهِ: هَلْ لَكَ اَنْ تَبِيعَنِي عَبْدَكَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يَفُوتَكَ خَيْرُهُ وَتُحْرَمَ ثَمَنَهُ؟ قَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ اِنَّهُ خَبِيثٌ، اِنَّهُ، اِنَّهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَاشْتَرَاهُ الْعَبَّاسُ، فَبَعَثَ بِهِ اِلَى اَبِي بَكْرٍ، فَاَعْتَقَهُ، فَكَانَ يُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الشَّامِ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: بَلْ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (137/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1191) امام عبدالرزاق کے حوالے سے' معمر' قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (45/5 و 216/6' 217)' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (799-ح) کے تحت' قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

عِنْدِی فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ اَعْتَقْتَنِیْ لِنَفْسِكَ فَاحْبِسْنِی، وَاِنْ كُنْتَ اَعْتَقْتَنِیْ لِلّٰهِ فَذَرْنِیْ اَذْهَبُ اِلَی اللّٰهِ، فَقَالَ: اذْهَبْ، فَذَهَبَ اِلَی الشَّامِ، فَكَانَ بِهَا حَتّٰی مَاتَ

✵✵ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسیّب کے پاس موجود تھا' انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: کہ وہ اپنے دین میں بہت مضبوط تھے' اُنہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر عذاب دیا جاتا تھا' انہیں ان کے دین کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا' جب مشرکین یہ ارادہ کرتے تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کا ساتھ دیں' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اللہ' اللہ کہتے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ہمارے پاس کوئی چیز ہوتی' تو ہم نے بلال کو خرید لینا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' تو انہوں نے کہا: آپ میرے لئے بلال کو خرید لیں' حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے' انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مالک سے کہا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ تم اپنا یہ غلام مجھے فروخت کر دو؟ اس سے پہلے کہ اس کی بھلائی تم سے فوت ہو جائے' اور اس کی قیمت سے تم محروم ہو جاؤ' اس نے دریافت کیا: آپ اس کا کیا کریں گے؟ یہ تو خبیث ہے اور یہ ہے اور وہ ہے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی بات اس کے سامنے دہرائی' پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید لیا اور انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کر دیا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اذان دیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف جانے کا ارادہ کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ تم میرے پاس رہو' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ نے اپنی ذات کے لیے مجھے آزاد کیا تھا' تو مجھے روک لیں' اور اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کے لئے مجھے آزاد کیا تھا' تو پھر مجھے چھوڑ دیں' میں اللہ کی طرف چلا جاتا ہوں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم چلے جاؤ' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے' اور وہیں رہے' یہاں تک کہ اُن کا انتقال ہو گیا۔

20413 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ: يَلُوْمُنِی النَّاسُ فِی تَاْمِيرِی اُسَامَةَ كَمَا لَامُوْنِی فِی تَاْمِيرِ اَبِيهِ قَبْلَهُ، وَاِنَّ اَبَاهُ كَانَ اَحَبَّكُمْ اِلَیَّ، وَاِنَّهُ لَمِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ بَعْدَهُ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

''میرے اُسامہ کو امیر مقرر کرنے کے حوالے سے' لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں' جس طرح انہوں نے اس سے پہلے اُس کے باپ کے امیر بنانے پر مجھے ملامت کی تھی' حالانکہ اُس کا باپ میرے نزدیک تم سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھا' اور اس کے بعد یہ (یعنی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) میرے نزدیک' تم سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے''۔

20414 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ: مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهُ، لِحُكْمِهِ فِی قُرَيْظَةَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا' تو منافقین نے کہا: ان کا جنازہ کتنا ہلکا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے بنوقریظہ کے بارے میں جو فیصلہ دیا تھا' اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ (اس کا جنازہ ہلکا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ) اِسے فرشتوں نے اُٹھایا ہوا ہے۔

20415 - أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عَمَّنْ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ، فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَعْجَبُوْنَ مِنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُعْجِبُكُمْ مِنْهَا؟ فَوَاللّٰهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْهَا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سندس سے بنا ہوا ایک حلہ تحفے کے طور پر دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو وہ بہت پسند آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر حیران ہو رہے ہو؟ اللہ کی قسم! جنت میں سعد بن معاذ کے رومال' اس سے زیادہ اچھے ہیں۔

20416 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: لَمَّا كَتَبْنَا الْمَصَاحِفَ، فُقِدَتْ آيَةٌ كُنْتُ اَسْمَعُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْتُهَا عِنْدَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ: (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ) (الأحزاب: 23) حَتّٰى (وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا) (الأحزاب: 23) قَالَ: فَكَانَ خُزَيْمَةُ يُدْعَى ذَا الشَّهَادَتَيْنِ، فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، قَالَ: وَقُتِلَ يَوْمَ صِفِّيْنَ مَعَ عَلِيٍّ

✵✵ خارجہ بن زید نقل کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم نے مصاحف لکھنا شروع کیے' تو مجھے ایک آیت نہیں ملی' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی تھی' پھر میں نے وہ آیت' حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائی' (یعنی وہ آیت یہ ہے:

''اہل ایمان میں سے' کچھ لوگ ایسے ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کیا'' یہ یہاں تک ہے:''انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کو ''دو گواہی والا'' کہا جاتا تھا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی گواہی کو' دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: وہ جنگ صفین کے موقع پر' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔

20417 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَوْ قَتَادَةَ، اَوْ كِلَيْهِمَا: اَنَّ يَهُوْدِيًّا جَاءَ يَتَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَيْتُكَ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: بَيِّنَتَكَ، قَالَ: فَجَاءَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهٗ قَدْ قَضَاكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟، قَالَ: اِنِّيْ اُصَدِّقُكَ بِاَعْظَمَ مِنْ ذٰلِكَ، اُصَدِّقُكَ بِخَبَرِ السَّمَاءِ، فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ

٭٭ معمر نے' زہری' یا قتادہ' یا شاید دونوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک یہودی نے' نبی اکرم ﷺ سے کسی ادائیگی کے حوالے سے تقاضہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: میں' تمہیں ادائیگی کر چکا ہوں' اُس یہودی نے کہا: آپ کوئی ثبوت فراہم کریں' راوی کہتے ہیں: اسی دوران حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ آ گئے' انہوں نے کہا: میں' اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ادائیگی کر دی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا؟ تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم اس سے بڑی چیزوں کے حوالے سے آپ کی تصدیق کرتے ہیں' ہم آسمان کی خبروں کے بارے میں آپ کی تصدیق کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

20418 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: جَاءَ غُلَامٌ لِحَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ حَاطِبًا صَكَّ وَجْهِی، وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ سَيَدْخُلُ بِهَا النَّارَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتَ، كَلَّا اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَالْحُدَيْبِيَةَ

٭٭ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا غلام' نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا: یا رسول اللہ! حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے میرے چہرے پر تھپڑ مارا ہے' اللہ کی قسم! اُن کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ وہ اس کی وجہ سے عنقریب جہنم میں داخل ہو جائیں گے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم نے غلط کہا ہے' ایسا ہرگز نہیں ہوگا' اُس نے غزوۂ بدر میں اور صلح حدیبیہ میں شرکت کی ہوئی ہے''۔

20419 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ، قَالَتْ: اَنَا ابْنَةُ الْمُهَاجِرِ الَّذِیْ فَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ بِالْاَبَوَيْنِ

٭٭ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی عائشہ بیان کرتی ہیں: میں' اُس مہاجر کی بیٹی ہوں کہ غزوۂ اُحد کے موقع پر' نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں۔

20420 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَعْدٍ يَوْمَ اُحُدٍ: فِدَاكَ اَبِیْ ثُمَّ قَالَ: فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّی

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اُحد کے موقع پر' نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: میرے باپ تم پر قربان ہو جائیں' پھر آپ نے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں۔

20421 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ: لَا تَقُوْلُوْا لِحَسَّانَ اِلَّا خَيْرًا، فَاِنَّهُ كَانَ يُهَاجِی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَهْجُو الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: وَكَانَ حَسَّانُ اِذَا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ اَلْقَتْ لَهُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرمایا کرتی تھیں: تم لوگ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ذکر صرف بھلائی

کے حوالے سے کرو' کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ہجو کا جواب دیتے تھے اور مشرکین کی ہجو کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے تھے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُن کے لئے تکیہ رکھواتی تھیں' اور وہ اس کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے۔

20422 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كَانَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةُ تَقُوْلُ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ، اقْتَرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَتِهِمْ، قَالَتْ: فَصَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فِي السُّكْنٰى، فَمَرِضَ، فَمَرَّضْنَاهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ، فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِيْ اَنْ قَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ؟، فَقَالَتْ: لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا هُوَ فَقَدْ اَتَاهُ الْيَقِيْنُ مِنْ رَبِّهِ، وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ، وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ، وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ بَعْدَهُ اَحَدًا اَبَدًا، قَالَتْ: ثُمَّ رَاَيْتُ بَعْدُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذٰلِكَ عَمَلُهُ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: كَرِهَ الْمُسْلِمُوْنَ مَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: كَرِهَ الْمُسْلِمُوْنَ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَقِيْ بِفَرَطِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ

❊❊ خارجہ بن زید روایت کرتے ہیں: سیّدہ اُم العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب مہاجرین مدینہ منورہ آ گئے' تو انصار نے اُن کی رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: تو رہائش کے حوالے سے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے حصے میں آئے' وہ بیمار ہو گئے' ہم نے ان کی تیمارداری کی' پھر ان کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے' جب نبی اکرم ﷺ ان کے پاس آئے' تو میں نے کہا: اے ابوسائب! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے' میں' اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت عطا کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے عزت عطا کی ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک اس کا معاملہ ہے' تو اس کے پاس کے پروردگار کی طرف سے یقین آ گیا ہے' اور مجھے اس کے بارے میں بھلائی کی امید ہے' لیکن اللہ کی قسم! اگرچہ میں' اللہ کا رسول ہوں' لیکن میں بھی یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اور تم لوگوں کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اس خاتون نے عرض کی: اللہ کی قسم! اب اس کے بعد' میں کبھی بھی' کسی کو پاکیزہ قرار نہیں دوں گی۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر اس کے بعد' میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک چشمہ ہے' جو بہہ رہا ہے' میں نے یہ خواب نبی اکرم ﷺ کو سنایا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اُس کا عمل تھا۔

معمر کہتے ہیں: میں نے' زہری کے حوالے سے یہ بات سنی ہے کہ انہوں نے یہ کہا: مسلمانوں نے اس کو ناپسند کیا' جو نبی

اکرم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہی تھی' اس وقت جب نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تھا' آپ نے یہ فرمایا تھا: اسے ہمارے پیشرو عثمان بن مظعون سے ملوادو!

20423 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: اَللّٰهُمَّ سَدِّدْ رَمْيَتَهُ، وَاَجِبْ دَعْوَتَهُ

✵✵ معمر نے' اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ فرمایا تھا:

''اے اللہ! اس کے معاملے کو ٹھیک رکھنا اور اس کی دعا کو قبول کرنا''۔

20424 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَانَ اَحَدَ بَنِيْ عَبْسٍ، وَكَانَ اَنْصَارِيًّا، وَاِنَّهُ قَاتَلَ مَعَ اَبِيْهِ الْيَمَانِ يَوْمَ اُحُدٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالًا شَدِيْدًا، وَاِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اَحَاطُوْا بِالْيَمَانِ يَضْرِبُوْنَهُ بِاَسْيَافِهِمْ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَادَتْهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا، قَالَ: فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِرٌ اِلٰى تَبُوْكَ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ لِيُوْحٰى اِلَيْهِ، وَاَنَاخَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَضَتِ النَّاقَةُ تَجُرُّ زِمَامَهَا مُطْلَقَةً، فَتَلَقَّاهَا حُذَيْفَةُ، فَاَخَذَ بِزِمَامِهَا يَقُوْدُهَا حَتّٰى اَنَاخَهَا وَقَعَدَ عِنْدَهَا، ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاَقْبَلَ يُرِيْدُ نَاقَتَهُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟، فَقَالَ: حُذَيْفَةُ (ص:239) بْنُ الْيَمَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّيْ اُسِرُّ اِلَيْكَ سِرًّا لَا تُحَدِّثْ بِهٖ اَحَدًا اَبَدًا، اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ رَهْطٍ ذَوِيْ عَدَدٍ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ، قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَكَانَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ يَّظُنُّ عُمَرُ اَنَّهُ مِنْ اُولٰٓئِكَ الرَّهْطِ اَخَذَ بِيَدِ حُذَيْفَةَ، فَقَادَهُ، فَاِنْ مَّشٰى مَعَهُ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَاِنِ انْتَزَعَ مِنْهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَاَمَرَ مَنْ يُّصَلِّيْ عَلَيْهِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو عبس سے تھا' وہ انصاری تھے اور انہوں نے غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ' اپنے والد حضرت یمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر بھرپور لڑائی کی تھی' مسلمانوں نے حضرت یمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا' اور اپنی تلواروں کے ذریعے ان پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی مغفرت کرے' وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے' نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو نبی اکرم ﷺ نے' ان کے بارے میں' بھلائی کے کلمات کہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تبوک کی طرف سفر کر رہے تھے' تو آپ اپنی سواری سے نیچے اتر آئے' آپ کی طرف وحی نازل ہونے لگی تھی' نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری کو بٹھایا' پھر وہ اتنے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی لگام کھینچنے لگی' جو کھلی ہوئی تھی' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس اونٹنی کے سامنے آئے' انہوں نے اس کی لگام پکڑی اور اسے ہانک کر لائے' اور اسے باندھ دیا' اور اس کے

پاس بیٹھ گئے' نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ اپنی اونٹنی کی طرف آئے' تو آپ نے دریافت کیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حذیفہ بن یمان' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں' تمہیں ایک راز کی بات بتانے لگا ہوں' تم نے اس کے بارے میں کبھی کسی کو نہیں بتانا' مجھے فلاں اور فلاں کے لئے لیے دعائے رحمت کرنے سے منع کر دیا گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے منافقین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے بارے میں یہ بات بتائی راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا' اور بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے' تو جب نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ایسا شخص انتقال کرتا تھا' جس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ گمان ہوتا تھا کہ شاید یہ اُن افراد میں سے نہ ہو' تو وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور انہیں ساتھ لے کر چلتے تھے' اگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اُن کے ساتھ چلتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے' اور اگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ الگ ہو جاتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اُس شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے اور کسی کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اس کی نماز جنازہ پڑھا دے۔

20425 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ اَكُوْنَ هَلَكْتُ، نَهَى اللّٰهُ الْمَرْءَ اَنْ يُّحِبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ، وَاَجِدُنِيْ اُحِبُّ اَنْ اُحْمَدَ، وَنَهَى اللّٰهُ عَنِ الْخُيَلَاءِ وَاَجِدُنِيْ اُحِبُّ الْجَمَالَ، وَنَهَى اللّٰهُ اَنْ نَرْفَعَ اَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ وَاَنَا امْرُؤٌ جَهِيرُ الصَّوْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ثَابِتُ، اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَعِيْشَ حَمِيدًا، وَتُقْتَلَ شَهِيْدًا، وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ قَالَ: فَعَاشَ حَمِيدًا، وَقُتِلَ شَهِيْدًا يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اس سے منع کیا ہے کہ وہ اس بات کو پسند کرے کہ جو اس نے نہیں کیا' اس کے حوالے سے اس کی تعریف کی جائے' اور میں اپنے اندر یہ بات پاتا ہوں کہ میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ میری تعریف کی جائے' اور اللہ تعالیٰ نے تکبر سے منع کیا ہے' اور میں' اپنے اندر یہ بات پاتا ہوں کہ میں جمال کو پسند کرتا ہوں' اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم آپ کی آواز سے' اپنی آواز کو بلند کریں' اور میں ایک ایسا شخص ہوں' جس کی آواز بلند ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ثابت! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو؟ کہ تم قابل تعریف زندگی بسر کرو' اور شہید ہونے کے طور پر مارے جاؤ' اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے قابل تعریف زندگی بسر کی' اور مسیلمہ کے خلاف لڑائی کے موقع پر شہید ہونے کے طور پر قتل ہوئے۔

20426 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ يَبْنُوْنَ الْمَسْجِدَ، جَعَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ، عَنْهُ لَبِنَةً، وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِنَةً، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ظَهْرَهُ، وَقَالَ: يَا ابْنَ سُمَيَّةَ، لِلنَّاسِ اَجْرٌ وَّلَكَ اَجْرَانِ، وَآخِرُ زَادِكَ شَرْبَةٌ مِّنْ

لَبَنٍ، وَتَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

✹✹ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب، مسجد نبوی تعمیر کر رہے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہر ایک شخص ایک اینٹ اُٹھا کر لاتا تھا، جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اُٹھا کر لاتے تھے، ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ نے اُن کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور ارشاد فرمایا: اے ابن سمیہ! لوگوں کو ایک اجر ملے گا، اور تمہیں دوگنا اجر ملے گا، اور (یعنی دنیا میں تمہارے استعمال کی) آخری چیز دودھ ہوگا، اور تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

20427 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَخْبَرَهُ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَامَ عَمْرٌو يُرَجِّعُ فَزِعًا حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: قُتِلَ عَمَّارٌ فَمَاذَا؟ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: دُحِضْتَ فِي قَوْلِكَ، اَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ اِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ، جَاءُوا بِهِ حَتّٰى اَلْقَوْهُ تَحْتَ رِمَاحِنَا - اَوْ قَالَ: بَيْنَ سُيُوفِنَا -

✹✹ ابوبکر بن محمد، اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا، تو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے، اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "ایک باغی گروہ اسے قتل کرے گا" تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ پریشانی کے عالم میں، انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں، تو کیا ہوا؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "ایک باغی گروہ اسے قتل کرے گا"، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمہیں اپنی بات میں غلط فہمی ہوئی ہے، کیا ہم نے انہیں قتل کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ان کے قتل کا سبب بنے ہیں، جو انہیں لے کے آئے تھے اور ان لوگوں نے انہیں ہمارے نیزوں کے نیچے ڈال دیا (راوی کو شک ہے، یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ہماری تلواروں کے درمیان ڈال دیا۔*

20428 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ الْمُهَاجِرُونَ لِعُمَرَ: اَلَا تَدْعُو اَبْنَاءَ نَا كَمَا تَدْعُو ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: ذٰلِكُمْ فَتَى الْكُهُولِ، فَاِنَّ لَهُ لِسَانًا سَؤُولًا، وَقَلْبًا عَقُولًا

✹✹ زہری بیان کرتے ہیں: مہاجرین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمارے بیٹوں کو اس طرح کیوں نہیں بلاتے ہیں،

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (199/4) اور امام بیہقی نے "سنن کبریٰ" میں (189/8) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

جس طرح آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلاتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسا نوجوان ہے' جس میں عمر رسیدہ افراد کی سی سمجھ بوجھ پائی جاتی ہے' اُس کی زبان سوال کرنے والی ہے اور دل سمجھ بوجھ رکھنے والا ہے۔

20429 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَوَّلُ سَيْفٍ سُلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَيْفُ الزُّبَيْرِ، نُفِحَتْ نَفْحَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخِذَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ، فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ بِسَيْفِهِ يَشُقُّ النَّاسَ، فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ؟، قَالَ: اُخْبِرْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ اُخِذْتَ، قَالَ: فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِسَيْفِهِ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کی راہ میں جو تلوار سب سے پہلے سونتی گئی' وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار تھی' شیطان کی طرف سے یہ افواہ پھیلائی گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں پکڑ لیا گیا ہے' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر لوگوں کو چیرتے ہوئے نکلے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن سے ملاقات ہوئی' تو آپ نے دریافت کیا: اے زبیر! تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ آپ کو پکڑ لیا گیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے اور ان کی تلوار کے لیے دعا کی۔

20430 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا وَلَّى الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ، بَلَغَ عَلِيًّا فَقَالَ: لَوْ كَانَ ابْنُ صَفِيَّةَ يَعْلَمُ اَنَّهُ عَلٰى حَقٍّ مَا وَلّٰى، قَالَ: وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُمَا فِيْ سَقِيفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقَالَ: اَتُحِبُّهُ يَا زُبَيْرُ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ اَنْتَ اِذَا قَاتَلْتَهُ وَاَنْتَ ظَالِمٌ لَّهُ؟ قَالَ: فَيَرَوْنَ اَنَّهُ اِنَّمَا وَلّٰى لِذٰلِكَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: جنگِ جمل کے موقع پر' جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو انہوں نے فرمایا: سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے کو اگر اس بات کا علم ہوتا کہ وہ حق پر ہیں' تو وہ واپس نہ جاتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک مرتبہ سقیفہ بنو ساعدہ میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات' اِن دونوں حضرات (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) سے ہوئی تھی' تو آپ نے دریافت کیا: اے زبیر! کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں کیوں ایسا نہ کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم اس کے ساتھ لڑائی کرو گے اور تم اس کے ساتھ زیادتی کرنے والے ہو گے''۔

راوی کہتے ہیں: لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسی وجہ سے واپس چلے گئے تھے۔

20431 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَيَانِ اَرْغَبُ بِهِمَا عَنِ النَّارِ: عَتَّابُ بْنُ اَسِيدٍ، وَاَبَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، اَوْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ - يَشُكُّ - وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَا

✵✵ اسماعیل بن امیہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دونو جوان ہیں' جنہیں میں جہنم سے بچا رہا ہوں' عتاب بن اُسیّد اور ابان بن سعید (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اور جبیر بن مطعم - راوی کہتے ہیں: یہ اُن دونوں کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی بات ہے۔

20432 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ، وَبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشَةِ، وَصُهَيْبٌ سَابِقُ الرُّوْمِ، وَسَلْمَانُ سَابِقُ فَارِسَ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں' عربوں میں سے سبقت لے جانے والا ہوں' بلال' حبشیوں میں سے سبقت لے جانے والا ہے' صہیب' رومیوں میں سے سبقت لے جانے والا ہے' اور سلمان' فارسیوں میں سے سبقت لے جانے والا ہے"۔

بَابُ الْمُخَنَّثِيْنَ وَالْمُذَكَّرَاتِ

باب: ہیجڑوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں کا تذکرہ

20433 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، وَاَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے' مردوں میں سے ہیجڑوں' اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔*

20434 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَخْرِجُوا الْمُخَنَّثِيْنَ مِنْ بُيُوْتِكُمْ قَالَ: وَاَخْرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثًا وَّاَخْرَجَ عُمَرُ مُخَنَّثًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہیجڑوں کو اپنے گھروں سے باہر نکال دو"۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ہیجڑے کو نکلوا دیا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایک ہیجڑے کو نکلوا دیا تھا۔**

20435 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: اَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْمُخَنَّثِيْنَ فَاُخْرِجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ فَاُخْرِجَ "

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی "جامع" میں' رقم الحدیث: (2785) کے تحت' اور امام احمد نے اپنی "مسند" میں (365/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں' (205/7) اس روایت کے ایک راوی' یحییٰ بن ابوکثیر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✸✸ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ہیجڑے کے بارے میں حکم دیا' تو اسے مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ایک شخص کے بارے میں حکم دیا تھا' تو اسے بھی نکال دیا گیا تھا۔

20436 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَوَّلُ مَنِ اتُّهِمَ بِالْاَمْرِ الْقَبِيحِ - تَعْنِيْ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ - عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ، فَاَمَرَ عُمَرُ بَعْضَ شَبَابِ قُرَيْشٍ اَلَّا يُجَالِسُوهُ

✸✸ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں' سب سے پہلے کسی شخص پر ایک قبیح کام کی تہمت لگی راوی کہتے ہیں: اُن کی مراد یہ تھی کہ اس شخص نے قوم لوط کا عمل کیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریش کے بعض نوجوانوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس کے ساتھ نہ بیٹھا کریں۔

20437 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ رَفَعَهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ دَيُوثٌ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا رَجُلَةُ نِسَاءٍ

✸✸ معمر نے' قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دیوث (جو اپنی فاحشہ بیوی کو چھوٹ دیے ہوئے ہو) اور عادی شرابی' اور مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی عورت' جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ

باب: مرد کا' مرد کے ساتھ مباشرت کرنا

20438 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْظُرَ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَالْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ، وَاَنْ يُّبَاشِرَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ، وَاَنْ تُبَاشِرَ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ

✸✸ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مرد کسی مرد کی شرمگاہ کی طرف' یا عورت کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھیں' یا مرد' کسی مرد کے ساتھ مباشرت کرے' یا عورت کسی عورت کے ساتھ مباشرت کرے۔

بَابُ الْيَقِينِ وَالْوَسْوَسَةِ

باب: یقین اور وسوسہ کا تذکرہ

20439 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ يُوَسْوِسُ بِهَا الشَّيْطَانُ فِيْ صُدُورِنَا، لَاَنْ يَّخِرَّ اَحَدُنَا مِنَ الثُّرَيَّا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّبُوحَ بِهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَقَدْ وَجَدْتُمْ ذٰلِكَ؟ اِنَّ الشَّيْطَانَ يُرِيدُ الْعَبْدَ فِيمَا دُوْنَ ذٰلِكَ، فَاِذَا عُصِمَ مِنْهُ اَلْقَاهُ فِيمَا هُنَالِكَ، وَذٰلِكَ صَرِيحُ

الْإِيْمَانِ

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ کچھ امور ہیں جن کے حوالے سے شیطان ہمارے سینوں میں وسوسے پیدا کر دیتا ہے اور وہ ایسے ہوتے ہیں کہ ہم میں سے اگر کوئی ایک ''ثریا'' (نامی ستارے) سے نیچے گر جائے تو یہ اُس کے نزدیک اِس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ وہ اُس وسوسے کو بیان کرے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم یہ صورتحال پاتے ہو؟ شیطان بندے کو اس سے کمتر چیز میں مبتلا کرنا چاہتا ہے لیکن جب بندے کو اس سے بچا لیا جاتا ہے تو اس وقت شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور یہ صریح ایمان ہے''۔

20440 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ قَوْمًا سَيَقُوْلُوْنَ: خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَهُ؟ فَاِذَا سَمِعْتُمْ ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

✸✸ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کچھ لوگ یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اُس کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب تم لوگ یہ بات سنو تم یہ کہو: ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں''۔

20441 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ اَمْرٍ لَمْ اَفْهَمْهُ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ سَاَلَ عَنْهَا رَجُلَانِ، وَهٰذَا الثَّالِثُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ رِجَالًا سَتُرْفَعُ بِهِمُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَهُ؟ فَكَانَ مَعْمَرٌ يَصِلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَيَقُوْلُ: اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، وَهُوَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَهُوَ كَائِنٌ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے کسی ایسے معاملے کے بارے میں دریافت کیا جو مجھے سمجھ نہیں آ سکا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! دو افراد نے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا اور یہ تیسرا فرد ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کچھ لوگ مختلف سوالات اٹھائیں گے یہاں تک کہ وہ یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اُس کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

معمر نامی راوی نے اس روایت کو موصول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: ''(آدمی کو یہ جواب دینا چاہیے۔) اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے پہلے تھا اور وہ ہر چیز کے بعد ہوگا''۔ *

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (282/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ صَاحِبَهُ

باب: آدمی کا اپنے ساتھی کی خدمت کرنا

20442 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ: فِيْهِ خَيْرٌ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، خَرَجَ مَعَنَا حَاجًّا، فَاِذَا نَزَلْنَا لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ حَتّٰى نَرْتَحِلَ، وَاِذَا ارْتَحَلْنَا لَمْ يَزَلْ يَقْرَاُ وَيَذْكُرُ حَتّٰى نَنْزِلَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ كَانَ يَكْفِيْهِ عَلَفَ نَاقَتِهٖ، وَصُنْعَ طَعَامِهٖ؟، قَالُوْا: كُلُّنَا، قَالَ: كُلُّكُمْ خَيْرٌ مِّنْهُ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: اس میں بھلائی پائی جاتی ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ ہمارے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا تھا' جب ہم نے پڑاؤ کیا' تو وہ روانہ ہونے تک مسلسل نماز پڑھتا رہا اور جب ہم روانہ ہوتے تھے' تو وہ مسلسل تلاوت کرتا رہتا تھا اور ذکر کرتا رہتا تھا' جب تک ہم دوبارہ پڑاؤ نہیں کر لیتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی اونٹنی کو چارہ کھلانے اور اس کا کھانا تیار کرنے کا کام کون کرتا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: ہم سب' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سب اُس سے بہتر ہو۔

بَابٌ فِيْمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ فِى الدُّنْيَا

باب: اُس شخص کا تذکرہ' جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتا ہے

20443 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلَ هِشَامُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَلٰى عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ بِالشَّامِ، وَكَانَ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ نَاسًا مِّنَ النَّبَطِ مُشَمَّسِيْنَ، فَقَالَ: مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: حَبَسْتُهُمْ فِى الْجِزْيَةِ، فَقَالَ هِشَامٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الَّذِىْ يُعَذِّبُ النَّاسَ فِى الدُّنْيَا يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ فِى الْاٰخِرَةِ قَالَ: فَخَلّٰى عُمَيْرٌ عَنْهُمْ وَتَرَكَهُمْ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ شام میں' عمیر بن سعد انصاری کے ہاں آئے' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنر تھے' جب وہ اُن کے گھر آئے' تو انہوں نے وہاں کے کچھ مقامی لوگوں کو پایا کہ انہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا' تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ عمیر نے بتایا: کہ میں نے جزیہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے انہیں روک کے رکھا ہوا ہے' تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دنیا میں لوگوں کو عذاب دے گا' اللہ تعالیٰ آخرت میں اُسے عذاب دے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو عمیر نے اُن لوگوں کو چھوڑ دیا اور ترک کر دیا۔*

20444 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ بَحِيرُ بْنُ رَيْسَانَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَعِينُ بِهٖ عَلٰى ابْنِ الزُّبَيْرِ - وَكَانَ عَامِلًا لَهُ - فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنْتَ امْرُؤٌ ظَلُوْمٌ لَّا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّشْفَعَ لَكَ وَلَا يَدْفَعَ عَنْكَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بحیر بن ریسان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف اُن سے مدد مانگی وہ گورنر تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: تم ایک ظالم شخص ہو اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تمہارے حق میں سفارش کرے یا تمہارا دفاع کرے۔

20445 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، قَالَ: وَتَّدَ فِرْعَوْنُ لِامْرَاَتِهٖ اَوْتَادًا اَرْبَعَةً - اَوْ اَرْبَعَةَ اَوْتَادٍ - ثُمَّ جَعَلَ عَلٰى بَطْنِهَا رَحًى عَظِيْمَةً حَتّٰى مَاتَتْ

✵✵ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فرعون نے اپنی بیوی کو چار کیل لگوائے تھے۔ یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔ پھر اُس نے اس خاتون کے پیٹ پر ایک بڑی چکی رکھوا دی تھی یہاں تک کہ اُس خاتون کا انتقال ہو گیا۔

بَابُ نَقْصِ الْاِسْلَامِ وَنَقْصِ النَّاسِ

باب: اسلام کے کم ہونے اور لوگوں میں نقص آنے کا تذکرہ

20446 - قَالَ قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ النَّاسُ صَالِحِيْنَ مُتَمَاسِكِيْنَ مَا اَتَاهُمُ الْعِلْمُ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ اَكَابِرِهِمْ، فَاِذَا اَتَاهُمْ مِنْ اَصَاغِرِهِمْ هَلَكُوْا

✵✵ سعید بن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"لوگ مسلسل نیک رہیں گے اور (دینی احکام کو) مضبوطی سے تھامے رکھیں گے جب تک ان کے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اُن لوگوں کے اکابرین کی طرف سے علم آتا رہے گا لیکن جب اُن کے پاس اُن کے چھوٹوں کی طرف سے علم آئے گا تو وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے"۔

20447 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّاسُ كَاِبِلٍ مِّائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيْهَا رَاحِلَةً

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (403/3) معمر کے طریق کے ساتھ زہری اور ہشام بن عروہ کے حوالے سے عروہ سے نقل کی ہے۔ امام مسلم نے اس کو اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (2613) کے تحت ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

''لوگوں کی مثال ایسے ایک سو اونٹوں کی مانند ہے جن میں آدمی کو ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا''۔ *

20448 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لَبِيدٌ:

ذَهَبَ الَّذِيْنَ يُعَاشُ فِيْ اَكْنَافِهِمْ وَبَقِيتُ فِيْ خَلَفٍ كَجِلْدِ الْاَجْرَبِ

يَتَحَدَّثُوْنَ مَخَانَةً وَمَلَاذَةً وَيُعَابُ قَائِلُهُمْ وَاِنْ لَمْ يُشْعَبِ

قَالَ: ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ: فَكَيْفَ لَوْ اَدْرَكَ لَبِيدٌ مَنْ نَحْنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ، قَالَ: مَعْمَرٌ: فَكَيْفَ لَوْ اَدْرَكَ الزُّهْرِيُّ مَنْ نَحْنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ

✿✿ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت لبید رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے:

''وہ لوگ رخصت ہو گئے جن کے سائے میں زندگی بسر کی جاتی تھی اور میں باقی رہ جانے والے ایسے لوگوں کے درمیان رہ گیا جو خارش زدہ اونٹ کی کھال کی طرح ہیں وہ آپس میں خیانت اور جھوٹ سے متعلق باتیں کرتے ہیں اور ان کے کہنے والے پر اعتراض کیا جاتا ہے اگرچہ اس نے افتراق نہ کیا ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُس وقت کیا عالم ہوتا کہ اگر ''لبید'' اُن لوگوں کو پالیتے جن کے درمیان ہم لوگ موجود ہیں۔

معمر کہتے ہیں: اُس وقت کیا ہوتا؟ کہ اگر زہری اُن لوگوں کو پالیتے جن کے درمیان ہم موجود ہیں۔

بَابُ الْاٰبِقِ مِنْ سَيِّدِهٖ

باب: اپنے آقا سے بھاگنے والے (یعنی مفرور غلام) کا تذکرہ

20449 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، يَرْوِيهِ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ: عَبْدٌ اَبَقَ مِنْ سَيِّدِهٖ حَتّٰى يَاْتِيَ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ يَدِهٖ، وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا غَضْبَانُ فِيْ حَقِّهٖ عَلَيْهَا، وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ

✿✿ قتادہ روایت کرتے ہیں: (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی نمازیں اُن کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی ہیں اپنے آقا سے بھاگ جانے والا غلام جب تک وہ آ کر اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا وہ عورت جو ایسی حالت میں رات گزارے کہ اُس کا شوہر اپنے حق کے حوالے سے اس پر غضبناک ہو اور وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں''۔

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2547) کے تحت امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔
جبکہ امام بخاری نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں (130/8) پر اس روایت کے ایک راوی زہری کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

20450 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نِعِمَّا لِلْعَبْدِ اَنْ یَّتَوَفَّاهُ . . . یُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَطَاعَةَ سَیِّدِهٖ، نِعِمَّا لَهٗ نِعِمَّا لَهٗ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ اِذَا مَرَّ عَلَیْهِ عَبْدٌ قَالَ: یَا فُلَانُ اَبْشِرْ بِالْاَجْرِ مَرَّتَیْنِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غلام کے لئے یہ چیز اچھی ہے' اگر وہ اس کو پورا کرے' یہ کہ وہ اپنے پروردگار کی اچھے طریقے سے عبادت کرے' اور اپنے آقا کی اطاعت کرے' یہ اُس کے لئے اچھا ہے' یہ اُس کے لئے اچھا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے کوئی غلام گزرتا تھا' تو وہ یہ فرماتے تھے: اے فلاں! تم دو مرتبہ اجر کی خوشخبری حاصل کرو۔

20451 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی مَنْ یَّقُوْلُ: مَنْ یَّحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ، فَیَقُوْلُ: اَنَا اَحُوْلُ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے:

''اللہ تعالیٰ کا غضب' اُس شخص پر شدید ہوتا ہے' جو یہ کہتا ہے: میرے اور تمہارے درمیان کون حائل ہوگا؟ تو پروردگار فرماتا ہے: میں' تمہارے اور اِس کے درمیان حائل ہوؤں گا''۔

بَابُ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ یُعْطَ

باب: اس چیز کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرنے والا' جو نہ دی گئی ہو

20452 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِیْ زَوْجًا وَّلِیْ ضَرَّةً، وَاِنِّیْ اَتَشَبَّعُ مِنْ زَوْجِیْ اَقُوْلُ اَعْطَانِیْ كَذَا وَكَذَا، وَكَسَانِیْ كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ كَذِبٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ! میرا شوہر ہے' اور میری ایک سوکن بھی ہے' میں' اپنے شوہر کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرتی ہوئی' یہ کہتی ہوں: کہ اُس نے مجھے یہ اور یہ دیا ہے' اور یہ اور یہ پہننے کے لیے دیا ہے' حالانکہ وہ جھوٹ ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو چیز نہ دی گئی ہو' اُس کے حوالے سے' خود کو سیر ظاہر کرنے والا' جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے''۔ *

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (167/6) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام مسلم نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2129) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' ہشام بن عروہ کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

بَابُ ذِی الْوَجْھَیْنِ

باب: دوغلے شخص کا تذکرہ

20453 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خِيَارُكُمْ مَّنْ كَانَ لِهٰذَا الْاَمْرِ كَارِهًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ - يَعْنِيْ الْاِسْلَامَ -، وَشِرَارُكُمْ مَّنْ يَّلْقٰى هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

✵✵ زہری' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں بہترین وہ ہے' جو اس میں داخل ہونے سے پہلے اس معاملے کو ناپسند کرتا تھا' نبی اکرم ﷺ کی مراد اسلام تھا' اور تم میں سب سے براوہ ہے' جو ان لوگوں کے ساتھ ایک چہرے کے ساتھ ملاقات کرتا ہے اور اُن کے ساتھ دوسرے چہرے کے ساتھ ملاقات کرتا ہے''۔

20454 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَتَبَ بِهٖ اِلٰى اَيُّوْبَ السِّخْتِيَانِيِّ، اَنَّ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ دَخَلَ عَلٰى حُذَيْفَةَ فَقَالَ: اَوْصِنَا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَمَا جَاءَ كَ الْيَقِيْنُ؟، قَالَ: بَلٰى وَرَبِّيْ، قَالَ: فَاِنَّ الضَّلَالَةَ حَقٌّ، الضَّلَالَةُ اَنْ تَعْرِفَ الْيَوْمَ مَا كُنْتَ تُنْكِرُ قَبْلَ الْيَوْمِ، وَاَنْ تُنْكِرَ الْيَوْمَ مَا كُنْتَ تَعْرِفُ قَبْلَ الْيَوْمِ، وَاِيَّاكَ وَالتَّلَوُّنَ فَاِنَّ دِيْنَ اللّٰهِ وَاحِدٌ

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: معمر کہتے ہیں: ایوب سختیانی نے یہ روایت لکھ کر مجھے بھیجی تھی: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' اور انہوں نے یہ کہا: اے ابوعبداللہ! مجھے کوئی تلقین کیجیے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کے پاس یقین نہیں آیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے پروردگار کی قسم! (یعنی آچکا ہے)' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک گمراہی حق ہے' اور گمراہی یہ ہے کہ آج آپ اس کام کو معروف سمجھیں' جسے آج سے پہلے منکر سمجھتے تھے' یا آج آپ ایک ایسے کام کو منکر سمجھیں' جسے آج سے پہلے معروف سمجھتے تھے' آپ تلون سے بچ کے رہیں' کیونکہ اللہ کا دین ایک ہے۔

بَابُ الشَّامِ

باب: شام کا تذکرہ

20455 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ صِفِّيْنَ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَهْلَ الشَّامِ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا تَسُبَّ اَهْلَ الشَّامِ جَمًّا غَفِيْرًا، فَاِنَّ بِهَا الْاَبْدَالَ، فَاِنَّ بِهَا الْاَبْدَالَ فَاِنَّ بِهَا الْاَبْدَالَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ صفین کے دن' ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اہل شام پر لعنت کر دے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اہل شام کو برا نہ کہو! جن کی بڑی تعداد ہے' اور اُن میں ابدال بھی ہیں' اُن میں ابدال بھی ہیں' اُن میں ابدال بھی ہیں۔

20456 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُوْنُ بِالشَّامِ جُنْدٌ، وَبِالْعِرَاقِ جُنْدٌ، وَبِالْيَمَنِ جُنْدٌ، فَقَالَ: خِرْ لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَمَنْ اَبٰى فَلْيَلْحَقْ بِيَمَنِهٖ وَلْيَسْتَقِ بِغُدُرِهٖ، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ تَكَفَّلَ لِىْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: فَلْيَلْحَقْ بِيَمَنِهٖ

✵✵ ابوقلابہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شام میں' ایک لشکر ہوگا' عراق میں ایک لشکر ہوگا' اور یمن میں ایک لشکر ہوگا' راوی نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے کسی کو تجویز کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر شام جانا لازم ہے' جو شخص نہیں مانتا' وہ یمن چلا جائے اور اپنے کنوؤں سے (اپنے جانوروں کو) پانی پلاتا رہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے' شام اور اہل شام کے بارے میں مجھے ضمانت دی ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے' اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ یمن چلا جائے۔

20457 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ فِىْ اُمَّتِىْ سَبْعَةٌ لَّا يَدْعُوْنَ اللّٰهَ فِىْ شَىْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهُمْ، بِهِمْ تُنْصَرُوْنَ وَبِهِمْ تُمْطَرُوْنَ - قَالَ: وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: - وَبِهِمْ يُدْفَعُ عَنْكُمْ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں' ہمیشہ سات ایسے افراد رہیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جس بھی چیز کے بارے میں دعا کریں گے' اللہ تعالیٰ اُن کی دعا کو قبول کرے گا' اُن لوگوں کے وسیلے سے' تم لوگوں کی مدد کی جائے گی' اور اُن کے وسیلے سے تم پر بارش نازل کی جائے گی' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اُن کی وجہ سے تم لوگوں سے (یعنی مصائب وآلام) کو پرے کیا جائے گا''۔

20458 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِىْ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الشَّامِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِفْ بِقُلُوْبِهِمْ اِلٰى طَاعَتِكَ، وَاَحِطْ مِنْ وَّرَآئِهِمْ اِلٰى رَحْمَتِكَ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! اُن کے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی طرف مائل کر دے' اور ان کے پیچھے والوں کو اپنی رحمت کی طرف

گھیر لے''۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے یمن کی طرف دیکھا اور اس کی مانند کلمات ارشاد فرمائے' پھر آپ نے عراق کی طرف دیکھا اور اس کی مانند کلمات ارشاد فرمائے۔

20459 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لِكَعْبٍ: اَلَا تَتَحَوَّلُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ؟ فِيْهَا مُهَاجَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَبْرُهُ، قَالَ كَعْبٌ: اِنِّيْ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنْزَّلِ اَنَّ الشَّامَ كَنْزُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهِ، وَبِهَا كَنْزُهُ مِنْ خَلْقِهِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے' کعب احبار سے کہا: تم منتقل ہو کر مدینہ منورہ کیوں نہیں آجاتے؟ جو اللہ کے رسول ﷺ کی ہجرت کا مقام ہے' اور آپ ﷺ کی قبر بھی وہاں ہے' تو کعب احبار نے جواب دیا: میں نے' اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پائی ہے کہ شام' اللہ کی زمین میں' اللہ کا خزانہ ہے اور وہاں اُس کی مخلوق میں سے اُس کا خزانہ ہوگا۔

بَابُ الْعِرَاقِ

باب: عراق کا تذکرہ

20460 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: مَوْضِعُ قَدَمِ اِبْلِيسَ بِالْبَصْرَةِ، وَفَرَّخَ بِمِصْرَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بصرہ میں' ابلیس کے پاؤں رکھنے کی جگہ ہے اور اس نے مصر میں بچے دیے ہیں۔

20461 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَّسْكُنَ الْعِرَاقَ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ: لَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ فِيْهَا الدَّجَّالَ، وَبِهَا مَرَدَةُ الْجِنِّ، وَبِهَا تِسْعَةُ اَعْشَارِ السِّحْرِ، وَبِهَا كُلُّ دَاءٍ عُضَالٍ يَّعْنِي الْاَهْوَاءَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ عراق میں رہائش اختیار کریں' تو کعب احبار نے اُن سے کہا: آپ ایسا نہ کریں' کیونکہ وہاں دجال آئے گا اور وہاں سرکش جنات ہیں' اور وہاں جادو کے دس میں سے نو حصے ہیں' اور وہاں پر پیچیدہ بیماری ہے' اُن کی مراد نفسانی خواہشات تھی۔

20462 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَصْحَابِهِ، مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالُوْا. كُلُّ مَا قِيْلَ قَدْ رَاَيْنَا اِلَّا سِبَاءَ الْكُوفَةِ يَعْنِي: أَهْلُهَا يُسْبَوْنَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' کوفہ سے تعلق رکھنے والے اُن کے ساتھیوں سے یہ بات نقل

کی ہے: وہ یہ کہتے ہیں: جو بات بھی کہی گئی: وہ ہم نے دیکھ لی البتہ کوفہ کے قیدیوں کا معاملہ مختلف ہے' اُن کی مراد یہ تھی کہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کو قیدی بنایا جائے گا۔

20463 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: تُخَرَّبُ الْبَصْرَةُ اِمَّا بِحَرِيقٍ وَاِمَّا بِغَرَقٍ، كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مَسْجِدِهَا كَاَنَّهُ جُؤْجُؤُ سَفِينَةٍ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بصرہ کو برباد کر دیا جائے گا' جو یا جلنے کی صورت میں ہوگا' یا ڈوبنے کی شکل میں ہوگا' میں گویا اس وقت بھی وہاں کی مسجد کو دیکھ رہا ہوں' جو کشتی کا اگلا حصہ محسوس ہوتی ہے۔

20464 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: الْبَصْرَةُ اَخْبَثُ الْاَرْضِ تُرَابًا، وَاَسْرَعُهُ خَرَابًا قَالَ: وَيَكُوْنُ فِي الْبَصْرَةِ خَسْفٌ، فَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا، وَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"مٹی کے اعتبار سے' بصرہ' روئے زمین کا سب سے خبیث حصہ ہے' اور یہ سب سے زیادہ جلدی برباد ہوگا' انہوں نے یہ بھی فرمایا: بصرہ میں' زمین میں دھنسا دیا جائے گا' تو تم پر لازم ہے کہ تم اس کے نواحی علاقوں میں رہو اور وہاں کی شوریدہ زمین سے بچ کے رہنا"۔

بَابُ الْعِلْمِ

باب: علم کا تذکرہ

20465 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُقْبَضَ، وَقَبْضُهُ ذَهَابُ اَهْلِهِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يَفْتَقِرُ اِلَيْهِ - اَوْ يَفْتَقِرُ اِلٰى مَا عِنْدَهُ - وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ، وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالتَّعَمُّقَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ، فَاِنَّهُ سَيَجِيْءُ قَوْمٌ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ يَنْبُذُوْنَهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے' اس سے پہلے کہ اُسے قبض کر لیا جائے' اس کا قبض کرنا یہ ہوگا کہ اہل علم رخصت ہو جائیں گے اور تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے' کیونکہ تم میں سے کوئی ایک یہ نہیں جانتا' کہ اُسے کب اس علم کی ضرورت پڑ جائے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُسے کب اس کی ضرورت پڑ جائے' جو علم اس کے پاس ہے' تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے' لیکن تم اختلاف کرنے اور غیر ضروری گہرائی اختیار کرنے سے بچنا' تم پر مضبوطی کو اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے' جو کتاب کی تلاوت کریں گے اور پھر وہ اسے پشت ڈال دیں گے۔

20466 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي هَارُوْنَ، قَالَ: كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَيَقُوْلُ: مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا قَالَ: اِنَّهُ

سَيَاْتِيكُمْ قَوْمٌ مِّنَ الْاٰفَاقِ يَتَفَقَّهُوْنَ، فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا

✵✵ ابوہارون بیان کرتے ہیں: ہم لوگ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے فرمایا: اُن لوگوں کو خوش آمدید ہے' جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے' یہ ارشاد فرمایا تھا:

''عنقریب مختلف علاقوں سے کچھ لوگ تمہارے پاس آئیں گے' جو دین کا علم حاصل کرنا چاہیں گے' تو تم اُن کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو''۔

20467 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ اَنْ يُّقَالَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: قَدْ عَلِمْتَ فَمَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے حوالے سے' مجھے آج سب سے زیادہ خوف یہ ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے کہا جائے گا: تم نے علم حاصل کیا' تو تم نے جو علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟

20468 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ: حَظٌّ مِّنْ عِلْمٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حَظٍّ مِنْ عِبَادَةٍ، وَلَاَنْ اُعَافَى فَاَشْكُرَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ اَنِ ابْتَلٰى فَاَصْبِرَ، قَالَ: وَنَظَرْتُ فِي الْخَيْرِ الَّذِيْ لَا شَرَّ فِيْهِ فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الْمُعَافَاةِ وَالشُّكْرِ

✵✵ قتادہ نے' مطرف بن عبداللہ کا یہ قول نقل کیا ہے: علم کا ایک حصہ حاصل کر لینا' میرے نزدیک عبادت کا ایک حصہ حاصل کر لینے سے زیادہ محبوب ہے' میں عافیت میں رہ کر شکر ادا کرتا رہوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں آزمائش میں مبتلا ہو کر' صبر کروں۔

انہوں نے یہ بھی کہا ہے: میں نے اس بھلائی کے بارے میں غور کیا' جس میں کوئی شر نہ ہو' تو میں نے عافیت اور شکر جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

20469 - قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَذَاكُرُ الْعِلْمِ بَعْضَ لَيْلَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِحْيَائِهَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کے کچھ حصے میں علمی مذاکرہ کرنا' میرے نزدیک رات بھر عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہے''۔

20470 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ: قِيْلَ لِلُقْمَانَ: اَيُّ النَّاسِ اَصْبَرُ - اَوْ قَالَ: خَيْرٌ؟ - قَالَ: صَبْرٌ لَّا يَتْبَعُهُ اَذًى، قَالَ: قِيْلَ: فَاَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ قَالَ: مَنِ ازْدَادَ مِنْ عِلْمِ النَّاسِ اِلٰى عِلْمِهِ، قَالَ: فَاَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْغَنِيُّ، قِيْلَ: الْغِنَاءُ مِنَ الْمَالِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْغَنِيَّ الَّذِيْ اِذَا الْتُمِسَ عِنْدَهُ خَيْرٌ وُجِدَ وَاِلَّا اَغْفَى النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حکیم لقمان سے دریافت کیا گیا: لوگوں میں کون زیادہ صبر کرنے والا ہے؟ (راوی کو شک ہے

یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کون بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایسا صبر' جس کے بعد اذیت پہنچانا نہ ہو' اُن سے دریافت کیا گیا: لوگوں میں کون زیادہ بڑا عالم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو لوگوں کے علم کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کرتا رہے' سائل نے دریافت کیا: لوگوں میں کون زیادہ بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: خوش حال شخص' اُن سے پوچھا گیا: کیا خوشحالی کا تعلق مال سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ خوشحال وہ شخص ہوتا ہے' جس سے بھلائی کی توقع رکھی جائے' تو وہ بھلائی مل جائے' ورنہ وہ لوگوں کو اپنے شر سے بچا کے رکھے۔

20471 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ اَنْ يُّعْطِيَهُ اِيَّاهُمْ، وَلٰكِنْ يَّذْهَبُ بِالْعُلَمَاءِ، كُلَّمَا ذَهَبَ عَالِمٌ ذَهَبَ بِمَا مَعَهُ مِنَ الْعِلْمِ، حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ لَا يَعْلَمُ فَيَضِلُّوا وَيُضِلُّوا

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو علم عطا کرنے کے بعد' لوگوں سے علم کو الگ نہیں کرے گا' بلکہ وہ علماء کو رخصت کروا دے گا' جب بھی کوئی عالم رخصت ہوگا' تو وہ اپنے ساتھ موجود علم بھی لے جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ باقی رہ جائیں گے' جو علم نہیں رکھتے' تو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے' اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔*

20472 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: اَلْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ عَاشَ بِعِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشِ النَّاسُ مَعَهُ، وَرَجُلٌ عَاشَ النَّاسُ بِعِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشْ هُوَ فِيْهِ، وَرَجُلٌ عَاشَ بِعِلْمِهِ وَعَاشَ النَّاسُ بِعِلْمِهِ

❊❊ ایوب نے' ابوقلابہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''علماء تین طرح کے ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے' لیکن اس کے ہمراہ لوگ زندگی نہیں گزارتے' ایک وہ شخص کہ لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں' لیکن وہ خود اپنے علم کے مطابق زندگی نہیں گزارتا' اور ایک وہ شخص' جو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے' اور لوگ بھی اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں''۔

20473 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: لَا تَفْقَهُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتّٰى تَرٰى لِلْقُرْآنِ وُجُوْهًا كَثِيْرَةً، وَلَنْ تَفْقَهَ كُلَّ الْفِقْهِ حَتّٰى تَمْقُتَ النَّاسَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ، ثُمَّ تُقْبِلَ عَلٰى نَفْسِكَ فَتَكُوْنَ لَهَا اَشَدَّ مَقْتًا مِّنْ مَّقْتِكَ النَّاسَ

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (203/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔
یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (36/1) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2673-ح) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' عروہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابوقلابہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''تم اُس وقت تک پوری طرح علم حاصل نہیں کر سکتے' جب تک تم قرآن میں بہت سے پہلو نہیں دیکھ لیتے' اور تم پوری طرح علم حاصل نہیں کر پاؤ گے' جب تک تم اللہ کی ذات کی خاطر لوگوں کو ناراض نہیں کرتے' پھر تم اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو جاؤ' تو وہ اس علم کے حوالے سے' اس سے زیادہ سخت ناراض ہوگا' جتنا لوگ ناراض ہونگے''۔

20474 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، اَوْ غَيْرِهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ فَكُنَّا نَتَذَاكَرُ الْعِلْمَ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: لَا تَتَحَدَّثُوا اِلَّا بِمَا فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: اِنَّكَ لَاَحْمَقُ اَوَجَدْتَ فِي الْقُرْآنِ صَلَاةَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَالْعَصْرَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا تَجْهَرُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا، وَالْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ تَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَلَا تَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَةٍ، وَالْعِشَاءَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ وَلَا تَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَالْفَجْرَ رَكْعَتَيْنِ تَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ؟ - قَالَ عَلِيٌّ: وَلَمْ يَكُنِ الرَّجُلُ الَّذِي قَالَ هٰذَا صَاحِبَ بِدْعَةٍ، وَلٰكِنَّهُ كَانَتْ مِنْهُ - قَالَ: قَالَ عِمْرَانُ: لَمَا نَحْنُ فِيهِ يَعْدِلُ الْقُرْآنَ اَوْ نَحْوَهُ مِنْ...،

علی بن زید بن جدعان نے' ابونضرہ' یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ہم علمی مذاکرہ کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص نے کہا: تم لوگ صرف اس چیز کے بارے میں بات چیت کرو' جو قرآن میں مذکور ہے' تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم احمق ہو' کیا تم نے قرآن میں یہ بات پائی ہے؟ کہ ظہر کی نماز میں چار رکعت ہوں گی؟ عصر کی نماز میں چار رکعت ہوں گی' اور اُن میں بلند آواز میں تلاوت نہیں کرنی ہے' مغرب میں تین رکعت ہوں گی' ان میں سے دو رکعت میں تم نے بلند آواز میں قرأت کرنی ہے' اور ایک رکعت میں بلند آواز میں تلاوت نہیں کرنی ہے' عشاء میں چار رکعت ہوں گی' جن میں سے دو رکعت میں تم نے بلند آواز میں تلاوت کرنی ہے' اور دو رکعت میں بلند آواز میں تلاوت نہیں کرنی ہے' اور فجر میں دو رکعت ہوں گی اور ان دونوں میں تم نے بلند آواز میں تلاوت کرنی ہے۔

علی بن زید کہتے ہیں: جس شخص نے یہ بات کہی تھی' وہ کوئی بدعتی نہیں تھا لیکن پھر بھی اس کی طرف سے یہ بات سامنے آئی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارا جو موضوع بحث ہے' وہ (شرعی احکام بیان کرنے میں) قرآن کے برابر ہے' یا اس کی مانند ہے......

20475 اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَطْلُبُ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَيَاْبَى عَلَيْهِ الْعِلْمُ حَتّٰى يَكُونَ لِلّٰهِ

معمر کہتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: کوئی شخص غیر اللہ کے لیے علم حاصل کرتا ہے' تو علم اس (کے پاس آنے سے) انکار کر دیتا ہے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہو۔

20476 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبْجَرَ، قَالَ: قَالَ

الشَّعْبِيُّ: مَا حَدَّثُوكَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ بِهِ، وَمَا قَالُوْا بِرَاْيِهِمْ فَبُلْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ اَبْجَرَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ: اُحْتِيجَ اِلَيَّ فَعَجِبْتُ، وَكَانَ يُسْاَلُ كَثِيْرًا فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِي

٭٭ ابن ابجر بیان کرتے ہیں: امام شعبی فرماتے ہیں: لوگ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے حوالے سے' جو احادیث تمہیں بیان کریں' تم اُنہیں حاصل کرلو' اور جو کچھ وہ اپنی رائے کے حوالے سے کہیں' اُس پر پیشاب کردو!

ابن ابجر کہتے ہیں: ابراہیم نخعی نے فرمایا: جب میری ضرورت پیش آتی ہے' تو مجھے اچھا لگتا ہے' راوی کہتے ہیں: اکثر اوقات جب اُن سے سوال کیا جاتا تھا' تو وہ کہہ دیتے تھے: میں نہیں جانتا۔

20477 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْفَعُ الْعِلْمَ بِقَبْضٍ يَّقْبِضُهُ، وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعُلَمَاءَ بِعِلْمِهِمْ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَحَدَّثُوْا، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں نہیں اٹھائے گا کہ اسے قبض کرلے گا' بلکہ وہ علماء کو ان کے علم کے ہمراہ' قبض کرلے گا' یہاں تک کہ عالم باقی نہیں رہے گا' تو لوگ جہلاء کو پیشوا بنالیں گے' ان سے سوال کیے جائیں گے' تو وہ بیان کریں گے وہ گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے"۔

20478 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ: مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ: طَالِبُ الْعِلْمِ، وَطَالِبُ الدُّنْيَا

٭٭ معمر نے' زہری' یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں: دو قسم کے حریص کبھی سیر نہیں ہوتے' علم کا طلبگار' اور دنیا کا طلب گار۔

20479 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِمِثْلِ الْفِقْهِ

٭٭ معمر نے' زہری کا یہ قول نقل کیا ہے:

"(دین کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی مانند' اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی گئی"۔

20480 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ اسْمَهُ، قَالَ: مِنْ اِضَاعَةِ الْعِلْمِ اَنْ يُّحَدِّثَ بِهٖ غَيْرُ اَهْلِهٖ

٭٭ عبدالملک بن عمیر نے ایک شخص کے حوالے سے' جس کا نام وہ بھول گئے تھے' یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے فرمایا:

"علم کے ضائع کرنے میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ نااہل افراد کو اس کے بارے میں بتایا جائے"

20481 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ قَتَادَةَ جَمِيْعًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ مِنْ صُدُوْرِ النَّاسِ بَعْدَ اَنْ يُّعْطِيَهُمْ، وَلٰكِنَّ ذَهَابَهُ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ، فَيَتَّخِذُ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، فَيُسْاَلُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ لوگوں کو علم عطا کرنے کے بعد' لوگوں کے سینوں سے علم کو الگ نہیں کرے گا' بلکہ علم کی رخصتی' علماء کے انتقال کی شکل میں ہوگی' تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنا لیں گے' ان سے سوالات کیے جائیں گے' وہ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے' وہ گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے''۔

20482 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَطْرَحِ اللُّؤْلُؤَ اِلَى الْخِنْزِيرِ، فَاِنَّ الْخِنْزِيرَ لَا يَصْنَعُ بِاللُّؤْلُؤِ شَيْئًا، وَلَا تُعْطِ الْحِكْمَةَ مَنْ لَا يُرِيْدُهَا، فَاِنَّ الْحِكْمَةَ خَيْرٌ مِّنَ اللُّؤْلُؤِ، وَمَنْ لَمْ يُرِدْهَا شَرٌّ مِّنَ الْخِنْزِيرِ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:

''خنزیر کی طرف موتی نہ پھینکو' کیونکہ خنزیر' موتیوں کا کچھ نہیں کر سکتا' اور دانائی کی بات' اس شخص کو نہ دو' جو اس کا ارادہ نہ رکھتا ہو' کیونکہ دانائی کی بات' موتیوں سے بہتر ہے' اور جو شخص اس کا ارادہ نہ رکھتا ہو' وہ خنزیر سے بدتر ہے''۔

20483 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ: لَا يَزَالُ النَّاسُ صَالِحِيْنَ مُتَمَاسِكِيْنَ مَا اَتَاهُمُ الْعِلْمُ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَكَابِرِهِمْ، فَاِذَا اَتَاهُمْ مِنْ اَصَاغِرِهِمْ هَلَكُوا

✵✵ سعید بن وہب بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لوگ مسلسل نیک رہیں گے اور (دینی احکام کو) مضبوطی سے تھامے رکھیں گے' جب تک ان کے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرف سے اور ان کے اکابرین کی طرف سے علم آتا رہے گا' اور جب ان کے چھوٹوں کی طرف سے' ان کے پاس علم آئے گا' تو وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے''۔

بَابُ كِتَابِ الْعِلْمِ

باب: علم کو تحریر کرنے کا تذکرہ

20484 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ السُّنَنَ، فَاسْتَشَارَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ، فَاَشَارُوْا عَلَيْهِ اَنْ يَّكْتُبَهَا، فَطَفِقَ يَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ فِيْهَا شَهْرًا، ثُمَّ اَصْبَحَ يَوْمًا وَّقَدْ عَزَمَ اللّٰهُ لَهُ، فَقَالَ: اِنِّي كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَكْتُبَ السُّنَنَ، وَاِنِّي ذَكَرْتُ قَوْمًا كَانُوْا قَبْلَكُمْ كَتَبُوْا كُتُبًا، فَاَكَبُّوْا عَلَيْهَا وَتَرَكُوْا كِتَابَ اللّٰهِ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَا اُلْبِسُ كِتَابَ اللّٰهِ بِشَيْءٍ

اَبَدًا

❋❋ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنتیں تحریر کرنے کا ارادہ کیا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اس بارے میں مشورہ لیا' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ وہ ان کو تحریر کر لیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بارے میں ایک ماہ تک اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے رہے' پھر ایک دن صبح اللہ تعالیٰ نے انہیں اس عزم پر پختہ کر دیا' تو انہوں نے فرمایا:

''میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں سنتیں تحریر کروا دوں گا' لیکن پھر مجھے یہ خیال آیا کہ کچھ لوگ جو تم سے پہلے تھے' انہوں نے مختلف تحریریں نوٹ کی تھیں' اور پھر وہ ان تحریروں کی طرف متوجہ ہو گئے' اور انہوں نے اللہ کی کتاب کو چھوڑ دیا' تو اللہ کی قسم! میں' کبھی بھی اللہ کی کتاب کے ہمراہ' کسی چیز کے ذریعے التباس پیدا نہیں کروں گا''۔

20485 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ نَجْرَانَ، فَاَعْجَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُسْنُ مَسَاَلَتِهٖ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اكْتُبْ لِيْ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّا لَا نَكْتُبُ الْعِلْمَ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اہل نجران سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کے سوال کی عمدگی پسند آئی' اُس شخص نے کہا: آپ مجھے لکھ کر دے دیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم لوگ علمی چیزوں کو تحریر نہیں کرتے ہیں۔

20486 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَكْرَهُ كِتَابَ الْعِلْمِ حَتّٰى اَكْرَهَنَا عَلَيْهِ هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءُ، فَرَاَيْنَا اَلَّا نَمْنَعَهُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

❋❋ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ہم لوگ علم تحریر کرنے کو ناپسند کرتے تھے' یہاں تک کہ ان حکمرانوں نے ہمیں اس پر مجبور کر دیا' تو اب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمانوں میں سے کسی کو اس سے منع نہ کریں۔

20487 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: اجْتَمَعْتُ اَنَا وَابْنُ شِهَابٍ وَنَحْنُ نَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَاجْتَمَعْنَا عَلٰى اَنْ نَكْتُبَ السُّنَنَ، فَكَتَبْنَا كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ كَتَبْنَا اَيْضًا مَا جَاءَ عَنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ: لَا، لَيْسَ بِسُنَّةٍ، وَقَالَ هُوَ: بَلٰى هُوَ سُنَّةٌ، فَكَتَبَ وَلَمْ اَكْتُبْ، فَاَنْجَحَ وَضَيَّعْتُ

❋❋ معمر نے' صالح بن کیسان کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں' اور ابن شہاب' اکٹھے ہوئے' ہم ان دنوں علم حاصل کر رہے تھے' ہم نے یہ طے کیا کہ ہم سنتوں کو تحریر کر لیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول جو چیز بھی ہم نے سنی تھی' وہ ہم نے تحریر کر لی' پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے جو کچھ منقول تھا' اسے بھی ہم نے تحریر کرنے کا ارادہ کیا' تو میں نے کہا: جی نہیں! یہ سنت نہیں ہیں' ابن شہاب نے کہا: جی ہاں! یہ سنت ہیں' تو انہوں نے اس کو تحریر کر لیا اور میں نے تحریر نہیں کیا' تو وہ (علم کو محفوظ کرنے' اور نقل کرنے میں) کامیاب رہے' اور میں نے (علم کے ایک بڑے حصے کو) ضائع کر دیا۔

20488 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِاَحَادِيْثَ، فَقَالَ لِيْ: اكْتُبْ

لِيْ حَدِيْثَ كَذَا وَحَدِيْثَ كَذَا، فَقُلْتُ: اِنَّا نَكْرَهُ اَنْ نَكْتُبَ الْعِلْمَ قَالَ: اُكْتُبْ، فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تَكُنْ كَتَبْتَ، فَقَدْ ضَيَّعْتَ - اَوْ قَالَ: عَجَزْتَ -

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابوکثیر کو کچھ احادیث سنائیں تو انہوں نے مجھ سے کہا: تم فلاں اور فلاں حدیث مجھے لکھ کر دے دو! تو میں نے کہا: ہم اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ ہم علم کو تحریر کریں انہوں نے کہا: تم لکھ کر دو! کیونکہ اگر تم لکھ کر نہیں دیتے تو تم (بہت سے علم کو) ضائع کر دو گے- راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: تم (سارے علم کو یاد رکھنے سے) عاجز ہو جاؤ گے۔

20489 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَمْ يَكُنْ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِيْثًا مِّنِّیْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، فَاِنَّهُ كَتَبَ وَلَمْ اَكْتُبْ

✵✵ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ احادیث روایت کرنے والا نہیں ہے صرف حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ لکھ لیتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا''۔

بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا تذکرہ

20490 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَحْسَنُ الصِّفَةِ وَاَجْمَلُهَا، كَانَ رَبْعَةً اِلَى الطُّوْلِ مَا هُوَ، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، اَسِيْلَ الْجَبِيْنِ، شَدِيْدَ سَوَادِ الشَّعْرِ، اَكْحَلَ الْعَيْنِ، اَهْدَبَ، اِذَا وَطِئَ بِقَدَمِهِ وَطِئَ بِكُلِّهَا، لَيْسَ لَهَا اَخْمَصُ، اِذَا وَضَعَ رِدَاءَهُ عَنْ مَّنْكِبَيْهِ فَكَاَنَّهُ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ، وَاِذَا ضَحِكَ كَادَ يَتَلَاْلَاُ فِي الْجُدُرِ، لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

''حلیہ مبارک کے حوالے سے آپ سب سے زیادہ حسین وجمیل تھے آپ درمیانے قد کے مالک تھے جو بلندی کی طرف مائل محسوس ہوتا تھا آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان جگہ چوڑی تھی (یعنی آپ چوڑے سینے کے مالک تھے) آپ کی پیشانی کشادہ تھی آپ کے بال انتہائی سیاہ تھے آپ کی آنکھیں سرمگیں تھیں پلکوں کے بال لمبے تھے جب آپ چلتے تھے تو پورا پاؤں زمین کے ساتھ لگتا تھا ایسا نہیں ہے کہ تلوے کا کچھ حصہ زمین سے مس نہ ہو جب آپ اپنے کندھوں سے چادر ہٹاتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے وہ چاندی کا ٹکڑا ہیں جب آپ ہنستے تھے تو یوں لگتا تھا کہ

دیواریں جھلملا اُٹھی ہیں' میں نے آپ ﷺ سے پہلے' یا آپ کے بعد' آپ ﷺ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا''۔

20491 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ اللَّوْنِ وَسَمِعْتُ غَيْرَ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: كَانَ اَسْمَرَ

* * زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفید رنگ کے مالک تھے۔

معمر کہتے ہیں: میں نے زہری کے علاوہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: آپ کا رنگ گندمی تھا۔

بَابُ عَمَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کا (اپنے) کام کرنا

20492 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ عَائِشَةَ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ

* * معمر نے' زہری' اور ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک شخص نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ گھر کے کام کاج کر لیتے تھے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ اپنا جوتا خود گانٹھ لیتے تھے' اپنا کپڑا سی لیتے تھے' اور گھر کے وہ کام کاج کر لیتے تھے' جو تم میں سے کوئی ایک شخص اپنے گھر میں کر لیتا ہے۔*

بَابُ الْكَذِبِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا

20493 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا فِي النَّارِ

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص' میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنے گھر تک پہنچنے کے لیے تیار رہے''۔

20494 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا حَرَجَ، وَلٰكِنْ مَّنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

* * حسن نے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (167/6) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1480) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

''میری طرف سے حدیث بیان کرو' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا' وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

20495 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكُمْ، وَاَمَرَكُمْ اَنْ تُزَوِّجُوْنِيْ فُلَانَةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِهَا: جَاءَ نَا هٰذَا بِشَيْءٍ مَا نَعْرِفُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْزِلُوا الرَّجُلَ وَاَكْرِمُوْهُ حَتّٰى آتِيَكُمْ بِخَبَرِ ذٰلِكَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ: اذْهَبَا فَاِنْ اَدْرَكْتُمَاهُ فَاقْتُلَاهُ، وَلَا اُرَاكُمَا تُدْرِكَاهُ، قَالَ: فَذَهَبَا فَوَجَدَاهُ قد لَدَغَتْهُ حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ، فَرَجَعَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص' انصار کی ایک بستی میں آیا اور اس نے یہ کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے تم لوگوں کی طرف بھیجا ہے' اور انہوں نے تم لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ تم فلاں عورت کے ساتھ میری شادی کروا دو' اس عورت کے گھر والوں میں سے ایک شخص نے کہا: یہ ہمارے پاس ایک بات لے کر آیا ہے' جس کے بارے میں' ہم نہیں جانتے کہ یہ واقعی اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے ہے' تم اس شخص کو ٹھہراؤ' اس کی مہمان نوازی کرو' میں اس بارے میں خبر لے کر تم لوگوں کے پاس آتا ہوں' پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ارشاد فرمایا: تم دونوں جاؤ! اگر تم اس کو پالو' تو تم اسے قتل کر دینا' لیکن تم دونوں کے بارے میں' میرا یہ خیال نہیں ہے کہ تم اس تک پہنچ جاؤ گے' راوی بیان کرتے ہیں: وہ دونوں حضرات گئے اور ان دونوں نے اس شخص کو پایا کہ کسی سانپ نے اُسے ڈس لیا تھا اور وہ مر گیا تھا' وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

20496 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ، قَالَ: اَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْمَا يُعْمَلُ بِهِ قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَفَاِنْ كُنْتُ مُحَدِّثَكُمْ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ وَعُمَرُ حَيٌّ، اَمَا وَاللّٰهِ اِذًا لَاَلْفَيْتُ الْمِخْفَقَةَ سَتُبَاشِرُ ظَهْرِي

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ سے کم روایات نقل کرو' صرف ان چیزوں کے بارے میں نقل کرو' جن پر عمل کیا جاتا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کے زندہ ہونے کے باوجود' میں تم لوگوں کو یہ احادیث بیان کروں' تو اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ضرور ہوگا کہ میری پشت پر ضرب لگائی جائے گی''۔

بَابُ الْخَذْفِ

باب: کنکری مارنا

20497 - اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰـهِ بْـنِ مُـغَـفَّلٍ فَخَذَفَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ، فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْهُ وَقَـالَ: اِنَّكَ لَا تَصْطَادُ بِهَا صَيْدًا، وَلَا تَقْتُلُ بِهَا عَدُوًّا، وَلٰـكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ قَالَ: فَلَمْ يَنْتَهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنْهَا وَلَا تَنْتَهِي لَا اُكَلِّمُكَ كَلِمَةً اَبَدًا

✵✵ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' ان کی قوم کے ایک شخص نے کنکریاں ماریں' تو انہوں نے فرمایا: تم کنکری نہ مارو! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے اور آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم اس کے ذریعے کسی شکار کو شکار نہیں کر سکتے' اس کے ذریعے دشمن کو قتل نہیں کر سکتے' لیکن اس کے ذریعے تم دانت توڑ سکتے ہو اور آنکھ پھوڑ سکتے ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص پھر بھی باز نہیں آیا' تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں' تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کر رہا ہوں کہ آپ نے اس سے منع کیا ہے اور تم پھر بھی باز نہیں آرہے؟ میں' تمہارے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔*

بَابُ الدِّيكِ

باب: مرغ کا تذکرہ

20498 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْـدِ بْـنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: لَعَنَ رَجُلٌ دِيكًا صَاحَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَلْعَنْهُ، فَاِنَّهُ يَدْعُو لِلصَّلَاةِ

✵✵ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے' مرغ پر لعنت کی' جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چیخ ماری تھی' (یعنی بانگ دی تھی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (56/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (1954) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' ایوب کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

''تم اس پر لعنت نہ کرو! کیونکہ یہ نماز کے لئے بلاتا ہے''۔*

بَابُ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ

باب: شعر اور رجز کا تذکرہ

20499 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ مَّرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

❊❊ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک بعض اشعار حکمت (آمیز) ہوتے ہیں''۔**

20500 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ، قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَلِسَانِهِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَكَاَنَّمَا يَرْمُوْنَ فِيْهِمْ بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ

❊❊ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اللہ تعالیٰ نے شاعری کے بارے میں ایک حکم نازل کر دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن' اپنی جان اور زبان کے ہمراہ جہاد کرتا ہے' اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اُن (یعنی مشرکین) کو ان (یعنی اشعار) کے ذریعے گویا نیزے کے وار لگتے ہیں''۔***

20501 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَاصِرٌ اَهْلَ الطَّائِفِ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهِ هِيهِ، يَسْتَنْشِدُهُ فَاَنْشَدَهُ قَصِيْدَةً فِيْهِمْ يَقُوْلُ:

قَضَيْنَا مِنْ تِهَامَةَ كُلَّ رَيْبٍ ۔۔۔ وَخَيْبَرَ ثُمَّ اَجْمَعْنَا السُّيُوْفَا

نُخَيِّرُهَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ ۔۔۔ قَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا اَوْ ثَقِيْفَا

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (115/4) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (5101) کے تحت' اس روایت کے ایک راوی' صالح بن کیسان کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (125/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

*** یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (387/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَهُنَّ اَسْرَعُ فِیهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ

★★ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آپ نے اُس وقت اہل طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا' آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا' جو آپ کے پہلو میں موجود تھے کہ کچھ سناؤ' آپ نے انہیں کچھ سنانے کے لیے کہا' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک قصیدہ سنایا' جس میں یہ اشعار تھے:

''ہم نے تہامہ سے اور خیبر سے' ہر شک کو ختم کر دیا ہے' اور پھر ہم نے تلواروں کو اکٹھا کیا' اور ہم نے انہیں اختیار دیا' اگر وہ بول سکتی ہوتیں' تو وہ یہ کہتیں: کہ اب انہوں نے دوس یا ثقیف قبیلے کے لوگوں کو کاٹنا ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اشعار' اُن کے لیے نیزے لگنے سے زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔

20502 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ، وَكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ، اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ اَمَرْتَ عَلِیًّا یُجِیْبُ هَؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَهْجُوْنَكَ وَهُمْ یَعْنُوْنَ اَبَا سُفْیَانَ بْنَ الْحَارِثِ، وَابْنَ الزِّبَعْرٰی، وَالْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ عَلِیًّا لَیْسَ هُنَالِكَ، وَلٰكِنَّ الْقَوْمَ اِذَا نَصَرُوْا نَبِیَّهُمْ بِاَسْیَافِهِمْ فَبِاَلْسِنَتِهِمْ اَحَقُّ اَنْ یَّنْصُرُوْهُ، فَقَالَ حَسَّانُ: مَا كُنْتُ لِاَنْتَصِرَ مِنْكَ اِلَّا هٰذَا، وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِهَا مَقُوْلًا مَا بَیْنَ بُصْرٰی اِلٰی صَنْعَاءَ، ثُمَّ قَالَ:

لِسَانِیْ صَارِمٌ لَّا عَیْبَ فِیْهِ وَبَحْرِیْ مَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیں کہ وہ ان لوگوں کو جواب دیں' جو آپ کی ہجو کر رہے ہیں (تو یہ مناسب ہوگا) راوی کہتے ہیں: اُن لوگوں کی مراد ابوسفیان بن حارث' ابن زبعری اور عاص بن وائل تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ' علی کے لئے موزوں نہیں ہے' جب کوئی قوم اپنی تلواروں کے ذریعے اپنے نبی کی مدد کرتی ہے' تو وہ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ اپنی زبانوں کے ذریعے بھی اس کی مدد کریں' تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں' آپ سے یہی اجازت لینا چاہ رہا تھا' اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس کے عوض میں' مجھے وہ جگہ مل جائے' جو بصریٰ سے لے کر صنعاء کے درمیان ہے' پھر انہوں نے یہ اشعار کہے:

''میری زبان' ایک ایسی تلوار ہے' جس میں کوئی عیب نہیں ہے اور میرے سمندر کو ڈولوں کے ذریعے (پانی) نکالنا گدلا نہیں کرتا ہے''۔

20503 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ یَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ شِعْرًا، فَاِذَا سَمِعْتُمُوْهُ یُنْشِدُ فَاحْثُوْا فِیْ وَجْهِهِ التُّرَابَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ، وَقَتَادَةَ یُنْشِدَانِ الشِّعْرَ، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ لَا یَفْعَلُ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔
''تم میں سے کسی ایک شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ اس کے حق میں اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے اور جب تم کسی شخص کو شعر سناتے ہوئے سنو تو اس کے چہرے پر مٹی ڈال دو''۔
معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری اور قتادہ کو اشعار سناتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: حسن بصری ایسا نہیں کرتے تھے

20504 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ رُبَّمَا يَتَمَثَّلُ بِالْبَيْتِ مِنَ الشِّعْرِ مِمَّا كَانَ فِيْ وَقَائِعِ الْعَرَبِ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بعض اوقات عربوں کی تاریخ کے متعلق اشعار کا کوئی مصرعہ مثال کے طور پر سنا دیتے تھے۔

20505 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَنَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَرَجَزَ بِهِمْ، فَقَالَ:

لَمْ يَغْذُهَا مُدٌّ وَّلَا نَصِيفُ ... وَلَا تُمَيْرَاتٌ وَّلَا رَغِيفُ
لٰكِنْ غَذَاهَا اللَّبَنُ الْخَرِيفُ ... الْمَحْضُ وَالْقَارِصُ وَالصَّرِيفُ

فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: انْزِلْ يَا كَعْبُ، فَاِنَّهُ اِنَّمَا يُعَرِّضُ بِنَا، فَنَزَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ:

لَمْ يَغْذُهَا مُدٌّ وَّلَا نَصِيفُ وَلَا تُمَيْرَاتٌ وَّلَا رَغِيفُ
لٰكِنْ غَذَاهَا الْحَنْظَلُ النَّقِيفُ ... وَمَذْقَةٌ كَطُرَّةِ الْخَنِيفِ
تَبِيتُ بَيْنَ الزَّرْبِ وَالْكَنِيفِ

قَالَ: فَخَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهُمَا شَرٌّ، فَاَمَرَهُمَا فَرَكِبَا، وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ بِنَحْوِ حَدِيْثِ هِشَامٍ وَزَادَ فِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَفَ نَاقَتَهُ وَاَمَرَهُمَا فَرَكِبَا

✸✸ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے مہاجرین میں سے ایک صاحب سواری سے نیچے اترے اور انہوں نے مہاجرین کے حوالے سے یہ رجز پڑھا
''اس کو غذا میں ایک مد یا نصف مد یا چند کھجوریں یا روٹی نہیں ملی لیکن اس کی غذا تو تازہ دودھ ہے مکھن ہے ٹکیہ (شاید روٹی مراد ہے) اور خالص (مشروب) ہے''۔
انصار نے کہا: اے کعب! تم نیچے اترو کیونکہ انہوں نے تعریض کے طور پر ہمارا ذکر کیا ہے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نیچے اترے اور انہوں نے یہ کہا:
''اس کو خوراک میں ایک مد یا نصف مد یا چند کھجوریں یا روٹی نہیں ملی ہے بلکہ اس کی غذا چیری ہوئی حنظل (نامی کڑوی بوٹی) پانی ملا ہوا دودھ جو تھوڑا سا ہوتا ہے اور وہ باڑے اور دالان کے درمیان میں رات بسر کرتا ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ان دونوں کے درمیان کوئی بری صورتحال نہ جائے' تو آپ نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وہ سوار ہو جائیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' ہشام کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹنی کو موڑا اور آپ نے ان دونوں کو یہ حکم دیا کہ وہ سوار ہو جائیں۔

20506 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اِنِّیْ لَاُبْغِضُ الْغِنَاءَ وَاُحِبُّ الرَّجَزَ

❋❋ یحییٰ بن سعید نے' سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: میں' گانے کو ناپسند کرتا ہوں اور میں رجز کو پسند کرتا ہوں۔

20507 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَدْعُو كُلَّ مَنْ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَقُوْلُ الشِّعْرَ، فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ بَيْتَ شِعْرٍ فِیْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ، وَلَقَدْ تَرَكَ هُوَ وَعُثْمَانُ الْخَمْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اَفَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فِي الْاِسْلَامِ؟ اَوَهُوَ يَقُوْلُ؟

❋❋ زہری بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہر اُس شخص کو بلا لیتی تھیں' جو یہ کہتا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شعر کہا کرتے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: اللہ کی قسم! انہوں نے زمانہ جاہلیت میں' یا زمانہ اسلام میں' کبھی بھی ایک شعر کا ایک مصرع بھی نہیں کہا' انہوں نے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ہی شراب چھوڑ دی تھی' تو کیا وہ زمانہ اسلام میں شراب پیتے' یا وہ یہ کہتے (یعنی اشعار کہتے)۔

20508 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بَعْضِ اَشْيَاخِهٖ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قِيْلَ لَهٗ: هٰذَا غُلَامُ بَنِیْ فُلَانٍ شَاعِرٌ، قَالَ: فَقَالَ لَهٗ: كَيْفَ تَقُوْلُ؟ قَالَ:

اُوَدِّعُ سَلْمٰى اِنْ تَجَهَّزْتُ غَازِيًا كَفَى الشَّيْبُ وَالْاِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيَا،

قَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ

❋❋ ابوبکر بن محمد نے' اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: یہ بنو فلاں کا لڑکا ہے' جو شاعر ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: تم کیسے شعر کہتے ہو؟ اس نے یہ شعر سنایا:

''میں سلمیٰ کو الوداع کہتا ہوں' اور جنگ میں حصہ لینے کی تیاری کرتا ہوں' کیونکہ آدمی کو (یعنی عشق عاشقی وغیرہ سے) روکنے کے لیے بڑھاپا اور اسلام کافی ہیں''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔

20509 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ فِیْ حَلْقَةٍ فِيْهِمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَجِبْ

عَنِّى، اَيَّدَكَ اللّٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ

❊❊ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ایک حلقے میں موجود تھے' جس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوہریرہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں' کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے) یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میری طرف سے جواب دو! اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے تمہاری تائید کرے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے' جی ہاں!*

20510 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اَنْشَدَ حَسَّانُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ فَلَحَظَهُ فَقَالَ: اَفِي الْمَسْجِدِ اَفِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْشَدْتُ فِيْهِ مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ قَالَ: فَخَشِيَ اَنْ يَّرْمِيَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَجَازَ وَتَرَكَهُ

❊❊ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار سنا رہے تھے' اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں گھور کے دیکھا اور کہا: کیا مسجد میں؟ کیا مسجد میں؟ تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس (یعنی مسجد) میں اس ہستی کی موجودگی میں اشعار سنائے ہیں' جو آپ سے بہتر ہیں' راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اُن کا اعتراض' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے حوالے سے نہ ہو جائے' تو وہ آگے چلے گئے اور انہوں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

20511 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا اُهْبِطَ اِبْلِيسُ قَالَ: اَىْ رَبِّ، قَدْ لَعَنْتَهُ فَمَا عَمَلُهُ؟ قَالَ: السِّحْرُ، قَالَ: فَمَا قِرَاءَ تُهُ؟ قَالَ: الشِّعْرُ، قَالَ: فَمَا كِتَابُهُ؟ قَالَ: الْوَشْمُ، قَالَ: فَمَا طَعَامُهُ؟ قَالَ: كُلُّ مَيْتَةٍ وَمَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ: فَمَا شَرَابُهُ؟ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ، قَالَ: فَاَيْنَ مَسْكَنُهُ؟ قَالَ: الْحَمَّامُ، قَالَ: فَاَيْنَ مَجْلِسُهُ؟ قَالَ: الْاَسْوَاقُ، قَالَ: فَمَا صَوْتُهُ؟ قَالَ: الْمِزْمَارُ، قَالَ: فَمَا مَصَايِدُهُ؟ قَالَ: النِّسَاءُ

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب ابلیس کو اُتارا گیا' تو اس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو نے اس پر لعنت کی ہے' تو اس کا مخصوص عمل کیا ہوگا؟ پروردگار نے جواب دیا: جادو' اس نے دریافت کیا: یہ کیا پڑھے گا؟ پروردگار نے جواب دیا: اشعار' اس نے دریافت کیا: اس کا لکھنا کیا ہوگا؟ پروردگار نے فرمایا: گودنا (یعنی جسم پر نقش و نگار وغیرہ بنانا) اس نے دریافت کیا: اس کا کھانا کیا ہوگا؟ پروردگار نے فرمایا: ہر مردار' اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو' اس نے دریافت کیا: اس کا مشروب کیا ہوگا؟ پروردگار نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز' اس نے دریافت کیا: اس کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ پروردگار نے فرمایا: حمام' اس نے دریافت کیا: اس کے بیٹھنے کی جگہ کہاں ہوگی؟ پروردگار نے فرمایا: بازار' اس نے دریافت کیا: اس کی آواز کیا ہوگی؟ پروردگار نے فرمایا: باجا' اس نے دریافت کیا: اس کے جال کیا ہونگے؟ پروردگار نے فرمایا: عورتیں۔

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2485) کے تحت اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں' (136/4) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ الْكِبْرِ وَالْحِلْيَةِ الْحَسَنَةِ

باب: تکبر اور عمدہ حلیہ کا تذکرہ

20512 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاُحِبُّ الْجَمَالَ حَتّٰى اِنِّي لَاُحِبُّهُ فِي شِرَاكِ نَعْلِي وَعَلَاقَةِ سَوْطِي، فَهَلْ تَخْشٰى عَلَيَّ الْكِبْرَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ تَجِدُ قَلْبَكَ؟، قَالَ: عَارِفًا لِلْحَقِّ مُطْمَئِنًّا اِلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْكِبْرُ هُنَالِكَ، وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ اَنْ تَغْمِطَ النَّاسَ، وَتَبْطَرَ الْحَقَّ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے' نبی اکرم ﷺ سے سے دریافت کیا: میں جمال (یعنی عمدہ چیزوں کے استعمال) کو پسند کرتا ہوں' یہاں تک کہ اپنے جوتے کے تسمے اور اپنی لاٹھی کے دستے کے بارے میں بھی (میری یہی حالت ہوتی ہے) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اپنے دل کو کیسا پاتے ہو؟ اس نے عرض کی: حق کی معرفت رکھنے والا اور اس سے مطمئن' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تکبر' یہاں (یعنی چیزوں میں) نہیں ہوتا' بلکہ تکبر یہ ہے کہ تم لوگوں کو حقیر سمجھو اور حق سے روگردانی کرو''۔

20513 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ اَطْمَارٌ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مَالٌ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ اَيِّ الْمَالِ؟، قَالَ: مِنْ كُلٍّ قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ، مِنَ الشَّاءِ وَالْاِبِلِ، قَالَ: فَتُرٰى نِعْمَةَ اللّٰهِ وَكَرَامَتَهُ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُنْتِجُ اِبِلُكَ وَافِيَةً آذَانُهَا؟، قَالَ: وَهَلْ تُنْتِجُ اِلَّا كَذٰلِكَ؟ - وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ - قَالَ: فَلَعَلَّكَ تَاْخُذُ مُوسَاكَ فَتَقْطَعُ اُذُنَ بَعْضِهَا، تَقُولُ هٰذِهٖ بُحُرٌ، وَتَشُقُّ اُذُنَ اُخْرٰى فَتَقُولُ هٰذِهٖ صُرُمٌ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ كُلَّ مَالٍ آتَاكَ اللّٰهُ لَكَ حِلٌّ، وَاِنَّ مُوسَى اللّٰهِ اَحَدُّ، وَسَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ، قَالَ: فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِي وَلَمْ يُضَيِّفْنِي، ثُمَّ مَرَّ بِي بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيهِ اَمْ اَجْزِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ، اَقْرِهِ

٭٭ ابواحوص جشمی' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا' میرے جسم پر بوسیدہ کپڑے تھے' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سی قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کی: بکریاں اور گائیں' ہر قسم کا مال' اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت اور کرامت کا نشان' تم پر نظر آنا چاہیے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری اونٹنی ایسے بچے کو جنم نہیں دیتی ہے؟ جس کا کان مکمل ہوتا ہے؟ اُن صاحب نے جواب دیا: اونٹنی ایسے ہی بچے کو جنم دیتی ہے' راوی کہتے ہیں: وہ صاحب اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنا استرہ لے کر اس کے کان کا کچھ حصہ کاٹ دیتے ہو اور تم یہ کہتے

ہو: یہ بحر ہے' پھر تم دوسرا کان کاٹ دیتے ہو اور تم یہ کہتے ہو یہ صرم ہے' ان صاحب نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں ایسا نہ کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو بھی مال عطا کیا ہے' وہ تمہارے لئے حلال ہے' اور اللہ تعالیٰ کا استرہ زیادہ تیز ہے اور اللہ تعالیٰ کی کلائی زیادہ مضبوط ہے ان صاحب نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزرتا ہوں اور وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا' مجھے مہمان نہیں بناتا' پھر بعد میں' وہ میرے پاس سے گزرتا ہے' تو میں اس کی مہمان نوازی کروں' یا اس سے بدلہ لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم اُس کی مہمان نوازی کرو!۔*

20514 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّعَلَيْهِ اَطْمَارٌ قَالَ: فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مَالٌ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلْ وَاشْرَبْ، وَتَصَدَّقْ وَالْبَسْ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُرٰى نِعْمَتُهُ عَلٰى عَبْدِهِ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا' جس کے جسم پر بوسیدہ لباس تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے بلایا اور دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تو تم کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو' اور پہنو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی نعمت نظر آئے''۔

20515 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَحَلَّ اللّٰهُ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ مَا لَمْ يَكُنْ سَرَفًا اَوْ مَخِيلَةً

** طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے کھانے اور پینے کو حلال قرار دیا ہے' جب تک اس میں اسراف' یا تکبر نہ ہو''۔

بَابُ الشَّعْرِ

باب: بالوں کا تذکرہ

20516 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ قَتَادَةَ: اِنِ اتَّخَذْتَ شَعْرًا فَاَكْرِمْهُ، قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ - حَسِبْتُ - يُرَجِّلُهُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ

** سعید بن عبدالرحمٰن جحشی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے بال رکھے ہوئے ہیں' تو ان کا دھیان بھی رکھو!

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روزانہ دو مرتبہ بالوں میں کنگھی کرتے تھے۔

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (473/3) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20517 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: فَزِعَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَبْطَاَ اَبُوْ قَتَادَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَبَسَكَ؟، قَالَ: رَاْسِيْ كُنْتُ اُرَجِّلُهُ، قَالَ: فَاَمَرَ بِرَاْسِهِ اَنْ يُّحْلَقَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْهُ لِيْ - اَوْ هَبْهُ لِيْ - فَوَاللّٰهِ لَاُعْتِبَنَّكَ، قَالَ: فَتَرَكَهُ، فَلَمَّا لَقُوا الْعَدُوَّ كَانَ اَوَّلَ النَّاسِ حَمَلَ، فَقَتَلَ مَسْعَدَةَ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَانَ اَشَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوئے، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو آنے میں تاخیر ہوگئی، نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟ انہوں نے جواب دیا: میرے سر نے، میں اس میں کنگھی کررہا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے سر کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اُسے مونڈ دیا جائے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لیے اسے رہنے دیں (راوی کو شک ہے، یا شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ یہ مجھے ہبہ کردیں، اللہ کی قسم! میں آپ کے اس عتاب کے بعد آپ کو راضی کردوں گا، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں چھوڑ دیا، راوی بیان کرتے ہیں: جب دشمن کا سامنا ہوا، تو وہ ابتداء میں حملہ کرنے والے افراد میں سے ایک تھے، اور انہوں نے مسعدہ (نامی دشمن) کو قتل کردیا، میرے علم کے مطابق، مشرکین میں کوئی ایسا فرد نہیں تھا، جو مسلمانوں کے خلاف، اُس سے زیادہ شدید (جنگجو) ہو۔

20518 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ اَهْلَ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ الشَّعْرَ، وَوَجَدَ الْمُشْرِكِيْنَ يَفْرُقُوْنَ، وَكَانَ اِذَا شَكَّ فِيْ اَمْرٍ لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ صَنَعَ مَا يَصْنَعُ اَهْلُ الْكِتَابِ، فَسَدَلَ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْفَرْقِ، فَفَرَقَ فَكَانَ الْفَرْقُ آخِرَ الْاَمْرَيْنِ

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے، تو آپ نے اہل کتاب کو پایا کہ وہ بال سیدھے پیچھے کی طرف لے جاتے تھے، اور آپ نے مشرکین کو پایا کہ وہ مانگ نکالا کرتے تھے، نبی اکرم ﷺ کو جب کسی معاملے کے بارے میں تردد ہوتا تھا، جس کے بارے میں آپ کو کوئی حکم نہیں دیا گیا ہوتا تھا، تو آپ اس کے بارے میں اہل کتاب کا سا طرزِ عمل اختیار کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے بال سیدھے پیچھے کی طرف لے جانا شروع کردیے، پھر آپ کو مانگ نکالنے کا حکم دیا گیا، تو آپ مانگ نکالنے لگے، تو دونوں میں سے آخری طریقہ مانگ نکالنے کا تھا۔

20519 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

✵✵ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے بال، آپ ﷺ کے نصف کانوں تک آتے تھے۔*

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں رقم الحدیث: (4185) کے تحت، امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں (133/8) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1240) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20520 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمِنَ الْكِبْرِ اَنْ اَسْتَتْبِعَ اَصْحَابِيْ اِلٰى بَيْتِيْ فَاُطْعِمَهُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اَفَمِنَ الْكِبْرِ اَنْ يَّكُوْنَ لِاَحَدِنَا رَاحِلَةٌ يَرْكَبُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اَفَمِنَ الْكِبْرِ اَنْ يَّكُوْنَ لِاَحَدِنَا حُلَّةٌ يَلْبَسُهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنْ تُسَفِّهَ الْحَقَّ، وَتَغْمِطَ النَّاسَ

❋❋ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ بات تکبر میں شامل ہوگی کہ میں اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کر کے اپنے گھر لے جاؤں اور انہیں کھانا کھلاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! انہوں نے دریافت کیا: کیا یہ بات تکبر میں شامل ہوگی کہ ہم میں سے کسی ایک کے پاس کوئی سواری ہو' جس پر وہ سوار ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! انہوں نے دریافت کیا: کیا یہ بات تکبر میں شامل ہوگی کہ ہم میں سے کسی ایک کے پاس کوئی حلہ ہو' جسے وہ پہن لے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! اے عبداللہ بن عمرو! لیکن تکبر میں یہ بات شامل ہوگی کہ تم حق سے روگردانی کرو' اور لوگوں کو حقیر سمجھو۔

بَابُ الْمَدْحِ

باب: مدح کا تذکرہ

20521 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا اَثْنٰى عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَطَعْتَ عُنُقَهُ، لَوْ سَمِعَكَ تَقُوْلُ هٰذَا مَا اَفْلَحَ

❋❋ حسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں' دوسرے شخص کی تعریف بیان کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم نے اس کی گردن کاٹ دی ہے' اگر وہ تمہیں یہ بات کہتے ہوئے سن لے' تو وہ کامیاب نہیں ہوگا۔

20522 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَيْرَ النَّاسِ وَابْنَ سَيِّدِنَا، فَقَالَ: يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا كَقَوْلِكُمْ، وَلَا تَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيَاطِيْنُ

❋❋ حسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے لوگوں میں سب سے بہتر! اور اے ہمارے سردار کے صاحبزادے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم اپنے عام معمول کے مطابق بات کیا کرو' اور شیاطین تمہیں نہ بھٹکائیں''۔

20523 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: يَا خَيْرَ النَّاسِ وَابْنَ خَيْرِ النَّاسِ، قَالَ: لَسْتُ بِخَيْرِ النَّاسِ، وَلٰكِنِّيْ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ، اَرْجُو اللّٰهَ وَاَخَافُهُ، وَاللّٰهِ لَنْ تَزَالُوْا بِالرَّجُلِ حَتّٰى تُهْلِكُوْهُ

❋❋ ایوب نے' نافع' یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

کہا: اے لوگوں میں سب سے بہتر! اور اے لوگوں میں سب سے بہتر شخص کے صاحبزادے! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں لوگوں میں سب سے بہتر نہیں ہوں' میں' اللہ کے بندوں میں سے ایک ہوں' مجھے اللہ تعالیٰ سے امید بھی ہے اور اس کا خوف بھی ہے' اللہ کی قسم! تم لوگ مسلسل کسی شخص کے ساتھ (اُس کی تعریفیں کرتے رہتے ہو) یہاں تک کہ تم اسے ہلاکت شکار کر دیتے ہو۔

20524 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''تم مجھے یوں نہ بڑھاؤ! جس طرح عیسائیوں نے' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بڑھا دیا تھا' بیشک میں' اُس (یعنی اللہ تعالیٰ) کا بندہ ہوں' تو تم کہو: اللہ کے بندے اور اس کے رسول''۔*

20525 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا اَحَدٌ اُزَكِّيهِ اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ طاؤس نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ' میں' کسی اور کو پاکیزہ قرار نہیں دوں گا۔

20526 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ يَقُوْلُ: (وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ) (النمل: 48)، قَالَ: كَانُوْا يُقْرِضُوْنَ الدَّرَاهِمَ

✵✵ یحییٰ بن ابوربیعہ صنعانی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور شہر میں نو افراد تھے' جو زمین میں فساد کرتے تھے اور وہ اصلاح نہیں کرتے تھے''۔

عطاء کہتے ہیں: وہ لوگ درہم قرض کے طور پر دیتے تھے۔

بَابُ الضِّيَافَةِ

باب: ضیافت کا تذکرہ

20527 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الضِّيَافَةِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (47/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ضیافت کا حق تین دن ہے جو اُس سے زیادہ ہو وہ صدقہ ہوگا"۔ *

20528 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقُّ الضِّيَافَةِ ثَلَاثَةٌ، وَمَا سِوَى ذٰلِكَ صَدَقَةٌ

** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ضیافت کا حق تین دن ہے جو اُس کے علاوہ ہو وہ صدقہ ہے"۔

20529 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَاهُ الْاَعْرَابُ فَقَالُوْا: اِنَّا نُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَنُؤْتِی الزَّكَاةَ، وَنَحُجُّ الْبَيْتَ، وَنَصُومُ رَمَضَانَ، وَاِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَقُولُوْنَ: لَسْنَا عَلٰى شَیْءٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ اَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَقَرَى الضَّيْفَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ

** ابواسحاق نے عیزار کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کچھ دیہاتی آئے اور بولے: ہم نماز قائم کرتے ہیں' اور زکوۃ ادا کرتے ہیں' ہم بیت اللہ کا حج کرتے ہیں' ہم رمضان کے روزے رکھتے ہیں' مہاجرین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کا یہ کہنا ہے کہ ہم کسی چیز پر نہیں ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"جو شخص نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور مہمان نوازی کرے' وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

بَابُ مُوْسٰى وَمَلَكُ الْمَوْتِ

باب: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ملک الموت کے واقعہ کا تذکرہ

20530 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَاَ عَيْنَهُ، فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهِ، فَقَالَ: اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ، قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ عَيْنَهُ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ مَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، فَقَالَ: اَیْ رَبِّ، ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْآنَ، فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ.

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (37/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی "مسند" میں (868)' امام بیہقی نے "سنن کبریٰ" میں (197/9) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا (تاکہ وہ اُن کی روح قبض کرلے) جب وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو مُکا مارا' اور اس کی آنکھ پھوڑ دی' وہ واپس اپنے پروردگار کے پاس گیا' اور بولا: تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے' جو مرنا نہیں چاہتا' تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی آنکھ ٹھیک کر دی اور فرمایا: تم اس کے پاس واپس جاؤ' اور اس سے یہ کہو: کہ وہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پشت پر رکھے' اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بھی بال آئیں گے' ہر ایک بال کے عوض میں' اُسے ایک سال (کی زندگی مزید) مل جائے گی' (جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ بات کہی گئی) ' تو انہوں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! پھر کیا ہوگا؟ پروردگار نے فرمایا: پھر موت ہوگی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر ابھی (موت آجائے)' پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ اُنہیں ارضِ مقدس کے اتنا قریب کر دے' جتنی دور تک کوئی کنکری پھینکنے پر جاتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر میں وہاں ہوتا' تو میں تمہیں اُن کی قبر دکھاتا' جو راستے کے ایک طرف' سرخ ٹیلے کے نیچے ہے''۔*

20531 قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، مِثْلَهُ.

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

20532 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ مِثْلَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

بَابُ حَدِيْثِ آدَمَ وَاِبْلِيسَ

باب: حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کے واقعہ کا تذکرہ

20533 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا لَعَنَ اِبْلِيسَ سَاَلَهُ النَّظِرَةَ فَاَنْظَرَهُ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا اَخْرُجُ مِنْ صَدْرِ عَبْدِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ نَفْسُهُ، فَقَالَ: وَعِزَّتِیْ لَا اَحْجُبُ تَوْبَتِیْ مِنْ عَبْدِیْ حَتّٰى تَخْرُجَ نَفْسُهُ - اَوْ قَالَ: رُوْحُهُ

✸✸ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت کی' تو اس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی' اللہ تعالیٰ نے اُسے مہلت عطا کر دی' اُس نے کہا: تیری عزت کی قسم ہے! میں تیرے بندے کے سینے سے اس وقت تک نہیں نکلوں گا' جب تک اس کی جان نہیں نکلے گی' پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم ہے' میں اپنی' توبہ اپنے بندے سے اس وقت تک محجوب نہیں کروں گا' جب تک اُس کی جان نہیں نکلے گی (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جب تک اُس کی روح نہیں نکلے گی۔

* یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (113/2 و 191/4) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2372) کے تحت' اور امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں (118/4) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ مِائَةِ سَنَةٍ

باب:100 سال کا تذکرہ

20534 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءَ - فِيْ آخِرِ حَيَاتِهِ -، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ: فَقَالَ: اَرَاَيْتُكُمْ لَيْلَتَكُمْ، فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ، وَاِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

✵✵ سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی: اپنی حیات مبارکہ کے آخری حصے میں ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا:

"تمہاری یہ (آج کی) رات ایسی ہے کہ ٹھیک ⓪⓪① سال بعد کوئی ایسا فرد باقی نہیں رہے گا جو اس وقت روئے زمین پر موجود ہے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ آپس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث روایت کرتے ہیں اُن میں سے ایک سو سال والی روایت کے بارے میں لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے حوالے سے بھول لاحق ہوگئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:

"آج جو روئے زمین پر موجود ہے اُن میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا"۔

اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ صدی گزر جائے گی۔*

بَابُ النُّبُوَّةِ

باب: نبوت کا تذکرہ

20535 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: نَظَرَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا فَلَمْ يَجِدْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاهُنَا مَاءٌ؟ فَرَاَيْتُ

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (2537) امام ابوداؤد نے اپنی "سنن" میں رقم الحدیث: (4348) امام ترمذی نے اپنی "جامع" میں رقم الحدیث: (2251) اور امام احمد نے اپنی "مسند" میں (88/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔
امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (148/1 و 156) اس روایت کے ایک راوی زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ، ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّأْ بِسْمِ اللّٰهِ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، وَالْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ، حَتّٰى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ، قَالَ ثَابِتٌ: فَقُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ تُرَاهُمْ كَانُوا؟ قَالَ: نَحْوًا مِّنْ سَبْعِينَ رَجُلًا.

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا' تو وہ انہیں نہیں ملا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں پانی ہوگا' پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس برتن پر رکھا' جس میں پانی موجود تھا اور پھر فرمایا: اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو' تو میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنے لگا اور سب لوگ وضو کرنے لگے' یہاں تک کہ اُن کے ہر ایک فرد نے وضو کرلیا۔

ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اُن لوگوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کہ وہ کتنے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تقریباً ستر افراد تھے۔*

20536 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ

✵✵ اس کی مانند روایت' ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

20537 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ - عَلِيٌّ وَّالزُّبَيْرُ أَوْ غَيْرُهُمَا - فَقَالَ: إِنَّكُمَا سَتَجِدَانِ امْرَأَةً فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَعَهَا بَعِيرٌ عَلَيْهِ مَزَادَتَانِ، فَأْتِيَا بِهَا، فَأَتَيَا الْمَرْأَةَ، فَوَجَدَاهَا قَدْ رَكِبَتْ بين مزادتيها على الْبَعِيرِ، فَقَالَا لَهَا: أَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَنْ رَسُولُ اللّٰهِ؟ أَهٰذَا الصَّابِءُ؟ قَالَا: هٰذَا الَّذِي تَعْنِينَ وَهُوَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا، فَجَاءَا بِهَا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَتَيْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ أَعَادَ الْمَاءَ فِي الْمَزَادَتَيْنِ، ثُمَّ أَمَرَ بِعُرَى الْمَزَادَتَيْنِ فَفُتِحَتْ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ فَمَلَئُوا آنِيَتَهُمْ وَأَسْقِيَتَهُمْ، فَلَمْ يَدَعُوا إِنَاءً وَلَا سِقَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ، فَقَالَ عِمْرَانُ: فَكَانَ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمَا لَمْ يَزْدَادَا إِلَّا امْتِلَاءً، قَالَ: فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبِهَا فَبُسِطَ، ثُمَّ أَصْحَابَهُ، فَجَاءُوا مِنْ أَزْوَادِهِمْ حَتّٰى مَلَأَ لَهَا ثَوْبَهَا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبِي فَإِنَّا لَمْ نَأْخُذْ مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا، (ص:278) وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَقَانَا، فَجَاءَتْ أَهْلَهَا، فَأَخْبَرَتْهُمْ، فَقَالَتْ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ أَسْحَرِ النَّاسِ، أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا، قَالَ: فَجَاءَ أَهْلُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَأَسْلَمُوا كُلُّهُمْ

---

* یہ روایت امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں (61/1) امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں (144) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (165/3) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سفر کر رہے تھے اُن حضرات کو شدید پیاس لاحق ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دوافراد کو' جو شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے' یا شاید اُن کے علاوہ کوئی اور تھے' اُنہیں بھیجا اور فرمایا: تم فلاں' فلاں مقام پر ایک عورت کو پاؤ گے' جس کے ساتھ ایک اونٹ ہوگا اور اس پر دو مشکیزے لدے ہوئے ہوں گے' تم اُس عورت کو لے آؤ' وہ دونوں حضرات اس خاتون کے پاس پہنچے' اُن دونوں نے اس خاتون کو پایا کہ وہ دومشکیزوں کے درمیان اونٹ پر سوار تھی' اُن دونوں حضرات نے اس خاتون سے کہا: تم اللہ کے رسول کے بلاوے پر چلو! اُس عورت نے کہا: اللہ کے رسول سے مراد کون ہے؟ کیا وہ شخص' جس نے دین تبدیل کرلیا ہے؟ اُن دونوں حضرات نے کہا: تم جو صاحب مراد لے رہی ہو وہ اللہ کے سچے رسول ہیں' پھر وہ دونوں حضرات اس خاتون کو ساتھ لے آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا' اُس کے مشکیزوں میں سے کچھ پانی ایک برتن میں ڈالا گیا' پھر جو اللہ کو منظور تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا' پھر وہ پانی دوبارہ اُن مشکیزوں میں ڈال دیا گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُن مشکیزوں کا منہ کھول دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا' تو انہوں نے اپنے برتن اور مشکیزے بھر لیے' انہوں نے کوئی مشکیزہ' یا برتن نہیں چھوڑا' مگر یہ کہ اُس کو بھر لیا' حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے خیال میں' پھر بھی وہ دونوں مشکیزے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا' تو اُس خاتون کے کپڑے کو بچھا دیا گیا' پھر آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا' تو وہ اپنے سازوسامان میں سے چیزیں لے آئے' یہاں تک کہ انہوں نے اس کپڑے کو بھر دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس خاتون سے) فرمایا: تم چلی جاؤ! ہم نے تمہارے پانی میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا ہے (یعنی کوئی کمی نہیں کی ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیراب کیا ہے' وہ خاتون اپنے گھر والوں کے پاس گئی' اور انہیں اس بارے میں بتایا' اس خاتون نے کہا: میں سب سے بڑے جادوگر کے پاس سے تمہارے پاس آئی ہوں' یا پھر وہ واقعی اللہ کے رسول ہیں' (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر اس قبیلے کے لوگ آئے اور ان سب نے اسلام قبول کرلیا۔

20538 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ اِذْ مَالَ - اَوْ قَالَ: مَادَ - عَنِ الرَّاحِلَةِ، قَالَ: فَدَعَمْتُهُ بِيَدِیْ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ، ثُمَّ مَالَ فَدَعَمْتُهُ بِيَدِیْ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ احْفَظْ اَبَا قَتَادَةَ كَمَا حَفِظَنِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، مَا اَرَانَا اِلَّا قَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ، تَنَحَّ عَنِ الطَّرِيقِ قَالَ: فَتَنَحّٰى عَنِ الطَّرِيقِ، فَاَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَخْنَا مَعَهُ، فَتَوَسَّدَ كُلٌّ مِّنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ، فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَمَا اسْتَيْقَظْنَا اِلَّا بِصَوْتِ الصُّرَدِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكْنَا، فَقَالَ: لَمْ تَهْلِكُوا، اِنَّ الصَّلَاةَ لَا تَفُوْتُ النَّائِمَ، اِنَّمَا تَفُوْتُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ قَالَ: هَلْ مِنْ مَّاءٍ فَاَتَيْتُهُ بِمِيضَاةٍ - وَهِيَ الْاِدَاوَةُ - قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: فَقَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ جَاءَنِیْ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ دَفَعَهَا اِلَیَّ، (ص:279) ثُمَّ قَالَ لِیْ: احْفَظْهَا لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ لِبَقِيَّتِهَا نَبَاٌ قَالَ: فَاَمَرَ بِلَالًا، فَنَادٰى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَّكَانِهِ ذٰلِكَ، فَاَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ، قَالَ: ثُمَّ سَارَ الْجَيْشُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ يُّطِيعُوا اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ يَرْفُقُوا بِاَنْفُسِهِمْ، وَاِنْ يَّعْصُوهُمَا يَشُقُّوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ، قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ

أَشَارَا عَلَيْهِمْ أَلَّا يَنْزِلُوا حَتَّى يَبْلُغُوا الْمَاءَ، وَقَالَ بَقِيَّةُ النَّاسِ: بَلْ نَنْزِلُ حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلُوا فَجِئْنَاهُمْ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَقَدْ هَلَكُوا مِنَ الْعَطَشِ، قَالَ: فَدَعَانِي بِالْمِيضَاةِ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَاسْتَأْبَطَهَا، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: اشْرَبُوا وَتَوَضَّئُوا فَفَعَلُوا وَمَلَئُوا كُلَّ إِنَاءٍ كَانَ مَعَهُمْ، حَتَّى جَعَلَ يَقُولُ: هَلْ مِنْ عَالٍّ " ثُمَّ رَدَّهَا إِلَيَّ، فَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهَا كَمَا أَخَذَهَا مِنِّي، وَكَانُوا اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ رَجُلًا

✻✻ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آ گئی) یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر ایک طرف کو جھکے' راوی کہتے ہیں: میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے روکا' تو آپ بیدار ہو گئے' آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو ابو قتادہ کی اسی طرح حفاظت کرنا' جس طرح آج رات یہ ہمارا دھیان رکھ رہا ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اپنے بارے میں' ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم نے تمہیں مشقت کا شکار کیا ہے' تم راستے سے ہٹ جاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راستے سے ہٹ گئے آپ نے اپنی سواری کو بٹھایا' آپ کے ساتھ ہم نے بھی سواریوں کو بٹھا دیا' ہم میں سے ہر ایک نے اپنی سواری کے بازو کو تکیہ بنایا (اور سو گیا) ہم اس وقت بیدار ہوئے' جب سورج نکل چکا تھا اور ہم لوگ صردنامی پرندے کی آواز پر بیدار ہوئے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ہلاکت کا شکار ہو گئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہلاکت کا شکار نہیں ہوئے ہو' سوئے ہوئے شخص کی نماز فوت نہیں ہوتی' بیدار شخص کی نماز فوت ہوتی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا پانی ہے' تو میں آپ کے پاس ایک برتن میں پانی لے کر آیا' حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی' پھر آپ میرے پاس تشریف لائے آپ نے وضو کیا' پھر آپ نے پانی کا وہ برتن میرے سپرد کیا' اور مجھ سے فرمایا: اس کو سنبھال کے رکھنا' ہوسکتا ہے' اس کے بقیہ بچے ہوئے پانی کے حوالے سے کوئی اہم واقعہ سامنے آئے' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے اذان دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ تبدیل کی' آپ نے انہیں حکم دیا' انہوں نے اقامت کہی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' راوی بیان کرتے ہیں: پھر لشکر روانہ ہو گیا (کچھ لوگ ہم سے آگے جا رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ لوگ ابوبکر اور عمر کی اطاعت کر لیں گے' تو اپنے لیے نرمی کر لیں گے' اور اگر وہ لوگ اُن دونوں کی نافرمانی کریں گے' تو خود کو مشقت کا شکار کریں گے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ لوگ اس وقت تک پڑاؤ نہ کریں' جب تک کسی پانی کے پاس نہیں پہنچ جاتے' جبکہ دوسرے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ہم پڑاؤ کر لیتے ہیں' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہیں لے آتے' تو ان لوگوں نے پڑاؤ کر لیا' راوی کہتے ہیں: دن چڑھے کے وقت' جب ہم اُن کے پاس پہنچے' تو پیاس کی شدت کی وجہ سے وہ لوگ ہلاک ہونے کے قریب تھے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے (پانی والا) برتن منگوایا' میں وہ لے کر آپ کے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بغل میں لیا اور لوگوں کے لئے پانی انڈیلنے لگے' پھر آپ نے فرمایا: تم لوگ پی بھی لو اور وضو بھی کرو! اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا' انہوں نے اپنے پاس موجود ہر برتن بھر لیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمانا شروع کیا: کیا کوئی اور طلبگار ہے؟ پھر آپ نے وہ برتن مجھے واپس کر دیا' تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ اُس میں اتنا ہی پانی ہے' جتنا اس وقت تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وہ برتن مجھ سے لیا تھا' حالانکہ وہ ۲۰۰ افراد تھے (جنہوں نے اس برتن میں سے پانی حاصل کیا تھا' پیا تھا' اور وضو کیا تھا)۔

20539 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَشْيَاخُنَا، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَدْ ذَهَبَ سَيْفُهُ، فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسِيبًا مِّنْ نَخْلٍ، فَرَجَعَ فِي يَدِهِ سَيْفًا

✵✵ سعید بن عبدالرحمٰن جحشی بیان کرتے ہیں: ہمارے مشائخ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ' غزوۂ اُحد کے دن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کی تلوار رخصت ہوگئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھجور کی ایک چھڑی دی' تو وہ اُن کے ہاتھوں میں تلوار بن گئی۔

20540 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: تَرَوْنَ هٰذَا الشَّيْخَ - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَاِنِّي كَلَّمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكَلْتُ مَعَهُ، وَرَاَيْتُ الْعَلَامَةَ الَّتِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَهِيَ اِلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى، كَاَنَّهُ جُمْعٌ - يَعْنِي الْكَفَّ الْمُجْتَمِعَ - عَلَيْهَا خِيلَانٌ كَهَيْئَةِ الثَّوَالِيلِ "

✵✵ عاصم احول نے' حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے فرمایا: تم اس بزرگ کو دیکھ رہے ہو' اُن کی مراد اُن کی اپنی ذات تھی' میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کی ہے' آپ کے ساتھ کھانا کھایا ہے' اور میں نے وہ نشانی (یعنی مہر نبوت) دیکھی ہے' جو آپ کے دو کندھوں کے درمیان تھی' وہ آپ کے بائیں کندھے کے ابھار کے زیادہ قریب تھی' جو ایک مجموعہ کی شکل میں تھی' اس پر تل تھے' جو مسوں کی طرح کے تھے۔

بَابُ مَا يُعَجَّلُ لِاَهْلِ الْيَقِينِ مِنَ الْاٰيَاتِ

باب: اہل یقین کو جو نشانیاں جلدی دے دی گئیں' اُن کا تذکرہ

20541 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ تَحَدَّثَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا، حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ، فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِي ضَوْئِهَا، حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَ بِهِمَا الطَّرِيقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ، فَسَارَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' اپنے کسی کام کے سلسلے میں' خاصی دیر تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا' وہ ایک شدید تاریک رات تھی' پھر یہ دونوں حضرات' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس جانے کے لیے نکلے' تو ان دونوں میں سے ہر

ایک کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی' ان دونوں میں سے ایک کی چھڑی نے' اُن دونوں کے لیے روشنی کیے رکھی اور وہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے جب راستے میں' ان دونوں کے جدا ہونے کا وقت آیا' تو دوسرے کی چھڑی بھی روشن ہوگئی اور ان دونوں میں سے ہر ایک' اپنے پاس موجود چھڑی کی روشنی میں' چلتا ہوا اپنے گھر تک پہنچ گیا۔

20542 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَخِی عَامِرِ بْنِ عَبْدِ قَیْسٍ اَنَّ عَامِرًا کَانَ یَاْخُذُ عَطَاءَ هٗ، فَیَجْعَلُهٗ فِیْ طَرَفِ رِدَائِهٖ فَلَا یَلْقٰی اَحَدًا مِّنَ الْمَسَاکِیْنِ یَسْاَلُهٗ اِلَّا اَعْطَاهُ، فَاِذَا دَخَلَ عَلٰی اَهْلِهٖ رَمٰی بِهَا اِلَیْهِمْ، فَیَعُدُّوْنَهَا فَیَجِدُوْنَهَا سَوَاءً کَمَا اُعْطِیَهَا

✵✵ ابوالعلاء بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میرے بھتیجے عامر بن عبد قیس نے مجھے یہ بات بتائی ہے: عامر نے اپنی تنخواہ لی' اور اسے اپنی چادر کے کونے میں رکھ دیا' انہیں راستے میں جو بھی غریب آدمی ملتا' جو ان سے کچھ مانگتا' تو وہ اسے کچھ دیدیتے تھے' جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچے' تو انہوں نے وہ چادر اپنے گھر والوں کی طرف بڑھائی' تو گھر والوں نے اس چادر کو پایا' کہ اس میں اتنی ہی رقم موجود تھی' جتنی انہیں دی گئی تھی۔

20543 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: کَانَ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیرِ، وَصَاحِبٌ لَّهٗ، سَرَیَا فِیْ لَیْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ، فَاِذَا طَرَفُ سَوْطِ اَحَدِهِمَا عِنْدَهٗ ضَوْءٌ، فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ: اَمَا اِنَّا لَوْ حَدَّثْنَا النَّاسَ بِهٰذَا کَذَّبُوْنَا فَقَالَ مُطَرِّفٌ: الْمُکَذِّبُ اَکْذَبُ یَقُوْلُ: الْمُکَذِّبُ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ اَکْذَبُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: مطرف بن عبداللہ بن شخیر اور اُن کے ایک ساتھی' تاریک رات میں چلتے ہوئے جا رہے تھے' ان دونوں میں سے ایک کے چابک کے کنارے کے پاس روشنی موجود تھی' انہوں نے اپنے ساتھی سے کہا: اگر ہم لوگوں کو اس بارے میں بتائیں گے' تو لوگ ہماری بات کو جھٹلا دیں گے' تو مطرف نے کہا: جھٹلانے والا' زیادہ بڑا جھوٹا ہوگا' وہ یہ کہہ رہے (یعنی کہنا چاہ رہے) تھے: کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جھٹلانے والا زیادہ بڑا جھوٹا ہوگا۔

20544 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ، اَنَّ سَفِیْنَةَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْطَاَ الْجَیْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ، - اَوْ اُسِرَ - فَانْطَلَقَ هَارِبًا یَلْتَمِسُ الْجَیْشَ، فَاِذَا بِالْاَسَدِ، فَقَالَ لَهٗ: یَا اَبَا الْحَارِثِ، اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ مِنْ اَمْرِیْ کَیْتَ وَکَیْتَ، فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰی قَامَ اِلٰی جَنْبِهٖ، کُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَتٰی اِلَیْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ یَمْشِیْ اِلٰی جَنْبِهٖ، فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی بَلَغَ الْجَیْشَ، ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ

✵✵ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ روم کی سرزمین پر ایک لشکر میں شامل نہیں ہو سکے' وہ بھٹک گئے' یا انہیں پکڑ لیا گیا' پھر وہ لشکر کی تلاش میں وہاں سے بھاگے' تو راستے میں ایک جگہ ایک شیر موجود تھا' انہوں نے شیر سے کہا: اے ابوالحارث! میں' اللہ کے رسول کا غلام ہوں' اور مجھے یہ معاملہ درپیش ہے' تو وہ شیر فرمان بردار ہو کر ان کی طرف آیا اور ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا' جب بھی کوئی آواز آتی تھی' وہ اس طرف چلا جاتا تھا' پھر وہ واپس چلتا ہوا' ان کے پہلو میں آجاتا تھا'

غرضیکہ اسی طرح ہوتا رہا' یہاں تک کہ وہ لشکر تک پہنچ گئے' تو شیر واپس گیا۔

20545 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ جِبْرِيلُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَجَزْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: هَلْ رَاَيْتَ الَّذِيْ كَانَ مَعِيْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ

✵✵ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' آپ کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام موجود تھے اور وہ ''مقاعد'' میں بیٹھے ہوئے تھے' میں نے آپ کو سلام کیا' پھر میں آگے گزر گیا' جب میں واپس آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو چکے تھے آپ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا' جو میرے ساتھ تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل تھا' اور اس نے تمہیں سلام کا جواب دیا تھا۔

بَابُ الرُّخَصِ وَالشَّدَائِدِ

باب: رخصتوں اور شدتوں کا تذکرہ

20546 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتَدْرِيْ يَا مُعَاذُ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّهُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، اَتَدْرِيْ يَا مُعَاذُ مَا حَقُّ النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّ حَقَّ النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: دَعْهُمْ يَعْمَلُوْنَ

✵✵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سواری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود تھا' آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو؟ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن پر اس کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں' اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔

اے معاذ! تم جانتے ہو؟ جب لوگ ایسا کر لیں' تو اللہ تعالیٰ پر لوگوں کا کیا حق ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر لوگوں کا یہ حق ہے کہ وہ اُنہیں عذاب نہ دے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ دے دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں رہنے دو' کہ وہ عمل کرتے رہیں۔

20547 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ كُهَيْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَقٍّ لِبَعْضِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، هَلَكَ

الْمُكْثِرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ: كَذَا وَكَذَا، وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ، ثُمَّ مَشٰى سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: تَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، وَلَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ مَشٰى سَاعَةً فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ، وَمَا حَقُّ النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ؟، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ کے کسی فرد کے کسی حق کے معاملے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کثرت والے (یعنی مالدار لوگ) ہلاکت کا شکار ہو گئے' البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح اور اس طرح کہے (یعنی اس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا کہے) اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی طرف' میں' تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں' صرف اسی کی ذات جائے پناہ ہے''۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر چلتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا تم جانتے ہو؟ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ اور اللہ تعالیٰ پر لوگوں کا کیا حق ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اُس کی عبادت کریں' اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں' اور جب وہ ایسا کر لیں' تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اُنہیں عذاب نہ دے''۔

20548 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِيْ: اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثَيْنِ عَجِيْبَيْنِ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ، فَقَالَ: اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ، ثُمَّ اسْحَقُوْنِيْ، ثُمَّ اذْرُوْنِيْ فِي الرِّيْحِ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّيْ لَيُعَذِّبَنِّيْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ اَحَدًا . . ، قَالَ: خَشْيَتَكَ، اَوْ قَالَ: عِقَابَكَ يَا رَبِّ، فَغَفَرَ لَهُ بِذٰلِكَ

✵✵ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں دو حیران کن احادیث بیان نہ کروں؟ حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا (یعنی وہ گناہوں کا مرتکب ہوتا رہا تھا) جب اس کی موت کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی اور یہ کہا: جب میں مر جاؤں' تو تم مجھے جلا دینا' پھر مجھے پیس دینا اور پھر مجھے ہوا میں' اور دریا میں بہا دینا' اللہ کی قسم! اگر میرے پروردگار نے مجھے تنگی کا شکا. کیا' تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا' جو عذاب اس نے

کسی کو نہیں دیا ہوگا (یہاں شاید متن میں کچھ الفاظ کر نہیں ہوئے ہیں' آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اس نے کہا: تیرے خوف کی وجہ سے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) تیرے عقاب کی وجہ سے' اے میرے پروردگار' تو پروردگار نے اس وجہ سے اس کی مغفرت کر دی''۔

20549 - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذٰلِكَ لِئَلَّا يَتَّكِلَ وَلَا يَاْيَسَ رَجُلٌ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک عورت' ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی' جس بلی کو اس نے باندھ دیا تھا' وہ اس کو کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور اُسے کھلا بھی نہیں چھوڑتی تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھا لے' یہاں تک کے اسی حالت میں وہ بلی مر گئی''۔

زہری نے فرمایا: یہ اس لئے ہے' تاکہ کوئی شخص بالکل ہی تکیہ بھی نہ کرلے اور بالکل ہی مایوس بھی نہ ہو جائے۔

20550 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كَانَتْ قَرْيَتَانِ اِحْدَاهُمَا صَالِحَةٌ، وَالْاُخْرٰى ظَالِمَةٌ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَرْيَةِ الظَّالِمَةِ يُرِيْدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ، فَاَتَاهُ الْمَوْتُ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ، فَاخْتَصَمَ فِيْهِ الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ، فَقَالَ الشَّيْطَانُ: وَاللّٰهِ مَا عَصَانِيْ قَطُّ، فَقَالَ الْمَلَكُ: اِنَّهٗ قَدْ خَرَجَ يُرِيْدُ التَّوْبَةَ، فَقَضٰى بَيْنَهُمَا اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى اَيِّهِمَا اَقْرَبُ، فَوَجَدُوْهُ اَقْرَبَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَّقُوْلُ: قَرَّبَ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو بستیاں تھیں' اُن میں سے ایک نیک تھی اور دوسری ظالم تھی' ظالم بستی میں سے ایک شخص نکلا' اس کا ارادہ نیک بستی کی طرف جانے کا تھا' جہاں اللہ کو منظور تھا' وہاں اسے موت آ گئی' اس کے بارے میں فرشتے اور شیطان کے درمیان جھگڑا ہو گیا' شیطان کا یہ کہنا تھا: اللہ کی قسم! اس نے کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کی' فرشتے کا یہ کہنا تھا: یہ توبہ کے ارادے سے نکلا ہے' تو ان دونوں کے درمیان میں فیصلہ دیا گیا کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ وہ دونوں بستیوں میں سے کون سی والی کے زیادہ قریب تھا؟ تو انہوں نے یہ بات پائی کہ وہ نیک بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہو گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے کسی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے نیک بستی کو اس کے قریب کر دیا تھا۔

20551 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا - اَوْ هِرٍّ - رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَقْضِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک عورت' ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی' جس کو اس نے باندھ کے رکھا ہوا تھا' وہ اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیتی تھی اور اسے کھلا بھی نہیں چھوڑتی تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھالیتی' یہاں تک کہ کمزوری کے عالم میں وہ بلی مر گئی"۔ *

20552 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِى الدَّيْلَمِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: حَضَرَهُ الْمَوْتُ، فَقُلْنَا لَهُ: لَا نَرَاكَ اِلَّا قَدْ حُضِرْتَ، فَاَوْصِنَا، قَالَ: فَاَنَا لَا اُرَانِىْ اِلَّا قَدْ حُضِرْتُ وَسَاءَ حِيْنُ الْكَذِبِ هٰذَا، اعْلَمُوْا اَنَّهُ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يُوْقِنُ بِثَلَاثٍ: بِاَنَّ اللّٰهَ رَبُّهُ، وَاَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا، وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ - قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: فَاِمَّا قَالَ: - يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَاِمَّا قَالَ: يَنْجُوْ مِنَ النَّارِ

٭٭ ابو دیلم نے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب ان کی موت کا وقت قریب آیا' تو ہم نے ان سے کہا: کہ آپ کے بارے میں ہمارا یہ خیال ہے کہ آپ کی موت کا وقت قریب آچکا ہے' تو آپ ہمیں کوئی نصیحت کیجیے' انہوں نے فرمایا:

"اپنے بارے میں' میرا بھی یہی خیال ہے کہ میری موت کا وقت قریب آچکا ہے' اور جھوٹ بولنے کے لیے یہ برا وقت ہے' تم لوگ یہ بات جان لو! کہ جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ تین باتوں پر یقین رکھتا ہو' یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کا پروردگار ہے' یہ کہ قیامت آنے والی ہے' اس میں کوئی شک نہیں ہے' اور یہ کہ جو لوگ قبروں میں ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ زندہ کرے گا"۔

ابن سیرین کہتے ہیں: روایت میں شاید یہ الفاظ ہیں: تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا' یا شاید یہ الفاظ ہیں: وہ جہنم سے نجات پالے گا"۔

20553 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، هَلْ يَضُرُّ مَعَهَا عَمَلٌ كَمَا لَا يَنْفَعُ مَعَ تَرْكِهَا عَمَلٌ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: عَشْ وَلَا تَغْتَرَّ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے "لا الہ الا اللہ" کے بارے میں سوال کیا گیا: کیا اس کے ہمراہ کوئی عمل نقصان پہنچائے گا' جس طرح اس کی غیر موجودگی میں کوئی عمل نفع نہیں پہنچاتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: زندگی گزارو' اور غلط فہمی کا شکار نہ ہونا۔

20554 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اَنْ يُّوَسْوِسَ، فَكَانَ عُثْمَانُ مِمَّنْ كَانَ كَذٰلِكَ، فَمَرَّ بِهٖ عُمَرُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاَتٰى

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں' رقم الحدیث: (2619)' امام احمد نے اپنی "مسند" میں (317/2)' امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

عُمَرُ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: اَلَا تَرٰى عُثْمَانَ مَرَرْتُ بِهٖ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، قَالَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ، فَمَرَّا بِهٖ، فَسَلَّمَا عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا شَاْنُكَ؟ مَرَّ بِكَ اَخُوْكَ آنِفًا فَسَلَّمَ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا فَعَلْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلٰى فَعَلْتَ، وَلٰكِنَّهَا نَخْوَتُكُمْ يَا بَنِيْ اُمَيَّةَ، قَالَ (ص:286) اَبُوْ بَكْرٍ: اَجَلْ، قَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنْ اَمْرٌ مَا شَغَلَكَ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ اَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَذْكُرُ اَنَّ اللّٰهَ قَبَضَهٗ قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَاِنِّيْ قَدْ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ عُثْمَانُ: فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ، فَاَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِيْ نَحْنُ فِيْهِ؟ قَالَ: مَنْ قَبِلَ الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' تو صحابہ کرام ﷺ میں سے بعض حضرات وسوسے کا شکار رہنے لگے حضرت عثمان غنی ﷺ بھی ان افراد میں سے ایک تھے' ایک مرتبہ حضرت عمر ﷺ اُن کے پاس سے گزرے' حضرت عمر ﷺ نے انہیں سلام کیا لیکن حضرت عثمان ﷺ نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا' حضرت عمر ﷺ حضرت ابوبکر ﷺ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے عثمان کو دیکھا کہ میں اس کے پاس سے گزرا' میں نے اسے سلام کیا لیکن اس نے مجھے جواب نہیں دیا' حضرت ابوبکر ﷺ نے کہا: تم ہمارے ساتھ اس کی طرف چلو! یہ دونوں حضرات ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا' تو انہوں نے ان دونوں حضرات کو سلام کا جواب دیا' حضرت ابوبکر ﷺ نے ان سے کہا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ ابھی تھوڑی دیر پہلے تمہارا بھائی تمہارے پاس سے گزرا' اس نے تمہیں سلام کیا' لیکن تم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا؟ حضرت عثمان ﷺ نے کہا: میں نے تو ایسا نہیں کیا' حضرت عمر ﷺ نے کہا: تم نے ایسا کیا ہے' اے بنو امیہ! یہ تمہاری نخوت ہے' حضرت ابوبکر ﷺ نے کہا: ٹھیک ہے' ایسا ہی ہوا ہوگا' لیکن کیا کوئی معاملہ ہے؟ جس نے تمہاری توجہ اپنی طرف مبذول کر رکھی تھی؟ تو حضرت عثمان غنی ﷺ نے فرمایا: میں' نبی اکرم ﷺ کو یاد کر رہا تھا اور یہ بات یاد کر رہا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وفات دیدی ہے' اس سے پہلے کہ ہم نبی اکرم ﷺ سے اِس معاملے کی نجات کے بارے میں دریافت کرتے' تو حضرت ابوبکر ﷺ نے فرمایا: میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا' حضرت عثمان ﷺ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں' آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں' (یعنی اس بات کے کہ آپ نے یہ اہم سوال نبی اکرم ﷺ سے کیا ہو) حضرت ابوبکر ﷺ نے کہا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جس معاملے میں ہے' اس سے نجات کی کیا صورت ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اُس کلمے کو قبول کرلے' جو میں نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا اور انہوں نے اس کو قبول نہیں کیا تھا' تو یہ کلمہ اس کے لیے نجات کا باعث ہوگا"۔

20555 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ، فَيَسْمَعُهٗ مَنْ لَا يَبْلُغُ عَقْلُهٗ فَهْمَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ، فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ فِتْنَةً

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں: بعض اوقات کوئی شخص کوئی حدیث بیان کرتا ہے اور اُسے وہ شخص سن لیتا

ہے جس کی عقل اس حدیث کے فہم تک نہیں پہنچ سکتی تو وہ حدیث اس کے لیے فتنہ بن جاتی ہے۔

20556 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهٰكَذَا، وَجَمَعَ كَفَّيْهِ، قَالَ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَهٰكَذَا، وَجَمَعَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: دَعْنِیْ يَا عُمَرُ مَا عَلَيْكَ اَنْ يُّدْخِلَنَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ كُلَّنَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدَةٍ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ عُمَرُ

❋❋ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے چار لاکھ افراد کو جنت میں داخل کرے گا- (راوی کہتے ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لئے مزید کی دعا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اس طرح ہوگا' آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملالیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے مزید کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور اس طرح ہوگا' آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملالیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضرت ابوبکر! آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر مجھے کرنے دو! اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل کر دے' تو تمہارا کیا جاتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے' تو وہ اپنی ایک ہتھیلی کے ذریعے اپنی ساری مخلوق کو جنت میں داخل کرسکتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر نے سچ کہا ہے۔

20557 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِالْحَسَنَةِ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً، فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشَرَةَ اَمْثَالِهَا، فَاِنْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَعَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا وَاحِدَةً، وَاِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے' تو تم اس کو ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرلو' اگر وہ اس پر عمل بھی کرلے' تو تم اسے اس کے دس گنا کے طور پر نوٹ کرو' اگر وہ برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل کرلے' تو تم اس کو ایک برائی کے طور پر نوٹ کرو اور اگر وہ اس کو ترک کردے' تو تم اس کو ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرو''۔

20558 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، مَرَّ بِرَجُلٍ يُّذَكِّرُ قَوْمًا فَقَالَ: يَا مُذَكِّرُ لَا تُقَنِّطِ النَّاسَ

❋❋ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے' جو لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہا تھا' تو انہوں نے فرمایا: اے نصیحت کرنے والے شخص! تم لوگوں کو مایوس نہ کرنا۔

20559 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا يَوْمًا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْاٰنَ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَطَلَعَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَنْصَارِ تَنْطِفُ لِحْيَتُهُ مِنْ وُضُوئِهِ، قَدْ عَلَّقَ نَعْلَيْهِ فِيْ يَدِهِ الشِّمَالِ فَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَطَلَعَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَلٰى مِثْلِ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ اَيْضًا، فَطَلَعَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَلٰى مِثْلِ حَالِهِ الْاَوَّلِ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ: اِنِّيْ لَاحَيْتُ اَبِيْ، فَاَقْسَمْتُ اَلَّا اَدْخُلَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا، فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُؤْوِيَنِيْ اِلَيْكَ حَتّٰى تَمْضِيَ الثَّلَاثُ فَعَلْتَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ اَنَسٌ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمْ يَرَهُ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا، غَيْرَ اَنَّهُ اِذَا تَعَارَّ انْقَلَبَ عَلٰى فِرَاشِهِ، وَذَكَرَ اللّٰهَ وَكَبَّرَ حَتّٰى يَقُوْمَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: غير اَنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا، فَلَمَّا (ص:288) مَضَتِ الثَّلَاثُ، وَكِدْتُ اَحْتَقِرُ عَمَلَهُ، قُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، لَمْ يَكُنْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ وَالِدِيْ هِجْرَةٌ وَّلَا غَضَبٌ، وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: يَطْلُعُ الْاٰنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَطَلَعْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاَرَدْتُ اَنْ آوِيَ اِلَيْكَ لَاَنْظُرَ مَا عَمَلُكَ، فَاَقْتَدِيَ بِكَ، فَلَمْ اَرَكَ تَعْمَلُ كَبِيرَ عَمَلٍ، فَمَا الَّذِيْ بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْتَ قَالَ: فَانْصَرَفْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِيْ فَقَالَ: مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْتَ، غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِشًّا، وَلَا اَحْسُدُهُ عَلٰى مَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ اِلَيْهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هٰذِهِ الَّتِيْ بَلَغَتْ بِكَ هِيَ الَّتِيْ لَا نُطِيْقُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی اس راستے سے ایک جنتی شخص تمہارے سامنے آئے گا راوی بیان کرتے ہیں: تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص سامنے آیا جس کی داڑھی سے وضو کے قطرے ٹپک رہے تھے اس نے اپنے جوتے اپنے بائیں ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھے جب اگلا دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی مانند بات ارشاد فرمائی تو وہی شخص اسی طرح کی صورتحال میں سامنے آیا جب تیسرا دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند بات ارشاد فرمائی اور وہی شخص اسی طرح کی صورتحال میں سامنے آیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اس محفل سے) اُٹھ گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس شخص کے پیچھے گئے اور اس سے کہا: میرا اپنے والد کے ساتھ جھگڑا ہو گیا ہے اور میں نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ میں تین دن تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا اگر تم مناسب سمجھو تو مجھے اپنے ہاں تین دن تک ٹھہرنے کا موقع دے دو اس نے کہا: ٹھیک ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: کہ وہ تین دن تک اس کے ساتھ ٹھہرے رہے انہوں نے اس شخص کو رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ یہ ہے کہ جب وہ رات میں کسی وقت بیدار ہوتا تھا تو پہلو تبدیل کرتے ہوئے وہ اللہ کا ذکر کرتا تھا اور تکبیر کہتا تھا یہاں تک کہ وہ فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے اُٹھ جاتا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تاہم میں نے اسے

ہمیشہ بھلائی کی بات کہتے ہوئے ہی سنا' جب تین دن گزر گئے اور میں نے اس کے عمل کو کم سمجھا' تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی لاتعلقی اور ناراضگی نہیں ہے' لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا''۔

اور تینوں مرتبہ' تم ہی سامنے آئے' تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں تمہارے پاس آ کر ٹھہرتا ہوں' تا کہ اس بات کا جائزہ لوں کہ تمہارا عمل کیا ہے؟ اور پھر میں تمہاری پیروی کروں' لیکن میں نے' تو تمہیں زیادہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' تو تم اس مقام تک کیسے پہنچے ہو؟ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' اس نے کہا: صورتحال وہی ہے' جو آپ نے دیکھ لی ہے' حضرت عبداللہ کہتے ہیں: میں' اُس کے پاس سے واپس آنے لگا جب میں مڑ گیا' تو اس نے مجھے بلایا اور بولا: صورتحال وہی ہے' جو آپ نے دیکھ لی ہے' البتہ میں' اپنے من میں مسلمانوں میں سے کسی کے خلاف کوئی کھوٹ نہیں پاتا ہوں' اور کسی کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ عطا کیا ہے' اس کے حوالے سے' میں اُس سے حسد نہیں کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی نے تمہیں اس مقام تک پہنچایا ہے اور یہ وہ چیز ہے' جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں۔

بَابُ الْإِقْنَاطِ

باب: مایوس کرنا

20560 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: مَنْ هٰذَا؟، فَقَالَ: عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، فَقَالَتْ: عُمَيْرُ بْنُ قَتَادَةَ؟، فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَجْلِسُ وَيُجْلَسُ اِلَيْكَ؟، قَالَ: بَلٰى يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: فَاِيَّاكَ وَاِهْلَاكَ النَّاسِ وَتَقْنِيطَهُمْ

✸✸ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ عبید نے جواب دیا: عبید بن عمیر' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: عمیر بن قتادہ؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے' تو یہ بات بتائی گئی تھی کہ تم محفل میں بیٹھتے ہو اور تمہارے پاس بیٹھا جاتا ہے (یعنی لوگ محافل میں تمہارا وعظ و نصیحت سنتے ہیں) انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اے اُمّ المومنین! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو تم لوگوں کو ہلاکت کا شکار کرنے اور انہیں مایوسی کا شکار کرنے سے بچنا۔

20561 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي الْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ يَجْتَهِدُ فِي الْعِبَادَةِ، وَيُشَدِّدُ عَلٰى نَفْسِهٖ، وَيُقَنِّطُ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ مَا لِيْ عِنْدَكَ؟ قَالَ: النَّارُ، قَالَ: يَا رَبِّ، فَاَيْنَ عِبَادَتِيْ وَاجْتِهَادِيْ؟ فَقِيْلَ لَهُ: كُنْتَ تُقَنِّطُ النَّاسَ مِنْ رَحْمَتِيْ فِي الدُّنْيَا، وَاَنَا اُقَنِّطُكَ الْيَوْمَ مِنْ رَحْمَتِيْ "

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: سابقہ امتوں میں ایک شخص ہوتا تھا' جو اہتمام کے ساتھ عبادت کرتا تھا' وہ اپنی ذات پر سختی کرتا تھا اور لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کر دیتا تھا' پھر اس کا انتقال ہو گیا' اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میرے لئے تیرے پاس کیا ہے؟ پروردگار نے فرمایا: جہنم' اس نے کہا: اے میرے پروردگار! میری عبادت اور میرا اجتہاد (یعنی عبادت میں محنت مشقت) کہاں جائے گا؟ اس سے کہا گیا: تم لوگوں کو دنیا میں' میری رحمت سے مایوس کرتے تھے' تو آج میں تمہیں اپنی رحمت سے مایوس کرتا ہوں۔

بَابُ دُخُولِ الْجَنَّةِ

باب: جنت میں داخل ہونا

20562 - قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰی عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ وَاحِدٌ مِّنْكُمْ بِمُنْجِيهِ عَمَلُهٗ، وَلٰكِنْ سَدِّدُوا وَقَارِبُوْا، قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ .

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دلوائے گا' لیکن تم ٹھیک رہو اور اس (ٹھیک رہنے) کے قریب رہو' لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو بھی (آپ کا عمل نجات نہیں دلوائے گا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں' البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے' اپنی رحمت اور فضل کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے''۔

20563 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ، يُحَدِّثَانِ مِثْلَهٗ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰی رَاْسِهٖ

✵✵ معمر نے' یہی روایت ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری اور ابن سیرین سے نقل کی ہے: تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اپنے سر پر رکھ لیا (اور پھر یہ ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت اور فضل کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے)۔

20564 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: دَخَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَاشِمَةِ عَلٰی عَائِشَةَ بَعْدَ الْجَمَلِ، فَقَالَتْ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ - تَعْنِيْ طَلْحَةَ - قَالَ: قُتِلَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟، قَالَ: قُتِلَ، قَالَ: (ص:290) فَرَجَّعَتْ اَيْضًا، وَقَالَتْ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ نَحْنُ لِلّٰهِ، وَاِنَّا لِلّٰهِ عَلٰی زَيْدٍ وَاَصْحَابِ زَيْدٍ - يَعْنِيْ زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ - قَالَتْ: وَقُتِلَ زَيْدٌ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، هٰذَا مِنْ جُنْدٍ، وَهٰذَا مِنْ جُنْدٍ تَرَحَّمِيْنَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُوْنَ اَبَدًا، قَالَتْ: اَوَلَا تَدْرِی، رَحْمَةُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ

شَيْءٍ قَدِيرٌ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: خالد بن واشمہ جنگ جمل کے بعد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: فلاں کا کیا حال ہے؟ اُن کی مراد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تھے تو خالد نے بتایا: اُم المومنین! وہ شہید ہو گئے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بے شک ہم' اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور بیشک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے' اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے' فلاں کا کیا حال ہے؟ خالد نے جواب دیا: وہ بھی شہید ہو گئے ہیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر ''انا للہ'' پڑھا اور یہ کہا: اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے' خالد کہتے ہیں: تو میں نے کہا: بلکہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور زید اور زید کے ساتھیوں کے حوالے سے بھی' ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں' خالد کی مراد زید بن صوحان تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا زید بھی شہید ہو گئے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بے شک ہم' اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں' اور بیشک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے' اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے' راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اُمّ المومنین! وہ ایک لشکر سے تعلق رکھتے ہیں' اور یہ دوسرے لشکر سے تعلق رکھتے ہیں' اور آپ نے اِن سب کے لیے دعائے رحمت کی ہے' اللہ کی قسم! وہ کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں جانتے ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

20565 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ، وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهٗ يَعْمَلُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ بِقِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهٗ يَعْمَلُ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ بِقِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهٗ يَعْمَلُ اِلَى اللَّيْلِ بِقِيْرَاطَيْنِ، فَعَمِلْتُمْ اَنْتُمْ، فَلَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ نَحْنُ اَكْثَرُ اَعْمَالًا وَّاَقَلُّ اُجُوْرًا، فَقَالَ اللّٰهُ: اَظَلَمْتُمْ مِنْ اُجُوْرِكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہاری اور یہودیوں و عیسائیوں کی مثال' اس شخص کی مانند ہے' جو یہ کہتا ہے: کون میرے لیے ایک قیراط کے عوض میں دوپہر تک کام کرے گا' تو یہودیوں نے وہ کام کیا' پھر اس نے کہا: کون ہے؟ جو میرے لئے عصر کی نماز تک ایک قیراط کے عوض میں کام کرے گا' تو عیسائیوں نے وہ کام کیا پھر اس نے کہا: کون میرے لئے رات ہونے (یعنی غروب آفتاب) تک دو قیراط کے عوض میں کام کرے گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو تم نے وہ کام کیا اور تمہیں دوگنا اجر ملے گا' یہودیوں نے کہا: ہم نے زیادہ عمل کیا اور تھوڑا اجر ملا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تمہارے اجر کے حوالے سے تمہارے ساتھ ظلم کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے' جسے میں چاہتا ہوں' یہ اُسے عطا کر دیتا ہوں''۔

بَابُ الرُّخَصِ فِي الْاَعْمَالِ وَالْقَصْدِ

باب: اعمال میں رخصت اور میانہ روی کا تذکرہ

20566 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ امْرَاَةٌ حَسَنَةُ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟، فَقُلْتُ: فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانٍ، وَهِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا تَنَامُ اللَّيْلَ، فَقَالَ: مَهْ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُوْنَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا، وَاَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَاِنْ قَلَّ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک ایسی خاتون موجود تھی جس کا ظاہری حلیہ عمدہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے بتایا: یہ فلانہ بنت فلاں ہے یا رسول اللہ! اور یہ ایسی عورت ہے جو رات کو سوتی نہیں ہے (یعنی رات بھر عبادت کرتی رہتی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باز آ جاؤ! تم اتنا عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا ہے لیکن تم لوگ تھک جاتے ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جسے کرنے والا باقاعدگی سے کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہو"۔

20567 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَاْخُذْ اَحَدُكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُطِيقُ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا قَدْرُ اَجَلِهِ، وَاِنَّ اَحَبَّ الْعِبَادَةِ اِلَى اللّٰهِ مَا دِيمَ عَلَيْهَا وَاِنْ قَلَّتْ

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کسی ایک کو اتنا ہی عمل کرنا چاہیے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کی زندگی کتنی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عبادت وہ ہے جسے باقاعدگی سے سرانجام دیا جائے اگرچہ وہ تھوڑی ہو"۔

20568 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَمَلٌ قَلِيلٌ فِيْ سُنَّةٍ، خَيْرٌ مِّنْ عَمَلٍ كَثِيرٍ فِيْ بِدْعَةٍ، وَمَنِ اسْتَنَّ بِيْ فَهُوَ مِنِّي، وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّي

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سنت کے مطابق تھوڑا عمل بدعت میں زیادہ عمل سے بہتر ہے اور جو شخص میری سنت کی پیروی کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور جو شخص میری سنت سے روگردانی کرے گا اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا"۔

20569 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یُّعْمَلَ بِرُخَصِهٖ، كَمَا یُحِبُّ اَنْ یُّعْمَلَ بِعَزَائِمِهٖ

٭٭ عامر شعبی فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عطا کردہ رخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی لازم کردہ عزیمت پر عمل کیا جائے۔

20570 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَاَقَامَ عَلَیْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ جَاءَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیْنَ كُنْتَ؟، قَالَ: رَاَیْتُ عُیَیْنَةً - یَعْنِیْ عَیْنًا - فَتَبَتَّلْتُ عِنْدَهَا هٰذِهِ الثَّلَاثَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَبَتَّلَ فَلَیْسَ مِنَّا

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے' اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو غیر موجود پایا' آپ تین دن تک اس کے منتظر رہے' پھر وہ شخص آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تم کہاں تھے؟ اس نے بتایا: میں نے ایک چھوٹا سا چشمہ دیکھا تھا' تو ان تین دنوں میں' میں نے اس چشمے کے پاس تنہائی کی زندگی اختیار کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص علیحدگی کی زندگی اختیار کرتا ہے' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

20571 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلٰى اُمِّهٖ، وَكَانَتْ صَامَتْ حَتّٰى مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَتْ وَلَا اَفْطَرَتْ وَاَبٰى اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْهَا

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' تاکہ نبی اکرم ﷺ اُس کی والدہ کی نماز جنازہ ادا کریں' وہ خاتون روزہ رکھتی تھیں' یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اُس نے نہ روزہ رکھا اور نہ روزہ ترک کیا'' - اور آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔

20572 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَیْثٍ، وَابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، یَرْوِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ: لَا زِمَامَ، وَلَا خِزَامَ، وَلَا سِیَاحَةَ

٭٭ معمر نے لیث اور طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: طاؤس نے فرمایا ہے:

''نہ لگام' نہ نکیل اور نہ سیاحت''۔

20573 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ مُحَرِّمَ الْحَلَالِ كَمُسْتَحِلِّ الْحَرَامِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حلال چیز کو حرام قرار دینے والا' حرام چیز کو حلال قرار دینے والے کی مانند ہے''۔

20574 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الدِّيْنِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ

✽✽ عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا دین (یعنی دینی طرزِ عمل) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک راستے پر چلتے ہوئے نرمی والا (دینی طرزِ عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے)۔

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ

باب: اللہ تعالیٰ کے ذکر کا تذکرہ

20575 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِيْ فِيْ نَفْسِكَ اَذْكُرْكَ فِيْ نَفْسِي، وَاِنْ ذَكَرْتَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُكَ فِيْ مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ - اَوْ قَالَ: فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ - وَاِنْ دَنَوْتَ مِنِّيْ شِبْرًا دَنَوْتُ مِنْكَ ذِرَاعًا، وَاِنْ دَنَوْتَ ذِرَاعًا دَنَوْتُ بَاعًا، وَلَوْ اَتَيْتَنِيْ تَمْشِي اَتَيْتُكَ اُهَرْوِلُ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: وَاللّٰهُ اَسْرَعُ بِالْمَغْفِرَةِ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تم اپنے من میں میرا ذکر کرو' میں اپنے من میں تمہارا ذکر کروں گا' اگر تم کسی گروہ کے درمیان میرا ذکر کرو گے' تو میں فرشتوں کے گروہ میں تمہارا ذکر کروں گا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) میں' ایسے گروہ میں تمہارا ذکر کروں گا' جو اُن سے بہتر ہوگا' اگر تم بالشت بھر میرے قریب ہو گئے' تو میں ایک ذراع (یعنی کہنی سے لے کر درمیانی بڑی انگلی کے کنارے تک کی مقدار) تمہارے قریب ہو جاؤں گا' اور اگر تم ایک ذراع قریب ہو گے' تو میں ایک باع (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنی مقدار) قریب ہو جاؤں گا' اگر تم چلتے ہوئے میری طرف آؤ گے' تو میں دوڑتے ہوئے تمہاری طرف آؤں گا"۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جلدی مغفرت کرنے والا ہے۔

20576 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اُمِّ عِكْرِمَةَ بِنْتِ خَالِدٍ، اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اَخًا لَهَا اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ تَسْاَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، قَالَ: فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَنْ قَالَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ فَهُوَ عَدْلُ رَقَبَةٍ قَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاسْتَكْثِرُوْا مِنَ الرِّقَابِ

✽✽ زہری نے' اُم عکرمہ بنت خالد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنے بھائی کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو یہ پڑھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے

مخصوص ہے اور حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص دس مرتبہ ان کلمات کو پڑھ لے گا' تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بکثرت غلام آزاد کرو (یعنی غلام آزاد کرنے کا ثواب بکثرت حاصل کرو)۔

20577 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِی مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، وَاَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ، وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیمَنْ عِنْدَهُ

وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ یُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ، نَزَلَ اِلٰی هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْیَا، فَنَادَی: هَلْ مِنْ مُذْنِبٍ یَّتُوبُ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ، هَلْ مِنْ دَاعٍ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ، اِلَی الْفَجْرِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگ اکٹھے ہو کر' اللہ کا ذکر کرتے ہیں' تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود (یعنی فرشتوں) کے سامنے ان کا ذکر کرتا ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ٹھہرا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب رات کا ابتدائی ایک تہائی حصہ رخصت ہو جاتا ہے' تو وہ اس آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور پکار کر فرماتا ہے: کیا کوئی گناہ گار ہے کہ وہ توبہ کر لے؟ کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟ کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے''۔

20578 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ نَادَی مُنَادٍ: سَیَعْلَمُ الْجَمْعُ مَنْ اَوْلٰی بِالْکَرَمِ، اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ: تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ - حَتّٰی - (مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُوْنَ) (البقرة: 3)، **قَالَ: فَیَقُوْمُوْنَ فَیَتَخَطَّوْنَ رِقَابَ النَّاسِ، ثُمَّ یُنَادِیْ اَیْضًا: سَیَعْلَمُ الْجَمْعُ مَنْ اَوْلٰی بِالْکَرَمِ، اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانُوْا: (لَا تُلْهِیهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ)** (النور: 37)، **فَیَقُوْمُوْنَ یَتَخَطَّوْنَ رِقَابَ النَّاسِ، قَالَ: ثُمَّ یُنَادِیْ اَیْضًا: سَیَعْلَمُ الْجَمْعُ مَنْ اَوْلٰی بِالْکَرَمِ: اَیْنَ الْحَمَّادُوْنَ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، قَالَ: فَیَقُوْمُوْنَ وَهُمْ کَثِیْرٌ، ثُمَّ تَکُوْنُ التَّبِعَةُ، وَالْحِسَابُ فِیمَنْ بَقِیَ**

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: عنقریب سب کو پتہ چل جائے گا کہ کون عزت کا زیادہ حقدار ہے؟ وہ لوگ کہاں ہیں؟

''جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے تھے'' - (یہ آیت یہاں تک ہے:) ''اس میں سے' جو ہم نے انہیں رزق عطا

کیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں''۔

تو وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور دوسرے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے چلے جائیں گے۔

پھر منادی یہ اعلان کرے گا: عنقریب سب لوگ یہ بات جان لیں گے کہ کون عزت کے زیادہ مستحق ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں کہ ''تجارت اور خرید وفروخت' انہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی''۔

تو وہ لوگ اُٹھیں گے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے چلے جائیں گے۔

پھر وہ یہ اعلان کرے گا: عنقریب پتہ چل جائے گا کہ کون عزت کے زیادہ مستحق ہیں؟ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟' تو وہ لوگ اُٹھیں گے اور وہ کثیر تعداد میں ہونگے' پھر حساب کتاب' باقی ماندہ لوگوں سے لیا جائے گا۔

20579 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، 1عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ: فَهِيَ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ الَّتِي لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْ اَحَدٍ عَمَلًا حَتّٰى يَقُوْلَهَا، فَاِذَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَهِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي لَمْ يَغْفِرِ اللّٰهُ لِعَبْدٍ قَطُّ حَتّٰى يَقُوْلَهَا، وَاِذَا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ: فَهِيَ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَاِذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ: فَهِيَ صَلَاةُ الْخَلَائِقِ، وَاِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: قَالَ: اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''

تو یہ وہ کلمہ اخلاص ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کا کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں کرے گا' جب تک وہ شخص یہ کلمہ نہیں پڑھے گا اور جب بندہ ''الحمدللہ'' کہتا ہے' تو یہ وہ کلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی مغفرت اس وقت تک نہیں کرے گا' جب تک بندہ یہ کلمہ نہیں پڑھے گا اور جب بندہ ''اللہ اکبر'' کہتا ہے' تو یہ آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتا ہے جب بندہ ''سبحان اللہ'' پڑھتا ہے' تو یہ مخلوق کی دعائے رحمت ہے اور جب بندہ ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اِس نے فرمانبرداری کی اور سلامتی حاصل کر لی''۔

20580 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ، اَنَّهَا شَكَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْفًا، فَقَالَ لَهَا: سَبِّحِي مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَاِنَّهَا خَيْرٌ مِّنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ تُعْتِقِينَهَا، وَاحْمَدِي مِائَةَ مَرَّةٍ، فَاِنَّهَا خَيْرٌ مِّنْ مِائَةِ فَرَسٍ تَحْمِلِينَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَكَبِّرِي مِائَةَ تَكْبِيرَةٍ فَاِنَّهَا خَيْرٌ مِّنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ تُهْدِينَهَا اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ، وَقُوْلِي: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، مِائَةَ مَرَّةٍ، فَاِنَّهَا خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَلَنْ يُّرْفَعَ لِاَحَدٍ عَمَلٌ اَفْضَلُ مِنْهُ، اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قُلْتِ اَوْ زَادَ

٭٭ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کمزوری کی شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان سے فرمایا: تم ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھو' کیونکہ یہ تمہارے ایک سو غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور ایک سو مرتبہ الحمد للہ پڑھو' کیونکہ یہ ان ایک سو گھوڑوں سے بہتر ہے' جنہیں تم اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دو' اور تم ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' کیونکہ یہ ان 100 اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے' جنہیں تم اللہ کے گھر کی طرف ہدی کے طور پر بھیجو' اور تم 100 مرتبہ یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد' اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو یہ ان سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگا' جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہیں' اور کسی بھی شخص کا کوئی ایسا عمل اوپر نہیں جائے گا' جو اس عمل سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس کی مانند' یا اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں۔

20581 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ يُعَلِّمُنَا التَّكْبِيرَ يَقُولُ: كَبِّرُوا اللّٰهَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، مِرَارًا، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلٰى وَاَجَلُّ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ صَاحِبَةٌ، اَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلَدٌ، اَوْ يَكُوْنَ لَكَ شَرِيكٌ فِى الْمُلْكِ، اَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَكْبِيرًا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَتُكْتَبُنَّ هٰذِهِ، وَلَا تُتْرَكُ هَاتَانِ، وَلَيَكُوْنَنَّ هٰذَا شُفَعَاءَ صِدْقٍ لِهَاتَيْنِ

** ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمیں تکبیر کے کلمات سکھایا کرتے تھے' وہ یہ کہتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرو' چند مرتبہ اللہ اکبر' اللہ اکبر پڑھو (پھر یہ پڑھو:)

''اے اللہ! تو اس سے بلند و برتر اور جلیل القدر ہے کہ تیری کوئی بیوی ہو' یا تیری کوئی اولاد ہو' یا بادشاہی میں تیرا کوئی شراکت دار ہو' یا تجھے کمزوری کی وجہ سے کسی مددگار کی ضرورت ہو' تم اُس کی کبریائی بیان کرو' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' جو کبریائی والا ہے' اے اللہ! تو ہماری مغفرت کر دے' اے اللہ! تو ہم پر رحم کر دے''۔

پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم علیہ السلام یہ کلمات نوٹ کر لئے جائیں گے اور انہیں ترک نہیں کیا جائے گا' اور یہ ان کے لئے سچے شفاعت کرنے والے ہوں گے۔

20582 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ جُرَيٍّ النَّهْدِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ، وَالْحَمْدُ يَمْلَؤُهُ، وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ

** جری نہدی نے' بنوسلیم سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تسبیح (یعنی سبحان اللہ پڑھنا) نصف میزان ہے' اور حمد (یعنی الحمد للہ پڑھنا) اس کو بھر دیتا ہے' اور تکبیر (یعنی اللہ اکبر

پڑھنا) آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتا ہے' روزہ' نصف صبر ہے اور طہارت' نصف ایمان ہے''۔

20583 - قَالَ: وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ، قَالَ: لَمْ يُعْطَ التَّكْبِيرَ اَحَدٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاُمَّةُ

✸✸ ابان فرماتے ہیں: تکبیر کسی کو عطا نہیں کی گئی' صرف اس امت کو (عطا کی گئی ہے)۔

بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ

باب: مساجد کی فضیلت کا تذکرہ

20584 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الْمَسَاجِدَ بُيُوتُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ، وَاَنَّهُ لَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكْرِمَ مَنْ زَارَهُ فِيْهَا

✸✸ حضرت عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا:

''بے شک مساجد زمین میں' اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں' اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ جو شخص اُن (مساجد) میں اس کی بارگاہ میں حاضری کے لئے آتا ہے' وہ اُس شخص کی عزت افزائی کرے''۔

20585 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، رَفَعَ الْحَدِيْثَ قَالَ: اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا جُلَسَاؤُهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَتَفَقَّدُوْنَهُمْ، فَاِنْ كَانُوْا فِيْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ، وَاِنْ مَّرِضُوا عَادُوْهُمْ، وَاِنْ خُلِّفُوْا افْتَقَدُوْهُمْ، وَاِنْ حَضَرُوْا قَالُوْا: اذْكُرُوْا ذَكَرَكُمُ اللّٰهُ

✸✸ عطاء خراسانی نے' مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک مساجد کے کچھ کیل ہوتے ہیں (یعنی وہ لوگ جو باقاعدگی سے مسجدوں میں آتے ہیں) فرشتے اُن کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ان کی غیر موجودگی کو محسوس کرتے ہیں' اگر ان لوگوں کو کوئی ضرورت درپیش ہو' تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں' اگر وہ بیمار ہوں' تو فرشتے اُن کی عیادت کرتے ہیں' اگر وہ پیچھے رہ جائیں' تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں' اگر وہ (لوگ) موجود ہوں' تو فرشتے یہ کہتے ہیں: تم لوگ ذکر کرو! اللہ تعالیٰ بھی تمہارا ذکر کرے''۔

بَابٌ: اَللّٰهُ اَرْحَمُ بِعَبْدِهٖ

باب: اللہ تعالیٰ' اپنے بندے کے بارے میں' سب سے زیادہ رحیم ہے

20586 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ، فَاَخَذَ رَجُلٌ فَرْخَ طَائِرٍ، فَجَاءَ الطَّائِرُ فَاَلْقٰى نَفْسَهُ فِيْ حِجْرِ الرَّجُلِ مَعَ فَرْخِهٖ، فَاَخَذَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَبًا لِهٰذَا الطَّائِرِ جَاءَ وَاَلْقٰى نَفْسَهُ فِيْ اَيْدِيكُمْ رَحْمَةً لِوَلَدِهٖ، فَوَاللّٰهِ لَلّٰهُ

اَرْحَمُ بِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا الطَّائِرِ بِفَرْخِهٖ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے (اس کے دوران) ایک شخص نے ایک پرندے کے بچے کو پکڑ لیا وہ پرندہ آیا اور اس شخص کی جھولی میں اپنے بچے کے ساتھ آ گیا' اس شخص نے اس پرندے کو بھی پکڑ لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس پرندے پر حیرت ہوتی ہے' کہ یہ آیا اور اس نے خود کو تمہارے ہاتھوں میں دے دیا' اپنے بچے پر رحمت کی وجہ سے' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے پر اس سے زیادہ رحم کرتا ہے' جتنا یہ پرندہ' اپنے بچے پر رحم کرتا ہے''۔

20587 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا اَدْرِیْ اَيَرْفَعُهٗ اَمْ لَا، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّجِدَ ضَالَّتَهٗ بِوَادٍ، فَخَافَ اَنْ يَّقْتُلَهٗ فِيْهِ الْعَطَشُ

✵✵ ہمام بن منبہ نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اِسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یا مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی' توبہ سے یوں خوش ہوتا ہے' جس طرح تم میں سے کوئی ایک شخص وادی میں (یعنی بے آب وگیاہ جگہ پر) اپنی گمشدہ چیز (یعنی سواری' یا سامان) ملنے پر خوش ہوتا ہے' جبکہ اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اُس مقام پر' پیاس اسے ہلاکت کا شکار کر دے گی''۔

20588 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُجُوِّزَ لِاُمَّتِی النِّسْيَانُ وَالْخَطَاُ، وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ هِشَامٍ

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بھول' خطاء' اور جس بات پر انہیں مجبور کیا گیا ہو' یہ چیزیں میری اُمت کے لیے معاف کر دی گئی ہیں''۔

ابوبکر (یعنی امام عبدالرزاق) کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ہشام کی زبانی بھی سنی ہے۔

بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ

باب: لوگوں پر رحمت تذکرہ

20589 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَالْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسٌ، فَقَالَ الْاَقْرَعُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِیْ لَعَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا قَطُّ، قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا' اُس وقت اقرع بن حابس تمیمی بیٹھا ہوا تھا' اقرع نے کہا: یارسول اللہ! میرے دس بیٹے ہیں' میں نے اُن میں سے کسی کا کبھی بوسہ نہیں لیا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا:

''بے شک جو رحم نہیں کرتا' اُس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔*

20590 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، اَنَّ عُیَیْنَةَ بْنَ حِصْنٍ قَالَ لِعُمَرَ وَرَآهُ یُقَبِّلُ بَعْضَ وَلَدِهٖ، فَقَالَ: اَتُقَبِّلُ وَاَنْتَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ؟ لَوْ کُنْتُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا قَبَّلْتُ لِیْ وَلَدًا، فَقَالَ عُمَرُ: اَللّٰهَ اَللّٰهَ؟ حَتّٰی اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا اَصْنَعُ اِنْ کَانَ اللّٰهُ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ، اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا یَرْحَمُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

✵✵ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: عیینہ بن حصن نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: جب اُس نے' اُنہیں اپنے کسی بچے کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا' اُس نے کہا: کیا آپ بوسہ لے رہے ہیں؟ جبکہ آپ امیرالمومنین ہیں' اگر میں امیرالمومنین ہوتا' تو میں نے اپنی اولاد کا بوسہ نہیں لینا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ' اللہ (یعنی کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہونا تھا؟) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے تین مرتبہ حلف لیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں کیا کرسکتا ہوں؟ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت الگ کردی ہے' بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والے (بندوں) پر رحم کرتا ہے''۔

بَابُ کَفَالَةِ الْیَتِیْمِ

باب: یتیم کی کفالت کا تذکرہ

20591 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ فِی الْجَنَّةِ کَهَاتَیْنِ، وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْهِ الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَةِ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ؟ قَالَ: امْرَاَةٌ تُوُفِّیَ زَوْجُهَا فَقَعَدَتْ عَلٰی عِیَالِهَا

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں' اور وہ عورت' جس کے رخساروں کا رنگ ماند پڑ چکا ہو' جنت میں اِن دو کی طرح ہوں گے- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں' درمیانی انگلی اور شہادت والی انگلی کے ذریعے اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی -لوگوں نے دریافت کیا :یارسول اللہ! جس کے رخساروں کا رنگ ماند پڑ چکا ہو' اُس عورت سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت' جس کا شوہر انتقال کرجائے (یعنی وہ بیوہ ہوجائے) اور پھر وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لئے (دوبارہ شادی کیے

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2318) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (8/8) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بغیر) بیٹھی رہے"۔

20592 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ كَالْقَائِمِ لَيْلَهُ وَالصَّائِمِ نَهَارَهُ، وَاَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ الْمُصْلِحُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ، وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بیوہ عورتوں اور غریبوں کی دیکھ بھال کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا رات بھر نفل پڑھنے والے اور دن کے وقت (نفلی) روزہ رکھنے والے کی مانند ہے اور میں اور یتیم کی اچھی طرح سے کفالت کرنے والا قیامت کے دن جنت میں اِن دو کی طرح ہوں گے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی ان دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی۔

حَقُّ الرَّجُلِ عَلٰى امْرَاَتِهِ

باب: بیوی پر شوہر کے حق کا تذکرہ

20593 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ قَالَ: كُنْ لِلْيَتِيْمِ كَالْاَبِ الرَّحِيْمِ، وَاعْلَمْ اَنَّكَ كَمَا تَزْرَعُ تَحْصُدُ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْمَرْاَةَ الصَّالِحَةَ لِبَعْلِهَا فِي الْجَمَالِ، كَالْمَلِكِ الْمُتَوَّجِ بِالتَّاجِ الْمُخَوَّصِ بِالذَّهَبِ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْمَرْاَةَ السُّوءَ لِبَعْلِهَا كَالْحِمْلِ الثَّقِيْلِ عَلٰى ظَهْرِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ، وَاَنَّ خُطْبَةَ الْاَحْمَقِ فِيْ نَادِي الْقَوْمِ كَالْمُغَنِّيْ عِنْدَ رَاْسِ الْمَيِّتِ، وَلَا تَعِدْ اَخَاكَ، ثُمَّ لَا تُنْجِزْ لَهُ، فَاِنَّهُ يُوْرِثُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةً، مَا اَحْسَنَ الْعِلْمَ بَعْدَ الْجَهْلِ، وَمَا اَقْبَحَ الْفَقْرَ بَعْدَ الْغِنَاءِ، وَمَا اَقْبَحَ الضَّلَالَةَ بَعْدَ الْهُدٰى

✵✵ عبدالرحمان بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:

"یتیم کے لیے مہربان باپ کی مانند ہو جاؤ اور تم یہ بات جان لو! کہ تم جو بوؤ گے وہی کاٹو گے اور تم یہ بات جان لو! کہ خوبصورتی کے حوالے سے نیک عورت اپنے شوہر کے لئے اسی طرح ہے جس طرح بادشاہ ہو جس نے ایسا تاج پہنا ہوا ہو جس پر سونا لگا ہوا ہو اور تم یہ بات جان لو! کہ بری عورت اپنے شوہر کے لئے اس طرح ہے جس طرح کسی بوڑھے عمر رسیدہ شخص کی پشت پر بھاری بوجھ ہو اور لوگوں کی محفل میں احمق شخص کا خطاب کرنا یوں ہے جیسے میت کے سرہانے گانے والا شخص ہو اور تم اپنے بھائی کے ساتھ ایسا وعدہ نہ کرو جسے تم پورا نہ کرسکو کیونکہ اس کے نتیجے میں تمہارے اور اس کے درمیان عداوت پیدا ہو جائے گی جہالت کے بعد علم آ جانا کتنی اچھی چیز ہے؟ اور خوشحالی کے بعد

غربت آ جانا کتنی بری چیز ہے؟ اور ہدایت کے بعد گمراہی کتنی بری چیز ہے؟"۔

20594 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: اَتَتْ بِنْتٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعِيْ يَا بُنَيَّةُ، لَا امْرَاَةٌ بِامْرَاَةٍ حَتّٰى تَاْتِيَ مَا يُحِبُّ زَوْجُهَا وَهُوَ وَازِعٌ، وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ شَيْئًا اَنْ يَّسْجُدَ لِشَيْءٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِبَعْلِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا، وَاِنَّ خَيْرَ النِّسَاءِ الَّتِيْ اِنْ اُعْطِيَتْ شَكَرَتْ، وَاِنْ اُمْسِكَ عَنْهَا صَبَرَتْ قَالَ الْحَسَنُ: وَلَوْ اَقْسَمْتُ مَا هِيَ بِالْبَصْرَةِ لَصَدَقْتُ هَاهُنَا خَمْشُ وُجُوْهٍ، وَشَقُّ جُيُوْبٍ، وَنَتْفُ اِشْعَارٍ، وَرَنُّ شَيْطَانٍ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی تشریف لائیں اور انہوں نے اپنے شوہر کی شکایت کی، تو نبی اکرم ﷺ نے اُن صاحبزادی سے فرمایا: اے میری بیٹی! واپس چلی جاؤ! عورت اس وقت تک عورت نہیں ہوتی، جب تک وہ اس کام کو نہیں کرتی، جو اس کے شوہر کو پسند ہو، خواہ وہ شوہر ناراض ہی کیوں نہ ہو، اگر میں نے کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا، تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، کیونکہ شوہر کا حق اس پر بہت زیادہ ہے، اور عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہوتی ہیں کہ جب انہیں کچھ دیا جائے، تو وہ شکرگزار ہوتی ہیں، اور جب روک دیا جائے، تو وہ صبر کرتی ہیں"۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: اگر میں یہ قسم اُٹھالوں، ایسی کوئی عورت بصرہ میں نہیں ہوگی، تو میں سچا ہوؤں گا (اصل مطبوعہ نسخے کے حاشیے میں یہ تحریر ہے کہ یہاں قلمی نسخے میں کچھ الفاظ غیر واضح ہیں، آگے یہ الفاظ ہیں:) یہاں، تو چہرے پیٹنے، گریبان پھاڑنے، بال نوچنے، اور شیطان کی طرح چلانے (والی حرکتیں) ہیں۔

20595 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: ثَلَاثٌ هُنَّ فَوَاقِرُ: جَارُ سُوْءٍ فِيْ دَارِ مُقَامَةٍ، وَزَوْجُ سُوْءٍ اِنْ دَخَلْتَ عَلَيْهَا ..، وَاِنْ غِبْتَ عَنْهَا لَمْ تَاْمَنْهَا، وَسُلْطَانٌ اِنْ اَحْسَنْتَ لَمْ يَقْبَلْ مِنْكَ، وَاِنْ اَسَاْتَ لَمْ يُقِلْكَ

✵✵ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تین چیزیں بربادی ہیں، رہائشی جگہ پر برا ہمسایہ، بری بیوی، کہ جب تم اس کے پاس جاؤ (تو وہ تمہاری فرمانبرداری نہ کرے) اور جب تم اس کے پاس موجود نہ ہو، تو تم اس کے حوالے سے مامون نہ ہو (یعنی تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ تمہارے ساتھ خیانت کرے گی) اور ایسا حاکم، کہ اگر تم اچھائی کرو، تو وہ تمہاری طرف سے اُس کو قبول نہ کرے اور اگر تم برائی کرو، تو وہ اسے معاف نہ کرے"۔

20596 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْقَاسِمِ اَوِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ - اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ رَاَى النَّصَارٰى تَسْجُدُ لِبَطَارِقَتِهَا، وَاَسَاقِفَتِهَا، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ النَّصَارٰى تَسْجُدُ لِبَطَارِقَتِهَا، وَاَسَاقِفَتِهَا، وَاَنْتَ كُنْتَ اَحَقَّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا شَيْئًا اَنْ يَّسْجُدَ لِشَيْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ، لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَنْ تُؤَدِّيَ امْرَاَةٌ حَقَّ

زَوْجِهَا، حَتّٰى لَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ نَفْسَهَا

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے عوف بن قاسم یا شاید قاسم بن عوف کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب شام تشریف لائے تو انہوں نے عیسائیوں کو دیکھا کہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں اور پادریوں کو سجدہ کرتے تھے جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا: میں نے عیسائیوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں اور پادریوں کو سجدہ کرتے ہیں تو آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم لوگ آپ کو سجدہ کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر میں نے کسی کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی یہاں تک کہ اگر شوہر عورت سے اس کی قربت کا تقاضا کرے اور وہ عورت اس وقت پالان پر موجود ہو تو بھی وہ شوہر کو اپنے پاس آنے سے منع نہ کرے''۔

20597 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِي امْرَاَةٌ، اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا نَفِسَتْ وُضِعَتْ عَلٰى قَتَبٍ لِيَكُونَ اَهْوَنَ لِوِلَادِهَا

✵✵ یحییٰ بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے مجھے بتایا ہے: اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب عورت کا نفاس کا وقت آ جائے (یعنی بچے کی پیدائش کا وقت آ جائے) تو اسے لکڑی پر پر لٹا دینا چاہیے تا کہ بچہ پیدا کرنا اس کے لیے آسان ہو جائے''۔

20598 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: الْمَرْاَةُ شَطْرُ دِينِ الرَّجُلِ

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ قول نقل کیا ہے:

''عورت آدمی کے دین کا نصف ہے''۔

20599 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ اَتَتْ اِلٰى اَبِيهَا تَشْكُو الزُّبَيْرَ، فَقَالَ: ارْجِعِي يَا بُنَيَّةُ، فَاِنَّكِ اِنْ صَبَرْتِ وَاَحْسَنْتِ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ تَنْكِحِي بَعْدَهُ، ثُمَّ دَخَلْتُمَا الْجَنَّةَ كُنْتِ زَوْجَتَهُ فِيهَا

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے پاس آئیں اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (یعنی اپنے شوہر) کی شکایت کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے میری بیٹی! تم واپس چلی جاؤ کیونکہ اگر تم صبر سے کام لو اور اس کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو اور پھر جب اس کا انتقال ہو جائے تو اُس کے بعد تم دوبارہ شادی نہ کرو تو پھر جب تم دونوں جنت میں داخل ہوں گے تو تم جنت میں بھی اس کی بیوی ہو گی''۔

20600 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَثَلُ الْمَرْاَةِ السَّيِّئَةِ الْخُلُقِ

كَالسِّقَاءِ الْوَاهِي فِي الْمَعْطَشَةِ، وَمَثَلُ الْمَرْاَةِ الْجَمِيْلَةِ الْفَاجِرَةِ كَمَثَلِ خِنْزِيرٍ فِي عُنُقِهِ طَوْقٌ مِّنْ ذَهَبٍ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے:

''برے اخلاق والی عورت کی مثال' پیاس کے وقت' پھٹے ہوئے مشکیزے کی مانند ہے اور خوبصورت بدکردار عورت کی مثال ایسے خنزیر کی مانند ہے' جس کے گلے میں سونے کا ہار موجود ہو''۔

20601 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ امْرَاَةٍ، سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: لَا تُؤَدِّي الْمَرْاَةُ حَقَّ زَوْجِهَا حَتّٰى لَا تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا وَاِنْ كَانَتْ عَلٰى قَتَبٍ

✵✵ یحییٰ بن شہاب' ایک خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اس خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عورت اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی' اور وہ شوہر کو اپنے پاس آنے سے بھی نہیں روک سکتی' خواہ وہ عورت پالان پر موجود ہو''۔

20602 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَ تِ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْعُوَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ اَجَلٌ قَدْ حَضَرَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَآخِرُ ثَلَاثَةٍ دَفَنْتُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَامِلَاتٌ، وَالِدَاتٌ، رَحِيمَاتٌ بِاَوْلَادِهِنَّ، لَوْلَا مَا يَاْتِيْنَ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَتْ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی' تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کے لیے دعا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی موت کا وقت قریب آچکا ہے' اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرا آخری بچہ ہے اس سے پہلے میں دو بچے دفن کر چکی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواتین حاملہ ہوتی ہیں' بچے کو جنم دیتی ہیں' اپنی اولاد کے لیے مہربان ہوتی ہیں' اگر وہ چیز نہ ہو' جو سلوک وہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں' تو وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔

20603 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ وَلِيْ عِيَالٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ، اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهِ، وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا

✵✵ سعید بن مسیّب نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' جبکہ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُم ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کو شادی کا پیغام دیا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ!

میں عمر رسیدہ ہو چکی ہوں اور میرے بچے بھی موجود ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اونٹوں پر سوار ہونے والی خواتین میں سب سے بہتر قریش کی خواتین ہیں جو اپنے بچوں پر اُن کی کم سنی میں سب سے زیادہ مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کی سب سے زیادہ دیکھ بھال کرتی ہیں''۔

زہری نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے نقل کردہ اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیّدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئی تھیں۔

20604 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِیْ صِغَرِهٖ، وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ يَدِهٖ

✷✷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو خواتین اونٹ پر سوار ہوتی ہیں ان میں سب سے بہتر قریش کی نیک خواتین ہیں جو اپنی اولاد کے لیے اُس کی کم سنی میں سب سے زیادہ مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کی سب سے زیادہ اچھی دیکھ بھال کرنے والی ہوتی ہیں''۔*

20605 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَائِدَةٌ اَفَادَهَا اللّٰهُ عَلٰى امْرِءٍ مُّسْلِمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِیْ نَفْسِهَا، وَاِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ، تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ: لِدِيْنِهَا، وَجَمَالِهَا، وَمَالِهَا، وَحَسَبِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

✷✷ مجاہد روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ جو بھی فائدے عطا کرتا ہے مسلمان شخص کے لیے کوئی بھی فائدہ نیک بیوی سے زیادہ بہتر نہیں ہے کہ جب آدمی اس عورت کی طرف دیکھے تو وہ اسے اچھی لگے اور جب وہ بیوی کے پاس موجود نہ ہو تو وہ عورت اپنی عزت کی حفاظت کرے اگر آدمی اسے حکم دے تو وہ عورت اس کی اطاعت کرے کسی عورت کے ساتھ چار میں سے کسی ایک وجہ کے ساتھ نکاح کیا جاتا ہے اس کے دین کی وجہ سے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے حسب کی وجہ سے تو تم پر دیندار عورت کو اختیار کرنا لازم ہے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں''۔

20606 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ دَاوُدَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اَعْجَبْنَنِیْ: الْقَصْدُ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ، وَالْعَدْلُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْخَشْيَةُ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اَهْلَكَتْهُ: شُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ، وَاَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِیَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَبَدَنٌ صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ مُوَافِقَةٌ - اَوْ قَالَ: مُوَاتِيَةٌ

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2527) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (269/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:
''تین چیزیں جن میں ہوں' وہ مجھے اچھے لگتے ہیں' غربت اور خوشحالی (یعنی ہر حال میں) میانہ روی اختیار کرنا' غصے اور رضامندی (یعنی ہر حال میں) عدل کرنا' اور پوشیدہ اور علانیہ (یعنی ہر حال میں) خشیت' اور تین چیزیں جس میں ہوں گی' وہ اسے ہلاکت کا شکار کر دیں گی' ایسی کنجوسی' جس کی پیروی کی جائے' ایسی نفسانی خواہشات جن کی اتباع کی جائے' اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا' اور چار چیزیں' جس شخص کو دے دی گئیں' اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی دیدی گئی' ذکر کرنے والی زبان' شکر گزار دل' صبر کرنے والا جسم' اور موافقت کرنے والی بیوی (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) مضبوط کردار والی بیوی''۔

20607 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ كَعْبًا، قَالَ: اَوَّلُ مَا تُسْاَلُ عَنْهُ الْمَرْاَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ صَلَاتِهَا، وَعَنْ حَقِّ زَوْجِهَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: کعب احبار نے فرمایا: قیامت کے دن' عورت سے سب سے پہلے نماز' اور اُس کے شوہر کے حقوق کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔

بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

باب عورتوں کے فتنے کا تذکرہ

20608 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

✵✵ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''میں اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑ رہا' جو مردوں کے لئے' عورتوں سے زیادہ ضرر رساں ہو''۔

20609 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّمَا هَلَكَتْ نِسَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِيلَ مِنْ قِبَلِ اَرْجُلِهِنَّ، وَتَهْلِكُ نِسَاءُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ قِبَلِ رُءُوْسِهِنَّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کی عورتیں' اپنے پاؤں کی طرف سے ہلاکت کا شکار ہوئی تھیں اور اِس امت کی عورتیں' اپنے سر کی طرف سے ہلاکت کا شکار ہوں گی۔

بَابُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: اہل جنت کی' اور اہل جہنم کی اکثریت کا تذکرہ

20610 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ، قَالَ: جَاءَ عِمْرَانُ بْنُ

حُصَيْنٍ اِلٰى امْرَاَتِهٖ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّهٗ لَيْسَ حِيْنُ حَدِيْثٍ، فَلَمْ تَدَعْهُ - اَوْ قَالَ: فَاَغْضَبَتْهُ - فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نَظَرْتُ فِى الْجَنَّةِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، ثُمَّ نَظَرْتُ فِى النَّارِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ

٭٭ ابورجاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھ کر اپنی بیوی کے پاس تشریف لائے' تو اس خاتون نے کہا: آپ ہمیں وہ چیز بیان کریں' جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: یہ وہ بات بیان کرنے کا وقت نہیں ہے' لیکن اس خاتون نے اصرار کیا' یہاں تک کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کو غصے کا شکار کر دیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے جنت کا جائزہ لیا' تو میں نے دیکھا کہ اہل جنت میں اکثریت غریب لوگوں کی ہے اور میں نے جہنم میں دیکھا' تو میں نے دیکھا کہ اہل جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہے''۔

20611 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَفْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْمَسَاكِيْنَ، وَوَقَفْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ، وَاِذَا اَهْلُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَقَدْ اُمِرَ بِهٖ اِلَى النَّارِ

٭٭ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں' جنت کے دروازے پر ٹھہرا' تو میں نے دیکھا کہ اہل جنت میں اکثریت غریبوں کی ہے اور میں جہنم کے دروازے کے پاس ٹھہرا' تو میں نے دیکھا کہ اہل جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہے' اور مالدار لوگوں کو روک لیا گیا تھا' البتہ ان میں سے اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اہل جہنم میں سے تھا' اس کو جہنم کی طرف لے جانے کا حکم ہو گیا تھا''۔

20612 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟، فَقَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ ذِىْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ،

٭٭ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کمزور' ناتواں' بوسیدہ لباس والا شخص' جس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو (لیکن اُس کا عالم یہ ہو) کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر قسم اُٹھا دے' تو اللہ تعالیٰ اُسے پوری کروا دے''۔

20613 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَقَالَ النَّبِىُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ: كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ

⁂ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے: تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر بدتمیز (یا بہت زیادہ کھانے والا موٹا) بد باطن' متکبر (مال کو) بہت زیادہ جمع کرنے والا (اور دوسروں کو صدقہ اور بھلائی کے طور پر مال) نہ دینے والا''۔

20614 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، قَالَ: مَا اَدْرِىْ اَرَفَعَهُ اَمْ لَا، فَقَالَ: مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ بَعْدَ اَنْ تَرَجَّجَ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَمَنْ نَامَ عَلٰى اِجَّارٍ - يَعْنِىْ ظَهْرَ بَيْتٍ - وَلَيْسَتْ عَلَيْهِ سُتْرَةٌ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ

⁂ معمر نے' ابوعمران جونی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یا مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے' انہوں نے فرمایا ہے:

''جو شخص طغیانی کے دنوں میں سمندری سفر پر جاتا ہے' اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے' جو شخص گھر کی چھت پر سوتا ہے' جس پر کوئی سترہ (یعنی کنارے پر چھوٹی دیوار وغیرہ) نہ ہو' تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

20615 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: وَدِدْتُ اَنِّىْ كُنْتُ كَبْشًا فَيَذْبَحُنِىْ اَهْلِىْ يَاْكُلُوْنَ لَحْمِىْ وَيَحْسُوْنَ مَرَقَتِىْ

قَالَ: وَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: وَدِدْتُ اَنِّىْ رَمَادٌ عَلٰى اَكَمَةٍ تَسْفِيْنِى الرِّيَاحُ فِىْ يَوْمٍ عَاصِفٍ

⁂ قتادہ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میری یہ خواہش ہے کہ میں ایک دنبہ ہوتا' میرے مالکان مجھے ذبح کر کے میرا گوشت کھا لیتے اور میرا شوربہ پی لیتے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میری یہ خواہش ہے کہ میں ٹیلے پر پڑی ہوئی راکھ ہوتا' اور تیز ہواؤں والے دن ہوائیں مجھے اِدھر اُدھر بکھیر دیتیں''۔

20616 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا لَيْتَنِىْ كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا، اَىْ: حَيْضَةً

⁂ عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''کاش! میں بھولی بسری کوئی چیز ہوتی'' - (راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی انہوں نے حیض (آنے پر یہ بات کہی تھی)۔

بَابُ تَرْكِ الْمَرْءِ مَا لَا يَعْنِيهِ

باب: آدمی کا' لایعنی چیزوں کو ترک کر دینا

20617 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

✵✵ زہری نے امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے اسلام کی خوبی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو ترک کردے''۔

20618 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا تَعْرِضْ مَا لَا يَعْنِيكَ، وَاحْذَرْ عَدُوَّكَ، وَاعْتَزِلْ صَدِيقَكَ، وَلَا تَأْمَنْ خَلِيلَكَ اِلَّا الْاَمِينَ، وَلَا اَمِينَ اِلَّا مَنْ خَشِيَ اللّٰهَ، وَ (اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) (فاطر: 28)

✵✵ جعفر جزری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تم لایعنی چیزوں کے درپے نہ ہو اور اپنے دشمن سے بچ کے رہو اور اپنے دوست سے لاتعلق رہو تم اپنے قریبی دوست کے حوالے سے بھی خود کو محفوظ نہ سمجھو البتہ امین کا معاملہ مختلف ہے اور امین صرف وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ڈرتے ہیں''۔

20619 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ لِرَجُلٍ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، دَعْ مَا يَرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَوَاللّٰهِ لَا تَجِدُ فَقْدَ شَيْءٍ تَرَكْتَهُ لِلّٰهِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو ایک شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ کے بندے! تم اس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے اور اس چیز کی طرف چلے جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے اللہ کی قسم! تم نے اللہ تعالیٰ کے لیے جو چیز چھوڑی ہو گی تم اس کی غیر موجودگی محسوس نہیں کرو گے''۔

بَابُ زُهْدِ الْاَنْبِيَاءِ

باب: انبیاء کرام علیہم السلام کے زہد کا تذکرہ

20620 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ غَدَاءٍ وَعَشَاءٍ حَتّٰى مَضٰى كَاَنَّهَا تَقُولُ حَتّٰى قُبِضَ

✵✵ عبدالرحمٰن بن اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی (ایک ہی دن میں) صبح کا کھانا اور رات کا کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (دنیا سے) رخصت ہو گئے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کہنا چاہ رہی تھیں: یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

20621 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: مَا تَرَكَ عِيسَى ابْنُ

مَرْيَمَ حِيْنَ رُفِعَ اِلَّا مِدْرَعَةَ صُوفٍ وَخُفَّىْ رَاعٍ، وَقُرَافَةً يَقْرِفُ بِهَا الطَّيْرَ

✱✱ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھایا گیا' تو انہوں نے صرف ایک اونی جبہ' چرواہوں والے موزے' اور ایک قرافہ چھوڑا' جس کے ذریعے وہ پرندوں کا شکار کرتے تھے۔

20622 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ رَافِعٍ اَنَّ زَكَرِيَّاءَ، كَانَ نَجَّارًا، قَالَ لَهُ اَبُوْ عَاصِمٍ: وَمَا عِلْمُكَ؟ قَالَ اَبُوْ رَافِعٌ: قَدْ عَلِمْتُ ذٰلِكَ اِذْ اَنْتَ تَلْعَبُ بِالْحَمَامِ

✱✱ ثابت بیان کرتے ہیں: ابورافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔

ابوعاصم نے ابورافع سے دریافت کیا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ تو ابورافع نے جواب دیا: مجھے اس بات کا اس وقت سے پتا ہے' جب تم کبوتروں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے (یعنی جب تم چھوٹے بچے ہوتے تھے)۔

20623 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ لُقْمَانَ كَانَ حَبَشِيًّا

✱✱ ثابت بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: لقمان حکیم' حبشی تھے۔

20624 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا كِسَاءً مُلَبَّدًا، وَاِزَارًا غَلِيْظًا، فَقَالَتْ: فِىْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے ہمیں ایک اونی چادر نکال کے دکھائی اور ایک موٹا تہبند دکھایا اور یہ بتایا: اِس لباس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا۔

20625 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَاْتِىْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ فِىْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا، وَمَا هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ، غَيْرَ اَنْ جَزَى اللّٰهُ نِسَاءً مِنَ الْاَنْصَارِ خَيْرًا، كُنَّ رُبَّمَا اَهْدَيْنَ لَنَا الشَّىْءَ مِنَ اللَّبَنِ

✱✱ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

- ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' بعض اوقات ہم پر کوئی ایسا مہینہ بھی آجاتا تھا کہ اس مہینے میں ہم نے کبھی آگ نہیں جلائی ہوتی تھی' ہماری خوراک صرف پانی اور کھجور ہوتے تھے' البتہ اللہ تعالیٰ انصار کی خواتین کو جزائے خیر دے' وہ بعض اوقات ہمیں دودھ تحفے کے طور پر بھجوا دیتی تھیں''۔

بَابُ بَلَاءِ الْاَنْبِيَاءِ

باب: انبیاء کرام علیہم السلام کی آزمائش کا تذکرہ

20626 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

وَضَعَ رَجُلٌ يَدَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اُطِيقُ اَنْ اَضَعَ يَدِيْ عَلَيْكَ مِنْ شِدَّةِ حُمَّاكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ يُضَاعَفُ لَنَا الْبَلَاءُ، كَمَا يُضَاعَفُ لَنَا الْاَجْرُ، اِنْ كَانَ النَّبِيُّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ لَيُبْتَلَى بِالْفَقْرِ حَتّٰى تَاْخُذَهُ الْعَبَاءَةُ فَيُحَوِّلُهَا، وَاِنْ كَانُوْا لَيَفْرَحُوْنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا تَفْرَحُوْنَ بِالرَّخَاءِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھا' تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے بخار کی شدت کی وجہ سے' میں اپنا ہاتھ آپ پر رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہم' انبیاء کے گروہ کو' دوہری آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' تاکہ ہمارا اجر بھی دوگنا ہو' کسی نبی کو غربت کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا' یہاں تک کہ وہ عباء پکڑ کر اُسے اُلٹتے پلٹتے رہتے تھے' اور وہ حضرات آزمائش سے یوں خوش ہوتے تھے' جس طرح تم لوگ سہولت پر خوش ہوتے ہو''۔

بَابُ زُهْدِ الصَّحَابَةِ

باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد کا تذکرہ

20627 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَامِلُ اَذْرِعَاتٍ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَاِذَا عَلَيْهِ قَمِيصٌ مِّنْ كَرَابِيسَ فَاَعْطَانِيهِ وَقَالَ: اغْسِلْهُ وَارْقَعْهُ قَالَ: فَغَسَلْتُهُ وَرَقَعْتُهُ، ثُمَّ قَطَعْتُ عَلَيْهِ قَمِيصًا قِبْطِيًّا، فَاَتَيْتُهُ بِهِمَا جَمِيعًا فَقُلْتُ: هٰذَا قَمِيصُكَ، وَهٰذَا قَمِيصٌ قَطَعْتُهُ عَلَيْهِ لِتَلْبَسَهُ، فَمَسَّهُ بِيَدِهِ فَوَجَدَهُ لَيِّنًا، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ، هٰذَا اَنْشَفُ لِلْعَرَقِ مِنْهُ

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ''اذرعات'' (شاید یہ کسی جگہ کا نام ہے) کے عامل نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' ان کے جسم پر موٹی سوتی کپڑے کی قمیص تھی' وہ انہوں نے مجھے دی اور ارشاد فرمایا: تم اسے دھلوا لو اور اسے پیوند لگا دو' راوی کہتے ہیں: میں نے اسے دھو دیا اور اسے پیوند لگا دیئے' پھر میں نے ان کے لئے ایک قبطی قمیص کاٹ کر تیار کی' پھر میں وہ دونوں لے کر ان کے پاس آیا میں نے کہا: یہ آپ کی قمیص ہے' اور یہ میں نے آپ کے لئے تیار کی ہے' تاکہ آپ اسے پہن لیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے چھو کر دیکھا' تو انہوں نے اس کو پایا کہ وہ نرم تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے' یہ (یعنی میری موٹی قمیص) پسینے کو اس (قبطی قمیص) سے زیادہ جذب کرنے والی ہے۔

20628 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ، فَتَلَقَّاهُ عُظَمَاءُ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَاُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَيْنَ اَخِيْ؟ قَالُوْا مَنْ؟ قَالَ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ، قَالُوْا: اَتَاكَ الْاٰنَ، قَالَ: فَجَاءَ عَلٰى نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ بِحَبْلٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَاءَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: انْصَرِفُوْا عَنَّا، قَالَ: فَسَارَ مَعَهُ حَتّٰى اَتٰى مَنْزِلَهُ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرَ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا سَيْفَهُ وَتُرْسَهُ وَرَحْلَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَوِ اتَّخَذْتَ مَتَاعًا - اَوْ قَالَ: شَيْئًا

- فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّ هٰذَا سَيُبَلِّغُنَا الْمَقِيْلَ "

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے اس علاقے کے اکابرین اور لشکر کے امراء کی ان سے ملاقات ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میرا بھائی کہاں ہے؟ لوگوں نے دریافت کیا: کون؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوعبیدہ لوگوں نے بتایا وہ ابھی آپ کے پاس آ جائیں گے پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ایک ایسی اونٹنی پر بیٹھ کر تشریف لائے جس کی لگام رسی کی تھی انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات اچھی نہیں لگی انہوں نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ ہمارے پاس سے چلے جاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلتے ہوئے ان کے گھر چلے گئے اور ان کے گھر میں ٹھہرے انہیں گھر میں کوئی چیز نظر نہیں آئی صرف حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی تلوار تھی ان کی ڈھال تھی اور ان کا پالان تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اگر آپ کچھ ساز و سامان رکھ لیتے تو یہ مناسب ہوتا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ یہ (جو کچھ ہے) یہ بھی عنقریب ہمیں (آخری) آرام گاہ تک پہنچا ہی دے گا۔

20629 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِىْ ذَرٍّ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ مِّنْ حَطَبٍ، قَدْ اَصَابَهٗ مَطَرٌ وَّدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ، فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ: قَدْ كَانَ لَكَ عَنْ هٰذَا مَنْدُوحَةٌ لَّوْ شِئْتَ لَكُفِيتَ، فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: وَهٰذَا عَيْشِى، فَاِنْ رَضِيتِ وَاِلَّا فَتَحْتِ كَنَفَ اللّٰهِ، قَالَ: فَكَاَنَّمَا اَلْقَمَهَا حَجَرًا، حَتّٰى اِذَا نَضَجَ مَا فِىْ قِدْرِهٖ، جَاءَ بِصَحْفَةٍ لَهٗ، فَكَسَرَ فِيْهَا خُبْزَةً لَهٗ غَلِيظَةً، ثُمَّ جَاءَ بِالَّذِىْ فِى الْقِدْرِ فَكَدَرَهٗ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَاءَ بِهٖ اِلٰى امْرَاَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ لِىْ: ادْنُ فَاَكَلْنَا، ثُمَّ اَمَرَ جَارِيَتَهٗ اَنْ تَسْقِيَنَا فَسَقَتْنَا (ص:312) مَذْقَةً مِنْ لَبَنِ مَعْزٍ لَهٗ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، لَوِ اتَّخَذْتَ فِىْ بَيْتِكَ شَيْئًا، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، اَتُرِيْدُ لِىْ مِنَ الْحِسَابِ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا؟ اَلَيْسَ هٰذَا مِثَالٌ نَفْتَرِشُهٗ، وَعَبَاءَةٌ نَبْتَسِطُهَا، وَكِسَاءٌ نَلْبَسُهٗ، وَبُرْمَةٌ نَطْبُخُ فِيْهَا، وَصَحْفَةٌ نَاْكُلُ فِيْهَا، وَنَغْسِلُ فِيْهَا رُءُوْسَنَا، وَقَدَحٌ نَشْرَبُ فِيْهِ، وَعُكَّةٌ فِيْهَا زَيْتٌ اَوْ سَمْنٌ، وَغِرَارَةٌ فِيْهَا دَقِيْقٌ؟ فَتُرِيْدُ لِىْ مِنَ الْحِسَابِ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا؟، قُلْتُ: فَاَيْنَ عَطَاؤُكَ اَرْبَعُ مِائَةِ دِيْنَارٍ؟ وَاَنْتَ فِىْ شَرَفٍ مِّنَ الْعَطَاءِ، فَاَيْنَ يَذْهَبُ؟ فَقَالَ: اَمَا اِنِّىْ لَنْ اُعَمِّىَ عَلَيْكَ، لِىْ فِىْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ثَلَاثُوْنَ فَرَسًا، فَاِذَا خَرَجَ عَطَائِى اشْتَرَيْتُ لَهَا عَلَفًا، وَاَرْزَاقًا لِمَنْ يَّقُوْمُ عَلَيْهَا، وَنَفَقَةً لِاَهْلِىْ، فَاِنْ بَقِىَ مِنْهُ شَىْءٌ اشْتَرَيْتُ بِهٖ فُلُوسًا، فَجَعَلْتُهٗ عِنْدَ نَبَطِيٍّ هَاهُنَا، فَاِنِ احْتَاجَ اَهْلِىْ اِلٰى لَحْمٍ اَخَذُوْا مِنْهُ، وَاِنِ احْتَاجُوْا اِلٰى شَىْءٍ اَخَذُوْا مِنْهُ، ثُمَّ اَحْمِلُ عَلَيْهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَهٰذَا سَبِيْلُ عَطَائِى، لَيْسَ عِنْدَ اَبِىْ ذَرٍّ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"وہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جو ایک ہنڈیا کے نیچے لکڑیاں جلا رہے تھے وہ لکڑیاں بارش میں گیلی ہو چکی تھیں (دھویں کی وجہ سے) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا ان کی بیوی نے

کہا: آپ کے پاس اس سے بچنے کی گنجائش ہے اگر آپ چاہیں تو آپ کی کفایت ہو سکتی ہے (یعنی آپ مال و دولت حاصل کر سکتے ہیں جس کی وجہ سے آپ کو یہ کام نہ کرنے پڑیں) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا تو یہی طرز زندگی ہے اگر تم راضی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تم اللہ تعالیٰ کی مہربانی (کا دروازہ) کھول لو تو گویا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو لاجواب کر دیا' یہاں تک کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ہنڈیا میں موجود سالن کو پکا لیا' پھر وہ اپنا پیالہ لے کر آئے' انہوں نے اس پیالے میں اپنی موٹی روٹی کو توڑا' پھر وہ ہنڈیا والا سالن لائے' اور اس میں ملا دیا' پھر وہ اس کو لے کر اپنی بیوی کے پاس گئے' پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم آگے ہو جاؤ' تو ہم نے کھانا کھایا' پھر انہوں نے اپنی کنیز سے فرمایا: وہ ہمیں کچھ پلائے' تو اس نے ہمیں بکری کا دودھ پلایا' میں نے کہا: اے حضرت ابوذر! اگر آپ اپنے گھر میں کچھ اشیاء رکھ لیتے (تو یہ مناسب ہوتا) تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! کیا تم میرے بارے میں یہ چاہتے ہو؟ کہ مجھے اس سے زیادہ حساب دینا پڑے' یہ چٹائی ہے' جسے ہم نیچے بچھا لیتے ہیں' یہ عباء ہے' جسے ہم اوڑھ لیتے ہیں' یہ چادر ہے' جسے ہم پہن لیتے ہیں' ہنڈیا ہے' جس میں ہم کھانا پکا لیتے ہیں' پیالہ ہے' جس میں ہم کھا لیتے ہیں' اور اس سے ہم اپنا سر بھی دھو لیتے ہیں' اور ایک پیالہ ہے' جس میں ہم پی لیتے ہیں' اور ایک کپی ہے جس میں زیتون کا تیل یا گھی موجود ہوتا ہے' اور ایک برتن ہے' جس میں آٹا موجود ہوتا ہے' تو کیا تم یہ چاہتے ہو؟ کہ مجھے اس سے زیادہ حساب دینا پڑے؟ میں نے کہا: آپ کو جو چار سو دینار سرکاری عطیہ ملتا ہے' وہ کہاں خرچ ہوتا ہے؟ حالانکہ وہ ایک نمایاں وظیفہ ہے' وہ کہاں جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں تم سے کوئی بات نہیں چھپاؤں گا' اس بستی میں میرے تیس گھوڑے ہیں' جب مجھے سرکاری وظیفہ ملتا ہے' تو میں ان کا چارہ خرید لیتا ہوں اور ان کی دیکھ بھال کرنے والوں کا رزق خرید لیتا ہوں اور اپنے اہل خانہ کا خرچ رکھ لیتا ہوں' اگر اس میں سے کچھ بچ جائے' تو اس کے ذریعہ سکے خرید لیتا ہوں اور ان کو اس نبطی کے پاس رکھوا دیتا ہوں' اگر میرے گھر والوں کو گوشت کی ضرورت ہوتی ہے' تو وہ اس سے لے لیتے ہیں' اگر انہیں کسی اور چیز کی ضرورت ہوتی ہے' تو وہ اس سے لے لیتے ہیں' اور پھر میں' وہ گھوڑے اللہ کی راہ میں (جہاد پہ جانے کے لیے) سواری کے لیے دے دیتا ہوں' تو یہ میرے سرکاری وظیفے کا مصرف ہے' ابوذر کے پاس کوئی دینار یا درہم نہیں ہے''۔

20630 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَوْ اَنَّ طَعَامًا كَثِيرًا كَانَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مَا شَبِعَ مِنْهُ بَعْدَ اَنْ يَجِدَ لَهُ اَكْلًا، قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُ مُطِيعٍ يَعُوْدُهُ، فَرَآهُ قَدْ نَحَلَ جِسْمُهُ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ: اَلَا تُلَطِّفِيهِ لَعَلَّهُ اَنْ (ص:313) يَرْتَدَّ اِلَيْهِ جِسْمُهُ، تَصْنَعِينَ لَهُ طَعَامًا، قَالَتْ: اِنَّا لَنَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُ لَا يَدَعُ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِهِ، وَلَا مَنْ يَحْضُرُهُ اِلَّا دَعَاهُ عَلَيْهِ، فَكَلِّمْهُ اَنْتَ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ مُطِيعٍ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوِ اتَّخَذْتَ طَعَامًا يُرْجِعُ اِلَيْكَ جَسَدَكَ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَيَاْتِي عَلَيَّ ثَمَانِ سِنِيْنَ مَا اَشْبَعُ فِيهَا شَبْعَةً وَاحِدَةً - اَوْ قَالَ: لَا اَشْبَعُ فِيهَا اِلَّا شَبْعَةً وَاحِدَةً - فَالْاٰنَ تُرِيْدُ اَنْ اَشْبَعَ حِيْنَ لَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِي

اِلَّا ظِمْءُ حِمَارٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حمزہ بیان کرتے ہیں: اگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بہت سا کھانا بھی ہوتا تھا' تو وہ اس میں سے سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے' صرف بنیادی ضرورت کا کھانا کھاتے تھے' ایک مرتبہ ابن مطیع' اُن کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے' تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کا جسم کمزور ہو چکا ہے' انہوں نے (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم ان کا خیال رکھو! تا کہ ان کی جسامت ٹھیک ہو جائے' تم ان کے لیے کھانا تیار کرو' اس خاتون نے جواب دیا: ہم ایسا کرتے ہیں' لیکن یہ کھانے کے وقت گھر میں موجود' یا حاضرین میں موجود ہر فرد کو دعوت دے دیتے ہیں (اور خود تھوڑا سا کھانا کھاتے ہیں) آپ ان کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کیجئے' تو ابن مطیع نے ان سے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! اگر آپ مناسب خوراک کا استعمال کریں' تو آپ کا جسم ٹھیک ہو جائے گا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسّی سال ہو چکے ہیں' میں نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور اب تم یہ چاہتے ہو کہ جب میری عمر کا صرف اتنا حصہ باقی رہ گیا ہے جتنی گدھے کی پیاس ہوتی ہے' تو میں سیر ہو کر کھانا کھایا کروں۔

20631 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، قَالَ: سَاَلَ حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ: اَلَا نَبْنِيْ لَكَ مَسْكَنًا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: لِمَ؟ اَتَجْعَلُنِيْ مَلِكًا، اَمْ تَبْنِيْ لِيْ مِثْلَ دَارِكَ الَّتِيْ بِالْمَدَائِنِ؟، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ نَبْنِيْ لَكَ بَيْتًا مِّنْ قَصَبٍ وَنُسَقِّفُهُ بِالْبُوْرِيِّ، اِذَا قُمْتَ كَادَ اَنْ يُّصِيبَ رَاْسَكَ، وَاِذَا نِمْتَ كَادَ اَنْ يُّصِيبَ طَرَفَيْكَ، قَالَ: كَاَنَّكَ كُنْتَ فِيْ نَفْسِيْ

✵✵ یزید بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا ہم آپ کے لئے ایک رہائش گاہ نہ بنا دیں؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ کیا تم مجھے بادشاہ بنانا چاہتے ہو؟ یا تم میرے لیے اس طرح کا مکان تعمیر کرو گے' جس طرح کا تمہارا مدائن میں ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ ہم آپ کے لیے نرکل (یعنی بانس) سے گھر بنائیں گے اور بوری کے ذریعے اس کی چھت بنا دیں گے کہ جب آپ کھڑے ہوں گے' تو وہ آپ کے سر کے ساتھ لگ رہی ہوگی' اور جب آپ سوئیں گے' تو آپ کے پہلو (اس گھر کی دیواروں) سے لگنے کے قریب ہوں گے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تو یوں ہو' جیسے میرے من میں موجود تھے (یعنی میری بھی یہ خواہش تھی کہ میرا گھر اتنا چھوٹا سا ہو)۔

20632 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: بَكَى سَلْمَانُ عِنْدَ مَوْتِهٖ، فَقِيْلَ لَهٗ: مَا يُبْكِيكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَهِدَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا وَّقَالَ: اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ فِي الدُّنْيَا مِثْلُ زَادِ الرَّاكِبِ، فَاَنَا اَخْشٰى اَنْ اَكُوْنَ قَدْ فَرَّطْتُ

✵✵ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اپنی موت کے قریب رونے لگے' اُن سے کہا گیا: اے ابوعبداللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک عہد لیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

"تم میں سے کسی ایک کے لئے دنیا میں اتنی چیزیں کافی ہیں جتنا کسی سوار کا زادِ سفر ہوتا ہے"۔

(پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں نے افراط سے کام لیا ہے۔

20633 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: كُسِرَتْ قَلُوصٌ لِابْنِ عُمَرَ، فَامَرَ بِهَا فَنُحِرَتْ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ النَّاسَ قَالَ: فَقَالَ نَافِعٌ اَوْ غَيْرُهُ: لَيْسَ عِنْدَنَا خُبْزٌ، فَقَالَ: مَا عَلَيْكَ، يَاكُلُوْنَ مِنْ هٰذَا الْعَرَقِ، وَيَحْسُوْنَ مِنْ هٰذَا الْمَرَقِ

✵✵ میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اونٹنی کمزور ہوگئی' ان کے حکم کے تحت اس اونٹنی کو ذبح کر دیا گیا' پھر انہوں نے فرمایا: لوگوں کو بلاؤ' تو نافع نے یا شاید کسی اور نے یہ کہا: ہمارے پاس روٹیاں نہیں ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہے' لوگ اس کا گوشت کھالیں گے اور شوربہ پی لیں گے۔

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ

باب: موت کی آرزو کرنا

20634 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّى اَحَدُ الْمَوْتَ، اِمَّا مُحْسِنٌ فَيَزْدَادُ اِحْسَانًا، وَاِمَّا مُسِيءٌ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی شخص' موت کی آرزو نہ کرے' اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا' تو اس کی اچھائی میں اضافہ ہوگا' اور اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا' تو ہوسکتا ہے وہ رجوع کر لے"۔ *

20635 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ: غَدَوْتُ عَلٰى خَبَّابٍ اَعُوْدُهٗ وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِيْ دِرْهَمٌ، وَاِنَّ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا، وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهٗ، لَقَدْ طَالَ وَجَعِيْ هٰذَا

✵✵ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے گیا' وہ بیمار تھے' انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان' مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میرے پاس کوئی درہم نہیں ہوتا تھا' اور اب گھر کے کنارے میں 40 ہزار درہم رکھے ہوئے ہیں' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا:

* یہ روایت امام احمد نے اپنی "مسند" میں (309/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (104/9) اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

"تم میں سے کوئی ایک موت کی آرزو نہ کرے"۔

تو میں نے اُس کی آرزو کر لینی تھی کیونکہ میری یہ بیماری طویل ہو چکی ہے۔

20636 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، وَلَا يَدْعُو بِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُ، فَاِنَّهُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ اَمَلُهُ وَعَمَلُهُ، وَاِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ اِلَّا خَيْرًا

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی ایک موت کی آرزو نہ کرے اور اس کے آنے سے پہلے اس کے بارے میں دعا نہ کرے کیونکہ جب تم میں سے کوئی ایک شخص مر جاتا ہے تو اس کی امید (شاید زندگی مراد ہے) اور اس کا عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور مومن کی عمر صرف بھلائی میں اضافہ کرتی ہے"۔ *

20637 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّىْ قَدْ سَئِمْتُهُمْ وَسَئِمُوْنِى، وَمَلَلْتُهُمْ وَمَلُّوْنِى، فَاَرِحْنِىْ مِنْهُمْ وَاَرِحْهُمْ مِنِّى، مَا يَمْنَعُ اَشْقَاكُمْ اَنْ يَّخْضِبَهَا بِدَمٍ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى لِحْيَتِهِ

✸✸ عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دینے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! میں ان سے تھک چکا ہوں اور یہ مجھ سے تھک چکے ہیں میں ان سے اکتاہٹ کا شکار ہو چکا ہوں اور یہ مجھ سے اکتاہٹ کا شکار ہو چکے ہیں تو مجھے ان سے راحت نصیب کر دے اور انہیں میرے حوالے سے راحت نصیب کر دے (پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا:) تم میں سے سب سے زیادہ بدنصیب شخص کے لئے کیا چیز رکاوٹ ہے کہ وہ اس کو خون سے رنگین کر دے؟"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنی داڑھی پر رکھ کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

20638 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: رَصَدْتُ عُمَرَ لَيْلَةً فَخَرَجَ اِلَى الْبَقِيعِ وَذٰلِكَ فِى السَّحَرِ، فَاتَّبَعْتُهُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ، حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْبَقِيعِ فَصَلّٰى، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ كَبِرَتْ سِنِّى، وَضَعُفَتْ قُوَّتِى، وَخَشِيتُ الِانْتِشَارَ مِنْ رَعِيَّتِى، فَاقْبِضْنِىْ اِلَيْكَ غَيْرَ عَاجِزٍ وَلَا مَلُوْمٍ، فَمَا يَزَالُ يَقُوْلُهَا حَتّٰى اَصْبَحَ

✸✸ سعید بن عاص بیان کرتے ہیں: ایک رات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گھات میں بیٹھا رہا سحری کے وقت وہ جنت البقیع کی طرف گئے میں ان کے پیچھے گیا وہ تیزی سے چل رہے تھے میں نے بھی تیزی سے چلنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ جنت البقیع

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (2682) اور امام احمد نے اپنی "مسند" میں (316/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

تک پہنچ گئے' وہاں انہوں نے نماز ادا کی' پھر انہوں نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور یہ کہا:

''اے اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' میری قوت کمزور ہوگئی ہے' مجھے اپنی رعایا کی طرف سے انتشار کا اندیشہ ہے' تو' تو مجھے اپنی طرف بلالے' ایسی حالت میں کہ میں عاجز نہ ہوؤں' اور قابل ملامت نہ ہوؤں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: صبح صادق ہونے تک وہ مسلسل یہی دعا کرتے رہے۔

20639 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَوْ غَيْرِهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ عُمَرُ بِالْبَطْحَاءِ جَمَعَ كَوْمَةً مِنْ بَطْحَاءَ، ثُمَّ بَسَطَ عَلَيْهَا اِزَارَهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، كَبِرَتْ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، وَضَعُفَتْ قُوَّتِي، وَخَشِيتُ الِانْتِشَارَ مِنْ رَعِيَّتِي، فَاقْبِضْنِي اِلَيْكَ غَيْرَ عَاجِزٍ وَلَا مُضَيِّعٍ قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، حَسِبْتُهُ قَالَ: فَمَا انْسَلَخَ الشَّهْرُ حَتّٰى مَاتَ

✵✵ زہری نے' سعید بن مسیب' یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ''بطحاء'' میں پڑاؤ کیا' تو انہوں نے ''بطحاء'' میں سے کومہ (مٹی' یا ریت کے بلند حصے کو کہتے ہیں) جمع کیے' پھر ان پر اپنی چادر بچھائی اور پھر لیٹ گئے' انہوں نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور یہ دعا کی:

''اے اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' میری قوت کم ہوگئی ہے' مجھے اپنی رعایا کی طرف سے انتشار کا اندیشہ ہے' تو مجھے اپنی طرف بلالے' ایسی حالت میں کہ میں عاجز نہ ہوؤں' اور نہ ہی ضائع کرنے والا ہوؤں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ مدینہ منورہ تشریف لے آئے' میرا خیال ہے' راوی نے یہ بات بھی بیان کی ہے: پھر وہ مہینہ گزرنے سے پہلے اُن کا انتقال ہوگیا۔

20640 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَهُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص کسی لاحق ہونے والی تکلیف کی وجہ سے' موت کی آرزو نہ کرے''۔

بَابُ الْكَرَمِ وَالْحَسَبِ

باب: کرم اور حسب کا تذکرہ

20641 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّنَا اَكْرَمُ؟ قَالَ: اَتْقَاكُمْ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا هُوَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالُوْا: اِنَّمَا نَعْنِيْ فِيمَا بَيْنَنَا، قَالَ: النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ

اِذَا فَقِهُوا

✸✸ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے سب سے زیادہ کریم (یعنی معزز) کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ جو دنیا میں ہو تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت یوسف علیہ السلام بن حضرت یعقوب علیہ السلام بن حضرت اسحاق علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں نے عرض کی: ہم آپس میں مراد لے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ معادن کی طرح ہوتے ہیں تم میں جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔

20642 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ اَنْ يَّغْلِبَ عَلَى النَّاسِ - اَوْ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ - لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ، وَاَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيْمَيْنِ قَالَ مَعْمَرٌ: فَقَالَ رَجُلٌ لِلزُّهْرِيِّ: مَا كَرِيْمَيْنِ؟ قَالَ: شَرِيفَيْنِ مُوْسِرَيْنِ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ آلِ الْعِرَاقِ: كَذَبَ، كَرِيْمَيْنِ تَقِيَّيْنِ صَالِحَيْنِ

✸✸ زہری نے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایسا ہوگا' بیوقوف' جو بیوقوف کا بچہ ہوگا' وہ لوگوں پر (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اس معاملے پر (یعنی حکومت پر) غالب آجائے گا' اور لوگوں میں سب سے زیادہ فضیلت وہ مومن رکھتا ہے' جو دو معزز افراد کے درمیان ہو (یعنی جو دو معزز ماں باپ کی اولاد ہو)''۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے زہری سے دریافت کیا: دو معزز افراد سے مراد کیا ہے؟ زہری نے جواب دیا: وہ دونوں شریف اور خوشحال ہوں' راوی کہتے ہیں: تو اہل عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: انہوں نے (یعنی زہری نے) غلط کہا ہے' دو معزز افراد سے مراد وہ دو لوگ ہیں' جو پرہیزگار اور نیک ہوں۔

بَابُ اَبْوَابِ السُّلْطَانِ

باب: سلطان (یعنی حکمران) کے دروازوں کا تذکرہ

20643 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَمَوَاقِفَ الْفِتَنِ، قِيْلَ: وَمَا مَوَاقِفُ الْفِتَنِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَبْوَابُ الْاُمَرَاءِ يَدْخُلُ اَحَدُكُمْ عَلَى الْاَمِيْرِ، فَيُصَدِّقُهُ بِالْكَذِبِ، وَيَقُوْلُ لَهُ مَا لَيْسَ فِيْهِ

✸✸ عمارہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتنوں کے مقامات سے بچ کے رہو! اُن سے دریافت کیا گیا: اے ابوعبداللہ! فتنوں کے مقامات سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اُمراء کے دروازے' تم میں سے کوئی

ایک شخص امیر کے پاس جاتا ہے اور کسی جھوٹ کے بارے میں اس کی تصدیق کرتا ہے اور اس کے لئے ایسی باتیں کہتا ہے جو اس میں نہیں ہوتی ہیں۔

20644 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ عَلٰى اَبْوَابِ السُّلْطَانِ فِتَنًا كَمَبَارِكِ الْاِبِلِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَا تُصِيْبُوْنَ مِنْ دُنْيَاهُمْ اِلَّا اَصَابُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ مِثْلَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''حکمران کے دروازوں پر فتنے ہیں جیسے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم اُن سے جتنی بھی دنیا حاصل کرتے ہو وہ تم سے اتنا ہی دین لے لیتے ہیں''۔

20645 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَسْقُفًا مِنْ اَهْلِ نَجْرَانَ يُكَلِّمُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، احْذَرْ قَاتِلَ الثَّلَاثَةِ، قَالَ عُمَرُ: وَيْلَكَ، وَمَا قَاتِلُ الثَّلَاثَةِ؟، قَالَ: الرَّجُلُ يَاْتِيْ اِلَى الْاِمَامِ بِالْكَذِبِ فَيَقْتُلُ الْاِمَامُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، يُحَدِّثُ هٰذَا الْكَذِبَ فَيَكُوْنُ قَدْ قَتَلَ نَفْسَهُ وَصَاحِبَهُ وَاِمَامَهُ

✵✵ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے اہل نجران کے ایک پادری کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے سنا وہ یہ کہہ رہا تھا: اے امیر المؤمنین! تین کے قاتل سے بچ کے رہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تین کے قاتل سے مراد کیا ہے؟ اس نے کہا: وہ شخص جو حکمران کے پاس جھوٹی بات (یعنی اطلاع) لے کر آتا ہے اور حکمران اُس اطلاع کی وجہ سے کسی کو قتل کر دیتا ہے تو اس شخص نے جھوٹی بات بیان کی جس کے نتیجے میں اُس نے خود کو اس (مقتول) شخص کو اور اُس حکمران کو قتل کروا دیا۔

بَابٌ فِيْ ذِكْرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

20646 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مِيْنَاءَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ وَفْدِ الْجِنِّ، قَالَ: فَتَنَفَّسَ فَقُلْتُ: مَا شَاْنُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ قُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَنْ؟، قُلْتُ: اَبُوْ بَكْرٍ؟ قَالَ: فَسَكَتَ، (ص:318) ثُمَّ مَضٰى سَاعَةٌ، ثُمَّ تَنَفَّسَ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَنْ؟، قُلْتُ: عُمَرُ، قَالَ: فَسَكَتَ، ثُمَّ مَضٰى سَاعَةٌ ثُمَّ تَنَفَّسَ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَنْ؟، قُلْتُ: عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ اَطَاعُوْهُ لَيَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ اَجْمَعِيْنَ اَكْتَعِيْنَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنات کے وفد کی حاضری والی رات' میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپ نے گہرا سانس لیا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میرے انتقال کی اطلاع دے دی گئی ہے' میں نے عرض کی: پھر آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کی: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر کچھ وقت گزر گیا' پھر آپ نے گہرا سانس لیا' میں نے عرض کی: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میرے انتقال کی اطلاع دے دی گئی ہے' میں نے عرض کی: آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس کو؟ میں نے عرض کی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر کچھ وقت گزر گیا' پھر آپ نے گہرا سانس لیا' میں نے عرض کی: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میرے انتقال کی اطلاع دے دی گئی ہے' میں نے عرض کی: آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس کو؟ میں نے عرض کی: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر وہ لوگ اُس کی اطاعت کر لیں' تو وہ سب' سارے کے سارے' ضرور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

20647 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ اثْنَانِ: مُحِبٌّ مُطْرٍ، وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میرے بارے میں' دو قسم کے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' محبت کرنے والا ایسا شخص جو (حد سے) بڑھا دے' اور بغض رکھنے والا ایسا شخص' جو جھوٹی بات منسوب کرے''۔

بَابُ تَمَنِّي الرَّجُلِ مَوْتَ اَهْلِهٖ

باب: آدمی کا' اپنے اہل خانہ کی موت کی آرزو کرنا

20648 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهٗ قَالَ: مَا اَهْلُ بَيْتٍ وَّلَا اَهْلُ بَيْتٍ مِّنَ الْجِعْلَانِ، بِاَحَبَّ اِلَيَّ مَوْتًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي، وَاِنِّيْ لَاُحِبُّهُمْ كَمَا يُحِبُّ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ، وَمَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اِبِلٍ وَّاَسْقِيَةٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''کسی بھی گھرانے کے لوگ' یہاں تک کہ جعلان (نامی کیڑے) کے گھر والوں کا مرجانا' میرے نزدیک اپنے اہل خانہ کے مرجانے سے زیادہ محبوب نہیں' ہے' حالانکہ میں ان کے ساتھ اس طرح محبت کرتا ہوں' جس طرح کوئی شخص' اپنی اولاد کے ساتھ محبت کرتا ہے' اور میں اپنے بعد' جو کچھ چھوڑ کے جاؤں گا' اُن میں سے میرے نزدیک کوئی چیز اونٹ اور مشکیزوں سے زیادہ محبوب نہیں ہے''۔

بَابٌ اَلْاِمَامُ رَاعٍ

باب: حکمران' نگران ہوتا ہے

20649 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْاِمَامُ الَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى مَالِ زَوْجِهَا، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُ، اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ

⁕⁕ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم سب نگران ہو' (اور تم میں سے ہر ایک سے) اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' حکمران لوگوں کا نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' آدمی اپنے اہلخانہ کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں حساب لیا جائے گا' عورت اپنے شوہر کے مال کی نگران ہے' اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا' خبردار! تم سب نگران ہو اور سب سے حساب لیا جائے گا''۔*

20650 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ ذِىْ رَعِيَّةٍ فِيْمَا اسْتَرْعَاهُ، اَقَامَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ اَضَاعَهُ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيُسْاَلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ

⁕⁕ قتادہ روایت کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس چیز کے بارے میں حساب لے گا' جس کا اس نے اسے نگران بنایا تھا' کہ کیا اس نے ان لوگوں کے بارے میں اللہ کے حکم کو قائم رکھا تھا؟ یا اسے ضائع کر دیا تھا؟ یہاں تک کہ آدمی سے اس کے اہل خانہ کے بارے میں حساب لیا جائے گا''۔

20651 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: دَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ، عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يُحِطْ مِنْ وَّرَائِهَا بِالنَّصِيْحَةِ، وَمَاتَ وَهُوَ لَهَا غَاشٌّ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَهَلَّا قَبْلَ الْيَوْمِ، قَالَ: لَا، وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّىْ اَقُوْمُ مِنْ مَّرَضِىْ هٰذَا مَا حَدَّثْتُكَ بِهِ

⁕⁕ حسن بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن زیاد' حضرت معقل بن یسار کے پاس آیا' جو بیمار تھے' حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

* یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (34/7) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (1829) امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (5/2) اس روایت کے ایک راوی' ایوب کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

''جس کواللہ تعالیٰ رعایا کانگران بنائے اوروہ شخص ان سب کی خیرخواہی نہ کرے اورایسی حالت میں مرجائے کہ وہ رعایا کے ساتھ دھوکہ کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کوجہنم میں داخل کردے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبید اللہ نے حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے آج کے دن سے پہلے یہ روایت کیوں بیان نہیں کی؟ تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ میں اس بیماری سے ٹھیک ہو جاؤں گا' تو میں نے تمہیں یہ حدیث بیان نہیں کرنی تھی۔

20652 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اُكْرِهَ عَلٰى عَمَلٍ اُعِينَ عَلَيْهِ، وَمَنْ طَلَبَ عَمَلًا وُكِّلَ اِلَيْهِ

✵✵ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کوکسی کام پرمجبور کردیا جائے' تو اس حوالے سے اس کی مدد کی جائے گی' اور جو شخص کوئی کام (یعنی سرکاری ذمہ داری) خود طلب کرے' اُسے اس کے سپرد کردیا جائے گا''۔

20653 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى بِلَالِ بْنِ اَبِى بُرْدَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَحَدَّثَهُ الْحَسَنُ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَسْتَعْمِلُهُ فَقَالَ: خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اجْلِسْ

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حسن کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بلال بن ابوبردہ کے پاس آئے' جو بیمار تھے' تو حسن نے انہیں یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بلایا' تاکہ اسے عامل مقرر کریں' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لیے کوئی صورت تجویز کردیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھے رہو! (یعنی یہ ذمہ داریاں نہ سنبھالو)۔

20654 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ: لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ، فَاِنَّكَ اِنْ تُعْطَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ تُوَكَّلْ اِلَيْهَا، وَاِنْ تُعْطَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ تُعَنْ عَلَيْهَا

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''تم امارت نہ مانگنا' کیونکہ اگر یہ مانگنے پر تمہیں دی گئی' تو تمہیں اس کے سپرد کردیا جائے گا اور اگر یہ مانگے بغیر تمہیں دی گئی تو اس کے حوالے سے تمہاری مدد کی جائے گی''۔

20655 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ السُّلْطَانِ شَيْئًا، فَفَتَحَ بَابَهُ لِذِى الْحَاجَةِ، وَالْفَاقَةِ، وَالْفَقْرِ، يَفْتَحُ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِحَاجَتِهِ وَفَاقَتِهِ، وَفَقْرِهِ، وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ ذَوِى الْحَاجَةِ، وَالْفَاقَةِ، وَالْفَقْرِ، اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ

السَّمَاءِ دُوْنَ حَاجَتِهٖ، وَفَاقَتِهٖ، وَفَقْرِهٖ

٭٭ حرام بن معاویہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص، کسی حکومتی عہدے کے حوالے سے کسی کام کا نگران بنے' اور اپنے دروازے کو حاجت مندوں' فاقہ کشوں اور غریبوں کے لئے کھولے رکھے' اللہ تعالیٰ اس کی حاجت' اس کے فاقہ اور اس کے فقر کے لیے آسمان کے دروازے کھول دے گا' اور اگر وہ حاجت مندوں' فاقہ کشوں اور غریبوں کے لیے' اپنا دروازہ بند رکھے' تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت' اس کے فاقہ' اور اس کے فقر کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دے گا''۔

20656 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بَعْضِ الطَّائِيِّيْنَ، عَنْ رَافِعِ الْخَيْرِ الطَّائِيِّ، قَالَ: صَحِبْتُ اَبَا بَكْرٍ فِيْ غَزَاةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا رَجَانَ مِنَ النَّاسِ تَفَرُّقٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اِنَّ رَجُلًا صَحِبَكَ مَا صَحِبَكَ، ثُمَّ فَارَقَكَ لَمْ يُصِبْ مِنْكَ خَيْرًا لَقَدْ حَسُنَ فِيْ نَفْسِهٖ، فَاَوْصِنِيْ وَلَا تُطَوِّلْ عَلَيَّ فَاَنْسٰى، قَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، اَقِمِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ لِوَقْتِهَا، وَاَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُكَ، وَصُمْ رَمَضَانَ، وَحُجَّ الْبَيْتَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْهِجْرَةَ فِي الْإِسْلَامِ حَسَنٌ، وَاَنَّ الْجِهَادَ فِي الْهِجْرَةِ حَسَنٌ، وَلَا تَكُوْنَنَّ اَمِيْرًا قُلْتُ: اَمَّا قَوْلُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ، وَالصِّيَامِ، وَالزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فَهٰذَا كُلُّهُ حَسَنٌ قَدْ عَرَفْتُهُ، وَاَمَّا قَوْلُكَ لَا اَكُوْنُ اَمِيْرًا، وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّ خِيَارَكُمُ الْيَوْمَ اُمَرَاؤُكُمْ، قَالَ: اِنَّكَ قُلْتَ لِيْ: لَا تُطَوِّلْ عَلَيَّ، وَهٰذَا حِيْنُ اُطَوِّلُ عَلَيْكَ، اِنَّ هٰذِهِ الْإِمَارَةَ الَّتِيْ تُرَى الْيَوْمَ يَسِيْرَةً، قَدْ اَوْشَكَتْ اَنْ تَفْشُوَ وَتَفْسُدَ حَتّٰى يَنَالَهَا مَنْ (ص:322) لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ، وَاِنَّهُ مَنْ يَكُنْ اَمِيْرًا، فَاِنَّهُ مِنْ اَطْوَلِ النَّاسِ حِسَابًا، وَاَغْلَظِهٖ عَذَابًا، وَمَنْ لَا يَكُنْ اَمِيْرًا، فَاِنَّهُ مِنْ اَيْسَرِ النَّاسِ حِسَابًا، وَاَهْوَنِهٖ عَذَابًا، لِاَنَّ الْاُمَرَاءَ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ ظُلْمِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاِنَّمَا يَخْفِرُ اللّٰهَ، اِنَّمَا هُمْ جِيْرَانُ اللّٰهِ وَعُوَّادُ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَتُصَابُ شَاةُ جَارِهٖ - اَوْ بَعِيْرُ جَارِهٖ - فَيَبِيْتُ وَارِمَ الْعَضَلِ، فَيَقُوْلُ: شَاةُ جَارِيْ، وَبَعِيْرُ جَارِيْ، فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يَّغْضَبَ لِجِيْرَانِهٖ

٭٭ رافع خیر طائی بیان کرتے ہیں: میں' ایک جنگ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں' جب ہم واپس آ رہے تھے اور لوگوں کے ایک دوسرے سے جدا ہونے کا وقت آیا' تو میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر! ایک شخص اتنا عرصہ آپ کے ساتھ رہا' پھر وہ آپ سے جدا ہونے لگا ہے' اور اسے آپ کی طرف سے کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوئی' وہ اپنی ذات میں اچھا ہے' تو آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے' اور زیادہ طویل بات نہ بتائیے گا' ورنہ میں بھول جاؤں گا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' اللہ تعالیٰ تم پر برکت نازل کرے' اللہ تعالیٰ تم پر برکت نازل کرے' تم فرض نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرو' تم اپنے مال کی زکوٰۃ خوشدلی سے ادا کرو' تم رمضان کے روزے رکھو' بیت اللہ کا حج کرو' اور تم یہ بات جان لو! اسلام میں ہجرت کرنا اچھا ہے اور ہجرت میں جہاد اچھا ہے' اور تم امیر ہرگز نہ بننا' راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر! جہاں تک نماز' روزے' زکوٰۃ'

حج، ہجرت اور جہاد کے بارے میں آپ کی بات کا تعلق ہے، تو یہ سب اچھی باتیں ہیں، جن سے میں واقف ہوں، لیکن جہاں تک آپ کی اس بات کا تعلق ہے کہ میں امیر نہ بنوں، تو اللہ کی قسم! مجھے یہ خیال آتا ہے کہ آپ لوگوں میں سے بہترین لوگ آج آپ لوگوں کے امیر ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ میں تمہیں زیادہ لمبی بات نہ بتاؤں، لیکن اب میں تمہیں تفصیل سے بات بتاتا ہوں:

"یہ امارت، جسے تم آج معمولی سمجھ رہے ہو، یہ عنقریب پھیل جائے گی اور خرابی کا شکار کرے گی، یہاں تک کہ وہ شخص اس کا نگران بنے گا، جو اس کا اہل نہیں ہوگا، اور جو شخص امیر بنے گا، تو اسے لوگوں میں سب سے زیادہ حساب دینا ہوگا، اور اسے سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا او جو شخص، امیر نہیں بنے گا، تو اسے لوگوں میں سب سے زیادہ آسان حساب دینا ہوگا اور اس کا عذاب سب سے ہلکا ہوگا کیونکہ امراء، اہل ایمان پر سب سے زیادہ ظلم کرتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں، حالانکہ وہ لوگ (یعنی اہل ایمان) اللہ تعالیٰ کے پڑوسی اور اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اللہ کی قسم! اگر تم میں سے، کسی ایک شخص کے پڑوسی کی بکری، یا اس کے پڑوسی کا اونٹ پکڑ لیا جائے، تو وہ شخص ساری رات غصے میں رہتا ہے، اور کہتا ہے: میرے پڑوسی کی بکری، میرے پڑوسی کا اونٹ، تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کی وجہ سے غضبناک ہو"۔

20657 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: هَلَكَ اَصْحَابُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى، وَلٰكِنْ عَلٰى مَنْ يَّهْلَكُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَعْلَمُ الْغَالِبُوْنَ الْعِقْدَ خَطَّ مَنْ يَّنْقُصُوْنَ

❊❊ حسن روایت کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"رب کعبہ کی قسم! اصحابِ عقد ہلاکت کا شکار ہو گئے اور اللہ کی قسم! ان پر افسوس نہیں ہے بلکہ افسوس ان لوگوں پر ہے، جو حضرت محمد ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں اور وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے، عنقریب عقد پر غلبہ پانے والے لوگ نقص کرنے والوں کے خط کے بارے میں جان لیں گے"۔

20658 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَمِيْرًا عَلَى الْجَيْشِ قَالَ: اِنِّيْ لَاَبْعَثُ الرَّجُلَ وَاَدَعُ مَنْ هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ، وَلٰكِنَّهُ لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَيْقَظَ عَيْنًا، وَاَشَدَّ سَفَرًا، اَوْ قَالَ: مَكِيْدَةً

❊❊ حسن اور محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"میں ایک شخص کو بھجوا رہا ہوں، اور اس کو چھوڑ رہا ہوں، جو میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اس دوسرے کے مقابلے میں، زیادہ بیدار آنکھوں والا، زیادہ مضبوطی سے سفر کرنے والا (راوی کو شک ہے، یا شاید

یہ الفاظ ہیں:) زیادہ اچھا منصوبہ ساز ہے"۔

20659 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْبَحْرَيْنِ، فَقَدِمَ بِعَشَرَةِ آلَافٍ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اسْتَاْثَرْتَ بِهٰذِهِ الْاَمْوَالِ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، وَعَدُوَّ كِتَابِهِ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَسْتُ عَدُوَّ اللّٰهِ، وَلَا عَدُوَّ كِتَابِهِ، وَلٰكِنِّي عَدُوُّ مَنْ عَادَاهُمَا، قَالَ: فَمِنْ اَيْنَ هِيَ لَكَ؟ قَالَ: خَيْلٌ لِي تَنَاتَجَتْ، وَغُلَّةُ رَقِيقٍ لِي، وَاُعْطِيَةٌ تَتَابَعَتْ عَلَيَّ فَنَظَرُوْهُ، فَوَجَدُوهُ كَمَا قَالَ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ، دَعَاهُ عُمَرُ لِيَسْتَعْمِلَهُ، فَاَبٰى اَنْ يَّعْمَلَ لَهُ، فَقَالَ: اَتَكْرَهُ الْعَمَلَ وَقَدْ طَلَبَ الْعَمَلَ مَنْ كَانَ خَيْرًا مِّنْكَ يُوسُفُ؟ قَالَ: اِنَّ يُوسُفَ نَبِيٌّ ابْنُ نَبِيٍّ ابْنِ نَبِيٍّ، وَاَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ابْنُ اُمَيْمَةَ اَخْشٰى ثَلَاثًا وَّاثْنَيْنِ، قَالَ لَهُ عُمَرُ: اَفَلَا قُلْتَ: خَمْسًا؟ قَالَ: لَا، اَخْشٰى اَنْ اَقُوْلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَاَقْضِيَ بِغَيْرِ حُكْمٍ، وَيُضْرَبَ ظَهْرِي، وَيُنْتَزَعَ مَالِي، وَيُشْتَمَ عِرْضِي

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا گورنر مقرر کیا' وہ دس ہزار لے کر آئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے اللہ کے دشمن! اور اس کی کتاب کے دشمن! کیا تم نے ان اموال کے حوالے سے ترجیحی سلوک کیا ہے؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں' اللہ کا دشمن نہیں ہوں' اور اس کی کتاب کا دشمن نہیں ہوں' بلکہ میں اُن کا دشمن ہوں' جو ان دونوں کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تو پھر یہ مال تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرے پاس ایک گھوڑی تھی' جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا' اور میرے مہنگے غلام تھے' اور اور سرکاری عطیات تھے' جو مسلسل مجھے ملتے رہے' جب لوگوں نے اس بارے میں تحقیق کی' تو انہوں نے اس صورتحال کو اسی طرح پایا' جس طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا' تاکہ انہیں کسی جگہ کا گورنر مقرر کریں' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سرکاری ذمہ داریاں سرانجام دینے سے انکار کر دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم سرکاری ذمہ داریاں سرانجام دینے کو ناپسند کرتے ہو؟ جبکہ سرکاری ذمہ داریوں کی انجام دہی کو اس ہستی نے طلب کیا تھا' جو تم سے بہتر تھے اور وہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت یوسف علیہ السلام نبی تھے' اور وہ ایک نبی کے صاحبزادے تھے' جو ایک نبی کے صاحبزادے تھے' اور میں' ابوہریرہ ہوں' جو امیمہ کا بیٹا ہے' مجھے "تین اور دو" خدشات ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: تم نے "پانچ" کیوں نہیں کہا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے اس بات کا اندیشہ ہے' میں علم نہ ہونے کے باوجود بات کہہ دوں گا' اور فیصلہ صلح کرنے کی صلاحیت نہ رکھنے کے باوجود فیصلہ دے دوں گا' اور میری پشت پر ضرب لگائی جائے گی' اور میرا مال لے لیا جائے گا اور میری عزت کو برا کہا جائے گا"۔

20660 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَيْلٌ لِلْاُمَنَاءِ، وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ، لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّهُمْ كَانُوْا مُعَلَّقِينَ بِذَوَائِبِهِمْ مِنَ الثُّرَيَّا، وَاَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا وَلُوْا شَيْئًا قَطُّ

معمر نے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اُمناء کے لئے بربادی ہے' اور عرفاء کے لئے بربادی ہے (یہ مختلف قسم کے سرکاری عہدے ہیں) قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ اُنہیں ان کے بالوں کے ذریعے ثریا (نامی ستارے) کے ساتھ لٹکا دیا جاتا' لیکن وہ کسی ریاستی عہدے کے نگران نہ بنے ہوتے''۔

20661 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: لَمْ يُجْهِدِ الْبَلَاءُ مَنْ لَمْ يَتَوَلَّ يَتَامَى، اَوْ يَكُنْ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فِي اَمْوَالِهِمْ، اَوْ اَمِيرًا عَلٰى رِقَابِهِمْ

✲✲ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے' یا اُن کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: طاؤس فرماتے ہیں:

''وہ شخص' آزمائش برداشت نہیں کر سکے گا' جو یتیموں کا والی نہ بنا ہو' یا لوگوں کے اموال کے بارے میں' اُن کے درمیان فیصلہ کرنے والا نہ بنا ہو' یا لوگوں کا امیر نہ بنا ہو''۔

20662 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ: اَلَّا تَرْكَبُوا بِرْذَوْنًا، وَلَا تَاْكُلُوا نَقِيًّا، وَلَا تَلْبَسُوا رَقِيقًا، وَلَا تُغْلِقُوا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ، فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوبَةُ، قَالَ: ثُمَّ شَيَّعَهُمْ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْجِعَ قَالَ: اِنِّي لَمْ اُسَلِّطْكُمْ عَلٰى دِمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَا عَلٰى اَعْرَاضِهِمْ، وَلَا عَلٰى اَمْوَالِهِمْ، وَلٰكِنِّي بَعَثْتُكُمْ لِتُقِيمُوْا بِهِمُ الصَّلَاةَ، وَتَقْسِمُوْا فَيْئَهُمْ، وَتَحْكُمُوْا بَيْنَهُمْ بِالْعَدْلِ، (ص:325) فَاِنْ اَشْكَلَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ، فَارْفَعُوْهُ اِلَيَّ، اَلَا فَلَا تَضْرِبُوا الْعَرَبَ فَتُذِلُّوْهَا، وَلَا تُجَمِّرُوْهَا فَتَفْتِنُوْهَا، وَلَا تَعْتَلُّوا عَلَيْهَا فَتَحْرِمُوْهَا، جَرِّدُوا الْقُرْآنَ، وَاَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْطَلِقُوْا وَاَنَا شَرِيكُكُمْ

✲✲ عاصم بن ابوالنجود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے اہلکاروں کو بھیجتے تھے' تو اُن پر یہ شرط عائد کرتے تھے' تم نے ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہونا ہے' اور تم نے چھنا ہوا آٹا نہیں کھانا ہے' اور تم نے باریک کپڑا نہیں پہننا ہے' اور تم نے لوگوں کی حاجت روائی کے حوالے سے' اپنے دروازے بند نہیں رکھنے ہیں' اگر تم نے ان میں سے کچھ کیا' تو تمہارے لیے سزا حلال ہو جائے گی' راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے ساتھ کچھ دور پیدل چلتے ہوئے جاتے تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس جانے کا ارادہ کرتے تھے' تو یہ فرماتے تھے: میں' تمہیں مسلمانوں کے خونوں پر' یا ان کی عزتوں پر' یا ان کے اموال پر مسلط نہیں کر رہا ہوں' میں' تم لوگوں کو اس لیے بھیج رہا ہوں' تاکہ تم انہیں نماز پڑھاؤ' اور ان کا مال غنیمت تقسیم کرو' اور ان کے درمیان عدل کے مطابق فیصلے کرو' اگر تمہیں کسی چیز کے بارے میں مشکل پیش آتی ہے' تو اس کا معاملہ میرے سامنے پیش کرنا' خبردار! تم عربوں کی پٹائی نہ کرنا ورنہ یوں تم انہیں ذلت کا شکار کر دو گے' اور تم انہیں دور نہ کرنا ہے' ورنہ تم انہیں آزمائش میں مبتلا کر دو گے' ان پر جرمانہ عائد نہ کرنا' ورنہ تم انہیں محروم کر دو گے' قرآن کے متن کو الگ رکھنا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کم روایات نقل کرنا''۔

20663 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ الشَّامِيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ: خَيْرُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ، وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْعُوْنَ لَكُمْ، وَشَرُّ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ، وَتَلْعَنُوْنَهُمْ

وَيَلْعَنُوْنَكُمْ

✸✸ عثمان بن زفر شامی نے'مرفوع روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تمہارے امراء میں'سب سے بہتر وہ ہیں'جن سے تم محبت رکھو'اور وہ تم سے محبت رکھیں'تم اُن کے لئے دعا کرو'اور وہ تمہارے لیے دعا کریں'اور تمہارے امراء میں'سب سے برے وہ ہیں'جنہیں تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں ناپسند کریں'تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں''۔

20664 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ مَعْمَرٌ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ - قَالَ: الْمُقْسِطُوْنَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ بِمَا اَقْسَطُوا فِي الدُّنْيَا

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ بیان کرتے ہیں: معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے اسے''مرفوع''روایت کے طور پر نقل کیا ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''دنیا میں'انصاف کرنے والے'قیامت کے دن'رحمٰن کے سامنے'موتیوں سے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے'اس کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے دنیا میں انصاف کیا ہوگا''۔

20665 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: اَرَاَيْتُمْ اِنِ اسْتَعْمَلْتُ عَلَيْكُمْ خَيْرَ مَنْ اَعْلَمُ، وَاَمَرْتُهُ بِالْعَدْلِ، اَقَضَيْتُ مَا عَلَيَّ؟، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَا، حَتّٰى اَنْظُرَ فِي عَمَلِهِ، اَعَمِلَ مَا اَمَرْتُهُ اَمْ لَا

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے'اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا:

''اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں تم پر ایسے شخص کو عامل مقرر کروں'جو میرے علم کے مطابق سب سے بہتر ہو اور اسے عدل کرنے کا حکم دوں'تو کیا میں نے اپنی ذمہ داری سرانجام دیدی؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! (یعنی میری ذمہ داری اس وقت تک پوری نہیں ہوگی) جب تک میں اس بات کا جائزہ نہیں لیتا کہ وہ کیا طرز عمل اختیار کر رہا ہے؟ میں نے اُسے جو ہدایت کی ہے کہ وہ اس پر عمل کر رہا ہے'یا نہیں؟''۔

20666 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: لَمَّا دَفَنَ عُمَرُ، اَبَا بَكْرٍ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ قَدِ ابْتَلَانِيْ بِكُمْ، وَابْتَلَاكُمْ بِيْ، وَخَلَفْتُ بَعْدَ صَاحِبِيْ، وَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا يَحْضُرُنِيْ شَيْءٌ مِنْ اُمُوْرِكُمْ، وَلَا يَغِيْبُ عَنِّيْ مِنْهَا شَيْءٌ، فَآلُوْا فِيْهَا عَنْ اَهْلِ الْاَمَانَةِ وَالْاِجْزَاءِ قَالَ: فَمَا زَالَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى مَضٰى

✸✸ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر ﷺ نے حضرت ابوبکر ﷺ کو دفن کر دیا'تو وہ منبر پر کھڑے ہوئے اور پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے حوالے سے مجھے آزمائش میں مبتلا کیا ہے اور میرے حوالے سے تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا ہے' میں اپنے پیشرو کے بعد خلیفہ بنا ہوں' اللہ کی قسم! تمہارے امور میں سے' جو بھی چیز میرے سامنے ہوئیا اُن میں سے جو بھی چیز میرے سامنے نہ ہو' تو میں اس کے بارے میں امانتدار اور موزوں فرد (کو سرکاری ذمہ داری سونپنے) کے بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا''۔

20667 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا تُمَكِّنْ اُذُنَيْكَ صَاحِبَ هَوًى، فَيُمْرِضَ قَلْبَكَ، وَلَا تُجِيْبَنَّ اَمِيْرًا، وَاِنْ دَعَاكَ لِتَقْرَاَ عِنْدَهُ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ، فَاِنَّكَ لَا تَخْرُجُ مِنْ عِنْدَهُ اِلَّا شَرًّا مِمَّا دَخَلْتَ عَلَيْهِ

راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ مسلسل ایسے ہی رہے' یہاں تک کہ وہ (دنیا سے) رخصت ہو گئے۔

❋❋ معمر نے' اُس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''تم اپنے کان' نفسانی خواہشات کے پیروکار کی طرف نہ لگاؤ' ورنہ وہ تمہارے دل کو بیمار کر دے گا' اور تم امیر (یعنی حکمران) کے بلاوے پر نہ جانا' خواہ وہ تمہیں اس لیے بلا رہا ہو کہ تم اس کے سامنے قرآن کی کوئی سورت تلاوت کرو' کیونکہ جب تم اس کے پاس سے نکلو گے' تو اس سے زیادہ بری حالت میں ہو گے' جس حالت میں تم اس کے پاس گئے تھے''۔

20668 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ لِرَجُلٍ: لَا تَكُوْنَنَّ شُرْطِيًّا، وَلَا عَرِيفًا

❋❋ سعید جریری بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: تم ''شرطی'' (یعنی کوتوال) یا ''عریف'' (یعنی سرکاری عہدے دار) نہ بننا۔

20669 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ يَهُوْدِيًّا جَاءَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ: اِنَّ ابْنَ هُرْمُزَ ظَلَمَنِي، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اِنَّا نَجِدُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فِی التَّوْرَاةِ: اَنَّ الْاِمَامَ لَا يَشْرَكُ فِیْ ظُلْمٍ وَلَا جَوْرٍ حَتّٰی يُرْفَعَ اِلَيْهِ، فَاِذَا رُفِعَ اِلَيْهِ فَلَمْ يُغَيِّرْ شَرِكَ فِی الْجَوْرِ وَالظُّلْمِ، قَالَ: فَفَزِعَ لَهَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَاَرْسَلَ اِلٰى ابْنِ هُرْمُزَ فَنَزَعَهُ

❋❋ زہری بیان کرتے ہیں: ایک یہودی' عبدالملک کے پاس آیا' یہودی نے اس سے کہا: ابن ہرمز نے' میرے ساتھ زیادتی کی ہے' عبدالملک نے اس کی طرف توجہ نہیں دی' پھر دوسری مرتبہ ایسا ہوا' پھر تیسری مرتبہ ایسا ہوا' لیکن عبدالملک نے اس کی طرف توجہ نہیں دی' تو یہودی نے کہا: ہم' اللہ کی کتاب (یعنی تورات) میں یہ بات پاتے ہیں: حکمران' ظلم اور زیادتی میں شراکت دار نہیں ہوتا' جب تک معاملہ اس کے سامنے پیش نہیں ہوتا' جب معاملہ اس کے سامنے پیش ہو جائے' اور وہ اس کو تبدیل (یعنی ٹھیک) نہ کرے' تو وہ اس زیادتی اور ظلم میں شراکت دار ہو جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو عبدالملک اس بات پر پریشان ہو گیا' اور اس نے ابن ہرمز کی طرف پیغام بھیج کر اُسے (اس کے عہدے سے) ہٹادیا۔

20670 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِىْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: مَثَلُ الْاِمَامِ كَمَثَلِ عَيْنٍ عَظِيْمَةٍ صَافِيَةٍ طَيِّبَةِ الْمَاءِ، يَجْرِىْ مِنْهَا اِلٰى نَهْرٍ عَظِيْمٍ، فَيَخُوضُ النَّاسُ النَّهْرَ، فَيُكَدِّرُوْنَهُ وَيَعُوْدُ عَلَيْهِ صَفْوُ الْعَيْنِ، قَالَ: فَاِذَا كَانَ الْكَدَرُ مِنْ قِبَلِ الْعَيْنِ فَسَدَ النَّهْرُ، قَالَ: وَمَثَلُ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ كَمَثَلِ فُسْطَاطٍ، لَا يَسْتَقِلُّ اِلَّا بِعَمُوْدٍ، وَلَا يَقُوْمُ الْعَمُوْدُ اِلَّا بِاَطْنَابٍ - اَوْ قَالَ: اَوْتَادٍ، فَكُلَّمَا نُزِعَ وَتَدٌ ازْدَادَ الْعَمُوْدُ وَهْنًا، وَلَا يَصْلُحُ النَّاسُ اِلَّا بِالْاِمَامِ، وَلَا يَصْلُحُ الْاِمَامُ اِلَّا بِالنَّاسِ

٭٭ ابومسلم خولانی بیان کرتے ہیں:

"حکمران کی مثال' بڑے صاف چشمے کی مانند ہے' جس کا پانی پاکیزہ ہو' اور اس میں سے نکل کر ایک بڑی نہر کی طرف جاتا ہو' اور لوگ اس نہر میں غوطہ لگائیں اور اس پانی کو گدلا کر دیں' لیکن پھر چشمے کا مزید صاف پانی اس نہر میں آ جائے' لیکن اگر گدلا پن چشمے کی طرف سے ہو گا' تو پھر نہر خراب ہو جائے گی' انہوں نے یہ بھی فرمایا: حکمران اور لوگوں کی مثال' ایک خیمے کی مانند ہے' جو ستونوں کے بغیر کھڑا نہیں ہو سکتا' اور ستون' رسیوں (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کیلوں کے بغیر کھڑے نہیں ہو سکتے' جب بھی ایک کیل الگ کیا جاتا ہے' تو ستون کمزور ہو جاتا ہے' تو لوگ' صرف حکمران کے ساتھ ہی ٹھیک رہتے ہیں اور حکمران' صرف لوگوں کے ساتھ ہی ٹھیک رہتے ہیں"۔

20671 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: هَلْ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجِبَالِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہنسا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں (حالانکہ) اُن کے دلوں میں موجود ایمان' پہاڑوں سے بھی بڑا تھا۔

20672 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ مِنْ عَشْرٍ، اللَّفْظُ مُخْتَلِفٌ وَّالْمَعْنٰى وَاحِدٌ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں' دس افراد سے کوئی حدیث سنتا ہوں' جس کے الفاظ میں اختلاف ہوتا ہے' لیکن مفہوم ایک ہی ہوتا ہے۔

بَابُ الْقُضَاةِ

باب: قاضیوں کا تذکرہ

20673 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ قُضَاةُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ: عُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَكَانَ قَضَاءُ عُمَرَ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَالْاَشْعَرِيِّ يُوَافِقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَكَانَ يَاْخُذُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَكَانَ قَضَاءُ عَلِيٍّ، وَاُبَيٍّ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَاْخُذُ مِنْ بَعْضٍ، قَالَ: وَكَانَ زَيْدٌ يَاْخُذُ مِنْ عَلِيٍّ، وَاُبَيٍّ مَا بَدَا لَهُ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کے اصحاب میں سے 'قاضی حضرات' چھ تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا فیصلہ' ایک دوسرے کے موافق ہوتا تھا' اور یہ حضرات ایک دوسرے کا قول بھی اختیار کر لیتے تھے' جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فیصلہ' ایک دوسرے کے مشابہ ہوتا تھا' اور یہ ایک دوسرے کا قول اختیار کر لیتے تھے۔

قتادہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے: حضرت زید رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' یا حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کے قول میں سے' جو اُنہیں مناسب لگتا تھا' اُس کو اختیار کر لیتے تھے۔

20674 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ - رَجُلٍ مِّنْ آلِ اَبِىْ رَبِيعَةَ - اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ قَعَدَ فِىْ بَيْتِهٖ حَزِيْنًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَاَقْبَلَ عَلٰى عُمَرَ يَلُوْمُهُ، وَقَالَ: اَنْتَ كَلَّفْتَنِىْ هٰذَا، وَشَكَا اِلَيْهِ الْحُكْمَ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْوَالِىَ اِذَا اجْتَهَدَ فَاَصَابَ الْحُكْمَ فَلَهُ اَجْرَانِ، وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ وَّاحِدٌ، قَالَ: فَكَاَنَّهُ سَهَّلَ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ حَدِيْثُ عُمَرَ

✽✽ موسیٰ بن ابراہیم نے' آل ابو ربیعہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان تک یہ روایت پہنچی ہے: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا' تو وہ اپنے گھر میں غمگین ہو کر بیٹھ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس تشریف لائے' تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر انہیں ملامت کرنے لگے اور یہ کہا: تم نے مجھے یہ پابندی دلوائی ہے' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ شکایت کی کہ انہیں لوگوں کے درمیان فیصلہ بھی دینا ہوگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں؟ کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''والی (یعنی حکمران' یا قاضی) جب اجتہاد کرے اور درست فیصلہ دے' تو اسے دوگنا اجر ملتا ہے' اور جب وہ اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے' تو اسے ایک اجر ملتا ہے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ حدیث بیان کرنے پر' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سہولت محسوس ہوئی۔

20675 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: قَاضٍ اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فِى النَّارِ، وَقَاضٍ رَاَى الْحَقَّ فَقَضٰى بِغَيْرِهٖ فِى النَّارِ، وَقَاضٍ اجْتَهَدَ فَاَصَابَ فِى الْجَنَّةِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ قاضی جو اجتہاد کرے اور غلطی کرے وہ جہنم میں جائے گا ایک وہ قاضی جو حق کو دیکھ لے اور اس کے مطابق فیصلہ نہ دے وہ بھی جہنم میں جائے گا اور ایک وہ قاضی جو اجتہاد کرے اور ٹھیک فیصلہ دے وہ جنت میں جائے گا"۔

20676 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى: اِيَّاكَ وَالضَّجْرَةَ، وَالْغَضَبَ، وَالْغَلَقَ، وَالتَّاَذِّىَ بِالنَّاسِ عِنْدَ الْخُصُومَةِ، قَالَ: وَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَلَّا يَقْضِىَ اِلَّا اَمِيْرٌ، فَاِنَّهُ اَهْيَبُ لِلظَّالِمِ، وَلِشَاهِدِ الزُّوْرِ، وَاِذَا جَلَسَ عِنْدَكَ الْخَصْمَانِ، فَرَاَيْتَ اَحَدَهُمَا يَتَعَمَّدُ الظُّلْمَ، فَاَوْجِعْ رَاْسَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

"مقدمے کی کارروائی کے وقت ڈانٹنے غضب کا اظہار کرنے دروازہ بند کرنے اور لوگوں کو اذیت پہنچانے سے بچ کے رہنا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے انہیں (خط میں) یہ بھی لکھا:

"صرف امیر (یعنی گورنر) فیصلہ دے گا کیونکہ وہ ظالم اور جھوٹے گواہ کے لیے زیادہ ہیبت کا باعث ہوتا ہے اور جب دو مقابل فریق تمہارے پاس بیٹھے ہوں اور تم یہ دیکھو کہ اُن دونوں میں سے ایک جان بوجھ کر زیادتی کر رہا ہے تو تم اس کے سر کو تکلیف پہنچاؤ"۔

20677 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ حَتّٰى تَكُوْنُوْا جَمَاعَةً، فَاِنِّىْ اَخْشَى الِاخْتِلَافَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تم اُسی طرح فیصلے دو جس طرح تم پہلے فیصلے دیتے تھے یہاں تک کہ تم لوگ ایک جماعت بن جاؤ کیونکہ مجھے اختلاف کا اندیشہ ہے"۔

20678 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: اَمَا بَلَغَنِىْ اَنَّكَ تَقْضِىْ وَلَسْتَ بِاَمِيْرٍ، قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَوَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ آپ (قاضی کے طور پر) فیصلہ دیتے ہیں حالانکہ آپ امیر نہیں ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے کہا: اِس کی گرمی کا نگران بھی اُسی کو بنائیں جو اس کی ٹھنڈک کا نگران ہے۔

بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

باب: اطاعت وفرمانبرداری کا تذکرہ

20679 - قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے میری اطاعت کی' اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی' اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی' جس نے میرے امیر کی اطاعت کی' اُس نے میری اطاعت کی' اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی' اُس نے میری نافرمانی کی''۔*

20680 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يَتْرُكُوْنَ بَعْضَ مَا اُمِرُوْا بِهٖ، فَمَنْ نَاوَاهُمْ نَجَا، وَمَنْ كَرِهَ سَلِمَ، اَوْ كَادَ يَسْلَمُ، وَمَنْ خَالَطَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ هَلَكَ، اَوْ كَادَ يَهْلِكُ

** طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے' یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب تم پر ایسے حکمران آجائیں گے' جو کچھ ایسی چیزوں کو ترک کریں گے' جن کا اُنہیں حکم دیا گیا تھا' تو جو شخص اُن سے الگ رہے گا' وہ نجات پا جائے گا اور جو ناپسند کرے گا' وہ سلامت رہے گا' یا سلامت رہنے کے قریب ہوگا' اور جو اِس بارے میں اُن کے ساتھ گھل مل جائے گا' وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا' یا ہلاکت کا شکار ہونے کے قریب ہو جائے گا''۔

20681 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ بَعْدِيْ فَيَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ، فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَّنْ رَضِيَ وَشَايَعَ، قَالُوْا: اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، مَا صَلَّوْا

** قتادہ نے' حسن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب میرے بعد تم پر ایسے حکمران آجائیں گے' جو کچھ اعمال کریں گے (یعنی جن میں سے کچھ کو) تم معروف قرار دو گے اور (یعنی کچھ کو) تم منکر قرار دو گے' تو جو شخص منکر قرار دے گا' وہ لاتعلق ہو جائے گا' جو شخص ناپسند کرے گا' وہ سلامت رہے گا' لیکن جو راضی رہے اور ساتھ دے (اُس کا معاملہ مختلف ہوگا) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (207/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ یہی روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (77/9) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (1835) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں"۔

20682 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ

❋❋ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابورجاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص (حاکم وقت کی) اطاعت سے ایک بالشت باہر نکلے گا اگر وہ مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

20683 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَاْخُذَانِ عَلٰى مَنْ دَخَلَ فِی الْاِسْلَامِ فَيَقُوْلَانِ: تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُصَلِّی الصَّلَاةَ الَّتِی افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكَ لِوَقْتِهَا، فَاِنَّ فِیْ تَفْرِيْطِهَا الْهَلَكَةَ، وَتُؤَدِّی زَكَاةَ مَالِكَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُكَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتَسْمَعُ وَتُطِيْعُ لِمَنْ وَلَّى اللّٰهُ الْاَمْرَ - قَالَ: وَزَادَ رَجُلًا مَرَّةً: تَعْمَلُ لِلّٰهِ وَلَا تَعْمَلُ لِلنَّاسِ

❋❋ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر ﷛ اور حضرت عمر ﷛ اسلام میں داخل ہونے والے شخص سے عہد لیتے تھے اور یہ کہتے تھے: تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو گے کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دو گے تم وہ نماز ادا کرو گے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کی ہے اور اس کے مخصوص وقت پر ادا کرو گے کیونکہ اس کو وقت سے تاخیر سے ادا کرنے میں ہلاکت ہے اور تم اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی رضامندی سے دو گے اور تم رمضان کے روزے رکھو گے اور تم بیت اللہ کا حج کرو گے اور جسے اللہ تعالیٰ معاملے کا نگران بنائے گا یعنی حکمران بنائے گا (تم اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو گے) راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے ایک شخص کو مزید یہ کلمات کہنے کے لئے کہا: کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرو گے اور تم لوگوں کے لئے عمل نہیں کرو گے۔

20684 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلٰى رَجُلٍ دَخَلَ فِی الْاِسْلَامِ فَقَالَ: تُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَاِنَّكَ لَا تَرٰى نَارَ مُشْرِكٍ اِلَّا وَاَنْتَ لَهٗ حَرْبٌ

❋❋ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسلام میں داخل ہونے والے ایک شخص سے یہ عہد لیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم نماز قائم کرو گے تم زکوٰۃ ادا کرو گے تم بیت اللہ کا حج کرو گے تم رمضان کے روزے رکھو گے اور تم کسی مشرک کی آگ نہیں دیکھو گے مگر یہ کہ تم اس سے جنگ کرنے والے شمار ہو گے۔

20685 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَايَعَ النَّاسَ قَالَ: اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ، فَلَمْ تَمَسَّ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةً يَّمْلِكُهَا

❋❋ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے بیعت لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا ہوں (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک نے ان خواتین میں سے کسی خاتون کے ہاتھ کو نہیں چھوا البتہ اس خاتون کا معاملہ مختلف ہے جو آپ کی

ملکیت میں تھی۔

20686 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ: اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، قَالَ لَهُ: اذْنُ حَتّٰی اُخْبِرَكَ بِمَا لَكَ وَمَا عَلَیْكَ، اِنَّ عَلَیْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِیْ عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ، وَمَكْرَهِكَ وَمَنْشَطِكَ، وَالْاَثَرَةُ عَلَیْكَ، وَاَلَّا تُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ، اِلَّا اَنْ تُؤْمَرَ بِمَعْصِیَةِ اللّٰهِ بَرَاحًا، فَاِنْ اُمِرْتَ بِخِلَافِ مَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاتَّبِعْ كِتَابَ اللّٰهِ

✵✵ مجاہد نے جنادہ بن ابوامیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم قریب آ جاؤ! تا کہ میں تمہیں یہ بتادوں! کہ تمہارا حق کیا ہے؟ اور تمہارے ذمہ لازم کیا ہے؟ تم پر لازم ہے کہ اپنی تنگدستی اور خوشحالی ناپسندیدگی اور پسندیدگی اور اپنے ساتھ ترجیحی سلوک (یعنی ہر حال میں) اطاعت وفرمانبرداری سے کام لو اور تم حکومت کے متعلقہ افراد کے ساتھ جھگڑا نہ کرو البتہ اگر تمہیں کھلے عام اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو معاملہ مختلف ہے اگر تمہیں اُس چیز کا حکم دیا جائے جو اللہ کی کتاب میں موجود احکام کے برخلاف ہو تو تم اللہ کی کتاب کی پیروی کرو۔

20687 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، لِجُنَادَةَ اَبِیْ اُمَیَّةَ: یَا جُنَادَةُ اَلَا اُخْبِرُكَ بِالَّذِیْ لَكَ وَالَّذِیْ عَلَیْكَ؟ اِنَّ عَلَیْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِیْ عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ، وَفِی الْاَثَرَةِ عَلَیْكَ، وَاَنْ تَدَعَ لِسَانَكَ بِالْقَوْلِ، وَاَلَّا تُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ، اِلَّا اَنْ تُؤْمَرَ بِمَعْصِیَةِ اللّٰهِ بَرَاحًا، فَاِنْ اُمِرْتَ بِخِلَافِ مَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاتَّبِعْ كِتَابَ اللّٰهِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے جنادہ بن ابوامیہ سے کہا: اے جنادہ! کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاؤں؟ جو تمہارا حق ہے اور تمہارے ذمہ لازم ہے تمہارے ذمہ یہ لازم ہے کہ تم اپنی تنگدستی اور خوشحالی خوشی اور زبردستی اور اپنے ساتھ ترجیحی سلوک (یعنی ہر حال میں) اطاعت وفرمانبرداری سے کام لو اور بات کے حوالے سے اپنی زبان کو چھوڑ دو (یعنی حکومت کے خلاف بات نہ کرو) اور تم حکومت کے معاملے میں اس کے متعلقہ فرد کے ساتھ جھگڑا نہ کرو البتہ اگر تمہیں کھلے عام اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو حکم مختلف ہے اگر تمہیں اس چیز کے برخلاف حکم دیا جائے جو اللہ کی کتاب میں موجود ہے تو تم اللہ کی کتاب کی پیروی کرو۔

20688 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ ثَابِتٍ اَبِی الْحَجَّاجِ، عَنِ ابْنِ عَفِیْفٍ اَنَّهُ قَالَ: اَتَیْتُ اَبَا بَكْرٍ وَهُوَ یُبَایِعُ النَّاسَ فَقَالَ: اَنَا اُبَایِعُكُمْ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ، ثُمَّ لِلْاَمِیْرِ قَالَ: فَتَعَلَّمْتُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ: اُبَایِعُكَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ، ثُمَّ لِلْاَمِیْرِ، قَالَ: فَصَعَّدَ فِیَّ الْبَصَرَ وَصَوَّبَ كَاَنِّیْ اَعْجَبْتُهُ، ثُمَّ بَایَعَنِیْ

✵✵ لیث نے ثابت ابوحجاج کے حوالے سے ابن عفیف کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں سے یہ بیعت لیتا ہوں کہ اللہ اور اس کی کتاب کی

اور پھر امیر کی اطاعت وفرمانبرداری کرو گے' راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات سیکھ لی' راوی کہتے ہیں: پھر میں ان کے پاس آیا میں نے کہا: میں' اللہ اور اس کی کتاب کی اور پھر امیر کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کے حوالے سے آپ کی بیعت کرتا ہوں' راوی کہتے ہیں: انہوں نے میرا بغور جائزہ لیا' جیسے میری بات انہیں پسند آئی تھی' پھر انہوں نے مجھ سے بیعت لے لی۔

20689 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، قَالَ عُمَرُ: مَا قِوَامُ هٰذَا الْاَمْرِ يَا مُعَاذُ؟، قَالَ: الْاِسْلَامُ وَهِیَ الْفِطْرَةُ، وَالْاِخْلَاصُ وَهِیَ الْمِلَّةُ، وَالطَّاعَةُ وَهِیَ الْعِصْمَةُ، ثُمَّ سَيَكُوْنُ بَعْدَكَ اخْتِلَافٌ، قَالَ: ثُمَّ قَفَا عُمَرَ سَرِيرًا فَقَالَ: اَمَا اِنَّ سِنِيَّكَ خَيْرٌ مِّنْ سِنِيِّهِمْ

✵✵ ایوب نے' ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاذ! اس معاملے کی مضبوطی کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اسلام اور یہی فطرت ہے' اور اخلاص' اور یہ ملت ہے' اور فرمانبرداری یہ حفاظت ہے' پھر آپ کے بعد اختلاف ہو جائے گا' راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ چارپائی پر سیدھے لیٹ گئے اور انہوں نے فرمایا: تمہارا زمانہ' ان کے زمانے سے بہتر ہے۔

20690 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَامِتٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ اَبُوْ ذَرٍّ عَلٰى عُثْمَانَ قَالَ: اَخَفْتَنِی، فَوَاللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَتَعَلَّقَ بِعُرْوَةِ قَتَبٍ حَتّٰى اَمُوْتَ لَفَعَلْتُ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' یا شاید کسی اور کے حوالے سے' حمید بن ہلال کے حوالے سے' عبداللہ بن صامت کا یہ بیان نقل کیا ہے: کہ جب حضرت ابوذر غفاری' رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو انہوں نے کہا: آپ کو میرے حوالے سے اندیشہ ہے' اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے یہ حکم دیں کہ میں پالان کی لکڑی کے ساتھ مرتے دم تک چمٹا رہوں' تو میں ایسا بھی کرلوں گا۔

20691 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ، قَالَ: بَيْنَا عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ يُكَلِّمُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - وَكَانَ عَامِلًا لَهٗ - قَالَ: فَاَغْضَبَهٗ فَاَخَذَ عُمَرُ مِنَ الْبَطْحَاءِ قَبْضَةً فَرَجَمَهٗ بِهَا، فَاَصَابَ حَجَرٌ مِّنْهَا جَبِينَهٗ فَشَجَّهٗ، فَسَالَ الدَّمُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، فَكَاَنَّهٗ نَدِمَ، فَقَالَ: امْسَحِ الدَّمَ عَنْ لِحْيَتِكَ، فَقَالَ: لَا يَهُلَكُ هٰذَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَوَاللّٰهِ لَمَا انْتَهَكْتُ مِمَّنْ وَّلَّيْتَنِیْ اَمْرَهٗ، اَشَدُّ مِمَّا انْتَهَكْتَ مِنِّیْ، قَالَ: فَكَاَنَّهٗ اَعْجَبَ عُمَرَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَزَادَهٗ عِنْدَهٗ خَيْرًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نوفل بن مساحق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کررہے تھے' وہ ان کے مقرر کردہ گورنر تھے' انہوں نے کسی بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ دلا دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین سے مٹھی بھر کنکریاں پکڑیں اور وہ انہیں ماردیں' ان میں سے ایک پتھر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر لگا اور وہاں زخم بن گیا اور ان کا خون بہتا ہوا داڑھی پر آ گیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ندامت ہوئی' تو انہوں نے کہا: تم اپنی داڑھی سے خون پونچھ لو' عثمان بن حنیف نے کہا: اے امیر المومنین! یہ چیز ہلاکت کا شکار کرنے والی نہیں ہے' اللہ کی قسم! آپ نے

مجھے جس کام کا نگران بنایا تھا' اگر میں اس کی خلاف ورزی کرتا ہوں' تو یہ چیز اس سے زیادہ سخت خراب ہوگی' جو آپ نے مجھ پر غصہ کیا ہے راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی یہ بات اچھی لگی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک ان کی بھلائی میں اضافہ ہوگیا۔

20692 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فِيْ بَعْضِ وَلَايَتِهٖ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ رُشْدًا بَعْدَ نَفْسِي، قَالَ: وَمِنْ نَفْسِكَ فِيْ بَعْضِ الْاُمُوْرِ

✱✱ محمد بن جبیر بن مطعم' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کے حکومتی معاملات سے متعلق کوئی بات چیت کی' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری ذات کے بعد' ہدایت کے حوالے سے آپ میرے نزدیک' لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض امور کے بارے میں' تمہاری ذات سے بھی زیادہ ہوں۔

20693 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا اَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ خَيْرٌ لِيْ اَمْ اُقْبِلُ عَلٰى نَفْسِي؟ فَقَالَ: اَمَّا مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا، فَلَا يَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَمَنْ كَانَ خِلْوًا فَلْيُقْبِلْ عَلٰى نَفْسِهٖ، وَلْيَنْصَحْ لِوَلِيِّ اَمْرِهٖ

✱✱ زہری نے' سائب بن یزید کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے' میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوؤں' یہ میرے حق میں زیادہ بہتر ہے' یا میں اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو جاؤں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم مسلمانوں کے معاملے میں سے کسی چیز کے نگران بنتے ہو' تو پھر تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہونا' لیکن جو شخص اکیلا ہو' اسے اپنے نفس کی طرف متوجہ رہنا چاہیے اور اپنے حکمران کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔

20694 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ: كُنْتُ رَجُلًا حَمِيَّ الْاَنْفِ، عَزِيْزَ النَّفْسِ، لَا يَسْتَقِلُّ مِنِّيْ سُلْطَانٌ، وَلَا غَيْرُهٗ شَيْئًا، فَاَصْبَحَتْ تُخَيِّرُنِيْ امْرَاَتِيْ بَيْنَ اَنْ اَقَرَّ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِيْ وَقُبْحِ وَجْهِي، وَبَيْنَ اَنْ آخُذَ سَيْفِي، فَاَضْرِبَ بِهٖ فَاَدْخُلَ النَّارَ، فَاخْتَرْتُ اَنْ اَقَرَّ عَلٰى قُبْحِ وَجْهِي وَرَغْمِ اَنْفِي

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص تھا' جس کے مزاج میں تیزی اور خود پسندی کا عنصر پایا جاتا تھا' اس بارے میں' میں کسی حکمران یا اس کے علاوہ کسی اور کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا' ایک دن میری بیوی نے مجھے یہ اختیار دیا کہ' یا تو میں اپنی ناک خاک آلود ہونے اور چہرے کے قبیح ہونے پر برقرار رہوں' یا پھر یہ ہے کہ میں اپنی تلوار پکڑوں اور اس کے ذریعے ضرب لگا کر جہنم میں داخل ہو جاؤں' تو میں نے اس چیز کو اختیار کیا کہ میں اپنے چہرے کے قبیح ہونے اور اپنی ناک کے خاک آلود ہونے پر برقرار رہوں۔

20695 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ حِمْصَ يُقَالُ لَهُ: كُرَيْبُ بْنُ سَيْفٍ اَوْ سَيْفُ بْنُ كُرَيْبٍ جَاءَ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ، اَبِاِذْنٍ جِئْتَ اَمْ عَاصٍ؟، قَالَ: بَلْ نَصِيحَةُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَمَا نَصِيحَتُكَ؟، قَالَ: لَا تَكِلِ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِيمَانِهِ حَتّٰى تُعْطِيَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يُصْلِحُهُ - اَوْ قَالَ: مَا يُعِيشُهُ -، وَلَا تَكِلْ ذَا الْاَمَانَةِ اِلٰى اَمَانَتِهِ حَتّٰى تُطَالِعَهُ فِيْ عَمَلِكَ، وَلَا تُرْسِلِ السَّقِيمَ اِلَى الْبَرِيءِ لِيُبْرِئَهُ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُبْرِءُ السَّقِيمَ، وَقَدْ يُسْقِمُ السَّقِيمُ الْبَرِيءَ، قَالَ: مَا اَرَدْتَ اِلَّا الْخَيْرَ قَالَ: فَرَدَّهُمْ وَهُمْ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَاَصْحَابُهُ

✵✵ ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حمص سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کا نام کریب بن سیف بن یا شاید سیف بن کریب تھا' وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ تم اجازت لے کر آئے ہو یا نافرمانی کرتے ہوئے آئے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: بلکہ امیر المومنین کی خیر خواہی کی وجہ سے آیا ہوں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری خیر خواہی کیا ہے؟ اس شخص نے کہا: آپ کسی مومن کو اس کے ایمان کے سپرد نہ کریں' جب تک آپ اسے اتنا مال نہیں دے دیتے' جو اس کے لئے مناسب ہو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کہ اس کا گزارہ ہو سکے' اور آپ کسی امانت والے کو اس کی امانت کے سپرد نہ کریں' جب تک آپ اپنی کسی سرکاری ذمہ داری کے حوالے سے اسے آزما نہیں لیتے' اور آپ کسی بیمار کو تندرست کے پاس نہ بھیجیں' تا کہ وہ تندرست اسے ٹھیک کر دے' کیونکہ اللہ تعالیٰ بیمار کو ٹھیک کر دے گا' لیکن بیمار' تندرست کو بھی بیمار کر دے گا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے صرف بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو واپس کر دیا' وہ زید بن صوحان اور ان کے ساتھی تھے۔

20696 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِقْرَارٌ بِبَعْضِ الظُّلْمِ خَيْرٌ مِّنَ الْقِيَامِ فِيْهِ

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ظلم کا اقرار کر لینا' وہ ظلم کرتے رہنے سے بہتر ہے۔

20697 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يُحَرِّكُ رَاْسَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَعْجَبُ مِنِّي؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ مِمَّا تَلْقَوْنَ مِنْ اُمَرَائِكُمْ بَعْدِيْ قَالَ: اَفَلَا آخُذُ سَيْفِيْ فَاَضْرِبُ بِهِ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ اسْمَعْ وَاَطِعْ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا، فَانْقَدْ حَيْثُ مَا قَادَكَ، وَانْسَقْ حَيْثُ مَا سَاقَكَ، وَاعْلَمْ اَنَّ اَسْرَعَ اَرْضِ الْعَرَبِ خَرَابًا الْجَنَاحَانِ: مِصْرُ وَالْعِرَاقُ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی' جو اپنے سر کو حرکت دے رہے تھے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو مجھ پر حیرت ہو رہی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! حیرت تو اس چیز پر ہو رہی ہے کہ تم لوگوں کو میرے بعد اپنے حکمرانوں کے حوالے سے جس صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا' حضرت

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا میں اپنی تلوار پکڑ کر ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جی نہیں! بلکہ تم اطاعت وفرمانبرداری سے کام لو خواہ وہ حکمران کوئی ایسا حبشی ہو جس کے ناک کان کٹے ہوئے ہوں وہ تمہیں جہاں لے جانا چاہے تم چل کے جاؤ وہ تمہیں جہاں ہانکنا چاہے تم ہانکے جاؤ اور تم یہ بات جان لو! عرب سرزمین پرسب سے تیزی سے خرابی اس کے اطراف کے دوحصوں کی طرف سے ہوگی مصر اور عراق''۔

20698 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَامِرِ بْنِ قَيْسٍ وَهُوَ يُمَرِّضُهُ: اَوْصِ، قَالَ: بِمَا اُوصِي؟ مَا لِيْ مَالٌ فَاُوصِيَ مِنْهُ، وَلَا يَدٌ عِنْدَ سُلْطَانٍ فَاُوصِيَهُ، وَلٰكِنْ اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَاَنْ تَسْمَعَ وَتُطِيعَ مَنْ وَلَّى اللّٰهُ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ

✽✽ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے عامر بن قیس سے کہا: جو اس کی تیمارداری کے لئے آئے ہوئے تھے آپ مجھے کوئی وصیت کیجئے! انہوں نے کہا: میں کیا وصیت کروں؟ میرے پاس کوئی مال نہیں ہے جس کے بارے میں مجھے وصیت کرنی پڑے اور نہ مجھے بادشاہ کی قربت حاصل ہے کہ میں اسے کوئی تلقین کروں البتہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں اور اس بات کی بھی کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کے معاملات کا امیر بنائے تم اس شخص کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا۔

بَابُ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ

باب: معصیت کے بارے میں (مخلوق میں سے کسی کی) فرمانبرداری نہیں ہوگی

20699 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ عَلٰى سَرِيَّةٍ، فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ، فَاَوْقَدُوا نَارًا، ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَثِبُوهَا فَجَعَلُوا يَثِبُوْنَهَا، فَجَاءَ شَيْخٌ لِيَثِبَهَا فَوَقَعَ فِيهَا، فَاحْتَرَقَ مِنْهُ بَعْضُ مَا احْتَرَقَ، فَذَكَرَ شَاْنَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ؟، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَانَ اَمِيْرًا، وَكَانَتْ لَهُ طَاعَةٌ، قَالَ: اَيُّمَا اَمِيْرٍ اَمَّرْتُهُ عَلَيْكُمْ، فَاَمَرَكُمْ بِغَيْرِ طَاعَةِ اللّٰهِ فَلَا تُطِيعُوهُ، فَاِنَّهُ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر بھیجا انہوں نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا ان لوگوں نے آگ جلادی پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اُس میں کود جائیں وہ لوگ اس میں کودنے لگے ایک بوڑھا آگے آیا تاکہ اس میں کود جائے وہ اس میں گرگیا تو اس کا کچھ حصہ جل گیا بعد میں اُن لوگوں نے اپنا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے ایسا کیوں کیا؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ امیر تھے اور ان کی اطاعت ہونی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس بھی امیر کو میں تمہارا امیر مقرر کروں اور وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے علاوہ کوئی حکم دے تو تم اس کی

اطاعت نہ کرنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کوئی اطاعت نہیں ہوتی ہے''۔

20700 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ زِيَادًا، اسْتَعْمَلَ الْحَكَمَ الْغِفَارِيَّ، فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: وَدِدْتُ اَنِّيْ اَلْقَاهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ، قَالَ: فَلَقِيَهُ فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: اَمَا عَلِمْتَ - اَوْ قَالَ: اَمَا سَمِعْتَ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَذَاكَ الَّذِيْ اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَكَ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: زیاد نے' حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کیا' تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ اُن کے نکلنے سے پہلے' میں ان سے ملاقات کرلوں' راوی کہتے ہیں: پھران کی اُن سے ملاقات ہوئی' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا آپ نے یہ بات نہیں سنی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں کسی کی اطاعت نہیں ہوگی' حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میں یہی بات آپ سے کہنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

20701 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ خَطَبَ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَنَا بِخَيْرِكُمْ، وَلَقَدْ كُنْتُ لِمَقَامِي هٰذَا كَارِهًا، وَلَوَدِدْتُ لَوْ مَّنْ يَّكْفِيْنِيْ فَتَظُنُّوْنَ اَنِّيْ اَعْمَلُ فِيْكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذًا لَا اَقُوْمُ لَهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْصَمُ بِالْوَحْيِ، وَكَانَ مَعَهُ مَلَكٌ، وَاِنَّ لِيْ شَيْطَانًا يَعْتَرِيْنِيْ، فَاِذَا غَضِبْتُ فَاجْتَنِبُوْنِيْ، لَا اُوْثِرُ فِيْ اَشْعَارِكُمْ، وَلَا اَبْشَارِكُمْ اَلَا فَرَاعُوْنِيْ، فَاِنِ اسْتَقَمْتُ فَاَعِيْنُوْنِيْ، وَاِنْ زِغْتُ فَقَوِّمُوْنِيْ قَالَ الْحَسَنُ: خُطْبَةٌ وَّاللّٰهِ مَا خُطِبَ بِهَا بَعْدَهُ

❋❋ حسن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم لوگوں سے زیادہ بہتر نہیں ہوں' اور میں اپنی اس حیثیت کو بھی پسند نہیں کرتا ہوں' میری یہ خواہش ہے کہ کوئی ایسا شخص ہوتا' جو میری جگہ یہ کام کرلیتا' اگر تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ میں تمہارے بارے میں' اللہ کے رسول کے طریقے کے مطابق کام کروں گا' تو میں ایسا نہیں کرسکتا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے حوالے سے عصمت میں تھے' آپ کے ساتھ فرشتہ ہوتا تھا' اور میرے ساتھ' ایک شیطان ہوتا ہے' جو میرے ساتھ رہتا ہے' تو جب میں غصے میں آجاؤں' تو تم مجھ سے اجتناب کرنا' تمہارے بالوں' یا تمہاری جلدوں کے حوالے سے میں ترجیحی سلوک نہیں کروں گا' خبردار! تم لوگ میرے دھیان رکھنا' اگر میں ٹھیک رہوں' تو تم میری مدد کرنا اور اگر میں بھٹک جاؤں' تو تم مجھے ٹھیک کردینا۔

حسن بیان کرتے ہیں: یہ ایک ایسا خطبہ تھا کہ اللہ کی قسم اس کے بعد ایسا خطبہ نہیں دیا گیا۔

20702 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: خَطَبَنَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ وُلِّيْتُ عَلَيْكُمْ وَلَسْتُ بِخَيْرِكُمْ، فَاِنْ ضَعُفْتُ فَقَوِّمُوْنِيْ، وَاِنْ اَحْسَنْتُ فَاَعِيْنُوْنِيْ، الصِّدْقُ اَمَانَةٌ، وَالْكَذِبُ خِيَانَةٌ، الضَّعِيْفُ فِيْكُمُ الْقَوِيُّ عِنْدِيْ حَتّٰى اُزِيْحَ عَلَيْهِ حَقَّهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَالْقَوِيُّ

فِيكُمُ الضَّعِيفُ عِنْدِي حَتّٰى آخُذَ مِنْهُ الْحَقَّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَا يَدَعُ قَوْمٌ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا ضَرَبَهُمُ اللّٰهُ بِالْفَقْرِ، وَلَا ظَهَرَتْ - أَوْ قَالَ: شَاعَتِ - الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ إِلَّا عَمَّهُمُ الْبَلَاءُ، أَطِيعُونِي مَا أَطَعْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَإِذَا عَصَيْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلَا طَاعَةَ لِي عَلَيْكُمْ، قُومُوا إِلٰى صَلَاتِكُمْ يَرْحَمْكُمُ اللّٰهُ (ص:337) قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِيهِ بَعْضُ أَصْحَابِي

** معمر بیان کرتے ہیں: بعض اہل مدینہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک میں' تمہارا حکمران مقرر کیا گیا ہوں' میں' تم سب سے بہتر نہیں ہوں' اگر میں کمزور ہو جاؤں' تو تم مجھے مضبوط کرنا' اگر میں ٹھیک کام کروں' تو تم میری مدد کرنا' سچائی' امانت ہے اور جھوٹ' خیانت ہے' تمہارے درمیان موجود کمزور شخص میرے نزدیک طاقتور ہوگا جب تک میں اسے اس کا حق نہیں دلوا دیتا' اگر اللہ نے چاہا' اور تمہارے درمیان موجود طاقتور شخص میرے نزدیک کمزور شمار ہوگا جب تک میں اس سے حق وصول نہیں کر لیتا اگر اللہ نے چاہا' جب بھی کوئی قوم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کو ترک کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر غربت کو مسلط کر دیتا ہے اور جب بھی کسی قوم کے درمیان فحاشی ظاہر ہوتی ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پھیل جاتی ہے' تو ان سب کو عمومی طور پر' آزمائش لپیٹ میں لے لیتی ہے' تم میری اطاعت کرنا' جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا رہوں' لیکن جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں' تو پھر میری اطاعت تم پر لازم نہیں ہوگی' اب تم نماز کے لئے اٹھ جاؤ' اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے''۔

معمر کہتے ہیں: میرے ایک ساتھی نے بھی مجھے اس روایت کے بارے میں بتایا ہے۔

20703 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ كَأَنِّي عَلٰى قَلِيبٍ، فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَامَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا، أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ - وَلْيَغْفِرِ اللّٰهُ لَهُ - ضَعْفٌ، ثُمَّ اسْتَحَالَتِ الرِّشَاءُ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ ابْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى صَدَرَ النَّاسُ عَنْهُ بِعَطَنٍ

** معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مرتبہ میں' سو رہا تھا' میں نے خواب میں دیکھا کہ میں گڑھے کے کنارے پر موجود ہوں (یعنی کنویں کے کنارے پر ہوں) جتنا اللہ کو منظور تھا' میں نے اس میں سے پانی نکالا' پھر ابن ابوقحافہ کھڑا ہوا' اس نے ایک' یا دو ڈول نکالے' اس کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی' اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے' پھر وہ ڈول' ایک بڑا ڈول بن گیا اور میں نے لوگوں میں کوئی ایسا محنتی شخص نہیں دیکھا' جو اس طرح پانی نکالتا' جس طرح خطاب کے بیٹے نے نکالا' یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر بیٹھ گئے''۔

20704 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، لَقِيَ مُعَاوِيَةَ - اَوْ قَالَ: وَفَدَ عَلَيْهِ - فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: حَاجَتَكَ؟ فَقَالَ: حَاجَتِيْ اَلَّا يُسْفَكَ دَمٌ دُوْنَكَ، فَاِنَّهُمْ كَذٰلِكَ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ، وَلَا يَجْلِسَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ غَيْرُكَ، وَاَنْ تُمْضِيَ الْاَعْطِيَةَ لِلْمُحَرَّرِيْنَ، فَاِنَّ عُمَرَ قَدْ اَمْضٰى لَهُمْ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ملاقات' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ وفد کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ کو کیا کام ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے یہ کام ہے کہ آپ کی خاطر کسی کا خون نہ بہایا جائے' وہ لوگ (یعنی آپ سے پہلے کے خلفاء) اسی طرح کیا کرتے تھے' اور اس منبر پر آپ کے علاوہ اور کوئی نہ بیٹھے' اور آپ ان لوگوں کو عطیہ دیتے رہیں' جو غلام آزاد ہوئے ہیں' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے عطیات جاری کیے تھے۔

بَابُ الْبُخْلِ وَالسَّمَاحَةِ

باب: کنجوسی اور نرمی کا تذکرہ

20705 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَنِيْ سَاعِدَةَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ؟، (ص:338) قَالُوْا: الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: لِمَ سَوَّدْتُمُوْهُ؟، قَالُوْا: اِنَّهُ اَكْثَرُنَا مَالًا، وَاِنَّا عَلٰى ذٰلِكَ لَنَزُنُّهُ بِالْبُخْلِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ، قَالُوْا: فَمَنْ سَيِّدُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ اَوَّلُ مَنِ اسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ حَيًّا وَّمَيِّتًا، كَانَ يُصَلِّيْ اِلَى الْكَعْبَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ يُصَلِّيْ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَاُخْبِرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنْ يُّصَلِّيَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَاَطَاعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِاَهْلِهِ: اسْتَقْبِلُوْا بِيَ الْكَعْبَةَ

✵✵ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوساعدہ سے دریافت کیا: تمہارا سردار کون ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جد بن قیس' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے اسے سردار کیوں بنایا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: کیونکہ ان کے پاس ہم میں سب سے زیادہ مال ہے' البتہ اس کے باوجود ہم ان پر بخیل ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخل سے زیادہ بڑی بیماری اور کون سی ہے؟ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر ہمارا سردار کون ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بشر بن براء بن معرور۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ' وہ پہلے فرد تھے جنہوں نے زندگی اور موت (ہر حال میں) کعبہ کی طرف رُخ کیا' وہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے' حالانکہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں' بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام بھیجا کہ وہ بیت المقدس کی

طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کریں' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا حکم مان لیا' جب اُن کی موت کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: (یعنی مجھے دفن کرتے ہوئے) میرا رُخ کعبہ کی طرف رکھنا۔

20706 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ الْبَشَرِ كَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ يَّدْخُلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَيُدَارِسَهُ جِبْرِيلُ الْقُرْآنَ فَلَهُوَ اَجْوَدُ مِنَ الرِّيْحِ

✲✲ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے' جیسے آپ تھے' البتہ جب رمضان کا مہینہ آجاتا تھا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے' تو آپ ہوا' سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔*

بَابُ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت کے ساتھ رہنے کا تذکرہ

20707 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَخَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ فَمَاتَ فَمِيتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ بِسَيْفِهِ فَيَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَى مُؤْمِنًا لِاِيْمَانِهِ، وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ بِعَهْدِهِ، فَلَيْسَ مِنْ اُمَّتِيْ، وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَّغْضَبُ لِلْعَصَبِيَّةِ، اَوْ يُقَاتِلُ لِلْعَصَبِيَّةِ، اَوْ يَدْعُوْ اِلَى الْعَصَبِيَّةِ، فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ

✲✲ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جماعت سے الگ ہو جائے اور اطاعت سے نکل جائے اور پھر مر جائے' تو اس کی موت جاہلیت کی ہوگی اور جو شخص اپنی تلوار لے کر میری اُمت کے خلاف خروج کرے اور اس کے نیک اور گنہگار لوگوں کو مار دے' وہ کسی مومن کو اس کے ایمان کی وجہ سے نہ چھوڑے اور کسی ذمی کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا نہ کرے' تو وہ میری امت میں سے نہیں ہوگا اور جو شخص کسی اندھی عصبیت کے جھنڈے کے نیچے مارا جائے' وہ عصبیت کی وجہ سے غضبناک ہوتا ہو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عصبیت کی وجہ سے جنگ کر رہا ہو' یا عصبیت کی طرف دعوت دے رہا ہو' تو اس کا قتل جاہلیت کا ہوگا''۔

20708 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2308) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (366/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (5/1 و 137/4) اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ

✵✵ ابورجاء عطاردی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ایک بالشت اطاعت سے نکل کے مرجائے' تو اس کی موت جاہلیت کی ہوگی۔

20709 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُمِرَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يُبَلِّغَهُنَّ وَيُعَلِّمَهُنَّ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ، وَيَعْمَلَ بِهِنَّ، وَيَاْمُرَ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهِنَّ، فَكَاَنَّهُ اَبْطَاَ فَقِيْلَ لِعِيسَى: مُرْ يَحْيٰى اَنْ يَّاْمُرَ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ وَاِلَّا فَاْمُرْ بِهِنَّ اَنْتَ، فَقَالَ عِيسٰى لِيَحْيٰى ذٰلِكَ، فَقَالَ يَحْيَى: لَا تَفْعَلْ، فَاِنِّىْ اَخَافُ اِنْ اَمَرْتُ بِهِنَّ اَنْ اُعَذَّبَ اَوْ يَخْسِفَ اللّٰهُ بِىَ الْاَرْضَ، قَالَ: فَجَمَعَ يَحْيٰى بَنِىْ اِسْرَائِيلَ (ص:340) فِىْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتّٰى امْتَلَاَ الْمَسْجِدُ، ثُمَّ جَلَسُوا عَلٰى شُرَفِهِ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اُعَلِّمَكُمُوْهُنَّ وَآمُرَكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ، ثُمَّ قَالَ: اُوْلَاهُنَّ: اَلَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، فَاِنَّ مَثَلَ مَنْ يُّشْرِكُ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا، فَجَعَلَهُ فِىْ دَارِهِ، وَقَالَ: هٰذِهِ دَارِىْ وَهٰذَا عَمَلِىْ، فَاَدِّ اِلَىَّ عَمَلَكَ، فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّى عَمَلَهُ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهِ، فَاَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ عَبْدٌ كَذٰلِكَ، وَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ فَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَآمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ، فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فِىْ صَلَاتِكُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ - حَسِبْتُهُ قَالَ - وَجْهَهُ لِعَبْدِهِ فِىْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، قَالَ: وَآمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ، فَاِنَّ مَثَلَ الصَّدَقَةِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهُ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعُوْنَ بِضَرْبِ عُنُقِى، اَلَا اَفْتَدِىْ نَفْسِىْ مِنْكُمْ بِكَذَا وَكَذَا؟ قَالُوْا: بَلَى، فَافْتَدَى نَفْسَهُ مِنْهُمْ، فَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ تُطْفِىءُ الْخَطِيْئَةَ، قَالَ: وَآمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ، فَاِنَّ مَثَلَ الصَّائِمِ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِىْ قَوْمٍ مَعَهُ صُرَّةُ مِسْكٍ لَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنَ الْقَوْمِ مِسْكٌ غَيْرُهُ، فَكُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّجِدَ رِيحَهُ، فَكَذٰلِكَ الصَّائِمُ عِنْدَ اللّٰهِ اَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، وَآمُرُكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ مَثَلَ ذِكْرِ اللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ انْطَلَقَ فَارًّا مِّنَ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَطْلُبُوْنَهُ حَتّٰى لَجَاَ اِلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ، فَاَفْلَتَ مِنْهُمْ، وَكَذٰلِكَ الشَّيْطَانُ لَا يُحْرِزُ مِنْهُ اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ

قَالَ يَحْيَى: فَاَخْبَرَنِى الْحَارِثُ الْاَشْعَرِىُّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْجَمَاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ (ص:341) فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ رَاْسِهِ حَتّٰى يُرَاجِعَ، وَمَنْ دَعَا دَعْوَةَ جَاهِلِيَّةٍ فَاِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ، وَلٰكِنْ تَسَمَّوا بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ سَمَّاكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ کلمات کا حکم دیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل کو اُن کی تبلیغ کردیں اوران کی تعلیم دے دیں'

وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ حکم دیں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں انہیں ایسا کرنے میں کچھ تاخیر ہوئی' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا: آپ حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کہیں یا تو وہ ان کلمات کے بارے میں حکم دے دیں' ورنہ تم ان کلمات کے بارے میں حکم دے دو' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے یہ بات کہی' تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ایسا نہ کریں' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں نے ان لوگوں کو اس کے بارے میں حکم نہ دیا' تو کہیں مجھے عذاب نہ دیا جائے' یا اللہ تعالیٰ مجھے زمین میں نہ دھنسا دے' راوی کہتے ہیں: پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا' یہاں تک کہ مسجد بھر گئی' پھر وہ چبوترے پر بیٹھے اور انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان کی تعلیم دے دوں اور تمہیں یہ حکم دوں کہ تم لوگ اس پر عمل کرو' پھر انہوں نے فرمایا:

''ان میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دو' کیونکہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک قرار دیتا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو غلام خریدتا ہے اور اسے اپنے گھر میں رکھتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے اور یہ کام کاج ہے' تم اپنا کام کر کے مجھے دکھاؤ' پھر وہ غلام کام کرنا شروع کرتا ہے لیکن وہ کام اپنے آقا کی بجائے کسی اور کا کرتا ہے' تو تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا کہ اُس کا اِس طرح کا غلام ہو؟ اللہ کی ذات وہ ہے' جس نے تمہیں پیدا کیا ہے' جس نے تمہیں رزق عطا کیا ہے' تو تم کسی کو اس کا شریک قرار نہ دو' اور میں تمہیں نماز ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں' جب تم نماز ادا کرلو' تو نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہ کرو' کیونکہ جب بندہ نماز ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے' جب تک بندہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا' اور میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں' صدقہ کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جسے دشمن پکڑ لیتا ہے اور اسے آگے کرتا ہے' تاکہ اس کی گردن اڑا دے تو وہ شخص یہ کہتا ہے: تم میری گردن اڑا کر کیا کرو گے؟ میں' تمہیں اپنی ذات کا اتنا' اتنا فدیہ دے دیتا ہوں' تو دشمن کہتا ہے: ٹھیک ہے' تو وہ شخص ان کو اپنی ذات کا فدیہ دے دیتا ہے' تو صدقہ بھی اسی طرح گناہ کو مٹا دیتا ہے' انہوں نے فرمایا: میں' تم لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں' کیونکہ روزہ دار کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو کچھ لوگوں کے ہمراہ موجود ہو' اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو' اس کے علاوہ اور کسی کے پاس مشک نہ ہو اور وہ سب اس بات کو پسند کریں کہ وہ اس مشک کی خوشبو کو پسند کریں' روزہ دار' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی طرح ہے کہ اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' اور میں تمہیں اللہ کے ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں' کیونکہ اللہ کا ذکر کرنے کی مثال' ایسے شخص کی مانند ہے جو دشمن سے بھاگ رہا ہوتا ہے اور دشمن اس کا پیچھا کر رہا ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص ایک مضبوط قلعے کی پناہ میں آجاتا ہے اور یوں وہ دشمن سے بچ جاتا ہے' شیطان بھی اسی طرح ہے کہ اس سے بچاؤ' صرف اللہ کے ذکر کے ذریعے ہو سکتا ہے''۔

یحییٰ نامی راوی کہتے ہیں: مجھے حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں' سننے کا' اطاعت کرنے کا' جماعت کا' ہجرت کا' اور اللہ کی راہ میں

جہاد کرنے کا' جو شخص بالشت بھر جماعت سے نکل جائے' وہ اپنے سر سے اسلام کے پٹے کو الگ کر دیتا ہے' جب تک وہ واپس نہیں آتا' اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح بلائے' تو وہ جہنم میں جائے گا' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو' روزہ رکھتا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو' تم لوگ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نام کے مطابق اپنا نام رکھو' اس نے تمہیں اللہ کے بندے مسلمان اور مومن کا کہا ہے''۔

20710 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ بِالْجَابِيَةِ خَطِيبًا، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا مَقَامِي فِيكُمْ فَقَالَ: اَكْرِمُوْا اَصْحَابِي؛ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الْاِنْسَانُ عَلَى الْيَمِينِ لَا يُسْاَلُهَا، وَيَشْهَدَ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْاَلُهَا، فَمَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَعَلَيْهِ بِالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ اَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

** حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ''جابیہ'' کے مقام پر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ بھی ہمارے درمیان اس طرح کھڑے ہوئے تھے' جس طرح میں' تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے اصحاب کا احترام کرو! کیونکہ وہ تم لوگوں میں سب سے بہتر ہیں' پھر اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد والے ہیں' پھر اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد والے ہیں' پھر جھوٹ ظاہر ہو جائے گا' یہاں تک کہ آدمی ایسی قسم اُٹھالے گا کہ جس کا اس سے مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا' اور ایسی گواہی دے گا' جو اس سے نہیں مانگی گئی ہوگی' جو شخص جنت میں رہنا چاہتا ہو' اس پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے' کیونکہ شیطان اکیلے شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو افراد سے زیادہ دور ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ رہے' کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا' اور جس شخص کو اپنی اچھائی اچھی لگے' اور اپنی برائی' بری لگے تو وہ مومن ہے''۔

20711 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ زَمَنَ (ص:342) فُتِحَتْ تُسْتَرُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْكُوفَةَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا اَنَا بِحَلْقَةٍ فِيهَا رَجُلٌ صَدْعٌ مِّنَ الرِّجَالِ، حَسَنُ الثَّغْرِ، يُعْرَفُ فِيهِ اَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الْحِجَازِ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَنِ الرَّجُلُ؟ قَالَ الْقَوْمُ: اَوَمَا تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالُوْا: هٰذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَعَدْتُ، وَحَدَّثَ الْقَوْمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ: اِنِّي سَاُحَدِّثُكُمْ مَا اَنْكَرْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ، جَاءَ الْاِسْلَامُ حِيْنَ جَاءَ فَجَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ كَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَكُنْتُ قَدْ اُعْطِيتُ فِي الْقُرْآنِ فَهْمًا، فَكَانَ رِجَالٌ يَجِيئُوْنَ

فَيَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَاَنَا اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: السَّيْفُ، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَنْشَاُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ، فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ، فَالْزَمْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهَرٌ وَنَارٌ، مَنْ وَقَعَ فِي نَارِهٖ وَجَبَ اَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهَرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ (ص:343) اَجْرُهُ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، قَالَ قَتَادَةُ: الصَّدْعُ مِنَ الرِّجَالِ: الضَّرْبُ، وَقَوْلُهُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ؟ قَالَ: السَّيْفُ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: نَضَعُهُ عَلٰى اَهْلِ الرِّدَّةِ الَّتِي كَانَتْ فِي زَمَنِ اَبِي بَكْرٍ، وَاَمَّا قَوْلُهُ: اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ يَقُوْلُ: صُلْحٌ، وَقَوْلُهُ: عَلٰى دَخَنٍ: يَقُوْلُ عَلٰى ضَغَائِنَ

✵✵ خالد بن خالد یشکری بیان کرتے ہیں: جس زمانے میں ''تستر'' فتح ہوا تھا' اس زمانے میں' میں نکلا اور کوفہ آ گیا میں مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں ایک حلقہ موجود تھا جن میں ایک شخص تھا' جو نمایاں محسوس ہو رہا تھا' اس کے دانت خوبصورت تھے' صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ حجاز سے تعلق رکھتا ہے' میں نے دریافت کیا: یہ صاحب کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: کیا تم ان کو نہیں جانتے ہو؟ میں نے کہا: جی نہیں! لوگوں نے بتایا: یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' راوی کہتے ہیں: میں' بیٹھ گیا' وہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اور یہ بتا رہے تھے: کہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں دریافت کرتا تھا' لوگوں کو ان کی یہ بات اچھی نہیں لگی تو انہوں نے لوگوں نے سے فرمایا: میں' تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں' جو تمہیں اچھا نہیں لگا' جب اسلام آیا تھا' تو ایک ایسا معاملہ سامنے آیا تھا' جو زمانہ جاہلیت کے معاملے کی طرح نہیں تھا اور مجھے قرآن کا فہم عطا کیا گیا تھا' کچھ لوگ آتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں سوالات کرتے تھے اور میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں سوالات کرتا تھا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اس بھلائی کے بعد کوئی شر ہوگا؟ جس طرح اس سے پہلے تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! پھر بچنے کا طریقہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلوار' میں نے عرض کی: کیا تلوار کے استعمال کے بعد بھی کچھ بچ جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! ایک حکومت آئے گی' پھر فساد آئے گا' اور (لوگوں کے درمیان) باطنی رنجش کے باوجود ظاہری صلح ہوگی' میں نے دریافت کیا: پھر کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر گمراہی کی دعوت دینے والے پیدا ہوں گے' اگر اس وقت زمین میں' اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ ہوا' تو وہ تمہاری پشت پر کوڑے مارے گا اور تمہارا مال حاصل کرلے گا' لیکن تم اس کے ساتھ رہنا' ورنہ تم ایسی حالت میں مرجانا کہ تم درخت کے تنے کو دانتوں سے پکڑے ہوئے ہو' میں نے دریافت کیا: پھر کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس کے بعد دجال نکلے گا' جس کے ساتھ ایک نہر ہوگی اور آگ ہوگی' جو شخص اس کی آگ میں گر جائے گا' اس کا اجر واجب ہو جائے گا' اور اس کا گناہ ختم ہو جائے گا' اور جو شخص اس کی نہر میں داخل ہوگا' اس کا گناہ واجب ہو جائے گا اور اس کا اجر ضائع ہو جائے گا' میں نے

دریافت کیا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: پھر گھوڑے کا بچہ پیدا ہوگا' لیکن اس پر سواری نہیں کی جائے گی کہ قیامت آجائے گی۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: متن کے الفاظ "الصدع من الرجال" سے مراد مخصوص قسم ہے۔

متن کے یہ الفاظ "پھر بچنے کا طریقہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تلوار"۔ معمر کہتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہم یہ سمجھتے ہیں: اس سے مراد اُن مرتدین کے خلاف جہاد کرنا ہے' جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سامنے آئے تھے۔

جہاں تک متن کے ان الفاظ "امارة علی اقذاء وهدنة" کا تعلق ہے تو اس سے مراد صلح ہے اور روایت کے یہ الفاظ "علی دخن" یعنی آپس میں ناراضگی ہوگی۔

20712 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّهُ قَالَ: اَیْ قَوْمِ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا سُئِلْتُمُ الْحَقَّ فَاَعْطَيْتُمُوْهُ ثُمَّ مُنِعْتُمْ حَقَّكُمْ؟، قُلْنَا: مَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنَّا صَبَرَ، قَالَ حُذَيْفَةُ: دَخَلْتُمُوْهَا اِذًا وَّرَبِّ الْكَعْبَةِ يَعْنِي الْجَنَّةَ

** حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے لوگو! اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم سے حق مانگا جائے گا' وہ تم دیدو گے' لیکن تمہارا حق تمہیں نہیں دیا جائے گا' ہم نے کہا: ہم میں سے جو شخص وہ صورت حال پائے گا' وہ صبر کرے گا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے۔ اُن کی مراد جنت تھی۔

20713 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا نَهَى النَّاسَ عَنْ شَيْءٍ دَخَلَ اِلٰى اَهْلِهِ - اَوْ قَالَ: جَمَعَ - فَقَالَ: اِنِّي نَهَيْتُ عَنْ كَذَا وَكَذَا، وَالنَّاسُ اِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكُمْ نَظَرَ الطَّيْرِ اِلَى اللَّحْمِ، فَاِنْ وَّقَعْتُمْ وَقَعُوْا، وَاِنْ هِبْتُمْ هَابُوْا، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُوْتٰى بِرَجُلٍ مِّنْكُمْ وَقَعَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا نَهَيْتُ عَنْهُ النَّاسَ، اِلَّا اَضْعَفْتُ لَهُ الْعُقُوْبَةَ لِمَكَانِهِ مِنِّيْ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَقَدَّمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَاَخَّرْ

** سالم نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو کسی چیز سے منع کر دیتے تھے' تو جب وہ اپنے گھر آتے تھے' تو گھر والوں کو جمع کر کے ارشاد فرماتے تھے: کہ میں نے اس' اس چیز سے منع کر دیا ہے اب لوگ تم لوگوں کی طرف دیکھیں گے' جس طرح کوئی پرندہ' گوشت کی طرف دیکھتا ہے' اگر تم لوگ اس میں واقع ہو گئے' تو وہ بھی واقع ہو جائیں گے' اور اگر تم لوگ ڈر گئے' تو وہ بھی خوف زدہ ہو جائیں گے' اللہ کی قسم! تم لوگوں میں سے میرے پاس اگر کوئی ایسا فرد لایا گیا' جس نے ایسا کام کیا ہو' جس سے میں نے لوگوں کو منع کیا ہوا تھا' تو میں اُسے دگنی سزا دوں گا' کیونکہ وہ میرے ساتھ قریبی تعلق رکھتا ہے' تو اب جو شخص چاہے' وہ آگے بڑھ جائے اور جو شخص چاہے' وہ پیچھے ہٹ جائے۔

20714 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ وَهُمْ مُجْتَمِعُوْنَ يُرِيْدُ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَهُمْ فَاقْتُلُوْهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ

** حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص' میری امت کے خلاف خروج کرے' جبکہ وہ لوگ اکٹھے ہوں' وہ ان کے درمیان تفرقہ ڈالنا چاہتا ہو' تو تم اُسے قتل کردو! خواہ وہ جو بھی ہو''۔ *

بَابُ مَنْ اَذَلَّ السُّلْطَانَ

باب: جو شخص حکمران کو ذلیل (یا کمزور) کرے

20715 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: مَا مَشَى قَوْمٌ اِلَى سُلْطَانِ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ لِيُذِلُّوهُ، اِلَّا اَذَلَّهُمُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوتُوا

** حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمین میں' اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حکمران کی طرف' جب بھی کچھ لوگ چل کر جائیں تاکہ اسے ذلیل کردیں' تو ان لوگوں کے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ انہیں ذلت کا شکار کردے گا۔

20716 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَعَنَتْكُمْ اُمَرَاؤُكُمْ عَلَانِيَةً، وَلَعَنْتُمُوهُمْ سِرًّا، فَهُنَالِكَ تَهْلِكُوْنَ

** ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تمہارے امراء اعلانیہ طور پر تم پر لعنت کریں گے اور تم پوشیدہ طور پر ان پر لعنت کرو گے' تو اس وقت تم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے۔

20717 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، اَنَّهُ وَفَدَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، قَالَ: فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: سَلَّمْتُ عَلَيْهِ - ثُمَّ (ص:345) قَالَ: مَا فَعَلَ طَعْنُكَ عَلَى الْاَئِمَّةِ يَا مِسْوَرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: ارْفُضْنَا مِنْ هٰذَا، اَوْ اَحْسِنْ فِيمَا قَدِمْنَا لَهُ، قَالَ: لَتُكَلِّمَنِّي بِذَاتِ نَفْسِكَ قَالَ: فَلَمْ اَدَعْ شَيْئًا اَعِيبُهُ بِهِ اِلَّا اَخْبَرْتُهُ بِهِ، قَالَ: لَا اَبْرَاُ مِنَ الذُّنُوبِ فَهَلْ لَكَ ذُنُوبٌ تَخَافُ اَنْ تُهْلِكَكَ اِنْ لَمْ يَغْفِرْهَا اللّٰهُ لَكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا يَجْعَلُكَ اَحَقَّ بِاَنْ تَرْجُوَ الْمَغْفِرَةَ مِنِّي، فَوَاللّٰهِ لَمَا اَلِي مِنَ الْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ، وَاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْاُمُورِ الْعِظَامِ الَّتِي تُحْصِيهَا اَكْثَرُ مِمَّا تَلِي، وَاِنِّي لَعَلٰى دِيْنٍ يَّقْبَلُ اللّٰهُ فِيهِ الْحَسَنَاتِ، وَيَعْفُو فِيهِ عَنِ السَّيِّئَاتِ، وَاللّٰهِ مَعَ ذٰلِكَ مَا كُنْتُ لِاُخَيَّرَ بَيْنَ اللّٰهِ وَغَيْرِهِ، اِلَّا اخْتَرْتُ اللّٰهَ عَلٰى مَا سِوَاهُ قَالَ: فَفَكَّرْتُ حِيْنَ قَالَ لِي مَا قَالَ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَصَمَنِي، فَكَانَ اِذَا ذَكَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ

** حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ وفد کے ساتھ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' وہ بیان کرتے ہیں: جب میں اُن کے پاس آیا' تو میں نے انہیں سلام کیا' انہوں نے فرمایا: اے مسور! تم جو حکمرانوں پر طعن کرتے ہو' اس کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: آپ ہمیں اس سے دور کردیں اور ہم جس کام کے لیے آئے ہیں' اس

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (1852) اس روایت کے ایک راوی' زیاد بن علاقہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

کے بارے میں اچھا سلوک کریں' تو انہوں نے کہا: تم اپنی ذات کے بارے میں ضرور بات کرو' راوی کہتے ہیں: تو میں نے کوئی ایسا پہلو نہیں چھوڑا' جس کے حوالے سے مجھے ان پر اعتراض تھا' مگر یہ کہ اس کے بارے میں نے انہیں بتا دیا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گناہوں سے بری الذمہ نہیں ہوں' کیا تمہارے ایسے گناہ ہیں' جن کے بارے میں تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان کی مغفرت نہ کی تو تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: وہ کیا چیز ہے؟ جس نے تمہیں اس بات کا زیادہ حق دار بنا دیا ہے کہ تم میرے مقابلے میں مغفرت کی زیادہ امید رکھو؟ اللہ کی قسم! میں نے لوگوں کے درمیان بہتری قائم کرنے' حدود قائم رکھنے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اور دیگر بڑے بڑے امور جن کا تم شمار کرو گے اور جو اس سے زیادہ ہیں' جو بعد والے ہوں' ان سب کے حوالے سے میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے' اور میں ایسے دین پر گامزن ہوں کہ جس پر اللہ تعالیٰ بھلائی کو قبول کرتا ہے اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے' اللہ کی قسم! اس کے ساتھ میں ایسا ہوں کہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے علاوہ کے درمیان اختیار دیا جائے' تو میں اس کے علاوہ کو چھوڑ کر' اللہ تعالیٰ کو اختیار کر لوں گا۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے جو بات کہی تھی' میں نے اس میں غور و فکر کیا' تو میں نے اس کو پایا کہ انہوں نے مجھے لاجواب کر دیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت مسور رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تھے' تو ان کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔

20718 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُذِلُّهُ الشَّيَاطِيْنُ كَمَا يُذِلُّ اَحَدُكُمُ الْقَعُوْدَ مِنَ الْاِبِلِ تَكُوْنُ لَهُ

٭٭ اعمش نے' مسیّب بن رافع کا یہ قول نقل کیا ہے: لوگوں میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں' جنہیں شیاطین یوں فرمانبردار بنا لیتے ہیں' جس طرح تم میں سے کوئی ایک شخص' اپنے بیٹھے ہوئے اونٹ کو فرمانبردار بناتا ہے۔

بَابُ الْاُمَرَاءِ

باب: امراء کا تذکرہ

20719 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اَعَاذَكَ اللّٰهُ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ، (ص:346) قَالَ: وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟ قَالَ: اُمَرَاءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي، لَا يَهْدُوْنَ بِهَدْيِي، وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِي، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ، فَاُولٰٓئِكَ لَيْسُوا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَا يَرِدُوْنَ عَلَيَّ حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ عَلٰى كَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنِّي، وَاَنَا مِنْهُمْ، وَسَيَرِدُوْنَ عَلَيَّ حَوْضِي، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ، وَالصَّلَاةُ قُرْبَانٌ - اَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ - يَا

كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اَبَدًا اَلنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، النَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ، فَمُعْتِقُهَا اَوْ بَائِعُهَا فَمُوبِقُهَا

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے کعب بن عجرہ! اللہ تعالیٰ تمہیں بے وقوفوں کی حکمرانی سے محفوظ رکھے' انہوں نے دریافت کیا: بے وقوفوں کی حکمرانی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کچھ حکمران آئیں گے' جو میری ہدایت کی پیروی نہیں کریں گے' میری سنت کے مطابق عمل نہیں کریں گے' جو شخص اُن کے جھوٹ کے حوالے سے ان کی تصدیق کرے گا اور اُن کے ظلم کے بارے میں ان کی مدد کرے گا' تو ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور وہ لوگ میرے حوض پر' میرے پاس نہیں آسکیں گے' اور جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا' تو ان لوگوں کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا ان سے تعلق ہوگا' اور وہ عنقریب میرے حوض پر میرے پاس آئیں گے۔

اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے' صدقہ' گناہ کو بجھا دیتا ہے' نماز قربت کے حصول کا باعث ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) برہان ہے۔

اے کعب بن عجرہ! ایسا گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کی نشوونما حرام کے ذریعے ہوئی ہو' آگ اس کی زیادہ حق دار ہوگی۔

اے کعب بن عجرہ! لوگ دو حالت میں ہوتے ہیں' کوئی خود کو خرید کر اُسے آزاد کر دیتا ہے اور کوئی خود کو فروخت کر کے اُسے غلام بنوالیتا ہے''۔*

20720 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَنَا اِلٰى اَنْ غَابَتِ الشَّمْسُ، فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا مِمَّا يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا حَدَّثَنَاهُ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَ ذٰلِكَ مَنْ نَسِيَهُ، وَكَانَ مِمَّا قَالَ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ، الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ، كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ، يُنْصَبُ عِنْدَ اسْتِهٖ بِحِذَائِهٖ، وَلَا غَادِرَ اَعْظَمَ لِوَاءً مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ

قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ الْاَخْلَاقَ فَقَالَ: يَكُوْنُ الرَّجُلُ سَرِيْعَ (ص:347) الْغَضَبِ، سَرِيْعَ الْفَيْئَةِ، فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ، وَيَكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْئَةِ، فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ، فَخَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْئَةِ، وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (321/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1136) اور امام حاکم نے ''مستدرک'' میں (468/4) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَطِيْءُ الْفَيْئَةِ، وَاِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ تُوقَدُ، اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ، وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهِ، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَجْلِسْ، اَوْ قَالَ: لِيَلْصَقْ بِالْاَرْضِ

قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ الْمُطَالَبَةَ، فَقَالَ: يَكُوْنُ الرَّجُلُ حَسَنَ الطَّلَبِ، سَيِّءَ الْقَضَاءِ، فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ، اَوْ يَكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ، سَيِّءَ الطَّلَبِ، فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ، فَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الطَّلَبِ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ، وَشَرُّهُمُ السَّيِّءُ الطَّلَبِ السَّيِّءُ الْقَضَاءِ

ثُمَّ قَالَ: اِنَّ النَّاسَ خُلِقُوا عَلٰى طَبَقَاتٍ، فَيُوْلَدُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّيَعِيْشُ مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَيُوْلَدُ الرَّجُلُ كَافِرًا وَّيَعِيْشُ كَافِرًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا، وَيُوْلَدُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّيَعِيْشُ مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا، وَيُوْلَدُ الرَّجُلُ كَافِرًا وَّيَعِيْشُ كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا

ثُمَّ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: وَمَا شَيْءٌ اَفْضَلُ مِنْ كَلِمَةِ عَدْلٍ تُقَالُ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ، فَلَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اِتِّقَاءُ النَّاسِ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِالْحَقِّ اِذَا رَآهُ اَوْ شَهِدَهُ ثُمَّ بَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ: قَدْ وَاللّٰهِ مُنِعْنَا ذٰلِكَ

ثُمَّ قَالَ: وَاِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً، خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ دَنَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغْرُبَ فَقَالَ: وَاِنَّمَا مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا مِثْلُ مَا بَقِيَ مِنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز دن (یعنی عام معمول سے ذرا پہلے) پڑھادی پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے ہمیں خطبہ دینا شروع کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا آپ نے قیامت تک ہونے والی کوئی چیز نہیں چھوڑی مگر یہ کہ اس کے بارے میں ہمیں بتا دیا جس شخص نے اس کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھولنا تھا وہ بھول گیا آپ نے جو بات ارشاد فرمائی تھی اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا:

''اے لوگو! دنیا سرسبز ہے اور میٹھی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں نائب بنائے گا' تا کہ اس بات کا ظاہر کرے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ تو تم دنیا سے بچ کے رہنا' تم عورتوں سے بچ کے رہنا' خبردار! قیامت کے دن' ہر عہد شکن کے لئے مخصوص جھنڈا ہوگا جو اس کی عہد شکنی کے حساب سے ہوگا' اور وہ اس کی سرین پر نصب کیا جائے گا اور کوئی بھی عہد شکن' عمومی حکمران سے زیادہ بڑے جھنڈے والا نہیں ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اخلاق کا ذکر کیا اور فرمایا: کوئی شخص جلدی غصے میں آتا ہے اور جلدی اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے' تو یہ برابر' برابر ہو گیا' کوئی شخص دیر سے غصے میں آتا ہے اور دیر سے غصہ ختم ہوتا ہے' تو یہ بھی برابر' برابر ہو گیا' لوگوں میں بہتر وہ ہیں' جن کو غصہ دیر سے آئے اور جلدی ختم ہو جائے' اور ان میں برے وہ ہیں' جنہیں جلدی غصہ آئے اور دیر سے ختم ہو' غصہ' انسان کے دل میں ایک انگارہ ہوتا ہے' جسے جلا دیا جاتا ہے' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور اس کی رگیں پھول جاتی ہیں' جب تم میں سے کوئی ایک یہ صورت حال پائے' تو اُسے بیٹھ جانا چاہیے' (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) یا اسے زمین کے ساتھ مل جانا چاہیے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے مطالبہ کا ذکر کیا اور فرمایا: ''کوئی شخص اچھے طریقے سے مطالبہ کرتا ہے اور برے طریقے سے ادائیگی کرتا ہے' تو یہ برابر' برابر ہو جائے گا' کوئی شخص اچھے طریقے سے ادائیگی کرتا ہے اور برے طریقے سے مطالبہ کرتا ہے' تو یہ بھی برابر' برابر ہو جائے گا' لوگوں میں بہتر وہ ہے' جو مطالبہ بھی اچھے طریقے سے کرے اور ادائیگی بھی اچھے طریقے سے کرے' اور لوگوں میں برا وہ ہے' جو برے طریقے سے مطالبہ کرے اور برے طریقے سے ادائیگی کرے''۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''لوگ مختلف طبقات میں تخلیق کیے گئے ہیں' کوئی شخص مومن پیدا ہوتا ہے' مومن ہونے کے طور پر زندہ رہتا ہے' مومن ہونے کے طور پر مرجاتا ہے' کوئی شخص کافر پیدا ہوتا ہے' کافر ہونے کے طور پر زندہ رہتا ہے اور کافر ہونے کے طور پر مرجاتا ہے' کوئی شخص مومن پیدا ہوتا ہے' مومن کے طور پر زندہ رہتا ہے اور کافر ہونے کے طور پر مرجاتا ہے' کوئی شخص کافر پیدا ہوتا ہے' کافر ہونے کے طور پر زندہ رہتا ہے لیکن مرتے وقت مومن ہوتا ہے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی گفتگو میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی: ''کوئی بھی چیز اس عدل والے کلمے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی ہے' جو کسی ظالم حکمران کے سامنے کہا جائے' تم میں سے کسی ایک شخص کو لوگوں کا خوف اِس بات سے نہ روکے کہ وہ حق بات بیان کرے' جبکہ وہ اُس کو دیکھ لے' یا جب وہ اس کے پاس موجود ہو' راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رونے لگے' انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمیں اس چیز سے منع کیا گیا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ ستر اُمتوں کو مکمل کرو گے اور اُن سب میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر اور سب سے زیادہ معزز ہو گے''۔ پھر جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دنیا کا جتنا حصہ گزر چکا ہے' اُس کے مقابلے میں' دنیا اتنی باقی رہ گئی ہے' جتنا تمہارا آج کا جتنا دن گزر چکا ہے' اُس کے مقابلے میں جتنا حصہ باقی رہ گیا ہے''۔

20721 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِمُؤْمِنٍ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهُ، قَالَ: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ بِمَا لَا يُطِيقُ

❋❋ حسن اور قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ خود کو ذلت کا شکار کرے' کسی نے دریافت کیا: وہ کیسے خود کو ذلت کا شکار کرے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ خود کو ایسی آزمائش کے لئے پیش کر دے' جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو''۔

20722 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اَلَا اُقْـدِمُ عَـلٰى هٰذَا السُّلْطَانِ فَآمُرُهُ وَاَنْهَاهُ؟ قَالَ: لَا، يَكُوْنُ لَكَ فِتْنَةً، قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ اَمَرَنِيْ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَذٰلِكَ الَّذِيْ تُرِيْدُ، فَكُنْ حِيْنَئِذٍ رَجُلًا

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس

آیا اور بولا: کیا میں اُس سلطان (یعنی حکمران) کے پاس جا کر اُسے (نیکی کا) حکم نہ دوں' اور (برائی سے) منع نہ کروں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! یہ چیز تمہارے لئے فتنے کا باعث ہوگی' اس نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہی چیز تو تم چاہتے ہو' ایسی صورت میں تم مرد بن جانا (یعنی اُسے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا)۔

20723 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِیْرٍ الْبَجَلِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ یَکُوْنُ بَیْنَ اَظْهُرِهِمْ رَجُلٌ یَعْمَلُ بِالْمَعَاصِی هُمْ اَمْنَعُ مِنْهُ وَاَعَزُّ لَا یُغَیِّرُوْنَ عَلَیْهِ، اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ

** عبیداللہ بن جریر بجلی' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگوں کے درمیان کوئی ایسا شخص ہو' جو گناہوں پر عمل کرتا ہو اور وہ لوگ اس شخص کے مقابلے میں زیادہ طاقتور حیثیت رکھتے ہوں اور زیادہ معزز ہوں' اور پھر بھی وہ اُس کو نہ روکیں' تو اُن سب کو اللہ تعالیٰ کا عذاب لاحق ہوجائے گا''۔

20724 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، قَالَ: اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰی سَعِیْدِ بْنِ عَامِرِ بْنِ جُذَیْمٍ الْجُمَحِیِّ یَسْتَعْمِلُهُ عَلٰی بَعْضِ الشَّامِ، فَاَبٰی عَلَیْهِ وَبَاصَ عَنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: کَلَّا (ص:349) وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ لَا تَجْعَلُوْنَهَا فِیْ عُنُقِیْ وَتَجْلِسُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ، فَلَمَّا رَاَی الْجَدَّ مِنْ عُمَرَ وَاَنَّ عُمَرَ لَنْ یَتْرُکَهُ اَوْصَاهُ، فَقَالَ لَهُ: اتَّقِ اللّٰهَ یَا عُمَرُ، وَاَقِمْ وَجْهَکَ وَقَضَاءَ کَ لِمَنِ اسْتَرْعَاکَ مِنْ قَرِیْبِ الْمُسْلِمِیْنَ وَبَعِیْدِهِمْ، وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَاَهْلِ بَیْتِکَ، وَاَکْرَهْ لَهُمْ مَا تَکْرَهُ لِنَفْسِکَ وَاَهْلِ بَیْتِکَ، وَلَا تَقْضِ بِقَضَائَیْنِ فِیْ اَمْرٍ وَاحِدٍ، فَیَتَشَتَّتَ عَلَیْکَ رَاْیُکَ وَتَزِیْغَ عَنِ الْحَقِّ، وَخُضِ الْغَمَرَاتِ فِی الْحَقِّ، وَلَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قَالَ عُمَرُ: وَمَنْ یُّطِیْقُ ذٰلِکَ یَا سَعِیْدُ؟ قَالَ: مَنْ قَطَعَ اللّٰهُ فِیْ عُنُقِهِ مِثْلَ الَّذِیْ قَطَعَ فِیْ عُنُقِکَ، اِنَّمَا هُوَ اَمْرُکَ اَنْ تَاْمُرَ فَتُطَاعَ، اَوْ تُعْصٰی فَتَکُوْنَ لَکَ الْحُجَّةُ

** جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن جذیم جمحی کو پیغام بھیجا' وہ انہیں شام کے کسی علاقے کا نگران مقرر کرنا چاہتے تھے' اُن صاحب نے انکار کر دیا اور......تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' ایسا نہیں ہوگا کہ تم اس (حکمرانی) کو میری گردن میں ڈال دو' اور خود گھروں میں بیٹھے رہو' جب سعید بن عامر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ سختی دیکھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے یوں نہیں چھوڑیں گے' تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تلقین کرتے ہوئے' اُن سے یہ کہا: اے عمر! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اپنے کام کے لیئے اور اپنی قضا کے لئے اس شخص کو مقرر کریں' جو آپ کی رعایا میں شامل ہے' خواہ اس کا تعلق قریب کے مسلمانوں سے ہو' یا دور کے مسلمانوں سے ہو' اور آپ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کریں' جو آپ اپنی ذات اور اپنے گھر والوں کے لئے پسند کرتے ہیں اور ان کے لئے اس

چیز کو ناپسند کریں جو اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند کرتے ہیں' آپ ایک ہی معاملے کے بارے میں دو فیصلے نہ دیں' ورنہ آپ کی رائے آپ کے سامنے متفرق ہو جائے گی اور آپ حق سے بھٹک جائیں گے' اور آپ حق کے بارے میں تحقیق کریں' اور آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے سعید! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: وہ شخص' جس کی گردن میں' اللہ تعالیٰ وہ چیز ڈال دے' جو اس نے آپ کی گردن میں ڈالی ہے' آپ کا معاملہ یہ ہے کہ اگر آپ حکم دیں' تو آپ کی اطاعت کی جائے گی' یا آپ کی نافرمانی کی جائے گی' لیکن آپ کے لئے حجت ہوگی۔

20725 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ ذَرٍّ اِلٰی عُثْمَانَ فَعَابَ عَلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ قَامَ فَجَاءَ عَلِيٌّ مُعْتَمِدًا عَلٰی عَصًا حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی عُثْمَانَ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا تَاْمُرُنَا فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰی رَسُوْلِهٖ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنْزِلْهُ مَنْزِلَةَ مُؤْمِنِ آلِ فِرْعَوْنَ (اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ يَعِدُكُمْ) (غافر: 28)، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: اسْكُتْ، فِیْ فِيكَ التُّرَابُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: بَلْ فِیْ فِيكَ التُّرَابُ، اسْتَاْمَرْتَنَا فَاَمَّرْنَاكَ "

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان پر کسی کام کے حوالے سے اعتراض کیا' پھر وہ اٹھ کر چلے گئے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے وہ اپنی عصا کے ساتھ ٹیک لگا کے آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آ کے ٹھہر گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ ہمیں اس تحریر کے بارے میں ہدایت کرتے ہیں' جو اللہ اور اس کے رسول (کے احکام کے بارے میں ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس کو آل فرعون سے تعلق رکھنے والے مومن کے مرتبے میں رکھیں' اگر وہ جھوٹا ہوا' تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر ہوگا اور اگر وہ سچا ہوا تو تمہیں اس میں سے کچھ مل جائے گا جو اس نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ خاموش رہیں' آپ کے منہ میں خاک' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ آپ کے منہ میں خاک' آپ نے ہم سے مشورہ مانگا تھا' ہم نے آپ کو مشورہ دے دیا۔

بَابُ الْفِتَنِ

باب: فتنوں کا تذکرہ

20726 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: ثَارَتِ الْفِتْنَةُ وَدُهَاةُ النَّاسِ خَمْسَةٌ، يُعَدُّ مِنْ قُرَيْشٍ: مُعَاوِيَةُ، وَعَمْرٌو، وَيُعَدُّ مِنَ الْاَنْصَارِ: قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، وَيُعَدُّ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ، وَيُعَدُّ مِنْ ثَقِيفٍ: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جب فتنہ پھیلا' تو لوگوں میں سے نمایاں حیثیت کے مالک پانچ افراد تھے' قریش میں سے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ انصار میں سے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے حضرت عبداللہ بن بدیل بن ورقاء خزاعی اور ثقیف قبیلے میں سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ۔

20727 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَابِصَةَ الْاَسَدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِنِّي لَبِالْكُوفَةِ فِي دَارِي اِذْ سَمِعْتُ عَلٰى بَابِ الدَّارِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَلِجُ؟ قُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَلِجْ، فَلَمَّا دَخَلَ اِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَيَّةُ سَاعَةِ زِيَارَةٍ هٰذِهِ وَذٰلِكَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ: طَالَ عَلَيَّ النَّهَارُ فَتَذَكَّرْتُ مَنْ اَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُحَدِّثُهُ، قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِي فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمُضْطَجِعِ، وَالْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِّنَ الرَّاكِبِ، وَالرَّاكِبُ خَيْرٌ مِّنَ الْمُجْرِي، قَتْلَاهَا كُلُّهَا فِي النَّارِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَتٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَيَّامَ الْهَرْجِ، قُلْتُ: وَمَتٰى اَيَّامُ الْهَرْجِ؟ قَالَ: حِيْنَ لَا يَاْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ قَالَ: فَبِمَ تَاْمُرُنِي اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ: اكْفُفْ نَفْسَكَ وَيَدَكَ وَادْخُلْ دَارَكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَيَّ دَارِي؟ (ص:351) قَالَ: فَادْخُلْ بَيْتَكَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي؟ قَالَ: فَادْخُلْ مَسْجِدَكَ، وَاصْنَعْ هٰكَذَا وَقَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى الْكُوعِ وَقُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ، حَتّٰى تَمُوْتَ عَلٰى ذٰلِكَ

✵✵ عمرو بن وابصہ اسدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں کوفہ میں اپنے گھر میں موجود تھا اسی دوران میں نے اپنے گھر کے دروازے پر سنا کوئی کہہ رہا تھا: السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟ میں نے جواب دیا: وعلیکم السلام آپ اندر آجائیں جب وہ اندر آئے تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ ملاقات کے لئے آنے کا کون سا وقت ہے؟ راوی کہتے ہیں: یہ دوپہر کے وقت کی بات تھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لئے دن طویل محسوس ہو رہا تھا تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ میں کس کے ساتھ بات چیت کروں؟ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث بیان کرنا شروع کیں میں ان کے ساتھ بات چیت کرتا رہا پھر انہوں نے مجھے حدیث سنائی: انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"فتنہ آئے گا جس میں سویا ہوا شخص لیٹے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اس میں لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اس میں مارے جانے والے سب لوگ جہنم میں جائیں گے"۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قتل و غارت گری کے دنوں میں ہوگا میں نے عرض

کی: قتل وغارت گری کے دن کب ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے سے بھی محفوظ نہیں ہوگا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اگر میں وہ زمانہ پالیتا ہوں' تو آپ مجھے اس کے بارے میں کیاہدایت کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے آپ کواوراپنے ہاتھ کوروک کے رکھنا اوراپنے گھر میں داخل ہوجانا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں کیارائے ہے؟ کہ اگر کوئی شخص میرے گھر میں' میرے خلاف داخل ہوجاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گھر کے اندرونی حصے میں چلے جانا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟ کہ اگر وہ گھر کے اندرونی حصے میں بھی میرے پاس آجاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھرتم اپنی نماز کی مخصوص جگہ پر چلے جانا اوراس طرح کرنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی مٹھی کو بند کیا اور فرمایا: تم یہ پڑھنا: میرارب اللہ تعالیٰ ہے' یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہیں موت آجائے۔

20728 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَجَّهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّهُ كَانَ يُرِيْدُ قَتْلَ اَخِيْهِ

٭٭ حسن بصری نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب دومسلمان تلواریں لے کرایک دوسرے کے مدمقابل آئیں اوران میں سے ایک دوسرے کوقتل کردے' تو قاتل اورمقتول (دونوں) جہنم میں جائیں گے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! قاتل توٹھیک ہے' مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بھی تواپنے بھائی کوقتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا''۔

20729 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، وَهُوَ ابْنُ اَخِي اَبِي ذَرٍّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوتَ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ، اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوعٌ، تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ لَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوعُ؟، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ

قَالَ: كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ - يَعْنِي اَنَّهُ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ - قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ (ص:352) اَعْلَمُ، قَالَ: تَصَبَّرْ

قَالَ: كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ حِجَارَةَ الزَّيْتِ؟، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَاْتِي مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ: قُلْتُ: وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ؟ قَالَ: شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا، قُلْتُ: وَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنْ خَشِيتَ اَنْ يُبْهِرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهِ

٭٭ عبداللہ بن صامت' جوحضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں' وہ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں' گدھے پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' جب ہم مدینہ منورہ کے گھروں سے باہر آگئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابوذر! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب مدینہ میں بھوک ہوگی' تم اپنے بستر سے اُٹھو گے اور مسجد تک نہیں پہنچ سکو گے' یہاں تک کہ بھوک تمہیں مشقت کا شکار کردے گی' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! مانگنے سے بچنا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب مدینہ منورہ میں موت ہوگی' اور گھر غلام تک پہنچ جائے گا' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ ایک قبر' غلام کے عوض میں فروخت ہوگی' میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبر سے کام لینا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب مدینہ منورہ میں قتل وغارت گری ہوگی' جس کے نتیجے میں ''احجار زیت'' تک خون بہتا رہے گا' میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے پاس جانا' جس کے ساتھ تمہارا تعلق ہوگا' میں نے عرض کی: میں ہتھیار پہن لوں؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں تم ان لوگوں کے ساتھ شراکت دار بن جاؤ گے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر میں کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تمہیں پریشان کردے گی' تو تم اپنے کپڑے کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا' تاکہ وہ (یعنی تمہیں قتل کرنے والا) تمہارے اور اپنے گناہ کو لے کر واپس جائے''۔*

20730 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، الْاَجْنِحَةُ وَمَا الْاَجْنِحَةُ؟ الْوَيْلُ الطَّوِيلُ فِي الْاَجْنِحَةِ، رِيحٌ فِيهَا هُبُوبُهَا، وَرِيحٌ تُهَيِّجُ هُبُوبَهَا، وَرِيحٌ تُوَاحِي هُبُوبَهَا، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ بَعْدَ الْخَمْسِ وَالْعِشْرِينَ وَالْمِائَةِ مِنْ قَتْلٍ ذَرِيعٍ، وَمَوْتٍ سَرِيعٍ، وَجُوعٍ فَظِيعٍ، يُصَبُّ عَلَيْهَا الْبَلَاءُ صَبًّا، فَتَكْفُرُ صُدُورُهَا، وَتُغَيِّرُ سُرُورَهَا، وَتَهْتِكُ سُتُورَهَا، اَلا وَبِذُنُوبِهَا يَظْهَرُ مُرَّاقُهَا وَتُنْزَعُ اَوْتَادُهَا، وَتُقْطَعُ (ص:353) اَطْنَابُهَا، وَيْلٌ لِقُرَيْشٍ مِّنْ زِنْدِيقِهَا يُحْدِثُ اَحْدَاثًا يُكَذِّبُ بِدِينِهَا - اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - وَيُنْزَعُ مِنْهَا هَيْبَتُهَا، وَتُهْدَمُ عَلَيْهَا جُدُرُهَا، وَتَغْلِبُ عَلَيْهَا جُنُودُهَا، وَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقُومُ النَّائِحَاتُ الْبَاكِيَاتُ، فَبَاكِيَةٌ تَبْكِي عَلٰى دِينِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي عَلٰى دُنْيَاهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنْ ذُلِّهَا بَعْدَ عِزِّهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنْ جُوعِ اَوْلَادِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنْ قَتْلِ وِلْدَانِهَا فِيْ بُطُونِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنِ اسْتِذْلَالِ رِقَابِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنِ اسْتِحْلَالِ فُرُوجِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي مِنْ سَفْكِ دِمَائِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي خَوْفًا مِّنْ جُنُودِهَا، وَبَاكِيَةٌ تَبْكِي شَوْقًا اِلٰى قُبُوْرِهَا

** طارق نے' منذر ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے: عربوں کے لئے اس شر کے حوالے سے بربادی ہے' جو قریب آچکا ہے' پَر' ہوں گے اور پَر' کیا چیز ہیں' پروں کے بارے میں ایک طویل بربادی ہے' ہوا ہے' جس میں اس کا گردوغبار ہے' اور ایک ہوا ہے جو

* یہ روایت امام حاکم نے اپنی ''مستدرک'' میں (469/4) امام عبد الرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں رقم الحدیث: (4261) امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (149/5 و 163)' اس روایت کے ایک راوی' ابوعمران الجونی کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

تیزی سے چلے گی اور ایک ہوا کی رفتار میں کمی بیشی ہوگی' عربوں کے لئے ایک سو پچیس سال کے بعد بربادی ہوگی' جس میں تیزی سے قتل و غارت گری ہوگی' جلدی موت ہوگی اور خوف زدہ کرنے والی بھوک ہوگی' اس وقت میں آزمائش کو انڈیل دیا جائے گا' تم اس کے صدور کا انکار کرو گے' اس کے سرور کو تبدیل کرو گے اور اس کے پردوں کو پھاڑ دو گے' قریش کے لئے اس کے زندیق کے حوالے سے بربادی ہے' جو نئی چیزیں پیش کرے گا اور وہ اس کے ذریعے اپنے دین کی تکذیب کرے گا' اس کی مانند کوئی کلمہ انہوں نے کہا تھا' اس سے اس کی ہیبت الگ کر دی جائے گی' اور اس کی دیواریں اس پر منہدم کر دی جائیں گی' اور اس کے لشکر اس پر غالب آجائیں گے' اس وقت میں نوحہ کرنے والی' رونے والی عورتیں کھڑی ہوں گی' کوئی رونے والی اپنی دنیا کے حوالے سے روئے گی کوئی رونے والی اپنے دین کے حوالے سے روئے گی' کوئی رونے والی عزت کے بعد ذلت حاصل ہونے کے حوالے سے روئے گی کوئی رونے والی اپنی اولاد کی بھوک کی وجہ سے روئے گی کوئی رونے والی اپنے پیٹ میں اپنے بچوں کے مارے جانے پر روئے گی کوئی رونے والی اپنی گردنوں کے ذلت کا شکار ہونے پر روئے گی کوئی رونے والی اپنی شرمگاہوں کے حلال کیے جانے پر روئے گی کوئی رونے والی اپنے خون بہانے پر روئے گی کوئی رونے والی اپنے لشکروں کے خوف کی وجہ سے روئے گی کوئی رونے والی اپنی قبروں کے شوق کی وجہ سے روئے گی۔

20731 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: يَـا أَيُّهَـا النَّاسُ اَظَلَّتْكُمْ فِتَنٌ كَاَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، اَنْجَى النَّاسِ فِيهَا - اَوْ قَالَ: مِنْهَا - صَاحِبُ شَاءٍ يَأْكُلُ مِنْ رَسَلِ غَنَمِهِ، اَوْ رَجُلٌ مِنْ وَّرَاءِ الدَّرْبِ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَأْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ

✸✸ نافع بن سرجس بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایسے فتنے آجائیں گے' جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' ان میں سب سے زیادہ نجات پانے والا شخص' وہ بکریوں والا شخص ہوگا' جو اپنی بکریوں کا دودھ استعمال کرلے گا' یا وہ شخص ہوگا' جو سرحد پر اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہوگا اور اپنی تلوار کے ذریعے کھائے گا۔

20732 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جِيلٍ، عَنْ (ص:354) اَبِي كَعْبٍ الْحَارِثِيِّ - وَهُوَ ذُو الْإِدَاوَةِ - قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: خَرَجْتُ فِي طَلَبِ اِبِلٍ لِي ضَوَالَّ، فَتَزَوَّدْتُ لَبَنًا فِي اِدَاوَةٍ، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا اَنْصَفْتُ، فَاَيْنَ الْوَضُوءُ، فَاَهْرَقْتُ اللَّبَنَ وَمَلَاْتُهَا مَاءً، فَقُلْتُ: هٰذَا وَضُوءٌ وَهٰذَا شَرَابٌ، قَالَ: فَلَبِثْتُ اَبْغِي اِبِلِي، فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ اصْطَبَبْتُ مِنَ الْإِدَاوَةِ مَاءً فَتَوَضَّاْتُ، وَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَشْرَبَ اصْطَبَبْتُ لَبَنًا فَشَرِبْتُهُ، فَمَكَثْتُ بِذٰلِكَ ثَلَاثًا، قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ اَسْمَاءُ النَّجْرَانِيَّةُ: يَا اَبَا كَعْبٍ، اَقَطِيبًا كَانَ اَمْ حَلِيبًا؟ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّكِ لَبَطَّالَةٌ، كَانَ يَعْصِمُ مِنَ الْجُوعِ وَيَرْوِي مِنَ الظَّمَاءِ، اَمَا اِنِّي حَدَّثْتُ بِهٰذَا نَفَرًا مِنْ قَوْمِي فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ الْحَارِثِ سَيِّدُ بَنِي قَنَانٍ، فَقَالَ: مَا اَظُنُّ الَّذِي تَقُولُ كَمَا تَقُولُ، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَى مَنْزِلِي فَبِتُّ لَيْلَتِي تِلْكَ، قَالَ: فَاِذَا اَنَا بِهِ صَلَاةَ الصُّبْحِ اِلَى بَابِي فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، لِمَ تَعَنَّيْتَ اِلَيَّ، اَلَا اَرْسَلْتَ اِلَيَّ فَآتِيَكَ؟ قَالَ: لَا، اَنَا اَحَقُّ بِذٰلِكَ اَنْ آتِيَكَ، مَا نِمْتُ اللَّيْلَةَ اِلَّا اَتَانِي آتٍ، فَقَالَ:

اَنْتَ الَّذِیْ تَکْذِبُ مَنْ یُّحَدِّثُ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰی اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَاَتَیْتُ عُثْمَانَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ دِیْنِیْ، قَالَ: فَقُلْتُ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اِنِّیْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ مِنْ بَنِی الْحَارِثِ وَاِنِّیْ (ص:355) اَسْاَلُكَ عَنْ اَشْیَاءَ، فَاْمُرْ حَاجِبَكَ اَنْ لَا یَحْجُبَنِیْ، قَالَ: یَا وَثَّابُ اِذَا جَاءَ كَ هذا الحارثی فَاْذَنْ لَهٗ، قَالَ: فَكُنْتُ اِذَا جِئْتُ فَقَرَعْتُ الْبَابَ، قَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالَ: الْحَارِثِیُّ فَیَاْذَنَ لِیْ، قَالَ: اُدْخُلْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فَاِذَا عُثْمَانُ جَالِسٌ وَّحَوْلَهٗ نَفَرٌ سُكُوتٌ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ، كَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِهِمُ الطَّیْرَ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ، ثُمَّ جَلَسْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ عَنْ شَیْءٍ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حَالِهِمْ، قَالَ: فَبَیْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ نَفَرٌ، فَقَالُوْا: اَبٰی اَنْ یَّجِیْءَ، قَالَ: فَغَضِبَ وَقَالَ: اَبٰی اَنْ یَّجِیْءَ؟ اذْهَبُوْا فَجِیْئُوا بِهٖ، فَاِنْ اَبٰی فَجُرُّوْهُ جَرًّا، فَمَكَثْتُ قَلِیْلًا، فَجَاءُوا فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ اٰدَمُ طُوَالٌ، اَصْلَعُ فِیْ مُقَدَّمِ رَاْسِهٖ شَعَرَاتٌ، وَفِیْ قَفَائِهٖ شَعَرَاتٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ، فَقَالَ: اَنْتَ الَّذِیْ یَاْتِیْكَ رُسُلُنَا فَتَاْبٰی اَنْ تَاْتِیَنِیْ؟ قَالَ: فَكَلَّمَهٗ بِشَیْءٍ لا اَدْرِیْ مَا هُوَ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ فَمَا زَالُوْا یُنْفَضُّوْنَ مِنْ عِنْدِهٖ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ، قَالَ: فَقَامَ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لا اَسْاَلُ عَنْ هٰذَا اَحَدًا، اَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ فُلَانٌ حَتّٰی اَرٰی مَا یَصْنَعُ، قَالَ: فَتَبِعْتُهٗ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ جَالِسٌ اِلٰی سَارِیَةٍ وَحَوْلَهٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبْكُوْنَ، قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: یَا وَثَّابُ عَلَیَّ بِالشُّرَطِ، قَالَ: فَجَاءَ الشُّرَطُ، فَقَالَ: فَرِّقُوْا بَیْنَ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: فَفَرَّقُوا بَیْنَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ، فَتَقَدَّمَ عُثْمَانُ فَصَلّٰی، فَلَمَّا كَبَّرَ قَامَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ حُجْرَتِهَا فَقَالَتْ: اَیُّهَا النَّاسُ (ص:356) اسْمَعُوْا، قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَتْ فَذَكَرَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَعَثَهُ اللّٰهُ بِهٖ، ثُمَّ قَالَتْ: تَرَكْتُمْ اَمْرَ اللّٰهِ وَخَالَفْتُمْ رَسُوْلَهٗ - اَوْ نَحْوَ هٰذَا - ثُمَّ صَمَتَتْ فَتَكَلَّمَتْ اُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاِذَا هِیَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ عُثْمَانُ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ، فَقَالَ: اِنَّ هَاتَانِ الْفَتَّانَتَانِ فَتَنَتَا النَّاسَ فِیْ صَلَاتِهِمْ، وَاِلَّا تَنْتَهِیَا اَوْ لَاَسُبَّنَّكُمَا مَا حَلَّ لِیَ السِّبَابُ، وَاِنِّیْ لَاَصْلِكُمَا لَعَالِمٌ، قَالَ: فَقَالَ لَهٗ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ: اَتَقُوْلُ هٰذَا لِحَبَائِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَفِیْمَا اَنْتَ وَمَا هَاهُنَا، قَالَ: ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی سَعْدٍ عَامِدًا اِلَیْهِ، قَالَ: وَانْسَلَّ سَعْدٌ فَخَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِیَ عَلِیًّا بِبَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ: اَیْنَ تُرِیْدُ؟ قَالَ: اُرِیْدُ هٰذَا الَّذِیْ كَذَا وَكَذَا - یَعْنِیْ سَعْدًا - فَشَتَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ: اَیُّهَا الرَّجُلُ دَعْ هٰذَا عَنْكَ، قَالَ: فَلَمْ یَزَلْ بِهِمَا الْكَلَامُ حَتّٰی غَضِبَ عُثْمَانُ فَقَالَ: اَلَسْتَ الْمُتَخَلِّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ تَبُوْكَ؟ قَالَ: فَقَالَ عَلِیٌّ: اَلَسْتَ الْفَارَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ؟ قَالَ: ثُمَّ حَجَزَ النَّاسُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی اَتَیْتُ الْكُوْفَةَ، فَوَجَدْتُهُمْ اَیْضًا قَدْ وَقَعَ بَیْنَهُمْ شَیْءٌ وَنَشِبُوْا فِی الْفِتْنَةِ، وَرَدُّوْا سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ وَلَمْ یَدَعُوْهُ یَدْخُلُ اِلَیْهِمْ، قَالَ: فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِكَ رَجَعْتُ حَتّٰی اَتَیْتُ بِلَادَ قَوْمِیْ

❀❀ زیاد بن جبل نے' ابوکعب حارثی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے انہیں یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں اپنے گمشدہ اونٹوں کی تلاش میں نکلا میں نے زادِ سفر کے طور پر ایک برتن میں دودھ رکھا پھر میں نے سوچا کہ یہ

میں نے انصاف سے کام نہیں لیا وضو کا پانی کہاں رکھا جائے گا؟ تو میں نے دودھ کو نکال لیا اور اس برتن کو پانی سے بھر دیا میں نے سوچا کہ اس کے ذریعے وضو بھی ہو جائے گا اور اس کو پی بھی لوں گا' پھر میں اپنے اونٹوں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا' جب میں وضو کرنے کا ارادہ کرتا تھا اور برتن کو انڈیلتا تھا' تو پانی آتا تھا اور میں وضو کر لیتا تھا' جب میں پینے کا ارادہ کرتا تھا اور برتن کو انڈیلتا تھا' تو دودھ آ جاتا تھا اور میں اس کو پی لیتا تھا' تین دن تک ایسا ہوتا رہا' راوی بیان کرتے ہیں: اسماء نجرانیہ نامی خاتون نے ان سے کہا: اے ابوکعب! کیا وہ پانی تھا' یا دودھ تھا؟ تو میں نے کہا: تم غلط بولنے والی عورت ہو' وہ ایسی چیز تھی جو بھوک سے بچاتی تھی اور پیاس سے سیراب کر دیتی تھی' راوی کہتے ہیں: میں نے اپنی قوم کے کچھ افراد کو اس بارے میں بتایا' جن میں علی بن حارث بھی شامل تھے' جو بنوقنان کے سردار تھے تو انہوں نے کہا: تم جو بات بیان کر رہے ہو' میرا نہیں خیال کہ اس طرح ہوا ہوگا' تو میں نے کہا: اس بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے' راوی کہتے ہیں: پھر میں اپنے گھر واپس آ گیا' میں نے وہ رات گزاری' جب صبح کی نماز کا وقت ہوا اور میں اپنے دروازے کی طرف بڑھا اور دروازے سے باہر نکلا' تو میں نے دیکھا کہ وہاں علی بن حارث موجود تھے' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ نے میری طرف آنے کی تکلیف کیوں کی؟ آپ نے مجھے پیغام بھیج دینا تھا' میں آپ کے پاس آ جاتا' انہوں نے کہا: جی نہیں! میں' اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں' گزشتہ رات میں سویا' تو میں نے خواب میں دیکھا کسی نے کہا: کہ تم اس شخص کو جھٹلا رہے ہو' جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بیان کر رہا ہے۔

حضرت ابوکعب حارثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں وہاں سے نکلا اور مدینہ منورہ آیا' میں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں نے کچھ دینی معاملات کے بارے میں ان سے دریافت کیا' میں نے کہا: اے امیر المومنین! میں' یمن سے تعلق رکھنے والا بنوحارث سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوں' اور میں نے آپ سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا ہے' آپ اپنے دربان کو یہ ہدایت کریں کہ وہ مجھے آنے سے نہ روکا کرے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے وثاب! جب یہ حارثی شخص تمہارے پاس آئے' تو تم اسے اجازت دے دیا کرو' راوی بیان کرتے ہیں: تو جب بھی میں آتا اور دروازہ کھٹکھٹاتا' تو دربان پوچھتا تھا: کون ہے؟ میں جواب دیتا تھا: حارثی' تو وہ مجھے اجازت دے دیتا تھا اور کہتا تھا: کہ تم اندر آ جاؤ۔

ایک مرتبہ میں اسی طرح اندر داخل ہوا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' ان کے اردگرد کچھ لوگ خاموش بیٹھے ہوئے تھے وہ کوئی بات نہیں کر رہے تھے' یوں لگتا تھا جیسے ان کے سروں پر پرندے موجود ہیں' میں نے سلام کیا پھر میں بھی بیٹھ گیا' میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا' کیونکہ میں نے لوگوں کی صورت حال دیکھ لی تھی' ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ کچھ افراد آئے' اور انہوں نے یہ کہا: کہ وہ صاحبان انکار کر رہے ہیں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور بولے: وہ آنے سے انکار کر رہے ہیں؟ تم لوگ جاؤ اور انہیں لے کر آؤ' اگر وہ نہیں مانتے' تو انہیں کھینچ کر لے آؤ' تھوڑی دیر گزری تھی' وہ لوگ پھر آئے ان کے ساتھ ایک شخص تھا' جو گندمی رنگت کا طویل القامت شخص تھا' اُس کے سر کے آگے سے بال اڑے ہوئے تھے اور اس کی گدی کے پاس کچھ بال موجود تھے' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم وہ شخص ہو کہ تمہارے پاس ہمارے قاصد آئے اور تم نے میرے پاس آنے سے انکار کر دیا؟ پھر حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں بات چیت کی' مجھے اندازہ نہیں ہوسکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر وہ چلے گئے' اس کے بعد لوگ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے اُٹھنا شروع ہوئے' یہاں تک کہ میرے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا۔

راوی کہتے ہیں: پھر وہ کھڑے ہوئے تو میں نے یہ سوچا کہ اللہ کی قسم! میں اس صورت حال کے بارے میں کسی سے دریافت نہیں کروں گا کہ مجھے یہ کہنا پڑے کہ فلاں نے مجھے یہ بات بتائی ہے' جب تک میں خود اس بات کا جائزہ نہیں لیتا کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں: میں بھی اُن کے پیچھے چل پڑا' وہ مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ایک ستون کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے اردگرد کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے' جو رو رہے تھے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے وثاب! سپاہی کو میرے پاس لے کے آؤ' سپاہی آ گیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں کو ادھر ادھر کردو' سپاہی نے ان لوگوں کے درمیان علیحدگی کروادی' پھر نماز قائم ہوئی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' انہوں نے نماز پڑھائی' جب انہوں نے تکبیر کہی' تو ایک خاتون اپنے حجرے میں کھڑی ہوئیں اور بولیں: اے لوگو! تم لوگ غور سے سنو! پھر اس خاتون نے کوئی گفتگو کی' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور جس چیز کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے' اُس کا ذکر کیا پھر اس خاتون نے کہا: تم لوگوں نے اللہ کے حکم کو ترک کردیا ہے اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے' یا اس کی مانند کوئی کلمات کہے' پھر وہ خاتون خاموش ہوئیں' تو ایک اور خاتون نے اس کی مانند گفتگو کی' وہ خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

راوی کہتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا' تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: ان دو خواتین نے جو آزمائش کا شکار کرنے والی ہیں' انہوں نے لوگوں کو ان کی نماز کے بارے میں آزمائش کا شکار کرنے کی کوشش کی ہے' یا تو آپ دونوں خواتین باز آجائیں' ورنہ میں آپ دونوں کو برا کہوں گا' ویسے برا کہنا میرے لئے مناسب نہیں ہے' لیکن میں آپ دونوں کی اصل صورت حال سے بخوبی واقف ہوں' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب خواتین کو اس طرح کہہ رہے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا اس معاملے کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ پھر وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے' حضرت عثمان بھی مسجد سے باہر جانے لگے' مسجد کے دروازے پر اُن کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں اس اس جگہ کا ارادہ رکھتا ہوں' ان کی مراد یہ تھی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس جانا چاہتا ہوں' انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو برا کہا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے صاحب! اس کو اپنے آپ سے رہنے دیں پھر اس کے بعد دونوں کے درمیان بات چیت ہوتی رہی' یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور بولے: کیا تم وہ شخص نہیں ہو؟ جو غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ وہ نہیں ہیں' جو غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟

راوی کہتے ہیں: پھر لوگوں نے ان کے درمیان بیچ بچاؤ کروایا' پھر میں' مدینہ منورہ سے نکلا اور کوفہ آ گیا' تو میں نے وہاں بھی لوگوں کو پایا کہ ان کے درمیان اختلافات پیدا ہوچکے ہیں' اور ان کے درمیان فتنہ آرہا ہے' انہوں نے سعید بن عاص کو واپس

کر دیا تھا اور اسے اپنے پاس آنے کی اجازت نہیں دی تھی' جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں واپس آ گیا اور اپنی قوم کے علاقے میں پہنچ گیا۔

20733 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: جُعِلَتْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسُ فِتَنٍ: فِتْنَةٌ عَامَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ عَامَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ تَاْتِي الْفِتْنَةُ الْعَمْيَاءُ الصَّمَّاءُ الْمُطْبِقَةُ، الَّتِيْ يَصِيرُ النَّاسُ فِيهَا كَالْاَنْعَامِ

** عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اس امت میں پانچ قسم کے فتنے رکھے گئے ہیں' ایک عمومی فتنہ ہے' پھر ایک خاص فتنہ ہوگا پھر ایک عمومی فتنہ ہوگا' پھر ایک خاص فتنہ ہوگا' پھر ایک اندھا' بہرہ' ایک دوسرے کے اوپر نیچے والا فتنہ ہوگا' جس کے دوران لوگ جانوروں کی مانند ہو جائیں گے"۔

20734 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَقَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ، فَوَاللّٰهِ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ الْمَوْتُ اِلٰى اَحَدِهِمْ اَحَبُّ مِنَ الذَّهَبِ الْحَمْرَاءِ

** یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ بیمار تھے' انہوں نے فرمایا: اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم مر جاؤ! تو تم مر جانا' اللہ کی قسم! لوگوں پر ایسا زمانہ آ جائے گا کہ ان میں سے کسی ایک کے نزدیک موت' سرخ سونے سے زیادہ محبوب ہوگی۔

20735 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: ثَارَتِ الْفِتْنَةُ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ، لَمْ يَخِفَّ مِنْهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا . قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ غَيْرُهُ: خَفَّ مَعَهُ - يَعْنِيْ عَلِيًّا - مِائَتَانِ وَبِضْعَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ مِّنْهُمْ اَبُوْ اَيُّوْبَ، وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

** ایوب نے' ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: فتنہ پھیلا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے' لیکن ان میں سے چالیس افراد نے بھی اس میں حصہ نہیں لیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: کہ اُن کے ساتھ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو سو سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حصہ لیا تھا' جن میں سے چالیس افراد کا تعلق غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے افراد سے تھا' جن میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شامل تھے۔

20736 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قِيْلَ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ: اَلَا تُقَاتِلُ، فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الشُّوْرٰى، وَاَنْتَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ غَيْرِكَ؟ قَالَ: لَا اُقَاتِلُ حَتّٰى تَاْتُوْنِيْ بِسَيْفٍ لَهٗ عَيْنَانِ، وَلِسَانٌ وَّشَفَتَانِ، يَعْرِفُ الْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ، قَدْ جَاهَدْتُ وَاَنَا اَعْرِفُ الْجِهَادَ، وَلَا اَبْخَعُ بِنَفْسِيْ اِنْ كَانَ

رَجُلٌ خَيْرًا مِّنِّي

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ جنگ میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ جبکہ آپ اہل شوریٰ میں سے ہیں اور آپ کسی اور کے مقابلے میں اس معاملے کے زیادہ حق دار ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں جنگ میں اس وقت تک حصہ نہیں لوں گا جب تک تم میرے پاس ایسی تلوار لے کے نہیں آتے جس کی دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں ہوتے جو مومن کے مقابلے میں کافر کو پہچان سکے میں نے بھرپور کوشش کی اور میں نے جہاد کو پہچانا بھی ہے اور اب بھی میں خود کو اس کا فرمانبردار بنا دوں گا اگر کوئی شخص مجھ سے بہتر ہو۔

20737 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، قَـالَ اَخْبَـرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَجَّهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّهُ كَانَ يُرِيْدُ قَتْلَ اَخِيْهِ

٭٭ حسن بصری روایت کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مدمقابل آ جائیں اور اُن دونوں میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جائیں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو قاتل ہے مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے بھائی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

20738 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، قَـالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مَرَّةً يَّوْمًا، فَـرَكِـبَ الـنَّبِـيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا كَاَنَّهُ مُقْرِفٌ فَرَكَضَهُ فِىْ آثَارِهِمْ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اہل مدینہ گھبراہٹ کا شکار ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہو کر گئے جو کچھ سرکش تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو کر ان لوگوں کے پیچھے گئے جب آپ واپس آئے تو آپ نے فرمایا: ہم نے اس کو (تیز رفتاری کے حوالے سے) سمندر پایا ہے۔

20739 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: ثَارَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى فَلَمْ يَبْقَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا اَحَدٌ، ثُمَّ كَانَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ فَلَمْ يَبْقَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ اَحَدٌ قَالَ: وَاَظُنُّ لَوْ كَانَتِ الثَّالِثَةُ لَمْ تُرْفَعْ وَفِى النَّاسِ طَبَاخٌ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: جب پہلا فتنہ آیا تو ایسا کوئی فرد باقی نہیں رہا جس نے غزوۂ بدر میں شرکت کی ہو پھر جب دوسرا فتنہ آیا تو ایسا کوئی فرد باقی نہیں رہا جس نے صلح حدیبیہ میں شرکت کی ہو راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہ بھی کہا: کہ میرا خیال ہے اگر تیسری مرتبہ فتنہ آیا تو اُس کے اٹھائے جانے سے پہلے لوگوں میں صرف باورچی رہ جائے گا۔

20740 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

اِيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ لَا يَشْخَصْ لَهَا اَحَدٌ، وَاللّٰهِ مَا شَخَصَ فِيهَا اَحَدٌ اِلَّا نَسَفَتْهُ كَمَا يَنْسِفُ السَّيْلُ الدِّمَنَ، اِنَّهَا مُشْبِهَةٌ مُقْبِلَةٌ، حَتّٰى يَقُولَ الْجَاهِلُ هٰذِهٖ تُشَبِّهُ مُقْبِلَةً وَتُبَيِّنُ مُدْبِرَةً، فَاِذَا رَاَيْتُمُوهَا فَاجْثَمُوا فِي بُيُوتِكُمْ، وَكَسِّرُوا سُيُوفَكُمْ، وَقَطِّعُوا اَوْتَادَكُمْ

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ فتنوں سے بچو! کوئی شخص اس کی طرف نہ دیکھے اللہ کی قسم! جو شخص فتنے کے دوران اس کی طرف دیکھے گا' تو وہ فتنہ اسے یوں بہا کر لے جائے گا' جس طرح سیلاب' خس وخاشاک کو بہا کر لے جاتا ہے' وہ فتنہ اشتباہ والا ہوگا اور آئے گا' یہاں تک کہ ناواقف شخص یہ کہے گا: یہ اشتباہ پیدا کرنے والا ہے اور آرہا ہے' لیکن جب یہ جائے گا' تو یہ وضاحت کردے گا' جب تم اس فتنے کو دیکھو' تو تم اپنے گھروں میں رہو اور اپنی تلواریں توڑ دو' اور اپنے کیلوں کو کاٹ دو۔

20741 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، مِنْهُمُ الْحَسَنُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةِ النَّاسِ، مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ، وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا، - وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ - قَالَ: فَبِمَ تَأْمُرُنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّتِكَ، وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ قَالَ: يَقُولُ الْحَسَنُ: فَوَاللّٰهِ مَا تَمَالَكَ اِنْ كَانَ فِيَّ عَلٰى اَسْوَاءِ ذٰلِكَ

✵✵ معمر نے' ایک سے زیادہ افراد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جن میں سے ایک حسن بھی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم لوگوں کے' چھان بورے میں باقی رہ جاؤ گے' جن کے عہد اور ان کی امانتیں' ایک دوسرے میں مل جائیں گی' اور ان کے درمیان اختلاف ہوگا' اور وہ یوں ہو جائیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے یہ بات ارشاد فرمائی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم جس چیز کو معروف سمجھو (اس پر عمل کرو) اور جس کو تم منکر سمجھو' اسے چھوڑ دو' اور تم پر صرف اپنا خیال رکھنا لازم ہے' دوسروں سے بچ کے رہنا۔

راوی کہتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر آدمی' اس سے زیادہ بری صرتحال میں ہو تو وہ خود پر بالکل بھی قابو نہیں رکھ سکے گا۔

20742 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: كَيْفَ بِكُمْ اِذَا لَبَسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ، وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ، وَيُتَّخَذُ سُنَّةٌ، فَاِنْ غُيِّرَتْ يَوْمًا، قِيلَ: هٰذَا مُنْكَرٌ، قَالُوا: وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: اِذَا قَلَّتْ اُمَنَاؤُكُمْ، وَكَثُرَتْ اُمَرَاؤُكُمْ، وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ، وَكَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ، وَتُفُقِّهَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تمہیں ایسا فتنہ لپیٹ میں لے گا' جس میں چھوٹا' بڑا ہو جائے گا بڑا' بوڑھا ہو جائے گا کسی طریقے کو اختیار کیا جائے گا اگر ایک دن بھی اس میں تبدیلی کی جائے گی' تو کہا جائے گا: یہ منکر ہے' لوگوں نے

دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! ایسا کب ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: جب تمہارے امین لوگ کم ہو جائیں گے تمہارے امراء زیادہ ہو جائیں گے تمہارے دین کے عالم کم ہو جائیں گے تمہارے قاری زیادہ ہو جائیں گے اور دین کو دینی مقصد کے بغیر سیکھا جائے گا اور آخرت کے عمل کے ذریعے دنیا حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی"۔

20743 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْحَنْظَلِيِّ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ بَعْدِىْ اَنْ يُّؤْخَذَ الرَّجُلُ مِنكُمُ الْبَرِىءُ، فَيُؤْشَرُ كَمَا يُؤْشَرُ الْجَزُوْرُ، وَيُشَاطُ لَحْمُهُ كَمَا يُشَاطُ لَحْمُهَا، وَيُقَالُ: عَاصٍ وَلَيْسَ بِعَاصٍ قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ تَحْتَ الْمِنْبَرِ: وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ اَوْ: بِمَا تَشْتَدُّ الْبَلِيَّةُ، وَتَظْهَرُ الْحَمِيَّةُ، وَتُسْبَى الذُّرِّيَّةُ، وَتَدُقُّهُمُ الْفِتَنُ كَمَا تَدُقُّ الرَّحَا ثُفْلَهَا، وَكَمَا تَدُقُّ النَّارُ الْحَطَبَ؟ قَالَ: وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا عَلِيُّ؟، قَالَ: اِذَا تُفُقِّهَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الْعَمَلِ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ

✷✷ سلیم بن قیس حنظلی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اپنے بعد! تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے کہ تم میں سے کسی بے گناہ شخص کو پکڑا جائے گا اور پھر اسے یوں مار دیا جائے گا جس طرح اونٹ کو مارا جاتا ہے اور اس کا گوشت یوں گھسیٹا جائے گا جس طرح اونٹ کا گوشت گھسیٹا جاتا ہے اور یہ کہا جائے گا: یہ نافرمان (یا باغی) ہے حالانکہ وہ نافرمان نہیں ہوگا راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جو اس وقت منبر کے نیچے موجود تھے انہوں نے فرمایا: اے امیر المومنین! ایسا کب ہوگا؟ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے کہا: ایسا اس وقت ہوگا جب آزمائش شدید ہو جائے گی حمیت ظاہر ہو جائے گی بال بچوں کو قیدی بنالیا جائے گا اور فتنے لوگوں کو پیس دیں گے جس طرح چکی اپنے اندر آنے والی چیز کو پیس دیتی ہے اور جس طرح آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے علی! ایسا کب ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جب دین کا علم دینی مقصد کے بغیر حاصل کیا جائے گا اور علم کو عمل کے بغیر حاصل کیا جائے گا اور آخرت کے عمل کے ذریعے دنیا تلاش کی جائے گی"۔

20744 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْهَرَجَ، قَالُوْا: وَمَا الْهَرَجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، قَالُوْا: وَاَكْثَرُ مِمَّا نَقْتُلُ الْيَوْمَ، اِنَّا لَنَقْتُلُ فِى الْيَوْمِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ قَتْلَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَلٰكِنْ قَتْلَ بَعْضِكُمْ بَعْضًا، قَالُوْا: وَفِيْنَا كِتَابُ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَفِيْكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، قَالُوْا: وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا؟ قَالَ: اِنَّهُ تُنْتَزَعُ عُقُوْلُ عَامَّةِ ذَاكُمُ الزَّمَانِ، وَيُخْلَفُ لَهَا هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَىْءٍ وَلَيْسُوْا عَلٰى شَىْءٍ

** حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے تم لوگوں کے بارے میں حرج کا اندیشہ ہے' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! حرج سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل وغارت گری' لوگوں نے عرض کی: ہم آج کل جتنے لوگوں کو قتل کر رہے ہیں' کیا اس سے زیادہ ہوگا؟ ہم نے ایک دن میں مشرکین کے اتنے' اتنے لوگوں کو قتل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد مشرکین کو قتل کرنا نہیں ہے' بلکہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے' لوگوں نے عرض کی: کیا ہمارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اُس وقت تمہارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہوگی' لوگوں نے دریافت کیا: کیا ہمارے پاس ہماری عقلیں ہوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے میں زیادہ تر لوگوں کی عقلیں الگ کر لی جائیں گی اور اس زمانے میں کم تر لوگوں کو حکمران بنادیا جائے گا' وہ یہ سمجھیں گے کہ وہ کوئی حیثیت رکھتے ہیں' حالانکہ وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے ہوں گے''۔*

20745 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّهٗ اجْتَمَعَ هُوَ وَمُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَكَانَ مُسْلِمٌ خَرَجَ مَعَ ابْنِ الْاَشْعَثِ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ مُسْلِمٌ: قَدْ خَرَجْتُ مَعَهٗ، فَوَاللّٰهِ مَا سَلَلْتُ سَيْفًا، وَلَا رَمَيْتُ بِسَهْمٍ، وَلَا طَعَنْتُ بِرُمْحٍ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ قِلَابَةَ: لٰكِنْ قَدْ رَآكَ رَجُلٌ وَّاقِفًا، فَقَالَ: هٰذَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَاقِفٌ لِلْقِتَالِ، فَرَمٰى بِسَهْمِهٖ، وَطَعَنَ بِرُمْحِهٖ، وَضَرَبَ بِسَيْفِهٖ قَالَ: فَبَكٰى مُسْلِمٌ، قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّىْ لَمْ اَقُلْ شَيْئًا

** ایوب نے' ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ وہ اور مسلم بن یسار اکٹھے ہوئے' مسلم' ابن اشعث کے ساتھ لڑائی کے لئے نکلے تھے' لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا' تو مسلم نے کہا: میں اُس کے ساتھ نکلا ضرور تھا' لیکن اللہ کی قسم! نہ تو میں نے اپنی تلوار سونتی' اور نہ ہی میں نے کوئی تیر مارا' نہ میں نے نیزہ چبھویا' تو ابوقلابہ نے ان سے کہا: لیکن ایک شخص نے آپ کو ٹھہرے ہوئے تو دیکھ لیا تھا' اس نے یہ سوچا ہوگا کہ یہ مسلم بن یسار لڑائی کے لئے کھڑے ہوئے ہیں' تو اس شخص نے تو اپنا تیر مارا ہوگا' اپنا نیزہ چبھویا ہوگا' اپنی تلوار کے ذریعے ضرب لگائی ہوگی' راوی کہتے ہیں: تو مسلم اتنا روئے کہ ابوقلابہ کہتے ہیں: میں نے یہ آرزو کہ کاش میں نے وہ بات نہ کہی ہوتی۔

20746 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ بِالشَّامِ كَانَ اَوَّلُهَا لَعِبَ الصِّبْيَانِ تَطْفُو مِنْ جَانِبٍ، وَتَسْكُنُ مِنْ جَانِبٍ، فَلَا تَتَنَاهٰى حَتّٰى يُنَادِىَ مُنَادٍ اِنَّ الْاَمِيْرَ فُلَانٌ قَالَ: فَيَقْبَلُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ يَدَيْهِ حَتّٰى اِنَّهُمَا لَيَنْتَفِضَانِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ذَاكُمُ الْاَمِيْرُ حَقًّا، ذَاكُمُ الْاَمِيْرُ حَقًّا

** معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے:

''شام میں ایک فتنہ آئے گا' جس کے آغاز میں بچوں کا کھیل ہوگا' وہ ایک جانب سے بجھ جائے گا اور ایک جانب سے

* یہ روایت امام حاکم نے اپنی ''مستدرک'' میں (498/4) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے

پرسکون ہوجائے گا' لیکن وہ ختم نہیں ہوگا' یہاں تک کہ ایک منادی یہ اعلان کرے گا: امیر' فلاں شخص ہے' راوی کہتے ہیں: پھر سعید بن مسیّب نے اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیا' یہاں تک کہ وہ دونوں کپکپانے لگے' پھر انہوں نے کہا: وہی درحقیقت امیر ہوگا' وہی درحقیقت امیر ہوگا''۔

20747 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: قَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لِلْاِسْلَامِ مُنْتَهًى؟ قَالَ: نَعَمْ، اَيُّمَا اَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْعَرَبِ، اَوِ الْعَجَمِ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ خَيْرًا اَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامَ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ تَقَعُ فِتَنٌ كَاَنَّهَا الظُّلَلُ، قَالَ: فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: كَلَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

✵✵ عروہ بن زبیر نے' حضرت کرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اسلام کی کوئی آخری حد ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! عربوں' یا عجمیوں کا' جو بھی گھرانہ ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے گا' اُن پر اسلام کو داخل کردے گا' اس شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر فتنے واقع ہوں گے' جو بادلوں کی مانند ہوں گے' اس دیہاتی نے عرض کی: ایسا ہرگز نہیں ہوگا' یارسول اللہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اس وقت میں' تم لوگ دوبارہ سانپوں کی طرح (ضرررساں) ہوجاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو گے''۔

20748 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْحَارِثِ - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ لِهِنْدَ اِزَارٌ فِيْ كُمِّهَا - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مَا فُتِحَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ، مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجْرَةِ، يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ

✵✵ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' آج رات کتنے خزانے کھول دیے گئے ہیں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' آج رات کتنے فتنے نازل ہوئے ہیں' کوئی حجرے والی خواتین کو بیدار کردے' دنیا میں لباس والی کئی عورتیں' آخرت میں برہنہ ہوں گی''۔

20749 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذَا، وَحَلَّقَ اِبْهَامَهُ بِالَّتِيْ تَلِيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

٭٭ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: عربوں کے لئے اس خرابی کے حوالے سے بربادی ہے' جو قریب آچکا ہے' آج یاجوج ماجوج کی دیوار کا اتنا حصہ کھول دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے حلقہ بنا کر یہ بات ارشاد فرمائی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے؟ جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے گی (تو ایسا ہی ہوگا)۔

20750 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: اَدْرَكْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَاَدْرَكْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَاَدْرَكْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَفَاتَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَاَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عُمَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ يَجْلِسُهُ: اللّٰهُ حَكَمٌ قِسْطٌ، تَبَارَكَ اسْمُهُ، (ص:364) هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ، مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنٌ يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتّٰى يَاْخُذَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ، وَالْحُرُّ وَالْعَبْدُ، وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ، فَيَقُولَ: قَدْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ، فَمَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ؟ ثُمَّ يَقُولُ: مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتّٰى اَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ، فَاِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ، فَاِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ، اتَّقُوا زَيْغَ الْحَكِيمِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلٰى فِي الْحَكِيمِ الضَّلَالَةَ، وَيُلْقِي لِلْمُنَافِقِ كَلِمَةَ الْحَقِّ، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا يُدْرِينَا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَنَّ الْمُنَافِقَ يُلْقِي كَلِمَةَ الْحَقِّ، وَاَنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلٰى فِي الْحَكِيمِ الضَّلَالَةَ؟ قَالَ: اجْتَنِبُوا مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ كُلَّ مُتَشَابِهٍ، الَّذِي اِذَا سَمِعْتَهُ قُلْتَ: مَا هٰذَا؟ وَلَا يُثْنِيكَ ذٰلِكَ عَنْهُ، فَاِنَّهُ لَعَلَّهُ اَنْ يُرَاجِعَ وَيُلْقِي الْحَقَّ اِذَا سَمِعَهُ، فَاِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا

٭٭ ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' میں نے ان سے علم حاصل کیا ہے' میں نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' ان سے علم سیکھا ہے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' ان سے سیکھا ہے' لیکن میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے استفادہ نہیں کر سکا۔

یزید بن عمیرہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: کہ وہ ہر محفل جس میں بیٹھتے تھے' یہ کہتے تھے:

''اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والا' فیصلہ کرنے والا ہے' اس کا اسم برکت والا ہے' شکوک کا شکار لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے' تمہارے بعد ایسے فتنے آئیں گے' جن میں مال زیادہ ہو جائے گا اور قرآن کو کھول دیا جائے گا' یہاں تک کہ مرد عورت' آزاد غلام' چھوٹا بڑا' اُس کا علم حاصل کریں گے' کوئی شخص قرآن کا علم حاصل کرے گا اور کہے گا: میں نے قرآن کا علم حاصل کیا ہے' کیا وجہ ہے لوگ میری پیروی کیوں نہیں کرتے؟ جبکہ میں قرآن کا علم حاصل کر چکا ہوں' پھر وہ یہ کہے گا: کہ یہ لوگ میری پیروی اُس وقت تک نہیں کریں گے' جب تک میں ان کے سامنے کوئی نئی چیز نہیں لے کر آتا' تو تم اس چیز سے بچو! جو نئی آئی ہوئی ہوگی' کیونکہ جو چیز نئی آئی ہوئی گی' وہ گمراہی ہوگی' اور تم لوگ سمجھدار شخص کے بھٹکنے سے بچنا' کیونکہ شیطان' سمجھدار شخص کے منہ پر گمراہی ڈال دیتا ہے' اور منافق کی طرف سے حق بات بھی پیش کر دیتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے' ہمیں کیسے پتہ چلے گا؟ کہ منافق شخص نے حق بات بیان کی ہے' اور شیطان نے عقل مند شخص کی زبان پر گمراہی ڈال دی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم دانشوار کے ہر اس کلام سے اجتناب کرنا' جو اشتباہ والا ہو کہ جب تم اس کو سنو' تو تم یہ کہو: کہ یہ کیا ہے' اور تم اس کی طرف سے وہ بات آگے بیان نہ کرنا' کیونکہ ہوسکتا ہے' وہ اس سے رجوع کرلے اور جب وہ حق سنے' تو حق پیش کردے' کیونکہ حق پر نور ہوتا ہے''۔

20751 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَنُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوْا: اَيُّمَ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْقَتْلُ

✵✵ سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''زمانہ سمٹ جائے گا' فتنے ظاہر ہوں گے اور کنجوسی ڈال دی جائے گی اور حرج بکثرت ہوگا' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قتل وغارت گری''۔

20752 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَا: قَالَ عُمَرُ: مَنْ يُّحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتَنِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: اَنَا، قَالَ عُمَرُ: هَاتِ، اِنَّكَ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ، قَالَ حُذَيْفَةُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّدَقَةُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ قَالَ عُمَرُ: لَسْتُ هٰذَا اَعْنِي، قَالَ: فَالَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُّغْلَقٌ قَالَ: اَفَيُكْسَرُ ذٰلِكَ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَا بَلْ يُكْسَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: اِذًا لَا يُغْلَقُ

✵✵ قتادہ اور سلیمان تیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون ہمیں فتنوں کے بارے میں بتائے گا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم بیان کرو' کیونکہ تم اس حوالے سے جرأت رکھتے ہو' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آدمی کے لئے آزمائش' اُس کے اہل خانہ اس کے مال میں ہوتی ہے' اور اس کو صدقہ' نماز اور روزہ ختم کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں' یہ مراد نہیں لے رہا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر وہ فتنہ ہوگا' جس کی موجیں یوں ہوں گی' جیسے سمندر کی موجیں ہوتی ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے اور اُس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا؟ یا اُسے کھول دیا جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! بلکہ اس کو توڑ دیا جائے گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی صورت میں پھر وہ دوبارہ بند نہیں ہوگا۔

20753 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسَائِهِ: اَيَّتُكُنَّ تَنْبَحُهَا كِلَابُ مَاءِ كَذَا وَكَذَا؟ - يَعْنِي الْحَوْاَبَ - فَلَمَّا خَرَجَتْ عَائِشَةُ اِلَى الْبَصْرَةِ نَبَحَتْهَا الْكِلَابُ، فَقَالَتْ: مَا اسْمُ هٰذَا الْمَاءِ؟ فَاَخْبَرُوْهَا، فَقَالَتْ: رُدُّوْنِيْ فَاَبٰى عَلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمایا: تم میں سے کون وہ ہوگی؟ جس پر فلاں' فلاں جگہ کے پانی کے پاس والے کتے بھونکیں گے' نبی اکرم ﷺ کی مراد حوأب نامی

جگہ تھی' جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی طرف جانے کے لئے نکلیں' تو ان پر کتے بھونکے' تو انہوں نے دریافت کیا: اس جگہ کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے انہیں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے واپس کردو' لیکن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اُن کی بات نہیں مانی۔

20754 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: لَا تَزَالُ الْفِتْنَةُ مُوَادَمَةً بِهَا مَا لَمْ تَبْدُ مِنْ قِبَلِ الشَّامِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: کعب فرماتے ہیں: فتنہ مسلسل جاری رہے گا' جب تک شام کی طرف سے اس کا ظہور نہیں ہوتا۔

20755 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: مَا شَیْءٌ كَانَ يُحَدِّثُنَاهُ كَعْبٌ اِلَّا قَدْ اَتٰى عَلٰى مَا قَالَ اِلَّا قَوْلَهُ: اِنَّ فَتٰى ثَقِيفٍ يَّقْتُلُنِیْ وَهٰذَا رَاْسُهُ بَيْنَ يَدَیَّ - يَعْنِی الْمُخْتَارَ - قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: وَلَا يَشْعُرُ اَنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ قَدْ خُبِءَ لَهُ. يَعْنِی الْحَجَّاجَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کعب نے ہمیں جو چیز بھی بیان کی ہے' وہ پوری ہوئی' البتہ ان کی ایک بات پوری نہیں ہوئی' انہوں نے یہ کہا تھا: کہ ثقیف قبیلے کا ایک نوجوان مجھے قتل کرے گا' لیکن اس کا سر میرے سامنے موجود ہے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی مراد مختار ثقفی تھا۔

ابن سیرین کہتے ہیں: لیکن انہیں یہ اندازہ نہیں تھا کہ ''ابومحمد'' کو اُن کے لئے سنبھال کے رکھا گیا ہے' ابن سیرین کی مراد حجاج بن یوسف تھا۔

20756 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحَیِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْمُهَلَّبِ، قَالَ: وَكَانَ عِكْرِمَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهَا قَالَ: فَقَالَ عِكْرِمَةُ يَوْمًا: لَاُحَدِّثَنَّكِ حَدِيْثًا مَا حَدَّثْتُهُ اَحَدًا غَيْرَكِ: لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ بَنِیْ اُمَيَّةَ مَا لَمْ يَخْتَلِفْ بَيْنَهُمْ رُمْحَانِ، فَاِذَا اخْتَلَفَ بَيْنَهُمْ رُمْحَانِ خَرَجَتْ مِنْهُمْ فَلَمْ تَرْجِعْ فِيْهِمْ اَبَدًا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: قبیلے کے ایک سے زیادہ افراد نے ہند بنت مہلب کے حوالے سے یہ روایت مجھے بیان کی ہے: یہ وہ خاتون ہیں کہ عکرمہ ان کے ہاں آیا کرتے تھے' ایک دن عکرمہ نے کہا: آج میں تمہیں ایک ایسی حدیث بیان کروں گا' جو میں نے تمہارے علاوہ کسی اور کو بیان نہیں کی' یہ معاملہ بنوامیہ میں مسلسل اس وقت تک رہے گا' جب تک ان کے درمیان آپس میں نیزے نہیں ٹکراتے' جب ان کے درمیان نیزے ٹکرائیں گے تو یہ معاملہ ان سے نکل جائے گا اور پھر دوبارہ اُن کی طرف کبھی نہیں آئے گا۔

20757 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَالَ لِیْ عَبِيْدَةُ وَاَنَا بِالْكُوفَةِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ: اَفْرُغْ مِنْ ضَيْعَتِكَ، ثُمَّ انْحَدِرْ اِلٰى مِصْرِكَ، فَاِنَّهٗ سَيَحْدُثُ فِی الْاَرْضِ حَدَثٌ، قَالَ: قُلْتُ: فَبِمَ تَاْمُرُنِیْ؟ قَالَ: تَلْزَمُ بَيْتَكَ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ وَقَعَتْ فِتْنَةُ ابْنِ الزُّبَيْرِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبیدہ نے مجھ سے کہا: میں اس وقت کوفہ میں تھا اور یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما والی آزمائش سے پہلے کی بات ہے کہ تم اپنی کام سے فارغ ہو جاؤ اور پھر اپنے شہر واپس چلے جاؤ' کیونکہ عنقریب زمین میں' ایک حادثہ

رونما ہونے والا ہے میں نے دریافت کیا: پھر آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: تم اپنے گھر میں رہنا' ابن سیرین کہتے ہیں: جب میں بصرہ آیا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما والی آزمائش واقع ہوگئی۔

20758 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ ... قَالَ: يَقُوْلُ: تَعَلَّمُوا الْاِسْلَامَ، فَاِذَا عَلِمْتُمُوْهُ فَلَا تَرْغَبُوْا عَنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ، فَاِنَّ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ الْاِسْلَامُ، وَلَا تُحَرِّفُوْهُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، وَعَلَيْكُمْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقْتُلُوْا صَاحِبَهُمْ، وَقَبْلَ اَنْ يَّفْعَلُوا الَّذِىْ فَعَلُوا، لَقَدْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ قَبْلَ اَنْ يَّقْتُلُوْا صَاحِبَهُمْ، وَقَبْلَ اَنْ يَّفْعَلُوا الَّذِىْ فَعَلُوْا خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَاِيَّاكُمْ وَهٰذِهِ الْاُمُورَ الَّتِىْ تُلْقِى بَيْنَ النَّاسِ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءِ

✵✵ معمر نے' عاصم کے حوالے سے ابوالعالیہ ریاحی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اسلام کا علم حاصل کرو' جب تم اس کا علم حاصل کرلو' تو اُس سے منہ نہ موڑو اور تم پر صراط مستقیم پر رہنا لازم ہے' کیونکہ صراط مستقیم' اسلام ہے' تم اس کو چھوڑ کر دائیں بائیں نہ ہونا' اور تم پر اپنے نبی کی سنت کی اور ان کے اصحاب کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے' اس سے پہلے کہ وہ لوگ اپنے متعلقہ فرد کو قتل کر دیں' اور اس سے پہلے کہ وہ لوگ وہ کریں' جو انہوں نے کرنا ہے' میں نے قرآن کا علم اس وقت حاصل کیا تھا' جو اس سے پہلے تھا کہ جب ان لوگوں نے اپنا متعلقہ فرد کو قتل کیا' اور اس سے پہلے تھا کہ جو ان لوگوں نے اس سے پندرہ سال پہلے کی بات ہے اور تم پر ان اُمور سے بچ کے رہنا لازم ہے' جو لوگوں کے درمیان عداوت اور دشمنی پیدا کر دیتے ہیں۔

20759 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ: ذَكَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ رَاْسُهُ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ، قَالَ: فَقَامَ اِلَيْهِ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَاَخَذَ بِعَضُدِهٖ، ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُوَ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ، فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' ابن سیرین نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے' اس کے قریب ہونے کا ذکر کیا' اس وقت ایک شخص وہاں سے گزرا' جس نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس وقت یہ شخص حق پر ہوگا' راوی کہتے ہیں: تو حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اُٹھ کر اس شخص کے پاس گئے' انہوں نے اس شخص کا بازو پکڑا اور پھر اس کا رُخ نبی اکرم ﷺ کی طرف کیا اور دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا یہ؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا' تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ *

* یہ روایت امام ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (111) امام احمد نے اپنی ''مسند'' (4/242 و 243) میں' اس روایت کے ایک راوی' ابن سیرین کے حوالے سے' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

بَابُ خَيْرِ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ

باب: فتنوں میں سب سے بہتر لوگوں کا تذکرہ

20760 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ - اَوْ قَالَ: بِرَاْسِ - فَرَسِهِ خَلْفَ اَعْدَاءِ اللّٰهِ يُخِيفُهُمْ وَيُخِيفُوْنَهُ، وَرَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ بَادِيَتِهِ يُؤَدِّي الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''فتنوں میں' لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہوگا' جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ لے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور اللہ کے دشمنوں کے خلاف جائے گا' وہ ان لوگوں کو خوف زدہ کرے گا اور وہ لوگ اسے خوف کا شکار کریں گے' یا وہ شخص ہوگا' جو ویرانے میں الگ تھلگ رہے گا' اور اپنے ذمہ لازم حق کو ادا کرے گا''۔

20761 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَوْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ - مَعْمَرٌ شَكَّ - عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مومن' جو اللہ کی راہ میں' اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرتا ہے' اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہے' اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

20762 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اَظَلَّتْكُمْ فِتْنَةٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، اَنْجَى النَّاسِ فِيْهَا - اَوْ قَالَ مِنْهَا - صَاحِبُ شَاءٍ يَاْكُلُ مِنْ رَسَلِ غَنَمِهِ، اَوْ رَجُلٌ وَّرَاءَ الدَّرْبِ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَاْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے لوگو! تم پر ایسے فتنے آئیں گے' جو تاریک کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' اُن میں سب سے زیادہ نجات پانے والا شخص وہ بکریوں والا شخص ہوگا' جو اپنی بکریوں کا دودھ اور گوشت کھالے گا' یا وہ شخص ہوگا جو سرحدی علاقوں میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے گا اور اپنی تلوار کے ذریعے کھائے گا۔

بَابُ سُنَنِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

باب: تم سے پہلے کے لوگوں کا تذکرہ

20763 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِيْ سِنَانٍ الدِّيْلِيِّ، عَنْ اَبِيْ

وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حُنَيْنٍ فَمَرَرْنَا بِالسِّدْرَةِ، فَقُلْنَا: اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، اجْعَلْ لَنَا هٰذِهِ ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لِلْكُفَّارِ ذَاتُ اَنْوَاطٍ، وَكَانَ الْكُفَّارُ يَنُوطُوْنَ سِلَاحَهُمْ بِسِدْرَةٍ، وَيَعْكُفُوْنَ حَوْلَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، هٰذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ لِمُوْسَى: (اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ) (الأعراف: 138) اِنَّكُمْ تَرْكَبُوْنَ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

✽✽ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی طرف جانے کے لئے نکلے' ہمارا گزر بیری کے درخت کے پاس سے ہوا' تو ہم نے کہا: یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے بھی ایک ''ذات انواط'' مقرر کردیں' جس طرح کافروں کا ''ذات انواط'' ہوتا ہے' کافر لوگ بیری کے درخت کے ساتھ اپنے ہتھیار لٹکایا کرتے تھے' اور اس کے اردگرد بیٹھ جایا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر! یہ اس طرح ہے' جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: کہ آپ ہمارے لئے بھی ایک معبود بنادیں' جس طرح اُن لوگوں کا معبود ہے' تم لوگ اپنے پہلے کے' لوگوں کی طریقوں پر ضرور عمل کروگے۔

20764 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم لوگ بنی اسرائیل کے طریقوں کی ضرور پیروی کروگے' بالشت برابر بالشت' اور گز برابر گز' یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کوئی شخص گوہ کے بل میں داخل ہوا ہوگا' تو تم بھی اس کے پیچھے جاؤگے''۔*

20765 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ حُذَيْفَةَ، قَالَ: لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ، وَحَذْوَ الشِّرَاكِ بِالشِّرَاكِ، حَتّٰى لَوْ فَعَلَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ كَذَا وَكَذَا، فَعَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: قَدْ كَانَ فِىْ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ قِرَدَةٌ وَّخَنَازِيرُ، قَالَ: وَهٰذِهِ الْاُمَّةُ سَيَكُوْنُ فِيْهَا قِرَدَةٌ وَّخَنَازِيرُ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ بنی اسرائیل کے طریقوں کی ضرور پیروی کروگے' جس طرح ایک پَر' دوسرے پَر کے برابر ہوتا ہے' اور ایک تسمہ دوسرے تسمے کے برابر ہوتا ہے' یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے کسی شخص نے یہ یہ کیا ہوگا' تو اس امت کا کوئی فرد بھی ویسا کرے گا' ایک شخص نے ان سے کہا: بنی اسرائیل تو میں بندر اور خنزیر بھی ہوتے تھے' تو انہوں نے فرمایا: اِس اُمت میں بھی عنقریب بندر اور خنزیر ہوں گے۔

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (94/3) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں (206/4، 126/9) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2669) اس روایت کے ایک راوی' زید بن اسلم کے حوالے سے عطاء بن یسار سے نقل کیا ہے۔

20766 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: يَقْتَتِلُ فِيْئَتَانِ عَلٰى دَعْوٰى جَاهِلِيَّةٍ عِنْدَ خُرُوْجِ اَمِيْرٍ اَوْ قَبِيْلَةٍ، فَتَظْهَرُ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ تَظْهَرُ وَهِيَ ذَلِيْلَةٌ، فَيَرْغَبُ فِيْهَا مَنْ يَّلِيْهَا مِنْ عَدُوِّهَا فَتَتَقَحَّمُ فِي النَّارِ تَقَحُّمًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو گروہ ایک امیر کے نکلنے کے وقت زمانہ جاہلیت کے طریقے کے مطابق دعوت دیں گے، پھر وہ گروہ غالب آ جائے گا جو کمزور ہو گا اور اس کا دشمن گروہ بھی اس میں رغبت رکھتے ہوئے اس کی طرف آ جائے گا اور وہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔

20767 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ فِتْنَةً يُّوْشِكُ اَنْ تَكُوْنَ الَّتِیْ مَعَهَا قَبْلَهَا كَنَفْجَةِ اَرْنَبٍ، وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ الْمَخْرَجَ مِنْهَا، قُلْنَا: وَمَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا؟ قَالَ: اُمْسِكُ بِيَدِیْ حَتّٰى يَجِیْءَ مَنْ يَّقْتُلُنِیْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایسے فتنے کے بارے میں جانتا ہوں کہ عنقریب وہ آئے گا اس سے پہلے والا یوں ہو گا جیسے خرگوش کا اچھلنا ہوتا ہے اور مجھے اس سے نکلنے کے راستے کا پتہ ہے، ہم نے ان سے دریافت کیا: اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں اپنا ہاتھ روک کے رکھوں گا، یہاں تک کہ وہ شخص آ جائے جو مجھے قتل کرے گا۔

20768 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِیْ شَيْخٌ لَّنَا اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ لَهَا: ادْعِیْ اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ لِیْ يَدِیْ، قَالَتْ: وَمَا شَاْنُ يَدِكِ؟ قَالَتْ: كَانَ لِیْ اَبَوَانِ، فَكَانَ اَبِیْ كَثِيْرَ الْمَالِ كَثِيْرَ الْمَعْرُوْفِ كَثِيْرَ الْفَضْلِ - اَوْ قَالَتْ: كَثِيْرَ الصَّدَقَةِ - وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ اُمِّیْ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ، لَمْ اَرَهَا تَصَدَّقَتْ بِشَیْءٍ قَطُّ، غَيْرَ اَنَّا نَحَرْنَا بَقَرَةً، فَاَعْطَتْ مِسْكِيْنًا شَحْمَةً فِیْ يَدِهٖ، وَاَلْبَسَتْهُ خِرْقَةً، فَمَاتَتْ اُمِّیْ، وَمَاتَ اَبِیْ، فَرَاَيْتُ اَبِیْ عَلٰى نَهْرٍ يَّسْقِی النَّاسَ، فَقُلْتُ: يَا اَبَتَاهُ، هَلْ رَاَيْتَ اُمِّیْ؟ قَالَ لَا، اَوَمَاتَتْ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَذَهَبْتُ اَلْتَمِسُهَا فَوَجَدْتُهَا قَائِمَةً عُرْيَانَةً لَيْسَ عَلَيْهَا اِلَّا تِلْكَ الْخِرْقَةُ، وَتِلْكَ الشَّحْمَةُ فِیْ (ص:371) يَدِهَا وَهِيَ تَضْرِبُ بِهَا عَلٰى يَدِهَا الْاُخْرٰى، وَتَمَصُّ اَثَرَهَا، وَتَقُوْلُ: يَا عَطَشَاهُ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّهْ، اَلَا اَسْقِيْكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى، فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِیْ، فَاَخَذْتُ اِنَاءً مِنْ عِنْدِهٖ، فَسَقَيْتُهَا فِيْهِ . . مَنْ كَانَ عِنْدَهَا قَائِمًا، فَقَالَ: مَنْ سَقَاهَا اَشَلَّ اللّٰهُ يَدَهُ، قَالَتْ: فَاسْتَيْقَظْتُ وَقَدْ شَلَّتْ يَدِیْ "

✵✵ --م-- معمر بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک بزرگ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: کہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کے پاس آئی اور ان سے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میرا ہاتھ کھول دے، اُمّ المومنین نے دریافت کیا: تمہارے ہاتھ کا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے بتایا: میرے ماں باپ تھے، میرے والد کے پاس بکثرت مال تھا اور وہ بہت زیادہ بھلائی کیا کرتے تھے، اُن کے پاس اضافی مال زیادہ تھا (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ کثرت کے ساتھ صدقہ کرتے تھے، جبکہ میری امی کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی، میں نے انہیں کبھی کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، البتہ ایسا ہوا تھا کہ ایک مرتبہ ہم

نے گائے قربان کی تھی' تو انہوں نے ایک غریب کے ہاتھ میں کچھ چربی دی تھی اور اسے ایک کپڑا پہننے کے لئے دیا تھا' پھر میری والدہ کا بھی انتقال ہو گیا' میرے والد کا بھی انتقال ہو گیا' میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ ایک نہر کے کنارے موجود تھے اور لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں' میں نے کہا: اے ابا جان! کیا آپ نے میری امی کو دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیا وہ مر گئی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ خاتون کہتی ہیں: پھر میں اپنی والدہ کی تلاش میں نکلی' تو میں نے انہیں پایا کہ وہ ایک جگہ پر کھڑی ہوئی تھیں ان کے جسم پر مناسب لباس نہیں تھا' صرف وہ کپڑا تھا جو انہوں نے غریب کو دیا تھا' یا ان کے ہاتھ میں وہ چربی تھی اور وہ اس چربی کو دوسرے ہاتھ پر مارتی تھیں' اور اس کے نشان کو چوس لیتی تھیں' وہ یہ کہہ رہی تھیں: کہ کتنی پیاس لگ رہی ہے' میں نے کہا: اے امی جان! کیا میں آپ کو کچھ پلاؤں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر میں اپنے والد کے پاس گئی' میں نے ان کے پاس سے ایک برتن لیا اور اس برتن میں اپنی امی کو پلایا' میرے والد نے کہا: جس نے اس عورت کو پلایا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو شل کرے' وہ خاتون کہتی ہیں: جب میں بیدار ہوئی' تو میرا ہاتھ شل ہو چکا تھا۔

بَابُ الْمَهْدِيِّ

باب: امام مہدی کا تذکرہ

20769 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ، فَيَاْتِي مَكَّةَ، فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهٖ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ جَيْشٌ مِّنَ الشَّامِ، حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ، فَيَاْتِيْهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ، وَاَبْدَالُ الشَّامِ فَيُبَايِعُوْنَهُ، فَيَسْتَخْرِجُ الْكُنُوزَ، وَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ اِلَى الْاَرْضِ، يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ، اَوْ قَالَ: تِسْعَ سِنِيْنَ

✵✵ قتادہ نے' نبی اکرم ﷺ تک یہ بات مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خلیفہ کے انتقال کے وقت اختلاف ہو جائے گا' پھر مدینہ سے ایک شخص نکلے گا' وہ مکہ آئے گا لوگ اسے زبردستی اس کے گھر سے نکالیں گے' حالانکہ وہ اس چیز کو ناپسند کرتا ہوگا اور لوگ رُکن اور مقام کے درمیان اس کی بیعت کرلیں گے پھر اس کی طرف شام سے ایک لشکر کو بھیجا جائے گا' جب وہ لوگ بیضاء کے مقام پر پہنچیں تو انہیں دھنسا دیا جائے گا' پھر اس امیر کے پاس عراق کے سرکردہ لوگ اور شام کے ابدال آئیں گے اور اس کی بیعت کرلیں گے' پھر وہ امیر خزانے نکالے گا اور مال کو تقسیم کرے گا اور اسلام کو زمین میں پوری طرح نافذ کردے گا وہ اس صورت حال میں سات سال تک زندہ رہے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نو سال تک رہے گا''۔

20770 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُّصِيبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ، حَتّٰى لَا

يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَّلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ، وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا، وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ، حَتّٰى تَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ، يَعِيْشُ فِي ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانِ أَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آزمائش کا ذکر کیا' جو اس امت کو لاحق ہوگی' یہاں تک کہ کوئی شخص اس صورت حال میں ظلم سے نجات کی کوئی صورت نہیں پائے گا' پھر اللہ تعالیٰ میری عترت میں سے میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا' اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے زمین کو انصاف سے یوں بھر دے گا' جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی' آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے اس سے راضی ہوں گے' آسمان اپنے قطروں میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گا' مگر یہ کہ اسے موسلا دھار بارش کی شکل میں برسا دے گا' اور زمین اپنے پانی میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گی' مگر یہ کہ اسے نکال دے گی' یہاں تک کہ زندہ لوگ' مرحومین کے بارے میں آرزو کریں گے (کہ کاش وہ بھی یہ صورت حال پالیتے) وہ اس صورت حال میں سات سال (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں ف) یا آٹھ سال' یا نو سال رہے گا۔

20771 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي الْجَلْدِ، قَالَ: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، ثُمَّ تَتْبَعُهَا أُخْرٰى لَا تَكُوْنُ الْأُوْلٰى فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَثَمَرَةِ السَّوْطِ يَتْبَعُهَا ذُبَابُ السَّيْفِ، ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَلَا يَبْقٰى لِلّٰهِ مُحَرَّمٌ إِلَّا اسْتُحِلَّ، ثُمَّ يَجْتَمِعُ النَّاسُ عَلٰى خَيْرِهِمْ رَجُلًا، تَأْتِيْهِ إِمَارَتُهُ هَنِيْئًا وَّهُوَ فِي بَيْتِهِ

✵✵ ابن سیرین نے' ابوالجلد کا یہ قول نقل کیا ہے: فتنہ آئے گا پھر اس کے پیچھے دوسرا فتنہ آئے گا' دوسرے کے مقابلے میں پہلا فتنہ اس طرح ہوگا' جیسے کوڑے کا کنارہ ہوتا ہے' جس کے پیچھے تلوار کی دھار ہوگی' پھر ایسا فتنہ آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی ہر چیز کو حلال قرار دے دیا جائے گا' پھر لوگ اپنے میں سے سب سے بہتر فرد پر اکٹھے ہو جائیں گے اور پھر اس کی حکومت اس کے پاس آجائے گی' جبکہ وہ اپنے گھر میں موجود ہوگا۔

20772 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّطَرٍ، قَالَ كَعْبٌ: إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَهْدِيَّ لِأَنَّهُ لَا يَهْدِي لِأَمْرٍ قَدْ خَفِيَ، قَالَ: وَيَسْتَخْرِجُ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ مِنْ أَرْضٍ يُّقَالُ لَهَا: أَنْطَاكِيَةُ

✵✵ مطر بیان کرتے ہیں: کعب احبار نے فرمایا: اُن کا نام "مہدی" اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ وہ ایسے معاملے کے بارے میں رہنمائی کریں گے' جو پوشیدہ ہوگا' کعب احبار نے یہ بات بھی بیان کی ہے: وہ ایک سرزمین سے تورات اور انجیل کو نکالیں گے' جس زمین کا نام "انطاکیہ" ہوگا۔

20773 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّطَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: إِنَّ الْمَهْدِيَّ أَقْنٰى أَجْلٰى

✵✵ مطر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''مہدی' اونچی ناک والے خوبصورت شخص ہوں گے''۔

20774 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: يَكُوْنُ عَلَى النَّاسِ اِمَامٌ، لَا يَعُدُّ لَهُمُ الدَّرَاهِمَ وَلٰكِنْ يَّحْثُو

✽✽ ابونضرہ نے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''لوگوں پر ایک حکمران آئے گا' وہ ان لوگوں کو گن کر درہم نہیں دے گا' بلکہ دونوں ہاتھوں میں بھر کے دے گا''۔

20775 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ حَتّٰى تَطْلُعَ مَعَ الشَّمْسِ آيَةٌ

✽✽ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' علی بن عبداللہ بن عباس کا یہ قول نقل کیا ہے: مہدی اس وقت تک نہیں نکلے گا' جب تک سورج کے ساتھ ایک نشانی طلوع نہیں ہوگی۔

20776 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَتُمْلَاَنَّ الْاَرْضُ ظُلْمًا وَّجَوْرًا حَتّٰى لَا يَقُوْلَ اَحَدٌ: اللّٰهَ اللّٰهَ يَسْتَعْلِقُ بِهٖ، ثُمَّ لَتُمْلَاَنَّ بَعْدَ ذٰلِكَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا

✽✽ عاصم بن ضمرہ نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''زمین کو ظلم وستم سے بھر دیا جائے گا' یہاں تک کہ کوئی شخص اللہ' اللہ نہیں کہے گا کہ وہ اس کے ساتھ چمٹا ہوا ہو' پھر اس کے بعد وہ انصاف اور عدل سے بھر دی جائے گی' جس طرح وہ پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی تھی۔

20777 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ رَجُلٍ - قَالَ مَعْمَرٌ: - اُرَاهُ سَعِيْدًا، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ عَلٰى رَاْسِ السِّتِّيْنَ، تَصِيرُ الْاَمَانَةُ غَنِيمَةً، وَالصَّدَقَةُ غَرِيْمَةً، وَالشَّهَادَةُ بِالْمَعْرِفَةِ، وَالْحُكْمُ بِالْهَوٰى

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ کہتے ہیں: عربوں کے لئے اس خرابی کے حوالے سے بربادی ہے' جو قریب آچکا ہے' اور ساٹھ سال کے بعد ہوگا' اس وقت میں' امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا' صدقہ کو جرمانہ سمجھا جائے گا' گواہی' جان پہچان کی بنیاد پر دی جائے گی' اور فیصلہ' نفسانی خواہش کے مطابق دیا جائے گا۔

20778 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَبْقٰى فِيْهِ مُؤْمِنٌ اِلَّا كَانَ بِالشَّامِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا' جس میں کوئی مومن باقی نہیں بچے گا' صرف شام میں مومنین ہوں گے۔

20779 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: شُكِيَ اِلٰى

ابْنِ مَسْعُودٍ الْفُرَاتُ، فَقَالُوا: نَخَافُ اَنْ يَّنْفَتِقَ عَلَيْنَا، فَلَوْ اَرْسَلْتَ مَنْ يَّسْكُرُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا نَسْكُرُهُ فَوَاللّٰهِ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّوِ الْتَمَسْتُمْ فِيْهِ مِلْءَ طَسْتٍ مِّنْ مَّاءٍ مَا وَجَدْتُمُوْهُ، وَلَيَرْجِعَنَّ كُلُّ مَاءٍ اِلٰى عُنْصُرِهِ، وَيَكُوْنُ بَقِيَّةُ الْمَاءِ وَالْمُسْلِمِيْنَ بِالشَّامِ

✵✵ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے فرات کی شکایت کی گئی' لوگوں نے کہا: ہمیں یہ ڈر ہے کہ کہیں اس کا پانی نکل کر ہماری طرف نہ آجائے' اگر کسی ایسے شخص کو بھیجیں' جو اس پر بند باندھ دے' تو یہ مناسب ہوگا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس پر بند نہیں بندھوائیں گے' اللہ کی قسم! لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اگر اس زمانے میں تم پانی کا ایک طشت بھرا ہوا تلاش کرو گے' تو اسے نہیں پا سکو گے' سارا پانی اپنے عنصر کی طرف واپس چلا جائے گا' اور باقی بچا ہوا پانی اور مسلمان شام میں ہوں گے۔

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب: قیامت کی علامات کا تذکرہ

20780 - قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَزُوْلَ الْجِبَالُ مِنْ اَمَاكِنِهَا، وَحَتّٰى تَرَوُا الْاَمْرَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَمْ تَكُوْنُوْا تَرَوْنَهُ

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت' اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ نہیں جائیں گے اور جب تک تم ایک ایسے بڑے معاملے کو نہیں دیکھو گے' جسے تم نے پہلے نہیں دیکھا ہوگا''۔

20781 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلُوْكُمْ قَوْمٌ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ، وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت' اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک تمہارے ساتھ وہ لوگ جنگ نہیں کریں گے' جو بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہنتے ہوں گے' اور ان کے چہرے اوپر نیچے تہہ والی ڈھالوں کی مانند ہوں گے''۔*

20782 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوزًا وَّكَرْمَانَ - قَوْمٌ مِّنَ الْاَعَاجِمِ -، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، فُطْسَ الْاُنُوْفِ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (271/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' امام بخاری نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں (52/4) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2912) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت' اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک تم' خوز اور کرمان کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے'' - راوی کہتے ہیں: یہ عجمیوں کی قومیں ہیں- ''اُن کے چہرے سرخ ہوں گے' ان کے ناک چپٹے ہوں گے' آنکھیں چھوٹی ہوں گی' ان کے چہرے یوں ہوں گے جیسے اوپر نیچے تہ والی ڈھالیں ہوتی ہیں اور ان کے جوتے بالوں کے بنے ہوئے ہوں گے''۔*

20783 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّظْهَرَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ التُّجَّارُ، وَيُقَاتِلُوْا قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ، وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ

✸✸ معمر نے' اُس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس نے حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کہ قیامت کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے کہ علم ظاہر ہو جائے گا' تاجر بکثرت ہو جائیں گے اور لوگ ایسی قوم کے ساتھ جنگ کریں گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور ان کے چہرے اوپر نیچے تہ والی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔

20784 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُخْسَفَ بِقَوْمٍ فِيْ مَرَاتِعِ الْغَنَمِ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُخْسَفَ بِرَجُلٍ كَثِيْرِ الْمَالِ وَالْوَلَدِ

✸✸ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت' اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک ایک قوم کو بکریوں کے چرنے کی جگہ پر دھنسایا نہیں دیا جائے گا' اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک ایسے شخص کو دھنسایا نہیں جائے گا جس کی مال اور اولاد بکثرت ہوں گے''۔

20785 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِذَا كَانَتْ سَنَةُ خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ، فَاِنْ تَهْلِكُوْا فَبِالْحَرٰى، وَاِنْ تَنْجُوا فَعَسٰى، وَاِذَا كَانَتْ سَبْعِيْنَ رَاَيْتُمْ مَا تُنْكِرُوْنَ

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پینتیس سال ہو جائیں گے' تو ایک بڑا واقعہ رونما ہوگا' اگر تم لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے' تو ہونا تو یہی چاہیے اور اگر تم نجات پا گئے' تو ہوسکتا ہے کہ یہ بھی ہو جائے اور جب ستر سال ہو جائیں گے' تو تم وہ چیزیں دیکھو گے' جنہیں تم منکر قرار دو گے۔

20786 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ مُعَاذٌ: اخْرُجُوا مِنَ الْيَمَنِ قَبْلَ ثَلَاثٍ: قَبْلَ خُرُوْجِ النَّارِ، وَقَبْلَ انْقِطَاعِ الْحَبْلِ، وَقَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ لِاَهْلِهَا زَادٌ اِلَّا الْجَرَادَ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزوں سے پہلے' یمن سے نکل جاؤ' آگ کے نکلنے سے پہلے' رسی کے ٹوٹ جانے سے پہلے' اور اس سے پہلے کہ وہاں کے رہنے والوں کے

* یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (238/4) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (319/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

پاس کھانے کے لئے صرف ٹڈی دل باقی بچ جائے۔

20787 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: تَخْرُجُ نَارٌ مِّنَ الْيَمَنِ تَسُوقُ النَّاسَ تَغْدُوْ وَتَرُوْحُ وَتَرِيْحُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے ایک آگ نکلے گی' جو لوگوں کو ہانک کرلے جائے گی' وہ صبح کے وقت بھی جائے گی' شام کے وقت بھی جائے گی اور آرام بھی کروائے گی۔

20788 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: تَخْرُجُ نَارٌ بِاَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرَى

✵✵ معمر نے' زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: حجاز کی سرزمین سے ایک آگ نکلے گی' جو بصریٰ میں موجود اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے گی۔

20789 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: تَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ مَّشَارِقِ الْاَرْضِ، تَسُوقُ النَّاسَ اِلَى مَغَارِبِهَا، تَسُوقُ النَّاسَ سَوْقَ الْبَرْقِ الْكَسِيْرِ، تَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوا، وَتَاكُلُ مَنْ تَخَلَّفَ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''زمین کے مشرقی حصوں سے ایک آگ نکلے گی' جو لوگوں کو ہانک کر اس کے مغربی حصوں کی طرف لے جائے گی' وہ لوگوں کو یوں ہانک کرلے جائے گی' جس طرح بجلی ہانک کرلے جاتی ہے' جب وہ لوگ رکیں گے' تو وہ بھی ان کے ساتھ رک جائے گی جب وہ لوگ رات بسر کریں گے' تو وہ بھی ان کے ساتھ رات بسر کرے گی' اور جو پیچھے رہ جائے گا وہ اس کو کھالے گی''۔

20790 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ تْنَا بَيْعَةُ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قُلْتُ: لَوْ خَرَجْتُ اِلَى الشَّامِ فَتَنَحَّيْتُ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْبَيْعَةِ، فَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الشَّامَ، (ص:377) فَاُخْبِرْتُ بِمَقَامٍ يَقُومُهُ نَوْفٌ، فَجِئْتُهُ، فَاِذَا رَجُلٌ فَاسِدُ الْعَيْنَيْنِ، عَلَيْهِ خَمِيصَةٌ، فَاِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَلَمَّا رَآهُ نَوْفٌ اَمْسَكَ عَنِ الْحَدِيْثِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: حَدِّثْ مَا كُنْتَ تُحَدِّثُ بِهِ، قَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِالْحَدِيْثِ مِنِّي، اَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ هَؤُلَاءِ قَدْ مَنَعُوْنَا عَنِ الْحَدِيْثِ - يَعْنِي الْاُمَرَاءَ -، قَالَ: اَعْزِمُ عَلَيْكَ اِلَّا حَدَّثْتَنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ لِخِيَارِ النَّاسِ اِلَى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيمَ، لَا يَبْقَى فِي الْاَرْضِ اِلَّا شِرَارُ اَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ اَرْضُهُمْ، تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ، تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، تَبِيتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوا، وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوا، وَتَاكُلُ مَنْ تَخَلَّفَ

قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِىْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهَا قَرْنٌ قُطِعَ، كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهَا قَرْنٌ قُطِعَ، حَتّٰى عَدَدَهَا زِيَادَةً عَلٰى عَشْرِ مَرَّاتٍ، كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهَا قَرْنٌ قُطِعَ، حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ فِىْ بَقِيَّتِهِمْ

✵✵ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: جب یزید بن معاویہ کی بیعت کا فرمان ہمارے پاس آیا' تو میں نے سوچا اگر میں نکل کر شام چلا جاؤں' اور اس بیعت کے شر سے الگ رہوں' تو یہ مناسب ہوگا میں' نکلا اور شام آ گیا مجھے ایک جگہ کے بارے میں بتایا گیا' جہاں نوف کھڑا ہو کر (عوامی خطاب کیا کرتا تھا) میں اس کے پاس آیا تو وہاں ایک ایسا شخص تھا' جس کی آنکھیں خراب ہوئی ہوئی تھیں' اور اس کے جسم پر ایک چادر تھی' وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تھے' جب نوف نے انہیں دیکھا' تو وہ بات چیت کرنے سے رُک گیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم جو بات بیان کر رہے تھے اسے بیان کرتے رہو! نوف نے کہا: حدیث بیان کرنے کے آپ مجھ سے زیادہ حق دار ہیں' کیونکہ آپ اللہ کے رسول کے صحابی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں نے ہمیں حدیث بیان کرنے سے منع کر دیا ہے' اُن کی مراد حکمران تھے' نوف نے کہا: میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے' جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب ایک ہجرت کے بعد دوسری ہجرت ہوگی' جو بہترین لوگ اُس مقام کی طرف کریں' جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی تھی' اور اس وقت زمین میں صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے' جنہیں زمین پھینک دے گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہوا' انہیں خراب کر دے گی' اور آگ اُن کا حشر بندروں اور خنزیروں کے ساتھ کرے گی' جب وہ لوگ رات بسر کریں گے' تو آگ بھی ان کے ساتھ رات بسر کرے گی' جب وہ دوپہر کے وقت ٹھہریں گے' تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی اور جو پیچھے رہ جائے گا' آگ اُس کو کھا لے گی''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب میری امت میں سے مشرق کی طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے' جو قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا' جب بھی ان کا ایک حصہ نکلے گا' اُسے کاٹ دیا جائے گا جب ایک اور نکلے گا' اُسے کاٹ دیا جائے گا''- یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سے زیادہ مرتبہ اس چیز کو شمار کروایا کہ جب بھی اُن کا کوئی ایک حصہ نکلے گا اسے کاٹ دیا جائے گا- ''یہاں تک کہ ان کے باقی رہ جانے والے لوگوں میں دجال نکلے گا''۔

20791 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: عَشْرُ آيَاتٍ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَالدُّخَانُ، وَالدَّجَّالُ، وَالدَّابَّةُ، وَنُزُوْلُ عِيْسٰى، وَنَارٌ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ، وَخُرُوْجُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ، وَخَسْفٌ فِىْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: قیامت سے پہلے دس نشانیاں رونما ہوں گی' سورج

مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا' دھواں' دجال' دابۃ الارض' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول' اور وہ آگ' جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف لے کر جائے گی' اور یاجوج ماجوج کا نکلنا' اور جزیرہ نماز عرب میں زمین میں دھنسایا جانا۔

20792 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، قَالَ: عَشْرُ آيَاتٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِحِجَازِ الْعَرَبِ، وَالرَّابِعَةُ الدَّجَّالُ، وَالْخَامِسَةُ عِيسٰى، وَالسَّادِسَةُ دَابَّةُ الْاَرْضِ، وَالسَّابِعَةُ الدُّخَانُ، وَالثَّامِنَةُ خُرُوجُ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ، وَالتَّاسِعَةُ رِيحٌ بَارِدَةٌ طَيِّبَةٌ يُرْسِلُهَا اللّٰهُ فَيَقْبِضُ بِتِلْكَ الرِّيحِ نَفْسَ كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَالْعَاشِرَةُ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

✵✵ عبدالملک بن عمیر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' ربیعہ جرشی فرماتے ہیں:

''قیامت سے پہلے' دس نشانیاں نمودار ہوں گی' مشرق میں دھنسایا جانا' مغرب میں دھنسایا جانا' حجاز یعنی عرب میں دھنسایا جانا اور چوتھی نشانی' دجال ہے' اور پانچویں' حضرت عیسیٰ علیہ السلام (کا نزول ہے) اور چھٹی دابۃ الارض ہے' ساتویں دھواں ہے آٹھویں یاجوج ماجوج کا نکلنا ہے' نویں ٹھنڈی پاکیزہ ہوا ہے' جسے اللہ تعالیٰ بھیجے گا اور اس ہوا کے ذریعے ہر مومن کی جان قبض کرلے گا' اور دسویں' سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا ہے''۔

20793 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الْمَرْءُ بِقَبْرِ اَخِيهِ فَيَقُولَ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَكَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک یہ صورت حال نہیں ہو جائے گی کہ آدمی اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور یہ کہے گا: کہ اے کاش! تمہاری جگہ (یعنی اس قبر میں) میں ہوتا''۔

20794 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ يَشْتَدُّ الْبَلَاءُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ اَخِيهِ فَيَقُولَ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَكَ، لَيْسَ بِهِ شَوْقٌ اِلٰى لِقَاءِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ لِمَا يَرٰى مِنْ شِدَّةِ الْبَلَاءِ

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے:

''آزمائش اتنی شدید ہو جائے گی کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے کاش! تمہاری جگہ میں ہوتا' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے شوق کی وجہ سے یہ نہیں کہے گا' بلکہ آزمائش کی شدت کو دیکھ کر یہ کہے گا''۔

20795 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ، وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ الزُّهْرِيِّ يَقُولُ: عَلٰى ذٰلِكَ الْحَجَرِ

بَيْتٌ مِّنِى الْيَوْم

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک دوس قبیلے کی عورتیں ذالخلصہ کے ارد گرد ناچیں گی نہیں''۔ راوی کہتے ہیں: یہ ایک بت تھا' زمانہ جاہلیت میں دوس قبیلے کے لوگ اس کی عبادت کیا کرتے تھے' اور یہ ''تبالہ'' میں تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کے علاوہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُس پتھر پر آج کل ایک گھر بنا دیا گیا ہے۔

20796 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ فِي السَّاعَةِ، وَذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ اُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ عَنْهُ، فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا قَالَ اَنَسٌ: فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ: سَلُوْنِيْ سَلُوْنِيْ قَالَ: فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اَيْنَ مُدْخَلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: النَّارُ قَالَ: وَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ (ص:380) قَالَ: اَبُوْكَ حُذَافَةُ، قَالَ: ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ: سَلُوْنِيْ، قَالَ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، وَاَنَا اُصَلِّيْ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

❋❋ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک دن سورج ڈھل جانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی' جب آپ نے سلام پھیرا' تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے' آپ نے قیامت کا ذکر کیا اور یہ بات ذکر کی کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات رونما ہوں گے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ سے جس چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہے' وہ اس کے بارے میں پوچھ لے' اللہ کی قسم! جب تک میں اس جگہ پر کھڑا ہوا ہوں' تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں پوچھو گے' میں تمہیں اُس کے بارے میں بتا دوں گا' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی' تو وہ بہت زیادہ رونے لگے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ فرمانے لگے: مجھ سے پوچھ لو! مجھ سے پوچھ لو! راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا' اُس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اس کا ٹھکانا کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ کہتے رہے: کہ مجھ سے پوچھ لو! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے' اور انہوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے

اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں (یعنی اُن پر ایمان رکھتے ہیں) راوی کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ابھی میرے سامنے اس دیوار میں جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا جب میں نماز پڑھ رہا تھا تو میں نے آج کے دن کی طرح بھلائی اور برائی (ایک ساتھ) کبھی نہیں دیکھی''۔

20797 - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: قَالَتِ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ: مَا رَاَيْتُ ابْنًا قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ، اَكُنْتَ تَاْمَنُ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا قَارَفَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَفْضَحَهَا عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ لَوْ اَلْحَقَنِيْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُ

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کہا: میں نے تم سے زیادہ نافرمان بیٹا کوئی نہیں دیکھا کیا تمہیں یہ اندیشہ تھا کہ تمہاری ماں نے اس طرح کے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہوگا جو کام اہل جاہلیت کیا کرتے تھے؟ کہ تم نے (نبی اکرم ﷺ سے اپنے باپ کے بارے میں سوال کر کے) لوگوں کے سامنے اس (یعنی اپنی ماں) کو رُسوا کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر نبی اکرم ﷺ مجھے کسی سیاہ فام غلام کی اولاد قرار دیتے تو میں نے اُس کے ساتھ لاحق ہو جانا تھا۔

20798 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كَاَنِّيْ بِالتُّرْكِ قَدْ اَتَتْكُمْ عَلٰى بَرَاذِيْنَ مُجَذَّمَةِ الْاٰذَانِ حَتّٰى تَرْبِطَهَا بِشَطِّ الْفُرَاتِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی ترکوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے ترکی گھوڑوں پر سوار ہو کر تمہارے پاس آئیں گے جن کے کان سیدھے ہوں گے یہاں تک کہ وہ دریائے فرات کے کنارے پر اُن گھوڑوں کو باندھ دیں گے۔

20799 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: اَوْشَكَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يُّخْرِجُوْكُمْ مِنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ نَعُوْدُ؟ قَالَ: وَذٰلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ، ثُمَّ تَعُوْدُوْنَ وَيَكُوْنُ لَكُمْ بِهَا سَلْوَةٌ مِّنْ عَيْشٍ

✵✵ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''عنقریب بنوقنطوراء تم لوگوں کو عراق کی سرزمین سے نکال دیں گے راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: پھر ہم واپس آ جائیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ تمہارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا پھر تم لوگ واپس آ جاؤ گے اور یہاں تمہیں بہترین زندگی نصیب ہوگی''۔

20800 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: تُضَافُ الْعَرَبُ اِلٰى مَنَازِلِهَا الْاُوْلٰى حَتّٰى يَكُوْنُ خَيْرُ مَالِهَا الشَّاةَ وَالْبَعِيْرَ قَالَ: وَيَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِلَّا امْرَاَةً

كَيِّسَةً تَتَّخِذُ سِقَاءً اَوْ سِقَائَيْنِ اَوْ مَزَادَةً اَوْ مَزَادَتَيْنِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرب اپنے پہلے ٹھکانوں کی طرف لوٹ جائیں گے' یہاں تک کہ ان کے مال میں سب سے بہتر چیز بکریاں اور اونٹ ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: البتہ اُس عورت کا معاملہ مختلف ہے' جو سمجھ دار ہوگی' وہ ایک یا دو چھوٹے مشکیزے' یا ایک یا دو توشہ دان بنالے گی۔

20801 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَا تَجِدُوْنَ اَحَدًا يُحَدِّثُكُمُوْهُ بَعْدِى، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّذْهَبَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتّٰى يَكُوْنَ قَيِّمَ خَمْسِيْنَ امْرَاَةً رَجُلٌ وَّاحِدٌ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: میں' تم لوگوں کو ایک ایسی حدیث بیان کرنے لگا ہوں کہ تم کسی ایسے شخص کو نہیں پاؤ گے' جو میرے بعد تمہیں وہ حدیث بیان کرے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے کہ علم رخصت ہو جائے گا' جہالت ظاہر ہو جائے گی' شراب پی جائے گی' زنا پھیل جائے گا' مرد کم ہو جائیں گے' عورتیں زیادہ ہو جائیں گی' یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران' ایک آدمی ہوگا''۔

20802 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَجِيْءُ رِيْحٌ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ فَيُقْبَضُ فِيْهَا رُوْحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ

٭٭ حضرت عیاش بن ابوربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت سے پہلے ایک ہوا آئے گی' جس میں ہر مومن کی روح قبض کر لی جائے گی''۔

20803 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ سُنُوْنٌ خَوَادِعُ يُخَوَّنُ فِيْهَا الْاَمِيْنُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ، وَتَنْطِقُ الرُّوَيْبِضَةُ فِىْ اَمْرِ الْعَامَّةِ قَالَ: قِيْلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: سِفْلَةُ النَّاسِ

٭٭ عبداللہ بن دینار روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت سے پہلے کچھ ایسے سال آئیں گے' جن میں دھوکہ دہی ہوگی' اُن میں امین شخص کو خائن قرار دیدیا جائے گا اور خائن شخص کو امین بنالیا جائے گا اور لوگوں کے عمومی معاملات میں ''رویبضہ'' گفتگو کریں گے' راوی کہتے ہیں:

عرض کی گئی: یارسول اللہ! ''رویبضہ'' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نچلے طبقے کے لوگ''۔

20804 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَحْسُرُ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعُوْنَ - اَوْ قَالَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ - كُلُّهُمْ يَرٰى اَنَّهٗ يَنْجُوْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''فرات سے سونے کا پہاڑ نکلے گا اور اس کی خاطر لوگ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کریں گے' جن میں سے' ہر سو میں سے نوے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ننانوے لوگ مارے جائیں گے' اور وہ سب یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ وہ کامیاب ہو گئے ہیں''۔

20805 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ: ذُكِرَ شَيْءٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَحْفَظُهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: ذَاكَ عِنْدَ نَسْخِ الْقُرْآنِ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ كَالْاَعْرَابِيِّ: مَا نَسْخُ الْقُرْآنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، وَقَالَ: مِثْلُ هٰذَا، يَذْهَبُ اُمَّتُهٗ وَيَبْقٰى قَوْمٌ طِوَالُ الْاَعْنَاقِ هٰكَذَا - وَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَدَّهُمَا وَاَشَارَ - كَالْاَنْعَامِ قَالُوْا: اَوَلَا نُقْرِئُهٗ اَبْنَاءَ نَا وَاَزْوَاجَنَا؟ قَالَ: قَدْ قَرَاَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی چیز ذکر کی گئی' مجھے نہیں یاد کہ وہ چیز کیا تھی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن کے نسخ کے وقت ہوگا' راوی کہتے ہیں: ایک شخص جو دیہاتی لگ رہا تھا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! قرآن کے نسخ سے مراد کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی مانند ہوگا' اس کی امت رخصت ہو جائے گی' اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی گردنیں لمبی ہوں گی اور اس طرح ہوں گی' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کیے اور پھر انہیں پھیلایا اور یوں اشارہ کیا کہ وہ لوگ جانوروں کی مانند ہوں گے' لوگوں نے دریافت کیا: ہم اس قرآن کی تعلیم' اپنے بچوں اور اپنی بیویوں کو نہیں دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی (اپنی دینی کتابوں کا علم حاصل کیا ہوا تھا)۔

20806 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، وَخَيْرُ مَنَازِلِهِمُ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَادِيَةُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے فلوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب اُن کا بہترین ٹھکانہ وہ جگہیں ہوں گی' جن سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے یعنی ویرانے۔

20807 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: اِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيَاطِيْنَ مَسْجُوْنَةً اَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ، يُوْشِكُ اَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَاَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سمندر میں کچھ شیاطین قید ہیں' جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے باندھ دیا تھا' عنقریب وہ نکلیں گے اور لوگوں کے سامنے قرآن پڑھیں گے''۔

20808 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰى رَاعِيْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ، قَالَ: صَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَاَقْعٰى وَاسْتَقَرَّ، وَقَالَ: عَمَدْتَ اِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهُ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّيْ؟ قَالَ الرَّجُلُ: تَاللّٰهِ لَئِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبًا يَتَكَلَّمُ، قَالَ الذِّئْبُ: اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النُّخَيْلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ، يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا، فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا (ص:384) اَمَارَةٌ مِنْ اَمَارَاتٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتّٰى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کے پاس آیا' اس نے (ریوڑ میں سے) ایک بکری لے لی' چرواہا اس کے پیچھے گیا' اس نے بکری کو اس سے چھڑوالیا' وہ بھیڑیا ایک ٹیلے کے اوپر چڑھا اور پچھلی ٹانگیں پھیلا کر جم کر بیٹھ گیا اور بولا: تم اس رزق کی طرف آئے' جو رزق اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا تھا اور وہ تم نے لے لیا اور اسے مجھ سے چھین لیا' اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا' کہ کوئی بھیڑیا بات چیت کر رہا ہو' تو بھیڑیے نے کہا: اس سے بھی زیادہ حیران کن وہ شخص ہے' جو دو طرف پتھریلی زمین کے درمیان کھجوروں کے درختوں کے درمیان میں ہوگا' اور وہ تمہیں اس چیز کے بارے میں خبر دے گا' جو پہلے گزر چکی ہے اور جو تمہارے بعد ہوگی' راوی کہتے ہیں: وہ ایک یہودی شخص تھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کی تصدیق کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ قیامت سے پہلے کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے' عنقریب ایسا ہوگا کہ کوئی شخص گھر سے باہر جائے گا' جب وہ واپس آئے گا تو اس کا جوتا اور اس کی چھڑی اسے بتائیں گے کہ اس کے بعد اس کی بیوی نے کیا کیا تھا''۔

20809 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي الْكَنُوْدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ ثَغْبٍ، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا الثَّغْبُ؟ قَالَ: الْغَدِيرُ ذَهَبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ، فَالْمَوْتُ يُحِبُّهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیا کی مثال ''ثغب'' کی مانند ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: ''ثغب'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایسا کنواں' جس کا صاف پانی ختم ہو چکا ہو اور گدلا پانی باقی رہ گیا ہو' تو موت ایسی چیز ہے' جس سے ہر مومن محبت کرتا ہے۔

20810 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ وَّهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْحَيَوَانِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ قَهْرَمَانٌ مِّنَ الشَّامِ، وَقَدْ بَقِيَتْ لَيْلَةٌ مِّنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: هَلْ تَرَكْتَ عِنْدَ اَهْلِي مَا يَكْفِيهِمْ؟ قَالَ: قَدْ تَرَكْتُ عِنْدَهُمْ نَفَقَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا رَجَعْتَ وَتَرَكْتَ لَهُمْ مَا يَكْفِيهِمْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كَفَى اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ الرَّجُلُ مَنْ يَّقُوتُ قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا، قَالَ: "اِنَّ الشَّمْسَ اِذَا غَرَبَتْ سَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ، قَالَ: فَيُؤْذَنُ لَهَا، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا غَرَبَتْ، فَسَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ، فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا، فَتَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ، اِنَّ الْمَسِيْرَ بَعِيْدٌ، وَاِنِّي لَا يُؤْذَنُ لِي، لَا اَبْلُغُ، قَالَ: فَتُحْبَسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُقَالُ لَهَا: اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ غَرَبْتِ، قَالَ: فَمِنْ يَّوْمَئِذٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ) (الأنعام: 158)

قَالَ: وَذَكَرَ (ص:385) يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ قَالَ: مَا يَمُوْتُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ حَتّٰى يُوْلَدَ لَهُ مِنْ صُلْبِهٖ اَلْفٌ، وَاِنَّ مِنْ وَّرَائِهِمْ ثَلَاثَ اُمَمٍ مَا يَعْلَمُ عِدَّتَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ، مَنْسِكَ وَتَاوِيلَ وَتَاوِيسَ

❋❋ وہب بن جابر حیوانی بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُن کا منشی شام سے ان کے پاس آیا اس وقت رمضان ختم ہونے میں ایک رات باقی رہ گئی تھی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے میرے گھر والوں کے پاس اتنا کچھ چھوڑا ہے' جوان کے لئے کفایت کر جائے؟ اس نے کہا: میں نے ان کے پاس خرچ چھوڑ دیا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ جب تم واپس جاؤ' تو ان کے لئے اتنی چیز چھوڑ دینا' جوان کے لئے کفایت کر جائے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''گناہ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آدمی اُن کو ضائع کر دے' جو اس کے زیر کفالت ہوں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ ہمارے ساتھ بات چیت کرنے لگے' انہوں نے بتایا: سورج جب غروب ہوتا ہے' تو وہ سلام کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور اجازت لیتا ہے' تو اسے اجازت دیدی جاتی ہے یہاں تک کہ ایک دن آئے گا' وہ غروب ہوگا' وہ سلام کرے گا' سجدہ کرے گا اور اجازت مانگے گا' تو اسے اجازت نہیں دی جائے گی' وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! راستہ بہت دور ہے اگر مجھے اجازت نہیں دی گئی' تو میں نہیں پہنچ پاؤں گا' تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا' اُسے روک کے رکھا جائے گا' پھر اس سے کہا جائے گا: تم اسی طرف سے طلوع ہو جاؤ' جہاں غروب ہوئے تھے' تو اس دن سے لے کر قیامت کے دن تک یہ صورت حال ہوگی کہ کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا' جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے یاجوج ماجوج کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: کہ اُن میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا' جب تک اس کی سگی اولاد ایک ہزار نہیں ہو جائے گی' اور اُن کے بعد تین اُمتیں مزید ہیں' جن کی تعداد کا علم' صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' وہ ''منسک'' - ''تاویل'' اور ''تاویس'' ہیں۔

20811 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ مَّطَرٍ، وَغَيْرِهٖ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُمْلَانَّ اَيْدِيكُمْ مِنَ الْعَجَمِ، ثُمَّ لَيَصِيرُنَّ اُسُدًا لَا يَفِرُّونَ، ثُمَّ لَيَضْرِبُنَّ اَعْنَاقَكُمْ، وَلَيَاْكُلُنَّ فَيْئَكُمْ

✵✵ حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے سامنے عجمی اکٹھے ہو جائیں گے اور پھر وہ ایسے شیر بن جائیں گے' جو فرار اختیار نہیں کریں گے' پھر وہ تمہاری گردنوں پر ضربیں لگائیں گے اور تمہارے مال فیئے کو کھالیں گے''۔

بَابُ قِيَامِ الرُّوْمِ

باب: روم کا قیام

20812 - قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ بِالْكُوفَةِ اِذْ هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: قَامَتِ السَّاعَةُ، حَتّٰى جَاءَ رَجُلٌ لَّيْسَ لَهُ هِجِّيرَى، يَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ السَّاعَةُ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَدْ قَامَتِ السَّاعَةُ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَاسْتَوٰى جَالِسًا وَّغَضِبَ، وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ (ص:386) مِيْرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، وَقَالَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ هٰؤُلَاءِ رِدَّةٌ - قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ: الرُّوْمَ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ - وَيَسْتَمِدُّ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيُقْتَلُوْنَ، فَتَشْتَرِطُ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ اَلَّا يَرْجِعُوا اِلَّا غَالِبِيْنَ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحُولَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ الْيَوْمَ الثَّانِيَ كَذٰلِكَ، ثُمَّ الْيَوْمَ الثَّالِثَ كَذٰلِكَ، ثُمَّ الْيَوْمَ الرَّابِعَ يَنهَدُ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا، حَتّٰى اِنَّ بَنِي الْاَبِ كَانُوْا يَتَعَادَوْنَ عَلٰى مِائَةٍ لَا يَبْقٰى مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: أَفَيُقْسَمُ هَاهُنَا مِيرَاثٌ؟ - قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَصِلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ - قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ حَتّٰى يَدْخُلُوْا قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ، فَيَجِدُوْنَ فِيْهَا مِنَ الصَّفْرَاءِ وَالْبَيْضَاءِ، مَا اَنَّ الرَّجُلَ يَتَحَجَّلُ حَجْلًا، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ هُمُ الصَّرِيخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَ فِي دِيَارِكُمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِيْ اَيْدِيهِمْ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: أَفَيُفْرَحُ هَاهُنَا بِغَنِيمَةٍ؟ فَيَبْعَثُوْنَ مِنْهُمْ طَلِيعَةً عَشَرَةَ فَوَارِسَ، اَوِ اثْنَيْ عَشَرَ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَ هُمْ وَقَبَائِلَهُمْ، وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ، هُمْ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ فَوَارِسَ (ص:387) فِي الْاَرْضِ، فَيُقَاتِلُهُمُ الدَّجَّالُ فَيُسْتَشْهَدُوْنَ "

✵✵ حمید بن بلال عدوی نے' ایک شخص کے حوالے سے' جس کا نام بھی انہوں نے بیان کیا تھا' یہ بات نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: ہم' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ میں بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران سرخ آندھی چل پڑی' تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا: کہ قیامت قائم ہونے والی ہے' یہاں تک کہ ایک شخص آیا' جو زیادہ نمایاں حیثیت کا مالک نہیں تھا' اس نے کہا: اے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ! قیامت قائم ہونے والی ہے' اے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ! قیامت قائم ہونے والی ہے'

تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور سیدھے ہو کے بیٹھ گئے' حالانکہ وہ پہلے ٹیک لگا کے بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک میراث تقسیم نہیں ہوگی اور غنیمت کے ذریعے خوش نہیں ہوا جاتا' پھر انہوں نے فرمایا: کہ عنقریب تمہارے اور اُن مرتدین کے درمیان جنگ ہوگی' حمید کہتے ہیں: میں نے اس شخص سے دریافت کیا: اُن کی مراد روم تھی' اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل ایمان ایک دوسرے سے مدد حاصل کریں گے' پھر ان کو قتل کر دیا جائے گا پھر کچھ لوگ مل کر یہ طے کریں گے کہ وہ اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے' جب تک غالب نہیں آ جاتے پھر ان کی آپس میں لڑائی ہوگی یہاں تک کہ رات ان کے درمیان رکاوٹ بن جائے گی' یہ لوگ بھی واپس آ جائیں گے وہ بھی واپس چلے جائیں گے' کوئی بھی غالب نہیں آیا ہوگا' پھر وہ شرط ختم ہو جائے گی' پھر دوسرا دن آئے گا پھر اسی طرح ہوگا' پھر تیسرا دن اسی طرح ہوگا' پھر چوتھا دن آئے گا تو مسلمانوں کے بقیہ لوگ ان کی طرف جائیں گے اور ان کے ساتھ زبردست لڑائی کریں گے کہ ایسی لڑائی پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی ہوگی' یہاں تک کہ ایک ہی باپ کے بیٹے' ایک سو افراد پر حملہ کریں گے' تو ان میں سے صرف ایک ہی شخص بچے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہاں وراثت تقسیم کی جاتی ہے؟

معمر کہتے ہیں: قتادہ نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ روانہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ میں داخل ہو جائیں گے' تو وہاں پر وہ سونا اور چاندی پائیں گے اتنا کہ کوئی شخص حجلہ بنا لے گا' اسی دوران جب وہ وہاں ہوں گے' تو ایک شخص کو پکار کر یہ کہے گا: کہ دجال تمہارے علاقوں میں تمہارے پیچھے آ چکا ہے' تو وہ لوگ جو کچھ ان کے پاس ہوگا اُسے پھینک دیں گے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا یہاں غنیمت سے خوش ہوا جاتا ہے؟ پھر وہ لوگ دس سواروں کو جاسوس کے طور پر آگے بھیجیں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بارہ افراد کو بھیجیں گے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں' اُن لوگوں کے ناموں' اُن کے قبائل' اُن کے گھوڑوں کے رنگوں سے واقف ہوں' وہ اُس وقت روئے زمین کے بہترین شہسوار ہوں گے' اور دجال ان کے ساتھ جنگ کرے گا' تو وہ لوگ شہید ہو جائیں گے"۔*

20813 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ السَّدُوْسِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: يَكُوْنُ عَلَى الرُّوْمِ مَلِكٌ لَّا يَعْصُوْنَهُ - اَوْ لَا يَكَادُوْنَ يَعْصُوْنَهُ -، فَيَجِيْءُ حَتّٰى يَنْزِلَ بِاَرْضِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَنَا مَا نَسِيْتُهَا، قَالَ: وَيَسْتَمِدُّ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَمُدَّهُمْ اَهْلُ عَدَنَ اَبْيَنَ عَلٰى قَلَصَاتِهِمْ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّهُ لَفِي الْكِتَابِ مَكْتُوْبٌ: فَيَقْتَتِلُوْنَ عَشْرًا لَا يَحْجُزُ بَيْنَهُمْ اِلَّا اللَّيْلُ، لَيْسَ لَكُمْ طَعَامٌ اِلَّا مَا فِيْ اِدَاوِيكُمْ، لَا تَكِلُّ سُيُوْفُهُمْ وَيبار كهم وَلَا نِسَائِهِمْ، وَاَنْتُمْ اَيْضًا كَذٰلِكَ، ثُمَّ يَاْمُرُ مَلِكُهُمْ بِالسُّفُنِ فَيَنْحَرِفُ - يَعْنِيْ مَلِكَ الرُّوْمِ - قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ شَاءَ الْاٰنَ فَلْيَفِرَّ،

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں (2899) اور امام احمد نے اپنی "مسند" (384/1) میں مختلف سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتَلُوْنَ مَقْتَلَةً لَّمْ يُرَ مِثْلُهَا - اَوْ لَا يُرٰى مِثْلُهَا -، حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِهِمْ فَيَقَعُ مَيِّتًا مِّنْ نَّتْنِهِمْ، لِلشَّهِيْدِ يَوْمَئِذٍ كِفْلَانِ عَلٰى مَنْ مَّضٰى قَبْلَهٗ مِنَ الشُّهَدَاءِ، وَلِلْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ كِفْلَانِ عَلٰى مَنْ مَّضٰى مِنْهُمْ قَبْلَهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: وَبَقِيَّتُهُمْ لَا يُزَلْزِلُهُمْ شَيْءٌ اَبَدًا، وَبَقِيَّتُهُمْ يُقَاتِلُ الدَّجَّالَ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ (ص:388) سَلَامٍ يَّقُوْلُ: اِنْ اَدْرَكَنِيْ هٰذَا الْقِتَالُ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَاحْمِلُوْنِيْ عَلٰى سَرِيْرِيْ حَتّٰى تَجْعَلُوْنِيْ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ

✵✵ عقبہ بن اوس دوسی نے ٔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''رومیوں پر ایسا حکمران ہے کہ وہ لوگ اس کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) وہ آئے گا اور فلاں ٔ فلاں جگہ پر پڑاؤ کرے گا ٔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ٔ اس جگہ کو نہیں بھولا ہوں ٔ پھر اہل ایمان ایک دوسرے سے مدد طلب کریں گے ٔ یہاں تک کہ عدن ابین سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنی اونٹنیوں پر آکر ان کی مدد کریں گے ٔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کتاب میں یہ بات تحریر ہے: کہ وہ لوگ دس دن تک ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کریں گے ٔ ان کے درمیان صرف رات رکاوٹ بنے گی ٔ تمہارے لئے کھانے کی صرف وہ چیز ہوگی ٔ جو تمہارے برتن میں ہوگی اور ان لوگوں کی تلواریں کند نہیں ہونگی ٔ اور تم لوگوں کی بھی یہی حالت ہوگی ٔ پھر اُن کا بادشاہ انہیں کشتیاں تیار کرنے کا حکم دے گا ٔ پھر وہ پیچھے ہٹ جائے گا (یعنی رومیوں کا بادشاہ ایسا کہے گا) پھر وہ کہے گا: کہ اب جو شخص چاہتا ہے ٔ وہ فرار ہو جائے ٔ تو اللہ تعالیٰ ان پر پیٹھ پھیرنا مسلط کر دے گا ٔ پھر ان کو یوں قتل کیا جائے گا کہ اس کی مانند نہیں دیکھا گیا ہوگا ٔ یہاں تک کہ کوئی پرندہ ان کے اوپر سے گزرے گا ٔ تو ان کی بو کی وجہ سے گر کے مر جائے گا ٔ اُس وقت ایک شہید کو اس سے پہلے کے شہداء کی بہ نسبت دگنا اجر دیا جائے گا اور اس وقت ایک مومن کو اس سے پہلے کے مومنین کی بہ نسبت دگنا اجر دیا جائے گا ٔ ان لوگوں میں سے جو لوگ بچ جائیں گے ٔ انہیں کبھی کوئی چیز نہیں ہلا سکے گی ٔ اور ان میں سے باقی بچ جانے والے لوگ دجال کے ساتھ جنگ کریں گے''۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: اگر مجھے اس لڑائی کا وقت نصیب ہو گیا اور میں اگر اس وقت بیمار بھی ہوا ٔ تو تم مجھے چارپائی پر ڈال کے لے جانا اور دونوں لشکروں کے درمیان میں مجھے رکھ دینا۔

20814 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْهَبُ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ، وَيَذْهَبُ قَيْصَرُ فَلَا يَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهٗ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسریٰ رخصت ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا ٔ اور قیصر رخصت ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا ٔ اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ٔ تم لوگ اُن دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ

کی راہ میں ضرور خرچ کرو گے"۔ *

20815 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَكَ كِسْرٰى، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✱✱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کسریٰ ہلاک ہو جائے گا' پھر اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا' قیصر ضرور ہلاک ہو جائے گا' پھر اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا اور ان دونوں کے خزانے' ضرور اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے"۔

20816 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ حَتّٰى يَغْزُوَ الْعَادِيْ رُوْمِيَّةَ، فَيَفْعَلَ اِلَى الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ فَيَرٰى اَنْ قَدْ فَعَلَ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَسُوْقَ النَّاسَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ

✱✱ سعید مقبری روایت کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"رات اور دن' اُس وقت تک ختم نہیں ہوں گے' جب تک رومیوں کے ساتھ جنگ نہیں ہوگی' اور ایسا قسطنطنیہ تک ہوتا رہے پھر وہ یہ سمجھے گا کہ اس نے ایسا کر لیا ہے (روایت کے ان الفاظ کا مفہوم کچھ مبہم ہے' ہم نے لفظی ترجمہ کر دیا ہے)' اور قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک قحطان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' لوگوں کو ہانک کر نہیں لے جائے گا"۔

بَابُ الدَّجَّالِ

باب: دجال کا تذکرہ

20817 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟، فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ، قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَاْتِيْكَ؟، قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَّخَبَا لَهُ (يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں (2918) اور امام احمد نے اپنی "مسند" میں (271/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (160/8) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

بِدُخَانٍ مُّبِينٍ) (الدخان: 10)، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِيْ فِيْهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ يَّكُ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَاِنْ لَا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ

❋❋ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کے ہمراہ جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے ابن صیاد کے پاس سے گزرے جو بنو مغالہ کی عمارتوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا' اُسے پتہ نہیں چل سکا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کی پشت پر مارا اور دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں' پھر ابن صیاد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں' اللہ اور اس کے (حقیقی اور سچے) رسول پر ایمان رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تمہارے پاس کیا آتا ہے؟ ابن صیاد نے جواب دیا: میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے معاملہ اختلاط کا شکار ہو گیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک چیز سوچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے یہ آیت سوچی تھی:

''جس دن آسمان واضح ''دخان'' (یعنی دھواں) لے آئے گا''۔

تو ابن صیاد نے کہا: وہ ''دُخ'' ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دفع ہو جاؤ! تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھو گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اس کے بارے میں مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ وہی (دجال) ہوا' تو تم اس پر تسلط حاصل نہیں کر سکو گے اور اگر یہ وہ نہ ہوا' تو پھر اس کو قتل کرنے میں تمہارے لئے بھلائی نہیں ہے۔ *

20818 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِيْ سِنَانٍ، اَنَّهُ سَمِعَ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، يُحَدِّثُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاَ لِابْنِ صَيَّادٍ دُخَانًا، فَسَاَلَهُ عَمَّا خَبَاَ لَهُ، فَقَالَ: دُخٌّ فَقَالَ: اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ - اَجَلَكَ - فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: دُخٌّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ قَالَ: رِيْحٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدِ اخْتَلَفْتُمْ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ، وَاَنْتُمْ بَعْدِيْ اَشَدُّ اخْتِلَافًا

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2930) امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (4329)' امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (2249)' اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (148/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (85/4 و 157/8) اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کے لئے لفظ "دخان" (یعنی دھواں) سوچا' آپ نے اس سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا' جو آپ نے اس کے لئے سوچی تھی' تو اس نے کہا: وہ "درخ" ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دفع ہوجاؤ! تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھو گے (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد متعین حد تھی) جب وہ واپس چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس نے کیا کہا تھا؟ بعض حضرات نے کہا: کہ اس نے "دُراخ" کہا تھا' بعض نے کہا: بلکہ اس نے "ریح" کہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اِس وقت بھی اختلاف کا شکار ہو گئے ہو' جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں' تو میرے بعد تو تم زیادہ شدید اختلافات کا شکار ہو جاؤ گے"۔

20819 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَّوْمًا اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتّٰى اِذَا دَخَلَا النَّخْلَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ، اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُّضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيفَةٍ لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ، قَالَ: فَرَاَتْ اُمُّهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ: اَيْ صَافِ - وَهُوَ اسْمُهٗ - هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے' جس میں ابن صیاد موجود تھا' یہ دونوں حضرات اس باغ میں داخل ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کی شاخوں کے پیچھے چھپنے لگے' آپ ابن صیاد کا چھپ کر جائزہ لینا چاہتے تھے' تاکہ ابن صیاد کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے سے پہلے آپ ابن صیاد کی طرف سے کوئی چیز سن لیں' ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا اور اس نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی' اس میں سے آواز آرہی تھی' جب اُس کی ماں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھجور کے پتوں کے پیچھے چھپ رہے رہیں' تو اس عورت نے کہا: اے صاف! یہ ابن صیاد کا نام تھا' یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہ عورت اس کو ایسے ہی رہنے دیتی' تو معاملہ واضح ہو جاتا۔

20820 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ، لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ، وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا (ص:391) لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ: تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَةَ الدَّجَّالِ: اِنَّهٗ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ

مِّنكُمْ رَبَّهُ حَتّٰى يَمُوْتَ، وَاِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق' اُس کی ثناء بیان کی' پھر آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''میں' تم لوگوں کو اُس سے ڈرا رہا ہوں' ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے' حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے' لیکن میں تم لوگوں کو اُس کے بارے میں ایک ایسی بات بتا رہا ہوں' جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی' تم لوگ یہ بات جان لو! کہ وہ کانا ہوگا' اور اللہ تعالیٰ' کانا نہیں ہے''۔

زہری بیان کرتے ہیں: عمر بن ثابت انصاری نے' بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن جب آپ لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈرا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے یہ فرمایا تھا:

''تم میں سے کوئی ایک اپنے پروردگار کو اس وقت تک نہیں دیکھ پائے گا' جب تک وہ مر نہیں جاتا اور اُس کی (یعنی دجال کی) دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا' جسے ہر وہ شخص پڑھ لے گا' جو اس کے طرزِ عمل کو ناپسند کرے گا''۔

20821 - أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِيْنَ: سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا، وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ، وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ، فَلَا تَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِّنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَتْ، وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ فِتْنَةً اَنَّهُ يَاْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلًا، اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَيَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ اِبِلِهٖ كَاَحْسَنِ مَا تَكُوْنُ ضُرُوعًا، وَاَعْظَمِهٖ اَسْنِمَةً، قَالَ: وَيَاْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوهُ وَمَاتَ اَبُوهُ، فَيَقُوْلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَحْيَيْتُ لَكَ اَخَاكَ، اَلَيْسَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ بَلٰى، فَيَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ اَبِيْهِ وَنَحْوَ اَخِيْهِ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ لَهُ ثُمَّ رَجَعَ، قَالَتْ: وَالْقَوْمُ فِيْ اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِّمَّا حَدَّثَهُمْ بِهٖ، قَالَتْ: فَاَخَذَ بِلُحْمَتَيِ الْبَابِ (ص:392) وَقَالَ: مَهْيَمْ اَسْمَاءُ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ خَلَعَتْ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ، قَالَ: اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا حَيٌّ فَاَنَا حَجِيجُهُ، وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّيْ خَلِيفَتِيْ مِنْ بَعْدِيْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ، قَالَتْ اَسْمَاءُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَتَنَا فَمَا نَخْبِزُهَا حَتّٰى نَجُوعَ، فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِءُ اَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ

✵✵ سیّدہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے پہلے تین سال ایسے آئیں گے کہ ایک سال میں آسمان اپنی بارش کے ایک تہائی حصے کو روک لے

گا اور زمین اپنی پیداوار کے ایک تہائی حصے کو روک لے گی' دوسرا سال ایسا ہوگا کہ جس میں آسمان اپنی بارش کے دو تہائی حصے کو اور زمین اپنی پیداوار کے دو تہائی حصے کو روک لے گی' تیسرے سال میں آسمان اپنی پوری بارش کو روک لے گا اور زمین اپنی ساری پیداوار کو روک لے گی' اس وقت ہر پایوں والا' اور دانتوں والا جانور ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اور اس وقت لوگوں کے لئے سب سے بڑی آزمائش یہ ہوگی کہ وہ (دجال) کسی دیہاتی کے پاس آ کر یہ کہے گا: اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اگر میں تمہارے اونٹ کو تمہارے لئے زندہ کردوں' تو کیا تم یہ بات نہیں جان لوگے کہ میں تمہارا پروردگار ہوں؟ تو وہ دیہاتی جواب دے گا: جی ہاں! تو شیطان اس دیہاتی کے سامنے اس کے اونٹ کی مانند آ جائے گا' جس کے تھن پہلے سے زیادہ بہتر ہوں گے اور کوہان زیادہ بڑی ہوگی' پھر وہ (دجال) کسی شخص کے پاس آئے گا' جس کا بھائی مر چکا ہوگا' یا جس کا باپ مر چکا ہوگا' اور کہے گا: اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اگر میں تمہارے لئے تمہارے باپ کو زندہ کردوں' اور تمہارے لئے بھائی کو زندہ کردوں' تو کیا تم یہ بات نہیں جان لوگے کہ میں تمہارا پروردگار ہوں؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! تو شیطان اُس کے سامنے اس کے باپ کی شکل میں یا اس کے بھائی کی شکل میں آ جائے گا۔

سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے سلسلے میں تشریف لے گئے' پھر جب آپ واپس تشریف لائے' تو وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جو گفتگو کی تھی' اس کے حوالے سے لوگ سخت پریشانی کا اور غم کا شکار تھے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے کواڑوں کو تھاما اور دریافت کیا: اے اسماء! کیا ہوا ہے؟ وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کر کے ہمیں سخت پریشان کر دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر وہ اُس وقت نکلا' جب میں زندہ ہوا' تو ''میں'' اُس کے سامنے رکاوٹ بن جاؤں گا' ورنہ میرے بعد ''میرا پروردگار'' ہر مؤمن کا نگہبان ہوگا''۔

سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم آٹا گوندھتے ہیں' تو ابھی ہم نے روٹی نہیں پکائی ہوتی کہ ہمیں شدید بھوک لاحق ہو جاتی ہے' تو اُس وقت مومنین کا کیا عالم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اُن کے لئے' وہ چیز کفایت کر جائے گی' جو آسمان والوں کے لئے کفایت کرتی ہے' یعنی تسبیح وتقدیس (یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا)''۔

20822 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِينَ سَنَةً، السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ

✵✵ سیّدہ اسماء بن یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دجال زمین میں چالیس سال رہے گا' جن میں ایک سال ایک مہینے کی مانند ہوگا' ایک مہینہ ایک ہفتے کی مانند ہوگا'

ایک ہفتہ ایک دن کی مانند ہوگا' اور ایک دن' کھجور کی شاخ کو جلانے کی مانند ہوگا''۔

20823 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: اَكْثَرَ النَّاسُ فِيْ مُسَيْلِمَةَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ: "اَمَّا بَعْدُ، فَفِيْ شَاْنِ هٰذَا الدَّجَّالِ الَّذِيْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ فِيْهِ، وَاِنَّهُ كَذَّابٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كَذَّابًا يَخْرُجُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْمَسِيحِ وَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا يَبْلُغُهُ رُعْبُ الْمَسِيحِ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ، عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْ اَنْقَابِهَا مَلَكَانِ يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيحِ

✵✵ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے بارے میں کچھ کہنے سے پہلے لوگ' مسیلمہ کے بارے میں بکثرت باتیں کیا کرتے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' آپ نے ارشاد فرمایا:

''امابعد! یہ دجال جس کے معاملے میں تم نے بکثرت بات چیت کی ہے' یہ تیس جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے' وہ جھوٹے اصل دجال سے پہلے نکلیں گے' اور کوئی شہر ایسا نہیں ہوگا' جہاں تک دجال کا رعب نہ پہنچے البتہ مدینہ منورہ کا معاملہ مختلف ہے' اس کے ہر ایک راستے پر دو فرشتے کھڑے ہوئے ہیں' جو دجال کے رعب کو اس میں داخل ہونے سے روکیں گے''۔

20824 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا: يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ يَوْمَئِذٍ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ - اَوْ مِنْ خَيْرِهِمْ - فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ، فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ، اَتَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ، فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيَى: وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيرَةً فِيكَ مِنِّي الْاٰنَ، قَالَ: فَيُرِيْدُ قَتْلَهُ الثَّانِيَةَ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّهُ يُجْعَلُ عَلٰى حَلْقِهِ صَفِيحَةٌ مِّنْ نُحَاسٍ، وَبَلَغَنِيْ اَنَّهُ الْخَضِرُ الَّذِيْ يَقْتُلُهُ الدَّجَّالُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں ہمیں ایک طویل حدیث بیان کی آپ نے ہمیں جو بات بتائی تھی' اس میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

''دجال آئے گا' تو اس پر یہ چیز حرام ہوگی کہ وہ مدینہ منورہ کے راستے سے داخل ہو سکے' تو اس وقت ایک شخص نکل کر اس کے پاس جائے گا' جو اس وقت لوگوں میں سب سے بہتر ہوگا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) وہ شخص کہے گا: میں' اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم وہ دجال ہو' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ہمیں ارشاد فرمایا تھا' دجال کہے گا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ کہ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں' تو تمہیں اس معاملے میں کوئی شک ہوگا؟ لوگ جواب دیں گے: جی نہیں! دجال اس شخص کو قتل کر دے گا' پھر وہ اس

کوزندہ کرے گا جب اس شخص کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا' تو وہ کہے گا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں' اب میری بصیرت پہلے سے زیادہ مضبوط ہو چکی ہے' دجال دوبارہ اُسے قتل کرنے کا ارادہ کرے گا' لیکن اس پر تسلط نہیں پا سکے گا''۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: کہ اس شخص کے حلق پر تانبے کا ٹکڑا رکھا جائے گا- اور مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ وہ (شخص) حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے جنہیں دجال قتل کرے گا اور پھر انہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔

20825 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَّبِعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے ستر ہزار افراد' دجال کے پیچھے جائیں گے' جن کے جسم پر ''سیجان'' (مخصوص قسم کی چادریں) ہوں گی''۔

20826 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، يَرْوِيهِ قَالَ: عَامَّةُ مَنْ يَّتَّبِعُ الدَّجَّالَ يَهُوْدُ اَصْبَهَانَ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے یہ روایت نقل کی ہے: دجال کی پیروی کرنے والے زیادہ تر لوگ ''اصبہان'' کے یہودی ہوں گے۔

20827 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: نَادَى مُنَادٍ بِالْكُوفَةِ: الدَّجَّالُ قَدْ خَرَجَ، فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ فَقَالَ لَهُ: اَنْتَ جَالِسٌ هَاهُنَا وَاَهْلُ الْكُوفَةِ يُقَاتِلُوْنَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: اجْلِسْ، ثُمَّ جَاءَ عَرِيفُهُمْ فَقَالَ: اَنْتُمَا هَاهُنَا جَالِسَانِ وَاَهْلُ الْكُوفَةِ يُطَاعِنُوْنَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: اجْلِسْ، فَمَكَثُوْا قَلِيلًا، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: اِنَّهَا كَذْبَةُ صَبَّاغٍ، فَقَالُوْا لِحُذَيْفَةَ: حَدِّثْنَا عَنِ الدَّجَّالِ، فَاِنَّكَ لَمْ تَحْبِسْنَا اِلَّا وَعِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَوْ خَرَجَ الدَّجَّالُ الْيَوْمَ اِلَّا وَدَفَنَهُ الصِّبْيَانُ بِالْخَذَفِ، وَلٰكِنَّهُ يَخْرُجُ فِیْ قِلَّةٍ مِّنَ النَّاسِ، وَنَقْصٍ مِّنَ الطَّعَامِ، وَسُوءِ ذَاتِ بَيْنٍ، وَخَفْقَةٍ مِّنَ الدِّيْنِ، فَتُطْوٰى لَهُ الْاَرْضُ كَطَيِّ فَرْوَةِ الْكَبْشِ، فَيَاْتِی الْمَدِيْنَةَ، فَيَاْخُذُ خَارِجَهَا وَيَمْنَعُ دَاخِلَهَا، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَاُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَاُمِّیٍّ، لَا يُسَخَّرُ لَهُ مِنَ الْمَطِيِّ اِلَّا الْحِمَارُ، فَهُوَ رِجْسٌ عَلٰى (ص:395) رِجْسٍ

وَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَاَنَا لِغَيْرِ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ، قِيلَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، قِيلَ: فَاَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ فِيْهَا يَا اَبَا سُرَيْحَةَ؟ قَالَ: الْغَنِیُّ الْخَفِیُّ، قِيلَ: فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ فِيْهَا؟ قَالَ: الْخَطِيبُ الْمُسْقِعُ، وَالرَّاكِبُ الْمُوْضِعُ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: وَاللّٰهِ مَا اَنَا بِغَنِیٍّ، وَلَا خَفِیٍّ، قَالَ حُذَيْفَةُ: فَكُنْ كَابْنِ اللَّبُوْنِ لَا ظَهْرٌ فَتُرْكَبَ، وَلَا ضَرْعٌ فَتُحْلَبَ

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک منادی نے کوفہ میں یہ اعلان کیا کہ دجال نکل آیا ہے' ایک شخص حضرت حذیفہ

بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا: آپ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟ اور اہل کوفہ دجال کے ساتھ لڑائیاں کر رہے ہیں' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم بیٹھ جاؤ پھر وہاں کا "عریف" (بڑا سرکاری عہدیدار) آیا اس نے کہا: آپ لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟ اور اہل کوفہ دجال کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! تھوڑی دیر گزرنے کے بعد ایک اور شخص آیا اور بولا: یہ صباح کا بیان کیا ہوا جھوٹ تھا' لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں دجال کے بارے میں بتائیے' کیونکہ آپ نے ہمیں روک کے رکھا ہے' تو اس کا مطلب ہے آپ کے پاس اس بارے میں کوئی علم موجود ہے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آج دجال نکل آئے' تو بچے اسے کنکریاں مار کے اُسے دفن کر دیں گے (یعنی مسلمانوں کی تعداد اتنی ہے) دجال اس وقت نکلے گا' جب لوگوں کی تعداد کم ہوگی' کھانے کی چیزیں کم ہوں گی' حالات خراب ہوں گے' دین میں کمزوری آ چکی ہوگی' اس کے لئے زمین کو یوں لپیٹ دیا جائے گا' جس طرح دنبے کی کھال کو لپیٹا جاتا ہے' وہ مدینہ منورہ آئے گا' وہ مدینہ سے باہر نکلنے والے کو پکڑ لے گا' اور اندر داخل ہونے والے کو داخل نہیں ہونے دے گا' اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوا ہوگا' جسے ہر مومن پڑھ سکے گا' خواہ وہ پڑھا لکھا ہو' یا پڑھا لکھا نہ ہو' لیکن اس دجال کے لئے سواریوں میں سے صرف گدھے کو مسخر کیا جائے گا' کیونکہ وہ ایک گندگی ہوگی اور وہ دوسری گندگی کے اوپر ہوگی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے بارے میں مجھے دجال کے علاوہ' (کسی اور) حوالے سے زیادہ خوف ہے' دریافت کیا گیا: وہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایسے فتنے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' اُن سے دریافت کیا گیا: اے ابوسریحہ! اُن فتنوں میں کون سب سے بہتر ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: وہ خوشحال شخص' جو پوشیدہ رہے' ان سے دریافت کیا گیا: اُن فتنوں میں کون شخص سب سے زیادہ برا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ایسا خطیب جو چیختا ہو' ہو اور ایسا سوار' جو موضع ہو' تو دو افراد میں سے ایک نے کہا: اللہ کی قسم! نہ تو میں خوشحال ہوں اور نہ ہی پوشیدہ ہوں' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم ابن لبون کی مانند ہو جاؤ! کہ نہ وہ سواری کے قابل ہوتا ہے کہ اس پر سوار ہوا جا سکے' اور نہ وہ دودھ دینے کے قابل ہوتا ہے کہ اُس کا دودھ دوہا جا سکے"۔

20828 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَاْسَ الدَّجَّالِ مِنْ وَّرَائِهٖ حُبُكٌ حُبُكٌ، وَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَمَنْ قَالَ: اَنْتَ رَبِّیْ افْتُتِنَ، وَمَنْ قَالَ: كَذَبْتَ، رَبِّیَ اللّٰهُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ، فَلَا يَضُرُّهٗ، اَوْ قَالَ: فَلَا فِتْنَةَ عَلَيْهِ

✵✵ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دجال کا 'سر' یوں ہوگا کہ اس کی پچھلی طرف لٹیں ہوں گی اور وہ عنقریب یہ کہے گا: میں' تمہارا پروردگار ہوں' تو جو شخص یہ کہے گا: تو میرا پروردگار ہے' وہ آزمائش میں مبتلاء ہو جائے گا اور جو شخص یہ کہے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے' میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میں نے اسی پر توکل کیا اور میں اسی طرف رجوع کرتا ہوں' تو اُس شخص کو دجال کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے

گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس شخص کو کوئی فتنہ لاحق نہیں ہوگا''۔

20829 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَبِيبٍ، عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالَ: وَفَدْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَبَيْنَا اَنَا عِنْدَهُ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ طِمْرَانِ، فَرَحَّبَ بِهِ مُعَاوِيَةُ وَاَجْلَسَهُ عَلَى السَّرِيرِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: اَمَا تَعْرِفُ هٰذَا؟ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ: اَهٰذَا الَّذِي يَقُولُ: لَا يَعِيشُ النَّاسُ بَعْدَ مِائَةِ سَنَةٍ، فَاَقْبَلَ عَلَيَّ وَقَالَ: اَوَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَا؟ تَجِدُهُمْ يَعِيشُونَ (ص:396) بَعْدَ مِائَةِ سَنَةٍ دَهْرًا طَوِيلًا، وَلٰكِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ اُجِلَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: مِمَّنْ اَنْتَ؟، قَالَ: قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ - اَوْ قَالَ: مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ - قَالَ: تَعْرِفُ كُوثَى؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْهَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

✸✸ عریان بن ہیثم بیان کرتے ہیں: میں وفد کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا' جس کے جسم پر دو بوسیدہ چادریں موجود تھیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے خوش آمدید کہا: اور اسے اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھالیا' میں نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! یہ کون ہیں؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم انہیں نہیں جانتے ہو؟ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں' میں نے دریافت کیا: کیا یہ وہ صاحب ہیں' جو یہ کہتے ہیں: کہ لوگ ایک سو سال کے بعد زندہ نہیں رہیں گے' تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: کیا میں نے یہ بات کہی ہے؟ تم اُن لوگوں کو پاؤ گے کہ وہ ایک سو سال کے بعد بھی ایک طویل عرصے تک زندہ رہیں گے' اِس اُمت کی مدت ایک سو تیس سال مقرر کی گئی ہے' راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تمہارا تعلق کس سے ہے؟ میں نے جواب دیا: اہل عراق سے ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اہل کوفہ سے ہے' تو انہوں نے فرمایا: کیا تم ''کوثا'' نامی جگہ کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: وہاں سے دجال نکلے گا۔

20830 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنَ الْعِرَاقِ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: کعب احبار کہتے ہیں: دجال' عراق سے نکلے گا۔

20831 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: وُلِدَ ابْنُ صَيَّادٍ اَعْوَرَ مُخْتَتَنًا

✸✸ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابن صیاد' پیدائشی طور پر' کانا' تھا' اور اس کے ختنے ہوئے تھے۔

20832 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَقِيتُ ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، فَاِذَا عَيْنُهُ قَدْ طَفِيَتْ، وَكَانَتْ عَيْنُهُ خَارِجَةً مِثْلَ عَيْنِ الْجَمَلِ، فَلَمَّا رَاَيْتُهَا قُلْتُ: يَا ابْنَ صَيَّادٍ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ، مَتٰى طَفِيَتْ عَيْنُكَ؟ - اَوْ نَحْوَ هٰذَا - قَالَ: لَا اَدْرِي وَالرَّحْمٰنِ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، لَا

تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَاْسِكَ، قَالَ: فَمَسَحَهَا، قَالَ: فَنَخَرَ ثَلَاثًا، فَزَعَمَ الْيَهُوْدِيُّ اَنِّيْ ضَرَبْتُ بِيَدِيْ عَلٰى صَدْرِهٖ، قَالَ: وَلَا اَعْلَمُنِيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اخْسَاْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ، قَالَ: اَجَلْ، لَعَمْرِيْ لَا اَعْدُوْ قَدْرِيْ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ فَقَالَتْ: اجْتَنِبْ هٰذَا الرَّجُلَ، فَاِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ عِنْدَ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن میری ملاقات ابن صیاد سے ہوئی' اس کے ساتھ یہودیوں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص موجود تھا' اس کی ایک آنکھ دھنسی ہوئی تھی اور ایک آنکھ یوں باہر نکلی ہوئی تھی' جیسے اونٹ کی آنکھ ہوتی ہے جب میں نے اس کو دیکھا تو میں نے کہا: اے ابن صیاد! میں' تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ تمہاری آنکھ کب بجھی ہے؟ (راوی کو شک ہے' یا شاید اس کی مانند کچھ اور الفاظ ہیں) اس نے جواب دیا: رحمٰن کی قسم! مجھے نہیں معلوم' میں نے کہا: تم جھوٹ بول رہے ہو' کیا تم یہ نہیں جانتے؟ جبکہ یہ تمہارے سر میں موجود ہے' اُس نے اس آنکھ پر ہاتھ پھیرا' پھر اس نے تین مرتبہ ناک سے آواز نکالی' یہودی کا یہ کہنا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کے سینے پر ضرب لگائی ہے اور مجھے اپنے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ میں نے ایسا کیا ہو' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم دفع ہو جاؤ! تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھو گے' اس نے کہا: جی ہاں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! میں' اپنی مقدار سے آگے نہیں جاؤں گا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اُس شخص سے اجتناب کرو! کیونکہ ہم لوگ یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ دجال ایک غضبناک صورت حال میں نکلے گا۔

20833 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ: اَشَدُّ النَّاسِ عَلَى الدَّجَّالِ بَنُوْ تَمِيْمٍ

✵✵ ابوقلابہ فرماتے ہیں: دجال کے خلاف' لوگوں میں سب سے زیادہ سخت لوگ بنو تمیم ہوں گے۔

20834 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رَجُلٌ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: يَاْتِيْ سِبَاخَ الْمَدِيْنَةِ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَهَا، فَتَنْتَفِضُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا نَفْضَةً اَوْ نَفْضَتَيْنِ، وَهِيَ الزَّلْزَلَةُ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ مُنَافِقٍ وَّمُنَافِقَةٍ، ثُمَّ يُوَلِّي الدَّجَّالُ قِبَلَ الشَّامِ، حَتّٰى يَاْتِيَ بَعْضَ جِبَالِ الشَّامِ فَيُحَاصِرَهُمْ، وَبَقِيَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّعْتَصِمُوْنَ بِذِرْوَةِ جَبَلٍ مِّنْ جِبَالِ الشَّامِ، فَيُحَاصِرُهُمُ الدَّجَّالُ نَازِلًا بِاَصْلِهٖ، حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ، قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، حَتّٰى مَتٰى اَنْتُمْ هٰكَذَا وَعَدُوُّ اللّٰهِ نَازِلٌ بِاَرْضِكُمْ هٰكَذَا، هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا بَيْنَ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ، بَيْنَ اَنْ يَّسْتَشْهِدَكُمُ اللّٰهُ اَوْ يُظْهِرَكُمْ، فَيُبَايِعُوْنَ عَلَى الْمَوْتِ بَيْعَةً يَّعْلَمُ اللّٰهُ اَنَّهَا الصِّدْقُ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ تَاْخُذُهُمْ ظُلْمَةٌ لَّا يُبْصِرُ امْرُؤٌ فِيْهَا كَفَّهٗ، قَالَ: فَيَنْزِلُ ابْنُ مَرْيَمَ فَيَحْسِرُ عَنِ اَبْصَارِهِمْ، وَبَيْنَ اَظْهُرِهِمْ رَجُلٌ (ص:398) عَلَيْهِ لَاْمَتُهٗ يَقُوْلُوْنَ: مَنْ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ فَيَقُوْلُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، وَرُوْحُهٗ، وَكَلِمَتُهٗ، عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، اخْتَارُوْا بَيْنَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ: بَيْنَ

اَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ عَلَى الدَّجَّالِ وَجُنُودِهٖ عَذَابًا مِّنَ السَّمَاءِ، اَوْ يَخْسِفَ بِهِمُ الْاَرْضَ، اَوْ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ سِلَاحَكُمْ وَيَكُفَّ سِلَاحَهُمْ عَنْكُمْ، فَيَقُولُوْنَ: هٰذِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَشْفٰى لِصُدُوْرِنَا وَلِاَنْفُسِنَا، فَيَوْمَئِذٍ تَرَى الْيَهُوْدِىَّ الْعَظِيْمَ الطَّوِيْلَ، الْاَكُوْلَ الشَّرُوْبَ، لَا تُقِلُّ يَدُهٗ سَيْفَهٗ مِنَ الرِّعْدَةِ، فَيَقُوْمُوْنَ اِلَيْهِمْ فَيُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ، وَيَذُوْبُ الدَّجَّالُ حِيْنَ يَرَى ابْنَ مَرْيَمَ كَمَا يَذُوْبُ الرَّصَاصُ، حَتّٰى يَاْتِيَهٗ اَوْ يُدْرِكَهٗ عِيْسٰى فَيَقْتُلَهٗ

✵✵ عمرو بن ابوسفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے انہیں یہ بات بیان کی ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''وہ مدینہ منورہ کی شوریدہ زمین والے حصے پر آئے گا اور اس کے لئے یہ بات حرام قرار دے دی گئی ہوگی کہ وہ اس کے راستے میں داخل ہو سکے' تو مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو ایک مرتبہ یا شاید دو مرتبہ زلزلہ محسوس ہوگا' تو ہر منافق مرد اور منافق عورت مدینہ منورہ سے نکل کر دجال کی طرف چلے جائیں گے' پھر دجال' شام کی طرف جائے گا' یہاں تک کہ وہ شام کے پہاڑوں میں سے کسی کے پاس آئے گا اور اُن لوگوں کا محاصرہ کرلے گا' اُس وقت مسلمانوں کے باقی ماندہ لوگوں نے شام کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لی ہوئی ہوگی' دجال اُس پہاڑ کی جڑ کے پاس ان کا محاصرہ کرلے گا' یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے لئے آزمائش سخت ہو جائے گی' تو مسلمانوں میں سے ایک شخص یہ کہے گا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ کب تک اس طرح کی صورت حال میں رہو گے؟ جبکہ اللہ کا دشمن' تمہارے علاقے میں اس طرح پڑاؤ کیے ہوئے ہے' کیا تم لوگ دو اچھائیوں میں سے کسی ایک کو اختیار نہیں کر سکتے؟ اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت نصیب کر دے' یا پھر یہ کہ وہ تمہیں غالب کر دے؟ تو وہ لوگ موت پر بیعت کریں گے' اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہوگا کہ اُن کے من میں یہ بات سچی ہے' پھر اُنہیں ایسی تاریکی اپنی لپیٹ میں لے گی کہ اس تاریکی میں کوئی شخص اپنی ہتھیلی کو نہیں دیکھ سکے گا' پھر حضرت ابن مریم علیہ السلام نزول کریں گے' اُن لوگوں کی بینائی کے آگے سے پردہ ہٹے گا' تو اُن کے درمیان ایک شخص موجود ہوگا' جس کے جسم پر اس کے ہتھیار (یا زرہ وغیرہ) ہوں گے' وہ لوگ دریافت کریں گے: اے اللہ کے بندے! تم کون ہو؟ وہ جواب دیں گے: میں' اللہ کا بندہ' اس کا رسول' اس کی روح اور اس کا کلمہ عیسیٰ بن مریم ہوں' تم تین میں سے ایک چیز کو اختیار کرلو! یا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکروں پر آسمان سے عذاب نازل کر دے' یا اُنہیں زمین میں دھنسا دے' یا اُن پر تمہارے ہتھیاروں کو مسلط کر دے' اور اُن کے ہتھیاروں کو تم سے روک دے' تو وہ لوگ کہیں گے: اے اللہ کے رسول! یہ والی صورت حال ہمارے سینوں کے لئے اور ہمارے نفوس کے لئے زیادہ تسلی کا باعث ہے' اس وقت تم کسی بڑے لمبے یہودی کو دیکھو گے' جو بہت زیادہ کھاتا پیتا ہوگا' کپکپاہٹ کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار نہیں سنبھال سکے گا' مسلمان نکل کر ان کی طرف جائیں گے اور ان پر غلبہ حاصل کرلیں گے' اور جب دجال' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا' تو وہ یوں پگھلنا شروع ہوگا' جس طرح سیسہ پگھلتا ہے' یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے پاس آئیں گے اور اُسے قتل کر دیں گے''۔

20835 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ، اَوْ اِلٰى جَانِبِ لُدٍّ

❀❀ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''باب''لد'' میں- (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:)''لد'' کے کنارے کے پاس' حضرت عیسیٰ علیہ السلام' دجال کو قتل کردیں گے۔

20836 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ عَنْ شَيْءٍ فَحَدَّثَهُ، فَصَدَّقَهُ عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: قَدْ بَلَوْتُ صِدْقَكَ، فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الدَّجَّالِ قَالَ: وَاِلٰهِ الْيَهُوْدِ لَيَقْتُلَنَّهُ ابْنُ مَرْيَمَ بِفِنَاءِ لُدٍّ "

❀❀ سالم نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی شخص سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' اس نے انہیں بتادیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کو ٹھیک قرار دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں نے تمہاری سچائی کے حوالے سے تمہیں آزمایا ہے' اب تم مجھے دجال کے بارے میں بتاؤ! اس نے کہا: یہودیوں کے پروردگار کی قسم ہے! ''لد'' کے مقام پر' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے ضرور قتل کردیں گے۔

20837 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہودی تمہارے ساتھ جنگ کریں گے' پھر تمہیں ان پر غلبہ حاصل ہوجائے گا' یہاں تک کہ ایک پتھر کہے گا: یہ میرے پیچھے یہودی موجود ہے' تم اسے قتل کردو!''۔ *

20838 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: يَنْزِلُ ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ لَاْمَتُهُ، وَمُمَصَّرَتَانِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: تَقَدَّمْ، فَيَقُوْلُ: بَلْ يُصَلِّيْ بِكُمْ اِمَامُكُمْ، اَنْتُمْ اُمَرَاءُ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ،

❀❀ معمر نے' ایوب' یا شاید اس کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے' تو اُن کے ہتھیار ان کے جسم پر ہوں گے' اور یہ اذان اور اقامت کے درمیان

---

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں رقم الحدیث: (2236) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (149/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (239/4) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (2921) اس روایت کے ایک راوی زہری کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

کاوقت ہوگا' لوگ اُن سے کہیں گے: آپ آگے ہوں (اور نماز پڑھائیں) تو وہ فرمائیں گے: بلکہ تمہارا امام' تمہیں نماز پڑھائے' کیونکہ تم ایک دوسرے کے امیر ہو''۔

20839 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يُرٰى اَنَّهُ الْمَهْدِيُّ الَّذِىْ يُصَلِّىْ وَرَاءَهُ عِيسٰى

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: یہ بات سمجھی جاتی ہے: کہ حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ وہ فرد ہوں گے کہ جن کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا کریں گے۔

بَابُ نُزُوْلِ عِيسٰى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا تذکرہ

20840 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَاِمَامًا مُقْسِطًا، يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان عادل حکمران اور انصاف کرنے والے امام کے طور پر نزول کریں گے' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو مار دیں گے' جزیہ ختم کردیں گے' مال اتنا پھیلا دیں گے کہ اُسے کوئی لینے والا نہیں رہے گا''۔

20841 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلٰى اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِكُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا، فَاَمَّكُمْ - اَوْ قَالَ: اِمَامُكُمْ - مِنْكُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب ابن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان حاکم بن کر نزول کریں گے' اور تمہاری امامت' تمہارا امام کرے گا' جو تم میں سے ہوگا''۔

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔*

---

* امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (272/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (107/3 و 178 و 204/4) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (155) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

20842 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ فَجِّ الرَّوْحَاءِ بِالْحَجِّ اَوْ بِالْعُمْرَةِ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ''فج روحاء'' کے مقام پر حج یا عمرہ' یا اُن دونوں کوایک ساتھ کرنے کا احرام باندھیں گے' تاکہ وہ ان دونوں کوایک ساتھ سرانجام دیں''۔

20843 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، يَرْوِيْهِ قَالَ: يَنْزِلُ عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ اِمَامًا هَادِيًا وَّمُقْسِطًا عَادِلًا، فَاِذَا نَزَلَ كَسَرَ الصَّلِيْبَ، وَقَتَلَ الْخِنْزِيرَ، وَوَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَتَكُوْنُ الْمِلَّةُ وَاحِدَةً، وَيُوضَعُ الْاَمْرُ فِي الْاَرْضِ، حَتّٰى اَنَّ الْاَسَدَ لَيَكُوْنُ مَعَ الْبَقَرِ تَحْسِبُهُ ثَوْرَهَا، وَيَكُوْنُ الذِّئْبُ مَعَ الْغَنَمِ تَحْسِبُهُ كَلْبَهَا، وَتُرْفَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِ الْحَنَشِ فَلَا يَضُرُّهُ، وَحَتّٰى تُفِرَّ الْجَارِيَةُ الْاَسَدَ، كَمَا يُفَرُّ وَلَدُ الْكَلْبِ الصَّغِيْرِ، وَيُقَوَّمَ الْفَرَسُ الْعَرَبِيُّ بِعِشْرِيْنَ (ص:401) دِرْهَمًا، وَيُقَوَّمَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا، وَتَعُوْدَ الْاَرْضُ كَهَيْئَتِهَا عَلٰى عَهْدِ آدَمَ، وَيَكُوْنَ الْقِطْفُ - يَعْنِي الْعِنْقَادَ - يَاْكُلُ مِنْهُ النَّفَرُ ذُو الْعَدَدِ، وَتَكُوْنَ الرُّمَّانَةُ يَاْكُلُ مِنْهَا النَّفَرُ ذُو الْعَدَدِ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام' ہدایت دینے والے' انصاف کرنے والے عادل حکمران کے طور پر نزول کریں گے' جب وہ نازل ہوں گے' تو صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو ماردیں گے' جزیہ کو ختم کردیں گے اور ایک ہی دین ہوگا' زمین میں ان کی حکمرانی ہوگی اور یہ عالم ہوگا کہ شیر کسی گائے کے ساتھ ہوگا' تو گائے اس کو اسی طرح محسوس کرے گی جیسے بیل ہوتا ہے' اور بھیڑیا' بکریوں کے ساتھ ہوگا' تو بکریاں اسے یوں محسوس کریں گے جیسے بکریوں کے ساتھ کتا ہوتا ہے' اس وقت ہر زہریلے جانور کا زہر اُٹھالیا جائے گا یہاں تک کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ کسی سانپ کے سر پر رکھے گا تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' یہاں تک کہ کوئی بچی شیر کو بھگادے گی' جس طرح چھوٹے بچے کو بھگایا جاتا ہے' عربی گھوڑے کی قیمت بیس درہم ہوگی' بیل کی قیمت اتنی' اتنی ہوگی' اور زمین اپنی اس حالت میں واپس چلی جائے گی' جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں تھی' اور انگوروں کا گچھا اتنا بڑا ہوجائے گا کہ کئی لوگ اسے کھاسکیں گے اور انار اس طرح ہوگا کہ کئی لوگ اسے کھاسکیں گے''۔

20844 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ اِمَامًا مُقْسِطًا وَّبيتر قُرَيْشٌ الْاِجَارَةَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَتُوضَعُ الْجِزْيَةُ، وَتَكُوْنُ السَّجْدَةُ وَاحِدَةً لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا، وَتُمْلَاُ الْاَرْضُ مِنَ الْاِسْلَامِ

كَمَا تُمْلَأُ الْاَبَارُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُوْنُ الْاَرْضُ كَمَا تَوْرُ الْوَرِقِ - يَعْنِي الْمَائِدَةَ -، وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ وَالْعَدَاوَةُ، وَيَكُوْنُ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَاَنَّهُ كَلْبُهَا، وَيَكُوْنُ الْاَسَدُ فِي الْاِبِلِ كَاَنَّهُ فَحْلُهَا

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''قیامت' اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام انصاف کرنے والے حکمران کے طور پر نزول نہیں کریں گے' وہ قریش کو اجارہ سے الگ کر دیں گے' وہ خنزیر کو مار دیں گے' صلیب کو توڑ دیں گے' جزیہ ختم کر دیا جائے گا سجدہ صرف ایک ذات کے لئے ہوگا' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی' زمین' اسلام سے بھر جائے گی' جس طرح کنواں پانی سے بھرا ہوا ہوتا ہے' اور زمین یوں ہو جائے گی جیسے دسترخوان ہوتا ہے' آپس کی دشمنی اور ناچاقی اٹھالی جائے گی بکریوں میں بھیڑیا' یوں ہوگا' جیسے ان کا کتا ہوتا ہے اور اونٹوں میں شیر یوں ہوگا' جیسے ان کا نر جانور ہوتا ہے''۔

20845 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ، وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى، وَاِنَّ اَوْلَاهُمْ بِيْ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، لِاَنَّهُ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ رَسُوْلٌ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ فِيْكُمْ، فَاعْرِفُوْهُ، رَجُلٌ مَرْبُوْعُ الْخَلْقِ، اِلَى الْبَيَاضِ وَالْحُمْرَةِ، يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَلَا يَقْبَلُ غَيْرَ الْاِسْلَامِ، وَتَكُوْنُ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَيُلْقِي اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْاَمْنَ، حَتّٰى يَكُوْنَ الْاَسَدُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئْبُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انبیاء علاتی (یعنی باپ کی طرف سے شریک) بھائی ہیں' اور اُن کی مائیں متفرق ہیں' اور اُن میں سے' میرے سب سے زیادہ نزدیک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں' کیونکہ میرے اور اُن کے درمیان کوئی اور رسول نہیں ہے' اور وہ تمہارے درمیان نزول کریں گے' تو تم ان کی معرفت حاصل کر لو' وہ ایک ایسے شخص ہیں' جو درمیانی قد کے مالک ہوں گے اور ان کا رنگ سفیدی اور سرخی کی طرف مائل ہوگا' وہ خنزیر کو مار دیں گے' صلیب کو توڑ دیں گے' جزیہ ختم کر دیں گے' وہ اسلام کے علاوہ کوئی اور دین قبول نہیں کریں گے' اُس وقت عبادت' صرف ایک ذات کی ہوگی' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ امن ڈال دے گا' یہاں تک کہ شیر' گائیوں کے ساتھ ہوگا اور بھیڑیا' بکریوں کے ساتھ ہوگا اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے' لیکن ان میں سے کوئی ایک' دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

20846 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: تَرَوْنِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ كَادَتْ تَرْقُوَتَايَ تَلْتَقِيَانِ مِنَ الْكِبَرِ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اُدْرِكَ عِيْسٰى، وَاُحَدِّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَدِّقُنِيْ

٭٭ یزید بن اصم بیان کرتے ہیں: میں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنتا تھا:

''تم لوگ مجھے بوڑھا عمر رسیدہ آدمی سمجھتے ہو' عنقریب بڑھاپے کی وجہ سے میرے اعضاء کانپنے لگیں گے' لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ اگر میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا زمانہ پالیا اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث روایت کیں' تو وہ میری بات کی تصدیق کریں گے''۔

بَابُ قِيَامِ السَّاعَةِ

باب: قیامت قائم ہونا

20847 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ انَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَّقُوْلُ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی' جو اللہ' اللہ کہتا ہو''۔*

20848 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ شِرَارَ النَّاسِ، اَوْ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ، مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ، وَمَنْ يَّتَعَجَّلُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَ عَنْهَا، وَمَنْ يَّتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ

٭٭ حارث نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے فرمایا:

''لوگوں میں سے بدترین لوگ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) وہ ہوں گے' جنہیں قیامت پائے گی اور وہ زندہ ہوں گے' اور جو شخص گواہی طلب کیے جانے سے پہلے جلدی گواہی دے' اور جو شخص' قبروں کو سجدہ گاہ بنالے (وہ لوگوں میں سے بدترین لوگ ہیں)''۔

20849 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ السَّاعَةَ لَتَقُوْمُ عَلَى الرَّجُلَيْنِ، وَهُمَا يَنْشُرَانِ الثَّوْبَ يَتَبَايَعَانِهٖ

٭٭ محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت دو افراد پر قائم ہوگی' اُن دونوں نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا ہوگا اور خرید و فروخت کر رہے ہوں گے''۔

20850 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: تَدْنُو الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رُءُوْسِ النَّاسِ قَابَ قَوْسٍ - اَوْ قَالَ: قَابَ قَوْسَيْنِ - وَتُعْطٰى حَرَّ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَلَيْسَ عَلٰى بَشَرٍ مِّنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ طَحْرَبَةٌ، وَلَا تُرٰى يَوْمَئِذٍ عَوْرَةُ مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ، وَلَا يَضُرُّ حَرُّهَا يَوْمَئِذٍ

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (148) امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (162/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1245) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

مُؤْمِنًا وَّلَا مُؤْمِنَةً، وَتَطْبُخُ الْكَافِرَ طَبْخًا حَتّٰى يَقُوْلَ جَوْفُ اَحَدِهِمْ: غِقْ غِقْ

✵✵ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' سورج لوگوں کے سروں کے اتنا قریب آجائے گا' جتنا کمان یا دو کمانوں کا فاصلہ ہوتا ہے' اور اُسے دس سال کی گرمی دیدی جائے گی' اُس دن کسی انسان کے جسم پر کوئی کپڑا نہیں ہوگا' اور اس دن کسی مومن مرد یا مومن عورت کا ستر ظاہر نہیں ہوگا' سورج کی تپش اس دن کسی مومن مرد یا مومن عورت کو نقصان نہیں پہنچائے گی' اور کافر کو بھون دے گی' یہاں تک کہ ان میں سے کسی کا پیٹ غق غق کی آوازیں نکالے گا (یعنی تپش کی وجہ سے کھول رہا ہوگا)''۔

20851 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ خَيْرَ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِ، عَوَافِى الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ، وَآخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا، حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا، مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَيَجِيْءُ الثَّعْلَبُ حَتّٰى يَرْقُدَ تَحْتَ الْمِنْبَرِ فَيَقْضِىْ وَسَنَهٗ مَا يُهَيِّجُهٗ اَحَدٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ مدینہ منورہ چھوڑ دو گے' خواہ یہ کتنا ہی بہتر کیوں نہ ہو' اسے صرف شکاری ڈھانپ لیں گے' شکاری پرندے یا درندے' یہاں جو دو آخری افراد آئیں گے وہ مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو چرواہے ہوں گے' جو یہاں اپنی بکریاں چرا رہے ہوں گے' وہ یہاں وحشی جانوروں کو پائیں گے' جب وہ ''ثنیۃ الوداع'' کے مقام پر پہنچیں گے' تو وہ اپنے چہروں کے بل گر جائیں گے جس شخص کے بارے میں' اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے' اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے''۔

زہری بیان کرتے ہیں: پھر ایک لومڑی آئے گی' یہاں تک کہ وہ منبر کے نیچے سو جائے گی' وہ وہاں قضائے حاجت کرے گی اور اسے کوئی بھگانے والا نہیں ہوگا۔

بَابُ الْحَوْضِ

باب: حوض کا تذکرہ

20852 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ: شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ فِى الْحَوْضِ، وَكَانَتْ فِيْهِ حَرُوْرِيَّةٌ، فَقَالَ: اَرَاَيْتُمُ الْحَوْضَ الَّذِىْ يُذْكَرُ، مَا اُرَاهُ شَيْئًا، قَالَ: فَقَالَ لَهٗ نَاسٌ مِّنْ صَحَابَتِهٖ: فَاِنَّ عِنْدَكَ رَهْطًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسِلْ اِلَيْهِمْ فَاسْاَلْهُمْ، فَاَرْسَلَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ مُزَيْنَةَ فَسَاَلَهٗ عَنِ

الْحَوْضِ، فَحَدَّثَهُ ثُمَّ قَالَ: اَرْسِلْ اِلٰى اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَاَتَاهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَا حِبَرٍ، قَدِ ائْتَزَرَ بِوَاحِدٍ، وَارْتَدٰى بِالْاٰخَرِ، قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا لَحِيمًا اِلَى الْقِصَرِ، فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ ضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هٰذَا لَدَحْدَاحٌ، قَالَ: فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ، فَقَالَ: وَاعَجَبَاهُ، اَلَا اَرَانِيْ فِيْ قَوْمٍ يَعُدُّوْنَ صَحَابَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارًا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ جُلَسَاءُ عُبَيْدِ اللّٰهِ: اِنَّمَا اَرْسَلَ اِلَيْكَ الْاَمِيْرُ لِيَسْاَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ، هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ، فَمَنْ كَذَّبَ بِهٖ فَلَا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ، قَالَ: ثُمَّ نَفَضَ رِدَاءَهُ وَانْصَرَفَ غَضْبَانَ، قَالَ: فَاَرْسَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اِلٰى زَيْدِ بْنِ (ص:405) الْاَرْقَمِ فَسَاَلَهُ عَنِ الْحَوْضِ، فَحَدَّثَهُ حَدِيْثًا مُوَنَّقًا اَعْجَبَهُ، فَقَالَ: اِنَّمَا سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْهِ اَخِيْ، قَالَ: فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ حَدِيْثِ اَخِيْكَ، فَقَالَ اَبُوْ سَبْرَةَ، رَجُلٌ مِنْ صَحَابَةِ عُبَيْدِ اللّٰهِ: فَاِنَّ اَبَاكَ حِيْنَ انْطَلَقَ وَافِدًا اِلٰى مُعَاوِيَةَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَحَدَّثَنِيْ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ حَدِيْثًا سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمْلَاهُ عَلَيَّ وَكَتَبْتُهُ، قَالَ: فَاِنِّيْ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا اَعْرَقْتَ هٰذَا الْبِرْذَوْنَ حَتّٰى تَاْتِيَنِيْ بِالْكِتَابِ، قَالَ: فَرَكِبْتُ الْبِرْذَوْنَ فَرَكَضْتُهُ حَتّٰى عَرِقَ، فَاَتَيْتُهُ بِالْكِتَابِ، فَاِذَا فِيْهِ هٰذَا مَا حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ، وَسُوْءُ الْجِوَارِ، وَقَطِيْعَةُ الْاَرْحَامِ، وَحَتّٰى يُخَوَّنَ الْاَمِيْنُ، وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ اَسْلَمَ الْمُسْلِمِيْنَ، لَمَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَاِنَّ اَفْضَلَ الْهِجْرَةِ لَمَنْ هَجَرَ مَا نَهَاهُ اللّٰهُ عَنْهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْقِطْعَةِ مِنَ الذَّهَبِ نَفَخَ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَلَمْ تَتَغَيَّرْ وَلَمْ تَنْقُصْ. وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، اِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ اَكَلَتْ طَيِّبًا وَّوَضَعَتْ طَيِّبًا، وَوَقَعَتْ فَلَمْ تُكْسَرْ وَلَمْ تَفْسُدْ، اَلَا وَاِنَّ لِيْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى مَكَّةَ - اَوْ قَالَ: صَنْعَاءَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ -، وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ؟ هُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، مَنْ شَرِبَ (ص:406) مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا قَالَ اَبُوْ سَبْرَةَ: فَاَخَذَ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْكِتَابَ، فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ، فَلَقِيَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاَنَا اَحْفَظُ لَهُ مِنِّيْ لِسُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ، فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ كَمَا كَانَ فِي الْكِتَابِ سَوَاءً

✵✵ عبداللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن زیاد کو حوض کوثر کے بارے میں شک ہوا' اس کے مزاج میں خوارج کے خیالات پائے جاتے تھے' اُس نے کہا: حوض کے بارے میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے' میرے خیال میں تو وہ کچھ بھی نہیں ہے' تو اُس کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے اس سے کہا: کہ آپ کے پاس نبی اکرم ﷺ کے اصحاب موجود ہیں' آپ اُن کو پیغام بھیج کر ان سے اس بارے میں دریافت کرلیں' تو اس نے مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کی طرف کسی کو بھیجا' اور ان سے حوض کے بارے میں دریافت کیا' انہوں نے اس بارے میں بتایا' پھر اس نے کہا: کہ کسی کو حضرت

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجو! آدمی اُن کے پاس آیا ان کے جسم پر دو یمنی چادریں تھیں' ان میں سے ایک کو انہوں نے تہبند کے طور پر باندھا ہوا تھا اور ایک کو جسم پر لپیٹا ہوا تھا' راوی کہتے ہیں: وہ بھاری جسم کے کوتاہ قامت شخص تھے' جب عبید اللہ نے انہیں دیکھا تو وہ ہنس پڑا اور بولا: تم لوگوں کے یہ محمدی (یعنی صحابی) تو چھوٹے قد کے موٹے آدمی ہیں' اُن بزرگوار اس کی بات سمجھ آ گئی' انہوں نے کہا: بڑی حیران کن بات ہے' اپنے بارے میں میرا یہ خیال نہیں تھا کہ میرا تعلق ان لوگوں سے ہے کہ جن کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب شمار کیا جاتا ہے' تو یہ چیز عار کا باعث ہوگی' عبید اللہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں نے ان سے کہا: امیر نے آپ کو اس لیے بلوایا تھا' تا کہ آپ سے حوض کے بارے میں دریافت کرے' کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' جو شخص اس کے بارے میں جھوٹ بولے' تو اللہ تعالیٰ اس (حوض) میں سے اس شخص کو نہ پلائے' راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے اپنی چادر کو جھاڑا' اور غصے کے عالم میں واپس مڑ گئے۔

راوی کہتے ہیں: عبید اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور اُن سے حوض کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے ایک ایسی حدیث بیان کی' جو صاف ستھری تھی اور وہ اسے اچھی لگی' عبید اللہ نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میرے بھائی نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' تو عبید اللہ نے کہا: پھر آپ کے بھائی کی نقل کردہ حدیث کی ہمیں ضرورت نہیں ہے' عبید اللہ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص ابوسبرہ نے' اُس سے کہا: تمہارے والد جب وفد کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو میں بھی ان کے ساتھ گیا تھا' اور میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی' انہوں نے بذات خود مجھے یہ حدیث بیان کی تھی کہ انہوں نے بذات خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ حدیث سنی ہے انہوں نے وہ حدیث مجھے تحریر کراوئی تھی' اور میں نے اُس کو نوٹ کر لیا تھا' تو عبید اللہ نے کہا: میں تمہیں یہ قسم دیتا ہوں کہ جب تک تمہارا یہ ترکی گھوڑا پسینہ نہیں نکالتا' تم میرے پاس وہ تحریر لے کے آؤ' راوی کہتے ہیں: میں ترکی گھوڑے پر سوار ہوا' میں نے اسے ایڑ لگائی' یہاں تک کہ اس کا پسینہ نکلنے لگا' میں وہ تحریر لے کے اس کے پاس آ گیا' تو اس میں یہ تحریر تھا کہ یہ وہ حدیث ہے' جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی کو اور بدزبانی کو ناپسند کرتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے' قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک فحاشی اور بدزبانی اور برا پڑوس اور رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنا ظاہر نہیں ہو جاتا' یہاں تک کہ امین شخص کو خائن قرار دیا جائے گا اور خائن کو امین بنا دیا جائے گا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے مسلمانوں میں سب سے اچھے اسلام والا وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں' اور سب سے زیادہ فضیلت والی ہجرت' اُس شخص کی جو اُس چیز سے لاتعلق ہو جائے' جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مؤمن کی

مثال سونے کے ٹکڑے کی مانند ہے جس کا مالک اس پر پھونک مارتا ہے تو وہ تبدیل نہیں ہوتا اور کم نہیں ہوتا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے مؤمن کی مثال کھجور کی مانند ہے جو پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز نکالتی ہے اور جب وہ گرتی ہے تو ٹوٹتی نہیں ہے اور خراب نہیں ہوتی ہے خبردار! میرا ایک حوض ہے جس کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ''ایلہ'' سے لے کر ''مکہ'' تک ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا ''صنعاء'' سے لے کر ''مدینہ'' تک ہے اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے برتن ہیں اس کا مشروب دودھ سے زیادہ سفید ہے شہد سے زیادہ میٹھا ہے جو شخص اُس میں سے پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا''۔

ابو سبرہ بیان کرتے ہیں: تو عبید اللہ نے اس تحریر کو لے لیا میں نے اس پر بڑی گریہ وزاری کی پھر یحییٰ بن یعمر کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں نے اس کا شکوہ ان سے کیا تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے وہ حدیث اسی طرح یاد ہے جس طرح قرآن کوئی سورت یاد ہوتی ہے تو انہوں نے مجھے حدیث بالکل اسی طرح بیان کر دی جس طرح وہ تحریر میں موجود تھی۔

20853 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا عِنْدَ حَوْضِیْ اَذُوْدُ النَّاسَ عَنْهُ لِاَهْلِ الْيَمَنِ، اِنِّیْ لَاَضْرِبُهُمْ بِعَصَایَ حَتّٰی يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ، وَاِنَّهٗ لَيَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، اَحَدُهُمَا مِنْ وَّرِقٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ ذَهَبٍ، طُوْلُهُمَا مَا بَيْنَ بُصْرٰی وَصَنْعَاءَ - اَوْ مَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَمَكَّةَ، اَوْ قَالَ: مِنْ مَّقَامِی هٰذَا اِلٰی عُمَانَ

٭٭ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے حوض کے پاس موجود رہ کر اہل یمن کے لئے لوگوں کو حوض سے دور ہٹاؤں گا میں اُن لوگوں کو اپنے عصا کے ذریعے ضرب لگاؤں گا یہاں تک کہ وہ دور ہو جائیں گے اُس حوض میں جنت میں سے آ کر دو پرنالے گرتے ہیں اُن میں سے ایک چاندی سے بنا ہوا ہے اور دوسرا سونے سے بنا ہوا ہے اُن دونوں کی لمبائی اتنی ہے جتنا بصریٰ اور صنعاء کے درمیان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا ایلہ اور مکہ کے درمیان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا میری اِس جگہ سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے''۔

20854 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَرِدَنَّ عَلَیَّ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ فَيُحَلَّئُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ - يَعْنِیْ يُنَحَّوْنَ - فَلَاَقُوْلَنَّ: يَا رَبِّ، اَصْحَابِیْ اَصْحَابِیْ، فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰی اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے تو انہیں حوض سے پرے کر دیا جائے گا میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں یہ میرے ساتھی ہیں تو پروردگار فرمائے گا: تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ

تمہارے بعد انہوں نے کیا نئی چیز پیدا کر دی تھی؟ یہ الٹے قدموں مرتد ہو گئے تھے"۔

20855 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيُرْفَعَنَّ لِيْ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَرَاَوْنِيْ اخْتَلِجُوا دُوْنِيْ، فَلَاَقُوْلَنَّ: يَا رَبِّ، اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ، فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ

** حسن روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میرے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو میرے سامنے لایا جائے گا' یہاں تک کہ جب میں انہیں دیکھ لوں گا اور وہ مجھے دیکھ لیں گے' تو انہیں میرے پاس نہیں آنے دیا جائے گا' میں' کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں' یہ میرے ساتھی ہیں' تو یہ کہا جائے گا: تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کام کیا تھا؟"

بَابُ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ

باب: کون جہنم میں سے نکلے گا' اس کا تذکرہ

20856 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ، قَالَ: فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتْبَعُ (ص:408) مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ، وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا، فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ غَيْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا، حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا، فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهُ، قَالَ: وَيُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ، وَدَعْوَةُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَبِهِ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟، قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ، وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّرْحَمَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَمَرَ الْمَلَائِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْهُمْ، فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُوْدِ، قَالَ: وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ اَثَرَ السُّجُوْدِ، قَالَ: فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوْا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَّاءٍ يُقَالُ لَهُ: الْحَيَاةُ، فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، قَالَ: وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ اِلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا، وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا، فَاصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ، قَالَ: فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ فَيَقُوْلُ: لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَ اَنْ

تَسْاَلَنِیْ غَیْرَهٗ، فَیَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَیْرَهٗ، قَالَ: فَیَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ، قَالَ: ثُمَّ یَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ: یَا رَبِّ قَرِّبْنِیْ اِلٰی بَابِ (ص:409) الْجَنَّةِ، فَیَقُوْلُ: اَوَلَیْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَلَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَهٗ؟ وَیْلَكَ یَا ابْنَ آدَمَ مَا اَغْدَرَكَ، فَلَا یَزَالُ یَدْعُو، فَیَقُوْلُ: لَعَلِّیْ اِنْ اَعْطَیْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَنِیْ غَیْرَهٗ، فَیَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا اَسْاَلُكَ غَیْرَهٗ، وَیُعْطِی اللّٰهَ مِنْ عُهُوْدٍ وَمَوَاثِیقَ اَلَّا یَسْاَلَهٗ غَیْرَهٗ، قَالَ: فَیُقَرِّبُهٗ اِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَاِذَا دَنَا مِنْهَا انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَاِذَا رَاٰی مَا فِیْهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّسْكُتَ، ثُمَّ یَقُوْلُ: رَبِّ اَدْخِلْنِیْ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: اَوَلَیْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَلَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَهٗ؟ اَوَلَیْسَ قَدْ اَعْطَیْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِیقَكَ اَلَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَهٗ؟ وَیْلَكَ یَا ابْنَ آدَمَ مَا اَغْدَرَكَ، فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ، لَا تَجْعَلْنِیْ اَشْقٰی خَلْقِكَ، فَلَا یَزَالُ یَدْعُو حَتّٰی یُؤْذَنَ لَهٗ بِالدُّخُولِ فِیْهَا، فَاِذَا دَخَلَ قِیْلَ لَهٗ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا قَالَ: فَیَتَمَنّٰی، ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، تَمَنَّ مِنْ كَذَا، قَالَ: فَیَتَمَنّٰی حَتّٰی تَنْقَطِعَ بِهِ الْاَمَانِیُّ، فَیُقَالُ لَهٗ: هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، قَالَ: وَاَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ جَالِسٌ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَا یُغَیِّرُ عَلَیْهِ شَیْئًا مِّنْ حَدِیْثِهٖ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی قَوْلِهٖ: هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ، فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: حَفِظْتُ: وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جب سورج کے آگے کوئی بادل موجود نہ ہو' تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم قیامت کے دن' اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے' اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا: جو جس کی عبادت کرتا تھا' وہ اس کے پیچھے چلا جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جو شخص سورج کی عبادت کرتا تھا' وہ سورج کے پیچھے چلا جائے گا' جو چاند کی عبادت کرتا تھا' وہ چاند کے پیچھے چلا جائے گا' جو طاغوتوں کی عبادت کرتا تھا وہ طاغوتوں کے پیچھے چلا جائے گا' اور صرف یہ امت باقی رہ جائے گی' جس میں اس کے منافقین بھی شامل ہوں گے' پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا' جو اس سے مختلف شکل میں ہوگا' جس سے وہ واقف ہوں گے' وہ فرمائے گا: میں' تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ لوگ کہیں گے: ہم' تم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' ہم اپنی اسی جگہ رہیں گے' جب تک ہمارا پروردگار ہمارے پاس نہیں آجاتا' جب ہمارا پروردگار ہمارے پاس آجائے گا' تو ہم اُسے پہچان لیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس شکل میں آئے گا' جس سے وہ واقف ہوں گے' تو وہ فرمائے گا: میں' تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ کہیں گے: تو ہمارا پروردگار ہے' پھر وہ اس کے پیچھے جائیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم پر ایک پل لگایا جائے گا' اس پر سے سب سے پہلے ''میں'' گزروں گا اور رسول اُس دن یہ دعا کررہے ہوں: اے اللہ! سلامت رکھنا' سلامت رکھنا' اس پل پر سعدان نامی کانٹے دار درخت کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے' کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ سعدان کے کانٹوں جیسے ہوں گے' البتہ ان کے حجم کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے' وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے

حساب سے اچک لیں گے' ان میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں گے' جو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' ان میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں گے' جو گر جائیں گے پھر نجات پا جائیں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا اور پھر وہ یہ ارادہ کرے گا کہ وہ جہنم میں سے ان لوگوں کو نکال دے' جن کے بارے میں اُس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ وہ ان پر رحم کرے گا' جو ایسے لوگ ہوں گے' جو اِس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو یہ حکم دے گا: کہ وہ اُن کو نکال دیں' تو فرشتے' سجدوں کی نشانات کی نشانی کی وجہ سے' اُن لوگوں کو پہچان لیں گے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آگ پر یہ چیز حرام قرار دی ہے کہ وہ انسان کے سجدوں کے نشان کو کھائے' فرشتے جب انہیں نکالیں گے' تو وہ لوگ کوئلہ ہو چکے ہوں گے' اُن پر ایک پانی بہایا جائے گا' جسے ''حیات'' کہا جاتا ہے' تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں سے کوئی دانہ پھوٹ پڑتا ہے' پھر ایک شخص باقی رہ جائے گا' جس کا رُخ جہنم کی طرف ہوگا' وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اس کی بو نے مجھے پریشان کر دیا ہے' اس کی گرمی نے مجھے جلا دیا ہے' تو میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا' تو پروردگار فرمائے گا: ہو سکتا ہے کہ اگر میں نے تمہیں یہ چیز عطا کر دی تو تم اس کے علاوہ کچھ اور مانگ لو گے' وہ کہے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم! میں' اس کے علاوہ تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو پروردگار اس کا چہرہ جہنم سے پھیر دے گا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد وہ شخص یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے' تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہیں مانگو گے؟ اے ابن آدم! تمہارا ستیاناس ہو' تم کتنے عہد شکن ہو' وہ شخص مسلسل دعا کرتا رہے گا' تو پروردگار فرمائے گا: ہو سکتا ہے کہ اگر میں نے یہ چیز تمہیں عطا کر دی' تو تم اس کے علاوہ کچھ اور مانگ لو گے' وہ کہے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے' میں تجھ سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے عہد اور میثاق لے گا کہ وہ اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگے گا' پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا' جب وہ دروازے کے قریب ہوگا' تو جنت اس کے سامنے آئے گی' جب وہ اس میں موجود نعمتوں کو دیکھے گا' تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا' اس وقت تک خاموش رہے گا پھر وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل کر دے' پرودگار فرمائے گا: کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم اس کے علاوہ مجھ سے کچھ اور نہیں مانگو گے؟ کیا تم نے عہد اور میثاق نہیں کیا تھا کہ تم اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگو گے؟ اے ابن آدم! تمہارا ستیاناس ہو' تم کتنے عہد شکن ہو؟ تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا' وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا' یہاں تک کہ اُسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی' جب وہ داخل ہو جائے گا' تو اُس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو! وہ آرزو کرے گا' پھر اس سے کہا جائے گا: تم اتنی اور اتنی آرزو اور کرو' وہ مزید آرزو کرے گا' یہاں تک کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی' تو اُس سے کہا جائے گا: یہ تمہیں ملتا ہے' اور اِس کی مانند مزید ملتا ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل جنت میں سے جنت میں داخل ہونے والا یہ آخری فرد ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث میں کوئی چیز اختلافی نہیں ذکر کی لیکن جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی: کہ "تمہیں یہ اوراس کی مانند مزید ملتا ہے" تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے: "تمہیں یہ اوراس کی مانند مزید "دس گنا" ملتا ہے" - تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تو یہ الفاظ یاد ہیں: کہ "تمہیں اس کی مانند مزید ملتا ہے"۔*

20857 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ وَاٰمِنُوا، فَمَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهٗ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا بِاَشَدَّ مِنْ مُجَادَلَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ (ص:410) لِرَبِّهِمْ فِي اِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ اُدْخِلُوا النَّارَ، قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، اِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا، وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا، فَاَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَاَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، فَيَاْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ، لَا تَاْكُلُ النَّارُ صُوَرَهُمْ، فَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ النَّارُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى كَفَّيْهِ، فَيُخْرِجُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا، قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: اَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ دِيْنَارٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ، حَتّٰى يَقُوْلَ: اَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ، - قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَلْيَقْرَاْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا) (النساء: 40)- قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا فَلَمْ يَبْقَ فِي النَّارِ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ، قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَشَفَعَتِ الْاَنْبِيَاءُ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَبَقِيَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، قَالَ: فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ - اَوْ قَالَ: قَبْضَتَيْنِ - نَاسًا لَمْ يَعْمَلُوْا لِلّٰهِ خَيْرًا قَطُّ، قَدِ احْتَرَقُوا حَتّٰى صَارُوْا حُمَمًا، قَالَ: فَيُؤْتٰى بِهِمْ اِلٰى مَاءٍ يُقَالُ لَهُ: الْحَيَاةُ، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، قَالَ: فَيَخْرُجُوْنَ مِنْ اَجْسَادِهِمْ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ، وَفِيْ اَعْنَاقِهِمُ الْخَاتَمُ عُتَقَاءُ (ص:411) اللّٰهِ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَمَا تَمَنَّيْتُمْ وَرَاَيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَكُمْ، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاِنَّ لَكُمْ عِنْدِيْ اَفْضَلَ مِنْهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا وَمَا اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: رِضَائِيْ عَنْكُمْ، فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

"جب مومنین جہنم سے نجات پالیں گے اوراماں میں آجائیں گے تو تم میں سے کسی شخص نے کسی دوسرے سے کوئی حق لینا ہو تو وہ اپنے ساتھی کے ساتھ اس طرح کی بحث نہیں کرے گا جس طرح اہل ایمان اپنے بھائیوں کے بارے

* یہ روایت امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (147/8) امام احمد نے اپنی "مسند" میں (275/2، 533) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں (156/9) اور امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں رقم الحدیث: (182) اس روایت کے ایک راوی زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

میں' اپنے پروردگار کے ساتھ بات کریں گے' وہ بھائی' جنہیں جہنم میں داخل کر دیا گیا تھا' وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے' ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے' ہمارے ساتھ حج کرتے تھے اور تو نے اُنہیں جہنم میں داخل کر دیا ہے' پروردگار فرمائے گا: تم لوگ جاؤ! اور اُن میں سے جس کو تم پہچانتے ہو' اُسے نکال دو! وہ ان کے پاس آئیں گے اور ان کی شکلوں کے حوالے سے اُنہیں پہچان لیں گے' کیونکہ آگ نے ان کی شکلوں کو نہیں کھایا ہوگا' ان میں سے کسی کو آگ نے اس کی نصف پنڈلی تک پکڑا ہوا ہوگا' کسی کو اس کی ہتھیلی تک پکڑا ہوا ہوگا' وہ اُنہیں باہر نکالیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے ان کو نکال دیا ہے' جن کے بارے میں تو نے حکم دیا تھا پھر پروردگار فرمائے گا: اُس کو بھی باہر نکال دو' جس کے دل میں ایک دینار کے وزن جتنا ایمان ہو' پھر اس کو بھی نکال دو' جس کے دل میں نصف دینار کے وزن جتنا ایمان ہو' یہاں تک کہ وہ فرمائے گا: اس کو بھی نکال دو' جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا (ایمان) ہو' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اس حدیث کی تصدیق نہیں کرتا' اُسے اس آیت کو پڑھ لینا چاہیے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرّے کے وزن جتنا بھی ظلم نہیں کرتا' اگر وہ کوئی نیکی ہوگی' تو وہ اس کو کئی گنا کر دے گا' اور اپنی طرف سے عظیم اجر بھی عطا کرے گا''۔

وہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے ان کو نکال دیا ہے' جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا' اب جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا' جس میں کوئی بھلائی موجود ہو' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فرشتوں نے شفاعت کر دی' انبیاء نے شفاعت کر دی' مؤمنین نے شفاعت کر دی' اور اب سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات باقی رہ گئی ہے' پھر اللہ تعالیٰ جہنم میں سے ایک مٹھی لے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دو مٹھیاں لے گا' اُن لوگوں کو لے گا' جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی' وہ لوگ جل چکے ہوں گے' یہاں تک کہ کوئلہ بن چکے ہوں گے' اُنہیں پانی کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیات ہوگا ان پر پانی ڈالا جائے گا تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کے راستے میں کوئی دانہ پھوٹ پڑتا ہے پھر ان کے جسموں میں سے یوں نکلے گا جیسے موتی ہوتے ہیں' ان کی گردن میں مہر ہوگی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کیے ہوئے لوگ ہیں' ان سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تم جو بھی آرزو کرو گے اور جو بھی چیز دیکھو گے وہ تمہاری ہوگی' تو وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے' جو تو نے تمام جہانوں میں کسی کو عطا نہیں کیا' تو پروردگار فرمائے گا: میرے پاس تمہارے لئے اس سے زیادہ فضیلت والی چیز موجود ہے' وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! اِس سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: تم سے میرا راضی ہونا' اب تم پر کبھی ناراض نہیں ہوؤں گا''۔ *

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (2598)' امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں (122/8) امام ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں' رقم الحدیث: (60) امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (94/3) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ' طویل اور مختصر (دونوں طرح سے) نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں' (56/6و198) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (183) اس روایت کے ایک راوی' کے طریق کے ساتھ' طویل اور مختصر (دونوں طرح سے) نقل کیا ہے۔

20858 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْقِهٖ اَخْرَجَ كِتَابًا مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فِيْهِ: رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ، وَاَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، فَيُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مِثْلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ - اَوْ قَالَ: مِثْلَيْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ الْحَكَمُ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: مِثْلَيْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَاَمَّا: مِثْلَ، فَلَا اَشُكُّ، مَكْتُوْبٌ منهم - وَاَشَارَ الْحَكَمُ اِلٰى فَخِذِهٖ - عُتَقَاءُ اللّٰهِ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ لِعِكْرِمَةَ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا) (المائدة: 37) قَالَ: وَيْلَكَ اُولٰئِكَ اَهْلُهَا الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا "

❋❋ حکم بن ابان بیان کرتے ہیں: انہوں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا' تو وہ عرش کے نیچے سے ایک تحریر نکالے گا' جس میں یہ لکھا ہوگا:

''میری رحمت' میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے اور میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں''۔

پھر وہ جہنم میں سے اتنے لوگوں کو نکالے گا' جتنے اہل جنت ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنے اہل جنت کا دگنا ہوں گے' حکم کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق تو روایت میں یہ الفاظ ہیں: جتنے اہل جنت کا دگنا ہوں گے' لیکن جہاں تک ایک گنا کا تعلق ہے' تو اس میں تو کوئی شک نہیں ہے' اور ان لوگوں پر یہ لکھا ہوا ہوگا: کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کیے ہوئے ہیں' حکم نے اپنے زانوں کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی (کہ اُن کے زانوں پر یہ لکھا ہوگا)''۔

راوی کہتے ہیں: ایک شخص نے عکرمہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! اللہ تعالیٰ تو یہ فرمایا ہے:

''وہ لوگ جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے' لیکن اُس میں سے نکل نہیں پائیں گے''۔

تو عکرمہ نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو' یہ تو وہ اہل جہنم ہوں گے' جو اس کے اہل ہوں گے (یعنی جو اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے)۔

20859 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: اِنَّ اَقْوَامًا سَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَصَابَهُمْ سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ عُقُوْبَةً بِذُنُوْبٍ عَمِلُوْهَا، ثُمَّ لَيُخْرِجَنَّهُمُ اللّٰهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

❋❋ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کچھ لوگ' جہنم سے نکلیں گے' اس کے بعد کہ انہیں آگ کی تپش لاحق ہو چکی ہوگی' وہ ان کے کیے ہوئے گناہوں کی وجہ سے سزا کے طور پر لاحق ہوگی' پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے ان لوگوں کو (جہنم میں سے) نکال دے گا اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے''۔ *

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (163/3) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بخاری نے' اس کو اپنی ''صحیح'' میں (143/8 و 164/9) اس روایت کے ایک راوی' قتادہ کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

20860 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ سَيَخْرُجُ بَعْدَكُمْ قَوْمٌ يُكَذِّبُوْنَ بِالرَّجْمِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِالدَّجَّالِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُوْنَ بِقَوْمٍ يَّخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے بعد عنقریب ایسے لوگ آئیں گے' جو سنگسار (کے شرعی حکم ہونے) کی تکذیب کریں گے' جو دجال کی تکذیب کریں گے' جو حوض کوثر کی تکذیب کریں گے' جو عذاب قبر کی تکذیب کریں گے' اور اس بات کی تکذیب کریں گے کہ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال دیا جائے گا''۔

20861 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ قَوْمًا سَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ لوگ عنقریب جہنم سے نکل جائیں گے''۔

20862 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا) (المائدة: 37)؟ وَاَنْتَ تَزْعُمُ اَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآمَنَّا بِهَا قَبْلَ اَنْ تُؤْمِنَ بِهَا، وَصَدَّقْنَا بِهَا قَبْلَ اَنْ تُصَدِّقَ بِهَا، وَاَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُخْبِرُكَ: اَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ فَقَالَ طَلْقٌ: لَا جَرَمَ، وَاللّٰهِ لَا اُجَادِلُكَ اَبَدًا

✵✵ طلق بن حبیب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اس آیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''وہ لوگ یہ ارادہ کریں گے کہ جہنم سے نکل جائیں' لیکن وہ اس میں سے نکل نہیں پائیں گے''۔

جبکہ آپ کا یہ کہنا ہے: کہ کچھ لوگ جہنم سے نکل جائیں گے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ آیت' اللہ کے رسول پر نازل ہوئی ہے اور تمہارے اس پر ایمان لانے سے پہلے' ہم اس پر ایمان لے آئے تھے' اور تمہارے اس کی تصدیق کرنے سے پہلے' ہم نے اس کی تصدیق کر دی تھی' اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو میں نے تمہیں بتایا ہے کہ کچھ لوگ جہنم سے نکل آئیں گے' تو طلق بن حبیب نے کہا: بلاشبہ' اللہ کی قسم! اب میں آپ کے ساتھ کبھی بحث نہیں کروں گا۔

20863 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ قَوْمًا سَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

❋❋ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''کچھ لوگ جہنم سے نکل جائیں گے''۔

20864 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً يَّدْعُو بِهَا، وَاِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَخْبَاَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❋❋ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''ہر نبی کی مخصوص دعا ہوتی ہے' جو وہ کرتا ہے' میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اپنی مخصوص دعا کو' قیامت کے دن' اپنی امت کی شفاعت کے لئے' سنبھال کے رکھ لیتا ہوں''۔*

20865 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَاصِمٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا لَيْلَةً، فَقُمْتُ اَطْلُبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَجِدْهُ، وَوَجَدْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَاَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ فَقَالَا: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقُلْتُ: اَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لَا نَدْرِي، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا فِي اَعْلَى الْوَادِي هَدِيرًا كَهَدِيرِ الرَّحَا، فَلَمْ نَلْبَثْ اَنْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَدْنَاكَ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: اِنَّهُ اَتَانِي آتٍ مِّنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ اَنْ تَكُونَ اُمَّتِي شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ مِنْ اَهْلِهَا، ثُمَّ اَتَيْنَا الْقَوْمَ فَاَخْبَرْنَاهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ مِنْ اَهْلِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُشْهِدُكُمْ اَنَّ شَفَاعَتِي لِكُلِّ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

❋❋ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' ہم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا (رات میں کسی وقت) میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں اُٹھا' تو میں نے آپ کو نہیں پایا' پھر میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو پایا' تو ان دونوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے کہا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں معلوم' ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران ہم نے وادی کے بالائی حصے کی طرف سے ایک آواز سنی جو چکی چلنے کی آواز کی مانند تھی' ہم وہیں ٹھہرے رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آج رات ہم نے آپ کو غیر موجود پایا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور اس نے مجھے یہ اختیار دیا کہ یا تو میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے' یا شفاعت ہو' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیجئے! کہ وہ ہمیں آپ کی شفاعت کے مستحقین

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (313/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (82/8) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (199) حضرت ابوہریرہ t سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

میں شامل کر لے' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اِن کو اُس کے اہل میں سے کر دے' پھر ہم لوگوں کے پاس آئے اور ہم نے لوگوں کو اس بارے میں بتایا' تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیجئے کہ وہ ہمیں آپ کی شفاعت کے مستحقین میں شامل کر دے' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اِن کو اُس کے اہل میں سے بنا دے' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں' تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں: کہ میری شفاعت' ہر اُس شخص کو نصیب ہوگی' جو ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو''۔

بَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَتِهَا

باب: جنت اور اُس کی صفت کا تذکرہ

20866 - قرأنا علی عبد الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَلِجُ فِي الْجَنَّةِ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَمْتَخِطُوْنَ، وَلَا يَبْصُقُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، آنِيَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبٍ وَاحِدٍ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

❋❋ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ' اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے' وہ جنت میں تھوکیں گے نہیں' ناک صاف نہیں کریں گے' پاخانہ نہیں کریں گے' اُن کے برتن اور ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی' اور ان کی انگیٹھیاں عود کی ہوں گی' اور ان کا پسینہ مشک کا ہوگا' ان میں سے ہر ایک شخص کی دو بیویاں ہوں گی' جن کی پنڈلی کا مغز' گوشت کے اندر سے بھی نظر آئے گا' ایسا خوبصورتی کی وجہ سے ہوگا' اُن لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف یا ناراضگی نہیں ہوگی' اُن سب کے دل ایک جیسے ہوں گے' اور وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے''۔*

20867 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَيُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ وَالْعَظْمِ مِنْ تَحْتِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً، كَمَا يُرَى الشَّرَابُ الْاَحْمَرُ فِي الزُّجَاجَةِ الْبَيْضَاءِ

❋❋ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حورعین سے تعلق رکھنے والی کسی عورت کی پنڈلی کا گودہ' گوشت اور ہڈی کے پار سے بھی نظر آ جائے گا' جو ستر حلوں کے نیچے ہوگا' جس طرح سفید شیشے میں سرخ شراب دکھائی دیتی ہے''۔

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2834) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (316/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (143/4) اور امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (2537) اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

20868 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَلْبَسُ الْحُلَّةَ فَتَلَوَّنَ فِيْ سَاعَةٍ سَبْعِيْنَ لَوْنًا، وَاِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ لَيَرٰى وَجْهَهُ فِيْ وَجْهِ زَوْجَتِهِ، وَاِنَّهَا لَتَرٰى وَجْهَهَا فِيْ وَجْهِهِ، وَاِنَّهُ لَيَرٰى وَجْهَهُ فِيْ نَحْرِهَا، وَاِنَّهَا لَتَرٰى وَجْهَهَا فِيْ نَحْرِهِ، وَاِنَّهُ لَيَرٰى وَجْهَهُ فِيْ مِعْصَمِهَا، وَاِنَّهَا لَتَرٰى وَجْهَهَا فِيْ سَاعِدِهِ، وَاِنَّهُ لَيَرٰى وَجْهَهُ فِيْ سَاقِهَا، وَاِنَّهَا لَتَرٰى وَجْهَهَا فِيْ سَاقِهِ

✲✲ حکم بن ابان بیان کرتے ہیں: انہوں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''اہل جنت سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ایک حلہ پہنے گا' جو ایک ساعت میں ستر رنگ بدل لے گا' ان میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے چہرے میں اپنا چہرہ دیکھ لے گا' اور اس کی بیوی اس شخص کے چہرے میں اپنا چہرہ دیکھ لے گی' وہ شخص اپنی بیوی کے سینے میں اپنا چہرہ دیکھ لے گا' اور وہ بیوی اس شخص کے سینے میں اپنا چہرہ دیکھ لے گی' وہ شخص اس عورت کے بازو میں اپنا چہرہ دیکھ لے گا' اور وہ عورت اس کی کلائی میں اپنا چہرہ دیکھ لے گی' وہ شخص اس عورت کی پنڈلی میں اپنا چہرہ دیکھ لے گا اور وہ عورت اس شخص کی پنڈلی میں اپنا چہرہ دیکھ لے گی''۔

20869 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: بَلَغَنَا اِنَّ نَخْلَ الْجَنَّةِ جُذُوعُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَرَانِيفُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَاَقْنَاؤُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَشَمَارِيخُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَتَفَارِيقُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَسَعَفُهَا كِسْوَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ كَاَحْسَنِ حُلَلٍ رَآهَا النَّاسُ قَطُّ، وَجَرِيْدُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَعَرَاجِيْنُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَرُطَبُهَا اَمْثَالُ الْقِلَالِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَالْفِضَّةِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَالسُّكَّرِ، وَاَلْيَنُ مِنَ السَّمْنِ وَالزُّبْدِ

✲✲ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: جنت میں کھجور کے درخت کا تنا سونے کا ہوگا' اس کی ٹہنیوں کی جڑیں سونے کی ہوں گی' اور اس کی ٹہنیاں سونے کی ہوں گی' اور اس کے گچھے سونے کے ہوں گے' اور گچھوں کی ٹہنیاں سونے کی ہوں گی' اور اس کی چھال اہل جنت کا لباس ہوگی' جو سب سے خوبصورت ترین حلے کی شکل میں ہوگی' جو لوگوں نے کبھی بھی دیکھا ہو' اور اس کے پتے سونے کے ہوں گے اور اس کی شاخیں سونے کی ہوں گی اور اس کی کھجوریں گھڑوں جیسی ہوں گی' دودھ اور چاندی سے زیادہ سفید' شہد اور شکر سے زیادہ میٹھی' اور گھی اور مکھن سے زیادہ نرم ہوں گی۔

20870 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: نَخْلُ الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ، وَكَرَانِيفُهَا زُمُرُّدٌ، اَوْ جُذُوعُهَا زُمُرُّدٌ، وَكَرَانِيفُهَا ذَهَبٌ، وَسَعَفُهَا كِسْوَةٌ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ، وَرُطَبُهَا كَالدِّلَاءِ، اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ لَيْسَ لَهُ عَجَمٌ

✲✲ معمر نے' قتادہ یا شاید کسی اور کے حوالے سے' سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جنت میں کھجور کا درخت سونے کا ہوگا' اُس کی ٹہنیوں کی جڑیں زمرد کی ہوں گی' یا اس کی شاخیں زمرد کی ہوں گی' اور اس کی ٹہنیوں کی جڑیں سونے کی ہوں گی' اور اس کی چھال اہل جنت کا لباس ہوگی اور اس کی کھجوریں ڈول کی مانند ہوں گی' جو دودھ سے زیادہ سفید مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی' اس میں گٹھلی نہیں ہوگا''۔

20871 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، قَالَ: يُؤْتَوْنَ بِالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، فَاِذَا اَكَلُوْا وَشَرِبُوْا اُتُوا بِالشَّرَابِ الطَّهُورِ، فَشَرِبُوْهُ فَطَهَّرَهُمْ وَتَضْمُرُ لِذٰلِكَ بُطُوْنُهُمْ، وَيَفِيضُ عَرَقًا وَّجَشًا مِنْ جُلُودِهِمْ مِثْلَ رِيْحِ الْمِسْكِ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: کھانا اور مشروب لایا جائے گا' جب وہ لوگ کھا پی لیں گے' تو ان کے پاس شراب طہور (پاکیزہ مشروب) لایا جائے گا' وہ لوگ اس کو پی لیں گے' تو وہ مشروب انہیں پاک کردے گا اور ان کے پیٹ میں سب کچھ ہضم ہوجائے گا' اور وہ سب کچھ ان کی جلد سے پسینے کی شکل میں' اور ڈکار کی شکل میں نکلے گا' جو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگا۔

20872 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، يَرْوِيهِ قَالَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ اَبْنَاءُ ثَلَاثِيْنَ، جُرْدٌ مُرْدٌ، مُكَحَّلُوْنَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ، وَكَانَ طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں: اہل جنت تیس سال کی عمر کے ہوں گے' جن کے جسم داڑھی' مونچھ اور بال کے بغیر ہوں گے' اُن کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی' اور وہ حضرت آدم علیہ السلام (کی قد وقامت) کے ہوں گے' یعنی اُن کی لمبائی ساٹھ ذراع ہوگی۔

20873 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوْقٍ، قَالَ: اَنْهَارُ الْجَنَّةِ تُفَجَّرُ مِنْ جَبَلِ مِسْكٍ

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: جنت کی نہریں' مشک کے پہاڑ سے پھوٹتی ہیں۔

20874 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِى الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے' اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کی ہیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے (اُن کے بارے میں) سنا نہیں' اور کسی انسان کے دل میں اُن کا خیال بھی نہیں آیا''۔ *

20875 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَائِطُ الْجَنَّةِ مَبْنِىٌّ لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، وَلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ، وَدَرَجُهَا الْيَاقُوتُ وَاللُّؤْلُؤُ، قَالَ: وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ رَضْرَاضَ اَنْهَارِهَا لُؤْلُؤٌ، وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (313/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (176/9)' اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2824) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جنت کی دیواریں' یوں بنی ہوئی ہیں کہ ایک اینٹ سونے کی ہے' اور ایک چاندی کی ہے' اور اس کا گارا' یاقوت اور موتی ہیں'' انہوں نے یہ بھی فرمایا: ''ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے: کہ جنت کی نہروں کی کنکریاں موتیوں کی ہیں' اور اُس کی مٹی' زعفران ہے''۔

20876 - اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

❊❊ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں درخت ایسا ہوگا کہ ایک سوار اُس کے سائے میں' ایک سو سال تک چلتا رہے' تو اُسے پار نہیں کر سکے گا''۔

20877 - اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَبْلُغُهَا

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں درخت ایسا ہوگا کہ اگر کوئی سوار اُس کے سائے میں' ایک سو سال تک چلتا رہے' تو وہ اس (کی آخری حد) تک نہیں پہنچ سکے گا''۔

20878 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا قَالَ: وَيَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اقْرَءُ وا اِنْ شِئْتُمْ: (وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ) (الواقعة: 30)

❊❊ معمر نے' محمد بن زیاد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ تلاوت کرلو:

''اور پھیلے ہوئے سائے''۔

20879 - اَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: تَفَاخَمُوْا اَوْ تَفَاخَرُوْا يَوْمًا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالُوْا: الرِّجَالُ اَكْثَرُ فِي الْجَنَّةِ اَمِ النِّسَاءُ؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ: اِنَّ اَوَّلَ زُمْـرَةٍ يَّـدْخُـلُوْنَ الْجَنَّةَ وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَـاَضْـوَاءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، كَذٰلِكَ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِيْهَا عَزَبٌ

❊❊ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک دن لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے فخر و مباہات سے متعلق گفتگو کر رہے تھے' لوگوں نے کہا: کہ جنت میں مردوں کی اکثریت ہوگی' یا عورتوں کی؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

''جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ' اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے' پھر اس کے بعد والے لوگ ہوں گے' پھر اس کے بعد والے ہوں گے' پھر اس کے بعد والے آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی مانند ہوں گے' اسی طرح ان میں سے ہر ایک فرد کی دو بیویاں ہوں گی' جن کی پنڈلی کا گودہ گوشت کے پار نظر آرہا ہوگا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جنت میں کوئی کنوارہ نہیں ہوگا''۔

20880 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ، قَالَ: قِيلَ: هَلْ يَتَزَاوَرُونَ اَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ عَلَى الْمَآثِرِ...

✱✱ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی گئی: کیا اہل جنت ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جائیں گے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں! مآثر (یعنی مآثر نامی مخصوص قسم کے کپڑے پر بیٹھ کر جائیں گے)۔

20881 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَنَسٍ قَالَ: يَقُولُ اَهْلُ الْجَنَّةِ: انْطَلِقُوا بِنَا اِلَى السُّوقِ، فَيَنْطَلِقُونَ اِلٰى كُثْبَانٍ مِنْ مِسْكٍ، فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا وَيَتَحَدَّثُونَ، وَتَهُبُّ عَلَيْهِمْ تِلْكَ الرِّيحُ ثُمَّ يَرْجِعُونَ

✱✱ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:

''اہل جنت یہ کہیں گے: تم ہمارے ساتھ بازار کی طرف چلو! پھر وہ مشک کے بنے ہوئے ٹیلوں کی طرف جائیں گے اور اس پر بیٹھے رہیں گے' اور بات چیت کرتے رہیں گے اور وہ ہوا اُن پر چلے گی پھر وہ واپس آجائیں گے''۔

20882 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْخَيْمَةُ: دُرَّةٌ وَّاحِدَةٌ مُجَوَّفَةٌ فَرْسَخٌ فِى فَرْسَخٍ، لَهَا اَرْبَعَةُ آلَافِ بَابٍ مِّنْ ذَهَبٍ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (جنت میں موجود) خیمہ' ایک کھوکھلے کا موتی کا ہوگا' جو ایک فرسخ لمبا اور ایک فرسخ چوڑا ہوگا' اس کے سونے کے بنے ہوئے چار ہزار دروازے ہوں گے۔

20883 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ مُعَانِقٍ، اَوْ اَبِى مُعَانِقٍ - عَنْ اَبِى مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ غُرْفَةً يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَتَابَعَ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ، وَقَامَ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ "

✱✱ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں ایسے بالاخانے ہوں گے' جن کا بیرونی حصہ اندر سے' اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا' یہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلائے گا مسلسل نماز پڑھے اور روزے رکھے' اور رات کے وقت اس وقت نوافل ادا کرے' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

20884 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ يَهُوْدِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَسْاَلُكَ فَتُخْبِرُنِي، قَالَ: فَرَكَضَهُ ثَوْبَانُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: قُلْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا نَدْعُوْهُ اِلَّا مَا سَمَّاهُ اَهْلُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلْ يَنْفَعُكَ ذٰلِكَ شَيْئًا؟، قَالَ: اَسْمَعُ بِاُذُنَيَّ، وَاُبْصِرُ بِعَيْنَيَّ، قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: سَلْ، قَالَ: اَرَاَيْتَ قَوْلَهُ: (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ) اَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ، قَالَ: فَمَنْ اَوَّلُ مَنْ يُّجِيزُ؟ قَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ، اَوْ قَالَ: فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: فَمَا نُزُلُهُمْ اَوَّلَ مَا يَدْخُلُوْنَهَا؟ قَالَ: كَبِدُ الْحُوْتِ، قَالَ: فَمَا طَعَامُهُمْ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَبِدُ النُّوْنِ، قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: السَّلْسَبِيْلُ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: اَفَلَا اَسْاَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟، قَالَ: عَنْ شَبَهِ الْوَلَدِ، قَالَ: مَاءُ الرَّجُلِ بَيْضَاءُ غَلِيْظَةٌ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ صَفْرَاءُ رَقِيْقَةٌ، فَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَ بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَمِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ الشَّبَهُ، وَاِذَا عَلَا مَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ اَنْثٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَمِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ الشَّبَهُ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، مَا كَانَ عِنْدِيْ فِيْ شَيْءٍ مِّمَّا سَاَلَنِيْ عَنْهُ عِلْمٌ حَتّٰى اَنْبَاَنِيْهِ اللّٰهُ فِيْ مَجْلِسِيْ هٰذَا (ص:420)

✵✵ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ مجھے بتایئے! راوی کہتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اسے پاؤں مارا اور کہا: تم یہ کہو: یارسول اللہ! اس نے کہا: ہم انہیں اسی نام سے بلائیں گے جوان کے گھر والوں نے ان کا نام رکھا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا یہ چیز تمہیں کوئی فائدہ دے گی؟ اُس نے کہا: میں اپنے دونوں کانوں کے ذریعے سنوں گا اور اپنی دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھوں گا' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر آپ نے فرمایا: تم پوچھو! اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"جب زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے گا اور آسمانوں کو"۔

تو اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پل سے پہلے تاریکی میں ہوں گے' اُس نے دریافت کیا: پل کو سب سے پہلے پار کون کرے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غریب مہاجرین (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) غریب مؤمنین' اس نے دریافت کیا: جب وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو انہیں سب سے پہلے کیا کھلایا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مچھلی کا جگر' اُس نے دریافت کیا: اس کے بعد ان لوگوں کا کھانا کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مچھلی کا جگر (متن میں مچھلی کے لئے استعمال ہونے والے لفظ میں اختلاف پایا جاتا ہے' شاید یہ دو قسم کی مچھلی ہوگی) اس نے دریافت کیا: اُس کے بعد ان لوگوں کو کیا مشروب دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سلسبیل' اس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے' پھر اس نے کہا: کیا میں آپ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال نہ کروں؟ جس کا علم صرف کسی نبی کو ہوسکتا ہے' یا اُن کے علاوہ ایک یا دو افراد کو ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: (میرا وہ سوال) بچے کی مشابہت کے بارے میں ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: مرد کا مادہ تولید سفید اور گاڑھا ہوتا ہے اور عورت کا مادہ تولید زرد پتلا ہوتا ہے' جب مرد کا مادہ' عورت کے مادے پر غالب آ جائے' تو اللہ کے حکم تحت بیٹا ہوتا ہے اور اسی حوالے سے مشابہت بھی ہوتی ہے' اور جب عورت کا مادہ' مرد کے مادے پر غالب آ جائے' تو اللہ کے حکم کے تحت بیٹی ہوتی ہے اور اسی حوالے سے مشابہت بھی ہوتی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اس نے مجھ سے جس چیز کے بارے میں سوال کیا تھا' مجھے اس کے بارے میں علم نہیں تھا' یہاں تک کہ اِسی محفل میں' اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے''۔

20885 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَقِيدُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَّهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کی قسم! تم میں سے کسی ایک کی جنت میں چابک رکھنے کی جگہ اس کے لئے آسمان اور زمین کے درمیان موجود سب چیزوں سے بہتر ہے''۔

20886 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: ... مَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ نَعِمَ فَلَا يَبْاَسُ، وَخُلِّدَ فَلَا يَمُوْتُ...

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا' وہ نعمتوں میں رہے گا اور وہ پریشانی کا شکار نہیں ہوگا' اور وہ ہمیشہ رہے گا' اُسے موت نہیں آئے گی''۔

20887 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ يَنْكِحُوْنَ النِّسَاءَ، وَلَا يَلِدْنَ، لَيْسَ فِيْهَا مَنِيٌّ وَّلَا مَنِيَّةٌ

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اہل جنت' عورتوں کے ساتھ نکاح کریں گے' لیکن وہ عورتیں بچے پیدا نہیں کریں گی' جنت میں مرد کی منی یا عورت کی منی نہیں ہوگی''۔

20888 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِيدُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَّهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا،

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں' تم میں سے کسی ایک کے کمان لٹکانے کی جگہ' اُس کے لئے دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

20889 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، مِثْلُ حَدِيْثِ طَاوُسٍ فِي النِّكَاحِ

✿✿ معمر نے عطاء خراسانی کے حوالے سے (اہل جنت کے) نکاح کرنے کے بارے میں طاؤس کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

20890 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، قَالَ: لَيْسَ فِيْهَا مَنِيٌّ وَلَا مَنِيَّةٌ، اِنَّمَا يَدْحُمُوْنَهُنَّ دَحْمًا

✿✿ معمر نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس (یعنی جنت) میں نہ تو مرد کی منی ہوگی اور نہ ہی عورت کی منی ہوگی' وہ صرف ایک دوسرے کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کریں گے''۔

بَابُ صِفَةِ اَهْلِ النَّارِ

باب: اہل جہنم کی صفت کا تذکرہ

20891 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ اَنَّ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ خَطَبَ النَّاسَ بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ: اِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ، وَوَلَّتْ حَذَّاءَ، وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ، وَاَنْتُمْ مُتَحَمَّلُوْنَ اِلٰى دَارٍ ذِيْ مُقَامَةٍ، فَانْتَقِلُوْا خَيْرَ مَا بِحَضْرَتِكُمْ، اَلَا فَلَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْحَجَرَ يُقْذَفُ مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا، حَتّٰى يَبْلُغَ قَعْرَهَا، وَايْمُ اللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ، اَفَعَجِبْتُمْ؟ اَلا وَاِنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَايْمُ اللّٰهِ لَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيْظٌ بِالزِّحَامِ، اَلَا فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ (ص:422) مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ وَالْبَشَامِ، حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا، وَلَقَدْ وَجَدْتُ اَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ نَمِرَةً فَشَقَقْنَاهَا اِزَارَيْنِ، فَمَا بَقِيَ مِنَّا اَيُّهَا السَّبْعَةُ اِلَّا اَمِيْرُ عَامَّةٍ، وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَاءَ بَعْدَنَا، اَلَا وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ عَظِيْمًا، وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرًا، اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ اِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى تَكُوْنَ مُلْكًا

✿✿ حمید بن ہلال نے' ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جس کا نام بھی انہوں نے بیان کیا تھا کہ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

''بے شک دنیا' رخصت ہونے والی ہے' اور اب اس میں صرف تلچھٹ باقی بچی ہے' جس طرح کسی برتن میں تلچھٹ ہوتی ہے اور تم لوگوں کو لاد کر اُس جگہ کی طرف لے جایا جائے گا' جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا' تو تم اپنے پاس موجود چیزوں میں سے بہتر کے ہمراہ منتقل ہونا' خبردار! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اگر کوئی پتھر' جہنم کے کنارے سے اُس میں پھینکا جائے' تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا' پھر وہ اس کے گڑھے تک پہنچے گا' اور اللہ کی قسم! وہ (یعنی جہنم)

بھر بھی جائے گی' کیا تم اس پر حیران ہو رہے ہو؟ خبردار! جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور اللہ کی قسم! اس پر ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ جب وہاں لوگوں کا ہجوم ہوگا' مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ' سات افراد میں سے ایک تھا ہمارے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی' صرف درخت کے پتے اور جھاڑیاں وغیرہ تھیں' یہاں تک کہ ہماری باچھیں چر گئی تھیں' مجھے اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑا ملا تھا' ہم نے اسے چیر کر اس کے دو تہبند بنا لیے تھے اور اب اُن ساتھیوں میں ہر کوئی کسی نہ کسی علاقے کا گورنر ہے' تم لوگ ہمارے بعد دیگر حکمرانوں کا بھی تجربہ کرو گے' خبردار! میں' اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو بڑا سمجھتا ہوں اور لوگوں کی آنکھوں میں چھوٹا ہوں' خبردار! نبوت' رخصت ہو جائے گی اور بادشاہی باقی رہ جائے گی''۔

20892 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: لَوْ اَنَّ صَخْرَةً زِنَةَ سَبْعِ خَلِفَاتٍ بِشُحُومِهِنَّ وَلُحُومِهِنَّ وَاَوْلَادِهِنَّ، يُرْمٰى بِهَا مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ لَهَوَتْ مَا بَيْنَ شَفِيرِهَا وَقَعْرِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا حَتّٰى تَبْلُغَ قَعْرَهَا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اگر کوئی ایسا پتھر' جس کا وزن' سات حاملہ اونٹنیوں جتنا ہو' اور ان اونٹنیوں کی چربی ان کا گوشت اور ان کے پیٹ میں موجود اولاد سب کے وزن جتنا ہو اس پتھر کو اگر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ اس کے کنارے سے لے کر اس کے گڑھے تک پہنچنے میں ستر سال لگا دے گا پھر اس کے گڑھے تک پہنچے گا''۔

20893 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعُرَاتُهُمْ؟ فَقَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ: اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا، فَاَمَّا النَّارُ فَاِنَّهُمْ يُلْقَوْنَ فِيْهَا (وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ) (ق: 30)، فَلَا تَمْتَلِءُ حَتّٰى يَضَعَ رِجْلَهُ - اَوْ قَالَ: قَدَمَهُ - فِيْهَا فَتَقُوْلَ: قَطٍ قَطٍ قَطٍ، فَهُنَالِكَ تُمْلَاُ وَتَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ، وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ اَحَدًا، وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِءُ لَهَا مَا شَاءَ (ص: 423)

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہو گئی' جہنم نے کہا: مجھے تکبر کرنے والوں اور حکمرانوں کے حوالے سے ترجیح دی گئی ہے' جنت نے کہا: میرا کیا معاملہ ہے کہ میرے اندر صرف ضعیف کمزور اور کم لباس والے (یعنی غریب لوگ) آئیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم

کروں گا' اس نے جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو' میں تمہارے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا اسے عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کو بھرنا مجھ پر لازم ہے' جہاں تک جہنم کا تعلق ہے' تو اس میں لوگوں کو ڈالا جائے گا اور وہ یہ کہے گی: کہ کیا اور ہے؟ وہ اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک پروردگار اپنی ٹانگ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) اپنا پاؤں اس میں نہیں رکھ دے گا تو پھر وہ کہے گی: بس' بس' بس' اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لینے لگے گا' اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا' جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جس کو چاہا اسے پیدا کر دیا''۔

20894 - قَالَ مَعْمَرٌ وَّاَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

✵✵ ایوب نے' ابن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

20895 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا یُحَدِّثُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِحَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا، فَقَامَ رَجُلٌ فَانْتَقَضَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا فَرَّقَ مِنْ هٰؤُلَاءِ، یَجِدُوْنَ عِنْدَ مُحْکَمِهٖ، وَیَهْلِکُوْنَ عِنْدَ مُتَشَابِهِهٖ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا' وہ شخص اٹھا تو گر گیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان لوگوں میں کیا فرق ہے' جو اس کے محکم کے پاس پاتے ہیں اور اس کے متشابہ کے پاس ہلاکت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

20896 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ النَّارَ حِیْنَ خُلِقَتْ کَادَتْ اَفْئِدَةُ الْمَلَائِکَةِ تَطِیْرُ، فَلَمَّا خُلِقَ آدَمُ سَکَنَتْ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: کہ جب جہنم کو پیدا کیا گیا' تو فرشتوں کے دل پریشان ہو گئے' پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' تو وہ لوگ پرسکون ہوئے۔

20897 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نَارُکُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ یُوْقِدُ بَنُوْ آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَةً یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَیْهَا بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءًا، کُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں کی یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں' یہ جہنم کی تپش کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! یہی کافی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس پر اُنہتر گنا فضیلت عطا کی گئی ہے' جن میں سے ہر ایک

گنا اس کی تپش کی مانند ہے''۔

20898 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ (ص:424) سَعِيْدٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ يَطَاُ جَمْرَةً يَغْلِىْ مِنْهَا دِمَاغُهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ: وَمَا كَانَ جُرْمُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَانَتْ لَهُ مَاشِيَةٌ يَغْشَى بِهَا الزَّرْعَ وَيُؤْذِيهِ، وَحَرَّمَهُ اللّٰهُ وَمَا حَوْلَهُ غَلْوَةً بِسَهْمٍ - اَوْ قَالَ: رَمْيَةً بِحَجَرٍ - فَاحْذَرُوْا اَلَّا يُسْحِتَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الدُّنْيَا، وَيُهْلِكُ نَفْسَهُ فِي الْاٰخِرَةِ، قَالَ: وَاِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً، وَاَسْفَلَهُمْ دَرَجَةً رَجُلٌ لَّا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَعْدَهُ اَحَدٌ، يُفْسَحُ لَهُ فِيْ بَصَرِهِ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ فِيْ قُصُوْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ، وَخِيَامٍ مِّنْ لُؤْلُؤٍ لَيْسَ فِيْهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلَّا مَعْمُوْرٌ، يُغْدٰى عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ، وَيُرَاحُ بِسَبْعِيْنَ اَلْفَ صَحْفَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ لَيْسَ مِنْهَا صَحْفَةٌ، اِلَّا فِيْهَا لَوْنٌ لَّيْسَ فِي الْاٰخَرِ مِثْلُهُ، شَهْوَتُهُ فِيْ آخِرِهَا كَشَهْوَتِهِ فِيْ اَوَّلِهَا، لَوْ نَزَلَ بِهِ جَمِيْعُ اَهْلِ الدُّنْيَا لَوَسَّعَ عَلَيْهِمْ مِمَّا اُعْطِيَ، لَا يُنْقِصُ ذٰلِكَ مِمَّا اُوْتِيَ شَيْئًا

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے انگارہ ہوگا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کا جرم کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے جانور ہوں گے جنہیں لے کر وہ کسی کھیت سے گزرے گا اور اس کھیت کو نقصان پہنچادے گا' وہ ایک ایسی جگہ ہوگی' جس کو اور اس کے اردگرد کی اتنی جگہ کو جہاں تک تیر جاسکتا ہے' یا جہاں تک پتھر پھینکنے پر جاسکتا ہے' اُس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوگا' تو تم لوگ اس بات سے بچنے کی کوشش کرو! کیونکہ کوئی شخص اگر دنیا میں اپنا مال حرام کرتا ہے' تو وہ آخرت میں اپنے آپ کو ہلاکت کا شکار کرتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے کم تر مرتبے کا اور سب سے نیچے والے درجہ کا شخص وہ ہوگا کہ جس کے بعد کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا' لیکن اس کے لئے جہاں تک نگاہ جاتی ہے' ایک سو سال کی مسافت کو کشادہ کردیا جائے گا' وہاں اس کے سونے کے محلات ہوں گے' موتیوں کے خیمے ہوں گے' وہاں ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں ہوگی' بھری ہوئی ہوگی' وہاں صبح و شام اس کے پاس ستر ہزار سونے کے بنے ہوئے پیالے لائے جائیں گے' اُن میں سے ہر ایک پیالے میں مختلف قسم کھانا ہوگا' دوسرے میں اس جیسا نہیں ہوگا' اور اس میں سے آخری کے ذریعے بھی' وہ اسی طرح لطف اندوز ہوگا' جس طرح پہلے کے ذریعے لطف اندوز ہوا تھا' اگر تمام اہل دنیا' اُس کے مہمان بن جائیں' تو اسے جو کچھ دیا گیا ہوگا' وہ سب اُن لوگوں کے لئے کافی ہوگا' اس کو جو دیا گیا ہوگا' اُس کے باوجود اس میں کوئی کمی نہیں آئے گی''۔

بَابُ قَوْلِ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، وَتَحْرِيقِ الْكُتُبِ

باب: یہ کہنا: کہ شیطان برباد ہو جائے' اور کتابوں (یا تحریروں) کو جلا دینا

20899 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ مَنْ كَانَ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَهُ عَلٰى حِمَارٍ، فَعَثَرَ الْحِمَارُ، فَقُلْتُ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُلْ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، تَعَاظَمَ فِي نَفْسِهٖ، وَقَالَ: صَرَعْتُهُ بِقُوَّتِي، وَاِذَا قُلْتَ: بِسْمِ اللّٰهِ، تَصَاغَرَتْ اِلَيْهِ نَفْسُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَصْغَرَ مِنَ الذُّبَابِ

✵✵ ابوتمیمہ ہجیمی نے' اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں' گدھے پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' اُس گدھے کو ٹھوکر لگی' تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو جائے' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم یہ نہ کہو: کہ شیطان برباد ہو جائے' کیونکہ جب تم یہ کہو گے: کہ شیطان برباد ہو جائے' تو شیطان خود کو بڑا سمجھے گا اور کہے گا: میں نے اپنی قوت کے ذریعے گرا دیا ہے' لیکن جب تم بسم اللہ کہو گے' تو وہ اپنے نزدیک اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ مکھی سے بھی زیادہ چھوٹا ہو جائے گا۔

20900 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: لَمَّا لَعَنَ اللّٰهُ اِبْلِيسَ اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ رَنَّ وَنَخَرَ، فَلُعِنَ مَنْ فَعَلَهُمَا

✵✵ منصور نے' مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت کی' اور اسے زمین کی طرف اتارا گیا' تو وہ رویا اور اس نے آوازیں نکالیں' تو جو شخص یہ دونوں کام کرے گا' تو اُس پر بھی لعنت کی گئی ہے۔

20901 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، قَالَ: كَانَ اَبِي يُحَرِّقُ الصُّحُفَ اِذَا اجْتَمَعَتْ عِنْدَهُ فِيهَا الرَّسَائِلُ فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے والد صحیفوں کو آگ لگا دیا کرتے تھے' جب وہ ان کے پاس اکٹھے ہو جاتے تھے' حالانکہ ان میں ایسے مکتوبات بھی ہوتے تھے' جن میں بسم اللہ لکھی ہوتی تھی۔

20902 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: اَحْرَقَ اَبِي يَوْمَ الْحَرَّةِ كُتُبَ فِقْهٍ كَانَتْ لَهُ، قَالَ: فَكَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ: لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِي مِثْلُ اَهْلِي وَمَالِي

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: واقعہ حرہ کے موقع پر میرے والد نے ان تحریروں کو آگ لگا دی تھی' جن میں دینی مسائل لکھے ہوئے تھے اور وہ ان کی تحریریں تھیں' بعد وہ یہ کہا کرتے تھے: کہ وہ تحریریں میرے پاس رہتیں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب تھا کہ مجھے میرے اہل خانہ اور میرے مال کی مانند مزید مل جاتا۔

20903 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ تُحَرَّقَ

الصُّحُفُ اِذَا كَانَ فِيهَا ذِكْرُ اللّٰهِ

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایسے صحیفوں کو آگ لگائی جائے جن میں اللہ کا نام ذکر ہوتا ہے۔

20904 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ

✵✵ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جس کی صفت تمہارے سامنے بیان کر دی گئی ہے''۔

بَابُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ

باب: جس شخص کی سفارش کسی حد کے لئے رکاوٹ بن جائے

20905 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ: اَلَا تَقُوْلُوْنَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، فَاِنَّهُمَا اَلْفَانِ مِنْ كَلَامِ اللّٰهِ بِالْوَاحِدَةِ عَشْرٌ، وَبِالْعَشْرِ مِائَةٌ، وَبِالْمِائَةِ اَلْفٌ، (ص:426) وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَغْفَرَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ، وَمَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ فِيْ حُكْمِهٖ، وَمَنْ اَعَانَ عَلٰى خَصْمٍ دُوْنَ حَقٍّ اَوْ بِمَا لَا يَعْلَمُ، كَانَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ، وَمَنْ تَبَرَّاَ مِنْ وَّلَدٍ لِيَفْضَحَهٗ فِي الدُّنْيَا، فَضَحَهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ بَهَتَ مُؤْمِنًا بِمَا لَا يَعْلَمُ، جَعَلَهُ اللّٰهُ فِيْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ حَتّٰى يَاْتِيَ بِالْمَخْرَجِ مِمَّا قَالَ، وَمَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ اُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ، لَا دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ، وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَافِظُوْا عَلَيْهِمَا فَاِنَّ فِيْهِمَا رُغَبَ الدَّهْرِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ یہ کیوں نہیں کہتے ہو: کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے کیونکہ یہ دونوں اللہ کے کلام میں سے دو ہزار کی مانند ہیں ایک کا بدلہ دس دس کا بدلہ سو ایک سو کا بدلہ ہزار اور جو شخص زیادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مزید عطا کرے گا اور جو شخص مغفرت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے گا اور جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں سے کسی حد کے لئے رکاوٹ بن رہی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے برخلاف کرتا ہے اور جو شخص ناحق طور پر یا کسی ایسی چیز کے بارے میں جس کو اس کا علم نہیں ہے اس کے بارے میں کسی ایک فریق کی مدد کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے جب تک وہ الگ نہیں ہو جاتا اور جو شخص اپنے بچے سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے تاکہ دنیا میں اسے رسوائی کا شکار کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ساری مخلوق کے سامنے رسوائی کا شکار کرے گا اور جو شخص علم نہ ہونے کے باوجود کسی مومن پر بہتان لگاتا ہے اللہ تعالیٰ

اسے ردغہ خبال میں رکھے گا' یہاں تک کہ وہ اتنی سزا نہیں بھگت لیتا' جو اس کی کہی ہوئی بات کی بنتی ہے' اور جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ قرض ہو' تو اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی' اور کیونکہ وہاں دینار اور درہم تو ہوں گے نہیں' اور فجر کی دو رکعت' تم باقاعدگی سے ادا کرو! کیونکہ ان دونوں میں ہمیشہ رغبت پائی جاتی ہے''۔

20906 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ صَبِيْغًا قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟، فَقَالَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ صَبِيْغٌ، فَسَاَلَهُ عُمَرُ عَنْ اَشْيَاءَ، فَعَاقَبَهُ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ: وَحَرَّقَ كُتُبَهُ، وَكَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْبَصْرَةِ: اَلَّا تُجَالِسُوْهُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: صبیغ نامی شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُس نے کہا: میں' اللہ کا بندہ صبیغ ہوں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا' پھر اُسے سزا دی۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق روایت میں یہ الفاظ ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی تحریروں کو جلوا دیا اور اہل بصرہ کی طرف یہ حکم لکھا کہ تم اس کے ساتھ نہ بیٹھنا۔

20907 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: خَرَجَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ، فَقِيْلَ لِصَبِيْغٍ: اِنَّهُ قَدْ خَرَجَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: هَيْهَاتَ قَدْ نَفَعَنِيَ اللّٰهُ بِمَوْعِظَةِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ ضَرَبَهُ حَتّٰى سَالَتِ الدِّمَاءُ عَلٰى رِجْلَيْهِ، اَوْ قَالَ: عَلٰى عَقِبَيْهِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: جب خوارج کا خروج ہوا' تو صبیغ سے کہا گیا: ایک ایسی قوم نکلی ہے جو یہ' یہ باتیں کہتی ہے تو اس نے کہا: ارے رہنے دو! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک نیک شخص کے وعظ کے ذریعے نفع عطا کر دیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی پٹائی کی تھی' یہاں تک کہ اس کا خون بہتا ہوا پاؤں تک آ گیا تھا' راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: اس کی ایڑیوں تک آ گیا تھا۔

20908 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَّسْتَعِيْنُ بِهٖ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَكَانَ عَامِلًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنْتَ امْرُؤٌ ظَلُوْمٌ لَّا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّشْفَعَ لَكَ، وَلَا يَدْفَعَ عَنْكَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' تاکہ ان سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف مدد مانگے وہ ان کے مقرر کردہ گورنر تھے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: تم ایک ظالم شخص ہو' کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ تمہاری سفارش کرے' یا تم سے (کسی سزا کو) پرے۔

بَابُ قُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی قوت کا تذکرہ

20909 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ - قَالَ: اَحْسِبُهُ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: صَارَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا رُكَانَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ شَدِيدًا، فَقَالَ: شَاةٌ بِشَاةٍ، فَصَرَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُو رُكَانَةَ: عَاوِدْنِي، فَصَارَعَهُ، فَصَرَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا، فَقَالَ: عَاوِدْنِي فِي اُخْرٰى، فَعَاوَدَهُ، فَصَرَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيْضًا، فَقَالَ اَبُو رُكَانَةَ: هٰذَا اَقُولُ لِاَهْلِي: شَاةٌ اَكَلَهَا الذِّئْبُ، وَشَاةٌ تَكَسَّرَتْ، فَمَاذَا اَقُولُ لِلثَّالِثَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنَّا لِنَجْمَعَ عَلَيْكَ اَنْ نَصْرَعَكَ وَنُغْرِمَكَ خُذْ غَنَمَكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زمانہ جاہلیت میں ابورکانہ پچھاڑ دیا تھا' حالانکہ وہ ایک طاقتور شخص تھا' اُس نے کہا تھا: بکری کا بدلہ بکری' نبی اکرم ﷺ نے اُسے پچھاڑ دیا' تو ابورکانہ نے کہا: آپ میرے ساتھ دوبارہ مقابلہ کریں' نبی اکرم ﷺ نے پھر اسے پچھاڑ دیا' نبی اکرم ﷺ نے پھر اس کے ساتھ مقابلہ کیا اور پھر اُسے پچھاڑ دیا' اس نے کہا: آپ ایک مرتبہ پھر میرے ساتھ مقابلہ کریں' نبی اکرم ﷺ نے پھر اُس کے ساتھ مقابلہ کیا اور اسے پھر پچھاڑ دیا' تو ابورکانہ نے کہا: میں' اب اپنے گھر والوں سے یہ کہوں گا: ایک بکری کو بھیڑیا کھا گیا' ایک بکری کی ٹانگ ٹوٹ گئی' تیسری کے بارے میں' میں کیا کہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم ایسے نہیں ہیں کہ تمہارے مقابلے میں اکٹھا کریں اور تمہیں پچھاڑ دیں' اور تمہیں جرمانے کا پابند بھی کریں' تم اپنی بکریاں لے لو۔

بَابُ: مَثَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَغَيْرِهِ

باب: اِس اُمت اور دیگر (اُمتوں) کی مثال کا تذکرہ

20910 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا كَاَنَّهُ مُقْرِفٌ، فَرَكَضَهُ فِي آثَارِهِمْ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اہل مدینہ گھبراہٹ کا شکار ہو گئے' نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے جو تیز رفتار تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس کو ایڑ لگائی اور ان لوگوں کے پیچھے گئے (جن کے حملے کا اندیشہ تھا) جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ہم نے اس کو سمندر پایا ہے۔

20911 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهُ يَعْمَلُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ بِقِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهُ يَعْمَلُ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ بِقِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى، ثُمَّ

قَالَ: مَنْ اَسْتَاْجِرُهُ يَعْمَلُ اِلَى اللَّيْلِ بِقِيْرَاطَيْنِ، فَعَمِلْتُمْ اَنْتُمْ، فَلَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى: نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ اُجُوْرًا، فَقَالَ اللّٰهُ: اَظَلَمْتُكُمْ مِنْ اُجُوْرِكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَاِنَّهُ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں کی اور یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال' ایسے شخص کی مانند ہے' جس نے کہا: کون ہے ایسا جسے میں مزدور رکھ لوں اور وہ ایک قیراط کے عوض میں دوپہر تک کام کرے؟ تو یہودیوں نے وہ کام کیا' پھر اس نے کہا: کون ایسا ہے؟ جسے میں مزدور رکھوں اور وہ عصر تک ایک قیراط کے عوض میں کام کرے؟ تو عیسائیوں نے وہ کام کر دیا' پھر اس نے کہا: کون ایسا ہے؟ جسے میں مزدور رکھوں اور وہ رات (یعنی مغرب) ہونے تک دو قیراط کے عوض میں کام کرے؟ تو تم لوگوں نے وہ کام کیا' تو تمہیں دگنا اجر ملے گا' یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا: ہم نے زیادہ کام کیا تھا اور ہمیں تھوڑا معاوضہ ملا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے معاوضے کے حوالے سے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر یہ میرا فضل ہے' میں جسے چاہوں اُسے عطا کر دوں گا''۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْدَاُ بِنَفْسِهٖ فِي الْكِتَابِ

باب: آدمی تحریر میں' اپنی ذات (کے تذکرے) سے آغاز کرے گا

20912 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: قَرَاْتُ كِتَابًا: مِنَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ

✵✵ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے یہ مکتوب پڑھا کہ یہ علاء بن حضرمی کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے' جو اللہ کے رسول ہیں۔

20913 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ ابْنَ سِيْرِيْنَ، يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا كَتَبَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، كَتَبَ: اَمَّا بَعْدُ، مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے ابن سیرین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ لیتے تھے تو پھر یہ لکھتے تھے: اما بعد! یہ عبداللہ بن عمر کی طرف سے ہے۔

20914 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ عُمَّالُ عُمَرَ اِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ بَدَءُوْا بِاَنْفُسِهِمْ

قَالَ: وَوَجَدَ زِيَادٌ كِتَابًا مِّنَ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَ زِيَادٌ: مَا كَانَ هٰؤُلَاءِ اِلَّا اَعْرَابًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ اَيُّوْبُ رُبَّمَا بَدَاَ بِاسْمِ الرَّجُلِ قَبْلَهٗ، اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَرِيْفًا

✵✵ معمر نے ایوب یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری اہلکار جب ان کی طرف کوئی خط لکھتے تھے، تو پہلے وہ لوگ اپنا ذکر کرتے تھے۔

وہ بیان کرتے ہیں: زیاد نے ایک مکتوب پایا: جو حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی طرف سے اللہ کے بندے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، زیاد نے کہا: وہ لوگ دیہاتی ہی تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایوب بعض اوقات کسی شخص کو جب خط لکھتے تھے تو اس کا نام پہلے ذکر کر دیتے تھے اور وہ شخص عریف (یعنی سرکاری اہلکار) ہوتا تھا۔

20915 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهُ اِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ اَنْ يَّبْدَءُ وا بِاَنْفُسِهِمْ، وَاِلَّا لَمْ اَرُدَّ اِلَيْكُمْ جَوَابًا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے لڑکوں کو یہ حکم دیتے تھے کہ جب وہ انہیں کوئی خط لکھیں، تو وہ پہلے اپنا ذکر کریں، ورنہ میں تم لوگوں کو جواب نہیں دوں گا۔

20916 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَتَبَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: لِعَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اللہ کے بندے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا۔

بَابُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا تذکرہ

20917 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: هٰذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرٰى مَا لَا نَرٰى

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہا ہے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اُن پر بھی سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، آپ وہ چیز دیکھ لیتے ہیں، جو ہم نہیں دیکھتے ہیں۔*

20918 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ: اَبْطَاْتَ عَنِّيْ حَتّٰى اشْتَقْنَا اِلَيْكَ، فَقَالَ: وَنَحْنُ اِلَيْكَ اَشْوَقُ، فَاِذَا اَتَيْتَ عَائِشَةَ فَاَقْرِئْهَا السَّلَامَ

---

* یہ روایت امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں (69/2) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (150/1) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1478) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: تمہیں میرے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی اور مجھے تم سے ملاقات کا شدید اشتیاق تھا' تو انہوں نے کہا: ہمیں بھی آپ کے پاس آنے کا شوق تھا' جب آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں' تو انہیں سلام کہہ دیجئے گا۔

20919 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جہان کی خواتین میں' تمہارے لئے مریم بنت عمران' خدیجہ بنت خویلد' فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ کافی ہیں''۔*

20920 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُرِيتُ لِخَدِيجَةَ بَيْتًا مِّنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ وَهُوَ قَصَبُ اللُّؤْلُؤِ

** عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے خدیجہ کا گھر دکھایا گیا ہے' جو کھوکھلے موتی سے بنا ہوا ہے' اُس میں کوئی شور نہیں ہوگا اور کوئی پریشانی نہیں ہوگی''۔

راوی کہتے ہیں: اِس سے مراد یہ ہے کہ وہ موتیوں سے بنا ہوا ہے۔

20921 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ لَهَا: مَا شَاْنُكِ؟، فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ اِنِّي بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكِ لَبِنْتُ نَبِيٍّ، وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَبِمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟، ثُمَّ قَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ

** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی رضی اللہ عنہ کہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں یہ کہا ہے: کہ وہ یہودی کی بیٹی ہیں' تو وہ رونے لگیں' نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں' نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا: حفصہ نے میرے بارے میں یہ کہا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک نبی کی اولاد میں سے ہو' تم ایک نبی کی بیوی ہو' تو وہ کس حوالے سے تم پر فخر کر سکتی ہے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حفصہ! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو!۔**

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (3878) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (135/3) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

** یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (3894) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (135/3) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1246) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

20922 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاكِيًا، وَعِنْدَهُ اَزْوَاجُهُ، فَقَالَتْ صَفِيَّةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوَدِدْتُ اَنَّ الَّذِيْ بِكَ بِيْ، قَالَ: فَتَغَامَزَ بِهَا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعِبْتُنَّهَا، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنَّهَا لَصَادِقَةٌ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بیمار تھے' آپ کی ازواج آپ کے پاس موجود تھیں' سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! میری یہ خواہش تھی کہ آپ کو جو تکلیف لاحق ہے' وہ مجھے ہو جاتی' تو نبی اکرم ﷺ کی ازواج نے انہیں غصے سے دیکھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر اعتراض کر رہی ہو؟ اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ سچی ہے۔

20923 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْذَرَ اَبَا بَكْرٍ مِّنْ عَائِشَةَ، وَلَمْ يَخْشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَالَهَا اَبُوْ بَكْرٍ بِالَّذِيْ نَالَهَا، قَالَ: فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهِ فَلَطَمَ فِيْ صَدْرِ عَائِشَةَ، فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: مَا اَنَا بِمُسْتَعْذِرِكَ مِنْهَا بَعْدَ فَعْلَتِكَ هٰذِهِ

✵✵ یحییٰ بن سعید بن العاص بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مدد مانگی نبی اکرم ﷺ کو یہ اندیشہ نہیں تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ویسا کریں گے' جس طرح انہوں نے کیا' راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر ہاتھ مارا' نبی اکرم ﷺ کو اس سے پریشانی ہوئی' آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے اس کے ساتھ جو کیا ہے' اُس کے بعد' میں' اس کے مقابلے میں تم سے مدد نہیں لوں گا۔

20924 - قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اَبَا بَكْرٍ فَاسْتَعْذَرَهُ مِنْ عَائِشَةَ، فَبَيْنَا هُمَا عِنْدَهُ، قَالَتْ: اِنَّكَ لَتَقُوْلُ اِنَّكَ لَنَبِيٌّ، فَقَامَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَضَرَبَ خَدَّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا لِهٰذَا دَعَوْنَاكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقابلے میں ان سے مدد مانگی' اس وقت جب یہ دونوں موجود تھے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ہی وہ ہیں' جو یہ کہتے ہیں کہ آپ نبی ہیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُٹھ کے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کے رخسار پر مارا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! رُک جاؤ! ہم نے تمہیں اس لئے نہیں بلایا تھا۔

20925 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اجْتَمَعْنَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا: قُوْلِيْ لَهُ: اِنَّ نِسَاءَ كَ قَدِ اجْتَمَعْنَ، وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ (ص:432) الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ قُحَافَةَ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِيْ مِرْطِهَا، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ نِسَاءَ كَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ

قُحَافَةَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحِبِّيْنِيْ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَحِبِّيهَا، قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمْ، فَاَخْبَرْتُهُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْنَ اِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِيْ شَيْئًا، فَارْجِعِيْ اِلَيْهِ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبَدًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا، فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ قُحَافَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَيَّ فَشَتَمَتْنِيْ، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ اُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ طَرْفَهُ، هَلْ يَاْذَنُ لِيْ فِيْ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا، قَالَتْ: فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَشَتَمَتْنِيْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهَا، فَاسْتَقْبَلْتُهَا، فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ اَفْحَمْتُهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَمْ اَرَ امْرَاَةً خَيْرًا، وَاَكْثَرَ صَدَقَةً، وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَاَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِيْ كُلِّ شَيْءٍ يُتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ مِنْ زَيْنَبَ، مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ غَرْبَةِ حَدٍّ كَانَ فِيْهَا يُوْشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا اور اس سے یہ کہا: کہ تم ان سے یہ کہنا: کہ آپ کی ازواج اکٹھی ہوئی ہیں اور وہ آپ کو واسطہ دے کر یہ کہتی ہیں کہ آپ ابوقحافہ کی صاحبزادی کے بارے میں عدل سے کام لیں' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لحاف میں موجود تھے' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ کی ازواج نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور وہ آپ کو واسطہ دے کر یہ کہہ رہی ہیں کہ آپ ابوقحافہ کی صاحبزادی کے بارے میں عدل سے کام لیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس سے بھی محبت کرو! سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں واپس ازواج کے پاس آئی' اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہی ہوئی بات کے بارے میں بتایا' تو اُن ازواج نے کہا: تم نے تو ٹھیک کام نہیں کیا' تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس جاؤ! تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوبارہ کبھی نہیں جاؤں گی۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ واقعی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں' پھر اُن ازواج نے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے یہ وہ خاتون تھیں' جو خود کو میرا ہم پلہ سمجھتی تھیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور بولیں: آپ کی ازواج نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور وہ آپ کو واسطہ دے کر یہ کہہ رہی ہیں کہ آپ ابوابوقحافہ کی صاحبزادی کے بارے میں عدل سے کام لیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئیں اور مجھے برا کہنے لگیں' میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتی رہی اور آپ کی آنکھوں کی طرف دیکھتی رہی کہ کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں انہیں جواب دوں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کلام نہیں کیا' وہ مجھے برا کہتی رہیں' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ اب اگر میں نے انہیں جواب دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ناگوار نہیں گزرے گا' تو میں نے ان کی طرف رُخ کیا اور پھر انہیں

لاجواب کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کوئی خاتون' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ بہتر' اُن سے زیادہ صدقہ کرنے والی' اُن سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی' اور اپنے آپ کو ہر اُس کام میں زیادہ صرف کرنے والی نہیں دیکھی کہ جس کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہو' البتہ ان کے مزاج میں تیزی کا عنصر تھا' لیکن وہ اس پر قابو پا لیتی تھیں۔ *

20926 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، فَكَاَنَّهُ تَنَاوَلَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ كَانَ قَدْ اُوتِيَ حِكْمَةً؟ قَالَ: مَنْ هُوَ؟ قُلْتُ: هُوَ اَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ، وَسَمِعَ اَهْلَ الشَّامِ كَاَنَّهُمْ يَتَنَاوَلُونَ مِنْ عَائِشَةَ، فَقَالَ: اُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِكُمْ وَمَثَلِ اُمِّكُمْ هٰذِهِ، كَمَثَلِ عَيْنَيْنِ فِي رَاْسٍ تُؤْذِيَانِ صَاحِبَهُمَا، وَلَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُّعَاقِبَهُمَا اِلَّا بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَّهُمَا، قَالَ: فَسَكَتَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: اَخْبَرَنِيهِ اَبُو اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ

★★ زہری بیان کرتے ہیں: میں' ولید بن عبدالملک کے پاس موجود تھا' اُس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں کچھ گستاخی کی تو میں نے اس سے کہا: اے امیر المومنین! کیا میں آپ کو اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حدیث بیان نہ کروں' جسے حکمت عطا کی گئی تھی' اس نے دریافت کیا: وہ کون صاحب ہیں؟ میں نے جواب دیا: وہ ابومسلم خولانی ہیں' انہوں نے اہل شام کو سنا کہ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کچھ گستاخی کر رہے ہیں' تو انہوں نے کہا: کیا میں تم لوگوں کو' تم لوگوں کی اور تمہاری ماں کی مثال بیان نہ کروں؟ یہ دو آنکھوں کی مانند ہے' جو ایک سر میں ہوتی ہیں اور اپنے متعلقہ فرد کو اذیت پہنچاتی ہیں' اور وہ شخص ان دونوں کو سزا نہیں دے سکتا' البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے' جو ان دونوں کے لئے بہتر ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ خاموش ہو گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوادریس نے ابومسلم خولانی کے حوالے سے مجھے یہ روایت بیان کی ہے۔

بَابُ الْقَوْلِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کی دعا کا تذکرہ

20927 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: مَا الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْرِ؟ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا يَقُولُ: هُوَ الْكِسَاءُ، قُلْنَا: وَمَا الْكِسَاءُ؟ قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَكُونُ صَالِحًا، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَكُونُ امْرَاَ سُوءٍ

★★ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ سفر پر روانہ ہوتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! میں سفر کی دشواری واپسی پر بری حالت' اچھائی کے بعد برائی' اور اہل خانہ اور مال کے بارے میں برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ *

* یہ روایت امام نسائی نے اپنی "سنن" میں (67/7) اور امام احمد نے اپنی "مسند" میں (150/6) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: روایت کے الفاظ "الحور بعد الکور" سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے معمر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کہ اس سے مراد کساء ہے' ہم نے دریافت کیا: کساء سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ آدمی نیک ہو اور پھر وہ تبدیل ہو کر برا آدمی بن جائے۔ *

20928 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَافِرُوْا تَصِحُّوْا

** معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تم لوگ سفر کرو! تم تندرست رہو گے"۔

20929 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا فَاَفْضِلْ عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَائِذٌ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ

** مجاہد بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا' جب صبح صادق کا وقت قریب آتا تھا' تو وہ بلند آواز میں یہ کہتے تھے:

"سننے والے نے اللہ کی حمد' اس کی نعمت اور اس کی ہم پر عمدہ مہربانی کے بارے میں سن لیا' اے اللہ! تو ہمارے ساتھ رہنا اور ہم پر فضل کرنا' اے اللہ! ہم جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں"۔

20930 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَرِهَ اَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ، وَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ مَاتَ مَنْ اَسْاَلُ عَنْهُ؟

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص تنہا سفر کرے' وہ یہ فرماتے تھے: کہ اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اگر وہ مر گیا' تو اس کے بارے میں کس سے پوچھوں گا؟۔

بَابُ مَوْتِ الْفُجَاءَةِ

باب: اچانک موت کا تذکرہ

20931 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَبُوْلُ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: اِنِّيْ لَاَجِدُ فِيْ ظَهْرِيْ شَيْئًا، فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ مَاتَ، فَنَاحَتْهُ الْجِنُّ فَقَالُوْا:

* امام احمد نے اپنی "مسند" میں (82/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں' رقم الحدیث: (1343) اس روایت کے ایک راوی' عاصم کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَهْ
رَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نُخْطِ فُؤَادَهْ

✱✱ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر وہ واپس گئے' انہوں نے کہا: کہ مجھے اپنی کمر میں کچھ محسوس ہو رہا ہے' اس کے کچھ دیر بعد ان کا انتقال ہو گیا' جنات نے ان کا نوحہ کہتے ہوئے یہ کہا:

''ہم نے خزرج کے سردار کو قتل کر دیا' جو سعد بن عبادہ ہیں' ہم نے انہیں دو تیر مارے جو اُن کے دل سے خطا نہیں ہوئے (یعنی اس پر جا کر لگے)''۔

20932 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ يَمْرَضُ الرَّجُلُ الَّذِي كُنَّا نَرٰى اَنَّهُ صَالِحٌ، فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهٖ، وَيَمْرَضُ الَّذِي كُنَّا لَا نَرٰى فِيْهِ خَيْرًا، فَيَهُوْنَ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَبْقٰى عَلَيْهِ مِنْ ذُنُوبِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ، فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ بِهَا، لِاَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ وَلَا حَسَنَةَ لَهُ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: بعض اوقات کوئی ایسا شخص بیمار ہو جاتا تھا' جس کے بارے میں ہم یہ سمجھتے تھے' یہ نیک ہے اور موت کے وقت اس کی طبیعت زیادہ خراب ہو جاتی تھی' اور بعض اوقات کوئی ایسا شخص بیمار ہوتا تھا' جس کے بارے میں ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس میں بھلائی پائی جاتی ہے' اور موت کا وقت اس کے لئے آسان ہو جاتا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات موت کے وقت مومن کے کچھ گناہ باقی رہ گئے ہوتے ہیں' تو اس کی وجہ سے اس پر سختی آجاتی ہے' تاکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اس کا کوئی گناہ نہ ہو''۔ (یہاں متن میں لفظ ''حسنۃ'' شاید غلط لکھا ہوا ہے' یا پھر متن کا کچھ حصہ نقل ہونے سے رہ گیا ہے)۔

بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ

باب: اُس مومن کی مثال' جو قرآن نہیں پڑھتا ہے

20933 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: اَحْسِبُهُ، عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّرِيْحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَا رِيْحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانِ رِيْحُهُ طَيِّبٌ وَّلَيْسَ لَهُ طَعْمٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيْحُهَا مُنْتِنٌ وَّطَعْمُهَا مُنْتِنٌ

✱✱ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: راوی کہتے ہیں' میرا خیال ہے' انہوں نے اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ مومن' جو قرآن پڑھتا ہے' اُس کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے' جس کا ذائقہ بھی مزیدار ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے' اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا ہے' اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ عمدہ ہوتا ہے' لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی' اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے' اُس کی مثال' ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے لیکن اس کا ذائقہ نہیں ہوتا اور جو منافق' قرآن نہیں پڑھتا' اُس کی مثال حنظلہ (نامی بوٹی کی طرح ہے) جس کی بو بری ہوتی ہے اور ذائقہ بھی برا ہوتا ہے''۔*

20934 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَزْدَوَيْهِ، عَنْ يَعْفُرَ بْنِ رُوذِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ وَهُوَ يَقُصُّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الرَّابِضَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيْلَكُمْ لَا تَكْذِبُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْبَاعِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ

✸✸ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''منافق کی مثال' اس بکری کی مانند ہے جو ریوڑوں کے درمیان بھاگی پھرتی ہے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:)

''منافق کی مثال' اُس بکری کی طرح ہے' جو دو ریوڑوں کے درمیان مینگنی کر دیتی ہے''۔

20935 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَتَمَسَّكُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ

✸✸ زہری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اسلام میں حلیف قرار دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' البتہ تم زمانہ جاہلیت کے' حلیف ہونے کے معاہدے کو مضبوطی سے تھامے رکھو''۔

20936 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَسُبَّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ، فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ، وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ، فَاِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص زمانے کو برا نہ کہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے' اور کوئی شخص انگور کو' کرم' نہ کہے' کیونکہ کرم' مسلمان شخص

---

* یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (234/6) اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (797) اس روایت کے ایک راوی' قتادہ کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

ہوتا ہے''۔

20937 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، وَاَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

20938 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ آدَمَ یَقُوْلُ: یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ، فَلَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ، فَاِنِّیْ اَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُهٗ لَیْلَهٗ وَنَهَارَهٗ، فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے: اے زمانے کی خرابی! کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے: اے زمانے کی خرابی! کیونکہ میں زمانہ ہوں، میں اُس کے دن رات کو تبدیل کرتا ہوں، اور جب میں چاہوں، انہیں قبض کر لیتا ہوں''۔

بَابُ الْغَمَرِ وَالْفَخْرِ بِاَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ

باب: چکناہٹ کا تذکرہ اور اہل جاہلیت کے فخر کا تذکرہ

20939 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَامَ وَفِیْ یَدِهٖ رِیْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَیْءٌ، فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ

✵✵ عبید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بُو رہ جائے، اور پھر کوئی چیز اسے نقصان پہنچائے، تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

20940 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیِّ، قَالَ: وَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ رِیْحَ غَمَرٍ، فَقَالَ: هَلَّا غَسَلْتَ مِنْهُ یَدَکَ

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے چکنائی کی بو پائی، تو آپ نے فرمایا: تم نے اپنے ہاتھ سے اس کو دھو کیوں نہیں لیا؟۔

20941 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ عِکْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَفْخَرُوْا بِآبَائِکُمُ الَّذِیْنَ هَلَکُوْا فِی الْجَاهِلِیَّةِ، فَوَاللّٰهِ لَلْجُعَلُ یُدَهْدِهُهُ الْخُرْءَ عِنْدَ مَنْخَرِهٖ خَیْرٌ مِّنْهُمْ، وَمَثَلُ ذٰلِکَ کَمَثَلِ مَلِکٍ ابْتَنٰی دَارًا، وَصَنَعَ طَعَامًا، وَجَعَلَ یَدْعُو النَّاسَ اِلٰی طَعَامِهٖ، فَبَعَثَ مَلِکًا عَلَیْهِ ثِیَابٌ رَثَّةٌ،

فَدَخَلَ فَجَعَلُوْا يَدْفَعُوْنَهُ يَقُوْلُوْنَ (ص:438) لَهُ: اخْرُجْ، فَقَالَ: اَلَيْسَ اِنَّمَا صَنَعْتُمْ طَعَامَكُمْ هٰذَا لِيَاْكُلَهُ النَّاسُ؟ قَالُوْا: بَلٰى، وَلٰكِنَّ مِثْلَكَ لَا يَاْكُلُهُ، اِنَّمَا يَاْكُلُ طَعَامَ الْمَلِكِ الْاَبْرَارُ، قَالَ: فَخَرَجَ، ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ هَيْئَةٌ حَسَنَةٌ فَمَرَّ بِهِمْ، وَلَمْ يَدْخُلْ، فَاشْتَدُّوْا اِلَيْهِ - اَوْ قَالَ: ابْتَدَرُوْا اِلَيْهِ - يَدْعُوْنَهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْتِيَ مَعَهُمْ، فَقَالُوْا: اِنَّكَ اِنْ لَمْ تَاْتِ مَعَنَا ضَرَبَنَا الْمَلِكُ اِنْ اُخْبِرَ اَنَّكَ مَرَرْتَ هَاهُنَا، قَالَ: فَجَعَلَ يَغْمِسُ ثِيَابَهُ فِي الطَّعَامِ فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ

✱✱ عکرمہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اپنے اُن آباؤ اجداد پر فخر کا اظہار نہ کرو' جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے اللہ کی قسم! جعل نامی وہ کیڑا جو جو اپنے نتھنوں کے پاس بیٹ کرتا ہے' وہ ان سے بہتر ہے' اور اس کی مثال یوں ہے' ایک بادشاہ ہے' جو ایک گھر بناتا ہے کھانا تیار کرتا ہے' اور وہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دیتا ہے' پھر وہ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے' جس کے جسم پر معمولی سے کپڑے ہوتے ہیں' وہ اندر آتا ہے' تو لوگ اسے باہر نکال دیتے ہیں' لوگ اس سے کہتے ہیں: نکل جاؤ! وہ کہتا ہے: کیا تم نے یہ کھانا اس لئے تیار نہیں کیا؟ تاکہ لوگ اس کو کھائیں' وہ کہتے ہیں: جی ہاں! لیکن تم جیسے لوگ اس کو نہیں کھا سکتے' بادشاہ کے کھانے کو صرف معززین کھا سکتے ہیں' تو وہ باہر چلا جاتا ہے' پھر وہ واپس آجاتا ہے تو اس کا حلیہ بہترین ہوتا ہے' وہ اُن کے پاس سے گزرتا ہے لیکن اندر نہیں آتا' وہ اسے اصرار کرتے ہیں (راوی کو شک ہے شاید روایت میں یہ الفاظ ہیں:) وہ لپک کر اس کی طرف جاتے ہیں اور اسے دعوت دیتے ہیں' تو وہ ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیتا ہے' وہ لوگ کہتے ہیں: اگر تم ہمارے ساتھ نہ گئے' تو بادشاہ ہماری پٹائی کرے گا' اگر اُسے یہ پتہ چل گیا کہ تم یہاں سے گزرے تھے' تو وہ اپنے کپڑے کو کھانے میں ڈبو دیتا ہے' تو یہ اُن لوگوں کی مثال ہے''۔

20942 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَا: كَانَ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ شَيْءٌ، فَقَالَ سَعْدٌ وَّهُمْ فِيْ مَجْلِسٍ: انْتَسِبْ يَا فُلَانُ، فَانْتَسَبَ، ثُمَّ قَالَ لِلْاٰخَرِ، ثُمَّ لِلْاٰخَرِ، حَتّٰى بَلَغَ سَلْمَانَ، فَقَالَ: انْتَسِبْ يَا سَلْمَانُ، قَالَ: مَا اَعْرِفُ لِيْ اَبًا فِي الْاِسْلَامِ، وَلٰكِنِّيْ سَلْمَانُ ابْنُ الْاِسْلَامِ، فَنَمٰى ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ وَلَقِيَهُ: انْتَسِبْ يَا سَعْدُ، فَقَالَ: اُشْهِدُكَ اللّٰهَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: وَكَاَنَّهُ عَرَفَ، فَاَبٰى اَنْ يَّدَعَهُ حَتّٰى انْتَسَبَ، ثُمَّ قَالَ لِلْاٰخَرِ حَتّٰى بَلَغَ سَلْمَانَ، فَقَالَ: انْتَسِبْ يَا سَلْمَانُ، فَقَالَ: اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ بِالْاِسْلَامِ، فَاَنَا سَلْمَانُ ابْنُ الْاِسْلَامِ، قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ اَنَّ الْخَطَّابَ كَانَ اَعَزَّهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَنَا عُمَرُ ابْنُ الْاِسْلَامِ اَخُو سَلْمَانَ فِي الْاِسْلَامِ، اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا لَعَاقَبْتُكَ عُقُوْبَةً يَّسْمَعُ بِهَا اَهْلُ الْاَمْصَارِ، اَمَا عَلِمْتَ - اَوْمَا سَمِعْتَ - اَنَّ رَجُلًا انْتَمٰى اِلٰى تِسْعَةِ آبَاءٍ (ص:439) فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَانَ عَاشِرُهُمْ فِي النَّارِ، وَانْتَمٰى رَجُلٌ اِلٰى رَجُلٍ فِي الْاِسْلَامِ، وَتَرَكَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ، فَكَانَ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ

✱✱ معمر نے' قتادہ اور علی بن زید بن جدعان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی ناراضگی ہوگئی' ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک محفل میں موجود تھے انہوں نے کہا: اے

فلاں! تم اپنا نسب بیان کرو! اس نے نسب بیان کیا' پھر انہوں نے دوسرے شخص سے کہا' پھر تیسرے سے کہا' یہاں تک کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی باری آئی' تو انہوں نے کہا: اے سلمان! تم اپنا نسب بیان کرو' تو انہوں نے کہا: کہ مجھے اپنے باپ کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ وہ مسلمان ہوا ہو' تو میں سلمان بن اسلام ہوں' اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' تو انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: اے سعد! اپنا نسب بیان کرو' تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! میں' آپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں' راوی کہتے ہیں: گویا انہیں اندازہ ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بات پر اصرار کیا' یہاں تک کہ انہوں نے اپنا نسب بیان کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسرے شخص سے کہا: جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی باری آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے سلمان! تم نسب بیان کرو' تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے مجھ پر نعمت کی ہے' تو میں سلمان بن اسلام ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قریش یہ بات جانتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ''خطاب'' اُن کے معزز ترین فرد تھے' لیکن میں عمر بن اسلام ہوں' جو سلمان کا اسلامی بھائی ہے' اللہ کی قسم! میں نے تمہیں ایسی سزا دینی تھی کہ مختلف علاقوں کے لوگ اس کے بارے میں اطلاعات سنتے' کیا تم یہ بات نہیں جانتے ہو؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا تم نے یہ بات نہیں سنی ہے؟ کہ ایک شخص نے اپنے زمانہ جاہلیت کے نو آباء کی طرف نسبت کی' تو وہ جہنم میں ان کے ساتھ دسواں فرد ہو گا' اور ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے اسلام کی طرف اپنی نسبت کی اور اس کے علاوہ کو چھوڑ دیا' تو وہ اس کے ساتھ جنت میں ہو گا۔

بَابُ التَّلَقِّي

باب: آگے آ کر ملنا

20943 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ الْاَنْصَارَ تَلَقَّتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ

✵✵ زہری نے' عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار نے آگے بڑھ کر (آپ کا استقبال کیا)۔

20944 - اَخْبَـرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ وَاثِلَةَ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ، تَلَقَّى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلٰى عُسْفَانَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ؟ - يَعْنِيْ اَهْلَ مَكَّةَ - قَالَ: ابْنَ اَبْزٰى، قَالَ: مَنِ ابْنُ اَبْزٰى؟ قَالَ: رَجُلٌ مِّنْ مَّوَالِيَّ، قَالَ: اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى؟ قَالَ: اِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ: اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْقُرْآنِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ

✵✵ عمرو بن واثلہ بیان کرتے ہیں: نافع بن عبدالحارث نے عسفان تک آگے آ کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا استقبال

گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: تم نے اہل وادی یعنی اہل مکہ پر کس کو اپنا نائب مقرر کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ابن ابزیٰ کو' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ابن ابزیٰ کون ہے؟ اس نے بتایا: موالی سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان لوگوں پر ایک غلام کو نائب مقرر کیا ہے؟ اس نے کہا: وہ اللہ کی کتاب کا قاری ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ' اِس قرآن کے ذریعے' کچھ لوگوں کو سربلندی عطا کرے گا' اور اِس کی وجہ سے' دوسرے لوگوں کو پست کردے گا''۔*

بَابُ الْمُسْتَشَارِ

باب: جس سے مشورہ لیا جائے

20945 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَشْيَاخِهِمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ (ص:440) الْاَنْصَارِ يَلْتَمِسُهُ، فَلَمْ يَجِدْهُ فَجَلَسَ حَتّٰى جَاءَ الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ فِيْ وَسَطِهِ حَبْلًا، ثُمَّ ارْتَقٰى نَخْلَةً لَهُ فَقَطَعَ مِنْهَا عَذْقًا، فَقَرَّبَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَخَلَ غَنَمَهُ فَاَخَذَ شَاةً لِيَذْبَحَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْتَنِبِ الدَّرَّ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ: اِذَا جَاءَنَا سَبْيٌ فَاْتِنَا، قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ عِنْدَهُ اِلَّا عَبْدَانِ، فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ، قَالَ: بَلْ اَنْتَ، فَخِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَمَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى مَرَّتَيْنِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْمُسْتَشَارُ اَمِيْنٌ الْمُسْتَشَارُ اَمِيْنٌ خُذْ هٰذَا - لِاَحَدِهِمَا - فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ

❊❊ سعید بن عبدالرحمٰن جحشی نے' اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو تلاش کرتے ہوئے اس کی طرف چلے گئے' آپ نے اسے نہیں پایا' آپ تشریف فرما ہوئے' یہاں تک کہ وہ شخص آ گیا' جب اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس نے اپنے جسم کے درمیان میں رسی باندھی اور پھر کھجور کے درخت پر چڑھ گیا وہاں سے ایک گچھا کاٹا اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا پھر وہ اپنی بکریوں کے پاس گیا اس نے ایک بکری لی' تا کہ اسے ذبح کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ دینے والی بکری سے اجتناب کرنا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کھانا وغیرہ کھا کر) فارغ ہوئے' تو آپ نے اس سے فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں گے' تو تم ہمارے پاس آنا' راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے' وہ آپ نے لوگوں کے درمیان تقسیم کیے' یہاں تک کہ آپ کے پاس صرف دو غلام بچ گئے' وہ

---

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (35/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام مسلم نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (817) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

انصاری آیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِن دونوں میں سے جس کو چاہو اختیار کرلو! اُس نے کہا: یارسول اللہ! بلکہ آپ میرے لئے تجویز کردیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا ایک دست مبارک' دوسرے پر دو مرتبہ پھیرا اور پھر یہ فرمایا: جس سے مشورہ لیا جاتا ہے' وہ امین ہوتا ہے' جس سے مشورہ لیا جاتا ہے' وہ امین ہوتا ہے' تم اِس کو لے لو! آپ نے اُن دونوں میں سے ایک کے بارے میں یہ فرمایا: اِس کو میں نے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

20946 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مَجْلِسُ عُمَرَ مُغْتَصًّا مِّنَ الْقُرَّاءِ شَبَابًا كَانُوْا اَوْ كُهُولًا، فَرُبَّمَا اسْتَشَارَهُمْ فَيَقُوْلُ: لَا يَمْنَعُ اَحَدًا مِّنْكُمْ حَدَاثَةُ سِنِّهِ اَنْ يُّشِيرَ بِرَاْيِهِ، فَاِنَّ الْعِلْمَ لَيْسَ عَلٰى حَدَاثَةِ السِّنِّ وَلَا قِدَمِهِ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَضَعُهُ حَيْثُ شَاءَ، قَالَ: وَكَانَ يُجَالِسُهُ ابْنُ اَخٍ لِعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ قَالَ: فَجَاءَ عُيَيْنَةُ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا تَقُوْلُ الْعَدْلَ، وَلَا تُعْطِي الْجُزْلَ، قَالَ: فَهَمَّ عُمَرُ بِهِ، فَقَالَ ابْنُ اَخِيْهِ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ) (الأعراف: 199)، وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ، قَالَ: فَتَرَكَهُ عُمَرُ، فَلَمَّا وَلِيَ عُثْمَانُ جَاءَهُ عُيَيْنَةُ فَقَالَ: اِنَّ عُمَرَ اَعْطَانَا فَاَغْنَانَا فَاتَّقَانَا

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محفل میں' قرآن کے عالم زیادہ ہوتے تھے' خواہ وہ نوجوان ہوں' یا بڑی عمر کے لوگ ہوں' اور بعض اوقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن سے مشورہ بھی لیا کرتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: کسی شخص کی کمسنی تمہیں اس چیز سے منع نہ کرے کہ آدمی اس کی رائے مشورے کے طور پر لے' کیونکہ علم' عمر کی کمی یا زیادتی کی وجہ سے نہیں ہوتا ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو جہاں چاہتا ہے رکھ دیتا ہے۔

راوی کہتے ہیں: عیینہ بن حصن کا بھتیجا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا' ایک مرتبہ عیینہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اللہ کی قسم! آپ عدل کے مطابق بات نہیں کرتے ہیں اور انصاف کے مطابق سلوک نہیں کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا تو اس کے بھتیجے نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: آپ درگزر کو اختیار کریں اور بھلائی کا حکم دیں اور جاہل لوگوں سے اعراض کریں۔

تو یہ شخص جاہلوں میں سے ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے چھوڑ دیا' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو عیینہ' اُن کے پاس آیا اس نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں عطا کیا تھا' تو ہمیں خوشحال کر دیا تھا' اور انہوں نے ہمیں محفوظ کر دیا۔

بَابُ تَقْبِيلِ الرَّاْسِ وَالْيَدِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب: سر پر بوسہ دینا' دست بوسی کرنا اور دیگر امور کا تذکرہ

20947 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: لَوْلَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَرَاَيْتُ اَنَّهَا مِنْ اَخْلَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم ﷺ کے سر کو بوسہ نہ دیا ہوتا' تو میں یہ سمجھتا کہ یہ زمانہ جاہلیت کا طریقہ ہے۔

20948 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَشَفَ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ

✵✵ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے کپڑا اٹھایا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئے اور آپ کو بوسہ دیا۔

20949 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: نِعِمَّا لِلْعَبْدِ اَنْ يَكُوْنَ عَفَلَتُهُ فِيمَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: کہ وہ بندہ اچھا ہے' جس کی خواہش' اُن چیزوں کے بارے میں ہو جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے حلال قرار دی ہیں۔

20950 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ، وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَسْتَاهِهَا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ

✵✵ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم میں سے کسی ایک کی ہوا خارج ہو' تو اُسے وضو کر لینا چاہیے' اور عورتوں کے ساتھ اُن کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو' بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا ہے''۔

20951 - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مَاحَانَ، قَالَ: رَاَيْتُ الثَّوْرِيَّ، وَمَعْمَرًا حِيْنَ الْتَقَيَا احْتَضَنَا وَقَبَّلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ

✵✵ سلیمان بن داؤد بن ماحان بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری اور معمر کو دیکھا کہ جب وہ دونوں ایک دوسرے سے ملتے تھے تو دونوں ایک دوسرے کو گلے لگاتے تھے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کو بوسہ دیتا تھا۔

بَابُ اِتْيَانِ الْمَرْاَةِ فِيْ دُبُرِهَا

باب: عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنے (کے ممنوع ہونے کا تذکرہ)

20952 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِيْ يَاْتِي الْمَرْاَةَ فِيْ دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص عورت کے ساتھ اُس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کرے

گا"۔*

20953 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الَّذِیْ يَاْتِیْ امْرَاَتَهُ فِیْ دُبُرِهَا، فَقَالَ: هٰذَا يُسَائِلُنِیْ عَنِ الْكُفْرِ،

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ مجھ سے کفر کے بارے میں سوال کررہا ہے۔

20954 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ رَجُلًا فِیْ مِثْلِ ذٰلِكَ،

❊❊ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی صورت حال میں ایک شخص کی پٹائی کی تھی۔

20955 اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ فَكَرِهَاهُ وَنَهَيَانِیْ عَنْهُ،

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے' سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں نے اس کو مکروہ قرار دیا اور مجھے اس سے منع کیا۔

20956 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: هِیَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغْرٰى

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قوم لوط کا سا چھوٹا عمل ہے۔

20957 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: وَهَلْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِلَّا كَافِرٌ؟،

❊❊ قتادہ نے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ کام کوئی کافر ہی کرسکتا ہے۔

20958 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَتٰى ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَرَ

❊❊ مجاہد نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص ایسا کرے' اُس نے کفر کیا۔

20959 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ اَرَادُوا اَنْ يَّاْتُوا النِّسَاءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ فِیْ فُرُوجِهِنَّ، فَاَنْكَرْنَ ذٰلِكَ، فَجِئْنَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرْنَ لَهَا ذٰلِكَ، فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (272/2) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

شِئْتُمْ) (البقرة: 223) سِمَامًا وَّاحِدًا

❁❁ سیّدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ خواتین کے ساتھ پیچھے سے اگلی شرمگاہ میں صحبت کریں گے تو خواتین نے اس کا انکار کیا وہ خواتین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ!''۔

یعنی صحبت کا مقام ایک ہی ہے۔*

بَابُ رَفْعِ الْحَجَرِ وَنِفَارِ الدَّابَّةِ

باب: پتھر اُٹھانے اور جانور کو بھگانے کا تذکرہ

20960 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَرَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ بِقَوْمٍ يَّرْفَعُوْنَ حَجَرًا، فَقَالَ: مَا شَانُهُمْ؟، فَقِيْلَ لَهُ: يَرْفَعُوْنَ حَجَرًا يَنْظُرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْوٰى، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عُمَّالُ اللّٰهِ اَقْوٰى مِنْ هٰؤُلَاءِ

❁❁ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی جب بینائی رخصت ہو چکی تھی اس وقت ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو پتھر اٹھا رہے تھے انہوں نے دریافت کیا: ان لوگوں کیا معاملہ ہے؟ تو انہیں بتایا گیا کہ یہ لوگ (وزنی) پتھر اٹھاتے ہیں تاکہ اس بات کا جائزہ لیں کہ کون زیادہ طاقتور ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنے والے لوگ ان سے زیادہ طاقتور ہیں۔

20961 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ بَغْلَةً فَنَفَرَتْ بِهٖ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: اَمْسَحْهَا وَاقْرَاْ عَلَيْهَا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

❁❁ ابان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار ہوئے تو وہ بدک گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تم اس پر ہاتھ پھیرو اور تم اس پر سورت فلق پڑھ کر دم کرو۔

بَابُ مَقْتَلِ عُثْمَانَ

باب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ

20962 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ، مَوْلٰى اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ سَلَامٍ يَدْخُلُ عَلٰى رُءُوْسِ قُرَيْشٍ قَبْلَ اَنْ يَّاتِیَ اَهْلَ مِصْرَ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ: لَا

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (310/6) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

تَقْتُلُوا هٰذَا الرَّجُلَ - يَعْنِي عُثْمَانَ - فَيَقُولُونَ وَاللّٰهِ مَا نُرِيدُ قَتْلَهُ، قَالَ اَفْلَحُ: فَخَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِيءٌ عَلٰى يَدَيَّ فَيَقُولُ: وَاللّٰهِ لَتَقْتُلُنَّهُ، قَالَ: وَقَالَ لَهُمُ ابْنُ سَلَامٍ حِينَ حُصِرَ: اتْرُكُوا هٰذَا الرَّجُلَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ لَيَمُوتَنَّ اِلَيْهَا، فَاَبَوْا، ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَيَّامٍ، فَقَالَ: اتْرُكُوهُ خَمْسَ عَشْرَةَ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ لَيَمُوتَنَّ اِلَيْهَا

❋❋ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام کثیر بن افلح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قریش کے اکابرین کے پاس تشریف لائے' یہ اُن کے اہل مصر کے پاس جانے سے پہلے کی بات ہے' اور ان سے یہ کہا: تم اِن صاحب کو قتل نہ کر دینا' اُن کی مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے' تو ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم انہیں قتل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں' افلح کہتے ہیں: وہ وہاں سے باہر نکلے' تو انہوں نے میرے ہاتھوں پر ٹیک لگائی ہوئی تھی اور وہ یہ کہہ رہے: اللہ کی قسم! تم لوگ ضرور انہیں قتل کردو گے' راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم ان صاحب کو چالیس دن کے لئے چھوڑ دو! اللہ کی قسم! اگر تم نے ان کو اتنے عرصے تک چھوڑ دیا' تو تب تک یہ انتقال کر جائیں گے' ان لوگوں نے نہیں مانا پھر اس کے کچھ دن بعد' وہ دوبارہ ان لوگوں کے پاس آئے اور کہا: کہ تم انہیں پندرہ دن کے لئے چھوڑ دو! اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں چھوڑ دیا' تو اتنے عرصے میں یہ انتقال کر جائیں گے۔

20963 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: قَالَ لَهُمُ ابْنُ سَلَامٍ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمْ تَزَلْ مُحِيطَةً بِمَدِينَتِكُمْ هٰذِهٖ مُنْذُ قَدِمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى الْيَوْمِ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَيَذْهَبُنَّ، ثُمَّ لَا يَعُودُوا اَبَدًا، فَوَاللّٰهِ لَا يَقْتُلُهُ رَجُلٌ مِّنْكُمْ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ اَجْذَمَ لَا يَدَ لَهُ، وَاِنَّ سَيْفَ اللّٰهِ لَمْ يَزَلْ مَغْمُودًا عَنْكُمْ، وَاِنَّكُمْ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَيَسُلَّنَّهُ اللّٰهُ، ثُمَّ لَا يُغْمِدُهُ عَنْكُمْ - اِمَّا قَالَ: اَبَدًا، وَاِمَّا قَالَ: اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَا قُتِلَ نَبِيٌّ قَطُّ اِلَّا قُتِلَ بِهٖ سَبْعُونَ اَلْفًا، وَلَا خَلِيفَةٌ اِلَّا قُتِلَ بِهٖ خَمْسَةٌ وَّثَلَاثُونَ اَلْفًا قَبْلَ اَنْ يَّجْتَمِعُوا، وَذَكَرَ اَنَّهٗ قُتِلَ عَلٰى دَمِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعُونَ اَلْفًا

❋❋ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا: فرشتے تمہارے اس شہر کو گھیرے رہتے تھے' جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے تھے' اس وقت سے لے کر آج تک' اللہ کی قسم! اگر تم نے ان کو شہید کر دیا' تو وہ فرشتے چلے جائیں گے' پھر دوبارہ کبھی نہیں آئیں گے' اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص بھی انہیں شہید کرے گا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام زدہ ہوگا' اُس کا ہاتھ ٹھیک نہیں ہوگا' اور اللہ کی تلوار تم لوگوں کے حوالے سے میان میں تھی' اللہ کی قسم! اگر تم نے ان کو شہید کر دیا' تو اللہ تعالیٰ اس تلوار کو ضرور سونت لے گا اور پھر وہ تم سے میان میں نہیں جائے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کبھی میان میں نہیں جائے گی' (یا شاید یہ الفاظ ہیں:) قیامت کے دن تک میان میں نہیں جائے گی' جس بھی نبی کو شہید کیا گیا' تو اس کے بدلے میں ستر ہزار کو قتل کیا گیا اور جس بھی خلیفہ کو شہید کیا گیا تو پینتیس ہزار لوگوں کو اس کے بدلے میں قتل کیا گیا' اس سے پہلے کہ وہ اکٹھے ہوں' انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے بدلے میں' ستر ہزار کو قتل

کیا گیا تھا۔

20964 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ: بَعَثَ عُثْمَانُ سَلِيْطَ بْنَ سَلِيْطٍ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ فَقَالَ: اذْهَبَا اِلَى ابْنِ سَلَامٍ فَتَنَكَّرَا لَهُ كَاَنَّكُمَا اَتَاوِيَّانِ، فَقُوْلَا لَهُ: اِنَّهُ كَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ تَرٰى، فَبِمَ تَاْمُرُنَا؟ فَاَتَيَا ابْنَ سَلَامٍ فَقَالَا لَهُ نَحْوَ مَقَالَتِهٖ، فَقَالَ لِاَحَدِهِمَا: اَنْتَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: اَنْتَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، بَعَثَكُمَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاَقْرِاَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، (ص:446) وَاَخْبِرَاهُ اَنَّهُ مَقْتُوْلٌ، فَلْيَكُفَّ فَاِنَّهُ اَقْوٰى لِحُجَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ، فَاَتَيَاهُ، فَاَخْبَرَاهُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَا يُقَاتِلُ مَعِيَ مِنْكُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ مَرْوَانُ: وَاَنَا اَعْزِمُ عَلٰى نَفْسِيْ لَاُقَاتِلَنَّ، فَقَاتَلَ فَضُرِبَ عَلٰى عُنُقِهٖ فَلَمْ يَزَلْ مُلْقِيًا ذَقْنَهُ عَلٰى صَدْرِهٖ حَتّٰى مَاتَ

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سلیط بن سلیط اور عبدالرحمٰن بن عتاب بن اسید کو بھیجا اور فرمایا: تم دونوں عبداللہ بن سلام کے پاس جاؤ اور خود اس کے سامنے اجنبی ظاہر کرنا' یوں جیسے تم دونوں مسافر ہو اور اس سے یہ کہنا: کہ لوگوں کا جو معاملہ ہے وہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں' تو آپ' ہمیں کیا ہدایت کرتے ہیں؟ یہ دونوں حضرات' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے یہی بات کہی' تو انہوں نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا: تم فلاں بن فلاں ہو' اور دوسرے سے کہا: تم فلاں بن فلاں ہو' اور تمہیں امیر المومنین نے بھیجا ہے' تم اُنہیں سلام کہنا اور انہیں یہ بتانا: کہ وہ شہید ہو جائیں گے' تو وہ خود کو روک کے رکھیں' کیونکہ یہ قیامت کے دن' اللہ کی بارگاہ میں' اُن کے لئے زیادہ مضبوط حجت کا باعث ہوگا' وہ دونوں حضرات' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں' تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بھی میرے ساتھ لڑائی نہ کرے' تو مروان نے کہا: میں نے اپنے بارے میں یہ طے کر لیا ہے کہ میں ضرور لڑائی کروں گا' اُس نے لڑائی کی' تو اس کی گردن پر ضرب لگی' جس کے نتیجے میں مرتے دم تک اس کی ٹھوڑی سینے کی طرف لٹکی رہی۔

20965 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ سَلَامٍ: لَئِنْ كَانَ قَتْلُ عُثْمَانَ هُدًى لَتَحْلُبُنَّ لَبَنًا، وَلَئِنْ كَانَ قَتْلُ عُثْمَانَ ضَلَالَةً لَتَحْلُبُنَّ دَمًا، قَالَ: وَقَالَ حُذَيْفَةُ: طَارَتِ الْقُلُوْبُ مَطَارَهَا، ثَكِلَتْ كُلَّ شُجَاعٍ بَطَلٍ مِّنَ الْعَرَبِ اُمُّهُ الْيَوْمَ، وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ بَعْدُ بَعْدَهُ هٰذِهٖ اِلَّا اَصْغَرُ اَبْتَرُ الْاٰخِرِ شَرٌّ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا ہدایت ہوا' تو تم ضرور دودھ دوہ لو گے' اور اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا گمراہی ہوا تو تم ضرور خون دوہ لو گے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دل بے قابو ہو گئے ہیں اور عربوں کے ہر بہادر جرأت مند شخص کی ماں' آج اسے روئے' اللہ کی قسم! اس کے بعد اب تمہارے پاس صرف' چھوٹا' دم کٹا' شر آئے گا۔

20966 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَلَّامٌ . . .، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ قَتَادَةَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ، فَاسْتَاْذَنَّاهُ فِي الْحَجِّ، فَاَذِنَ لَنَا، فَقُلْنَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ،

قَدْ حَضَرَ مِنْ اَمْرِ هٰؤُلَاءِ مَا قَدْ تَرٰى، فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، قُلْنَا: فَاِنَّا نَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ الْجَمَاعَةُ مَعَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَكَ، قَالَ: الْزَمُوا الْجَمَاعَةَ حَيْثُ كَانَتْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهٖ، فَلَقِيْتُ (ص:447) الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ دَاخِلًا عَلَيْهِ، فَرَجَعْنَا مَعَهٗ لِنَسْمَعَ مَا يَقُوْلُ: قَالَ: اَنَا هٰذَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاْمُرْنِيْ بِاَمْرِكَ، قَالَ: اجْلِسْ يَا ابْنَ اَخِيْ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ، فَاِنَّهٗ لَا حَاجَةَ لِيْ فِي الدُّنْيَا - اَوْ قَالَ: فِي الْقِتَالِ

✵✵ عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں میں' اورابوقتادہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کا محاصرہ ہو چکا تھا' ہم نے ان سے حج پر جانے کی اجازت مانگی' انہوں نے ہمیں اجازت دے دی' ہم نے کہا: اے امیر المومنین! ان لوگوں کا معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے' جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے' ہم نے کہا: ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ ایسی صورت میں' جماعت ان لوگوں کے ساتھ ہوگی' جو آپ کے مخالف ہیں' تو انہوں نے فرمایا: تم جماعت کے ساتھ رہو! خواہ وہ جہاں بھی ہو' راوی کہتے ہیں: ہم اُن کے پاس سے نکلے' تو میری ملاقات حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی' جو اُن کی خدمت میں جا رہے تھے' تو ہم ان کے ساتھ واپس آ گئے' تا کہ ہم یہ سنیں کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! میں یہاں ہوں' آپ مجھے حکم دیجئے! تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم بیٹھے رہو! جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں آ جاتا' کیونکہ مجھے دنیا کی کوئی حاجت نہیں ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لڑائی کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

20967 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ اَنَا وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، فَذَكَرْتُ عُثْمَانَ فَقَالَتْ: يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا، وَاللّٰهِ مَا انْتَهَكْتُ مِنْ عُثْمَانَ شَيْئًا اِلَّا قَدِ انْتُهِكَ مِنِّيْ مِثْلُهٗ، حَتّٰى لَوْ اَحْبَبْتُ قَتْلَهٗ لَقُتِلْتُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ لَا يَغُرَّنَّكَ اَحَدٌ بَعْدَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تَعْلَمُ، فَوَاللّٰهِ مَا احْتُقِرَتْ اَعْمَالُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَجَمَ الْقُرَّاءُ الَّذِيْنَ طَعَنُوْا عَلٰى عُثْمَانَ، فَقَرَءُوا قِرَاءَةً لَا يُقْرَاُ مِثْلُهَا، وَصَلَّوْا صَلَاةً لَا يُصَلّٰى مِثْلُهَا، وَصَامُوْا صِيَامًا لَا يُصَامُ مِثْلُهٗ، وَقَالُوْا قَوْلًا لَا نُحْسِنُ اَنْ نَقُوْلَ مِثْلَهٗ، فَلَمَّا تَدَبَّرْتُ الصُّنْعَ اِذًا مَا يُقَارِبُوْنَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا سَمِعْتَ حُسْنَ قَوْلِ امْرِءٍ فَقُلْ: (اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ) (التوبة: 105) وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ اَحَدٌ

✵✵ عروہ بیان کرتے ہیں: میں' اور عبیداللہ بن عدی بن خیار' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کاش میں ایک بھولی بسری چیز ہوتی' اللہ کی قسم! میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو بھی زیادتی کی اس کی مانند زیادتی میرے ساتھ بھی کی گئی' یہاں تک کہ اگر میں اُن کو قتل کرنے کو پسند کرتی' تو مجھے بھی قتل کر دیا جاتا' پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عبیداللہ بن عدی! جن لوگوں کے بارے میں تم جانتے ہو' اُن کے بعد کوئی شخص تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے' اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کے اصحاب کے اعمال کو حقیر نہیں سمجھا گیا' جب تک وہ قراء ظاہر نہیں ہوئے'

جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا' وہ ایسے تلاوت کرتے تھے کہ اس طرح کی تلاوت نہیں کی جاتی تھی' اور وہ اس طرح نماز ادا کرتے تھے کہ اس طرح نماز ادا نہیں کی جاتی تھی' اور وہ اس طرح روزے رکھتے کہ اس کی مانند روزے نہیں رکھے جاتے تھے' انہوں نے ایک بات کہی ہم اسے اچھا نہیں سمجھتے کہ ہم اس کی مانند بات کہیں' جب تم طرزِ عمل کے بارے میں غور و فکر کرو گے' تو ایسی صورت میں وہ اللہ کے رسول کے اصحاب کے قریب نظر نہیں آئیں گے' اور جب تم کسی شخص کی اچھی بات کو سنو' تو تم یہ کہو: تم لوگ عمل کرو! عنقریب' تمہارے عمل کو' اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور اہل ایمان دیکھ لیں گے اور کوئی تمہیں ہلکا ہرگز نہ سمجھے۔

20968 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ كَانَ عَلٰى صَنْعَاءَ، فَلَمَّا جَاءَهُ قَتْلُ عُثْمَانَ خَطَبَ فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا اَفَاقَ وَاسْتَفَاقَ قَالَ: الْيَوْمَ انْتُزِعَتْ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَارَتْ مُلْكًا وَّجَبْرِيَّةً مَنْ اَخَذَ شَيْئًا غَلَبَ عَلَيْهِ

❁❁ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کا نام ثمامہ تھا اور وہ صنعاء کا گورنر تھا' جب اس کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع آئی' تو وہ خطبہ دیتے ہوئے بہت زیادہ رویا' جب اس کی طبعیت سنبھلی اور بہتر ہوئی تو اس نے کہا: آج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے نبوت کی خلافت الگ کر دی گئی ہے اور اب بادشاہی اور آمریت ہوگی' جو شخص جس چیز کو پکڑ لے گا' وہ اس پر غلبہ پالے گا۔

20969 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ بِحَدِيْثٍ مَا هُوَ بِسِرٍّ وَلَا عَلَانِيَةٍ، مَا هُوَ بِسِرٍّ فَاَكْتُمُكُمُوْهُ، وَلَا عَلَانِيَةٍ فَاَخْطُبُ بِهِ، وَاِنَّهُ لَمَّا وُثِبَ عَلٰى عُثْمَانَ فَقُتِلَ، قُلْتُ لِابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ: اجْتَنِبْ هٰذَا الْاَمْرَ فَسَتُكْفَاهُ، فَعَصَانِىْ وَمَا اُرَاهُ يَظْفَرُ، وَايْمُ اللّٰهِ لَيَظْهَرَنَّ عَلَيْكُمْ ابْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ، لِاَنَّ اللّٰهَ قَالَ: (وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا) (الاسراء: 33) وَايْمُ اللّٰهِ لَتَسِيْرَنَّ فِيْكُمْ قُرَيْشٌ بِسِيْرَةِ فَارِسَ وَالرُّوْمِ قَالَ: قُلْنَا: فَمَا تَاْمُرُنَا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنْ اَدْرَكْنَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: مَنْ اَخَذَ مِنْكُمْ بِمَا يَعْرِفُ نَجَا، وَمَنْ تَرَكَ وَاَنْتُمْ تَارِكُوْنَ كَانَ كَبَعْضِ هٰذِهِ الْقُرُوْنِ الَّتِىْ هَلَكَتْ

❁❁ زہدم بیان کرتے ہیں: ایک دن' میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! آج میں تمہیں ایک ایسی بات بتاؤں گا' جو نہ پوشیدہ ہے اور نہ اعلانیہ ہے' وہ پوشیدہ نہیں ہے کہ میں تمہیں اس کو چھپانے کے لئے کہوں اور اعلانیہ بھی نہیں ہے کہ میں اس کے بارے میں خطبہ دوں' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اور انہیں شہید کر دیا گیا' تو میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس معاملے سے الگ رہیں' آپ کی اس حوالے سے کفایت کی جائے گی' تو انہوں نے میری بات نہیں مانی اور ان کے بارے میں میرا نہیں خیال کہ وہ کامیاب رہیں گے' اللہ کی قسم! ابوسفیان کے صاحبزادے' تم لوگوں پر غالب آ جائیں گے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جس شخص کو مظلوم ہونے کے طور پر مار دیا جائے' تو ہم نے اس کے ولی کے لئے غلبہ رکھا ہے''

اوراللہ کی قسم! قریش‘ تمہارے بارے میں اسی طرح کا طرزِ عمل اختیار کریں گے‘ جو ایرانیوں اور رومیوں کا ہوتا ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما! اگر ہم اس صورت حال کو پالیں‘ تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اس چیز کو پکڑے گا‘ جسے وہ معروف سمجھتا ہو وہ نجات پا جائے گا اور جو شخص ترک کر دے گا اور تم لوگ ترک ہی کرو گے‘ تو وہ ان امتوں کی طرح ہوگا‘ جو ہلاکت کا شکار ہو گئیں۔

20970 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ مَالِكًا الْاَشْتَرَ دَخَلَ عَلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ اَنْكَرُوْا بَعْضَ الْاَمْرِ، وَقَالُوْا: مَا اَشْبَهَ اللَّيْلَةَ بِالْبَارِحَةِ، عَتَبْنَا اَمْرًا فَنَحْنُ فِيْ مِثْلِهِ، قَالَ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا غُلَامُ ائْتِنِيْ بِالْجَامِعَةِ وَالسَّيْفِ، قَالَ: فَقَامَ الْحَسَنُ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، نَنْشُدُكَ اللّٰهَ، فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى تَرَكَ، وَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ، فَخَرَجَ سَرِيْعًا، فَهَبَطَ عَلٰى دَرَجَةِ الْبَيْتِ خَائِفًا، فَقَالَ عَلِيٌّ حِيْنَ ذَهَبَ: اِنَّهُ فَرَّقَنَا فَفَرَّقْنَاهُ، فَاَيُّنَا كَانَ اَشَدَّ فَرَقًا لِصَاحِبِهِ

✿✿ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: مالک اشتر‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: لوگ اس معاملے کے کچھ حصے کا انکار کر رہے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں: آج کی رات بھی‘ گزشتہ رات جیسی ہے‘ ہم نے ایک معاملے کے بارے میں ناراضگی کا اظہار کیا اور ہم اس کی مانند ہو گئے ہیں‘ راوی کہتے ہیں: اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما موجود تھے‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لڑکے! میرے پاس ہتھیار اور تلوار لے کے آؤ‘ راوی کہتے ہیں: تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور ان دونوں نے کہا: اے امیر المومنین! ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں‘ وہ دونوں حضرات مسلسل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کلام کرتے رہے ہیں‘ یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس ارادے کو ترک کر دیا اور اس سے فرمایا: تم چلے جاؤ! تو وہ تیزی سے نکلا‘ یہاں تک کہ وہ سیڑھی سے گر گیا‘ ایسا خوف کی وجہ سے ہوا‘ جب وہ چلا گیا‘ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس نے ہمیں ڈرانے کی کوشش کی‘ تو ہم نے اُسے ڈرا دیا‘ تو ہم میں سے کون دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ڈرا ہے؟۔

20971 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فَكَانَ اِذَا شَهِدَ مَشْهَدًا اَوْ اَشْرَفَ عَلٰى اَكَمَةٍ اَوْ هَبَطَ وَادِيًا قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَقُلْتُ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ يَشْكُرَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى نَسْاَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، رَاَيْنَاكَ اِذَا شَهِدْتَ مَشْهَدًا، اَوْ هَبَطْتَ وَادِيًا، اَوْ اَشْرَفْتَ عَلٰى اَكَمَةٍ، قُلْتَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَهَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَيْئًا فِيْ ذٰلِكَ؟ قَالَ فَاَعْرَضَ عَنَّا وَاَلْحَفْنَا عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَهْدًا اِلَّا شَيْئًا عَهِدَهُ اِلَى النَّاسِ، وَلٰكِنَّ النَّاسَ وَقَعُوْا عَلٰى عُثْمَانَ فَقَتَلُوْهُ، فَكَانَ غَيْرِيْ فِيْهِ اَسْوَاَ حَالًا وَّفِعَالًا مِّنِّيْ، ثُمَّ رَاَيْتُ اَنِّيْ اَحَقُّهُمْ لِهٰذَا الْاَمْرِ فَوَثَبْتُ عَلَيْهِ، فَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اَصَبْنَا اَمْ اَخْطَانَا

✵✵ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' جب وہ کسی جنگ میں حصہ لیتے تھے' یا کسی ٹیلے پر چڑھتے تھے' یا کسی نشیبی علاقے میں نیچے کی طرف اترتے تھے' تو یہ کہتے تھے: اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے' میں نے بنویشکر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے کہا: تم ہمارے ساتھ امیر المومنین کی طرف چلو! تاکہ ہم ان سے اُن کی اس بات کے بارے میں دریافت کریں کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے' راوی کہتے ہیں ہم ان کے پاس گئے' ہم نے کہا: اے امیر المومنین! ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ جنگ میں حصہ لیتے ہیں' یا جب کسی نشیبی علاقے میں نیچے کی طرف اترتے ہیں یا جب کسی ٹیلے پر چڑھتے ہیں' تو آپ یہ کہتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے' تو کیا اللہ کے رسول نے اس بارے میں آپ سے کوئی عہد لیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: انہوں نے ہم سے منہ پھیر لیا' ہم نے ان سے گزارش اور التجاء کی' جب انہوں نے یہ صورت حال دیکھی' تو انہوں نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی مخصوص عہد نہیں لیا' صرف وہی چیز ہے' جو عہد آپ نے لوگوں سے بھی لیا ہے' لیکن لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ والے واقعہ میں شریک ہوئے' اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا' تو میرے علاوہ دوسرے لوگ حالت کے اعتبار سے اور طرزِ عمل کے اعتبار سے میرے مقابلے میں زیادہ بری حالت میں تھے' پھر میں نے یہ دیکھا کہ میں اب حکومت کا سب لوگوں سے زیادہ حق دار ہوں' تو میں نے اس کو اختیار کر لیا' اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں نے ٹھیک کیا ہے' یا غلط کیا ہے''۔*

20972 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا قَتَلْتُ عُثْمَانَ وَلَا اَمَرْتُ بِقَتْلِهِ وَلٰكِنْ غُلِبْتُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی قسم! میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا' اور نہ ہی انہیں قتل کرنے کا حکم دیا ہے' لیکن میں مغلوب ہو گیا''۔

20973 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا وَقَعَتْ فِتْنَةُ عُثْمَانَ قَالَ رَجُلٌ لِاَهْلِهِ: اَوْثِقُوْنِي بِالْحَدِيْدِ، فَاِنِّي مَجْنُوْنٌ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ قَالَ: خَلُّوا عَنِّي فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي شَفَانِي مِنَ الْجُنُوْنِ وَعَافَانِي مِنْ قَتْلِ عُثْمَانَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کو شہید کرنے) کا فتنہ رونما ہوا' تو ایک شخص نے اپنے اہل خانہ سے کہا: مجھے لوہے کے ذریعے باندھ دو! کیونکہ میں پاگل ہو گیا ہوں' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے' تو اُس نے کہا: تم لوگ مجھے کھول دو! ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے جنون سے

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (141/1) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

شفاء عطا کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے حوالے سے عافیت نصیب کی۔

20974 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ لِحُذَيْفَةَ وَلَقِيَهُ: وَاللّٰهِ مَا يَدَعُنِي مَا يَبْلُغُنِي عَنْكَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، ثُمَّ وَلّٰى حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا اَجَازَ قَالَ: رُدُّوهُ، قَالَ لَهُ عُثْمَانُ اَيْضًا مِثْلَ قَوْلِهِ الْاَوَّلِ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: وَاللّٰهِ لَتَخْرُجَنَّ كَمَا يَخْرُجُ الثَّوْرُ، وَلَتَسْخَطَنَّ كَمَا يَسْخَطُ الْجَمَلُ

✵✵ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اُن کی ملاقات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی' اللہ کی قسم! وہ چیز مجھے نہیں چھوڑ رہی ہے' جو آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے' پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مڑ کے چلے گئے جب وہ آگے چلے گئے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں میرے پاس واپس لے کے آؤ! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پھر اپنی پہلی بات کی مانند بات کہی' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! آپ یا تو اس طرح نکلیں گے' جس طرح کوئی بیل نکلتا ہے اور اس طرح غصہ کریں گے جس طرح کوئی اونٹ غصہ کرتا ہے۔

بَابُ ظِلِّ السِّرَاحِ

باب: برآمدے کے سائے کا تذکرہ

20975 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مُسْتَظِلًّا تَحْتَ سَرْحَةٍ، فَمَرَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: اَتَدْرِي لِمَا يُسْتَحَبُّ ظِلُّ السَّرْحِ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لِمَ؟، قَالَ: لِاَنَّهُ بَارِدٌ ظِلُّهَا، وَلَا شَوْكَ فِيهَا، قَالَ: وَلِغَيْرِ ذٰلِكَ، اَرَاَيْتَ اِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْمَاْزِمَيْنِ دُوْنَ مِنًى، فَاِنَّ مِنْ هُنَالِكَ اِلٰى مَطْلِعِ الشَّمْسِ مَكَانَ السُّرَرِ - اَوْ قَالَ: مَسْجِدِ السُّرَرِ - سُرَّ فِيهِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا، فَاسْتَظَلَّ نَبِيٌّ مِنْهُمْ تَحْتَ سَرْحَةٍ، دَعَا فَاسْتَجَابَ لَهُ، وَدَعَا لَهَا فَكُفِيَ كَمَا رَاَيْتَ، لَا يَعْتَلُّ كَمَا يَعْتَلُّ السَّحْرُ، قَالَ مَعْمَرٌ: سُرُّوْا: قُطِعَتْ سُرَرُهُمْ، لَا تَعْتَلُّ: يَعْنِي حَفْرًا اَبَدًا

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا' ایک شخص اپنے برآمدے کے سائے میں موجود تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر اس کے پاس سے ہوا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ کہ برآمدے کے سائے کو کیوں مستحب قرار دیا گیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیوں؟ اس نے کہا: کیونکہ اس کا سایہ ٹھنڈا ہوتا ہے اور یہاں کوئی کانٹا بھی نہیں ہوتا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے علاوہ وجہ بھی ہو سکتی ہے' اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ اگر تم منیٰ سے پہلے' دو مازوں کے درمیان ہو' اور وہاں سے لے کے سورج طلوع ہونے کی جگہ تک آرام کرنے کی جگہ ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آرام کرنے کی مسجد ہو' جہاں ستر انبیاء نے آرام کیا تھا' اُن میں سے ایک نبی نے وہاں ایک سائبان کے نیچے آرام کیا تھا' انہوں نے دعا کی تو ان کی دعا قبول ہوئی' تو انہوں نے اس سائبان کے لئے دعا کی تھی تو اس کی کفایت ہوگئی' جس طرح تم نے دیکھا وہ اس طرح علت کا شکار نہیں ہوتا' جس طرح سحر علت کا شکار ہوتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں لفظ ''سروا'' مطلب ہے ان کی نال کاٹی گئی' لاتغتل کا مطلب ہے' وہ کبھی حفر نامی بیماری کا شکار نہیں ہوگا۔

بَابُ ضَحِكِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے ہنسنے اور دیگر امور کا تذکرہ

20976 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، هَلْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجِبَالِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: کیا نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ہنسا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اُن کے دلوں میں' ایمان پہاڑوں سے زیادہ بڑا تھا۔

20977 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ مِنْ عَشَرَةٍ كُلُّهُمْ يَخْتَلِفُ فِي اللَّفْظِ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں' دس افراد سے حدیث سنتا تھا' جس میں لفظ مختلف ہوتے تھے' لیکن مفہوم ایک ہی ہوتا تھا۔

20978 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: كَتَبَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهُ مَنْ يَّطْلُبُ اَنْ يَّحْمَدَهُ النَّاسُ بِسَخَطِ اللّٰهِ، يَكُنْ مَّنْ يَّحْمَدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا

''امابعد! جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ہمراہ' لوگ اس کی تعریف کریں' تو اُس کی تعریف کرنے والے لوگ اُس کی مذمت کرنے والے بن جاتے ہیں''۔

20979 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ خَيْرِ اَعْمَالِكُمْ مَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يُّعْلَمَ، قَالَ زَيْدٌ: وَاِنْ سَتَرَهُ اَسْلَمُ لَهُ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يُّعْلَمَ بِهٖ "

✵✵ زید بن اسلم نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے اعمال میں بہتر یہ ہے' جس کے بارے میں تم یہ پسند کرتے ہو کہ اس کے بارے میں پتہ چل جائے''۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: اگر آدمی اس کو چھپا کے رکھے' تو یہ اس کے لئے زیادہ سلامتی کا باعث ہوگا' حالانکہ وہ اس بات کو پسند بھی کرتا ہو کہ اس کے بارے میں (دوسروں کو) پتہ چل جائے۔

بَابُ ذِكْرِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

20980 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ: اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، قَالَ:

لَوْ نَظَرْتُمْ مَا بَيْنَ حَالُوسَ اِلٰى حَابلقَ مَا وَجَدْتُمْ رَجُلًا جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِيْ وَاَخِي، فَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْمَعُوا عَلٰى مُعَاوِيَةَ (وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ) (الأنبياء: 111)، قَالَ مَعْمَرٌ: حَالُوسُ وَحَابلقُ: الْمَغْرِبُ، وَالْمَشْرِقُ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اگر تم ''حالوس'' سے لے کر ''حابلق'' تک کے درمیان کی جگہ کا جائزہ لو! تو تمہیں میرے اور میرے بھائی (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا' جس کے نانا ''نبی'' ہوں' لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (کی حکومت) پر اکٹھے ہو جاؤ گے اور مجھے نہیں معلوم' ہو سکتا ہے' یہ تمہارے لئے آزمائش ہو اور مخصوص مدت تک نفع حاصل کرنا ہو''۔

معمر بیان کرتے ہیں: ''حالوس'' اور ''حابلق'' سے مراد مغرب اور مشرق ہیں۔

20981 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ: اَخْبَرَنِيْ مَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا يَوْمًا وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حِجْرِهٖ، فَيُقْبِلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ، فَيُحَدِّثُهُمْ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى الْحَسَنِ فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ قَالَ: اِبْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، اِنْ يَّعِشْ يُصْلِحْ بَيْنَ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

٭٭ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ (جو اس وقت بچے تھے) وہ آپ کی گود میں تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور ان کے ساتھ بات چیت کرتے تھے' پھر آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی متوجہ ہوتے تھے اور ان کا بوسہ لیے لیتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرا یہ بیٹا سردار ہے' اگر یہ زندہ رہا' تو یہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا''۔ *

20982 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَّنْ، سَمِعَ ابْنَ سِيْرِيْنَ، يُحَدِّثُ عَنْ مَّوْلًى لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَخْتَلِفُ اِلٰى مِرْبَدٍ لَهٗ، فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا مَرَّةً ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ كَبِدِيْ آنِفًا، وَلَقَدْ سُقِيْتُ السُّمَّ مِرَارًا، وَمَا سُقِيْتُهٗ قَطُّ اَشَدَّ مِنْ مَّرَّتِيْ هٰذِهٖ، فَقَالَ حُسَيْنٌ: وَمَنْ سَقٰى لَهٗ؟ قَالَ: لِمَ؟ اَتَقْتُلُهٗ؟، بَلْ نَكِلُهٗ اِلَى اللّٰهِ

٭٭ ابن سیرین نے' حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے غلام کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: جس بیماری کے دوران' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' اُس کے دوران' وہ اپنے گودام کی طرف آتے جاتے رہے' ایک مرتبہ انہیں ہمارے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی' جب وہ واپس تشریف لائے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے ابھی اپنے جگر کے بارے میں یہ صورت حال دیکھی ہے کہ مجھے کئی مرتبہ زہر دیا گیا ہے اور کبھی بھی مجھے اتنا شدید زہر نہیں دیا گیا' جتنا اِس مرتبہ دیا گیا ہے' حضرت امام

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (47/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس روایت کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (249/4) اس روایت کے ایک راوی' حسن (بصری) کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو کس نے زہر دیا ہے؟ تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں؟ کیا تم اسے قتل کردو گے؟ بلکہ ہم اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

20983 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ: اِنِّىْ لَاَرَاكَ عَلٰى مِلَّةِ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، وَلَا عَلٰى مِلَّةِ ابْنِ عَفَّانَ، قَالَ طَاوُسٌ: يَعْنِىْ مِلَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تمہارے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ تم ابن ابوطالب کی ملت پر ہو تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! اور نہ ہی ابن عفان کی ملت پر ہوں۔

طاؤس کہتے ہیں: اُن کی مراد یہ تھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کسی ایک فرد کے لئے مخصوص نہیں ہے۔

20984 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ اَحَدٌ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِىٍّ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا: وہ یہ کہتے ہیں: کوئی بھی حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

20985 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ رَجُلًا كَانَ اَخْلَقَ لِلْمُلْكِ مِنْ مُعَاوِيَةَ، كَانَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ بَيْتَهٗ عَلٰى اَرْجَاءِ وَادٍ لَيْسَ بِالضَّيِّقِ الْحَصِرِ الْعَصْعَصِ الْمُتَعَصِّبِ يَعْنِىْ ابْنَ الزُّبَيْرِ

✵✵ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ بادشاہت کے لئے موزوں ہو (صرف حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اُن سے زیادہ موزوں تھے) لوگ مختلف علاقوں سے اُن کے گھر آیا کرتے تھے اور وہ تنگی والے محصور کرنے والے سختی والے اور تعصب والے نہیں تھے"۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے۔

بَابُ حَلْقِ الْقَفَا وَالزُّهْدِ

باب: گدی کو مونڈ دینا اور زہد کا تذکرہ

20986 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى رَجُلًا قَدْ حَلَقَ قَفَاهُ، وَلَبِسَ حَرِيْرًا، فَقَالَ: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا' جس نے اپنی گدی کو مونڈ دیا تھا اور ریشم پہنا ہوا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اُن میں سے ایک ہوتا ہے۔

20987 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَبِىْ ذَرٍّ فَرَاٰى امْرَاَتَهٗ مُشْعَثَةً لَيْسَ عَلَيْهَا اَثَرُ مَجَاسِدَ وَلَا خَلُوْقٍ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهٖ تَاْمُرُنِىْ اَنْ آتِىَ الْعِرَاقَ، وَلَوْ اَتَيْتُ الْعِرَاقَ قَالُوْا: هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَالُوْا عَلَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا، فَاِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَخْبَرَنَا: اَنَّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا جِسْرًا دُوْنَهٗ دَحْضٌ وَّمَزَلَّةٌ، وَاَمَّا اَنْ نَاْخُذَهٗ وَنَحْنُ مُضْطَرَّةٌ اَحْمَالُنَا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ نَاْخُذَهٗ وَنَحْنُ مُثْقَلُوْنَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اس نے ان کی اہلیہ کو دیکھا کہ ان کے بال بکھرے ہوئے ہیں' اور ان کے جسم پر عمدہ لباس بھی نہیں ہے اور خوشبو بھی نہیں لگی ہوئی' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مجھے کہتی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں' اگر میں عراق چلا گیا' تو لوگ کہیں گے: یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں' جو اللہ کے رسول کے صحابی ہیں' اور پھر وہ لوگ اپنی دنیا ہمارے سامنے پیش کر دیں گے' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا ہے:

''ہمارے آگے ایک پل ہے' جس سے پہلے مشکل اور پھلسن ہوگی' اگر وہاں جائیں اور ہم نے بوجھ اٹھایا ہوا نہ ہو' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ جب ہم وہاں جائیں' تو ہم نے بوجھ اٹھایا ہوا ہو''۔

بَابُ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ، وَقَبْرِ اَبِىْ رِغَالٍ

باب: جانوروں کے درمیان لڑائی کروانے کا تذکرہ' اور ابورغال کی قبر کا تذکرہ

20988 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، - قَالَ مَعْمَرٌ: لَا اَدْرِىْ اَرَفَعَهٗ اَمْ لَا - قَالَ: لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّحَرِّشَ بَيْنَ فَحْلَيْنِ دِيكَيْنِ فَمَا فَوْقَهُمَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' معمر کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یا مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

''کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ دو مرغوں کے درمیان لڑائی کروائے' یا اُن کے علاوہ (کسی اور جانور کے درمیان لڑائی کروائے)''۔

20989 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: مَرَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ، فَقَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟، قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: هٰذَا قَبْرُ اَبِىْ رِغَالٍ، قَالُوْا: وَمَنْ اَبُوْ رِغَالٍ؟ قَالَ: رَجُلٌ كَانَ مِنْ ثَمُوْدَ، كَانَ فِىْ حَرَمِ اللّٰهِ، فَمَنَعَهٗ حَرَمُ اللّٰهِ عَذَابَ اللّٰهِ، فَلَمَّا خَرَجَ اَصَابَهٗ مَا اَصَابَ قَوْمَهٗ، فَدُفِنَ هَاهُنَا، وَدُفِنَ مَعَهٗ غُصْنٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَابْتَدَرَهُ الْقَوْمُ، فَبَحَثُوْا عَنْهُ حَتّٰى اسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ

❋❋ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا' آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابورغال کی قبر ہے' لوگوں نے دریافت کیا: ابورغال کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ قوم ثمود سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' جو اللہ کے حرم میں تھا' تو اللہ کے حرم کی وجہ سے' یہ اللہ کے عذاب سے بچا رہا' جب یہ حرم کی حدود سے باہر آیا' تو اسے بھی وہ چیز (یعنی عذاب) لاحق ہو گیا' جو اس کی قوم کو لاحق ہوا تھا' تو اسے یہاں دفن کر دیا گیا' اور اس کے ہمراہ سونے ایک شاخ دفن کی گئی تھی' تو لوگ لپک کر اس قبر کے پاس گئے انہوں نے اس کو کھودنا شروع کیا یہاں تک کہ اس ٹہنی کو نکال لیا۔

بَابُ الْمَعْدِنِ الصَّالِحِ

باب: نیک معدن کا تذکرہ

20990 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ فِيمَا خَلَا مِنَ الزَّمَانِ، وَكَانَ رَجُلًا عَاقِلًا لَبِيبًا فَكَبِرَ فَقَعَدَ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ لابْنِهِ يَوْمًا: اِنِّي قَدِ اغْتَمَمْتُ، فَلَوْ اَدْخَلْتَ عَلَيَّ رِجَالًا يُكَلِّمُوْنَنِي، فَذَهَبَ ابْنُهُ فَجَمَعَ نَفَرًا فَقَالَ: ادْخُلُوْا فَحَدِّثُوْهُ، فَاِنْ سَمِعْتُمْ مِنْهُ مُنْكَرًا فَاعْذِرُوْهُ، فَاِنَّهُ قَدْ كَبِرَ، وَاِنْ سَمِعْتُمْ مِنْهُ خَيْرًا فَاقْبَلُوا، فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ، فَكَانَ اَوَّلَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ قَالَ: اَلا اَكْيَسُ الْكَيْسِ التُّقٰى، وَاِنَّ اَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُوْرُ، وَاِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَزَوَّجْ فِيْ مَعْدِنٍ صَالِحٍ، وَاِذَا اطَّلَعْتُمْ مِنْ رَجُلٍ عَلٰى فُجْرَةٍ فَاحْذَرُوْهُ، فَاِنَّ لَهَا اَخَوَاتٍ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''پہلے زمانے میں کوئی شخص ہوتا تھا' وہ ایک عقل مند سمجھ دار شخص تھا' جب اس کی عمر زیادہ ہو گئی' تو وہ اپنے گھر میں بیٹھ گیا' اس نے ایک دن اپنے بیٹے سے کہا: میں کچھ پریشان ہوں' اگر تم میرے پاس کچھ لوگوں کو لے آؤ' جو میرے ساتھ بات چیت کریں' تو یہ مناسب ہوگا' اُس کا بیٹا گیا' اس نے کچھ لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا: کہ تم لوگ اندر جاؤ اور ان کے ساتھ بات چیت کرو' اگر تم ان کے حوالے سے کوئی ناگوار بات سنو' تو انہیں معذور سمجھنا' کیونکہ ان کی عمر زیادہ ہو چکی ہے' اور اگر تم ان سے بھلائی کی بات سنو' تو اسے قبول کر لینا' وہ لوگ اس شخص کے پاس آئے' اس شخص نے ان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے' جو سب سے پہلے بات کی وہ یہ تھی:

''سب سے زیادہ سمجھ داری' پرہیز گاری ہے اور سب سے زیادہ عاجز ہونا گنہگار ہونا ہے' جب کوئی شخص شادی کرے تو وہ نیک معدن میں شادی کرے' اور جب تم کسی شخص کی طرف سے گناہ پر مطلع ہو جاؤ' تو اُس سے احتیاط کرو' کیونکہ اس گناہ کی اور بھی بہنیں ہوں گی' (یعنی اس شخص میں اور بھی خرابیاں پائی جاتی ہوں گی)''۔

بَابُ سُوْءِ الْمَلَكَةِ وَالنَّفْسِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب: برا مالک ہونا' برا مزاج ہونا اور دیگر امور کا تذکرہ

20991 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ خَبِيْثُ النَّفْسِ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: اِنِّيْ لَقِسُ النَّفْسِ

✵✵ زہری نے' حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص یہ نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا ہے' بلکہ اُسے یہ کہنا چاہیے: میرا نفس تھک گیا ہے''۔

20992 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص یہ نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا ہے' بلکہ وہ یہ کہے: میرا نفس تھک گیا ہے''۔

20993 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ

✵✵ فرقد سبخی نے' مرہ طیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''برا مالک (یعنی اپنے زیر ملکیت لوگوں سے برا سلوک کرنے والا شخص) جنت میں داخل نہیں ہو گا''۔

20994 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهِ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے بدگمان کر دے' اور وہ شخص ہم میں سے نہیں' جو کسی غلام کو اس کے آقا سے بدگمان کر دے''۔

بَابُ الْقَوْلِ اِذَا دَخَلْتَ قَرْيَةً، وَفِتْنَةِ الْمَالِ، وَالْمَيْتَةِ

باب: جب آدمی' کسی بستی میں داخل ہو' تو کیا پڑھے؟ مال کا آزمائش ہونا اور مردار کا تذکرہ

20995 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ قَرْيَةً قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَمَا اَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرْضِ وَمَا اَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَّتْ، اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے

تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے آسمانوں اور جس پر انہوں نے سایہ کیا ہوا ہے کے پروردگار! اے زمین' اور جس کو اس نے اٹھایا ہوا ہے کے پروردگار! اے شیاطین اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے کے پروردگار! اے ہواؤں اور جن پر وہ چلتی ہیں کے پروردگار! میں' تجھ سے اس (بستی) کی بھلائی اور اس میں موجود چیزوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں' اور اس کے شر اور اس میں موجود چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

20996 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ، عَنْ اُسَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَعَلَ اللّٰهُ مَيْتَةَ عَبْدٍ بِاَرْضٍ اِلَّا جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً

✵✵ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جس بھی بندے کی موت کسی سرزمین پر لکھی ہوئی ہو' تو وہ اس بندے کو اُس جگہ پر کوئی کام لاحق کر دیتا ہے''۔

20997 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ الْمَدِيْنَةَ، فَلَقِیَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ غَائِبًا فِیْ اَرْضٍ لَهُ بِالْجُرُفِ، فَاَتَاهُ، فَاِذَا هُوَ وَاضِعٌ رِدَاءَهُ، وَالْمِسْحَاةُ فِیْ يَدِهِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِیْ اَرْضِهِ، فَلَمَّا رَآهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَضَعَ الْمِسْحَاةَ مِنْ يَّدِهٖ، وَلَبِسَ رِدَاءَهُ، قَالَ: فَوَقَفَ عَلَيْهِ الرجل فسلم عليه وَقَالَ: جِئْتُ لِاَمْرٍ، فَرَاَيْتُ اَعْجَبَ مِنْهُ، مَا اَدْرِیْ اَعَلِمْتُمْ مَا لَمْ نَعْلَمْ، اَوْ جَاءَ كُمْ مَا لَمْ يَاْتِنَا، مَا لَنَا نَخِفُّ فِی الْجِهَادِ وَتَتَثَاقَلُوْنَ عَنْهُ، وَنَزْهَدُ فِی الدُّنْيَا وَتَرْغَبُوْنَ فِيْهَا، وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَاَصْحَابُ نَبِيِّنَا؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: مَا عَلِمْنَا اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، وَلَا جَاءَ نَا اِلَّا مَا جَاءَ كُمْ، وَلٰكِنَّا ابْتُلِيْنَا بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا، وَابْتُلِيْنَا بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ

✵✵ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: اہل شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مدینہ منورہ آیا' اس کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہوئی' اس نے انہیں سلام کیا' اس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہیں تھے' وہ اپنی زمینوں پر جرف گئے ہوئے تھے' جب وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے اپنی (اوپری جسم پر اوڑھنے والی) چادر اتاری ہوئی تھی اور ان کے ہاتھ میں پھاوڑا تھا اور وہ زمین میں پانی لگا رہے تھے' جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو اپنے ہاتھ سے پھاوڑا رکھ دیا اور اپنی چادر اوڑھ لی' وہ شخص ان کے پاس آکر ٹھہر گیا اس نے انہیں سلام کیا اور کہا: میں ایک معاملے کے سلسلے میں آیا ہوں لیکن میں نے اس سے زیادہ حیران کن معاملہ دیکھا ہے' مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا آپ اس چیز کا علم رکھتے ہیں' جس کے بارے میں ہم علم نہیں رکھتے' یا آپ لوگوں کے پاس کوئی ایسی چیز آئی ہے' جو ہمارے پاس نہیں آئی ہے' کیا وجہ ہے؟ کہ ہم لوگ تو جہاد میں حصہ لیتے ہیں اور آپ لوگ اس سے لاتعلق ہو گئے ہیں' ہم لوگ دنیا سے بے رغبت ہیں' اور آپ لوگ دنیا میں رغبت رکھے ہوئے ہیں' جبکہ آپ

ہمارے اسلاف' اور ہمارے نبی کے اصحاب ہیں' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں بھی اُس چیز کا علم ہے' جس کا تمہیں علم ہے اور ہمارے پاس بھی وہی چیز آئی ہے' جو تمہارے پاس آئی ہے' لیکن جب ہم تنگی کی آزمائش کا شکار ہوئے' تو ہم نے صبر سے کام لیا' اور جب ہم خوشحالی کی آزمائش کا شکار ہوئے' تو ہم صبر نہیں کر سکے۔

بَابُ التُّجَّارِ، وَمَنْ اَكَلَ وَلَبِسَ بِاَخِيهِ

باب: تاجروں کا تذکرہ اور جو شخص اپنے بھائی کے لیے کھائے یا پہنے

20998 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، وَاَظُنُّهُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الزَّرْعُ اَمَانَةٌ، وَالتَّاجِرُ فَاجِرٌ، وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ اَمَةً بَغِيًّا بِدِرْهَمَيْنِ، وَلَا عَبْدًا حَنَّاطًا خَائِنًا بِدِرْهَمٍ

✽✽ اعمش بیان کرتے ہیں: ایک بزرگ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جبکہ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کھیتی باڑی' امانت ہے اور تاجر' گنہگار ہوتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے دو درہم کے عوض میں کوئی فاحشہ کنیز مل جائے' یا ایک درہم کے عوض میں کوئی ایسا غلام مل جائے' جو خوشبو لگاتا ہو اور خیانت کرنے والا ہو''۔

20999 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السُّوْقِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَرَفَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ وَاسْتَجَابُوْا لَهُ، فَقَالَ: اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا، اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ

✽✽ اسماعیل بن عبید نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بازار کی طرف گیا' آپ نے فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! لوگ لوگوں نے نظریں اُٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور آپ کی بات کا جواب دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن' تاجر لوگوں کو گنہگار ہونے کے طور پر اُٹھایا جائے گا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' نیکی کرتا ہے اور سچ بولتا ہے''۔

21000 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ بِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اُكْلَةً اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ، وَمَنْ لَبِسَ بِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ ثَوْبًا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبًا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَامَ بِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ، اَقَامَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ

✽✽ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی' کے مقابلے میں (ریاکاری کے طور پر' یا اس کو نیچا دکھانے کے لیے) کچھ کھائے گا' تو اللہ

تعالیٰ اس کو اس کی مانند جہنم میں سے کھلائے گا' اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے مقابلے میں' کوئی لباس پہنے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مانند جہنم میں سے پہنائے گا' جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے مقابلے میں' شہرت اور دکھاوا چاہے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی شہرت اور دکھاوے کی خواہش کو قیامت کے دن ظاہر کر دے گا''۔

21001 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مَهْمُوْمًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُكَ؟، فَقَالَ: رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ اَنِّيْ اَمُوْتُ غَدًا، فَلَهَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِهٖ وَقَالَ: اَلَيْسَ غَدًا الدَّهْرَ كُلَّهُ؟

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ہوئی' جو پریشان تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں کل مر جاؤں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا آگے آنے والا سارا زمانہ کل ہی ہے۔

21002 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ: يُوْشِكُ قَوْمٌ اَنْ يَاْكُلُوْا بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرُ بِاَلْسِنَتِهَا

✵✵ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عنقریب کچھ لوگ اپنی زبانوں کے ذریعے یوں کھائیں گے' جس طرح گائے اپنی زبان کے ذریعے کھاتی ہے۔

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ بِالْاَنْوَاءِ وَالسَّمْحِ

باب: ستاروں کی وجہ سے بارش کے نزول کی توقع رکھنا اور نرمی کا تذکرہ

21003 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِيْ اَثَرِ سَمَاءٍ، فَقَالَ لَمَّا انْصَرَفَ: لَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ؟ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ نِعْمَةً اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ، فَاَمَّا مَنْ آمَنَ بِيْ وَحَمِدَنِيْ عَلٰى سِقَائِيْ، وَاَثْنٰى عَلَيَّ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ آمَنَ بِيْ وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ الَّذِيْ آمَنَ بِالْكَوْكَبِ وَكَفَرَ بِيْ - اَوْ قَالَ: كَفَرَ نِعْمَتِيْ

✵✵ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے مقام پر بارش ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' جب آپ نے نماز پڑھ لی' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگوں نے سنا نہیں؟ جو تمہارے پروردگار نے گزشتہ رات ارشاد فرمایا ہے؟ (اس نے فرمایا ہے:) میں اپنے بندوں پر جب بھی کوئی نعمت کرتا ہوں' تو اُن میں سے ایک گروہ اس نعمت کا انکار کر دیتا ہے' جو شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور میرے سیراب کرنے پر میری حمد بیان کرتا ہے' اور میری تعریف کرتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے

اور وہ ستاروں کا انکار کرتا ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے: فلاں' فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے' تو وہ ستاروں پر ایمان رکھتا ہے اور میرا انکار کرتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میری نعمت کا انکار کرتا ہے''۔

21004 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ، سَمْحًا اِذَا اشْتَرٰى، سَمْحًا اِذَا قَضٰى، سَمْحًا اِذَا اقْتَضٰى

❊❊ زید بن اسلم روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو پسند کرتا ہے' جو فروخت کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے' خریدتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے' ادائیگی کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے' اور تقاضا کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے''۔

بَابُ الزَّرْعِ

باب: کھیتی باڑی کا تذکرہ

21005 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ اَصْحَابَ الْبَقَرِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ اَذْنَابَ ثِيْرَانِهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، سَبَقُوا النَّاسَ سَبْقًا بَعِيْدًا، وَحَلَّتْ لَهُمْ كُلُّ حُلْوَةٍ، بَيْدَ اَنَّهُمْ يُعِيْنُوْنَ النَّاسَ بِاَعْمَالِ اَبْدَانِهِمْ وَيُغِيْثُوْنَ اَنْفُسَهُمْ

❊❊ خلاد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے' ایک قریشی شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر گائیوں والے وہ لوگ' جو اپنے جانوروں کے دُموں کے پیچھے چلتے ہیں (یعنی اُن کے ذریعے کھیتی باڑی کرتے ہیں) اگر وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیں' تو وہ لوگوں سے بہت زیادہ سبقت لے جائیں' اور ان کے لئے ہر مٹھاس حلال ہو جائے' اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی جسمانی مشقت کے ذریعے لوگوں کی مدد کرتے ہیں' اور ان کی ذات کے حوالے سے ان کے کام آتے ہیں''۔

21006 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقُوا وَلَا تَحْقِرُوْا، قَالُوْا: عَلٰى مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَى النَّاسِ: الْاَسِيْرِ، وَالْمِسْكِيْنِ، وَالْفَقِيْرِ، قَالُوْا: فَاَيُّ اَمْوَالِنَا اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْحَرْثُ وَالْغَنَمُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ؟ قَالَ: تِلْكَ عَنَاتِيْنُ الشَّيَاطِيْنِ، لَا تَغْدُوْ اِلَّا مُوَلِّيَةً، وَلَا تَرُوْحُ اِلَّا مُوَلِّيَةً، وَلَا يَاْتِيْهَا خَيْرُهَا اِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْاَيْسَرِ، قَالُوْا: اِذًا يُسَيِّبُهَا النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَنْ يَّقْدَمَ الْاَشْقِيَاءُ الْفَجَرَةُ

❊❊ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم لوگ صدقہ کرواورتم حقیر نہ سمجھو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کس کو صدقہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو قیدی کو مسکین کو غریب کو لوگوں نے دریافت کیا: ہمارے اموال میں کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھیتی باڑی اور بکریاں' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اونٹ؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شیاطین کے عناتین ہوتے ہیں' انہوں نے صبح کے وقت بھی منہ پھیرا ہوا ہوتا ہے اور شام کے وقت بھی منہ پھیرا ہوتا ہے' ان کی طرف ان کی بھلائی صرف ان کے بائیں طرف سے آتی ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت میں پھر لوگ ان کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدنصیب اور گنہگار لوگ آگے نہیں آئیں گے''۔

21007 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ: سُيِّبَتِ الْاِبِلُ، قَالَ: فَايْنَ الْاَشْقِيَاءُ؟ يَعْنِي الْحَمَّالِيْنَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اونٹوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے' تو انہوں نے فرمایا: پھر بدنصیب لوگ کہاں جائیں گے؟ اُن کی مراد وزن اٹھانے والے لوگ تھے۔

21008 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا اُمَّ هَانِيءٍ اتَّخِذِيْ غَنَمًا فَاِنَّهَا تَرُوْحُ بِخَيْرٍ وَتَغْدُوْ بِخَيْرٍ

✵✵ سعید بن عبدالرحمٰن جحشی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے اُمّ ہانی! تم بکریاں رکھو! کیونکہ یہ شام کے وقت بھی بھلائی لاتی ہیں اور صبح کے وقت بھی بھلائی لاتی ہیں''۔

بَابُ الْفَرِيْضَةِ وَالنِّضَالِ

باب: علم وراثت' اور تیراندازی کا تذکرہ

21009 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: اِنَّ مَثَلَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَتَعَلَّمِ الْفَرِيْضَةَ، كَمَثَلِ رَجُلٍ لَبِسَ بُرْنُسًا لَا وَجْهَ لَهُ، قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ: تَعَلَّمُوْا بِالنِّضَالِ، وَتَحَدَّثُوْا بِالْفَرِيْضَةِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور علم وراثت نہیں سیکھتا' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو ایسی ٹوپی پہنتا ہے جس کا چہرے والا حصہ نہیں ہوتا' راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ تیراندازی سیکھو! اور علم وراثت کے بارے میں بات چیت کرو۔

21010 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَزْرَقِ، قَالَ: كَانَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ يَخْرُجُ فَيَرْمِي كُلَّ يَوْمٍ وَيَسْتَتْبِعُهُ، فَكَاَنَّهُ كَادَ اَنْ يَّمَلَّ، فَقَالَ لَهُ: اَلَا اُخْبِرُكَ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ

الْجَنَّةَ، صَانِعَهُ الَّذِي يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالَّذِي يُجَهِّزُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَقَالَ: ارْمُوا وَارْكَبُوا، وَاِنْ تَرْمُوا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَرْكَبُوا، وَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوَ بِهِ ابْنُ آدَمَ فَهُوَ بَاطِلٌ اِلَّا ثَلَاثًا: رَمْيُهُ عَنْ قَوْسِهِ، وَتَادِيبُهُ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتُهُ اَهْلَهُ، فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ قَالَ: فَتُوُفِّيَ عُقْبَةُ وَلَهُ بِضْعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ قَوْسًا، مَعَ (ص:462) كُلِّ قَوْسٍ قَرْنٌ وَّنَبْلٌ، فَاَوْصٰى بِهِنَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

** عبداللہ بن زید ازرق بیان کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نکلے وہ روزانہ تیراندازی کیا کرتے تھے اور اس کا اہتمام کرتے تھے' پھر ان کی یہ حالت ہوگئی کہ جیسے وہ اُکتانے لگے ہیں' تو انہوں نے یہ کہا: کیا میں تمہیں بتاؤں نہ؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے' تین افراد کو جنت میں داخل کرے گا' اُسے بنانے والا شخص' جو اُسے بناتے ہوئے بھلائی کی امید رکھتا ہے' اور اُسے اللہ کی راہ میں سامان میں دینے والا شخص' آپ نے یہ بھی فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو' اور سواری کرو' اور اگر تم تیراندازی کرو' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم سواری کرو' اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے: انسان جو بھی کھیل کود کرتا ہے' وہ باطل ہوتا ہے' البتہ تین کا معاملہ مختلف ہے' آدمی کا اپنی کمان سے تیراندازی کرنا' اور اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا' اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا' کیونکہ یہ چیزیں حق ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو ان کی ستر سے زیادہ کمانیں تھیں اور ہر کمان کے مخصوص چھوٹے بڑے تیر تھے' انہوں نے ان کے بارے میں یہ وصیت کی تھی کہ وہ اللہ کی راہ میں دیدی جائیں۔*

21011 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ، وَكَانَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّكَ غَرَرْتَنِي بِعِمَامَتِكَ السَّوْدَاءِ، وَمُجَالَسَتِكَ الْقُرَّاءَ، وَاِرْسَالِكَ الْعِمَامَةَ مِنْ وَّرَائِكَ، فَاِنَّكَ اَظْهَرْتَ لِيَ الْخَيْرَ فَاَحْسَنْتَ، فَقَدْ اَظْهَرَنَا اللّٰهُ عَلٰى مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ، وَالسَّلَامُ

** معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو خط لکھا' جنہیں انہوں نے بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا: ''امابعد! تم نے اپنے سیاہ عمامے اور قاریوں کے ساتھ بیٹھنے اور عمامے کا شملہ پیچھے لٹکانے کے حوالے سے مجھے پریشانی کا شکار کردیا ہے' اگر تم میرے سامنے بھلائی ظاہر کرتے ہو' تو تم ٹھیک رہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس چیز سے آگاہ کردیتا ہے جو تم لوگ چھپا کے رکھتے ہو' والسلام!''۔

21012 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ حَرَامَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يُجَاوِرَنَّكُمْ خِنْزِيرٌ وَّلَا يرفع فيكم صَلِيبٌ، وَلَا تَاكُلُوْا عَلٰى مَائِدَةٍ يُّشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَاَدِّبُوا الْخَيْلَ، وَامْشُوْا بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (154/4) یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں' (2478) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ اس کی مانند نقل کی ہے۔

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حرام بن معاویہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا:

''خنزیر تمہارے پڑوس میں نہ رہے' اور تمہارے درمیان میں صلیب کو بلند نہ کیا جائے' اور تم ایسے دستر خوان پر نہ جاؤ' جس پر شراب پی جا رہی ہو اور تم گھوڑوں کی تربیت کرو اور نشانوں کے درمیان چلو''۔

21013 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: الْفَرِيضَةُ ثُلُثُ الْعِلْمِ، وَالطَّلَاقُ ثُلُثُ الْعِلْمِ

٭٭ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: علم وراثت' ایک تہائی علم ہے' اور طلاق سے متعلق احکام کا علم' ایک تہائی علم ہے۔

21014 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى الْحَقِّ،

٭٭ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنے بچے کو حق کی وجہ سے مارا تھا۔

21015 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

بَابُ الْمَشْرِقِ وَالْخَلْقِ

باب: مشرق اور مخلوق کا تذکرہ

21016 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: هَا هُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ وَحَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ - اَوْ قَالَ: قَرْنُ الشَّمْسِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرف فتنوں کی سرزمین ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اور یہاں سے شیطان کا سینگ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سورج کا کنارہ نکلے گا''۔*

21017 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ خَلْقًا اِلَّا خَلَقَ مَا يَغْلِبُهُ، خَلَقَ رَحْمَتَهُ تَغْلِبُ غَضَبَهُ، وَخَلَقَ الصَّدَقَةَ تُطْفِءُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِءُ الْمَاءُ النَّارَ، وَخَلَقَ الْاَرْضَ فَازْخَرَتْ وَتَزَخْرَفَتْ، فَقَالَتْ: مَا يَغْلِبُنِي؟ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَوَتَدَهَا بِهَا، فَقَالَتِ الْجِبَالُ:

---

* یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' رقم الحدیث: (2268) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں' (67/9) اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں' رقم الحدیث: (2905) اس روایت کے ایک راوی' زہری کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

غَلَبْتُ الْاَرْضَ فَمَا يَغْلِبُنِیْ؟ فَخَلَقَ الْحَدِيْدَ، فَقَالَ الْحَدِيْدُ: غَلَبْتُ الْجِبَالَ فَمَا يَغْلِبُنِیْ؟ فَخَلَقَ الْمَاءَ، فَقَالَ الْمَاءُ : غَلَبْتُ النَّارَ فَمَا يَغْلِبُنِیْ؟ فَخَلَقَ الرِّيْحَ، قَالَ: فَرَدَّهُ فِی السَّحَابِ، فَقَالَتِ الرِّيْحُ: غَلَبْتُ الْمَاءَ فَمَا يَغْلِبُنِیْ؟ فَخَلَقَ الْاِنْسَانَ يَبْنِیْ الْبِنَاءَ الَّذِیْ لَا تَنْفُذُهُ الرِّيْحُ، فَقَالَ ابْنُ آدَمَ: غَلَبْتُ الرِّيْحَ فَمَا يَغْلِبُنِیْ؟ فَخَلَقَ الْمَوْتَ، فَقَالَ الْمَوْتُ: غَلَبْتُ ابْنَ آدَمَ فَمَا يَغْلِبُنِیْ؟ فَقَالَ اللّٰهُ: اَنَا اَغْلِبُكَ

✽✽ معمر نے' زید بن اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' آپ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے' جو بھی مخلوق پیدا کی' تو اس نے ایسی مخلوق بھی پیدا کر دی' جو اس مخلوق پر غالب آ جائے' اس نے اپنی رحمت کو پیدا کیا' جو اس کے غضب پر غالب آ گئی' اس نے صدقہ کو پیدا کیا' جو گناہوں کو بجھا دیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے' اس نے زمین کو پیدا کیا اور اسے آراستہ کیا اور سجایا' اس (زمین) نے کہا: مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کر دیا اور ان کو زمین میں گاڑ دیا' پہاڑوں نے کہا: ہم زمین پر غالب آ گئے ہیں تو ہم پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے لوہے کو پیدا کیا' لوہے نے کہا: میں' تو پہاڑوں پر غالب آ گیا ہوں' مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے پانی کو پیدا کیا' پانی نے کہا: میں تو آگ پر غالب آ گیا تھا' مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے ہوا کو پیدا کیا' اللہ تعالیٰ نے اسے بادلوں میں بھیج دیا' تو ہوا نے کہا: میں تو پانی پر غالب آ گئی ہوں' مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا جو ایسی تعمیر بناتا ہے' جسے ہوا بھی خراب نہیں کر سکتی ہے' تو ابن آدم نے کہا: میں' تو ہوا پر غالب آ گیا ہوں' مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے موت کو پیدا کیا' موت نے کہا: میں' ابن آدم پر غالب آ گئی ہوں' مجھ پر کون غالب آئے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں' تم پر غالب ہوں''۔

بَابُ الرِّزْقِ وَمُبَايَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رزق کا تذکرہ اور نبی اکرم ﷺ کا بیعت لینا

2018 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: مَا جَاءَ نِیْ اَجَلِیْ فِیْ مَكَانٍ مَا عَدَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَنِیْ وَاَنَا بَيْنَ شُعْبَتَیْ رَحْلِیْ اَطْلُبُ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

✽✽ زہری نے' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر' یا شاید کسی اور کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اللہ کی راہ میں (جہاد کے) علاوہ اور کسی بھی جگہ پر مجھے موت آ جائے' وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں ہو گا کہ وہ موت مجھے اس وقت آئے' جب میں پالان کے دو کناروں کے درمیان موجود ہوں' اور اللہ کا فضل تلاش کر رہا ہوؤں''۔

21019 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا اَنَا فِيهِمْ، فَتَلَا عَلَيْنَا آيَةَ النِّسَاءِ : (لَا تُشْرِكُوْا بِهِ) (النساء : 36) الْآيَةَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ وَفَّى فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا، فَهُوَ لَهُ طُهْرَةٌ - اَوْ قَالَ: كَفَّارَةٌ -، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاَمْرُهُ اِلَى اللّٰهِ، اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

✹✹ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ حضرات سے بیعت لی' میں بھی اُن میں شامل تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے سورت نساء کی یہ آیت تلاوت کی:

''تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ......''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص (اس بیعت کو) پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اور جو شخص ان میں سے کسی کام کا ارتکاب کرلے تو اسے دنیا میں اس کی سزا دے دی جائے' تو یہ اس کے لئے طہارت کا باعث (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کفارے کا باعث ہوگی' اور جو ان میں سے کسی کام کا مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرلے' تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو اس کی مغفرت کردے گا اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا''۔ *

21020 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ لِتُبَايِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ عَلَيْهَا اَلَّا تُشْرِكِي بِاللّٰهِ شَيْئًا الْآيَةَ، فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى رَاْسِهَا حَيَاءً، فَاَعْجَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى مِنْهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَقِرِّي اَيَّتُهَا الْمَرْاَةُ، فَوَاللّٰهِ مَا بَايَعْنَا اِلَّا عَلٰى هٰذَا، قَالَتْ: فَنَعَمْ اِذًا، فَبَايَعَهَا الْآيَةَ

✹✹ عروہ نے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کے لئے آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے یہ بیعت لی کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائے گی' اس نے حیاء کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا یہ طرزِ عمل اچھا لگا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے خاتون! تم اقرار کرو! اللہ کی قسم! ہم (خواتین) ان سب باتوں کے حوالے سے بیعت کرتی ہیں' تو خاتون نے کہا: پھر ٹھیک ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے آیت کے حکم کے مطابق بیعت لی۔ **

---

* یہ روایت امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں رقم الحدیث: (1709) اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (320/5) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ اس کو امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (201/8) اس روایت کے ایک راوی' معمر کے طریق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

** یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (99/9) امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں رقم الحدیث: (3306) امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (151/6) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے الفاظ امام احمد نے نقل کیے ہیں۔

بَابُ الْمُتَشَاتِمِينَ وَالصَّدَقَةِ

باب: ایک دوسرے کو برا کہنے والوں کا تذکرہ اور صدقہ کا تذکرہ

21021 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْ قِلَابَةَ بِكِتَابٍ فِيْهِ: اَلْزَمْ سُوقَكَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْغِنٰى مُعَافَاةٌ

٭٭ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوقلابہ نے مجھے مکتوب بھیجا' جس میں یہ تحریر تھا:

''تم باقاعدگی سے بازار آتے جاتے رہو' اور یہ بات جان لو! کہ خوشحالی میں عافیت پائی جاتی ہے''۔

21022 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ اَبِيْ ذَرٍّ وَرَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْءٌ، فَعَيَّرَهُ اَبُوْ ذَرٍّ بِاُمٍّ كَانَتْ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ فِيكَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَحَمِيَّةً، مَا يَعْنِي اَسْوَدُ وَلَا اَخْضَرُ اَنْتَ خَيْرٌ مِّنْهُ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْكَ صَاحِبُكَ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اَلْتَمِسُهُ فَاَبْصَرَنِيْ قَبْلَ اَنْ اُبْصِرَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا ذَرٍّ فَجِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِيْ، قَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، قَالَ: فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، وَاَخْبَرْتُهُ اَنْ قَدْ رَضِيَ عَنِّيْ وَاسْتَغْفَرَ لِيْ، فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِصَاحِبِكَ ثُمَّ قُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِصَاحِبِكَ، قُلْتُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور ایک مسلمان شخص کے درمیان کوئی جھگڑا ہو گیا' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی' جس کا تعلق زمانہ جاہلیت سے تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تمہارے اندر حمیت پائی جاتی ہے' کوئی بھی سیاہ فام' یا سبز فام ایسا نہیں کہ تم اس سے بہتر ہو' جب تک تمہارا ساتھی تم سے راضی نہیں ہو جاتا' راوی کہتے ہیں: میں گیا اور اس کو تلاش کرنے لگا' میرے اس کو دیکھنے سے پہلے اس نے مجھے دیکھ لیا اور اس نے کہا: اے حضرت ابوذر! رضی اللہ عنہ آپ کو سلام ہو' میں آیا اور میں نے بھی اسے سلام کیا' میں نے کہا: تم میرے لئے دعائے مغفرت کرو' اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے' میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی' اور آپ کو بتایا کہ وہ شخص مجھ سے راضی ہو گیا ہے اور اس نے میرے لئے دعائے مغفرت کی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھی کی مغفرت کرے' میں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھی کی مغفرت کرے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: تیسری مرتبہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے''۔

21023 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَقْرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

صَدَقَتَهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَسَنٌ اِنْ كَانَ طَيِّبًا، وَاِنْ كَانَ خَبِيْثًا فَاِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا خَبِيْثًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يَعْنِيْ نَخْلَ عَرَفَاتٍ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عامر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو صدقہ کے بارے میں اُن کی وصیت پڑھ کر سنائی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر یہ پاکیزہ ہو تو اچھا ہے اور اگر یہ برا ہو' تو خبیث چیز ہمیشہ خبیث ہی رہتی ہے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: یہ عرفات کے کھجوروں کے درخت کے بارے میں تھا۔

بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً وَآذَى السَّلَفَ

باب: جو شخص کسی طریقے کا آغاز کرے' یا قرض کے حوالے سے اذیت پہنچائے

21024 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ سَنَّ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ اِلَّا جَرٰى عَلَيْهِ اَجْرُهَا، وَمِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً جَرٰى عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ

٭٭ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جو بھی شخص کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے' جس پر اس کے بعد بھی عمل کیا جائے' تو اس کا اجر اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کے اجر کی مانند اجر' اُس کے لئے جاری رہے گا' اور جو شخص کسی برے طریقے کا آغاز کرے' اُس کا گناہ اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ' اُس شخص کے لئے جاری رہے گا''۔

21025 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُرَّةٍ مِّنْ ذَهَبٍ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ اَصَابِعِهٖ، فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَعْطٰى، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَاَعْطٰى، ثُمَّ قَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَاَعْطَوْا، قَالَ: فَاَشْرَقَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْنَا الْاِشْرَاقَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَنَّ سُنَّةً صَالِحَةً فِي الْاِسْلَامِ فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ لَهُ مِثْلُ اُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً يُّعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اَوْزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا

٭٭ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونے کی تھیلی لے کے آیا' جس نے اس کی انگلیوں کو بھرا ہوا تھا' اس نے عرض کی: یہ اللہ کی راہ کے لئے ہیں' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُٹھے انہوں نے بھی کچھ دیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے' انہوں نے بھی کچھ دیا' پھر مہاجرین اور انصار اُٹھے' انہوں نے بھی کچھ دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک جگمگانے لگا' یہاں تک کہ ہم نے آپ کی کنپٹیوں کو بھی جگمگاتے ہوئے دیکھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

''جو شخص اسلام میں کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے' جس پر اس کے بعد بھی عمل کیا جائے' تو اُن لوگوں کے اجر کی مانند اجر' اُس شخص کو ملے گا' اور اُن لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی' اور جو شخص اسلام میں کسی برے طریقے کا آغاز کرے' جس پر اُس کے بعد بھی عمل کیا جائے' تو اُن لوگوں کے گناہ کی مانند گناہ' اُس شخص کو ہوگا اور اُن لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔ *

21026 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: تَسَلَّفَ رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ مِّائَةَ دِيْنَارٍ، اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ، فَقَالَ: لَا نُسَلِّفُكَ حَتّٰى تَاْتِيَنِىْ بِحَمِيْلٍ، قَالَ: مَا اَجِدُ اَحَدًا يَكْفُلُ عَلَيَّ، وَلٰكِنْ لَكَ اللّٰهُ حَمِيْلٌ وَّكَفِيْلٌ اَنْ اُوَدِّىَ اِلَيْكَ، قَالَ: فَاَسْلَفَهُ، قَالَ: فَرَكِبَ الْمُسَلِّفُ فِى الْبَحْرِ، فَحَلَّ الْاَجَلُ وَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّرْكَبَ اِلَيْهِ، وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْبَحْرُ، فَاَخَذَ عُوْدًا فَنَقَرَهُ، ثُمَّ وَضَعَ الدَّنَانِيْرَ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ كِتَابًا وَّضَعَهُ مَعَ الدَّنَانِيْرِ، ثُمَّ شَدَّ رَاْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَحَمَّلْتَ عَلَيَّ وَمَنْ اَدّٰى اِلَى الْكَفِيْلِ فَقَدْ بَرِئَ، فَاِنِّىْ اُؤَدِّيْهَا اِلَيْكَ فَرَمٰى بِالْعُوْدِ فِى الْبَحْرِ، فَضَرَبَهُ الرِّيْحُ - اَوْ قَالَ: الْمَوْجُ - هٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَقَالَ: لَوْ اَخَذْتُ هٰذَا الْعُوْدَ حَطَبًا لِاَهْلِىْ، فَاَخَذَ الْعُوْدَ، فَلَمَّا دَخَلَ بَيْتَهُ كَسَرَهُ، فَاِذَا هُوَ بِالدَّنَانِيْرِ وَالْكِتَابِ، وَاِذَا هُوَ مِنْ صَاحِبِهٖ، فَضَرَبَ الدَّهْرُ حَتّٰى جَاءَ صَاحِبُهٗ، فَلَزِمَهٗ، فَقَالَ: نَعَمْ وَاللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ لَيَعْلَمُ اَنِّىْ قَدْ اَدَّيْتُهَا، قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ وَذَهَبَ مَعَهٗ لِيُنْقِدَهٗ، فَلَمَّا اَخْرَجَهَا قَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَيَعْلَمُ اَنِّىْ قَدْ اَدَّيْتُ، قَالَ: وَكَيْفَ اَدَّيْتَ؟ فَاَخْبَرَهٗ كَيْفَ صَنَعَ، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَدَّاهَا عَنْكَ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک سو دینار' یا اس سے کچھ کم' یا اس سے زیادہ ادھار مانگا' تو دوسرے شخص نے کہا: میں' تمہیں اس وقت تک قرض نہیں دوں گا' جب تک تم کوئی ضمانتی نہیں لے کر آتے' پہلے شخص نے کہا: مجھے کوئی ایسا فرد نہیں ملتا' جو میری ضمانت دے' البتہ تمہارے سامنے' میں' ضمانتی اور کفیل کے طور پر اللہ تعالیٰ کا نام لے دیتا ہوں کہ میں تمہیں ادائیگی کر دوں گا' تو دوسرے شخص نے اسے قرض دے دیا' قرض لینے والا شخص سمندری سفر پر روانہ ہوا' جب مقررہ وقت آیا' تو وہ اس دوران سوار ہو کر دوسرے شخص کے پاس نہیں جا سکتا تھا' کیونکہ ان دونوں کے درمیان سمندر موجود تھا' تو اس نے ایک لکڑی لی اسے کھودا اور پھر دینار اس میں رکھے اور اس میں ایک مکتوب لکھ کر دیناروں کے ساتھ رکھ دیا' پھر اس کا سرا باندھ دیا' پھر اس نے کہا: اے اللہ! تو میری جگہ نگران ہوا تھا' اور جو شخص کفیل کو ادا کر دے' وہ لاتعلق ہو جاتا ہے' اور یہ میں تجھے عطا کر رہا ہوں' پھر اس نے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی' ہوا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) موجیں اُسے چلاتی رہیں' ایک دن دوسرے شخص نے سوچا کہ اگر میں کوئی لکڑی لے لوں' میں اپنے گھر والوں کے لئے لکڑیاں حاصل کر لوں گا' اس نے اس لکڑی کو پکڑ لیا' جب وہ اپنے گھر میں آیا اور اس نے اس لکڑی کو توڑا' تو اس کے اندر دینار اور مکتوب موجود تھا' جو اس کے ساتھی کی

* یہ روایت امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں (360/4) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

طرف سے تھا' پھر ایک طویل عرصہ گزر گیا' یہاں تک کہ اس کا ساتھی آ گیا' وہ اس سے جا کے ملا' تو اس نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ میں نے وہ ادائیگی کر دی ہے' لیکن دوسرے شخص نے اسے کچھ نہیں کہا' وہ اسے اپنے ساتھ لے گیا' تا کہ اسے وہ نقدی دکھائے' جب اس نے اسے نکالا' تو پہلے شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ میں نے ادائیگی کر دی تھی' دوسرے شخص نے کہا: تم نے کیسے ادائیگی کی تھی؟ تو پہلے شخص نے اپنے طرزِ عمل کے بارے میں بتایا تو دوسرے شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے ادائیگی کروادی۔

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ

باب: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

21027 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَّهُ اَرْبَعُ بَنِيْنَ، فَمَرِضَ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: (ص:468) اِمَّا اَنْ تُمَرِّضُوْهُ وَلَيْسَ لَكُمْ مِنْ مِيْرَاثِهِ شَيْءٌ، وَاِمَّا اَنْ اُمَرِّضَهُ وَلَيْسَ لِيْ مِنْ مِيْرَاثِهِ شَيْءٌ، قَالُوْا: بَلْ مَرِّضْهُ وَلَيْسَ لَكَ مِنْ مِيْرَاثِهِ شَيْءٌ، قَالَ: فَمَرَّضَهُ حَتّٰى مَاتَ، وَلَمْ يَاْخُذْ مِنْ مَّالِهِ شَيْئًا، قَالَ: فَاُتِيَ فِي النَّوْمِ فَقِيْلَ لَهُ: ايتِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهُ مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَقَالَ فِيْ نَوْمِهِ: اَفِيْهَا بَرَكَةٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَاَصْبَحَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِامْرَاَتِهِ فَقَالَتْ: خُذْهَا، فَاِنَّ مِنْ بَرَكَتِهَا اَنْ نَكْتَسِيَ وَنَعِيْشَ فِيْهَا، قَالَ: فَاَبٰى، فَلَمَّا اَمْسٰى اُتِيَ فِي النَّوْمِ فَقِيْلَ لَهُ: ايتِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهُ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ، فَقَالَ: اَفِيْهَا بَرَكَةٌ؟ قَالُوْا: لَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِامْرَاَتِهِ فَقَالَتْ: مِثْلَ مَقَالَتِهَا الْاُوْلٰى، فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَهَا، فَاُتِيَ فِي النَّوْمِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ: اَنِ ايتِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهُ دِيْنَارًا، قَالَ: اَفِيْهِ بَرَكَةٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَذَهَبَ فَاَخَذَ الدِّيْنَارَ، ثُمَّ خَرَجَ بِهِ اِلَى السُّوْقِ، فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَّحْمِلُ حُوْتَيْنِ، فَقَالَ: بِكَمْ هُمَا؟ فَقَالَ: بِدِيْنَارٍ، فَاَخَذَهُمَا مِنْهُ بِالدِّيْنَارِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمَا، فَلَمَّا دَخَلَ بَيْتَهُ شَقَّ الْحُوْتَيْنِ فَوَجَدَ فِيْ بَطْنِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا دُرَّةً لَّمْ يَرَ النَّاسُ مِثْلَهَا، قَالَ: فَبَعَثَ الْمَلِكُ لِدُرَّةٍ يَّشْتَرِيْهَا، فَلَمْ تُوجَدْ اِلَّا عِنْدَهُ، فَبَاعَهَا بِوَقْرِ ثَلَاثِيْنَ بَغْلًا ذَهَبًا، فَلَمَّا رَآهَا الْمَلِكُ قَالَ: مَا تَصْلُحُ هٰذِهِ اِلَّا بِاُخْتٍ اطْلُبُوْا مِثْلَهَا، وَاِنْ اَضْعَفْتُمْ، فَجَاءُوْهُ وَقَالُوْا: عِنْدَكَ اُخْتُهَا وَنُعْطِيْكَ ضِعْفَ مَا اَعْطَيْنَاكَ؟ قَالَ: وَتَفْعَلُوْنَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاَعْطَاهُمْ اِيَّاهَا بِضِعْفِ مَا اَخَذُوا الْاُوْلٰى

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص کے چار بیٹے تھے' وہ بیمار ہو گیا' اس کے بیٹوں میں سے ایک نے کہا: یا تو تم ان کی تیمارداری کرلو' تمہیں ان کی وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا' یا پھر میں' ان کی تیمارداری کرتا ہوں' مجھے ان کی وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا' لوگوں نے کہا: بلکہ تم ان کی تیمارداری کرو' تمہیں ان کی وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا' وہ شخص اس کی (یعنی اپنے والد کی) تیمارداری کرتا رہا' یہاں تک کہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا' اس شخص نے اس کے مال میں سے کچھ بھی نہیں لیا'

پھر خواب میں اس کے پاس کوئی آیا اور اس سے یہ کہا کہ تم فلاں فلاں جگہ پر جاؤ اور وہاں سے ایک سو دینار حاصل کرلو' اس نے نیند میں دریافت کیا: کیا ان میں برکت پائی جاتی ہے؟ انہوں نے بتایا: جی نہیں! اگلے دن اس نے اپنے خواب کا تذکرہ اپنی بیوی سے کیا تو اس عورت نے کہا: تم وہ لے لو! کیونکہ اگر ہم ان کے عوض میں کپڑے پہن لیں اور گزارہ کرتے رہیں' تو یہ بھی اس کی برکت میں شامل ہے' لیکن اس شخص نے یہ بات نہیں مانی' اگلے دن خواب میں پھر اس کے پاس کوئی آیا' اور اس سے کہا: کہ فلاں' فلاں جگہ جاؤ! اور وہاں سے دس دینار وصول کرلو' اس نے دریافت کیا: کیا ان میں برکت ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں' اگلے دن صبح اس نے اپنی بیوی کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' تو اس عورت نے پہلی بات کی مانند بات دہرادی' لیکن اس شخص نے ان کو لینے سے انکار کر دیا' تیسری رات خواب میں اس کے پاس کوئی آیا اور یہ کہا: کہ تم فلاں جگہ پر جاؤ اور وہاں سے ایک دینار حاصل کرلو' اُس نے دریافت کیا: کیا اس میں برکت ہوگی؟ انہوں نے بتایا: جی ہاں! وہ شخص گیا' اس نے وہ دینار لے لیا' پھر وہ اس کو لے کر بازار گیا' وہاں ایک شخص نے دو مچھلیاں اُٹھائی ہوئی تھیں' اس نے دریافت کیا: ان دونوں کی قیمت کتنی ہے؟ دوسرے شخص نے جواب دیا: ایک دینار' تو اس شخص نے اُس سے ایک دینار کے عوض میں' وہ دونوں مچھلیاں لے لیں' پھر وہ ان دونوں مچھلیوں کو لے کے آیا' جب وہ اپنے گھر میں آیا' تو اس نے ان دونوں مچھلیوں کو کاٹا' تو ان میں سے ہر ایک مچھلی کے پیٹ سے ایک موتی نکلا' ایسا موتی لوگوں نے نہیں دیکھا تھا' راوی کہتے ہیں: بادشاہ نے موتی خریدنے کے لئے کسی کو بھیجا' تو صرف اس کے پاس سے موتی ملا' اس نے ایک موتی تیس خچروں کے وزن جتنے سونے کے عوض میں فروخت کیا' جب بادشاہ نے اس موتی کو دیکھا تو اس نے کہا: اس موتی کے ساتھ کا' ایک اور موتی بھی ہوگا' تم اس کو بھی تلاش کرو' خواہ تمہیں دُگنی ادائیگی کرنے پڑے' وہ لوگ اس کے پاس آئے اور کہا: تمہارے پاس اس کی طرح کا ایک اور موتی بھی ہوگا' ہم نے پہلے تمہیں جو ادائیگی کی ہے' اس کی دُگنی ادائیگی کریں گے' اس نے دریافت کیا: کیا تم ایسا کرو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو اس نے وہ موتی بھی اُن لوگوں کو پہلی قیمت سے دُگنی قیمت پر دے دیا''۔

21028 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ اَدْرَكْتُ اَقْوَامًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَوْ رَاَوْنِیْ اَجْلِسُ مَعَكُمْ لَسَخِرُوْا مِنِّیْ

✲✲ زہری نے' مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں نے ایسے مہاجرین کو پایا ہے کہ اگر وہ مجھے تم لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھ لیں' تو میرا مذاق اُڑائیں''۔

21029 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ اِنَّ لِیْ جَارًا عَامِلًا، وَاِنَّهٗ دَعَانِیْ اِلٰی طَعَامٍ، فَاَبَيْتُ اَنْ اُجِيْبَهٗ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ بَيْنَكُمْ لِيُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ، وَقَدْ كَانَتِ الْاُمَرَاءُ يَهْمِطُوْنَ ثُمَّ يَدْعُوْنَ فَيُجَابُوْنَ

٭٭ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے' ابراہیم سے کہا: میرا پڑوسی ایک سرکاری اہلکار ہے' وہ مجھے کھانے کی دعوت دیتا ہے' تو میں اس کی دعوت قبول نہیں کرتا' تو ابراہیم نے کہا: شیطان' تم دونوں کے درمیان آ گیا ہے' تا کہ تمہارے درمیان دشمنی پیدا کر دے' پہلے کے اُمراء بھی زیادتیاں کیا کرتے تھے' پھر وہ دعوت میں بلاتے تھے' تو لوگ ان کی دعوت میں چلے جایا کرتے تھے۔

21030 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّ مُعَلِّمَ الْخَيْرِ لَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ دَوَابُّ الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْبَحْرِ

٭٭ سعید بن جبیر نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

"بھلائی کی تعلیم دینے والے شخص کے لئے زمین کے جانور' یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی دعائے رحمت کرتے ہیں"۔

21031 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: خَمْسٌ احْفَظُوْهُنَّ، لَوْ رَكِبْتُمُ الْاِبِلَ لَاَنْضَيْتُمُوْهَا قَبْلَ اَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ: لَا يَخَافُ الْعَبْدُ اِلَّا ذَنْبَهُ، وَلَا يَرْجُوْ اِلَّا ... ، وَلَا يَسْتَحْيِيْ جَاهِلٌ اَنْ يَّسْاَلَ، وَلَا يَسْتَحْيِيْ عَالِمٌ اِنْ لَمْ يَعْلَمْ اَنْ يَّقُوْلَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، وَالصَّبْرُ مِنَ الْاِنْسَانِ بِمَوْضِعِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ، اِذَا قُطِعَ الرَّاْسُ يَبِسَ مَا فِي الْجَسَدِ، وَلَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا صَبْرَ لَهُ.

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"پانچ چیزیں تم یاد کر لو! اگر تم اونٹوں پر سواری کرو' تو (ان باتوں کا علم حاصل کرنے) سے پہلے تم انہیں تھکا دو گے: آدمی صرف اپنے گناہ سے سے خوف زدہ ہو' اور صرف...... کی امید رکھے' اور جاہل شخص سوال کرتے ہوئے شرمائے نہیں' اور عالم کو اگر علم نہ ہو' تو وہ یہ کہتے ہوئے نہ شرمائے: کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور انسان کے لئے صبر کی وہی حیثیت ہے' جو جسم میں سر کی ہوتی ہے کہ جب سر کو کاٹ دیا جائے' تو جسم میں موجود ہر چیز ختم ہو جاتی ہے' اُس شخص کا ایمان نہیں ہے' جس کا صبر نہ ہو"۔

21032 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ الزُّبَيْرِ الصَّنْعَانِيَّ، يُحَدِّثُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يُوْسُفَ، اَوْ اَيُّوْبَ بْنَ يَحْيٰى بَعَثَ اِلٰى طَاوُسٍ بِسَبْعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ - اَوْ خَمْسِ مِائَةٍ -، وَقِيْلَ لِلرَّسُوْلِ: اِنْ اَخَذَهَا مِنْكَ فَاِنَّ الْاَمِيْرَ سَيَكْسُوْكَ وَيُحْسِنُ اِلَيْكَ، قَالَ: فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى طَاوُسٍ الْجُنْدُ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَفَقَةٌ بَعَثَ بِهَا الْاَمِيْرُ اِلَيْكَ، قَالَ: مَا لِيْ بِهَا حَاجَةٌ، فَاَرَادَهُ عَلٰى اَخْذِهَا، فَفَعَلَ طَاوُسٌ، فَرَمٰى بِهَا فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ، ثُمَّ ذَهَبَ، فَقَالَ: قَدْ اَخَذَهَا، فَلَبِثُوْا حِيْنًا، ثُمَّ بَلَغَهُمْ عَنْ طَاوُسٍ شَيْءٌ يَكْرَهُوْنَهُ، فَقَالُوْا: ابْعَثُوْا اِلَيْهِ، فَلْيَبْعَثْ اِلَيْنَا بِمَالِنَا، فَجَاءَهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: الْمَالُ الَّذِيْ بَعَثَ بِهِ اِلَيْكَ الْاَمِيْرُ؟ قَالَ: مَا قَبَضْتُ مِنْهُ شَيْئًا، فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ فَاَخْبَرَهُمْ، فَعَرَفُوْا اَنَّهُ صَادِقٌ، فَقَالَ: انْظُرُوا الرَّجُلَ الَّذِيْ ذَهَبَ بِهَا، فَابْعَثُوْا اِلَيْهِ، فَبَعَثُوْهُ، فَجَاءَهُ، فَقَالَ: الْمَالُ الَّذِيْ جِئْتُكَ بِهِ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَ: هَلْ قَبَضْتُ مِنْكَ شَيْئًا؟، قَالَ: لَا، فَقِيْلَ لَهُ:

تَدْرِیْ حَیْثُ وَضَعْتَهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، فِیْ تِلْكَ الْكُوَّةِ، قَالَ: فَانْظُرْهُ حَیْثُ وَضَعْتَهُ، قَالَ: فَمَدَّ یَدَهُ، فَاِذَا هُوَ بِالصُّرَّةِ قَدْ بَنَتْ عَلَیْهِ (ص:471) الْعَنْكَبُوْتُ، قَالَ: فَاَخَذَهَا فَذَهَبَ بِهَا اِلَیْهِمْ "

✵✵ نعمان بن زبیر صنعانی بیان کرتے ہیں: محمد بن یوسف' یا شاید ایوب بن یحیٰی (نامی سرکاری اہلکار) نے طاؤس کی طرف سات' یا شاید پانچ سو دینار بھیجے' قاصد سے کہا گیا: اگر انہوں نے تم سے یہ لے لیے' تو امیر تمہیں لباس عطا کریں گے اور تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے' وہ قاصد اُس رقم کو لے کر طاؤس کے پاس آیا اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کچھ خرچ ہے جو امیر نے آپ کی طرف بھجوایا ہے' طاؤس نے کہا: مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے' تو قاصد نے انہیں مجبور کیا کہ وہ اس کو وصول کر لیں تو طاؤس نے ایسا کر لیا اور اسے گھر کے ایک طاق میں رکھ دیا' پھر وہ چلا گیا اس نے بتایا کہ طاؤس نے وہ وصول کر لیا ہے' کچھ عرصہ گزر گیا' پھر حکمرانوں کو طاؤس کے بارے میں کوئی ایسی چیز پتہ چلی' جو انہیں ناگوار گزری' تو انہوں نے کہا: طاؤس کے پاس کسی کو بھیجو کہ وہ ہمارا مال واپس بھیج دے' قاصد ان کے پاس آیا اور بولا: وہ مال' جو امیر نے آپ کو بھیجا تھا (وہ واپس کر دیں) تو طاؤس نے کہا: میں نے تو اس میں سے کچھ بھی نہیں لیا' قاصد واپس گیا اور ان لوگوں کو اس بارے میں بتایا' تو ان لوگوں کو پتہ چل گیا کہ طاؤس نے ٹھیک کہا ہے' امیر نے کہا: تم اُس شخص کو ڈھونڈو' جو اس رقم کو لے کے گیا تھا' اور طاؤس کے پاس اسی کو بھیجو' ان لوگوں نے اسی کو بھیجا' وہ طاؤس کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! وہ مال کہاں ہے؟ جو میں آپ کے پاس لے کر آیا تھا' طاؤس نے کہا: کیا میں نے اس میں سے کوئی چیز اپنے قبضے میں لی تھی؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! اس سے دریافت کیا گیا کیا تم جانتے ہو کہ تم نے اسے کہاں رکھا تھا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں اس طاق میں رکھا تھا' آپ اس کا جائزہ لے لیں' جہاں آپ نے اسے رکھا تھا' پھر اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو وہاں ایک تھیلی موجود تھی' جس پر مکڑی نے جالا بنا ہوا تھا' تو اس کا قاصد نے وہ رقم لی اور اس کو لے کر اُن لوگوں کے پاس چلا گیا۔

21033 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ شَعْرُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْهِ

✵✵ معمر نے' ثابت کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نصف کانوں تک آتے تھے۔*

* یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''سنن'' میں رقم الحدیث: (4185) امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں (133/8) اور امام عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں (1240) امام عبدالرزاق کے طریق کے ساتھ نقل کی ہے۔

شبیر
برادرز
اردو بازار لاہور